



# انتظارِ اظہار

از: فتیہ مہربان



<https://primeurdunovels.com/>

# انتظارِ اظہار

## بنتِ مہربان

سیاہ عبائے سے چہرہ اور بدن دونوں ڈھکے ہوئے تھے وہ یونی کے گراونڈ میں بیٹھی سب سے الگ نظر آرہی تھی ہجوم کے درمیان میں ایک اکیلی سب اپنے ساتھیوں کے ساتھ خوش گپوں میں مصروف تھے لیکن وہ نظریں جہکائیں اپنے مستقبل کا سوچ رہی تھی اگے پڑی کتابیوں کو وہ خالی ذہن سے دیکھ رہی تھی کیا ہے اس کا مستقبل؟؟؟ کیسا ہوگا اس کا مستقبل؟؟؟ ایسے بہت سے سوال اس کے ذہن میں تھے لیکن جواب کوئی نہیں تھا۔۔۔

سر اپنے گھنٹنوں پر رکھا "تمہارا مستقبل تمہارے حال سے بہتر ہوگا" ایک جھٹکے سے اس نے سر اٹھایا جیسے کسی نے بہت پیار سے تسلی دی تھی۔۔۔ اسان کی جانب دیکھا جہاں چھائے سیاہ بادل اپنے برسنے کی خبر دے رہے تھے۔۔۔

اللہ اپ کیسے میرے دل کا حال جان لیتے ہیں۔۔۔ انکھوں میں انسوائے تھے۔۔۔ اللہ

اپ کی تسلی میری روح تک کو تسلی بخش دیتی ہے اپ میرا ساتھ کبھی نہیں چھوڑنا اللہ جی



کبھی نہیں صرف آپ ہی تو ہیں جو میرے دوست ہیں آپ کے علاوہ کون ہے میرا دوست۔؟  
 وہ زبان سے کلام نہیں کر رہی تھی وہ دل سے ہمکلام تھی \_\_\_ بادل زور سے گرچے  
 تھے \_\_\_ اس نے چہرہ اوپر کیا \_\_\_ جلدی سے کتابیں سمیٹی تھی \_\_\_ اسے یونی سے گھر  
 پیدل جانا تھا اس سے پہلے بارش شروع ہو جائے وہ گھر جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی  
 تھی \_\_\_ یہ بارش ہر کیسی کے لئے حسین موسم نہیں ہوتی یہ محلوں میں رہنے والوں کو کیا  
 پتہ کہ جھگیوں میں آج رات جاگتے گزرے گی \_\_\_ بارش بھی زرخیز کھیت کے لئے نعمت  
 ہے بنجر زمین پر تو ایک جگہ میں پانی جمع ہو جاتا ہے \_\_\_

نظریں جھکائیں وہ تیز تیز جل رہی تھی \_\_\_ اس کی رفتار تیز تھی لیکن پروقار تھی \_\_\_ وہ  
 چل رہی تھی کہ ایک زور سے آسمان پر بادل گرجے \_\_\_ ساتھ ہی ایک آواز زمین سے ائی  
 تھی یوں جیسے کوئی گرا تھا \_\_\_ وہ رکی گردن مور کر پیچھے دیکھا \_\_\_ ایک لڑکا نیچے زمین پر  
 گرا تھا پاس ہی اس کی سیاہ ہیوئی بانیک بھی نیچے اس کے قریب گری ہوئی تھی بانیک کے  
 ٹائر ابھی بھی گھوم رہے تھے \_\_\_ اس نے ارد گرد دیکھا کوئی گاڑی نہیں رکی تھی سب اپنی  
 اپنی منزل کی طرف روا تھیں \_\_\_ وہ گردن اگے کی طرف کرتی چل پڑی تھی \_\_\_ دو قدم  
 بڑھائے لیکن تیسرے قدم پر روکی پیچھے دیکھا جہاں بانیک کے ٹائر ابھی بھی چل رہے تھے



\_\_\_\_\_ دل کے کسی کونے سے آواز ائی تھی جیسے کوئی کہ رہا ہو کہ جاو میری بندی میرے بندے کی مدد کرو۔ وہ اللہ تھے جنہوں نے اس کے دل میں یہ بات ڈالی تھی \_\_\_\_\_ وہ تیسرا قدم اگے کی جانب نہیں رکھ سکی وہ پیچھے موڑی قدم اگے بڑھائے \_\_\_\_\_ اس کے پاس جاکر روکی \_\_\_\_\_ اس لڑکے نے سیاہ میٹلمنٹ پہنا ہوا تھا جس کی وجہ سے چہرہ چھپا ہوا تھا \_\_\_\_\_ وہ کیا کرے وہ اس کے لئے نامحرم تھا کیسے وہ اسے چھوئے \_\_\_\_\_

اللہ کیسے کرو میں اپ کے بندے کی مدد \_\_\_\_\_ اللہ سے دل سے مدد مانگی \_\_\_\_\_ سیاہ جیکیٹ پہینے وہ لڑکا بے حوش ہو چکا تھا \_\_\_\_\_ یہ بگڑے امیر زادے بایک چلانی اتی نہیں ہے باہر سڑکوں پر نکل اتے ہیں \_\_\_\_\_ وہ بڑبڑائی تھی \_\_\_\_\_ لیکن کبھی کبھی ہماری زبان سے نکلے لفظ ہی ہمارے لئے عذاب بن جاتے ہیں \_\_\_\_\_ وہ ارگرد نظریں گھما رہی تھی کہ تبھی ایک سفید رنگ کی میران گاڑی روکی \_\_\_\_\_ اس گاڑی سے ایک مرد نکلا تھا \_\_\_\_\_ وہ کافی عمر کے تھے سر اور داڑھی کے بال مکمل سفید ہو چکے تھے \_\_\_\_\_

کیا ہوا بیٹی کون ہے یہ \_\_\_\_\_ انہوں نے اس سے نیچے پڑے اس لڑکے کے بارے میں پوچھا \_\_\_\_\_

## خوشخبری راکٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

**Prime Urdu Novels Publications**

**Whatsapp : 03335586927**

**Email : aatish2kx@gmail.com**

پتہ نہیں انکل میں یہاں سے جارہی تھی کہ یہ بانیک سے نیچے گر گیا۔ اس نے انہیں تفصیل بتائی۔

اچھا چلو اس کے جیب میں دیکھتے ہیں شاید کچھ اس کے گھر والوں کی معلومات مل جائے۔ وہ نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے بولے۔

انکل ایک منٹ اپ ایمبولس کو کال کرے گھر والے اگر بھی تو یہی کرے گے نا \_\_\_\_\_ وہ انہیں اس کی جیب پر ہاتھ ڈالتا دیکھ کر بولی \_\_\_\_\_

ہاں یہ بھی سہی بول رہی ہیں \_\_\_\_\_ وہ کھڑے ہوئے اور اپنی جیب سے موبائیل نکالا \_\_\_\_\_ اس نے ایک نظر نیچے گرے اس لڑکے کو دیکھا \_\_\_\_\_

پتہ نہیں کون ہے لیکن اللہ جی یہ جو کوئی بھی اس کی حفاظت فرمانا جیسا بھی ہے تو انسان ہی نا \_\_\_\_\_ اس نے اللہ سے دعا کی تھی \_\_\_\_\_ وہ ایک رحم دل لڑکی تھی \_\_\_\_\_

پانچ منٹ بعد ایمبولنس آئی \_\_\_\_\_ وہ اس لڑکے کو ایمبولنس میں ڈال چکے تھے \_\_\_\_\_ اس نے چلنے کے لئے ایک قدم بڑھیا تھا کہ پیچھے سے ایک لڑکے نے اسے پکارا \_\_\_\_\_

میم ٹھیرے اپ کو بھی ہمارے ساتھ چلنا ہوگا \_\_\_\_\_ اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا \_\_\_\_\_

لیکن کیوں \_\_\_\_\_؟؟؟ وہ حیران ہوئی ایک تو موسم اتنا خراب تھا اور اوپر سے یہ قصہ کھول گیا تھا \_\_\_\_\_

اپ ہمارے ساتھ جائے گی اور ان کی فیملی کے انے تک وہی رہے گی \_\_\_\_\_ وہ لڑکا بولا \_\_\_\_\_



اپ پاگل ہیں میں ان کو جانتی نہیں ہوں میرے لئے ایک نامحرم ہیں پھر کیسے میں جاسکتی ہوں راہ چلتے میں نے ان کی مدد کی بس میں کیسے جاسکتی ہوں اب اپ کا کام ہے نا \_\_\_\_\_ وہ دھیمے لہجے میں بولی لیکن اس کا لہجہ انتہائی سخت تھا \_\_\_\_\_

سوری میم لیکن اپ کو چلنا ہوگا \_\_\_\_\_ وہ لڑکا نظرے جھکاتا ہوا بولا \_\_\_\_\_

عجیب مصیبت ہے نیکی کیا کردی گلے ہی پڑ گئی \_\_\_\_\_ وہ نا سمجھ تھی جو نیکی کو مصیبت بول رہی تھی نیکی کبھی مصیبت نہیں بنتی ہاں آزمائش بن جاتی ہے لیکن مصیبت نہیں اور اللہ آزمائش بھی تو اپنے پیارے بندوں پر ہی ڈالتا ہے نا \_\_\_\_\_

چلے \_\_\_\_\_ اس نے ایک قدم اگے بڑھایا پھر رکی \_\_\_\_\_

ایک سٹ \_\_\_\_\_ اس نے اپنے اگے چلتے اس لڑکے کو کہا \_\_\_\_\_ بیگ سے موبائیل نکالا \_\_\_\_\_ نمبر ڈائل کیا \_\_\_\_\_

اسلام علیکم ابو \_\_\_\_\_ اس نے سلام کیا \_\_\_\_\_

وعلیکم اسلام بیٹا پہنچ گئی گھر \_\_\_\_\_؟؟ دوسری طرف سے انہوں نے پوچھا تھا کیونکہ وہ اس وقت تک گھر پہنچ جاتی تھی \_\_\_\_\_

## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](http://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

نہیں ابو جی وہ میری ایک دوست ہے نا تو وہی اج مجھے گھر ڈراپ کرے گی۔۔۔ اس نے چھوٹ بولا لیکن زبان لڑکھرائی۔۔۔

اچھا بیٹا دیکھ کر حالت اور موسم دونوں سہی نہئیں ہیں اللہ کا نام لے کر نکلتا۔۔۔ دوسری طرف سے انہوں نے بہت پیار سے کہا تھا۔۔۔

ج ی جی ابو۔۔۔ وہ ان کی بات سن کو مسکرائی تھی لیکن انکھ سے ایک انسو گر کر سیاہ نقاب پر جذب ہوا۔۔۔ زندگی میں پہلی بار جھوٹ بولا تھا اس نے اپنے ابو سے دکھ تو بنتا تھا نا۔۔۔ وہ انہیں بتا دیتی لیکن وہ بہت پریشان ہو جاتے اور موسم بھی اتنا خراب تھا۔۔۔ ویسے بھی وہ اتنی سمجھدار تو ہوگی تھی کہ اپنے چھوٹے چھوٹے معاملات کو خود ہینڈل کر لے۔۔۔ لیکن یہ لڑکیوں کی حام خیالی ہوتی ہے کہ وہ اپنے معاملات خود ہینڈل کر سکتی ہیں ہر عمر میں ہر لڑکی کو ایک محافظ کی ضرورت ہوتی ہے اور محرم سے بھر کر کوئی محافظ نہیں ایک لڑکی کے لئے۔۔۔ اگر ایک عورت کو مرد کی اور مرد کو عورت کی ضرورت نا ہوتی تو اللہ کبھی بھی یہ محرم رشتے نہیں بناتے۔۔۔



وہ ہسپتال کے کوریڈور میں چکر پر چکر کاٹ رہی تھی۔ پچھلے ادھے گنٹے سے مسلسل اسکی زبان درود شریف کا ورد کر رہی تھی۔ وہ ہمیشہ ہر مشکل پر درود شریف پڑھتی تھی۔ اللہ اللہ کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں میں اللہ گھر کیسے جاؤں گی اب میں باہر بارش کی بوندے اس کے لئے ایک نئی مصیبت بن چکی تھی۔ اللہ پلیز کچھ کرے نا مجھے نکالے اس عذاب سے ابو سے بھی جھوٹ بولا اج۔ وہ اللہ سے دعائیں مانگتی پاس پڑے بیچ پر بیٹھی۔ کیا ہوا ہے اپ کے ہسبینڈ کو۔ اس کے ساتھ بیٹھی ایک خاتون نے پوچھا۔ جی۔ اس نے حیرانی سے اس عورت کی طرف دیکھا۔ پتہ نہیں یہ عورتیں کیوں خود سے فالتوں کے اندازے لگاتی ہیں۔ شوہر نہیں ہیں وہ میرے راستے پر چلتے ایک نا محرم مسافر تھے جنہیں میری مدد کی ضرورت تھی۔ وہ تھوڑا سخت لہجے میں بولی۔ اہو سوری اپ اتنی پریشان تھی تو مجھے لگا کہ شوہر ہیں اپ کے۔ وہ عورت اپنی صفائی میں بولی۔ کیا ایک عورت صرف اپنے شوہر کی لیے ہی پریشان ہو سکتی ہے اپ انہیں میرا بھائی بھی تو سمجھ سکتی تھی نا۔ وہ اج تپی ہوئی تھی آس لئے سخت بول گئی تھی۔ جی سوری مجھے نہیں پتہ تھا۔ وہ عورت ندامت سے اپنا سر جھکا گئی تھی۔ اتنی گناہگار نہیں کہ اللہ اس طرح کا ہمسفر عطا کرے۔ وہ بڑبڑائی۔ اس نے اس لڑکے کے موبائل کے کور

کے پیچھے لگی تصویروں کو دیکھا۔۔۔ جہاں انتہائی گھٹیا اور بے ہودا قسم کی شاعری لکھی ہوئی تھی۔۔۔ اس لڑکے کی ساری چیزیں نرس اسے تھما کر گئی تھی۔۔۔ سسٹر اپ کے پیشینٹ کو ہوش آگیا ہے اپ جلدی سے ان کے لئے یہ والی میڈیسن لے آئے۔۔۔ نرس اس کی جانب دوائی کی پرچی کرتی ہوئی بولی۔۔۔ اف اللہ جی یہ کیا نیا سیپا ہے کہاں سے لاوا اب یہ دوائی۔۔۔ وہ پرچی لیتی ہوئی بولی۔۔۔ اگر آپ کو پیسے چاہئے تو میں دیدیتی ہوں۔۔۔ اسی خاتون نے اسے کافی دیر سے ہاتھ میں پرچی اٹھائے کھڑے دیکھا تو بولی۔۔۔ نہیں نہیں جزاک اللہ میں لے لوں گی۔۔۔ وہ کہتی باہر نکل آئی۔۔۔ بیگ کی آگے والی زیپ کھولی جہاں سو سو کے دو نوٹ پڑے تھے۔۔۔ اللہ ان کی کیا دوائی ملے گی۔۔۔ وہ انہیں اپنی مٹھی میں بند کرتی ہوئی بولی۔۔۔ اسلام علیکم یہ والی میڈیسن چاہئے۔۔۔ وہ پرچی اس لڑکے کے آگے کرتی ہوئی بولی۔۔۔ اوکے۔۔۔ دوائی اس کے آگے رکھی۔۔۔ کتنے کی ہے یہ۔۔۔ اس نے پوچھا۔۔۔ دو سو پچاس۔۔۔ اس لڑکے نے دوائی کی ڈبی کے نیچے سے قیمت دیکھ کر بتائی۔۔۔ ڈسکاؤنٹ کر کے کتنے کی ہوگی۔۔۔ اس نے پوچھا۔۔۔ دو سو تیس کی۔۔۔ لڑکے نے کیلکولیٹر پر حساب لگا کر بتایا۔۔۔ اس نے دوائی اٹھائی اور سامنے کاؤنٹر پر گئی جہاں ایک بزرگ سے انکل بیٹھے تھے۔۔۔ اسلام علیکم انکل مجھے یہ دوائی دو سو میں چاہیے۔۔۔ وہ انہیں

ایسے بولی جیسے اڑ دیا ہو۔۔۔ انہوں نے اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھیں بتا رہی تھی کہ وہ پریشان ہے۔۔۔ ٹھیک ہے بیٹی۔۔۔ وہ بغیر کچھ بولے اسے شاپر پر دوائی ڈال کر دی۔۔۔ شکریہ انکل۔۔۔ وہ انہیں شکریہ ادا کرتی دوائی والا شاپر اٹھاتی باہر نکل آئی تھی۔۔۔ وہ انکل جو اسے سڑک پر ملے تھے وہ پتہ نہیں ایمبولنس کو کال کر کے کیسے غائب ہو گئے تھے۔۔۔ وہ حیران ہوئی تھی کہ کیسا مرد تھا وہ اگر اس کی جگہ اس کے گھر کی عورت ہوتی تو وہ تبھی یہی کرتے۔۔۔ وہ ہسپتال واپس آئی لیکن وہ عورت اب وہاں نہیں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ سسٹر میں یہ مڈسین لے آئی ہوں۔۔۔ وہ اسی نرس سے بولی جس نے اسے دوائی لانے کا بولا تھا۔۔۔ تو ٹھیک ہے جا کر اپنے مریض کو کھلا دو۔۔۔ ناک چڑھاتی ہوئی وہ نرس بولی۔۔۔ وہ ایک سرکاری ہسپتال تھا۔۔۔ ہیمنم بدتمیز عورت۔۔۔ وہ بڑبڑائی۔۔۔ ایتہ لکرسی پڑھی خود پر پھونک کر اس نے قدم اس کمرے میں رکھا جہاں وہ تھا۔۔۔ دروازہ زور سے کھولا تاکہ اندر اس لڑکے کو پتہ پتہ چل جائے کہ کوئی آیا ہے۔۔۔ کمرے میں قدم رکھا۔۔۔ سامنے وہ آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔۔ وہ حیران ہوئی کہ اتنے زور سے دروازہ کھولا لیکن پھر بھی وہ ڈھیٹھوں کی طرح لیٹا رہا۔۔۔ اف اللہ کیا میں پاگل ہوں وہ بے چارہ بیمار ہے اب وہ میرے استقبال میں کھڑا ہوتا کیا۔۔۔ اپنے ہی خیالت پر اس نے



اپنا سر پیٹا۔۔۔ اس نے آرام سے وہ دوائی والا شاپر سائڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔ لیکن بیڈ پر لیٹے وجود میں کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔ سنیں۔۔۔ اس نے پکارا تھا اسے۔۔۔ لیکن کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔ انتہائی کوئی ڈھیٹ ادمی ہے ہونہہ نکھرے دیکھوں۔۔۔ اس نے سوچا۔۔۔ یہ اپ کی چیزیں جو آپ کے پاس سے ملی تھی وہ یہ ہیں لے لیے گا۔۔۔ وہ اس کا ویلٹ اور موبائیل دوائی والے شاپر کے ساتھ رکھتی ہوئی بولی۔۔۔ ہم کتنے پیسے چرائے ہیں۔۔۔؟؟ انکھیں موندے ہی وہ بولا۔۔۔ اس کی بات پر وہ حیران ہوئی۔۔۔ جیسے کیسی نے اسمان سر پر گرا دیا ہو۔۔۔ اگر پیسے ہی چرانے ہوتے تو یوں آپ کو واپس نا کرتی آپ کی چیزیں اور الحمد للہ حلال اور حرام میں فرق جانتی ہوں بگڑے امیر زادوں کی طرح حرام پر نہیں اتراتی۔۔۔ انتہائی سخت لہجے میں وہ بولی۔۔۔ بیڈ پر لیٹے اس لڑکے نے انکھیں کھولی۔۔۔ اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔ اور پھر وہ بگڑا سید زادا اس حجاب زادی سے انکھیں ہٹا بھول گیا تھا۔۔۔ انسو برداشت کرنے کی وجہ نے انکھیں لال ہو رہی تھیں۔۔۔ اس نے ایک نظر بھی اسے دیکھنا گوارہ نا سمجھا تھا۔۔۔ جاتے ہوئے دروازہ اتنے زور سے مارا تھا کہ اندر لیٹے اس لڑکے نے پلکے چھپکائی تھی۔۔۔ ہم اپنا مال ہے نا اس لڑکی۔۔۔ اس نے زور سے دروازہ بند کرنے پر وہ بولا۔۔۔ وہ واپس سے اپنے پرانے حال میں آگیا تھا۔۔۔ اس

نے اپنا موبائیل اٹھایا۔ ایک نمبر ڈائل کیا۔ اسلام علیکم سید صاحب۔ دوسری طرف سے اسے کیسی نے سلام کیا۔ ایک ہسپتال کا نام اور لوکیشن میسج کر رہا ہوں پانچ منٹ میں وہاں پہنچوں۔ سلام کو انگور کرتا اس نے اسے اڈر دیا تھا۔ اور کھٹک سے فون بند کیا۔

اگلے دس منٹ میں وہ اس کی گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔ کیا ہوا سید صاحب بس دو دن بھوک ہڑتال سے اپ کو بے حوشیاں ارہی ہیں۔ ڈریونگ سیٹ پر بیٹھے زاریاں بولا تھا۔ اس کے سارے دوستوں میں صرف اسے ہی یہ حق تھا کہ وہ اسے سید صاحب کہتا باقی سب اسے ایم زی کے نام سے پکارتے تھے۔ بکو اس نا کر۔ درد کو برداشت کرتے وہ بولا۔ اچھا بتا کیا ہوا۔ وہ اس کی طرف سریس سے متوجہ ہوا۔ نظر نہیں ارہا کیا۔ اپنے بازو پر لگی پٹی کی طرف اشارہ کرتا وہ بولا۔ اچھا چل گھر چلتے ہیں۔ وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔ گھر نہیں جانا میں نے۔ سامنے کی طرف دیکھتا وہ بولا۔ سید صاحب اپ کو یاد کرو اتا چلو کہ اپ کا سسرال تو ابھی ہے نہیں اس لئے شرافت سے گھر چلے ڈرامے گھر جا کے کریا گا۔ وہ ہونٹوں پر شرراتی مسکان سجائے ہوئے بولا۔ ناجانے کیوں اس کے سسرال کی بات پر نقاب میں چھپی وہ انکھیں ذہن

میں ائی\_\_\_ گھر نہیں ہے وہ میرا ایک قید خانہ ہے جس میں مجھے قید کر کے رکھنا چاہتے ہیں\_\_\_ وہ بولا تھا\_\_\_ دیکھ یار تو کیوں ضد کر رہا ہے مان جا انکل کی بات باپ ہیں وہ تیرے کچھ اچھا ہی سوچا ہو گا انہوں نے تیرے لئے\_\_\_ وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا\_\_\_ وہ باپ ہیں تو تو نہیں ہے نا اس لئے باپ نا بن\_\_\_ وہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولا\_\_\_ باپ نہیں بن رہا دوست ہے تو دوستی کا حق ادا کر رہا ہوں\_\_\_ ابھی نا ادا کر\_\_\_ اس کی بات سن کر اس نے گاڑی سٹارٹ کی\_\_\_ کہاں جا رہا ہے\_\_\_ اس نے پوچھا\_\_\_ تیرے قید خانے\_\_\_ یک لفظی جواب دیتا وہ سنجیدگی سے گاڑی چلانے لگا\_\_\_ بس تیری یہی عادت زہر لگتی ہے بیویوں کی طرح خڑے کرتا رہتا اگر تیری جگہ میری بیوی ہوتی تو اسے طلاق دے چکا ہوتا ابھی تک\_\_\_ اس کی ناراضگی سے چرتا وہ بولا\_\_\_ دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا\_\_\_ سیٹ سے ٹیک لگاتے اس نے انکھیں موند لی\_\_\_ انکھوں کے سامنے پھر سے وہی چہرہ لہرایا\_\_\_ عجیب مصیبت ہے یہ\_\_\_ انکھیں کھولتے وہ جنمبھلاہٹ سے بولا\_\_\_ گاڑی چلاتے زاریان نے اسے دیکھا\_\_\_ نا جانے کیا بنے گا تمہارا "سید مرتضیٰ علی شاہ" تاسف سے گردن ہلاتے زاریان خان نے سوچا تھا\_\_\_ ان دونوں کی دوستی گہری تھی بے حد اپنی سی دوستی تھی ان دونوں





اگر دعائیں قبول نہیں کرنی ہوتی تو دنیا کی سب سے سچی کتاب میں کبھی بھی "کن فیکون" نہیں ہوتا

**Whatsapp : 03335586927**

پڑتا \_\_\_\_\_ ایسے مت بولو نور وہ ہر مہینہ پیسے بھیجتا ہے \_\_\_\_\_ انہیں برا لگا اس کا اس طرح  
 کہنا \_\_\_\_\_ ہاں بھیجتے ہیں دکھاوے کے لئے \_\_\_\_\_ طنزیہ مسکرائی \_\_\_\_\_ نور بڑا بھائی ہے وہ  
 تمہارا \_\_\_\_\_ وہ غصہ ہوئی \_\_\_\_\_ تو پھر انہوں نے کیوں نہیں سوچا کہ میں ان کی چھوٹی بہن  
 ہوں \_\_\_\_\_ وہ مجبور تھا نور \_\_\_\_\_ انہوں نے اپنے بیٹے کے حق میں صفائی پیش کی تھی \_\_\_\_\_  
 ہم مجبور \_\_\_\_\_ وہ طنزیہ بولی \_\_\_\_\_ پانی پیو اور غصہ کو قابو کرو لیندہ خبردار جو بھائی کے  
 خلاف ایک لفظ بھی بولا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا \_\_\_\_\_ وہ اس کو پانی کا گلاس پکڑاتی  
 ہوئی بولی \_\_\_\_\_ آپ کو سات سمندر پار اپنی اس اولاد کی تو فکر ہے لیکن اپنے پاس موجود  
 اولاد کی کوئی خیال نہں آپ کو \_\_\_\_\_ پانی کا گھونٹ بھرا \_\_\_\_\_ یاد رکھنا نور کہ جو اولاد ماں  
 سے دور ہوتی ہے نا وہی ماں کے دل کے بہت قریب ہوتی ہے \_\_\_\_\_ وہ بولی \_\_\_\_\_ دوسری  
 جانب وہ خاموش رہی \_\_\_\_\_ کھانا لگاؤں \_\_\_\_\_؟؟؟ انہوں نے پوچھا جو اب اپنا عبایا اتار رہی  
 تھی \_\_\_\_\_ نہیں بھوک نہیں ہے \_\_\_\_\_ عبائے کو الماری میں لٹکاتی وہ بولی \_\_\_\_\_ کہاں جارہی  
 ہو \_\_\_\_\_؟؟؟ انہوں نے اسے کمرے سے باہر نکلتا دیکھ کر پوچھا \_\_\_\_\_ چائے بنانے اپ پیئے  
 گی \_\_\_\_\_ دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی وہ بولی \_\_\_\_\_ رکو میں بناتی ہوں تم رات کا کھانا بنا

لینا \_\_\_\_\_ کمرے سے باہر نکلتی وہ بولی \_\_\_\_\_ مطلب کام کرنا ہی کرنا ہے \_\_\_\_\_ اپنا بیگ ٹیبل پر رکھتی وہ خود سے بولی \_\_\_\_\_

\*\*\*

کمرے سے باہر نکلتی وہ بولی \_\_\_\_\_ مطلب کام کرنا ہی کرنا ہے \_\_\_\_\_ اپنا بیگ ٹیبل پر رکھتی وہ خود سے بولی \_\_\_\_\_

بیڈ کراون سے ٹیک لگائے وہ مسلسل چیوگم چبا رہا تھا \_\_\_\_\_ یہ دیکھو تم میرے باپ کیوں تم میرے لیے ہر دن ای نیا عذاب کھول دیتے ہو کیوں تم ہمارے لئے آزمائش بن گے ہو \_\_\_\_\_ حیات صاحب اس کے اگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولے \_\_\_\_\_ پتہ نہیں \_\_\_\_\_ منہ کو ہلاتا وہ انتہائی لا پرواہی سے بولا \_\_\_\_\_ کیا چاہتے ہو تم \_\_\_\_\_ صوفے پر بیٹھتے وہ بولے \_\_\_\_\_ سینگر بننا چاہتا ہوں \_\_\_\_\_ وہی لا پرواہی والا لہجہ \_\_\_\_\_ جانتے بھی ہو کہ تم ایک سید زادے ہو پھر بھی یہ کام کرنا چاہتے ہو \_\_\_\_\_ غصے کو ضابط کرتے وہ انتہائی سخت لہجے میں بولی \_\_\_\_\_ جی جانتا ہوں \_\_\_\_\_ ڈھیٹھائی کی ساری حدیں اس پر اگر ختم تھی \_\_\_\_\_ بیڈ کی دوسری جانب بیٹھی نورین بیگم نے ان باپ بیٹے کو دکھ سے دیکھا تھا \_\_\_\_\_ ایہ ہی بیٹا



تھا ان کا وہ بھی بگڑا ہوا دکھ تو بنتا تھا ان کا \_\_\_\_\_ جانتے ہو تو پھر کیوں مارا سیوں والے کام کرنے کی ضد لگائی ہوئی ہے تم نے \_\_\_\_\_ وہ بولے \_\_\_\_\_ شوق ہے \_\_\_\_\_ نظریں دوسری طرف کرتا وہ بولا \_\_\_\_\_ تمہارا یہ شوق شوق ہی رہے گا یہ تو میرے ساتھ بزنس سنبھالو یا پھر اپنا بوڑیا بستر باندھو اور پی ایم اے کی تیاری کرو وہی جاخر اب تم سدھروں گے \_\_\_\_\_ انتہائی سخت لہجے میں وہ بولتے کمرے سے باہر نکل گے \_\_\_\_\_ ہونیہ جیسے پی ایم اے نہیں لوگوں کو سدھارنے کا کوئی ادارہ ہو گیا ہے بنا دے انہیں میں مرجاؤ گا لیکن فوجی نہیں بنتا \_\_\_\_\_ ساتھ بیٹھی اپنی ماں سے وہ بولا \_\_\_\_\_ کرو تم دونوں باپ بیٹا جو دل میں اے مجھے مت پیسو اپنی اس چکی میں وہاں جاؤ تو باپ شروع ہو چاتا یہاں او تو بیٹا مجھے پتہ نہیں کس چیز کی سزا دے رہے ہو \_\_\_\_\_ غصے سے کہتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی تھی \_\_\_\_\_ بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر وہ انکھیں موند لی \_\_\_\_\_ ذہن میں پھر وہی لال انکھیں ائی تھی \_\_\_\_\_ فوراً انکھیں کھولی نظر دروازے کی جانب اٹھی تھی \_\_\_\_\_ وہ بھی دروازہ اسی طح بہت زور سے بند کر کے گئی تھی \_\_\_\_\_ اس نے سوچا \_\_\_\_\_

تم جو کوئی بھی ہو لڑکی لیکن میرے ذہن پر بہت سوار ہوتی جا رہی ہو \_\_\_\_\_ انکھیں موند کر وہ خود سے بولا \_\_\_\_\_

جائے نماز میں کھڑی وہ عشاء کی نماز میں وتر پڑھ رہی تھی۔۔۔ دوسری رکعت میں بیٹھی وہ تشہد پڑھ رہی تھی جب اس کے ذہن میں اس لڑکے کی بات آئی۔۔۔ واپس سے کھڑی ہوئی دعائے قنوت پڑھی۔۔۔ رکوع کیا۔۔۔ کھڑی ہوئی پھر سجدہ کیا ذہن میں پھر سے اس کی سیاہ بانیک ذہن میں آئی۔۔۔ تعوذ پڑھا اور دوبارہ سجدہ کیا۔۔۔ اب وہ سلام پھیر رہی تھی۔۔۔ اف اللہ جی کس قدر یہ شیطان تنگ کرتا ہے نماز پڑھتے ہوئے۔۔۔ میں تو یہ سوچ رہی ہوں کہ آج میں نے ایک نامحرم کو صرف دیکھا تو وہ اس قدر میرے ذہن پر سوار ہو چکا ہے کہ مجھے نماز میں بھی اسی کے خیال ارہے ہیں تو پھر ان کا کیا حال ہوتا ہوگا جو نامحرم سے باتیں کرتے ہیں وہ تو ہر وقت اسی بارے میں سوچتے رہتے ہوگے نا۔۔۔ سلام پھیر کر وہ اب اللہ سے اپنا حال بیان کر رہی تھی۔۔۔

واپس سے کھڑی ہوئی اور نفل کی نیت کی۔۔۔ سلام پھیر کر اب اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔۔۔ یا اللہ جی آپ جانتے ہیں میرا حال میرا ماضی میرا مستقبل۔۔۔ آپ سب جانتے ہیں اللہ جی آپ مجھے مجھ سے بھی زیادہ جانتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ مجھے اس وقت کیا چاہئے۔۔۔ اللہ جی کچھ دن بعد میرے امتحان شروع ہیں تو اللہ جی آپ جانتے ہیں نا کہ یہ میرے آخری امتحان ہیں اللہ جی جیسے آپ نے میری ہمیشہ مدد کی ہے نا تو اللہ جی

اس دفعہ بھی اسی طرح میری مدد کرنا \_\_\_\_\_ طس اللہ جی آخری پیپرز ہیں بس پھر اس کے بعد ایک نئی زندگی شروع ہو جائے گی \_\_\_\_\_ اس میں بھی میرا ساتھ دینا اللہ جی \_\_\_\_\_ بس اللہ جی اب میرا ہمیشہ ساتھ دینا \_\_\_\_\_ اسیسین \_\_\_\_\_ ہاتھ منہ پر پھیرا \_\_\_\_\_ اور جائے نماز تہ کر کے الماری میں رکھی \_\_\_\_\_ بیڈ پر بیٹھ کر اب وہ اپنا یونی کا کام کرنے لگ گئی تھی \_\_\_\_\_

اپنے دوستوں کے درمیان بیٹھا وہ مسلسل منہ میں پڑے چیونگم کو چبا رہا تھا \_\_\_\_\_ نظریں کیسی غیر مری نقطہ میں جمائے وہ اپنی ٹانگیں مسلسل ہلا رہا تھا \_\_\_\_\_ یار ایم زی مجھے تیرے ڈیڈ کی سمجھ نہیں اتی آخر وہ چاہتے خیا ہیں تجھ سے تیرا فیوچر ہے تیری مرضی وہ کیوں اپنی فالتو میں تیری معا۔ ملے میں پڑ رہے ہیں \_\_\_\_\_ ساتھ بیٹھا اس کا دوست فرقان بولا \_\_\_\_\_ اوو باپ ہیں وہ میرے میرے بارے میں جو مرضی سوچے تو انیندہ ان کے لئے ایسے الفاظ نا استعمال کری ورنہ انجام کے ذمیدار تو خود ہوگا \_\_\_\_\_ کرسی سے اگے ہو کر بیٹھتے اسے گھورتے ہوئے وہ بولا \_\_\_\_\_ یار میں تو بس ویسے ہی بول رہا تھا \_\_\_\_\_ اس نے اپنی صفائی پیش کی \_\_\_\_\_ اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی \_\_\_\_\_ اچھا ناراض تو نا ہونا \_\_\_\_\_ اسے خاموش ہوتا دیکھ کر وہ بولا \_\_\_\_\_ لیکن اس کی طرف سے پھر کوئی جواب نا آیا \_\_\_\_\_ اچھا یار

سوری \_\_\_ اسی نے معافی مانگی \_\_\_ ہیمم \_\_\_ چوَنگم چباتے وہ بس ہیمم کیا \_\_\_ اچھا  
یار کچھ سنا تو دے اپنی آواز میں کان ترس گے ہیں تیری سریلی آواز سننے کے لئے \_\_\_  
دوسری طرف بیٹھے لڑکا ماحول کو سنجیدہ ہوتا دیکھ کر بولا \_\_\_ موڈ نہیں ہے ابھی میرا \_\_\_  
سنجیدہ سے لہجے میں وہ بولا \_\_\_ لیکن یار ہمارا تو ہے نا \_\_\_ اسی لڑکے نے کہا \_\_\_  
لیکن میرا نہیں ہے \_\_\_ وہی سنجیدہ سا انداز \_\_\_  
اچھا اب موبائیل میں ہی تیری آواز سن لیتے ہیں \_\_\_ وہ لڑکا موبائیل جیب سے نکالتا ہوا  
بولا \_\_\_

اس کا فیس بک پیج تھا ایم زی کے نام سے جہاں اس کے ملیںز کے حساب سے فالورز  
تھے \_\_\_ ہر کوئی اس کی آواز نے گن گاتا تھا \_\_\_ وہ گاتا ہی ایسا تھا کہ اگلا بندہ تعریف  
کئے بنا نہیں رہتا تھا \_\_\_

سڑک کے کنارے چلتے وہ مسلسل کچھ بڑبڑا رہی تھی \_\_\_ اوف اللہ جی کتنی گرمی ہوگی ہے  
نا حکومت کو چاہئے کہ وہ سڑک پر بھی کوئی ایسی ویسی لگائے قسم سے مجھ سے تو نہیں چلا  
جاتا \_\_\_ تھکے تھکے سے انداز میں وہ بولی \_\_\_ اسی ہزار بار امی ابو بول چکے تھے کہ



گاڑی میں اجایا کرو لیکن وہ نہیں اتی تھی \_\_\_\_\_ کیسی ٹیکسی وغیرہ میں تو وہ اکیلی اتی نہیں تھی اور لوکل تو اسے زیر لگتی تھی \_\_\_\_\_ پہلے یونی کی بس میں وہ اتی تھی لیکن ایک مہنے سے اب وہ پیدل ہی ارہی تھی وجہ اس بس میں لڑکے تھے جو اب لڑکیوں کے ساتھ اسی بس میں اتے تھے اور اسے گوارا نہ تھا یہ \_\_\_\_\_ سے بہت مرتبہ صفیہ بولا تھا کہ نور اجایا کرو اسی بسبس میں کچھ نہیں ہوتا لیکن اسے نہیں پسند تھا نا محرموں کے ساتھ سفر کرنا \_\_\_\_\_ اسی لئے وہ پیدل زیادہ کفر ٹیبل تھی \_\_\_\_\_ اف رجسٹر بھی ختم ہے یہی سے لے جاتی ہوں بعد میں ابو کب ائے گے \_\_\_\_\_ کتابوں کی دوکان کے سامنے سے گزرتی اس نے سوچا \_\_\_\_\_ وہ دوکان میں انٹر ہوئی جہاں ہر طرف رش ہی رش تھا \_\_\_\_\_ اور اس رش میں زیادہ تر تعدد لڑکیوں کی تھی \_\_\_\_\_ وہ لڑکیاں کیا خرید رہی تھی اس نے دیکھا وہ حیران ہوئی کہ اس کی طرح بہت سی لڑکیاں تھی جو اردو ناولز کی دیوانیاں تھی \_\_\_\_\_ لیکن وہ ان کی طرح نہیں تھی کہ یہ کتابیں خرید سکے \_\_\_\_\_ اس کے پاس تو مشکل سے چند پیسے جمع ہوتے اور وہ بھی کیسی ناکیسی اور کام میں لگ جاتے \_\_\_\_\_ اس کی تو بس تمنا ہی تھی کہ وہ بھی ان کی طرح کتابیں خریدے \_\_\_\_\_ جی میڈم کیا چاہئے آپ کو \_\_\_\_\_ کاونٹر میں کھڑے دوکاندار نے

پوچھا \_\_\_\_\_ ایک رجسٹر چاہئے \_\_\_\_\_ اچھا \_\_\_\_\_ وہ لڑکا یہ کہتا اندر کی جانب گیا \_\_\_\_\_ وہ ان لڑکیوں کو دیکھنے لگی جو بہت شوق سے کتابیں الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی \_\_\_\_\_

\*\*\*

خدا کہتے ہیں کہ کتابوں سے عشق کی یہ آخری صدی ہے شاید وہ سہی ہی کہتے ہیں لیکن اس صدی میں کتابوں سے عشق کرنے والو کا عشق بھی بہت شدت کا عشق ہے \_\_\_\_\_

پھر کتنے بجے آیا رات کو تمہارا شہزادہ \_\_\_\_\_ حیات صاحب بولے \_\_\_\_\_ اگیا تھا \_\_\_\_\_ نورین بیگم انہیں چائے پکڑاتی بولی \_\_\_\_\_ کتنے بجے آیا \_\_\_\_\_ اگیا تھا جلدی ہی \_\_\_\_\_ وہ بولی \_\_\_\_\_ ہاں اگیا تھا دو تین بجے رات کے ہیں نا \_\_\_\_\_ وہ طبریہ انداز میں بولے \_\_\_\_\_ یہی دن ہیں اس کے گھومنے پھیرنے کے پھر کہاں وہ فری ہوگا \_\_\_\_\_ نورین بیگم بولی \_\_\_\_\_ ہاں یہی دن ہیں اس کے بگڑنے کے \_\_\_\_\_ وہ بولے \_\_\_\_\_ خیر میرے دماغ میں ایک انڈیا آیا ہے اس گدھے کو سدھارنے کا اگر تم میرا ساتھ دو تو \_\_\_\_\_ کیسا ایڈیا \_\_\_\_\_ انہوں نے بے چینی سے پوچھا \_\_\_\_\_ بس وہ وقت آنے پر بتاؤں گا تم بتاؤں ساتھ دو گی میرا \_\_\_\_\_ انہوں نے پوچھا \_\_\_\_\_ ٹھیک ہے دوں گی لیکن دیکھ لے میرے بیٹے کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں



نہیں۔۔۔ وہ بولی۔۔۔ کیوں بچپن میں تو بہت خوشی سے تم کہتی تھی۔۔۔ وہ بولا۔۔۔ لازمی  
 تع نہں کہ ہر خواہش پورا ہونے پر ہم خوش ہی ہوئے۔۔۔ گراونڈ پر لگے بیچ پر بیٹھتی وہ  
 بولی۔۔۔ کیا ہو شہزادی۔۔۔؟؟؟ اس کی بات سن کر وہ بولا۔۔۔ بھائی میں شہزادی نہیں  
 ہوں۔۔۔ وہ بولی۔۔۔ کیوں۔۔۔؟؟؟ اس کے لہجہ انج بہت بدلا بدلا سا تھا۔۔۔ ہاں یہ سچ تھا  
 کہ وہ اس سے پچھلے دو سال سے ناراض تھی لیکن کبھی اس لہجے میں نہیں بولی تھی  
 وہ۔۔۔ کیونکہ شہزادیاں نازک ہوتی ہیں اور میں نازک نہیں ہوں۔۔۔ وہ بولی۔۔۔ کیا  
 ہوا ہے نور انج کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ کچھ نہیں بھائی۔۔۔ اس کی آواز نم  
 تھی۔۔۔ دبئی میں بیٹھی صائم کا دل کیا کہ وہ اپنی شہزادی کو اپنے سینے سے لگا کر اس کے  
 سارے گلے شکوے ختم کر دے لیکن وہ یہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔  
 بھائی گھر جا کر اپکی امی سے بات کروا دوں گی ابھی یونی ہو اللہ حافظ۔۔۔ وہ کہتی کال بند  
 کر گئی۔۔۔

انکھوں میں ائی نمی کو صاف کیا۔۔۔ اللہ جی کیوں انج میرا دل اداس ہے انج کے دن کا  
 انتظار تو بچپن سے کرتی ائی ہو تو پھر کیوں انج یہ ہو رہا ہے۔۔۔ اس بے اسمان کی جانب  
 دیکھا۔۔۔



اسلام علیکم \_\_\_\_\_ ایک لڑکی نے اسی پکارا \_\_\_\_\_ وہ اس کی کلاس فیلو تھی \_\_\_\_\_ کیا ہو اج اب اتنی سیڈ کیوں اج تو یونی میں لاسٹ ڈے ہے \_\_\_\_\_ اس لڑکی نے پوچھا \_\_\_\_\_ نہیں میں اداس تو نہیں \_\_\_\_\_ وہ بولی \_\_\_\_\_

وہ اپنی اداسی دوسروں پر عیا نہن کرتی تھی \_\_\_\_\_  
اچھا تو پھر اے ہمارے ساتھ \_\_\_\_\_ وہ لڑکی اس سے بولی \_\_\_\_\_ نہیں اشال میں یہی ٹھیک ہو \_\_\_\_\_ وہ بولی \_\_\_\_\_ یونی نے فرسٹ ڈے وہ اسے میلی تھی اس لئے اس کا نام پتا تھا اسے ورنہ وہ اپنی کلاس میں اپنے کلاس فیلوز کے نام نہیں جانتی تھی \_\_\_\_\_

اچھا چلے یہاں اپنے سائن کردے \_\_\_\_\_ وہ لڑکی اپنی ڈائری اس کے سامنے کرتی بولی \_\_\_\_\_ لیکن کیوں؟؟ اس نے پوچھا \_\_\_\_\_ بس ویسے ہی کچھ یادیں ہوگی جو سیو رہے گی \_\_\_\_\_ اشال بولی \_\_\_\_\_ اچھا \_\_\_\_\_ وہ کہتی اپنے سائن کئے \_\_\_\_\_ یہ لیں \_\_\_\_\_ ڈائری کی سیاہ جیلد اسے کچھ اور یاد دلا گئی تھی \_\_\_\_\_

اداس رہنا چھوڑ دو پیاری لڑکی کیونکہ تم شہزادی ہو اور شہزادیاں خوش رہتی ہیں \_\_\_\_\_ وہ لڑکی مسکراتی ہوئی کہتی چلی گئی \_\_\_\_\_

وہ مسکرائی \_\_\_\_\_ میں شہزادی تو نہیں میں تو ایک عام لڑکی ہو \_\_\_\_\_ شہزادیوں کی زندگی تو مکمل ہوتی ہے اور میری زندگی تو مکمل کے میم سے بھی ناواقف ہے \_\_\_\_\_ وہ بولی \_\_\_\_\_

اس کی نظر اس لڑکی کے ہاتھ میں اٹھائی اس سیاہ جیلد والی ڈائری پر گئی \_\_\_\_\_

اللہ میں بہت گناہ گار ہوں اپنی میں کیسی نامحرم کو اپنی دل و دماغ میں رکھ کر مزید گناہ گار نہیں ہو سکتی \_\_\_\_\_ پلیز اللہ وہ شخص ایک مسافر تھا اور میرا دل اتنا عام تو نہیں کہ راہ چلتے کیسی پر بھی اجائے \_\_\_\_\_

وہ خود سے بڑبڑاتی بچ سے اٹھ گئی تھی \_\_\_\_\_

وہ لکڑی کا بیچ وہی رہے گیا اور وہ اگے نکل گئی تھی ہمیشہ کے لئے \_\_\_\_\_

کچھ خواہشات ایسی ہوتیں ہیں کہ جن کی تکمیل پر ہم اتنا خوش نہیں ہوتے جتنا ہم سوچتے ہیں \_\_\_\_\_

ایسی ہی خواہش اس کی بھی تھی کہ اس کا آخری پیپر کب ہوگا \_\_\_\_\_ اور آج وہ دن بھی آگیا تھا \_\_\_\_\_ لیکن وہ اس طرح خوش نہیں \_\_\_\_\_

یہ نہیں تھا کہ وہ پڑھائی سے جان چھڑا رہی تھی۔ وہ پڑھنے والی سٹوڈنٹ تھی لیکن اس دن کی خواہش تو ہر پڑھنے والے کو ہوتی ہے نا بس اس کی بھی تھی لیکن وہ خوش نا تھی

کہاں سے ارہے ہو۔؟؟؟ لاونچ کے صوفے پر بیٹھے حیات صاحب نے پوچھا۔

باہر سے۔۔۔ چیونگم چباتے وہ لا پرواہی سے بولا۔

یہاں او۔۔۔ اسے کمرے میں جاتا دیکھ کر انہوں نے بلایا۔

جی۔۔۔ نورین بیگم کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا وہ بولا۔

اچھا تو پھر کیا سوچا۔؟؟؟ انہوں نے پوچھا

انہوں نے پوچھا۔

کس بارے میں۔۔۔ انتہائی لا پرواہی سے وہ بولا۔

سامنے بیٹھے حیات صاحب کا دل کیا کہ وہ اسے شوٹ کر دے۔

جس بارے میں پچھلے دو مہینے سے میں بھونک رہا ہوں اس بارے میں \_\_\_ غصہ ضابط کرتے  
وہ بولے \_\_\_

کچھ نہیں سوچا \_\_\_ وہی پرسکون سا لہجہ تھا

ٹھیک ہے تم نے نہیں سوچا مگر میں نے سوچ لیا ہے \_\_\_ وہ بولے \_\_\_

انہوں لگا کہ وہ کچھ بولے گا مگر وہ تو خاموش تھا جیسے اس کے بارے میں نہیں کیسی اور  
کے بارے میں بات کر رہے ہو وہ \_\_\_

میں نے سوچا ہے کہ تم نا ہی تو ارمی میں جارہے ہو اور نا ہی میرے ساتھ بزنس کو  
سنجھالوں گے تو ٹھیک ہے پھر اپنی ماں کے ٹیکٹ کٹاؤں کینیڈا کے اور بھیجو اسے اس کے  
بھائی کے گھر میں اس کا اور اپنا معاملہ کلیئر کر دوں گا \_\_\_

انتہائی پرسکون سے وہ بولتے اس کے اندر آگ لگا چکے تھے \_\_\_

ڈیڈ اپ ماما کی بیچ میں مت لائے \_\_\_ صوفے سے آگے ہو کے بیٹھتا وہ بے چینی سے  
بولا \_\_\_



کیوں نالاو اسی نے تمہاری تربیت کی ہے ناب بھوگتے بھی۔۔۔

وہ بولے

تو اپ کہاں تھے جب میری یہ تربیت کر رہی تھی۔۔۔ ایک نظر ساتھ خاموش بیٹھی اپنی ماں کو دیکھا جنہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ کچھ نہیں بولے گی۔۔۔

تم باپ نابو میرے سمجھے صرف تین اپشن ہیں تمہارے پاس یہ تو ارمی جوائن کرو یا میرے ساتھ بزنس سنبھالو یا اپنے ماں کے ٹکٹ بک کراؤں۔۔۔ وہ کہتے اٹھ گے تھے۔۔۔

وہ خود ایک ریٹائر ارمی افسر تھے اور ان کی خواہش تھی کہ ان کا اکلوتا بیٹا بھی ایک قابل ارمی افسر بنے لیکن ان کے بیٹے کو تو سینگر بنا تھا و بھی بہترین سینگر۔۔۔

اپ کیوں نہیں کچھ بولتی اپ نے حق میں۔۔۔ ان کی طرف منہ کرتا انکی خاموشی سے چیرتا وہ بولا۔۔۔

کیاں بولو تم نے کچھ بولنے قابل چھوڑا ہی کب ہے۔۔۔ اس کے چہرے کو دیکھتی وہ دکھ سے بولی۔۔۔

عجیب نئی مصیبت ہے یہ۔۔۔ غصہ سے بڑبڑاتا وہ ٹیبل کو ٹھوکر مارتا اپنے کمرے میں  
ایا۔۔۔ زور سے دروازہ بند کیا۔۔۔ دماغ میں وہ سیاہ عبائے کا انچل اچھایا۔۔۔

یہ لڑکی ایک اور مصیبت بن گئی ہے میرے لئے

موبائیل بیڈ پر اچھالتا وہ خود سے بڑبڑایا۔۔۔ اور واشروم میں فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

میں نے زینت سے بات کی ہے۔۔۔ اسے پانی کا گلاس پکڑاتی وہ بولی۔۔۔

کونسی زینت۔۔۔؟؟ پانی کا گلاس ان سے لیتی وہ بولی۔۔۔

وہی جو رشتے کرواتے ہے۔۔۔ اس کے ساتھ بیٹھتی وہ بولی۔۔۔

اچھا وہی جن کے پاس ہر لوڑے لنگڑے بیوہ رنڈوے کا رشتہ ہوتا ہے۔۔۔ وہ ہستی ہوئی  
بولی

نور انسان بنو۔۔۔ انہوں نے اسے ٹوکا

اچھا بولے اپ کیا کہا رہی تھی۔۔۔

اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتی وہ بولی۔۔۔

میں نے بولا ہے اسے تمہارے لئے \_\_\_ وہ بولی

میرے لئے کیا \_\_\_؟؟ وہ نا سمجھی سے بولی \_\_\_

تمہارے رشتے کے لئے اب پڑھائی مکمل ہوگی ہے اب شادی ہی کرنی ہے نا تمہاری \_\_\_  
وہ بولی

اللہ امی ابھی میرا آخری پیپر ہوا اور اپ کو شادی کی فکر لگ گئی \_\_\_ وہ حیرانگی سے بولی  
تو کرنی پڑتی ہے بسٹیوں کی فکر \_\_\_ وہ بولی

امی امی جی میں ابھی شادی نہیں کرنا چہاتی میں نے پڑھائی اس لئے نہنٹس کی کہ میں شادی  
کرو کچھ کرنا ہے ابھی میں نے ابو کا سہارا بنا ہے نا کہ شادی کر کے شوہر کی محتاج بنو \_\_\_  
وہ بولی

نور شادی سب کو کرنی ہوتی ہے اور تم انوکھی نہیں ہو جو پڑھائی کر رہی ہو سب لڑکیاں  
پڑھتی ہیں پھر شادی بھی کرتی ہیں \_\_\_

امی سب کرتی ہیں لیکن نور حیا نہیں کرے گی میں سب نہیں ہو میں میں ہوں اب مجھے سب کے ساتھ نا ملائے اور ویسے بھی شادی کر کے کیا کرنا ہوتا شوہر کی غلامی اس کے خاندان کی غلامی اور آخر میں کیا وہی زراہ سی غلطی پر بے عزتی مجھے ایسی زندگی نہیں گزارنی امی\_\_\_\_\_

ہر مرد ایک جیسے نہیں ہوتے نور\_\_\_\_\_

امی سب ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن ان کا انداز مختلف ہوتا ہے عورتوں کو اذیت دینا کا\_\_\_\_\_

غلط میں نہنٹس مانتی\_\_\_\_\_ وہ بولی تھی

امی ابو کو ہی دیکھ لے نا ویسے وہ کتنا اچھا ہوتے ہیں اب کے ساتھ لیکن زراہ سی اب سے غلطی ہوتی ہے یاں وہ غصے میں ہوتے ہیں تو کیسے سب پیار و یار بھول جاتے ہیں مرد ایک جیسے ہوتے ہیں امی\_\_\_\_\_

نور مرد غصہ کرتے رہتے ہیں\_\_\_\_\_ وہ بولی

اسی لئے تو بول رہی ہوں کی مرد غصہ کرتے ہیں اور میں ابو کے علاوہ کیسی بھی مرد کا غصہ نہیں برداشت کر سکتی\_\_\_\_\_



تو کیا ساری زندگی شادی نہں کروں گی \_\_\_\_\_؟؟؟ انہوں نے پوچھا \_\_\_\_\_

پتہ نہں لیکن ابھی تو آپ بالکل بھی یہ امید نا رکھے کہ میں اتنا پڑھ کر اب شادی کروں  
گی \_\_\_\_\_ وہ بند سے آٹھتی اپنا موبائیل چارج پر لگاتی بولی \_\_\_\_\_

کرو جو دل میں کرو میری کون سنتا ہے یہاں \_\_\_\_\_ غصہ سے بولی \_\_\_\_\_

امی آپ بھی نا بہت باری بلیکسیر ہیں قسم سے \_\_\_\_\_ ان کے گال چومتی وہ بولی \_\_\_\_\_

\*\*\*

اللہ جی پلیز میری مدد کرے گا \_\_\_\_\_

اللہ یہ دل کیوں اتنے زور سے دھڑک رہا ہے \_\_\_\_\_

اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی وہ بڑبڑائی \_\_\_\_\_

ریلکس نور تم کوئی گناہ تو نہیں کرنے لگی نا ریلکس \_\_\_\_\_

ایک لمبا سانس لیا اور خود کو کمپوز کرتی اس نے اندر کی جانب اپنا قدم رکھا \_\_\_\_\_

ابو \_\_\_ اس نے پکارا \_\_\_

جی بیٹی \_\_\_ وہ بولے \_\_\_

ابو آپ سے ایک بات کرنی ہے \_\_\_ یہ سمجھے کہ ایک اجازت لینا ہے \_\_\_ ایک ہی سانس  
میں وہ بولی \_\_\_

کیسی اجازت \_\_\_ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے وہ بولے \_\_\_

ابو جی میں جاب کرنا چاہتی ہوں \_\_\_

نظریہ جھکاتی وہ بولی \_\_\_

کیوں بیٹا کونسی خواہش ہے جو میں پوری نہیں کر سکا جو آپ کو جاب کرنی ہے \_\_\_

نہیں ابو جی اپنے ہمارے لئے بہت کچھ کیا میں بس اپنے شوق سے کرنا چاہتی ہوں \_\_\_ وہ

اصل بات گھما گئی \_\_\_

لیکن بیٹے وجہ تو بتاؤں نا \_\_\_

ابو اپ نے ہمارے بچپن سے لے کر ابھی تک بہت محنت کی ہے ہر موسم میں اپ افس جاتے رہے۔۔۔ ابو جی میں چاہتی ہوں کہ اب اب گھر پر آرام کرے میں اب اس قابل ہوں کہ اب کا سہارا بن سکوں۔۔۔ نظریں ابھی بھی جھکی ہوئی تھی۔۔۔

میری بیٹی سب باپ ہی اپنی اولاد کے لئے اسی طرح محنت کرتے ہیں۔۔۔ انہیں بہت پیار آیا تھا اپنی بیٹی پر۔۔۔

ابو جب کبھی موسم خراب ہوتا اپ ہمیں تو سکول سے چھٹی کروا لیتے لیکن خود افس سے چھٹی نہیں کرتے تھے اپ جانتے میں نے اسی وقت سے سوچ لیا تھا کہ میں اب کی محنت رہے گا نہیں جانے دوں گی ابو مجھے بالکل بھی نہیں اچھا لگے گا کہ میں گھر پر آرام و سکون سے بیٹھوں اور میرے ابو دفتر میں کام کرے۔۔۔ کیا فائدہ پھر میری ڈگری کا اس سے اچھا ہوگا نا کہ چولہے میں ڈال کر آگ لگا دوں میں انہیں۔۔۔

وہ مسکرائے اور آنکھیں نم ہوئی۔۔۔ اس کی چند باتوں نے ان کی ساری زندگی کی محنت کا صلہ دے دیا تھا۔۔۔

بیٹیاں بہت احساس ہوتی ہیں۔۔۔ آج انہیں احساس ہو گیا تھا اس بات کا۔۔۔

مجھے اپنی بیٹی پر پورا بھروسہ ہے میری بیٹی جاب کرے اور اپنی محنت سے حق حلال کمائے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ بہت مان سے بولے۔

ابو بے شک میں تھوڑا کماؤ مگر حق حلال کماؤں گی میں اپ کی سالوں کی محنت سے کمائے حلال کو اپنی معمولی سی خواہشات کے لئے ضائع نہیں ہونے دوں گی میں اپ کی طرح پوری ایمانداری سے اپنا کام کروں گی۔

بھگی سی آواز میں وہ ایک عزم سے بولی۔

انشاء اللہ میری بیٹی وہ بولے۔

وہ کرسی سے اٹھی۔ دو قدم اگے بھڑائے اور روکی پیچھے منہ کر کے دیکھا۔

شکریہ ابو جی وہ بولی۔

وہ مسکرائے۔ کھڑے ہوئے اور اس کا سر اپنے سینے سے لگایا۔



میری بیٹی بس یہ میری نصیحت یاد رکھنا کہ حرام میں لذت تو ہے اور دنیاوی فائدہ بھی لیکن سکون نہیں ہے دنیا اور آخرت دونوں کا سکون صرف حلال میں ہے اب حلال چاہئے رزق ہو یا پھر کوئی رشتہ \_\_\_\_\_ وہ اسے باتوں ہی باتوں میں بہت کچھ سیکھا گئے تھے \_\_\_\_\_

جی ابو \_\_\_\_\_ دھیمی نم سی آواز میں وہ بولی \_\_\_\_\_

باقی مجھے اپنی بیٹی پر پورا بھروسہ ہے \_\_\_\_\_ اسے خود سے الگ کرتے وہ بولے \_\_\_\_\_

وہ مسکرائی \_\_\_\_\_ کتنی خوشی اور دل کو راحت ملتی ہے نا جب ایک باپ اپنی بیٹی سے کہتا ہے کہ مجھے اپنی بیٹی پر پورا بھروسہ ہے \_\_\_\_\_ دل چاہتا ہے کہ ہواؤں میں اڑے \_\_\_\_\_ اس لمحے کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہوتے اس لمحے کو تو صرف محسوس کیا جاتا ہے \_\_\_\_\_

امی امی مجھے اجازت مل گئی \_\_\_\_\_ ان کی گردن میں باہیں ڈالتی وہ خوشی سے بولی \_\_\_\_\_

کس چیز کی اجازت \_\_\_\_\_ وہ حیرانگی سے بولی \_\_\_\_\_

جاب کی پر میشن \_\_\_\_\_ خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی \_\_\_\_\_

کیا ضرورت ہے نور تمہیں نوکریٰ کرنے کی یہ تو وہ لڑکیاں کرتی ہیں جن کا کمانے والا کوئی نا ہو اور تمہارے تو باپ اور بھائی دونوں کمارہے ہیں پھر کیوں باہر کی خواری کر رہی ہو۔۔۔

ابو بہت کمزور ہو گئے ہیں اب ان میں وہ جان نہیں رہی کہ وہ اب نوکری کرے اور بھائی جتنے پیسے بچتے ہیں نا اس سے اچھی کمپنی کی چوہے مار گولیاں بھی نہیں اتی۔۔۔

وہ بولی

تو کیا ضرورت ہے تمہیں جاب واب کرنی کی شادی کرو اور گھر چلاؤ جو سب لڑکیاں کرتی ہیں۔۔۔ وہ بولی

امی آپ کو کیوں لگتا ہے کہ ایک لڑکی کی زندگی میں صرف شادی ہی سب کچھ ہوتی ہے تھوڑا اگے سوچے زمانہ بدل گیا ہے۔۔۔

اسی بات کا تو ڈر ہے کہ زمانہ بدل گیا ہے۔۔۔

امی کیا آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں۔۔۔؟؟؟

بھروسہ ہے تو تبھی تمہیں سکول کالج اور یونیورسٹی کی اجازت دی تھی۔۔۔

تو ٹھیک ہے تھوڑے بھروسے کا مظاہرہ اور کرے اور مجھے جاب کی اجازت بھی دے دے  
نا\_\_\_\_\_ وہ لاڈ سے بولی

اچھا کرو جو کرنا ہے لیکن نور اپنے باپ اور بھائی کی عزت کا خیال رکھنا\_\_\_\_\_ ماں تھی اس  
لئے زمانے سے ڈرتی تھی\_\_\_\_\_

امی میں اپنی سانس سے بھی زیادہ عزیز رکھو گئی اپنے ابو اور بھایا کی عزت کو\_\_\_\_\_

اچھا اب زراہ رات کے کھانے کے لئے یہ سبزی تو کاٹو میں جب تک اٹا گوندھ لو تم تو اتنا  
سخت گودنتی ہو جیسے کوئی پتھر ہو\_\_\_\_\_ سبزی والی ٹرے اس کے اگے کرتی وہ بولی\_\_\_\_\_

نور تو اگر ملک کی وزیراعظم بھی بن گئی نا پھر بھی تیری اماں تجھ سے کام ہی کروائیں  
گی\_\_\_\_\_

وہ خود سے بڑبڑاتی سبزی کاٹنے لگ گئی\_\_\_\_\_

دوسال ہوئے تھے اسے گھر کا کام کرتے ہوئے اس سے پہلے تو وہ چائے بھی نہیں بناتی تھی  
\_\_\_\_\_ اس سے پہلے اس کے بھائی نے وہ موقع ہی نہیں انے دیا جس میں اس کی شہزادی کام  
کرتی وہ واقعی میں اپنے بھائی کی شہزادی تھی\_\_\_\_\_

نظریں کیسی غیر مری نقطہ میں جمی ہوئی تھی \_\_\_\_\_  
دروازہ کھولا \_\_\_\_\_ اور نورین بیگم اندر آئی تھی \_\_\_\_\_

اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتی وہ اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی۔  
اس نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا۔

وہ نظریں بالکل خالی تھی نا ان میں کوئی شکوہ نا کوئی شکایت تھی بس خاموشی تھی۔۔۔ گہری  
خاموشی۔۔۔

مرتضی بیٹا مان لو نا اپنے بابا کی بات \_\_\_\_\_ وہ اسے سمجھاتی ہوئی بولی \_\_\_\_\_



ماما ڈیڈ کو اگر یہ لگتا ہے ناکہ میں پی ایم اے جاکر سدھر جاؤں گا تو یہ ان کی غلط فہمی ہے مجھے پی ایم اے تو کیا پوری فوج مل کر بھی نہیں سدھا سکتی \_\_\_\_\_ انتہائی پرسکون سے وہ بولا \_\_\_\_\_

ادھر وائس میں جا رہا ہوں \_\_\_\_\_

کہاں \_\_\_\_\_؟؟؟ انہوں نے پوچھا \_\_\_\_\_

ڈیڈ کے سابقہ سسرال \_\_\_\_\_ وہ بولا \_\_\_\_\_

اس کی بات سن کر وہ مسکرائی \_\_\_\_\_

بیٹا اللہ تمہیں کامیاب کرے \_\_\_\_\_ اسے دعا دیتی وہ کمرے سے باہر نکل آئی تھی \_\_\_\_\_

جو چیزیں مجھے بری لگتی ہیں وہی میرا مقدر بنتی ہیں ایک پی ایم اے جس کے نام سے ہی مجھے الجھن ہے اور ایک وہ لال انکھوں والی لڑکی جتنا بھلانا چاہوں اتنا ہی یاد آتی ہے \_\_\_\_\_

وہ لڑکی کوئی اسیب ہے \_\_\_\_\_ جو میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہی \_\_\_\_\_

وہ خود سے بولتا کمرے سے باہر نکل آیا \_\_\_\_\_

اس کمرہ میں تو صرف وہ رات کو سونے کے لئے اتا تھا دن شام تو وہ باہر سڑکوں پر بائیک پر یا اپنے گٹار کے ساتھ گزارتا تھا۔

دوسال ہو گئے تھے اس کی پڑھائی مکمل ہوئے اور ابھی تک وہ صرف اودادہ گردی ہی کر رہا تھا نا ہی اسے مستقبل کی فکر تھی اور نا ہی حال کی پریشانی وہ زندگی کو پوری طرح سے انجوائے کر رہا تھا۔

گاڑی میں بیٹھے ان دونوں کے درمیان گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔  
اس خاموشی کو زاریاں نے توڑا۔

مرتضیٰ پریشان نا ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اس نے تسلی دی۔  
شیشے سے پار دیکھتی نظروں نے ساتھ بیٹھے زاریاں کو دیکھا۔

اس کی نظریں بالکل خالی تھی ہر احساس سے عاری نگاہیں۔

پچھلی سیٹ سے اس نے اپنا بیگ اٹھایا۔

مرتضیٰ یوں مجھ سے ناراض ہو کر مت جاو۔

اس سے دروازہ کھولتا دیکھ کر وہ بولا \_\_\_\_\_

میں کیسی سے ناراض نہیں ہوں \_\_\_\_\_

پر سکون سا لہجہ تھا اس کا \_\_\_\_\_

چند جملوں میں ہی وہ ساری بات ختم کر گیا تھا

وہ گاڑی سے باہر نکلا ساتھ ہی زاریان بھی باہر آیا \_\_\_\_\_

وہ اسے چھوڑنے آیا تھا الوداع کرنے \_\_\_\_\_

اس نے خود اسے بلایا تھا حیات صاحب نے کہا تھا کہ وہ چھوڑ ائے گے لیکن اس نے صاف

الفاظوں میں انہیں اور نورین بیگم کو منا کر دیا تھا ساتھ آنے سے \_\_\_\_\_

اس سے گلے میلا \_\_\_\_\_ زاریان کو لگا کہ وہ اس سے پہلی بار اور آخری بار مل رہا ہے \_\_\_\_\_

پیچھے ہوا اس کے ہاتھ سے اپنا بیگ لیا اور اگے چل پڑا تھا \_\_\_\_\_

وہ جارہا تھا اور زاریان کو لگا کہ وہ اب کبھی واپس نہیں آئے گا \_\_\_\_\_

یہ اللہ جانتا تھا کہ وہ کب ائے گا اور کیسے ائے گا \_\_\_\_\_

اس نے ایک مرتبہ بھی پیچھے نہیں دیکھا تھا \_\_\_\_\_ وہ پیچھے دیکھنے والوں میں سے نہیں تھا \_\_\_\_\_

وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا \_\_\_\_\_  
دومنٹ پہلے وہ اس کے ساتھ بیٹھا تھا اور اب وہ نہیں تھا \_\_\_\_\_ اب نجانے کتنے ہی پل اس کے بغیر رہنا تھا۔ اسے \_\_\_\_\_

اس نے سوچا اور گاڑی سٹارٹ کی اور افیس کے راستے کی جانب ڈالی \_\_\_\_\_  
اس نے ایک نظریں اٹھائی اور اس بورڈ کو دیکھا جہاں پاکستان میٹروپولیٹن کالون لکھا ہوا تھا \_\_\_\_\_

یہ تو منزل نہیں تھی اس کی پھر کیوں وہ یہاں کھڑا تھا \_\_\_\_\_ یہ تو انجان راستے تھے جس سے وہ گزر کر آیا تھا \_\_\_\_\_

انکھوں میں ویران پن تھا نا کوئی نئی منزل کی جستجو تھی اور نا ہی کوئی خوابوں کی آرزو تھی



بورڈ سے نظریں اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا \_\_\_\_\_ وہاں تو دیکھنے کی ہمت بھی نہیں تھی \_\_\_\_\_

دوسری طرف وہ تھی جو نظریں آسمان کی جانب کئے نئی منزل کی جستجو پر مسکرا رہی تھی \_\_\_\_\_

آسمان ایک ہی تھا اور وہاں موجود رب بھی ایک ہی ہے \_\_\_\_\_ مگر گمان مختلف تھے خیالات متلف تھے احساسات مخلیف تھے \_\_\_\_\_

کہانی شروع ہو چکی تھی \_\_\_\_\_ کیسی کے انجان سفر کی \_\_\_\_\_ اور کیسی کے خوابوں کی تکمیل کی \_\_\_\_\_

\*\*\*

کہانی شروع ہو چکی تھی \_\_\_\_\_ کیسی کے انجان سفر کی \_\_\_\_\_ اور کیسی کے خوابوں کی تکمیل کی \_\_\_\_\_

میرے بیٹے کو گئے دو مہینے ہو گئے ہیں اور ان دو ماہ میں اس نے ایک مرتبہ بھی کال نہیں کی میرا تو دل گھبرا رہا ہے \_\_\_\_\_

وہ پریشانی سے بولی \_\_\_\_\_

یہی اکڑ تو اس کی نکالے گے پی ایم والے \_\_\_\_\_

اخبار پڑھتے حیات صاحب بولے \_\_\_\_\_

بس آپ کی انہیں جلی کٹی باتوں کی وجہ سے میرا بیٹا مجھ سے بھی ناراض ہو گیا ہے \_\_\_\_\_

نورین وہ میرا بھی بیٹا ہے اور وہ بھی اکلوتا بیٹا میں نے کچھ سوچ کر ہی یہ قدم اٹھایا تھا \_\_\_\_\_

کیا آپ کا بیٹا آپ نے میرے بیٹے کے ساتھ زیادتی کی ہے اسے بلیک میل کر کے \_\_\_\_\_

وہ بلیک میلنگ نہیں تھی نورین وہ اس کے فائدے لئے ایک راہ تھی \_\_\_\_\_

اونہوں فائدہ میرا بیٹا مجھ سے جدا ہو گیا اور آپ فائدے کی بات کر رہے ہیں \_\_\_\_\_

تم نہیں جانتی نورین ایک وقت ائے گا تم اسی زبان سے قرار کروں گی کہ آپ کا یہ فیصلہ

درست تھا \_\_\_\_\_ وہ انہیں سمجھانے والے انداز میں بولے \_\_\_\_\_

میں نہیں جانتی بس مجھے میرا بچہ لا کر دے وہ سختی نہیں برداشت کر سکتا \_\_\_\_\_ وہ باقاعدہ رو رہی تھیں \_\_\_\_\_

نورین نورین تم کیوں بچوں جیسی باتیں کر رہی ہو کیوں نہیں سمجھ رہی کہ اس میں ہمارے بیٹا کا ہی فائدہ ہے \_\_\_\_\_

میں نہیں جانتی بس مجھے میرا بیٹا چاہئے اچھا خاصہ وہ سینگر بنے کا بول رہا تھا اپ ہی کو \_\_\_\_\_ وہ روکی اور ان کا چہرہ دیکھا جو سینگر کے نام پر لال ہوا تھا \_\_\_\_\_

اچھا تو تم چاہتی ہو کہ وہ سینگر بنے \_\_\_\_\_؟؟؟ انہوں نے طنزیہ سوال کیا \_\_\_\_\_

کمز کم وہ اس طرح میری نظروں کے سامنے تو تھا نا \_\_\_\_\_ انہوں نے کہا \_\_\_\_\_

نورین تم بھول رہی ہو کہ وہ مسلمان اور یک سیدادہ تھا \_\_\_\_\_

انہوں نے جیسے یار دالایا \_\_\_\_\_

تو کیا ہوا سب کرتے ہیں اگر اس نے یہ کام کر لیا تو کونسی قیامت اجاتی \_\_\_\_\_

وہ اس وقت صحیح غلط سب بھول گئی تھیں \_\_\_\_\_

نورین سب کرتے ہیں اور کرے مجھے ان سے غرض نہیں میرا بیٹا مسلمان ہے مسلمان کے گھر پیدا ہوا ہے تو وہ ایسے کام نہیں کرے گا جس سے اللہ اور ہمارے نبی کریم (ص) ناراض ہو

انہوں نے سمجھایا۔

اپ سہی بول رہے ہیں حیات لیکن مجھے میرا بیٹا بہت یاد آتا ہے۔ وہ انسو صاف کرتی بولی۔

تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ مجھے نہیں یاد آتا ہوگا میرا بیٹا ہے وہ جان سے بھی زیادہ عزیز ہے مجھے۔

پتہ نہیں۔؟؟ وہ بولی۔

ہاں پتہ نہیں باپ کی محبت کی لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی نا اس لئے۔ وہ اب ماحول کو خوشگوار بنا رہے تھے۔

اور ماں کی محبت کے تو جیسے اشتہار لگتے ہیں نا۔؟؟؟؟۔



جی بلکل لگتے ہیں کبھی دیکھے نہیں کیا۔۔۔؟؟؟ وہ مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔

اچھا میں سوچ رہی تھی کہ آج رات زاریان اور اشال کو کھانے میں بولا لو تھوڑا دل بہل جائے گا۔۔۔ وہ بولی

بلواں لو بے شک۔۔۔

میں تو کہتی ہوں کہ میں اشال کو پکی پکی یہی لے اتنی پیاری بچی ہے۔۔۔

کیا مطلب؟؟؟۔۔۔ وہ نا سمجھی سے بولے۔۔۔

کوئی مطلب نہیں آپ کو تو بندہ پوری تفصیل ہی بتائے۔۔۔ وہ غصے سے بولی تھیں۔۔۔

کچھ دیر پہلے والا ماحول اب تھوڑا صحیح ہو گیا تھا۔۔۔

چلے نور لنچ بریک ہو گئی ہے بعد میں کر لئے گا۔۔۔ اسے مسلسل کمپیوٹر پر کچھ ٹایپ کرتے اس کے کولینگ بولی تھی۔۔۔

نہیں فاطمہ ابھی لنچ کے بعد میں نے یہ سر کو دینی ہے یہ فائل اپ جائے میں یہی کر لوں  
گی\_\_\_\_\_

کمپیوٹر پر نظریں جمائے وہ بہت معصوف سے انداز میں بولی تھی\_\_\_\_\_

اچھا ٹھیک ہے خیر سر اتنے سخت نہیں ہیں اپ لنچ کر لے اور ان سے ایکسیوز کر لے\_\_\_\_\_

وہ بولی\_\_\_\_\_

نہیں میں کر لوں گی یہ\_\_\_\_\_

ایکسیوز تو وہ اپنے بھائی سے نہیں کرتی تھی یہ تو پھر بوس تھا\_\_\_\_\_

اس نے سوچا\_\_\_\_\_

اسے ایک پرایوٹ کمپنی میں جاب ملی تھی\_\_\_\_\_ ٹھیک ہی تھی نا کوئی اتنی خاص کم اور نا ہی

بہت خاص تھی بس یہ تھا کہ شوق پورا ہو رہا تھا جاب کا\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

وہ اپنے افس میں بیٹھے کب سے کیسی غیر مری نقطہ پر نظریں جمائیں گہری سوچ میں  
تھا \_\_\_\_\_

کتنا عرصہ ہو گیا تھا نا اس سے ملے \_\_\_\_\_ صرف دو مہینے لیکن یہ دو مہینے کیسے گزرے ہیں یہ  
کوئی زاریان خان سے پوچھے \_\_\_\_\_

وہ دوست نہیں تھے وہ تو ہمراز تھے ہمدام ہمساتھی سب کچھ تھے ہاں وہ ایک دوسرے میں  
بسی جان تھے بچپن کی یہ دوستی اب صرف دوستی نہیں رہی تھی یہ دوستی بہت گہری ہو چکی  
تھی \_\_\_\_\_

اے سید صاحب اپ بہت یاد آرہے ہیں اج

ملاقات تو آپ سے ممکن نہیں لیکن یادیں بے تحاشہ ہیں \_\_\_\_\_

وہ افسردہ ہوا تھا \_\_\_\_\_

کرسی سے اٹھا اور نظریں سامنے بیٹھی اس سیاہ حجاب والی لڑکی پر گئی جو اپنے نقاب کے نیچے  
سے ہی کچھ کھا رہی تھی غالباً وہ بیسکٹ کھا رہی تھی دوسرا ہاتھ مسلسل کی بورڈ پر چل رہے  
تھا \_\_\_\_\_

سارا سٹاف نیچے کینٹین میں تھا ایک وہ تھی جو مسلسل کام کر رہی تھی۔

کیا میں نے بہت زیادہ کام دئے دیا ہے۔

وہ خود سے بڑبڑایا۔

نہیں میں نے تو جسٹ ایک فائل ہی تو دی تھی۔

خود ہی اپنی بات کی تصدیق کی۔

وہ ابھی اسی کشمکش میں تھا جب موبائیل میں کیسی کی کال آئی۔

نمبر دیکھ کر وہ مسکرایا۔

اسلام علیکم انٹی۔ اس نے سلام میں پہل کی۔

وعلیکم اسلام کیسے ہو بیٹا۔

الحمد للہ میں بالکل ٹھیک اپ سنائیں کیسی ہیں۔



اللہ کا شکر ہے تم بتاؤں کہاں غیب ہو جب سے مرتضیٰ گیا تم نے بھی رابطہ چھوڑ دیا کیا صرف وہی تمہارا تھا ہم کچھ نہیں لگتے تمہارے \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

نہیں انٹی ایسی بات نہیں ہے بس معصوفیات ہی اتنی ہیں کہ وقت ہی نہیں ملتا \_\_\_\_\_

تو بچے اپنوں کے لئے وقت نکالنا پرتا ہے نا خیر اب رات کو زراہ وقت نکالو اور رات کا کھانا ہمارے ساتھ کھاؤ \_\_\_\_\_

نہیں انٹی اج تو بہت معصوف ہو میں پھر کیسی دن اوں گا \_\_\_\_\_  
زاریان میں نے مشورہ تو نہیں مانگا بس بتایا ہے کہ اج تم اور آشاں رات کے ڈنر پر اوں گے \_\_\_\_\_

انٹی میں تو اجاؤں گا لیکن اشال کا مشکل ہو جائے گا \_\_\_\_\_

کیوں اشال کا کیا مشکل ہو گا \_\_\_\_\_؟؟

انٹی اپ جانتی تو ہیں اس کے کام تین گھنٹے تو وہ یہ سوچنے پر لگا دیتی ہے کہ ڈریس کونسا پہنا ہے میں اجاؤ گا افس سے ڈاریکٹ ہی اسے پھر کبھی لاؤ گا \_\_\_\_\_

تم زراہ او اکیلے انہیں قدموں واپس جاؤں گے اسے لینے۔

باہا بہا اچھا اٹھا جائے گے ہم شام کو ان شاء اللہ۔

ٹھیک ہے پھر میں انتظار کروں گی۔ ان کی آواز میں خوشی تھی۔

جی ضرور اللہ حافظ۔

ٹھیک ہے بیٹے اللہ حافظ۔

اس نے موبائل ٹیبل پر رکھا۔

نظر اس لڑکی پر گئی جو اب اپنا بیسیکٹ کا خالی شاپر اپنے بیگ میں ڈال رہی تھی۔

وہ حیران ہوا اس نے تو ہر ٹیبل کے نیچے الگ الگ ڈسٹبین رکھی ہوئی تھی پھر بھی وہ اپنے

بیگ میں ڈال رہی تھی۔

وہ اب اٹھی تھی اپنی کرسی سے اور اس کے کمرے کی طرف اس کا رخ تھا۔

وہ فوراً سے سیدھا ہو کر بیٹھا۔

سر میں اکم ان\_\_\_ اس نے اجازت مانگی\_\_\_

جی جی کم ان\_\_\_ وہ بے ساختہ کھڑا ہو گیا تھا\_\_\_

وہ کیوں کھڑا ہوا وہ تو کیسی کے لئے نہیں کھڑا ہوا تھا آج تک تو پھر اس لڑکی کے اگے وہ کیوں کھڑا ہوا\_\_\_؟؟؟؟؟ وہ حیران تھا اپنے اس عمل پر

سر یہ فائل\_\_\_ وہ نیلی رنگ کی فائل ٹیبل پر رکھتی بولی\_\_\_

اس لڑکی کی آواز میں کچھ تھا\_\_\_ کیا تھا\_\_\_؟؟؟؟

ہاں اس کی آواز میں وقار تھا\_\_\_ اس نے سوچا

ہاں وہ ایک پروقار لہجہ رکھتی تھی\_\_\_

اوکے\_\_\_ وہ صرف اتنا ہی بولا

شاید اس کے پاس الفاظ نہیں تھے یا پھر اس سے بات کرنے کی ہمت نہیں تھی\_\_\_

وہ چلی گئی تھی\_\_\_

یہ لڑکی عام لڑکی نہیں ہے \_\_\_\_\_

یہ بہت خاص ہے بہت خاص \_\_\_\_\_

وہ بڑایا \_\_\_\_\_

نہیں وہ میری ورکر ہے اور میں اتنا گرا ہوا نہیں کی اپنی ورکر کے بارے میں ایسا

سوچو \_\_\_\_\_

نہیں میں میں تو احترام کھڑا ہوا تھا \_\_\_\_\_ ایک دلیل دی خود کو \_\_\_\_\_

تو پھر تم ان لڑکیوں کے لئے کیوں نہیں کھڑے ہوئے جو بیخیر دوپٹے کی ہیں \_\_\_\_\_

ایک اور سوال تھا جو اس کے دماغ نے کیا تھا \_\_\_\_\_

وہ لڑکی اچھی ہے بس اور کچھ بھی نہیں \_\_\_\_\_ وہ خود سے بولا تھا

اج زاریان خان نے مان لیا تھا کہ اس کی بہن اشال خان کے بعد جو لڑکی اچھی ہے تو وہ

نور حیا ہے \_\_\_\_\_



نور اس اتوار کو سارے گھر کی صفائی تم کرو گی \_\_\_\_\_

صفیہ بیگم اس کے پاس بیٹھتی ہوئی بولی \_\_\_\_\_

کیوں امی \_\_\_\_\_؟؟؟ وہ نا سمجھی سے بولی \_\_\_\_\_

کیونکہ تمہیں احساس ہو کے گھر کی صفائی کیسے کرتے ہیں اتنی بڑی ہو گئی ہو پھر بھی بچوں کی طرح کھا کر بیڈ کے نیچے پھیکتی ہو بیسکٹ کے پیکٹ \_\_\_\_\_

وہ آج بے حد غصہ تھی اس پر \_\_\_\_\_

امی قسم سے بیڈ کر نیچے نہیں پھیکتی میں \_\_\_\_\_

اچھا تو پھر میرے ابا اتے ہیں نا قبر سے جو آکر پھیکتے ہیں اور کون ہے ہمارے گھر جو بیسکٹ کھائے \_\_\_\_\_

امی میں بیڈ کے نیچے نہیں میٹریس کے نیچے گھساتی ہوں \_\_\_\_\_

بہت نیک کام کرتی ہو کیونکہ ہمارے گھر ڈسٹبن تو ہیں نہیں تو تم کہاں پھینکو گی \_\_\_\_\_

امی اتنے دور تو ہوتی ہیں اٹھنا پڑتا ہے \_\_\_\_\_

ہاں ایک امریکہ دوسری کینیڈا تیسری یورپ میں جو ہوتی ہیں اس لئے بہت مشکت ہوتی ہے  
نا تمہیں\_\_\_\_\_

اچھا ائیندہ نہیں پھینکو گی پکا\_\_\_\_\_

پھینکو نا پھینکو گھر کی صفائی تو تم ہی کرو گی اور یہ بیسکیٹ کھانا بند کر دو\_\_\_\_\_

امی میں روٹی کے بیغیر زندہ رہے لوں گی پانی کے بیغیر بھی گزارا کر ہی لو گی لیکن بیسکیٹ  
کے بیغیر نہیں رہے سکتی\_\_\_\_\_

ہاں وہ ایکسیجن دیتے ہیں نا تمہیں\_\_\_\_\_

بس یہی سمجھ لے\_\_\_\_\_

بس ائیندہ اگر تم نے یہ حرکت کی نا تو تمہاری درگت بنانے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں  
کروں گی اکیس سال کی ہوگی ہو حرکتیں بچوں سے بھی گئی گزری ہیں تمہاری\_\_\_\_\_

وہ یہ کہتی باہر چلی گئی تھی\_\_\_\_\_

امی اپ کو کیا بتاؤں کہ یہ بچوں جیسی حرکتیں ہر کیسی کے لئے تھوڑی نا ہوتی ہیں\_\_\_\_\_

اب اگر مجھے باہر دیکھے تو یقین ہی نا کرے کہ میں وہی نور ہو جو گھر میں اپکو اتنا تنگ کرتی  
ہوں۔ اس نے سوچا

اور بیگ سے ایک بیسکٹ نکالا۔

بیسکٹ تو اس کے جان تھے ہر وقت اگر کوئی اسے بسکٹ دے تو وہ بالکل بھی نا نہیں کرے  
گی اس قدر اسے بسکٹ پسند تھے۔

اشال۔ نیچے کھڑے ہو کر اس نے پکارا تھا۔

جی بھیا۔

سیڑھیاں نیچے اترتی وہ بولی۔

پانچ منٹ میں ریڈی ہو کر باہر او میں ویٹ کر رہا ہوں۔

لیکن کیوں۔؟؟؟ اس نے پوچھا۔

بس کہی جانا ہے۔

کہی مجھے اپنی ہونے والی بھابی کے گھر تو نہیں لے کر جا رہے۔۔۔۔۔ وہ اسے تنگ کرتی بولی۔۔۔۔۔

وہاں تو میں تمہیں بالکل بھی نہیں لے کر جاؤ گا ویسے ہی بیچارے میرے سسرال والے تمہیں دیکھ کر ہارٹ اٹیک سے مر جائے گے لیکن ابھی تم پانچ منٹ میں تیار ہو کر۔۔۔۔۔

اللہ توبہ کیا میں چڑیل ہوں جیسے دیکھ کر وہ ڈر جائے گے۔۔۔۔۔ کمر پر ہاتھ رکھتی فل لڑاکی انداز میں وہ بولی۔۔۔۔۔

اس سے کم بھی نہیں ہو اب جاؤ۔۔۔۔۔

پانچ منٹ بہت کم ہیں زیادہ کرے۔۔۔۔۔

دس.سٹ ہیں جلدی کرو۔۔۔۔۔

دس.سٹ میں تو ڈرئس سلیکٹ کرنے میں لگ جائے گے تھوڑا اور ٹائم دے۔۔۔۔۔

پندرہ منٹ۔۔۔۔۔ صوفے پر بیٹھتا وہ بولا۔۔۔۔۔



پندرہ منٹ میں تو صرف میں چیخ کروں گی بال بنانے ہیں پھر تیار بھی تو ہونا ہے تھوڑا اور  
ٹائم دے۔

آشال یو ہیو انلی ٹیوینٹی منٹس۔ وہ سختی سے بولا۔

بیس منٹ میں تو صرف تیار ہوں گی عبایا کب پہینوں گی۔ اس کے ساتھ صوفے پر  
بیٹھتی وہ بولی۔

آشال صرف پچیس منٹ پر تم تیار ہو کر او انڈرسٹوڈ۔ وہ انچی آواز میں سختی سے  
بولا۔

اللہ اللہ جارہی ہو کیوں اتنا چلا رہے ہیں۔ صوفے سے ایک دم سے اٹھتی وہ  
بولی۔

اونہوں انگریزی چھاڑتے رہتے ہیں ہر وقت۔ وہ بڑبڑاتی اوپر کی جانب چلی  
گئی۔

اس کی آخری بات پر وہ مسکرایا۔

ایک وہ لڑکی تھی جو نقاب کے اندر سے بیسٹ کھاتی تھی اور ایک یہ ہے جو اپنی چھوٹی چھوٹی حرکتوں سے اس کی ویران زندگی میں چند لمحوں کے لئے ہی لیکن خوشیاں بھکیر دیتی ہے۔

ان کے والدین آشاں کے بچپن میں ہی ایک کار ایکسڈنٹ میں چل بسے تھے اس وقت اس کی عمر سترہ سال اور آشاں بارہ سال کی تھی۔

بہت مشکل تھا سب کچھ سنبھالنا۔

لیکن اس نے ہمت کی اور بزنس گھر آشاں تینوں کو اس نے مینیج کر لیا تھا۔

اور اس سب میں اگر کیسی نے ساتھ دیا تھا تو وہ مرتضیٰ اور اس کی فیملی تھی۔

اس وجہ سے وہ اسے بہت عزیز تھے۔

\*\*

سیاہ گاڑی گھر کے پورچ میں اکر روکی تھی۔

ایک طرف سے اشال نکلی تھی اور دوسری طرف سے زاریان۔

کتنے عرصے بعد آیا تھا نا وہ یہاں \_\_\_\_\_

اس نے اس کی سیاہ ہیوی بائیک کو دیکھا جو وہی کھڑی تھی جیسے وہ کھڑا کر کے گیا تھا \_\_\_\_\_

صرف زاریان خان کو اس بائیک پر بیٹھنے کی اجازت تھی وہ کیسی کو بھی اپنی بائیک پر نہیں بیٹھاتا تھا لیکن زاریان کو کبھی مانا نہیں کیا تھا \_\_\_\_\_

اس کی بائیک کے پاس گیا اس پر ہاتھ لگایا \_\_\_\_\_ یوں جیسے اسے محسوس کر رہا ہو \_\_\_\_\_ وہ اپنی ہی اس عمل پر مسکرا گیا تھا \_\_\_\_\_

چلے بھائی \_\_\_\_\_ اسے کھویا ہوا دیکھ کر اشال بولی \_\_\_\_\_

ہیمم چلو \_\_\_\_\_ وہ بولا \_\_\_\_\_

اشال اگے اگے تھی اور وہ پیچھے تھا \_\_\_\_\_

وہ ہمیشہ سے اسے خود سے اگے رکھتا تھا \_\_\_\_\_

وہ بیڈ پر بیٹھی فیسبک پر فالٹو کی سکروولنگ کر رہی تھی۔ دیکھ کچھ بھی نہیں رہی تھی بس ویڈیوز کو اوپر اوپر کری جارہی تھی۔

موبائیل گود میں رکھا۔ ایک ویڈو بند آواز سے چل رہی تھی

نیچے سے جھک کر بیسکٹ کا خالی پیکٹ اٹھایا جو ابھی اس نے ابھی گرایا تھا۔

واپس اوپر ہوئی اور پیکٹ ساٹڈ پر رکھا۔

گود میں رکھے موبائیل کو اٹھایا۔ بے ساختہ اس نے آواز کھولی۔

ایک لڑکا جو اپنا گٹار اٹھائے کچھ گا رہا تھا۔

انہوں مارا سی۔ وہ بڑبڑائی۔

ایک نیا لقب سے اس نے نوازا تھا اسے۔

اور ویڈیو اوپر کی۔

کاش اسے پتہ ہوتا کہ اس لڑکے کو وہ بگڑے امیر زادے کے لقب سے بھی نواز چکی تھی۔



پڑھائی تو مکمل ہوگی ہے نا تمہاری اب کیا کرتی ہو\_\_\_\_\_؟؟؟؟ نورین بیگم نے اشال سے  
پوچھا تھا\_\_\_\_\_

جی سڈی تو کمپیٹ ہوگی اب بھائی کے ساتھ بزنس سنبھالنے کا سوچ رہی ہوں\_\_\_\_\_

بہت اچھا سوچا ہے بیٹا ضرور کرو ویسے بھی گھر رہے کر تو بندہ کیسی کام کا نہیں رہتا\_\_\_\_\_

حیات صاحب بولے\_\_\_\_\_

جی انکل\_\_\_\_\_ اہستگی سے وہ بولی تھی

وہ تو خیر یونی میں رہے کر بھی کیسی کام کی نہیں تھی مرمر کر تو اس نے مسٹر ز کیا تھا اب تو  
بس تھوڑا شو کرنے کے لئے اس نے بول دیا تھا ورنہ اسے اپنا آرام بہت عزیز تھا اللہ اللہ  
کر کے تو پڑھائی سے جان چھوٹی تھی اب بزنس دیکھے گئی وہ\_\_\_\_\_

اونہوں بڑا ایا بزنس\_\_\_\_\_ اس نے سوچا تھا\_\_\_\_\_

اچھا انکل اب یم چلتے ہیں بہت لیٹ ہو گیا ہے\_\_\_\_\_ زاریان صوفے سے اٹھتا بولا\_\_\_\_\_

تھوڑی دیر اور روک جاتے \_\_\_\_\_ نورین بیگم نے ایک اس سے بولی تھی \_\_\_\_\_

اس نے ان کا چہرہ دیکھا جو اب مرجھا سا گیا تھا \_\_\_\_\_

وہ اپنے بیٹے کی جدائی میں دن بدن کمزور ہوتی جا رہی تھی \_\_\_\_\_

اس نے سوچا تھا \_\_\_\_\_

انٹی اب اتار ہوں گا میں \_\_\_\_\_ وہ بولا \_\_\_\_\_

اچھا میں انتظار کروں گی \_\_\_\_\_ وہ بولی \_\_\_\_\_

جی ضرور \_\_\_\_\_ وہ بولتا ایشال کو چلنے کا اشارہ کیا \_\_\_\_\_

اوکے انٹی اپنا خیال رکھئے گا \_\_\_\_\_ ان کے گلے ملتی وہ بولی \_\_\_\_\_

بہت اچھا محسوس کیا میں نے آج تم سے مل کر یوں لگا جیسے اپنے مرتضیٰ سے مل رہی

ہوں \_\_\_\_\_ اسے پیار کرتی وہ بولی \_\_\_\_\_

اس کے ذکر پر دل بہت تیز دھڑکا تھا انکھیں احتراماً جھک سی گئی تھیں \_\_\_\_\_

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ اس نے حیاتِ صاحب سے بولا \_\_\_\_\_

اوکے بیٹی اللہ حافظ \_\_\_\_\_

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ بولے \_\_\_\_\_

بھیا آپ کے دوست کہاں گے ہیں \_\_\_\_\_؟؟؟ گاڑی میں بیٹھتی اس نے زاریاں سے پوچھا  
تھا \_\_\_\_\_

کونسا دوست \_\_\_\_\_؟؟؟ گاڑی ڈرائیو کرتے زاریاں نے پوچھا \_\_\_\_\_

وہی جس کے گھر ہم ابھی گے ہیں \_\_\_\_\_

اشال وہ مرتضیٰ ہے جس طرح میں ہوں تمہارا بھائی اسی طرح \_\_\_\_\_

جی جی بھائی ہی ہیں لیکن سگے تو نہیں نا \_\_\_\_\_ وہ بولی

لیکن جو بھی ہے تمہارے لئے ہے بھائی ہی ہے \_\_\_\_\_

اس نے جسے اس کے دل کے حال کو دیکھ کر جواب دیا تھا \_\_\_\_\_

اچھا بتائے نا کہاں گے ہیں مرتضیٰ بھائی \_\_\_\_\_ اس نے بھائی کو لمبا کیا \_\_\_\_\_

ٹریننگ پر ہے وہ \_\_\_\_\_

کس چیز کی ٹریننگ \_\_\_\_\_؟؟؟؟

ارمی کی \_\_\_\_\_

دل نے ایک بیٹ مس کی اففففف اب وہ بندہ ارمی میں جائے \_\_\_\_\_ اس نے سوچا

ہائے ہائے اللہ پہلے ہی وہ بندہ دل کے اتنے قریب تھا اب فوجی بن کر تو پھیپھڑوں  
گردوں کے بھی قریب ہو جائے گا \_\_\_\_\_

ہائے ہائے اللہ اس دل کو سنبھالے بہت بگڑ رہا ہے \_\_\_\_\_

دل ہی دل میں وہ بولی تھی \_\_\_\_\_

لیکن وہ تو سینگر بنا چاہتے تھے نا \_\_\_\_\_ اسے یاد آیا



لازمی نہیں کہ ہم جیسا سوچے ویسا ہی ہو کبھی کبھی وہ ہو جاتا ہے جس کا ہم نے کبھی گمان ہی نہیں ہوتا \_\_\_\_\_

جی بلکل جیسے ابھی آپ کے گمان میں ہی نہیں ہے کہ آپ شادی کب کرے گے اور پھر ایک دن وہ ہو جائے گی اور آپ پھر یہی بات کہے گے \_\_\_\_\_

میں پہلے تمہیں گھر سے نکالوں گا نا پھر اپنی بیگم کو لاؤں گا \_\_\_\_\_؟؟؟

کیوں \_\_\_\_\_؟؟؟

کیونکہ مجھے اپنے مستقبل کے بچوں کی ماں بہت عزیز ہے \_\_\_\_\_

تو بہ ہے بھائی بچوں کی ماں عزیز ہوگی لیکن ان کی اکلوتی پھوپھو نہیں \_\_\_\_\_

کونسی اکلوتی پھوپھو تم بھول رہی ہو کہ تم میری سوتیلی بہن ہو ہم نے تمہیں مانگنے والے سے لیا ہے \_\_\_\_\_

بھائیسیسی یہ بات مت بولا کرے \_\_\_\_\_ اسے برا لگا \_\_\_\_\_

میری گڑیا سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے \_\_\_\_\_

اچھا پھر صبح ناشتے میں جو چائے ملے گی نا وہ بھی ایسی سچ کی طرح ہی کڑاوی ہوگی \_\_\_\_\_ اس نے دھمکی دی \_\_\_\_\_

اچھا تو دھمکی دے رہی ہو \_\_\_\_\_ اس نے جیسے تصدیق کی

جی \_\_\_\_\_ وہ بولی

اچھا پھر تو میں ڈر گیا \_\_\_\_\_ اس نے دل کے مقام پر ہاتھ کر ڈرنے کی ایکٹینگ کی \_\_\_\_\_

اچھا تم نے واقعی بزنس جوائن کرنا ہے \_\_\_\_\_ اسے یاد آیا تو پوچھ لیا \_\_\_\_\_؟؟؟

اللہ توبہ اللہ اللہ کر کے کہہ پڑھائی سے جان چھٹی ہے اب یہ بزنس و نس کروں نا میں پاگل ہوں نا میں جیسے \_\_\_\_\_

اچھا تو پھر وہ کیا تھا جو انٹی سے بولا تھا تم نے \_\_\_\_\_؟؟؟؟

وہ تو بس شوخی تھی \_\_\_\_\_ وہ مسکراتی ہوئی بولی \_\_\_\_\_

پوری فلم ہو تم آتش \_\_\_\_\_ گاڑی پورچ میں کھڑی کرتا وہ بولا

جی سینیما میں رلیز ہوئی \_\_\_\_\_ گاڑی سے باہر نکلتی وہ بولی \_\_\_\_\_

چوکیدار نے وہ سفید دروازہ بند کیا جس سے ابھی وہ دونوں ائے تھے۔

باہر بالکل سنسان تھا گہری کالی اندھیری میں ڈوبی ہوئی وہ رات فلک پر چمکتا سفید شفاف چاند  
اس رات گہری رات کو روشن کئے ہوا تھا۔

"دو سال بعد"

اج انکا آفیس کاٹرپ مری جا رہا تھا۔ پہلے تو اس نے منع کر دیا تھا لیکن پھر فاطمہ کے  
بہت زیادہ اصرار پر وہ مان گئی تھی اور ویسے بھی یہ اس کا آخری مہینہ تھا یہاں۔  
وہ یہاں اہ تو گئی تھی لیکن کرے کیا کوئی دوست تو تھی نہیں اور فاطمہ تو جیسے اسے یہاں  
اکر بھول ہی گئی تھی ابھی تک وہ اسے نظر نہیں آئی تھی۔

بڑے سے پتھر پر بیٹھی وہ درختوں کو دیکھ رہی تھی جو خالی تھے۔ کیسے ان سے پتے  
گرتے ہیں خزاں ان کو کتنا ویران کر دیتی ہے نا لیکن پھر خزاں کے بعد بہار بھی آتی ہے  
جیسی اسکی زندگی میں ہوا تھا بہار سے خزاں اور اب خزاں سے بہار۔

کیا ہوا مس نور اپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ اس نے پوچھا \_\_\_\_\_

وہ کھڑی ہوئی تھی \_\_\_\_\_

کچھ نہیں سر \_\_\_\_\_ وہ بولی \_\_\_\_\_

اچھا تو پھر اپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں وہاں ان جیسے انجوائے کرے نا \_\_\_\_\_ اس نے سامنے  
ان لڑکیوں کی طرف اشارہ کیا جو تصویریں اور ویڈیوز بنا رہی تھی \_\_\_\_\_

میں یہاں انجوائے ہی کر رہی ہوں \_\_\_\_\_ وہ بولی

خاموش اکیلے بیٹھ کر \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ اس بے ابرو اچکائے \_\_\_\_\_

خاموشی سب سے بڑی انجوائے منٹ ہے \_\_\_\_\_

وہ خاموش ہو گیا وہ اسے کچھ کہنا چاہتا تھا اس نے یہ سب کچھ اسے کے لئے ہی کیا تھا اج  
تک اس نے کبھی کوئی ٹرپ وغیرہ کچھ نہیں کیا لیکن صرف اس سے بات کی خاطر اس نے  
یہ کیا تھا اس نے نوٹ کیا کہ پورے افیس میں وہ فاطمہ سے بات کرتی ہے اس لئے اس



نے فاطمہ سے کہا تھا کہ اسے راضی کرے اور اب اسی لئے فاطمہ غائب ہو گئی تھی تاکہ وہ اسے اکیلا دیکھ کر خود ہی اس کے پاس اجائے گا۔

وہ واپس سے اسے پتھر پر بیٹھ گئی تھی۔

زاریان نے اسے دیکھا پچھلے دو سال سے وہ اسے صرف یہ کہنا چاہتا تھا کہ وہ اسے پسند کرنے لگا ہے اور شادی کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے سامنے آکر ناجانے کیوں سب الفاظ ہی ختم ہو جاتے تھے۔

\*\*

محبت یہ ہے کہ جب محبوب سامنے ہو تو نظریں خود ہی احتراما جھک جاتی ہیں۔

لنچ سب ایک ہوٹل پر کرچکے تھے اب سب بس جانے والے تھے۔ جہاں وہ پہلے بیٹھی تھی وہاں اب کچھ لڑکے آکر بیٹھ گئے تھے ہیں تو اس کے افس کے ہی لیکن اسے اچھا نہیں لگتا تھا غیر مردوں کے سامنے بیٹھنا وہ اٹھ کر دوسری طرف آکر بیٹھ گئی تھی۔ وہ اس طرح بیٹھی تھی کہ انہیں بالکل بھی نہیں دیکھائی دے رہی تھی۔

وہ گم سم سی بیٹھی تھی۔ بیگ سے موبائیل نکالا تاکہ گھر کال کر لے۔

موبائیل ان کیا لیکن وہ ان ہی نہیں ہو رہا تھا \_\_\_\_\_ بیٹری ڈیڈ شو ہو رہی تھی \_\_\_\_\_

اللہ یہ کیا عذاب ہے \_\_\_\_\_ زور سے موبائیل کو جھجھوڑتی وہ بولی \_\_\_\_\_

وہ گھر سے موبائیل چارچنگ کر کے لائی تھی لیکن پھر کیوں نہیں ہوا \_\_\_\_\_؟؟؟ وہ  
بڑبڑائی \_\_\_\_\_

اس نے بغیر دیکھے ہی موبائیل چارچنگ سے اتار کر اپنے بیگ میں ڈال لیا تھا شاید وہ چارچ  
میں لگا ہی نا ہو \_\_\_\_\_ اس نے سوچا \_\_\_\_\_

اس ٹائم وہ اپنے موبائیل پر بہت غصہ تھی

اللہ سمجھ نہیں اتی کہ ساری مصیبتیں میرے لئے ہی کیوں \_\_\_\_\_؟؟؟

تھک گئی ہوں میں اب ان سب سے \_\_\_\_\_ وہ بے اختیار اللہ سے شکوہ کر گئی تھی \_\_\_\_\_

اللہ میں اپ سے شکوہ تو نہیں کر رہی بس دل بو جھل سا ہو جاتا ہے کیا کرو آپ کے سوا ہے  
ہی کون جیسے اپنے غم سناؤں \_\_\_\_\_

اداسیاں ہی اداسیاں تھی اس کی زندگی میں \_\_\_\_\_ اس نے سوچا \_\_\_\_\_

اسے لگتا تھا کہ جب کرے گی تو زندگی اسان ہو جائے گی لیکن جب کے بعد تو زندگی اور مشکل ہو گئی تھی۔۔۔

اے ہاں اللہ جی۔۔۔ ایک اداس سی سانس اسنے ہوا کے سپرد کی۔۔۔

کیسی احساس کے تحت اس نے گردن پیچھے کر کے دیکھا۔۔۔

یہ کیا ہوا وہاں تو اب کوئی نہیں تھا۔۔۔

اسے گڑبڑ سی محسوس ہوئی۔۔۔ وہ ایک چھٹکے سے اٹھی۔۔۔

اس جگہ پر گئی جہاں وہ سب موجود تھے۔۔۔

حیرانگی سے اس نے ارگرد دیکھا لیکن وہاں اب کوئی نہیں تھا۔۔۔

اللہ اللہ۔۔۔ دھیمی سی آواز سے اس کے منہ سے نکلا تھا۔۔۔

وہ اس جگہ گئی جہاں انکی بس کھڑی تھی لیکن۔۔۔

وہ بس بھی اب وہاں نہیں تھی۔۔۔

مطلب وہ سب جا چکے ہیں اسے چھوڑ کر \_\_\_\_\_

کیا انہیں ایک دفعہ بھی محسوس نہیں ہوا کہ کوئی رہے گیا ہے \_\_\_\_\_ کیا انہیں محسوس نہیں ہوا کہ ایک سیٹ خالی ہے \_\_\_\_\_

اللہ جی یہ دنیا کیوں نہیں اپ کی طرح \_\_\_\_\_ ایک انسو سیاہ حجاب میں جذب ہو گیا \_\_\_\_\_ یہ نہیں تھا کہ وہ عام لڑکیوں کی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پر روتی تھی وہ بہادر تھی ہر مشکل سے مقابلہ کرنے والی لیکن آج رورہی تھی۔ انسو کا طوفان تھا جو اس کے اندر تباہیاں مچا رہا تھا \_\_\_\_\_ لوگوں کے راویے تو پتھر سے پتھر دلوں کو بھی رولا دیتے ہیں وہ تو پھر ایک موم سی لڑکی تھی \_\_\_\_\_

وہ میرے ماں باپ اور بھایا تو نہیں تھے نا وہ تو لوگ تھے اور لوگوں نے کب کیسی کا ساتھ دیا ہے حقیقی ساتھ تو اللہ اور والدین دیتے ہیں بس \_\_\_\_\_

وہ واپس سے وہی آگئی تھی \_\_\_\_\_



اب کرو تو کرو کیا نا ہی موبائیل ہے اور نا ہی میں کیسی کو جانتی ہوں۔۔۔

اللہ جی میری مدد کرے نا۔۔۔ ایک یقین تھا جو اسے اللہ پر تھا۔۔۔

وہ تھوڑا اگے کی طرف ایستہ ایستہ چل رہی تھی۔۔۔

زبان مسلسل درود شریف کا ورد کر رہی تھی۔۔۔

اس طرف دھوپ بہت تیز تھی۔۔۔

دل بہت تیز رفتار سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ کافی اگے نکل آئی تھی۔۔۔

کچھ دیر اور چلنے کے بعد اسے سڑک پر فوجی نظر آئے تھے۔۔۔

ایک آس سی اسے محسوس ہوئی تھی۔۔۔

لوگ جو مرضی کہے ان کے بارے میں لیکن ان وردی والوں کو دیکھ کر ہمیشہ تحفظ کا ہی

احساس ہوتا ہے۔۔۔

یا اللہ جی میری عزت کی حفاظت فرما \_\_\_\_\_ دل میں بولی

وہ گاڑی ڈرایو کرتا مسلسل اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا \_\_\_\_\_

کیا کرو آخر دو سال سے اسی کشمکش میں ہوں تنگ آگیا ہوا اب میں کیوں ہر الفاظ ختم ہو جاتے ہیں اس کے سامنے آخر کب تک اسی طرح کرتا رہوں گا \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

کتنے ہی ایسے سوال تھے جو اسے خود سے تھے \_\_\_\_\_

بس میں سہی ہلا گلہ تھا کیسی کو اس کی کمی محسوس نہیں ہوئی تھی اس کا ہونا نا ہونا برابر تھا \_\_\_\_\_

لوگوں کو ہمیشہ چنچل سے لوگ بہاتے ہیں اوہ وہ ٹھہری خاموش طبیعت کی عام سی لڑکی \_\_\_\_\_

فاطمہ مسلسل اسے ڈھونڈ رہی تھی اب تو بے حد پریشان ہو گئی تھی وہ \_\_\_ زاریان نے اسے بہت سختی سے کہا تھا کہ اس کا خیال رکھے لیکن وہ تو ان سب کے ساتھ اسے بھول ہی گئی تھی \_\_\_

ہائے زاریان سرنے تو بالکل بھی نہیں چھوڑنا مجھے \_\_\_ انہیں غصہ اتا نہیں اور جب اتا ہے تو جاتا نہیں \_\_\_

وہ کہی دفعہ اس کا نمبر ٹرائی کر چکی تھی جو مسلسل بند تھا \_\_\_  
اب تو پریشانی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی \_\_\_  
بس بہت اگے نکل گئی تھی \_\_\_ اس بے زاریان کو کال کرنے کا سوچا \_\_\_  
اس کا نمبر ڈائل کیا \_\_\_

دوسری طرف سوچو کی گہری کھائی میں گرے زاریان نے چونک کر موبائیل میں اتنی کال کو دیکھا \_\_\_

ایک احساس کے تحت اس نے کال اٹھائی \_\_\_

اسلام علیکم سر \_\_\_\_\_ اس نے سلام کیا \_\_\_\_\_

وعلیکم اسلام یس \_\_\_\_\_ اس نے پوچھا \_\_\_\_\_

سر وہ دل زور سے دھڑکا وہ نور نہیں ائی \_\_\_\_\_

کیا مطلب نور نہیں ائی \_\_\_\_\_ اس نے نا سمجھی سے پوچھا \_\_\_\_\_

سر نور بس میں نہیں ہے \_\_\_\_\_

گاڑی کو ایک جھٹکے سے روکا \_\_\_\_\_

موبائیل ڈیش بورڈ پر پھینکا تھا اس نے \_\_\_\_\_

وہ تقریباً گھنٹے کا سفر طے کرایا تھا \_\_\_\_\_

اب گاڑی دوبارہ سے اسی راستے پر تھے جہاں سے وہ آیا تھا \_\_\_\_\_

دماغ بالکل سن سا ہو گیا تھا \_\_\_\_\_

اس نے وہاں کھڑے فوجیوں کو دیکھا \_\_\_\_\_ ایک تو اسے ان سے ڈر بھی بہت لگتا تھا \_\_\_\_\_

خیر اللہ کا نام لے کر وہ ایک فوجی کو مخاطب کیا \_\_\_\_\_

سنیں \_\_\_\_\_ اس نے وہاں کھڑے ایک فوجی کو مخاطب کیا تھا \_\_\_\_\_ لیکن کوئی جواب نہیں پایا

\_\_\_\_\_ ایکسوزمی پلیز \_\_\_\_\_ ایک مرتبہ پھر سے بلایا لیکن مقابل نے تو جیسے قسم کھائے ہوئی

تھی کہ آج اس لڑکی کی طرف دیکھنا بھی نہیں ہے \_\_\_\_\_ سنیں \_\_\_\_\_ آخری مرتبہ کوشش

کی \_\_\_\_\_ جی فرمائیں \_\_\_\_\_ نہایت ہی سخت لہجے میں جواب آیا بے غیر دیکھے ہی جواب

دیا \_\_\_\_\_ وہ مجبور تھی ورنہ کبھی بھی یوں کیسی غیر کو نا پکارتی \_\_\_\_\_ کیا آپ مجھے اپنا

موبائل فون دے سکتے ہیں ایک بہت ضروری کال کرنی ہے \_\_\_\_\_ اس نے اس لڑکی کو اوپر

سے نیچے تک دیکھا جو مکمل عبائے میں خود کو چھپائے ہوئی تھی صرف آنکھیں تھی جو نظر

ارہی تھی لیکن وہ بھی جھکی ہوئی تھی \_\_\_\_\_ یہ تو وہی تھی جس کے لئے پچھلے دو سال سے

وہ اپنی راتوں کی نیند بھول گیا تھا \_\_\_\_\_ محترمہ میں یہاں اس دھوپ میں کھڑا

PUBG نہیں کھیلتا جو میرے پاس موبائل ہوگا۔ اس کے سنئیر جوئیئر سب اس کے ساتھ

تھے اور اسے ہی دیکھ اور سن رہے تھے اور وہ سب جانتے تھے کہ وہ لڑکیوں کو منہ نہیں

لگاتا اگر اس کو لگایا تو کوئی خاص بات ہوگی اس لئے وہ سخت لہجے میں بولا وہ اسے غیر



مردوں کے سامنے عیاں نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ چاہا رہا تھا کہ وہ جلد سے جلد یہاں سے چلی جائے اگر وہ تھوڑی دیر یہاں اور رکی تو وہ مجبور ہو جاتا۔۔۔ غصہ اسے ابھی ان لڑکیوں پر تھا جو تھوڑی دیر پہلے اس کا دماغ خراب کر کے گئی تھی۔۔۔ لیکن اب کے پاس چھوٹا نوکیلا والا فون ہوتا ہے اپنے گھر کال کرنے کے لئے پلیز مجھے وہی دے دیں میں نے بہت ضروری کال کرنی ہے۔۔۔ ایک بار پھر سے اس نے منت کی تھی۔۔۔ ہوتا ہو گا سب کے پاس لیکن میرے پاس نہیں ہے اس لئے مہربانی فرما کر میرا دماغ خراب نا کرے شکریہ۔۔۔ وہ کہتا پیچھے کی جانب ہوا تھا۔۔۔ سنا تھا کہ فوجی کھڑوس ہوتے ہیں اب دیکھ بھی لیا۔۔۔ یہ منہوس ہماری حفاظت کرے گے جو راہ چلتی ایک مجبور لڑکی کو اپنا فون نہیں دے سکتے ایک کال کے لئے

اب غصے میں تھی اس لئے یہ بول گئی ورنہ وہ پاک فوج کا کبھی برا نہیں کہتی تھی جہاں کہی ان کے خلاف بات ہو رہی ہوتی وہ وہاں ان کے دفاع میں اتنا بولتی کہ اگلا بندہ مجبور ہو کر خود ہی چپ ہو جاتا لیکن ابھی وہ خود مجبور اور غصے میں تھی۔۔۔ وہ اسے بالکل بھی نہیں پہچان سکی تھی اور پہچانتی بھی کیسے اب تو اس کا حلیہ ناہی تو کلین شیو والے بگڑے امیر زادے جیسے تھا اور ناہی اس کے مرانی جیسا بلکہ اب تو وہ ایک پرکشش شخصیت کا ایک

فوجی تھا۔۔۔ یا اللہ پلیز میری مدد کرے مجھے اب رسوا مت کرے مجھے اب اپنی امان میں لے لیں۔۔۔ اسمان کی طرف دیکھ کر اس نے دعا کی تھی۔۔۔ فاصلے پر کھڑے اس نے اسے دیکھا جو چہرہ اوپر کی جانب کئے ہوئے تھی نقاب کی وجہ سے وہ یہ نہیں جان سکا کہ وہ دعا مانگ رہی ہے لیکن اندازہ لگا لیا تھا اس نے۔۔۔ اس کے پاس واقعی موبائیل نہیں تھا ورنہ وہ اسے لازمی دیتا وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ لڑکی مجبور ہے ان لڑکیوں کی طرح نہیں جو کچھ دیر پہلے اس کا دماغ صرف اس بات پر خراب کر کے گئی تھی کہ وہ کونسا شیمپو استعمال کرتا ہے جو اس کے بال اس قدر پرکشش ہیں۔۔۔ اس نے بھی انہیں بتایا کہ وہ لیمن مکس استعمال کرتا اپنے بالوں پر لیکن وہ پاگل لڑکیاں مان ہی نہیں رہی تھی اس لئے وہ خاموش ہو گیا اور پانچ منٹ تک وہ بھی چلی گئی تھی۔۔۔ اور اب ایک نئی ای تھی اس سے موبائیل لینے۔۔۔ لیکن ان میں اور اس میں فرق تھا زمین اسمان کا آگ اور پانی کا بہار اور جڑاں کا فرق یہ مجبور تھی لیکن وہ بے حیا تھیں۔۔۔

وہ بیچارہ اس وقت بہت بری طرح سے پھس چکا تھا ایک طرف نوکری تھی اور دوسری طرف وہ لڑکی دونوں ہی اہم تھے اس کے لئے۔۔۔

وہ پچھلے دو سال سے اپنے گھر نہیں گیا تھا ہر عید اس نے یہی گزاری ٹریننگ کے دوان اگر چھٹیاں ہوتی تو وہ ہاسٹل چلا جاتا لیکن گھر نہیں جاتا اب تو جاب بھی سٹارٹ ہو چکی تھی لیکن ابھی بھی اس کا ارادہ نہیں تھا لیکن اب ارادے بدل رہے تھے۔

یا اللہ اسے اپنی امان میں رکھنا۔ بہت دل سے دعا کی تھی اس نے اس کے لئے۔

وہ واپس سے وہی آگئی تھی۔

یا اللہ کیا کرو پلینز مدد کرے میری پلینز دیکھے کون ہے جو میری مدد کرے اللہ میرے امی ابو بہت پریشان ہو گئے اللہ جی پلینز میں یہاں نہیں رونا چاہتی اللہ پلینز میرے انسو کو صرف جائے نماز تک محدود رکھے اللہ اللہ جی پلینز۔

بھگے سے لہجے میں اس نے دعا کی تھی۔

وہ ایک گھنٹے کا راستہ ادھے گھنٹے میں طے کر کے واپس آیا تھا اسی جگہ جہاں وہ پہلے بیٹھی تھی لیکن اب وہ وہاں نہیں تھی۔

اسے لگ رہا تھا کہ آج اس نے اسے کھو دیا ہے۔ لیکن اس نے پایا ہی کب تھا اسے جو کھو دیا۔

خود ہی اپنی بے بسی پر وہ مسکرایا تھا

ناامیدی ہی ناامیدی تھی کوئی راستہ نہیں تھا۔

وہ تھوڑا اگے گیا۔

وہ اسے اسی طرف اتی دیکھائی دی۔

الحمد للہ۔

جذبات سے صرف یہی نکالا تھا منہ سے۔

کہاں تھی آپ مس نور۔؟؟؟ اس نے پوچھا

یہی تھی لیکن آپ لوگوں کو نظر نہیں آئی۔

انتہائی سخت لہجے میں وہ بولی۔

اچھا چلے \_\_\_\_\_ اسے غصے میں دیکھ کر وہ بولا \_\_\_\_\_

وہ اس کی گاڑی تک آئی \_\_\_\_\_

میں آپ کے ساتھ نہیں جاسکتی \_\_\_\_\_ اسے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتا دیکھ کر وہ بولی \_\_\_\_\_

مس نور جس بس میں آپ آئی تھی وہ بہت اگے پہنچ گئی ہے تقریباً وہ افسس پہنچنے والی ہے

اور اس وقت یہاں کوئی گاڑی نہیں ہے \_\_\_\_\_ وہ بولا \_\_\_\_\_

یا اللہ میری عزت کی حفاظت فرما \_\_\_\_\_

وہ آج بار بار اپنی عزت کی حفاظت مانگ رہی تھی \_\_\_\_\_

ایک لڑکی جب اکیلی ہوتی ہے نا تو اس وقت سب سے خطرے میں اس کی عزت ہوتی

\_\_\_\_\_ ہے

اس نے خود ہی اپنے لیے بیک سیٹ کا دروازہ کھولا \_\_\_\_\_

اور پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی اگر مجبوری نہیں ہوتی وہ کبھی نہیں بیٹھتی \_\_\_\_\_

وہ بھی خاموشی سے ڈراونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی اور سڑک پر ڈالی \_\_\_\_\_



ان کے درمیان گہری خاموشی تھی \_\_\_\_\_

کھڑکی سے پار دیکھتی وہ مسلسل درودپاک پڑھ رہی تھی \_\_\_\_\_ دل سوکھے پتے کی ماند لرز رہا تھا \_\_\_\_\_

اپ مجھے کال کر دیتی \_\_\_\_\_ اسے خاموش پا کر اس نے بات شروع کی تھی \_\_\_\_\_

اگر میرے پاس موبائیل ہوتا تو اپ کو کال کرنے کے بجائے میں پولیس کو کال کرتی \_\_\_\_\_ کھڑکی سے پار دیکھتی وہ بولی \_\_\_\_\_

اس نے بیک مرر سے اسے دیکھا \_\_\_\_\_ جو کھڑکی سے پار دیکھ رہی تھی \_\_\_\_\_ کیوں \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا \_\_\_\_\_

تاکہ اپ کے خلاف ایف آئی ار کٹاوا سکوں \_\_\_\_\_

اسے اچھو لگا \_\_\_\_\_

میرے خلاف کیوں \_\_\_\_\_؟؟؟؟ مسکراتے ہوئے اس نے پوچھا تھا \_\_\_\_\_

اپ کی ذمہ داری تھی نا میں اپ لائے تھے نا مجھے اپ کے افس کے تھروائی تھی میں یہاں اگر آج مجھے کچھ ہوتا تو کون ذمہ دار تھا ہاں \_\_\_\_\_؟؟؟ سخت لہجے میں وہ غصے سے بولی \_\_\_\_\_

وہ سہی بول رہی تھی اسنے تو اسے دیکھا ہی نہیں تھا ایک مرتبہ کے بعد سچی بات تھی کہ وہ اسے دیکھنے اور بات کرنے کی ہمت ہی نہیں رکھتا تھا

سوری میری وجہ سے اپ پریشان ہوئی \_\_\_\_\_

وہ خاموش رہی کوئی جواب نہیں دیا \_\_\_\_\_

اصل غصہ تو اسے فاطمہ پر تھا کہ وہ اسے اتنے اصرار کرنے پر وہ یہاں آئی تھی ورنہ اسے کوئی شوق نہیں تھا یہاں آنے کا اس نے دیکھا ہوا تھا مری \_\_\_\_\_

اپ مجھے اپنے گھر کا اڈریس دے دیں \_\_\_\_\_ گاڑی چلاتے زاریان بولا

کیوں \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اس نے پوچھا

تاکہ اپ کو گھر ڈار اپ کردو \_\_\_\_\_ وہ بولا

کیوں اپ میرے ڈراپور ہیں کیا\_\_\_\_\_؟؟؟؟ وہ غصے سے بولی\_\_\_\_\_

اس وقت اس سے بات کرنا مطلب شیرنی کے کچھار میں ہاتھ ڈالنا

مجھے افیس کے سامنے ہی اتارے\_\_\_\_\_ ایک ایک لفظ چبا کر بولی

جی اچھا\_\_\_\_\_ اس نے اسی میں عافیت سمجھی تھی\_\_\_\_\_

اس نے نوٹ کیا تھا کہ یہ لڑکی صرف دیکھنے کی حد تک اچھی تھی زبان تو اس کی کریلے سے بھی زیادہ کڑوی تھی\_\_\_\_\_

لیکن وہ جانتا تھا کہ اچھی گھر کی بیٹیاں غیر مرد سے کڑوے لہجے میں ہی بولتی ہیں\_\_\_\_\_

وہ اسے افیس کے سامنے اتار کر خود گھر نکل گیا تھا\_\_\_\_\_

استغفر اللہ یہ لڑکی دیکھنے میں شہید اور بولنے میں زہر ہے\_\_\_\_\_ گاڑی چلاتے وہ خود سے بڑبڑایا\_\_\_\_\_

خیر شکر ہے اج مل گئی تھیں ورنہ پانے سے پہلے ہی کھو دیتا میں\_\_\_\_\_ وہ بولا\_\_\_\_\_

ذہن میں بار بار اس کا خیال ا رہا تھا \_\_\_\_\_

یا اللہ انکی حفاظت فرمانا \_\_\_\_\_ اس نے دعا کی \_\_\_\_\_

فٹ پاتھ پر چلتی وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی \_\_\_\_\_

یا اللہ کیا زندگی بس چلتے چلتے ہی گزر جائے گی \_\_\_\_\_ کالج تھی تب بھی چلنا یونی ائی تب بھی چلنا اب افسس بھی چلنا مجھے تو لگتا ہے کہ میں نے ہمیشہ بس چلنا ہی ہے \_\_\_\_\_

شام کا وقت تھا لیکن دھوپ بہت تیز تھی اس کا چہرہ جل رہا تھا \_\_\_\_\_

بس ایک ماہ ہے پھر ان شاء اللہ کچھ اچھا ہی ہوگا \_\_\_\_\_ خود کو تسلی دی \_\_\_\_\_

مٹرگشت کرتے فوجی کے دل سے اس کے لئے دعا تھی کہ وہ جہاں کہی بھی ہو حفاظت سے ہو اور ایک گاڑی چلاتے زاریان کے دل سے دعا دی \_\_\_\_\_

وہ دو مخلص دلوں کی دھرکن میں شامل تھی لیکن وہ ان دونوں سے لاپرواہ اپنی انے والی زندگی کے خواب دیکھتی مسلسل درود شریف کا درد کرتی اپنے گھر کی جانب چل رہی تھی \_\_\_\_\_

اپنے کمرے میں بیٹھی وہ بہت توجہ سے ڈرامہ دیکھ رہی تھی یوں جیسے اس سے ضروری تو کوئی کام ہی نہیں تھا \_\_\_\_\_

زاریان کمرے میں آیا اسے لیپ ٹاپ پر معصوف دیکھ کر وہ سمجھا کہ وہ کوئی کام کر رہی ہے \_\_\_\_\_ لیکن اس کے چہرے پر چھائی مسکراہٹ دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کچھ فالتو ہی دیکھ رہی ہے \_\_\_\_\_

اس نے دروازہ بجایا \_\_\_\_\_

سکرین سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا فوراً سے لیپ ٹاپ بند کیا اور دوپٹہ سہی سے سر پر رکھتی وہ کھڑی ہوئی تھی \_\_\_\_\_

اے بھائی \_\_\_\_\_ اس نے اندر آنے کا بولتی وہ سائنڈ پر ہوئی \_\_\_\_\_

کیا دیکھ رہی تھی میری گڑیا \_\_\_\_\_ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ بہت پیار سے بولا \_\_\_\_\_

کچھ نہیں بھیا بس ویسے ہی \_\_\_\_\_ وہ اس کے ساتھ بیٹھتی ہوئی بولی \_\_\_\_\_



سہی \_\_\_\_\_ وہ بولا

دونوں کے درمیان گہری خاموشی چھائی گئی تھی \_\_\_\_\_

اپ نے لُچ کیا اج \_\_\_\_\_ اشال نے پوچھا \_\_\_\_\_

جی کر لیا تھا تم نے کیا؟؟؟ \_\_\_\_\_ اس نے پوچھا

جی کیا تھا \_\_\_\_\_ اہستگی سے بولی

اچھا \_\_\_\_\_ وہ بولا

پھر سے خاموشی ہو گئی تھی \_\_\_\_\_

دو منٹ کے وقفے کے بعد زاریان بولا \_\_\_\_\_

گڑیا کچھ بات کرنی تھی اپ سے \_\_\_\_\_

وہ بہت پیار سے مخاطب ہوا تھا \_\_\_\_\_

جی بھایا \_\_\_\_\_ اتنے ہی پیار سے وہ بھی بولی تھی \_\_\_\_\_

بیٹا اب تم ماشاء اللہ سے بڑی ہو گئی ہو اور سمجھدار بھی اب میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اپنے گھر کا کردوں۔ وہ بہت سوچ سمجھ کر لفظوں کا چناؤ کر رہا تھا۔

نہیں بھیا میں بالکل بھی سمجھدار نہیں ہوئی۔ وہ بھگے سے لہجے میں بولی

یوں جیسے ابھی رو دے گی۔

اس نے اسے گلے سے لگایا۔

میری گڑیا بڑی ہو گی ہے اور لڑکی جب بڑی ہو جاتی ہے نا تو اس کی شادی کر دیتے ہیں۔ اس نے سمجھایا۔

لیکن بھیا۔ وہ بالکل رونے والی تھی۔

یہ دیکھو میرا دوست ہے نا ارسلان اس کا چھوٹا بھائی ہے بہت اچھا ہے سلجھا ہوا آمریکہ میں ہوتا ہے ڈاکٹر ہے۔ اس نے تفصیل بتائی۔

بھایا میں شادی نہیں کرنا چاہتی نا۔ انسو بہاتی وہ بولی

کیوں گڑیا۔؟؟؟؟ اس کے انسو صاف کرتے وہ بولا۔

بھائی میں کیسے رہو گی آپ کے بغیر۔۔۔۔۔

میری گڑیا جیسے سب کی گڑیا رہتی ہیں ویسے ہی۔۔۔۔۔

سب رہے لیتی ہیں نا میں نہیں رہے سکتی۔۔۔۔۔

دیکھو اشال بچے سب کو شادی کرنی ہوتی ہے اب تمہاری عمر بھی ہوگی ہے اچھا نہیں لگتا

بھائی سنی۔۔۔۔۔ وہ اس کے سینے سے لگ کر رو دی۔۔۔۔۔

اچھا بتاؤں اس سے شادی نہیں کرنی کیا۔۔۔۔۔؟؟؟ اس نے پوچھا

نہیں۔۔۔۔۔ اس نے صاف الفاظ میں بول دیا۔۔۔۔۔

وہ حیران ہوا اس کی بہن تو بالکل بھی ان لڑکیوں کی طرح نہیں تھی جو شرماتی ہوا ان معاملوں

میں۔۔۔۔۔

اچھا سہی نہیں ہوگی شادی اس سے چپ ہو جاؤں رو نہیں۔۔۔۔۔ اس کے انسو صاف کرتا

اسے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔

اچھا بتاؤں کوئی اور پسند ہے یقین کرو میں کچھ بھی نہیں کہوں گا \_\_\_\_\_ وہ بولا \_\_\_\_\_

اس کے سینے سے لگی آتش کا دل بہت زور سے دھڑکا \_\_\_\_\_

گڑیا \_\_\_\_\_ اس نے پھر سے پکارا \_\_\_\_\_

جی \_\_\_\_\_ دھیمی سے بولی \_\_\_\_\_

بتاؤ نا \_\_\_\_\_ اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتا وہ بولا \_\_\_\_\_

بتاؤں بچے یقین رکھو اپنے بھائی پر \_\_\_\_\_ اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھمتا وہ بولا \_\_\_\_\_

اس کا چہرہ لال ہو رہا تھا \_\_\_\_\_

مطلب اس کی بہن شرم محسوس کر رہی تھی اس سے \_\_\_\_\_

اشال بتاؤں اپنے بھائی کو \_\_\_\_\_ اس نے پھر پوچھا \_\_\_\_\_

بھائی نہیں ہمت ہو رہی \_\_\_\_\_ دھڑکتے دل کے ساتھ وہ بولی \_\_\_\_\_

اشال تم سلیمان خان کی بیٹی اور زاریان خان کی بہن اشال خان ہو چلو شہباز جلدی سے بتاؤ  
\_\_\_\_\_ اس نے ایمو شٹل کیا \_\_\_\_\_

بھائی اپ انکھیں بند کریں \_\_\_\_\_ اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتی وہ بولی \_\_\_\_\_

یہ لو کر لی \_\_\_\_\_ انکھیں بند کرتے زاریان نے کہا \_\_\_\_\_

بھائی وعدہ کرے یہ ہاتھ میری بات سن کر کبھی نہیں چھوڑے گے \_\_\_\_\_ اس کا چہرہ  
دیکھتی وہ بولی \_\_\_\_\_

میں وعدہ کرتا ہوں کی کبھی نہیں چھوڑو گا \_\_\_\_\_ وہ بولا \_\_\_\_\_

اس نے بھی انکھیں بند کی اور دوسرا ہاتھ دل کے مقام پر رکھ کر ایک لمبی سانس لی اور  
خود کو کمپوز کیا \_\_\_\_\_

بھائی وہ \_\_\_\_\_ روکی اور انکھیں کھول کر اس کا چہرہ دیکھا \_\_\_\_\_

اس کی انکھیں بند تھی \_\_\_\_\_

اس نے پھر سے انکھیں زور سے بند کی \_\_\_\_\_



ایک حیا والی لڑکی کے لئے یہ بتانا بالکل بھی اسان نہیں ہوتا یہ بات تو لڑکی اپنی ماں تک سے چھاپے رکھتی ہے اس کا تو پھر بھائی تھا کیسے بتاتی آخر \_\_\_\_\_

اشال بتاؤ \_\_\_\_\_ وہ پھر سے بولا \_\_\_\_\_

بھائی مجھے اپ کے دوست مرتضیٰ بھائی اچھے لگتے ہیں \_\_\_\_\_ ایک سانس میں وہ بولی \_\_\_\_\_

انکھیں موندے زاریاں کو لگا کہ اب وہ کبھی بھی یہ انکھیں نہیں کھول سکے گا \_\_\_\_\_ ہاتھوں کی گرفت ہلکی ہوئی لیکن چھوڑا نہیں تھا \_\_\_\_\_

اس نے انکھیں کھولی اور اسکا چہرہ دیکھا جہاں انسو ہی انسو تھے \_\_\_\_\_ وہ اس کے انسو نہیں دیکھ سکتا تھا \_\_\_\_\_

بھائی پلیز ناراض نہیں ہونا بھائی اپ اپ جہاں کہے گے وہی شادی کروں گی کوئی ک کوئی ضد نہیں کروں گی لیکن بھائی ااا اپ ناراض نہیں ہونا پلیز \_\_\_\_\_ ٹوٹے سے لہجے میں اس نے منت کی \_\_\_\_\_

اشال آج اگر تم مجھ سے میری جان مانگتی تو ایک لمحہ بھی نہیں لگاتا لیکن \_\_\_\_\_ اس نے  
بات ادھوڑی چھوڑی \_\_\_\_\_

اس کا ہاتھ ایستہ سے اپنے ہاتھ سے نکالا \_\_\_\_\_

لال ہوتی بھیگی آنکھوں سے اس نے یہ منظر دیکھا تھا \_\_\_\_\_

زاریان کی آنکھیں بھی لال ہو رہی تھی شاید ضابط کی وجہ سے \_\_\_\_\_

جانتی ہو آشاں وہ پچھلے دو سال تین ماہ سے گھر سے غائب ہے کوئی پتہ نہیں کہاں ہے زندہ  
بھی ہے کہ نہیں اور تم اس کی اس لگا کر بیٹھی ہو \_\_\_\_\_ وہ سخت لہجے میں بولا تھا

بھائی ایسے مت بولے \_\_\_\_\_ دل میں درد سا ہوا تھا اس کے لئے یہ الفاظ استعمال کرنے پر

اشال تمہیں محبت ہوئی بھی تو اس سے جو محبت کو مانتا ہی نہیں \_\_\_\_\_ وہ بولا

ندامت کے مارے سر جھکا لیا تھا اس نے \_\_\_\_\_

اسے دیکھا جو نظریں جھکائیں کیسی مجرم کی طرح بیٹھی ہوئی تھی

اسے اس پر ترس آیا تھا \_\_\_\_\_

وہ باہر نکل گیا اگر وہ تھوڑی دیر وہاں روکتا تو شاید اس کے ساتھ رو دیتا۔

وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھی تھی۔

ننگے پاؤں وہ باہر تک آئی۔

نیچے جھاکا جہاں وہ اپنے کمرے میں جا رہا تھا۔

انسو اس کا چہرہ تر کر چکے تھے۔

جتنی تیزی سے وہ آئی تھی اتنی ہی ابیستہ وہ واپس جا رہی تھی۔

اللہ اللہ بھائی کو ناراض نہیں کرنا مجھ سے دعا کی۔

تھوڑی دیر بیڈ پر بیٹھ کر سوچو کی گہریوں میں کھوئی رہی۔

پھر لائٹ اف کر کے بیڈ پر سیدھا لیٹ کر انکھیں موندی۔

انسو انکھوں کے کناروں سے نکل کر تکیہ پر گر رہے تھے۔

اج رات ایسی ہی گزرنی تھی روتے روتے۔

اپنے کمرے میں بیٹھا زاریاں خان آج خود کو سب سے زیادہ مجبور سمجھ رہا تھا۔  
اس کی بہن ایک ایسے شخص سے دل لگا بیٹھی تھی جو محبت کو مانتا ہی نہیں وہ تو محبت کو  
کھیل سمجھتا تھا۔

وہ رو نہیں رہا تھا لیکن دل خون کے انسو رو رہا تھا۔  
ایک طرف بہن تھی جو جان سے بھی زیادہ عزیز تھی اور ایک طرف وہ دوست تھا جس کی  
جدائی اسے موت سے بھی زیادہ سخت لگ رہی تھی  
موت سے زیادہ کوئی چیز سخت نہیں اس دنیا میں لیکن جدائی کا درد بھی اسی کی طرح ہوتی  
ہے

سیاہ چھتری اگے رکھے وہ مسلسل اس کی تاروں کو پالاس کے ساتھ جوڑ رہی تھی۔  
کچن سے صفیہ بیگم نے باہر صحن میں بیٹھی نور کو دیکھا اور تاسف سے سر ہلایا۔

نور رکھ دو اس کو کل تمہارے ابو ٹھیک کرا لائے گے باہر سے \_\_\_\_\_ کچن سے وہ بولیں  
تھیں \_\_\_\_\_

اونہوں باہر پیسے دینے سے بہتر ہے خود ٹھیک کرو لو \_\_\_\_\_ معصوف سے انداز میں بولی

نور اگر یہ خراب کی ناتم نے پھر دیکھنا گھر بیٹھے اگر اس طرح کے کام ہو جائے نا تو باہر بیٹھے  
لوگوں کا کاروبار کہاں سے چلتا \_\_\_\_\_

امی باہر بیٹھے لوگ آسمان سے سیکھ کر نہیں اترتے نا ہی کوئی ڈگریاں ویکریاں ہوتی ہیں ان  
کے پاس وہ بھی ہماری طرح عام سے لوگ ہوتے ہیں لیکن ان کے ذہن اچھے ہوتے ہیں  
بس \_\_\_\_\_ پالاس مسلسل اس چھتری کی تاروں پر گھماتی وہ بولی

ان کا ذہن اچھا ہوتا ہے لیکن تمہارا نہیں جو ٹھیک ہے تھوڑی بہت وہ بھی خراب کرو گی  
تم \_\_\_\_\_

امی اگر میں چاند پر بھی چلی گی نا تو پھر بھی اپ یہی کہے گی کہ نور جوتے اتار کر جانا اکہ  
کہی چاند پر لگی کارپٹ خراب نا ہو \_\_\_\_\_



کرو جو کرنا ہے اگر خراب کی نا تو پھر دیکھنا میری تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے یہاں \_\_\_\_\_  
\_\_\_\_\_ وہ غصے سے بولی

امی جی اپنی اہمیت صفر کی طرح ہے جو دیکھنے میں تو خالی سا ہے لیکن اسے اگر ایک کے ساتھ لگا دو تو دس بن جاتا ہے اسی طرح ایک کے ساتھ دو صفر لگا دو سو اور مزید لگاتے جاو تو قیمت بڑھتی ہی رہتی ہے بس میں بھی اس ایک کی طرح ہوں جس کے ساتھ اپ لگتی ہیں اور اس کی اہمیت بڑھتی جاتی ہے \_\_\_\_\_

وہ عام سے لہجے میں بولتی ان کے دل کو خوش کر گئی تھی \_\_\_\_\_

ہماری مائیں بہت سادہ سی ہیں انہیں منانے کی ضرورت نہیں پڑتی ہمارے چند خوبصورت بول ہی انہیں راضی کر دیتے ہیں \_\_\_\_\_

انہوں نے کچن سے باہر بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا جو مسلسل اپنے کام میں مگن تھی \_\_\_\_\_

کتنی جلدی اتنی بڑی ہو گئی وہ انہیں پتہ ہی نہیں چلا \_\_\_\_\_

وہ بے اختیار مسکرائی تھی \_\_\_\_\_

ہاں بھی کونسی جنگ چل رہی ہے۔۔۔

ابو اس کے ساتھ چارپائی پر بیٹھتے ہوئے بولے۔۔۔

کچھ نہیں بس امی میری ذہانت کو دھمکی دے رہی ہیں۔۔۔ وہ بولی

اچھا جی۔۔۔ کیا ہوا اس کو؟؟؟۔۔۔ انہوں نے چھتری کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

کھول نہیں رہی تھی وہ تو ٹھیک کردی میں نے لیکن اب کھول تو رہی ہے لیکن بند نہیں

ہو رہی۔۔۔ اس نے انہیں بتایا

اچھا دیکھا۔۔۔ انہوں نے اس کے ہاتھ سے پکڑی۔۔۔

ہوں پلاس پکڑاؤ۔۔۔ وہ بولے۔۔۔

یہ لے۔۔۔ اس نے دیا۔۔۔

یہاں سے پکرو۔۔۔ انہوں نے ایک تار پکرائیں۔۔۔

انہوں ایک ناشد دوشد۔۔۔

پچن سے صفیہ بیگم دونوں باپ بیٹی کو چھتری سے لگا دیکھ کر بولی تھی۔

یہ دیکھو ہو گئی ٹھیک۔ تقریباً پانچ منٹ کی محنت کے بعد اجر چھتری ٹھیک ہو ہی گئی تھی۔ وہ اسے چھتری بند کھول کر کے بتا رہے تھے۔

دیکھا امی کیسے ٹھیک ہو گئی نا باہر ویسے ہی تین سو لیتے۔

وہ صفیہ بیگم کو دیکھاتی بولی۔

ہیممم سہی ہے۔ انہوں نے ایک نظر دیکھا اور واپس سے سبزی کاٹنے لگ گئی۔

انہوں گھر کی مرغی دال برابر۔ وہ بڑبڑائی۔

ایسے چھوٹے چھوٹے کام ہر شخص کو انے چاہئے۔ ابو بولے۔

بلکل ابو لیکن یہاں تو لوگ قدر ہی نہیں کرتے۔ وہ صفیہ بیگم کو دیکھ کر بولی۔

انہوں نے اسے دیکھا اور پھر سے اپنے کام میں لگ گئی۔

اپنے چھوٹے چھوٹے کام کرنا سنت بھی ہے۔ ابو نے بتایا۔

جی ابو لیکن یہ جو امیر لوگ ہوتے ہیں ان کی زراہ سی کوئی چیز خراب ہوئی تو پھینک دیتے نا کہ ٹھیک کرے وہ خراب چیز کو ٹھیک کر کے استعمال کرتے ہوئے اپنی توہین سمجھتے ہیں اصل بات تو یہ ہے کہ ان میں عقل ہی نہیں ہوتی جو اپنی چیزیں ٹھیک کرے

پلاس کو اپنی جگہ پر رکھتی وہ بولی

اس کی بات سن کر صفہ بیگم نے موڑ کر اس کی طرف دیکھا

ان کی بیٹی تو بالکل بھی عام لڑکیوں کی طرح نہیں تھی لڑکیاں کہاں ایسے کام کرتی ہیں جو ان کی صاحبزادی کرتی ہے کبھی چھتری جوڑی کبھی سلائی مشین کا کوئی مسئلہ ہو تو چھٹ سے ٹھیک کر دیا کبھی کیا کر دیا

لڑکیوں کو گھرداری انی چاہئے اگلے گھر لوگ چھتریاں نہیں جوڑاتے کچن سے صفیہ بیگم بولی

انفنف امی کا اگلا گھر وہ بڑبڑاتی چھتری لے کر اندر آگئی

صفیہ بیگم میری بیٹی کو کرنے دو یہ جو کرتی ہے قسم سے یہ ایک دن اپنے خاندان میں ایک کامیاب لڑکی بن کر نام روشن کرے گی ابو نے ایک جذبے سے بولے

کمرے کی کھڑکی کے ساتھ کھڑی ان کی بات سن کر وہ بے اختیار مسکرائی ان شاء اللہ \_\_\_\_\_  
ابو جی بس آپ اسی طرح ساتھ دینا پھر نور حیا کبھی بھی اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹے  
گی \_\_\_\_\_

اس محسوس ہوا کہ جیسے کیسی نے عرش پر لا کر بیٹھا دیا ہو \_\_\_\_\_ باپ کا اپنی بیٹی پر یقین بیٹی  
کو ہر مشکل پریشانی سے ڈٹ کر مقابلہ کرنا سیکھا دیتا \_\_\_\_\_  
جب ایک باپ یہی بول دیتا ہے نا کہ میری بیٹی میرا نام روشن کرے گی تو بیٹی اس وقت  
کیسا محسوس کرتی ہے وہ صرف وہ لڑکی ہی جانتی ہے \_\_\_\_\_  
اپنی بیٹیوں پر یقین رکھے لڑکی مر تو جائے گی لیکن آپ کے اعتماد کی لالچ آخری سانس تک  
رکھے گی \_\_\_\_\_

وہ لان میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی \_\_\_\_\_  
وہ نورین بیگم تھی اسفید بال چھری زادہ چہرہ انہیں دیکھ کر کوئی یقین نہیں کرتا تھا کہ وہ  
نورین ہی ہیں \_\_\_\_\_ بیٹے کی جدائی نے انہیں دن بدن کمزور کر دیا تھا \_\_\_\_\_



انہوں نے کتاب کا ورق پلٹا۔

کیسی احساس کے تحت پیچھے

دیکھا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔

وہ واپس سے اپنی کتاب کی طرف متوجہ ہوئی۔

موسم بہت خوشگوار تھا ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔

انہوں نے دوسرا ورق بھی پلٹا۔

لیکن پتہ نہیں انہیں کیسی انجان سے احساس کے تحت پیچھے دیکھا تھا۔

اور پھر انہیں شاک لگا۔

انکھیں حیرانگی کے مارے کھولی کی کھولی رہے گئی تھی۔

انہیں لگا کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہیں۔

پیچھے وہ کھڑا تھا ان کا بیٹا ان کی جان ان کا جہاں سب کچھ۔

اسمائی رنگ کی شرٹ پہنے جینز پہنے چہرے پہ چھائی مسکراہٹ لیے وہ انہیں ہی دیکھ رہا تھا جو  
بلکل سن سی ہو گئی تھی۔

وہ اگے کی طرف آیا اور انہیں اپنے سینے سے لگایا۔

ان کی پیشانی چومی۔

اسلام علیکم۔ اس نے سلام کیا۔

لیکن وہ تو ٹرانس سی کیفیت میں تھی اس کا سلام سنا ہی نہیں بس اس کے سینے سے لگی اس  
کو محسوس کر رہی تھی۔

اما۔ اس نے پکارا۔

اس کی پکارنے کی دیر تھی اور وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔

کتنے عرصے بعد کیسی نے انہیں اس نام سے پکارا تھا۔

مرتضیٰ میرا بچہ میری جان کہاں تھے۔؟؟؟ دیوانے وار اس کا چہرہ چومتی وہ بولی

دوسری طرف وہ خاموش رہا تھا۔

اج اسے محسوس ہوا تھا کہ ان سے دور رہے کر اس نے بہت بڑی غلطی کی تھی۔

یہاں بیٹھے۔۔۔ ان کو بازوں سے پکڑ کر بیٹھایا۔۔۔

خود گھاس پر بیٹھ کر ان کے کھٹنوں پر اپنا سر رکھا۔۔۔

کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟ ان کا ہاتھ چومتا وہ بولا

اب ٹھیک ہوں۔۔۔ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی وہ بولی۔۔۔

دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے حیات صاحب نے ماں بیٹے کا یہ ایمو شنل سین دیکھا تھا۔۔۔

وہ ابھی ابھی افس سے ائے تھے اور اسے یہاں دیکھ کر ایک جھٹکا لگا تھا انہیں۔۔۔ بیغیر

اطلاع کے وہ آیا تھا۔۔۔

خس خاموشی سے وہ گیا تھا ویسی ہی خاموشی سے وہ واپس آیا تھا۔۔۔

اسلام وعلیکم۔۔۔ انہوں نے سلام کیا۔۔۔

نیچے بیٹھے اس نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔

اور پھر کھڑے ہو کر ان سے گلے ملا

اس سب عرصے میں اگر اسے کچھ بہت زیادتی یاد آیا تھا تو وہ حیات صاحب کی ڈانٹ تھی

کیسے ہو انہوں نے پوچھا

جیسا تھا ویسا ہی اپنی پرانی ٹون میں بولا

جیسے کہا رہا ہو کہ آپ کے پی ایم اے والے ذرا برابر بھی مجھے نہیں سدھار سکے

اچھا وہ اسے دیکھتے بولے

جیسی ان کی آنکھوں میں دیکھتا وہ بولا

وہ ان دو سالوں میں کیا کرتا تھا کیا کھاتا تھا سب کچھ ایک ایک چیز کی خبر رکھتے تھے وہ اس

سے ایک لمحے کی لیے بھی غفلت نہیں کرتے تھے اس کے سنئیر ان کے زمانے میں ان کے

جونئر تھے ایک ایک چیز کی خبر ملتی تھی انہیں اس کی

دونوں باپ بیٹے کے درمیان خاموشی چھا گئی

تمہاری صورت بدل گئی ہے لیکن سیرت ویسی ہی ہے۔۔۔ حیات صاحب اس کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیتے ہوئے بولے۔۔۔

صورتیں بدل سکتی ہیں ڈیڈ لیکن سیرت کبھی نہیں بدلتی۔۔۔ ٹانگ پر ٹانگ چرھا کر وہ کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھتا وہ بولا۔۔۔

نہیں بیٹا جب دل چوٹ کھاتا ہے نا تو انسان اتنا بدل جاتا ہے کہ خود کو ہی نہیں پہچان سکتا۔۔۔ وہ بولے۔۔۔

لگتا ہے ڈیڈ جوانی میں اپنے بھی بہت چوٹے کھائیں ہیں۔۔۔ وہ ساتھ بیٹھی اپنی ماں کو دیکھتا ان سے بولا۔۔۔

گدھے ساری زندگی آلو ہی رہنا۔۔۔ وہ تپ کے بولے۔۔۔ اس نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا پھر مسکرایا۔۔۔ واہ گدھا بھی اور الو بھی۔۔۔

وہ ان کی بات پر بے اختیار ہنس گیا تھا۔۔۔

اور کتنے عرصے بعد وہ اس طرح مسکرایا تھا شاید دو سال بعد ہی۔۔۔



کہی جارہے ہو بیٹا۔۔۔؟؟؟ اسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بال سیٹ کرتا دیکھ کر  
نورین بیگم نے پوچھا تھا۔۔۔

جی ماما زاریان سے ملنے جا رہا ہوں آپ کو کچھ چاہئے تو میں لے آؤں گا۔۔۔ وہ بولا  
ہمیشہ سے جب بھی وہ کہی باہر جاتا چاہئے آوارہ گردی ہی کرنے جائے لیکن ان سے لازمی  
پوچھتا تھا کہ کچھ چاہئے تو میں لے آؤں گا یہ اس کی عادت سی بن گئی تھی اور آج دو سال  
بعد اس نے یہ بات دہرائی تھی۔۔۔

نہیں بیٹا کچھ نہیں چاہئے تم آگے میرے لیے بس یہی کافی ہے۔۔۔ بہت پیار سے بولی تھیں  
وہ۔۔۔

وہ بے اختیار مسکرایا۔۔۔

اسے ایک ماہ کی چھٹیوں ہوئی تھیں۔۔۔

مرتضیٰ ایک بات پوچھتی تھی تم سے۔۔۔ صوفے پر بیٹھتی وہ بولی۔۔۔

جی ماما \_\_\_\_\_ پر فیوم لگاتا وہ بولا \_\_\_\_\_

بیٹا تمہیں زاریان کی بہن کیسی لگتی ہے \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

زاریان کی کونسی بہن ماما مجھے تو کوئی یاد نہیں \_\_\_\_\_ وہ سوچتا ہوا بولا \_\_\_\_\_

اسے وہ واقعی بھول چکی تھی \_\_\_\_\_

ایک وہ تھی جو اسے برسوں سے \_\_\_\_\_ دل میں بسائے بیٹھی تھی

اور وہ سنگدل شخص تھا جو اسے برسوں سے بھولائے بیٹھا تھا \_\_\_\_\_

بیٹا وہی اشال چنچل سی جیسے تم کہتے تھے کہ یہ بہت ہستی ہے \_\_\_\_\_ انہوں نے یاد  
دلایا \_\_\_\_\_

اھو وہ اچھا وہ \_\_\_\_\_ اسے یاد آیا \_\_\_\_\_

ہاں وہی کیسی لگتی ہے وہ تمہیں \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ انہوں نے پھر سے پوچھا \_\_\_\_\_

ٹھیک ہے لیکن اب کیوں پوچھ رہی ہیں \_\_\_\_\_ اسے کچھ سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا کہنا چاہ  
رہی ہیں \_\_\_\_\_

مجھے تو وہ بہت اچھی لگتی ہے \_\_\_\_\_ وہ بولی \_\_\_\_\_

ٹھیک ہے ماما اپ سے اپنی بیٹی بنا لے لیکن بہو بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا \_\_\_\_\_  
پر سکون سے لہجے میں وہ انہیں صاف صاف منا کر چکا تھا \_\_\_\_\_

کیوں بیٹا اتنی اچھی سمجھدار سلجھی ہوئی بچی ہے تمہارے ساتھ اتنی اچھی لگے گی \_\_\_\_\_

ماما وہ اچھی ہوگئی بہت اچھی ہوگی ائی ایگری بٹ ماما میں اسے لائف پاٹرن نہیں بنا سکتا پلیز  
اپ بھی ڈیڈ کی طرح مجھ پر یہ زیادتی نہیں کرنا \_\_\_\_\_ وہ بولا \_\_\_\_\_

اچھا سہی جیسے تمہیں سہی لگے \_\_\_\_\_ وہ اداسی سے بولی \_\_\_\_\_ لیکن یہ بتا دو کہ کوئی اور پسند ہے  
\_\_\_\_\_؟؟؟؟ انہوں نے پوچھا \_\_\_\_\_

وہ میں وقت آنے پر بتاؤں گا \_\_\_\_\_ لبوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ سجی \_\_\_\_\_

وہ سمجھ گئی تھیں \_\_\_\_\_ اچھا نام تو بتاؤں کہاں رہتی ہے \_\_\_\_\_؟؟؟ ایک ہی باری میں سوال  
کر گئی تھی \_\_\_\_\_

پہلے خود تو پتہ کر لو \_\_\_\_\_ وہ بولا \_\_\_\_\_

کیا مطلب تمہیں نہیں پتہ کہ وہ کون ہے۔۔۔؟؟؟ انہیں حیرانگی ہوئی

نہیں ماما۔۔۔ ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگاتے وہ بولا۔۔۔

میں کیسے یقین کر لو کہ تمہیں کچھ نہیں معلوم اس کے بارے میں۔۔۔ وہ بولی

ماما وہ پردہ کرتی ہیں۔۔۔ وہ بولا تھا۔۔۔

اچھا پھر وہ تمہیں کہاں سے اچھی لگ گئی۔۔۔؟؟؟ انہوں نے پوچھا۔۔۔

ماما مجھے ان کا کردار اچھا لگ گیا ہے۔۔۔ وہ بولا

کیا مطلب۔۔۔ انہیں بالکل بھی سمجھ سکی اس کی بات کو۔۔۔

مطلب ماما وہ ایک خوبصورت کردار کی حجابی لڑکی ہے جس پر اپ کا بیٹا فدا ہو گیا ہے۔۔۔

اچھا اچھا کہاں پر ملی وہ تمہیں۔۔۔؟؟؟ انہوں نے بے چینی سے پوچھا

اگر پوری کہانی تفصیل سے بتاؤں گا ابھی لیٹ ہو رہا ہوں۔۔۔ ڈریسنگ ٹیبل سے ہٹتا وہ

بولا۔۔۔

مر ترضی میں آج یہ کہانی سن کر سو گئی۔

اوکے آج آپ کو ایک حجاب زادی اور سیدزادے کی حقیقی کہانی سنا کر ہی سوں گا۔ وہ ان کی پیشانی چومتا بولا۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤں اللہ حافظ۔ وہ اسے پیار کرتی بولی۔

اوکے اللہ حافظ۔ وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

پتہ نہیں مر ترضی تم نے کیسی لڑکی چنی ہے اللہ خیر کرے۔ وہ بولتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

یا اللہ جی پلیز آپ بھائی کو مت ناراض کرے مجھ سے پلیز اللہ آپ جانتے ہیں میں بھائی کی ناراضگی سے مر جاؤں گی اللہ آپ کچھ کرے پلیز اللہ۔



اللہ محبت تو کیسی کو بھی کیسی سے بھی ہو سکتی ہے اس پر اختیار تھوڑی نا ہے لیکن اللہ جی میں اپنے بھائی کو ناراض کر کے خوش نہیں ہو سکتی اللہ جیسی \_\_\_\_\_ چہرہ دعا والے ہاتھوں پر گرا کر وہ گر گرا رہی تھی \_\_\_\_\_

یا اللہ مجھے معاف کر دے میں نے ایک نامحرم کی محبت دل میں رکھی \_\_\_\_\_

یا اللہ یہ دل میرے اختیار میں نہیں تھا \_\_\_\_\_

یا اللہ مجھے معاف کر دے اللہ جی مجھے معاف کر دے \_\_\_\_\_

یا اللہ بس میرے دل سے اس بندے کو نکال دے پھر بھائی جہاں کہے گے وہی شادی کروں گی لیکن اللہ جی میرے بھائی کو مجھ سے ناراض نا کرے اللہ میرا دل پھٹ جائے گا میں اپنے بھائی کی ناراضگی نہیں برداشت کر سکتی \_\_\_\_\_

اللہ جی میں اپ کی اور بھائی کی ناراضگی نہیں برداشت کر سکتی \_\_\_\_\_ وہ گر گرا رہی تھی رورہی تھی تڑپ رہی تھی \_\_\_\_\_

اللہ تو دعائیں سننے والا ہے ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا تو پھر وہ کیسے اپنی اس ٹوٹی ہوئی بندی کی دعائیں نہیں سنے گا \_\_\_\_\_

وہ جائے نماز پر بیٹھی اسے بھول جانے کی دعائیں کر رہی تھی

اور وہ بے پرواہی کے قہقہے لگا کر اپنی زندگی میں خوش تھا۔

لیکن محبت اسے بھی ہو گئی تھی یکطرفہ محبت وہی محبت جو اشال خان کو ہوئی تھی۔

لیکن وہ تو جائے نماز پر بیٹھی گر گرا کر اس یکطرفہ محبت کو بھول جانے کی دعائیں مانگ رہی تھی

مگر وہ تو اس ذات کو ہی بھولا بیٹھا تھا وہ کہاں جائے گا یکطرفہ محبت کا روگ لے کر۔

اس لڑکی کو تو خدا مل گیا تھا لیکن وہ تو خدا کی ذات سے ہی انجان تھا۔

زاریان نے اس سے پچھلے دودن سے ایک بات بھی نہیں کی تھی گہری خاموشی تھی دونوں کے درمیان اور یہ خاموشی ان دونوں کے لئے عذاب بن چکی تھی۔ اور یہ عذاب ان دونوں کو اندر سے ختم کر رہا تھا

وہ اپنے کین میں بیٹھی بہت خوشی سے ایک فائل تیار کر رہی تھی۔

خوشی ہی اتنی بڑی تھی کہ خوش ہونا تو بنتا تھا \_\_\_\_\_

اسے ایک دوسری جگہ بہت اچھی جاب مل گئی تھی جس کی وہ حقدار تھی ویسے جاب \_\_\_\_\_  
کافی عرصے بعد آئے ہیں یہ \_\_\_\_\_ فاطمہ مرتضیٰ کو زاریان کے کمرے میں جاتا دیکھ کر  
بولی \_\_\_\_\_

نور نے اس کے تعاقب میں دیکھا لیکن وہ اندر جاچکا تھا \_\_\_\_\_  
پلیز نور سوری نا دیکھو آج تو معاف کر دو \_\_\_\_\_ فاطمہ نے اس سے کوئی جواب نہیں پایا تو  
بولی \_\_\_\_\_

پلیز فاطمہ مجھے کام کرنے دو \_\_\_\_\_ وہ اس دن سے اس سے ناراض تھی کچھ نہیں بولی تھی  
یہاں تک کہ یہ بھی نہیں کہ وہ اسے کیوں اکیلا چھوڑ آئی وہ خاموش رہی تھی اور یہ بھی  
اس کی ناراضگی کا اظہار تھا \_\_\_\_\_

اچھا پلیز میں مانتی ہوں میری غلطی ہے لیکن غلطیاں تو سب سے ہوتی ہیں \_\_\_\_\_ وہ بولی  
لیکن دوسری طرف وہ بہت غور سے اپنے کام میں مگن تھی \_\_\_\_\_

نور پلینز نا سوری یہ دیکھو میں تمہارے لئے بیسکٹ بھی لائی ہوں۔ وہ اسے بیسکٹ کا پکیٹ دیکھاتی بولی۔

اس نے ایک نظر اسے دیکھا پھر بیسکٹ کو دیکھا۔

بیسکٹ دے دو مجھے۔ وہ اس کے ہاتھ بیسکٹ لیتی بولی۔ نقاب کے اندر سے وہ مسکرا رہی تھی۔

اب معاف بھی کر دو ظالم لڑکی۔ وہ معصومیات سے بولی۔

ادھو اوں۔ اسے اپنے ساتھ لگاتی وہ بولی۔

وہ ایک بسکٹ پر نہیں پھگلی تھی بسکٹ تو بہت تھے وہ کہی سے بھی لے لیتی لیکن اس طرح منانے والے کہی سے بھی نہیں ملتے مخلص دوست بھی کیسی کیسی کی قسمت میں ہوتے ہیں۔

وہ اس کے لئے غیر تھی لیکن اسے اتنے دن سے منا رہی تھی وہ چاہتی تو نہیں مناتی تھوڑا نا وہ اسے جانتی تھی لیکن اسے عزت راس تھی وہ عزت دینے والوں کو ان سے بھر کر عزت دیتی تھی۔



وہ خوشی سے بولی \_\_\_\_\_

اسی خوشی میں آج اپنا چہرہ دیکھا دو پلیز نور منا نہیں کرنا \_\_\_\_\_ اس نے منت کی \_\_\_\_\_

وہ دو سال سے اس کے ساتھ کام کر رہی تھی لیکن اس نے ابھی تک چہرہ نہیں دیکھا تھا اس کا \_\_\_\_\_

کیسے دیکھاؤں یہاں سب میل ہیں \_\_\_\_\_ وہ بولی

نور ابھی سب مرد سر کے سات میٹنگ روم میں ہیں پلیز \_\_\_\_\_ اس نے پتایا \_\_\_\_\_

اچھا گڑیا یہ فائل کمپیٹ کر لو پھر دیکھاتی ہوں \_\_\_\_\_

فاطمہ اس سے عمر میں دو سال بڑی تھی لیکن وہ اسے یوں ٹریٹ کرتی جیسے خود بڑی اور وہ اس سے دو سال چھوٹی ہو \_\_\_\_\_

اچھا جلدی کرو پھر سارے نمونے باہر اجائے گی \_\_\_\_\_ وہ بولی \_\_\_\_\_

فاطمہ ایسے نہیں بولتے \_\_\_\_\_ اس نے ٹوکا \_\_\_\_\_



قسم سے سارے نمونے ہی تو ہیں ایک مرغے کی طرح بال کھڑے کراتا ہے دوسرا ٹھہریوں کی طرح گھورتا رہتا تو کوئی سستے سے پرفیوم لگا کر دماغ خراب کر دیتا اس کے خوشبو سے پتہ نہیں وہ کونسے افسس ہوتے ہیں جہاں ہینڈ سم ہینڈ سم لڑکے ہوتے پھر ان سے ایک لڑکی فائیل اٹھائے ٹکرا جاتی پھر وہ لڑکا سوری بولتا ہے اور اسے نیچے سے وہ سارے پیپرز اٹھا کر دیتا ہے یہاں تو میری کیسی لڑکے سے ٹکر نہیں ہوتی ہے البتہ ٹیبل دروازوں سے ضرور ہوتی ہے۔۔۔۔۔ وہ بولی۔۔۔۔۔

ڈارمے دیکھنا کم کرو لڑکی۔۔۔۔۔ فائیل میں سر دئے وہ بولی۔۔۔۔۔

قسم سے نور پتہ نہیں وہ کونسی لڑکیاں ہوتی ہیں جن کے لئے شہزادے اتے ہیں اور ایک ہم ہیں جس کے لیے یا کوئی گاڑیوں کا میکینک ہوتا ہے یا پھر ایک عام سی نوکری والا یا پھر دوسرے ملک پردیس والا جس کے انظار میں ہی زندگی گزر جاتی ہے۔۔۔۔۔ وہ کھوئے سے انداز میں بولی تھی

پہلی بات شہزادے شہزادیوں کی زندگی میں اتے ہیں اور شہزادیاں بہت کمزور ہوتی ہیں زراہ زراہ سی بات پر رو دینی والی اور ہم شہزادیاں نہیں ہم تو وہ ہیں جنہیں ہزاروں چوٹے لگے لیکن اپنے ماں باپ سے چھپا کر اپنے سینو میں دفن کرے رکھتی ہیں اپنے دکھ۔۔۔

اور دوسری بات لڑکا حلال کما کر کھلانے والا لو مخلص ہو ساری دنیا کے سامنے تمہارے ساتھ ڈٹ کر کھڑا ہونے والا ہو یہ امیر زادے اکثر بیچ راہوں پر چھوڑ جاتے ہیں۔۔۔ آرام سے لہجے میں وہ اسے بہت کچھ سیکھا گئی۔۔۔

نور شہزادے کیوں نہیں ہوتے ہمارے لئے۔۔۔؟؟؟ اس نے پھر سے وہی بات دہرائی تھی۔۔۔

کیونکہ دنیا کی سب سے عظیم عورت حضرت فاطمہ (رض) جنت میں عورتوں کی سردار وہ مضبوط اور نیک کردار کی عورت تھی تبھی وہ حضرت علی (رضہ) جیسے مرد کے دل کی اکلوتی ملکہ بنی۔۔۔

تم بھی نیک اور مضبوط کردار کی لڑکی بنو تمہارے لئے بھی کوئی نیک اے گا اور تمہیں اپنے دل کی ملکہ بنالے گا۔۔۔ بہت پیار سے اس نے سمجھایا۔۔۔

نور نیک کردار کیسے بنایا جاتا ہے۔۔۔؟؟؟ اس نے پوچھا۔۔۔

وہ مسکرائی۔۔۔ قرآن پاک میں جہاں جہاں عورتوں کا ذکر وہ پڑھنا اور اس کی گہری میں جانا خود ہی جان جاؤں گی نیک کردار عورت کیسے بنا جاتا ہے۔۔۔

قرآن پاک سے کیسے ڈھونڈو۔۔۔؟؟؟ ایک نیا سوال کیا اس نے۔۔۔

یہی تو ہم کمیسٹری فیزکس میٹھس کو کتنی محنت سے پڑھتے ہیں لیکن وہ ہمیں اچھے بھی نہیں لگتے ہیں اور ہم۔۔۔ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ دنیا تک ہی ہے بس پھر بھی ہم کتنی محنت کرتے ہیں ان پر لیکن ہم وہ کتاب نہیں پڑھتے جیسے اللہ نے ہماری ہدایت کے لئے بھیجا خیر تم کبھی ان عظیم عورتوں کی سیرت کو پڑھنا ان سے تمہیں معلوم ہوگا کہ نیک سیرت عورت کا کردار کیسا ہوتا۔۔۔ پیار بھرے لہجے میں وہ بولی تھی۔۔۔

شکریہ نور۔۔۔ اس نے شکریہ ادا کیا۔۔۔

وہ بے اختیار دھیمسا مسکرائی۔۔۔

شکریہ نہیں بس عمل کرنا ان باتوں پر۔۔۔

ان شاء اللہ ضرور \_\_\_\_\_ وہ ایک عزم سے بولی \_\_\_\_\_

ان شاء اللہ دھیمی سے لہجے میں وہ مسکراتی ہوئی بولی \_\_\_\_\_

حقیقی خوشی تو ابھی ہوئی تھی کیسی کو راہ ہدایت دیکھا کر \_\_\_\_\_

وہ اس کے افسس میں بیٹھا کب سے اس کا انتظار کر رہا تھا اب تو اکتاہٹ سی ہو گئی تھی \_\_\_\_\_

وہ اٹھا اور دروازہ کھولا \_\_\_\_\_

پچھلے ادھے گھنٹے سے وہ زاریان کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ تھا کہ انے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا \_\_\_\_\_

نور یار اب تو دیکھا دو اپنا چہرہ \_\_\_\_\_ فاطمہ کو یاد آیا \_\_\_\_\_

کیا کرو گی میرا چہرہ دیکھ کر وہی شکل ہے جو سب کی ہوتی ہے \_\_\_\_\_ وہ سادہ سے انداز میں بولی

لیکن تم نے کہا تھا کہ دیکھاو گئی اور دیکھو ابھی موقع بھی اچھا ہے پلیز نایار۔۔۔ اس نے پھر سے منت کی۔۔۔

اچھا۔۔۔ اپنے نقاب کی لگی ایک سائڈ کی پین اتاری۔۔۔

یہ دیکھو وہی شکل ہے دو آنکھیں ایک ناک عام سی رنگت بس۔۔۔ وہ بولی

واللہ نور تمہارے چہرہ نور ہی نور ہے۔۔۔ وہ اس کے چہرے کو دیکھتی کھوئے سے لہجے میں بولی۔۔۔

اس کی بات پر بے اختیار وہ مسکرائی۔۔۔

ماشاء اللہ نور تم مسکراتے ہوئے بہت پیاری لگتی ہو۔۔۔ اس نے تعریف کی۔۔۔

تم پیاری ہو اس لئے تمہیں سب پیارے لگتے ہیں۔۔۔

اچھا کیا اب کرلوں نقاب۔۔۔؟؟؟ اس نے کہا

نہیں مجھے دیکھنے دو پلیز۔۔۔ وہ اس کے چہرے پر نظریں گارے مسلسل دیکھ رہی تھی۔۔۔



فاطمہ مرد اجائے گا کوئی۔۔۔

وہ بولی۔۔۔

وہ ابھی یہ بولی ہی تھی کہ میٹینگ روم کا دروازہ کھلا۔۔۔  
اس کے افیس کا دروازہ کھولا اور بے ساختہ باہر بیٹھی اس لڑکی پر نظر پڑی جو مسلسل اپنی  
نقاب کو پین کر رہی تھی لیکن وہ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔  
وہ تھوڑا قریب گیا اور پھر روک گیا سانس روکی اور پھر سے چلی  
وہ وہی تھی اس کی حجاب زادی۔۔۔  
وہ فوراً سے اس کے آگے اپنی پیٹھ کر کے کھڑا ہو گیا۔۔۔  
اس نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا چہرے کے آگے اس نے اپنے دوپٹے کا نقاب بنایا ہوا تھا  
لیکن پین نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ تو اس کا محفظ بن کر کھڑا ہوا تھا کہ کہی کوئی غیر مرد کی اس کے چہرے پر ایک نظر ہی نا پڑ جائے۔

میٹینگ روم سے سب لڑکے باہر نکل رہے تھے کوئی بھی اس کے پیچھے بیٹھی لڑکی کو نقاب سے لڑتا نہیں دیکھ رہا تھا۔

وہ اس وقت ایک انجان محافظ بنا تھا اس کے لئے۔

اس نے بہت مشکل سے پین لگائی۔

پیچھے منہ کر کے دیکھا جہاں سفید شارٹ اور جنیز پھینے ایک لڑکا اس کی جانب کمر کر کے کھڑا تھا۔

شکر ہے اللہ جی۔ اس نے شکر ادا کیا۔

نظر اس لڑکے پر گئی۔

کیا یہ لڑکا جان پوچھ کر کھڑا ہوا ہے یا پھر اللہ نے میرے حفاظت کا وسیلہ بنایا ہے۔؟؟؟؟؟ وہ بڑبڑائی۔

اللہ جی شکریہ \_\_\_ اس نے پھر سے شکر ادا کیا تھا اللہ کی اس مہربانی پر \_\_\_

اگے چہرہ کر کے وہ اب اپنے کمپیوٹر پر کچھ ٹائپ کرنا شروع ہو گئی تھی \_\_\_

۔ پاس بیٹھی فاطمہ اس سب سے انجان اپنے کام میں مگن تھی \_\_\_

\*\*

وہ میٹینگ روم میں چئیر کو دیوار کی جانب کیے کیسی سے فون پر بات کر رہا تھا \_\_\_ نہیں

ہم کل میٹینگ رکھے گے اس بارے میں \_\_\_ وہ بولا

او کے اللہ حافظ \_\_\_ دوسری طرف وہ اللہ حافظ کہتا چئیر سمیت اگے کی جانب ہوا \_\_\_

شاکڈ لگا تھا نظریں اس پر جم سی گئی تھی اسے سامنے کھڑا دیکھ کر \_\_\_

وہ تو بہت بدل گیا تھا \_\_\_

گربان کے کھلے بٹن اب بند ہو چکے تھے \_\_\_

ماتھے پر گرے لمبے بال اب فوجی کٹینگ میں تبدیل ہو کر اسے اور پرکشش بنا رہے تھے

وہ اپنے پرانے انداز میں ہی ٹیبل سے ٹیگ لگائے پاؤں ایک دوسرے پر کینچی کی طرح رکھے بازوؤں کو سینے پر باندھے وہ اسے بہت فرصت سے دیکھ رہا تھا \_\_\_\_\_

مرتضیٰ \_\_\_\_\_ وہ ٹرانس سی کیفیت میں کھڑا ہوتا بولا \_\_\_\_\_

اس کے قریب جا کر اس کے گلے لگا \_\_\_\_\_

ہاں تم نے کیا سمجھا کہ کہی مر گیا ہوں \_\_\_\_\_ اس خود سے علیحدہ کرتے وہ بولا

میں تھوڑی دیر پہلے سوچ رہا تھا کہ یہ بندہ سدھر گیا ہے لیکن یہ میری بے وقیونی تھی \_\_\_\_\_ اسے کرسی پر بیٹھنا کا اشارہ کرتا وہ بولا \_\_\_\_\_

پتہ نہیں تمہیں اور ڈیڈ کو کیوں لگا کہ میں بدل کر اوں گا \_\_\_\_\_ وہ بولا

خیر چھوڑو یہ بتاؤں کہاں غائب تھے سید صاحب کونسے سسرال میں رہائش پزیر تھے آپ صاحب \_\_\_\_\_ وہ مسکراتا ہوا بولا

آسکی بات پر وہ مسکرایا \_\_\_\_\_

میں تو پی ایم اے والوں کے ہاں رہائش پذیر تھا لیکن تو بتا تو نے کوئی سسرال ڈھونڈا یا بس ویسے ہی ٹائم ضائع کیا\_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

اس کی بات پر وہ کھلکھالا کر ہنسا بہت عرصے بعد وہ اس طرح ہنسا تھا\_\_\_\_\_

نہیں سسرال تو نہیں ڈھونڈا\_\_\_\_\_ اس نے لڑکی ڈھونڈی تھی سسرال تو ابھی ڈھونڈنا تھا\_\_\_\_\_ اس نے سوچا

میں تو سمجھا کہ میں اوں گا تو چھوٹے چھوٹے دس پندرہ بچے ائے گے اور چاچو چاچو کہے گے لیکن تو نے میرا سارے ارمان میں ہی پانی پھیر دیا\_\_\_\_\_

ہاہا ہا ہا دس پندرہ ان میں کیا محلے والوں کے بچے بھی شامل ہوتے کیا\_\_\_\_\_؟؟

نہیں صرف تیرے ہی ہو گے وہ سب کیونکہ پٹھانوں کے اتنے ہی بچے ہوتے ہیں نا\_\_\_\_\_ وہ بولا

بے حیا آدمی شرم کر کچھ\_\_\_\_\_ اس نے شرم دلائی\_\_\_\_\_

سوری شرم اس نوٹ اوالیا بیبل\_\_\_\_\_ لا پرواہی سے انداز میں بولا\_\_\_\_\_



مجھے تو خیر کوئی نا کوئی مل ہی جائے گی تو اپنی بتا سید صاحب \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اس نے پوچھا

انفنف ہم سے نا پوچھو ہم بہت ستائے ہوئے ہیں \_\_\_\_\_ دل کے مقام پر ہاتھ رکھتا وہ  
ایکٹینگ کرتا بولا \_\_\_\_\_

کیوں بڑے سید صاحب سے کیا مار کھائے ہوئے ہیں آپ \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اس نے پوچھا

نہیں یار ہم تو وہ اسے کیا کہتے ہیں ع ش ق اس کے ستائے ہوئے ہیں \_\_\_\_\_ وہ بولا

استغفر اللہ نا پسند نا پیار ڈائیرکٹ ہی وہ مطلب بھی پتہ ہے اس کا \_\_\_\_\_ اس نے وہ لفظ  
بولنے سے پرہیز کیا وہ ڈرتا تھا اس لفظ \_\_\_\_\_

مطلب ق سے قیامت کہ اگر محبوب نا ملے تو قیامت مل جائے توش سے شکر \_\_\_\_\_ وہ بولا

اور ع سے \_\_\_\_\_؟؟؟ بے ساختہ اس نے پوچھا \_\_\_\_\_

ع سے صرف عشق ہی بنتا ہے \_\_\_\_\_ وہ بولا

نہیں میں نے ع سے عقاب پڑھا تھا \_\_\_\_\_ زاریان بولا

ہائے لڑکے تم نے جو کتابیں پڑھی ہیں اس میں یہی کچھ پڑھاتے ہیں ہم نے تو ع سے عشق ہی پڑھا ہے۔ وہ بولا

واہ سستے عاشق تیری یہ باتیں سنی نا تیرے ابا حضور نے تو تجھے بتائے گے کہ ع سے کیا بنتا ہے۔ اس نے بتایا

ہاہاہاہاہاہ سستا عاشق۔ وہ اس کی اس بات پر مسکرایا۔ وہ بولا

ایسی باتیں سستے عاشق ہی کرتے ہیں اصل مرد تو نکاح کرتا ہے۔ وہ بولا

ان شاء اللہ وہ بھی کرے گے فلحال تیرا اپنا کیا ارادہ ہے پھر۔ اس نے پوچھا

اس کی بات سن کر آنکھوں کے سامنے بہن کی وہ لال آنکھیں آئی تھی۔

درد برداشت کیا اور اس سے بولا۔

میرا تو فلحال تیری یہ فالتو کی باتیں سننے کا ارادہ ہے کیونکہ انہیں میں نے بہت مس کیا ہے۔

اور میں نے تو تجھے ایک ذراہ بھی مس نہیں کیا۔ وہ بولا

تجھ سے امید بھی یہی ہے۔

کچھ کھلا یار۔ وہ بولا

کیا کھائے گا۔؟؟؟ اس نے پوچھا

اپنی بیوی کے ہاتھ کا کچھ بھی۔ وہ بولا

ڈرامے باز آدمی تجھے فوج والوں نے یہی سیکھایا ہے۔؟؟؟؟

فوج والوں نے نہیں یہ تو بس ع سے عشق کی مہربانی ہے۔ وہ بولا

ویسے ہے کون وہ بد قسمت۔؟؟؟ اس نے پوچھا

پتہ نہیں لیکن بہت جلد بتاؤں گا۔ وہ بولا

کیا مطلب تجھے نہیں پتہ کہ وہ کون ہے۔؟؟؟ اسے حیرانگی ہوئی

نہیں۔ وہ بولا

تو پھر کیوں پچھلے ادھے گھٹنے سے یہ فالتو کے فلسفے چھاڑ رہا تھا۔

یہ تو بس میں پریکٹس کر رہا تھا \_\_\_\_\_ ہنستا ہوا بولا

اس کی بات پر اس نے گھورا \_\_\_\_\_

ایک نمبر کا فالتو آدمی ہے تو مرتضیٰ \_\_\_\_\_

ہاں بس ہوں فالتو ہی مجھے کچھ کھلا صبح کا ناشتہ کیا تھا اس کے بعد ابھی تین بج رہے ہیں کچھ

بھی نہیں کھایا \_\_\_\_\_ اس نے بتایا \_\_\_\_\_

اچھا صبح سے کہاں اور اگر دیاں کر رہا تھا تو \_\_\_\_\_؟؟؟؟ زاریان نے پوچھا

اپنی محبوبہ کے ساتھ \_\_\_\_\_ وہ بولا

اس کی محبوبہ کون تھی

وہی اس کی سیاہ ہیوی بائیک \_\_\_\_\_

اچھا چل کیا کھائے گا بتا میں مانگوا دیتا ہوں \_\_\_\_\_؟؟؟؟

نہیں تیرے افسس کا نہیں کھانا میں نے کچھ باہر چلتے ہیں \_\_\_\_\_ وہ بولا

وہ رکا وہ اس وقت بلکل بھی باہر نہیں جاسکتا تھا۔

یہی مانگوا لیتے ہیں نا۔۔۔ اس نے کہا۔

نہیں اٹھ۔۔ کہتا وہ کرسی سے اٹھا تھا

مجبوراً اسے بھی اٹھنا پڑا تھا۔

چل۔۔۔ مرتضیٰ نے اسے چلنے کا اشارہ کیا جو اس وقت بہت گہری سوچ میں تھا۔

وہ بے چارہ بہت بری طرح سے پھنس گیا تھا آج نور کا لاسٹ ڈے تھا اور وہ سب کچھ کلئیر کرنا چاہتا تھا اس کے بعد تو وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ کونسے افسس جارہی ہے وہ کہاں ڈھونڈتا پھیرے گا اسے۔

ایک طرف وہ دوست تھا جس کے لئے جان بھی حاضر تھی اور ایک طرف وہ لڑکی تھی جو پچھلے دو سالوں سے اس کی جان بنی ہوئی تھی۔

باہر نکلتے دونوں دوستوں نے اسے دیکھا جو ہمیشہ کی طرح سیاہ عبائے میں ملبوس بہت توجہ سے اپنا کام کر رہی تھی۔



دونوں نے دیکھا دونوں کی نظریں مختلف تھی احساسات مختلف تھے ایک کو کھو جانے کا ڈر تھا اور ایک پانے کی جستجو میں تھا۔

لیکن قسمت کس کے ساتھ تھی اس بات سے دونوں ہی انجان تھے۔

نور میں تمہیں بہت زیادہ مس کروں گی پلیز مجھ سے کانٹیکٹ رکھنا۔ فاطمہ اس سے ملتی ہوئی بولی۔

میں بھی تمہیں بہت یاد کروں گی فاطمہ میری زندگی میں تم پہلی ہو جیسے میں نے دوست بنایا ہمیشہ یاد رہو گی۔ وہ بولی۔

دل ہی نہیں کر رہا ہے تمہیں الوداع کرنے کو۔ انکھوں میں ائی نمی کو صاف کرتی فاطمہ بولی۔

الوداع کرنا اسان نہیں ہوتا خود کو مضبوط کرنا ہوتا۔

میں تھوڑا نا دنیا ہی سے جارہی ہوں یہی اسی دنیا میں اسی شہر میں ہوگی جب دل کرے گا  
مل لیا کرے گے۔۔۔ اسنے بھی اپنے انسو کو اندر کی طرف دھکیلا۔۔۔ وہ کیسی بھی صورت  
رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اللہ نا کرے کہ تمہیں کچھ ہو اللہ تمہیں صحت اور ایمان والی زندگی دے۔۔۔  
اچھا چلو تمہاری بس انے والی ہے جاو ورنہ لیٹ ہو جاو گی۔۔۔ اس سے برداشت نہیں ہو رہا  
تھا یہ سارا منظر۔۔۔

نور رر وہ پھر سے گلے لگی اور اب بقاعدہ رو رہی تھی۔۔۔  
اس سے برداشت نہیں ہوا وہ بھی ساتھ ہی رونے لگی تھی۔۔۔ اج اسے محسوس ہوا کہ  
جدائی کیا چیز ہوتی

بچپن میں جب وہ سکول سے میٹرک کا لاسٹ پیپر دیا تو اس کی سب کلاس فیلو اپنی اپنی  
دوستوں کے گلے لگ کر رو رہی تھی اسے لگا کہ یہ سب اورر ایکٹینگ ہے بھلا دوستوں سے  
جدا ہوتے کون روتا ہے پھر کالج میں انی وہاں بھی یہی سین تھا لیکن وہ اس وقت بھی اسے  
ایکٹینگ ہی کہتی تھی یہاں تک کے یونی میں بھی کیونکہ اس کی کوئی دوست تو تھی نہیں جس

سے جدائی کے وقت وہ روتی لیکن اب معلوم ہوا دوستو کی جدائی کیا ہوتی بس جان نہیں جاتی بقعی سب کچھ چلا جاتا ہے \_\_\_\_\_

فاطمہ مجھے کمزور مت کرو یا ر \_\_\_\_\_ اس سے الگ ہوتی وہ بولی \_\_\_\_\_

اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا اور میٹھا کم کھانا ورنہ یا نا ہو کہ اگلی دفعہ میں جب ملو تو اتنی موٹی ہو چکی ہو تم کہ میں پہچان ہی نا سکو \_\_\_\_\_ فاطمہ بولی \_\_\_\_\_

بد تمیز اللہ حافظ \_\_\_\_\_ اسے ہلکی سی چپیٹ لگاتی وہ بولی \_\_\_\_\_

فاطمہ کی بس اچکی تھی \_\_\_\_\_ وہ اس پر چھڑی پیچھے منہ کر کے اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی \_\_\_\_\_

دونوں کو لگا کہ وہ آخری دفعہ مل رہی ہیں \_\_\_\_\_

ناجانے اب قسمت کہاں ملنے کا موقع دے \_\_\_\_\_ اس نے سوچا اور اپنے گھر کے راستے وہ پیدل چل پڑی \_\_\_\_\_

دھوپ انتہائی سخت تھی فٹپاتھ پر چلتی وہ اس شاپ کے سامنے آئی جہاں سے اس نے آخری مرتبہ اپنا رجسٹر لیا تھا۔

ایک دن اتنی کامیاب ہو کر اوں گی کہ یہاں موجود ساری کتابیں خرید سکوں۔ وہ خود سے بڑبڑائی اور اگے کی طرف نکل گئی۔

وہ دوکان ایک دفعہ ہھر سے وہی رہے گئی اور وہ اسے نکل گئی تھی اس سے پیچھے چھوڑ کر۔

وہ دونوں خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے اس دن سے آج تک دونوں ہی چپ تھے۔

مرتضیٰ اگیا ہے۔ وہ بولا۔

منہ کی طرف جاتا نوالے والا ہاتھ وہی رہے گیا دل اتنا تیز دھڑکا یوں جیسے باہر کو نکل ائے گا۔

وہ اسے کیوں بتا رہا تھا اتنی دعائیں کر کے تو وہ اسے بھولی تھی پھر سے وہی اذیت۔

اور اس نے ایک لڑکی پسند کر لی ہے بہت جلد وہ اس سے شادی کرنے والا ہے \_\_\_\_\_ اس نے بتایا \_\_\_\_\_

یہ اس نے بتایا نہیں بلکہ یہ تو تیر تھا جو اس نے سامنے بیٹھی اس لڑکی کے دل پر مارا تھا \_\_\_\_\_

انکھیں برسنے کو تیار تھی لیکن بہت مشکل سے اس نے ضابط کیا ہوا تھا \_\_\_\_\_

اج اسے سب سے مشکل کام اپنے انسوپر ضبط کرنا لگ رہا تھا \_\_\_\_\_

نوالہ پلیٹ میں رکھا \_\_\_\_\_

اس لئے تم بھی اگے بڑھو اور بزدل لڑکیوں کی طرح رونا دھونا چھوڑو \_\_\_\_\_ وہ پھر سے بولا

بھائی میں بزدل نہیں اور میں نے اپ کو اس دن بھی کہا تھا کہ اب مجھے جہاں کہے گے وہی

شادی کر لوں گی لیکن خدا کے لئے یوں لفظوں کے تیر مت ماڑے \_\_\_\_\_ بھگے سے لہجے میں

کہتی وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی \_\_\_\_\_

پیچھے وہ بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا \_\_\_\_\_



اج ان کی دوستی تو بچ گئی تھی لیکن دو رشتے ختم ہو گئے تھے

پتہ نہیں کیسے لوگ ہو گے وہاں کے یہاں تو فاطمہ مل گئی تھی وہاں پتہ نہیں کیا ہوگا۔

اللہ جی مدد کرنا مجھے نیک صحبت میں رکھنا۔

یہاں کے سر بھی سہی تھے اتنے برے بھی نہیں تھے پتہ نہیں وہ کیسے ہو گے اللہ جی مجھے نیک سر عطا کرنا جیسے ابھی کے تھے

خیر وہ جیسے بھی تھے لیکن نیک سیرت مرد تھے اتنا عرصہ کام کیا لیکن آج تک مجھے ان سے انکفر ٹیل فیل نہیں ہوئی

عورت اپنے اوپر اٹھنے والی ہر نظر کو سمجھتی ہے وہ بھی ایک عورت تھی راہ میں چلتے ہر مرد کی نظر سمجھ سکتی تھی کہ کون کس نظر سے دیکھ رہا ہے

اسے زاریاں خان کی نظریں بری نہیں لگی تھی ان میں احترام تھا لیکن اس بگڑے امیر زادے سے اسے گہن محسوس ہوئی تھی

اففف نور سو جا پھر صبح عزت ہوگی امی سے کڑوٹ دائیں طرف کرتی وہ بڑبڑائی

راتے ازکار پڑھ کر اب وہ سو گئی تھی

باہر لان میں بیٹھے اس لڑکے کی نیندیں خراب کر کے وہ سکون سے سو رہی تھی۔

وہ کب سے اس حجاب زادی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

کون ہے یہ لڑکی۔؟؟؟

کیوں ہر دفعہ مجھے ہی نظر آتی ہے۔؟؟؟

وہ نیک کردار کی لڑکیاں بہت سوار ہونے لگی ہے دماغ میں۔

اففف اس لڑکی کی لال انکھیں۔ انکھیں موندتا وہ مسلسل خود سے بڑبڑااں رہا تھا۔

ہوائیں بہت تیز چل رہی تھی جیسے بارش کے آنے کی خبر دے رہی ہو۔

اوہ اللہ کی بندی رحم کرو مجھ پر۔ مسلسل اس کا خیال ذہن پر سوار تھا۔

وہ اپنی ہی اس بات پر بے اختیار مسکراتا چلا گیا۔

بے شک یہ شخص مسکراتا ہوا بے حد حسین لگتا تھا۔

گہری رات اور اس حجابِ زادی کے خیالات واللہ دونوں ہی دل پر لگتے ہیں۔ وہ خود سے بڑبڑایاں۔

وہ سرکرسی کی پشت سے لگاتا وہ مسلسل اس کے خیالات میں کھویا ہوا تھا۔

ٹھینڈی ہوائیں چہرے سکون دے رہی تھی۔ اور دل اس کے خیالات سے سکون پا رہا تھا۔

\*\*

فٹ پاتھ پر چلتی وہ مسلسل دھوپ کو کوس رہی تھی۔ صبح اتے وقت تو وہ ابو کے ساتھ گاڑی میں اگئی تھی لیکن ابھی وہی راستہ اتنا طویل لگ رہا تھا۔

جون کی شام کی دھوپ بھی کیسی اگ سے کم نہیں ہوتی۔

اصل غصہ تو کمپنی والوں پر تھا جو بڑے فخر سے اسے جاب کی افر کرتے کہے رہے تھے کہ اپ کو گاڑی بھی ملے گی لیکن آج انہوں نے سوری بولا اور کل کا بول دیا۔

\_\_\_\_\_ منہوس نا ہو تو میری ساری زندگی بس چلتے چلتے ہی گزرے گی

اپنی ہی دنیا میں خود کو کوستے وہ دنیا سے بے گانہ تھی حوش تو تب آیا جب ایک بہت سخت  
سی چیز اس کی بازو پر لگی تھی \_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_ درد سے کرہی

\_\_\_\_\_ بازو سے لگ کر وہ گیند نیچے فٹ پاتھ پر گری

\_\_\_\_\_ اس نے بیٹھ کر وہ گیند اٹھائی نظریں ارد گرد گھمائی

\_\_\_\_\_ وہ خاموشی سے چلنے لگی

\_\_\_\_\_ مس مس بات سننے پیچھے سے کیسی نے پکارا

\_\_\_\_\_ غصے سے پیچھے مڑی جہاں ایک لڑکا کھڑا تھا شکل سے ہی اسے اوارہ لگا تھا

\_\_\_\_\_ سوری میم پلز بال دیں دے \_\_\_\_\_ نہایت ادب سے وہ بولا



اگر اتنا شوق ہے نا کرکٹ کھیلنے کا تو جائے سٹیڈیم میں جہاں کرکٹر نے اتنی ترقی کر لی ہے نا اب اپ بھی کر لے یہاں لوگوں کی کھڑکیاں اور بازو توڑ کر کوئی کرکٹر نہیں بنتا \_\_\_\_\_  
غصے سے بولی

سوری میم \_\_\_\_\_ وہ پھر سے اتنے ہی آرام سے بولا تھا \_\_\_\_\_

تھوڑا فاصلے پر کھڑے مرتضیٰ نے انہیں دیکھا \_\_\_\_\_ یہ اتنی بڑی شارٹ اس نے ہی ماری تھی اسے کیا معلوم تھا کہ یہ اسے لگ جائے گی اب یہاں اسے غصے میں فرقان کی عزت افزائی کرتا دیکھ کر وہ وہی خاموشی سے کھڑا ہو گیا تھا \_\_\_\_\_ اس کی آواز تو یہاں تک نہیں آرہی تھی لیکن انداز سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ آج سہی پتی ہوئی ہے \_\_\_\_\_  
میری بازو توڑ کر اپ کو اس بال کی پڑی ہے شرم ہے اپ کو کس نے ماری ہے یہ شارٹ \_\_\_\_\_؟؟

میم میں اپ سے سوری کر رہا تو ہوں \_\_\_\_\_

سوری کر تو رہا ہوں \_\_\_\_\_ اسی کے انداز میں بولتی اس نے بال بہت زور سے دور  
چینکی \_\_\_\_\_

وہ گیند پھینک کر کچھ بڑبڑاتی اگے نکل گئی لیکن فاصلے پر کھڑے مرتضیٰ کو چکرا گئی تھی۔

اس کے غصے سے ماری گئی وہ گیند سیدھا اس کی ٹانگ پر لگی تھی۔

مرتضیٰ زیادہ تو نہیں لگی۔ اسے ٹانگ سلہلاتا دیکھ کر فرقان نے پوچھا۔

نہیں۔۔۔ ایک لفظی جواب دیتا وہ اس جانب گیا جہاں سارے ان کا انتظار کر رہے تھے۔

سبحان اللہ یہ لڑکی اگر باڈر پر کھڑی ہوئی تو اپنی زبان سے ہی دشمنوں کو تارے دیکھا دے گی۔۔۔ مرتضیٰ نے سوچا اور اب آرام سے شارٹ ماری کہہ کہ وہ اب اس کا سر ہی نا کھول دے۔

لیکن وہ تو اگے نکل گئی تھی لیکن اس کے دل میں ڈر ڈال گئی تھی۔

ایم زی یار آرام سے مارنا۔۔۔ وہ لڑکا اسے گیند پکڑاتا بولا۔

یاریہ لو اب تم لوگ ہی کھیلوں میری تو توبہ جو اب دوبارہ اس بلے کو بھی ہاتھ لگاؤں۔۔۔ وہ کہتا سے بلا پکڑاتا وہاں لگے بیچ پر بیٹھا۔۔۔

اس نے واقعی بال بہت زور سے ماری تھی لیکن مرد تھا برداشت کر گیا اگر ہوتی نا ابھی اس کی جگہ وہ تو پھر اسے بھی پتہ چلتا۔۔۔ اس نے سوچا اور بے اختیار مسکرایا۔۔۔

اپنے افس میں بیٹھا وہ اس جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں وہ دو سال سے بیٹھتی تھی وہ چلی گئی اور اس کی جگہ اس نئی لڑکی نے لے لی تھی۔۔۔ لیکن وہ بالکل بھی اس طرح نہیں تھی وہ تو اس کے ایک ناخن جیسی بھی نہیں تھی۔۔۔ اس نے سوچا

جب وہ وہاں تھی تو وہ گھنٹوں یہاں بیٹھ کر اسے دیکھتا رہتا تھا اب تو وہاں دیکھنے سے بہت پرہیز کرتا تھا وہ لیکن دل کہاں سنتا ہے پھر سے اسی جگہ کو دیکھتا لیکن وہاں کیسی اور کر دیکھ کر دل زخمی ہو جاتا تھا۔۔۔

اہہ کہاں ہو لڑکی اجاؤں نا۔۔۔؟؟؟؟ وہ خود سے بڑبڑایاں۔۔۔

اداسیاں رقص کرتی تھی وہاں جہاں

وہ کبھی بیٹھتی تھی۔۔۔

کیا ہوا نور کیوں غصے میں ہو۔۔۔ اسے غصے سے لال ہوتا دیکھ کر صفیہ بیگم نے پوچھا۔۔۔

انتہائی بد تمیز لڑکے ہیں پاکستان کے منہوس کہی کے زراہ بھی تمیز نہیں ہے دل کرتا ہے سب کو لائن میں کھڑا کر کے اڑا دو۔۔۔ غصے سے بولی

اچھا ان پاکستان کے لڑکوں میں تمہارا باپ اور بھائی بھی اتا ہے۔۔۔ انہوں نے یاد دلایا۔۔۔

نہیں امی یہ دیکھے اتنے زور سے ماری ہے گیند مجھے۔۔۔ اس نے عبائے کے بازو اوپر کر کے انہیں دیکھایا جہاں بس تھوڑی سی جگہ لال تھی۔۔۔ اگر وہ اس کو دیکھتی نا جہاں وہ اپنا وار کر کے آئی تھی تو پتہ چلتا زخم کیا ہوتا ہے۔۔۔

خود اپنے زراہ سے زخم میں وہ اتنا غصہ کر رہی تھی لیکن وہ تو ہنس کر یہ زخم برداشت کر گیا تھا۔۔۔ فرق بس احساسات کا تھا۔۔۔

اچھا کوئی بات نہیں زراہ سی لگی ہے۔۔۔ وہ بولی

ہاں اپکو زراہ سی ہی لگے گی نا مجھ سے پوچھے \_\_\_\_\_ وہ چیڑتی ہوئی بولی \_\_\_\_\_  
نور تمہاری بچپن سے عادت ہے زراہ سے زخم کو بڑا چڑھا کر بتانے کی \_\_\_\_\_ انہوں نے  
کہا \_\_\_\_\_

ہاں ہاں میں تو ہوں ہی بس ڈرامے باز \_\_\_\_\_ وہ بولی \_\_\_\_\_  
اچھا اٹھو اور وضو کر کے نماز پڑھوں تاکہ شیطان بھاگے تمہارے ساتھ سے \_\_\_\_\_ اسے بولتی  
وہ کچن میں شام کی چائے بنانے چلی گئی تھیں \_\_\_\_\_  
ہاں میرا تو کوئی درد ہی نہیں نا ایک دن مر جاو گی تو تبھی یہی کہے گے سب کہ اٹھو \_\_\_\_\_  
غصے سے بولتی وہ واشروم میں گھسی \_\_\_\_\_  
دروازہ اتنے زور سے مارا کہ کچن میں کھڑی صفیہ بیگم بھی چونکی \_\_\_\_\_

استغفر اللہ یہ لڑکی غصے میں سب بھول جاتی ہے بے غیرت جو اولفول اے بک دیتی ہے اللہ  
معاف کرے \_\_\_\_\_ انہوں نے اس کی بات پر اللہ سے معافی مانگی \_\_\_\_\_



وہ ایسی ہی تھی غصے کی تیز غصے میں ساری تمیز بھول جاتی اور پھر بعد میں جائے نماز پر بیٹھ کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتی۔

اپنے کمرے میں بیٹھی وہ اس کی فیسبک ایڈیٹس مسلسل کھنگال رہی تھی۔  
آخری ویڈیو اس کی ڈھائی سال پہلے کی تھی اس کے بعد کوئی ویڈیو نہیں تھی۔  
یعنی اس کے بعد اس نے کچھ نہیں گایا تھا۔  
اف میں کیوں دیکھ رہی ہوں یہ۔۔۔ موبائیل سائڈ پر رکھتی وہ خود سے بولی۔  
اللہ جی مجھے حوصلہ دے۔۔۔ دعا مانگی۔

مرضہ دل تب تب بڑھتا ہے

جب جب دل دیداد ظالم کا کرتا ہے

اپنے بیڈ پر لیٹے وہ اس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

کیوں ہر بار اسی لڑکی سے سامنا ہو جاتا ہے۔؟؟

پتہ بھی نہیں ہے کہ ہے کون کہاں رہتی ہے پھر بھی دل و دماغ پر سوار ہے۔

کہاں سے پتہ کرواں کچھ نام بھی معلوم نہیں۔؟؟؟

زاریان۔ اس کے افسس میں کام کرتی تھی کچھ ڈیٹیل تو ہوگی نا اس کے پاس اسی سے پتہ کرتا

ہوں۔ سوچتا اس نے انکھیں موندی۔

پھر اس کا غصہ سے بھرا چہرہ انکھوں کے سامنے لہرایا۔

واللہ لڑکی کیا چیز ہو تم۔ بے بسی سے بولتا وہ اٹھ کر ٹیرس پر اگیا۔

یہ لڑکی مسلسل اس کی راتوں کی نیندیں خراب کر رہی تھی۔

ایمی میں جارہی ہوں گاڑی اگئی ہے۔ دروازہ کھولتی وہ بولی

نور ناشتہ تو کرلو \_\_\_\_\_ کچن سے باہر نکلتی وہ بولی

نہیں امی بہت لیٹ ہوگی ہوں باہر ڈریوار انتظار کر رہا ہے اللہ حافظ \_\_\_\_\_ انہیں گلے سے لگاتی وہ بولی \_\_\_\_\_

اچھا پھر افس میں کچھ کھا لینا اللہ حافظ \_\_\_\_\_

اوکےےے \_\_\_\_\_

وہ باہر نکل آئی تھی

ڈریوار نے دروازہ کھولنا چاہا لیکن اس نے منع کر دیا اور خود کھولا \_\_\_\_\_

گاڑی اپنی منزل کی طرف روا تھی لیکن اس کی سوچ ایک ہی بات پر اٹکی ہوئی تھی

کہ۔ وہ روزانہ اس ڈریوار کے ساتھ یوں اکیلی کیسے آئی گی اور یہ بندہ بھی لگ بھگ پچیس تیس سال کا ہی تھا

بس میں اب ہی سر سے بولو گی کی مجھے ڈریوار نہیں چاہئے میں خود ہی چلا لوں گی \_\_\_\_\_  
دل میں ارادہ کرتی اب وہ باہر ان راستوں کو دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ کبھی پیدل چل کر  
جاتی تھی \_\_\_\_\_

بے شک اللہ ہر مشکل کے ساتھ اسانی بھی دیتا ہے \_\_\_\_\_  
اس نے بہت مشکل وقت دیکھا تھا کیا پڑھائی کے وقت کیا نوکری کا وقت لیکن اب اللہ نے  
اس کی محنت اور صبر کا پھل دے دیا تھا \_\_\_\_\_  
لیکن قسمت کب کہاں بدلتی ہے کیسی کو معلوم نہیں \_\_\_\_\_

\*\*\*

بیڈ پر لیٹا وہ دنیا جہاں سے بے خبر سویا ہوا تھا \_\_\_\_\_  
وہ کمرے میں آئی اور اس کمرے کی حالت دیکھ کر حیران ہوئی تھیں وہ  
بلکل بھی نہیں لگتا تھا کہ یہ ایک فوجی کا کمرہ ہے بیڈ سے گرا تکیہ اپنی بے قدری پر رو رہا تھا

بیغیر تکیہ کے وہ پورے بیڈ پر اپنا قبضہ جما کر لیٹا ہوا تھا۔

انہیں اس پر بہت پیار آیا تھا۔

تکیہ اٹھا کر بیڈ پر رکھا۔ کھڑکیوں سے پردے ہٹائے۔ سورج کی روشنی پورے کمرے میں پھیل گئی تھی۔

اس نے فوراً سے انکھیں مسلی۔ وہ اندھیرے میں سونے کا عادی تھا۔

بیٹے اٹھ جاو نو بچ گے ہیں۔ شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی نورین بیگم بولی۔

وہ فوراً سے اٹھا۔ اسے تو اج زاریان کے افسس جانا تھا۔

اما میں فریش ہو کر اتا ہوں اپ جلدی سے بریک فاسٹ دیں دے۔ جلدی سے بیڈ سے اٹھتا وہ بولا۔

او کے بیٹا۔ وہ حیران ہوئی تھی وہ تو کبھی بھی اتنی جلدی نہیں اٹھا تھا۔

بیڈ کی چادر سہی کرتی وہ باہر نکل گئی تھی۔



وہ پچیس سال کا ہو چکا تھا لیکن آج تک انہوں نے اس کا کام ملازموں پر نہیں چھوڑا تھا  
بچپن سے اب تک اس کا ہر کام وہ خود ہی کرتی آئی تھی \_\_\_\_\_

نور آج اتے ہوئے یہ بیل بھی جمع کرادینا یاد ہی نہیں رہی کل آخری تاریخ ہے \_\_\_\_\_  
اسے بل پکڑاتی وہ بولی تھی \_\_\_\_\_

اچھا دیں دے کروا دوں گی \_\_\_\_\_ ان سے بل لیا \_\_\_\_\_

آرام سے ناشتہ کیا اور پھر اپنا بیگ اٹھایا \_\_\_\_\_

اچھا امی جارہی ہوں میں \_\_\_\_\_

وہ بولی

اچھا زرا اپنے ابو کا نمبر تو ملاو صبح نماز پڑھنے کو نکلتے ہیں پھر دس بجے گھراتے ہیں \_\_\_\_\_  
انہوں نے کہا

امی ابو کا موبائیل یہ گھر پر ہے \_\_\_\_\_ ٹیبیل پر پڑے موبائیل کی طرف اشارہ کیا \_\_\_\_\_

لو دیکھو کتنی دفعہ بولا ہے ساتھ لے کر جایا کرے اسے لیکن مجال ہے جو میری کوئی بات  
سنیے یہ \_\_\_\_\_ وہ غصے سے بولی تھیں \_\_\_\_\_

اچھا یہ آپ کا اور آپ کے ان کا معاملہ ہے میں تو چلی \_\_\_\_\_ ان کے گلے لگتی وہ شرارت  
سے بولی \_\_\_\_\_

جاو اللہ کے امان \_\_\_\_\_ انہوں نے پیار کیا اسے \_\_\_\_\_

گھر سے نکلتے ہوئے دعا پڑھ کر جایا کرو \_\_\_\_\_ وہ بولی

جی امی پڑھتی ہوں \_\_\_\_\_ اس نے کہا

انہیں پتہ تھا کہ وہ پڑھتی ہے لیکن پھر بھی انہوں نے یاد دلایا تھا \_\_\_\_\_

اللہ حافظ امی آپ جائے اندر باہر گرمی ہے \_\_\_\_\_ انہیں دھوپ میں کھڑا دیکھ کر وہ بولی

چلی جاو گی تم جاو پہلے \_\_\_\_\_ وہ بولی

وہ گاڑی میں بیٹھی \_\_\_\_\_ شیشے سے انہیں دیکھا جو وہی کھڑی تھیں \_\_\_\_\_

اسنے ہاتھ ہلایا اور گاڑی اگے بڑھا دی \_\_\_\_\_

اس نے کل افس میں بات کی تھی سر سے کہ وہ خود ہی گاڑی چلا لے گی پہلے تو وہ نہیں  
مانیں لیکن بعد میں اس کے یقین دلانے پر مان گے تھے۔

اس کے کمرے کے باہر کھڑی وہ بہت کشمکش میں تھی۔ ایستہ سے دروازہ  
بجایا۔

اجائے۔ اندر سے آواز آئی۔

بھائی کیسی طبعیت ہے اب اپ کی۔؟؟؟ اس نے پوچھا

ٹھیک ہوں۔ اسے دیکھ کر وہ اٹھ کر بیٹھا۔

اس کی طبعیت خراب تھی اس لئے آج افس بھی نہیں گیا تھا۔

باہمی بات کرنی تھی اب سے۔؟؟؟ اس نے کہا

ہیممم بولو۔ زکام ذہ آواز میں وہ بولا

اس نے اس کا چہرہ دیکھا جو بخار کی شدت سے لال ہو رہا تھا۔

بھائی اپنے دوائیں لی۔۔۔؟؟؟ اپنی بات کو ادھورا چھوڑ کر اس نے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ وہ بولا

کیوں۔۔۔؟؟؟؟ اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا

سمجھ نہیں ارہی کونسی بیماری کی دوائیں لوں۔۔۔

وہ حیران ہوئی اس کے بھائی کو اتنا نہیں پتہ کہ بخار کے لئے کونسی دوائیں کھاتے ہیں۔۔۔

بھیا کہی بخار سر پر تو نہیں چڑھ گیا۔۔۔ اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتی وہ بولی

اس کی بات پر وہ بے اختیار مسکرایا۔۔۔ شاید وہ سمجھی ہی نہیں تھی کہ اس نے کہا کیا ہے۔۔۔

اس بہن نے تو اپنے بھائی کو حال دل سنا دیا تھا لیکن وہ بھائی کیسے اپنی بہن کو اپنا حال سناتا کون کون سی اذیتوں سے وہ گزر رہا ہے کن کن دکھوں نے اسے دیمک کی طرح اندر سے ختم کر دیا ہے وہ کیسے بتاتا۔۔۔

عورت پھر اپنے پسندیدہ مرد کے سامنے اپنے دکھ درد بیاں کر دیتی ہے لیکن ایک مرد کے لئے بہت مشکل ہے اپنی پسندیدہ عورت کے سامنے اپنے دوکھوں کو بیاں کرنا وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ وہ اپنی عورت کے لئے پریشانی کا باعث بنے۔

اففف اللہ جی بھائی اپ کو یہ بھی نہیں پتہ اففف کیا بنے گا بھائی اپ کا۔ اپنے پرانے لہجے میں بولی تھی وہ۔

آشال بس ایسی ہی رہا کرو میں پھر ٹھیک ہی ٹھیک ہوں۔ اسے دوائیوں کے ڈبے سے دوائی ڈھونڈتی دیکھ کر وہ بولا۔

بھائی میں اب ایسی ہی رہوں گی ہمیشہ۔ اسے دوائیں دیتی وہ بولی  
مانا کہ دکھ بہت بڑا تھا لیکن اس کی حقدار تو وہ تھی نا اس سے جوڑے رشتے تو نہیں تو پھر  
کیوں وہ اسے پریشان کرے

دل ٹوٹے ہیں ہر موڑ پر ایک نیا زخم ملتا ہے زندگی میں بہت سے لمحے ہوتے ہیں جن میں ہم ٹوٹتے ہیں بکھرتے ہیں لیکن اس کا درد صرف ایک ذات کو سنایا جاتا ہے اور وہ ہے رب کی ذات جو سنتا ہے اور اس درد سے نجات دلاتا ہے



ہم اپنے درد میں اس لہجے میں بول جاتے ہیں کہ دوسروں کو درد دے جاتے ہیں \_\_\_\_\_

لڑکی یہ کونسی کڑوی دوائیں دے دی \_\_\_\_\_ دوائی کھاتا وہ بولا

میرا تو دل کر رہا ہے اس بھی زیادہ کڑوی کھلاؤں اگر ابھی بھی میں نا اتی تو ایسی طرح آرام سے لیٹے رہتے اپ \_\_\_\_\_

تم ہونا \_\_\_\_\_ اس نے کہا

ہاں میں ہوں اپ کچھ نہیں کرنا \_\_\_\_\_

اچھا اچھا بس \_\_\_\_\_ وہ بولا

اس نے گھورا \_\_\_\_\_

چلے باہر چلتے ہیں اندر تو مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے \_\_\_\_\_

اسے بازوں سے پکڑ کر اٹھاتی وہ بولی \_\_\_\_\_

میں بیمار ہوں \_\_\_\_\_ اس نے جیسے یاد دلایا \_\_\_\_\_

جانتی ہوں بیماری میں بندہ جتنا لیٹے اتنی ہی طبیعت خراب ہوتی ہی یوں جیسے صدیوں سے بیمار ہو \_\_\_\_\_ وہ بولی

وہ خود بھی ایسی ہی تھی بیمار ہوتی تو زراہ بھی نہیں آرام کرتی تھی اور پھر جب حد سے زیادہ بیمار ہوتی تو ہسپتال میں جا کر لیٹنا پڑتا تھا اسے \_\_\_\_\_

تقریباً دو منٹ کے بعد اسی کمرے کی کھڑکی کا نظرہ کچھ یوں تھا کہ وہ اس کی بازوؤں پکڑے پورے لان میں چکڑ لگا رہے تھے دوماہ بعد وہ اس طرح واپس سے اپنی پرانی روٹین میں آئے تھے \_\_\_\_\_

اپنے دکھ اللہ کی ذات تک محدود رکھنے چاہیے دوسروں کو اس کی اذیت نہیں دینی چاہیے \_\_\_\_\_

وہ بینک میں بیل جمع کرانی آئی تھی لیکن یہاں اتنی لمبی لائن دیکھ کر اسے تو چکر آنے لگے تھے \_\_\_\_\_

اونہوں چھوڑو انلائن جمع کرا دوں گی۔

کتنے پاگل ہیں یہ سب جو اتنی لمبی لائن میں دھوپ میں کھڑے ہیں اتنا اچھا اپشن ہے گھر بیٹھے موبائیل سے آرام سے جمع کروائے۔ اس نے سوچا تھا

وہ ای ٹی ایم کی طرف آئی وہاں بھی ایک مرد کھڑا تھا اور ایک بندہ اندر تھا۔

اللہ اج ہی کیوں اتنی رش ہے۔ وہ بڑبڑائی۔

تھوڑی دیر بعد وہ بندہ باہر نکلا اور دوسرے بندے نے اسے پہلے جانے کا اشارہ کیا۔

میم اپ جائے۔ اس بندے نے کہا۔

اس نے ایک نظر اسے دیکھا جو شکل سے ہی کیسی اچھے گھر کا معلوم ہوتا تھا۔

شکریہ۔ شکریہ ادا کرتی وہ اندر چلی گئی۔

ہر مرد ایک سا نہیں ہوتا کچھ مردوں کا انداز بتا رہا ہوتا ہے کہ ان کی پرورش کیسی ملکہ نے ہی کی ہے۔

اب اس لڑکے کو کوئی فائدہ نہیں تھا اسے اپنی باری دے کر لیکن عزت و احترام تھا جو اس نے کیا تھا۔

اپنی بائیک لیے وہ سنگنل کے کھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔

اللہ کے نام پر کچھ دے دیں بیٹا۔ ایک عورت جو دیکھنے سے بالکل سہی سلامت لگ رہی تھی اس نے کہا۔

ہیلمنٹ کے اندر سے اس نے اس عورت کو دیکھا جو بہت ہوئی تو تیس سال کی ہی ہوگی سہی سلامت ہو کر پھر بھی مانگنا کیسے ان کے عزت نفس گوارہ کرتی ہے۔ اس نے سوچا اور جیب میں ہاتھ ڈالا۔

یہ کیا جیب میں وائلٹ نہیں تھا۔

لیکن ایک لال رنگ کا سوکانوٹ تھا اس نے وہی اسے پکڑایا۔

اللہ تجھے سلامت رکھے \_\_\_\_\_ اسے دعا دیتی وہ عورت اب دوسری گاڑیوں کی طرف گئی \_\_\_\_\_

وہ اپنا والٹ گھر ہی بھول گیا تھا \_\_\_\_\_

سنگنل کھولے اور اس نے بانیک بینک کے راستے میں ڈالی اب خالی جیبوں کے ساتھ وہ کیا دوستوں کے ساتھ گھومتا \_\_\_\_\_

بانیک بینک کے اگے روکی ہیلمنٹ اتار کر بانیک پر رکھا اور بینک کے سامنے آیا جہاں پہلے سے ہی ایک بندہ کھڑا تھا \_\_\_\_\_

اس لڑکے نے اوپر سے نیچے تک اسے دیکھا اور پھر مسکرایا گیا \_\_\_\_\_

وہ بھی جواباً ہلکا سے مسکرایا \_\_\_\_\_

کون تھا یہ لڑکا وہ تو اسے نہیں جانتا تھا پھر وہ کیوں اسے دیکھ کر مسکرایا \_\_\_\_\_

وہ یہی سوچ رہا تھا جب دروازہ کھولا اور ایک لڑکی اپنے بیگ میں کچھ ڈھونڈتی باہر نکلی \_\_\_\_\_



شکریہ \_\_\_\_\_ اس نے وہاں کھڑے لڑکے کا پھر سے شکریہ ادا کیا \_\_\_\_\_

وہ لڑکا سر ہلاتا اندر چلا گیا \_\_\_\_\_

اس نے پہلی نظر میں ہی اسے پہچان لیا تھا۔ لیکن وہ کیوں اس لڑکے کا شکریہ ادا کر رہی تھی \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اس نے سوچا

وہ اب اپنی گاڑی میں بیٹھی اور آگے چلی گئی \_\_\_\_\_

کیوں وہ لڑکی اسے ہر بار مل جاتی ہے \_\_\_\_\_ اس نے سوچا بے ساختہ اس کی نظر نیچے گرے ایک کارڈ پر پڑی \_\_\_\_\_

وہ جھکا اور وہ اٹھایا \_\_\_\_\_

وہ افیس کارڈ تھا جس میں اس کی ساری معلومات لکھی ہوئی تھی \_\_\_\_\_

اس نے فوراً اسے اس کی تصویر پر اپنے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا رکھ لیا \_\_\_\_\_

وہ اسے ہرگز نہیں دیکھ سکتا وہ جانتا تھا کہ وہ پردہ کرتی ہے تو پھر کیسے وہ اسے بے پردہ کرتا \_\_\_\_\_

بے ساختہ اس کی نظر اس کے نام پر گئی

لیکن زبان سے اس کا نام ادا نہیں کر سکا

نیچے لکھے فون نمبر دیکھا

ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر اس نے اپنا موبائل نکالا اور نمبر اپنے موبائل پر لکھا

کس نام سے سیو کرے اب یہ نمبر وہ غیر ارادی طور پر ہی اس نے اس کا نام ایک نقطہ سے سیو کر لیا

وہ بندہ باہر نکلا اور وہ اندر گیا کاڑھ اپنے موبائل کے کور کے پیچھے رکھ دیا

تقریباً دو منٹ کے بعد وہ اب اپنی بائیک پر بیٹھا اور بائیک چلائی

کہاں ہوگی اب وہ لڑکی کیسے دے گا اسے یہ اس نے سوچا

کیا یہ اپنے پاس رکھ لو نہیں ہر گز نہیں یہ امانت ہے کیسی بھی طرح واپس کرنی ہے

اس نے بائیک ایک جگہ سائڈ پر کھڑی کی اور وہ نمبر نکالا جو اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے

سیو کیا تھا

مسلسل بیل جارہی تھی لیکن دوسری طرف سے وہ اٹھا ہی نہیں رہی تھی۔

پتہ نہیں کون مصیبت ہے یہ۔ گاڑی چلاتی وہ گود میں پڑے موبائیل میں چمکتے نمبر کو دیکھ کر بولی۔

آخر کار مسلسل بجتے موبائیل کو کان سے لگایا۔

وہ خاموش رہی۔

دوسری طرف سے وہ بھی اس کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا۔

اسلام علیکم۔ آخر اسی نے پہل کر کے سلام کیا۔

اس نے نمبر چیک کیا یہ تو کوئی مرد تھا۔ اس نے سوچا اور بولی

وعلیکم اسلام جی۔

اپ کا افسس کارڈ بینک میں نیچے گر گا تھی وہ اب میرے پاس ہے۔ اس نے بتایا۔

وہ حیران ہوئی نظر اپنے بیگ پر گئی۔ گاڑی ایک جھٹکے سے سائڈ پر روکی۔ بیگ اٹھا کر اپنی گود میں رکھا۔

ایک سیکنڈ۔؟؟

میں کیسے یقین کر لوں کہ وہ آپ کے پاس ہے۔ وہ بولی۔

آپ کا یہ نمبر میں نے وہی سے لیا ہے۔ وہ بولا۔

وہ حیران ہوا کیا عجیب لڑکی تھی یہ۔

اس نے موبائل کان سے ہٹایا ہاں کال تو اسی نمبر پر آئی تھی جو اس کے آفس کارڈ پر لکھا تھا۔

ایک تو آج کل دھوکہ بھی بہت ہے کیا کروں۔ پریشانی سے اسی گبراہٹ ہو رہی تھی۔

آنکھیں زور سے بند کی۔

آپ وہ پھاڑ کر پھینک دے۔ بند آنکھوں سے وہ بولی۔

کیا؟؟؟ اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا

کیا وہ اس پر یقین کر لے گی کہ اس نے واقعی وہ پھاڑ دیا ہے۔

جی اگر آپ میں تھوڑی سی غیرت ہے تو پلیز وہ پھاڑ دیجے گا۔

اسے لگا کہ وہ وہی بندہ ہے جس نے اسے اپنی باری دی تھی۔

آپ مجھے اپنی لوکیشن بتا دے میں آپ کو وہاں دیدوں گا۔

وہ بولا

بہت سوچ بچار کے بعد اس نے آخر فیصلہ کیا تھا۔

اوکے میں آپکو سینڈ کرتی ہوں۔

دوسری طرف وہ کچھ بولتا لیکن اس نے اسے پہلے ہی کال بند کر دی۔

عجیب ہی کوئی لڑکی ہے یہ۔ وہ بڑبڑایا۔

اور اس لوکیشن کو دیکھا جو اس نے بھیجی تھی۔



یہ تو کافی دور تھی \_\_\_\_\_

اس نے بایک سٹارٹ کی \_\_\_\_\_

یا اللہ کیا اس شخص نے میرا چہرہ دیکھ لیا ہوگا \_\_\_\_\_؟؟؟ نہیں اللہ جی پلیز اس کے آنکھوں میں پردہ ڈال دینا اللہ مجھ سے بہت بری غفلت ہوگی ہے اللہ پلیز \_\_\_\_\_ اس کے آنسو سیاہ حجاب کو گلا کر رہے تھے \_\_\_\_\_

سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے وہ مسلسل رو رہی تھی گاڑی کے شیشوں سے پڑتی دھوپ اسکی سیاہ گہری آنکھوں میں چھب رہی تھی \_\_\_\_\_

لیکن آج اسے صرف ایک چیز کی فکر تھی کہ کہی اس کا چہرہ اس نامحرم نے نہ دیکھ لیا ہو \_\_\_\_\_

اس نے بہت کہا تھا کہ وہ اپنی تصویر نہیں لگا سکتی کارڈ پر لیکن افس والوں نے یقین دلایا تھا کہ کوئی بھی مرد اپکی تصویر نہیں دیکھے گا اپ کا کارڈ فیمل تیار کرے گی اس لئے وہ مان گئی لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ اپنی ہی غفلت کی وجہ سے آج یہ دن دیکھنا پڑے گا \_\_\_\_\_

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ اس سیاہ گاڑی کے پاس اس نے اپنی بائیک روکی۔

گاڑی کی بیک سائڈ کے شیشے کو اس نے اپنے ہاتھ سے بجایا۔

اس نے پیچھے دیکھا اور گاڑی کا دروازہ کھول کے باہر نکلی۔

یہ لڑکا وہ تو نہیں تھا جو اس نے سوچا ہوا تھا۔

یہ لے۔ اس نے وہ اسے پکڑایا۔

گردن جھکا کر اس نے وہ پکڑا تھا۔

شکریہ۔ دھیمی مگر بھیکی سی آواز میں وہ بولی۔

اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ روئی ہے۔

میں اللہ کو حاضر ناظر رکھ کر کہتا ہوں کہ میں نے اپکا چہرہ نہیں دیکھا آپ بے فکر

رہے۔ اسے موڑتا دیکھ کر وہ بولا۔

اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

یہ لڑکا پہلے بھی کہی دیکھا تھا لیکن کہاں اسے یاد نہیں آیا۔۔۔

وہ کچھ نا بولی اور واپس

سے گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

کیسے یقین کر لے کہ اس نے نہیں دیکھا تھا اسے۔۔۔ اس نے سوچا

لیکن اس نے اللہ کو حاضر ناظر رکھ کر کہا تھا۔۔۔ دل نے گواہی دی

کوئی شخص کتنا ہی جھوٹا کیوں نا ہو لیکن اللہ کو حاضر ناظر رکھ کر جھوٹ نہیں بول

سکتا۔۔۔ وہ بڑبڑائی۔۔۔

پورا راستہ وہ کشمکش میں رہی تھی۔۔۔

اس نے اس سیاہ گاڑی کو دور جاتے دیکھا

ایک دن ایسے گا جب اللہ کو حاضر ناظر رکھ کر ہی میں اپکو اپنا محرم بناؤ گا اور اپکی اجازت

سے ہی اپکو دیکھوں گا۔۔۔

وہ دھیما سا مسکراتا واپس سے اپنی بانیک پر بیٹھا \_\_\_\_\_

اس نے زاریاں کو کال کی کیونکہ اس وقت وہ میٹینگ میں ہوتا تھا \_\_\_\_\_

اشال مجھے چائے بنا دو \_\_\_\_\_ صوفے پر بیٹھتا وہ بولا

اچھا بھائی لاتی ہوں \_\_\_\_\_ وہ بولتی کچن کی جانب چلی گئی \_\_\_\_\_

اس نے کال اٹھائی \_\_\_\_\_

وہ اس کے سامنے اسکی کال بلکل بھی نہیں اٹھا سکتا تھا اس لئے اسے چائے کے بہانے کچن بھیج دیا \_\_\_\_\_

اسلام علیکم \_\_\_\_\_ اس نے سلام کیا \_\_\_\_\_

وعلیکم اسلام کہاں ہے \_\_\_\_\_؟؟؟؟ دوسری طرف اس نے پوچھا

گھر پر \_\_\_\_\_ وہ بولا

کیوں افس نہیں آیا \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

نہیں بیمار ہوں \_\_\_\_\_ اس نے بتایا

اچھا کیا ہوا \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ اس نے پوچھا

بخار \_\_\_\_\_ یک لفظی جواب آیا

ڈاکٹر کے پاس گیا \_\_\_\_\_

نہیں \_\_\_\_\_ وہ بولا

میں دس منٹ تک ارہا ہوں تیار ہو جا \_\_\_\_\_ اس نے کہا

کیوں تیری بارات لے کر جانی ہے کیا \_\_\_\_\_ وہ بولا

ان شاء اللہ ایک دن وہ بھی لے کر جائے گے لیکن فحال تجھے لے کر جانا \_\_\_\_\_

کہاں لے کر جانا ہے \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

بس تو تیار ہو پھر بتاؤں گا \_\_\_\_\_



مرتضیٰ اگر یہ کوئی تیری بے غیرتی ہے تو دیکھ میری طبیعت خراب ہے \_\_\_\_\_ وہ بولا

ڈفرادی تجھے ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤں گا تیار ہو \_\_\_\_\_ اس سے بولتا اس نے کال بند کی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ مرجائے لیکن ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتا تھا \_\_\_\_\_

دوسری طرف اس نے کان سے ہٹا کر موبائیل دیکھا \_\_\_\_\_

اشال رہنے دو چائے کو \_\_\_\_\_ کچن میں اتا وہ بولا

کیوں \_\_\_\_\_؟؟؟ اس نے پوچھا

میرا ایک دوست ارہا اس کے ساتھ جارہا ہوں \_\_\_\_\_

لیکن اپ کی تو طبیعت خراب ہے بھائی \_\_\_\_\_

ہاں ڈاکٹر کے پاس ہی جارہا ہوں \_\_\_\_\_ وہ کہتا اندر چلا گیا \_\_\_\_\_

وہ سمجھ گی تھی کہ کونسا دوست ہے یہ

\_\_\_\_\_ اچھا بھائی \_\_\_\_\_

تقریباً بندرہ منٹ بعد وہ کلینک پر پہنچ ائے تھے۔

دیکھ زاریان یہاں کی جو لیڈی ڈاکٹر ہے وہ میری یونی کی ہی تھی اچھی ہے بہت خوبصورت بھی ہے کماتی بھی ہے گھر بیٹھے بھی تو مزے کرے گا کیا خیال ہے پھر۔۔۔۔۔؟ اس نے کہا

پاس بیٹھے زاریان نے اسے گھورا۔

چل بعد میں گھوری۔ اسے گھورتا دیکھ کر وہ بولا۔

اسلام علیکم۔ اس ڈاکٹر نے سلام کیا۔

وعلیکم اسلام کیسی ہیں سدرہ۔۔۔۔۔؟ اسے سلام کرتا وہ بولا

الحمد للہ ٹھیک اپ سنائے۔ اس بے پوچھا۔

گڈ۔ وہ بولا

یہ میرا دوست ہے اسی وٹامن ایس کی کمی ہے۔ اس نے کہا

اس نے حیرانگی سے ان دونوں کو دیکھا \_\_\_\_\_

جی \_\_\_\_\_ اس نے حیرانگی سے زاریان کو دیکھا جیسے وٹامن ایس کی کمی تھی

زاریان نے پاس بیٹھے مرتضیٰ کو دیکھا

مطلب انہیں وٹامن شادی کی کمی ہے \_\_\_\_\_ مسلسل خود کو دیکھتا پا کر وہ بولا

اچھا پھر اس وٹامن کی مڈسین مارتیج بیورو سے ہی ملی گی \_\_\_\_\_ سدرہ بولی

ہا ہا ہا مذاق کر رہا تھا خیر انہیں بخار ہے \_\_\_\_\_ وہ بولا

اچھا اپ یہاں اکر بیٹھے \_\_\_\_\_

وہ آرام سے اٹھا اور وہاں بیٹھا \_\_\_\_\_

اس نے بلیڈ پر نشتر چیک کیا \_\_\_\_\_

اس کی بازوؤں پکڑی \_\_\_\_\_

اسے بہت عجیب سا محسوس ہوا تھا آج تک وہ کیسی لیڈی ڈاکٹر کے پاس نہیں آیا تھا اور یوں اسے کبھی کیسی لڑکی نے بھی نہیں چھوا تھا سوائے اشال کے۔۔۔

سر اپ کا تو بلڈ پریشر بھی ہائی ہے کوئی سٹریس ہے کیا۔۔۔؟؟؟ پیپر پر نوٹ کرتی وہ بولی

نہیں۔۔۔ وہ بولا

اچھا یہ کچھ مڈسین ہیں میں لکھ رہی ہوں آپ یہ دے انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گے۔۔۔ وہ بولی

وہ خاموش رہا۔۔۔

ایک لڑکے کے لئے بھی ایک لڑکی اسی طرح نامحرم ہوتی ہے جس طرح ایک لڑکی کے لئے لڑکا نامحرم ہوتا۔۔۔

یہ لے۔۔۔ اس نے یہ پرچی اسے پکڑائی

نظریں جھکاتا اس نے لی تھی۔۔۔

لیکن ڈاکٹر سدرہ کا دل یہ جھکی نظریں بہت بری طرح سے ہلا گئی تھیں۔۔۔

اوکے تھینکس ڈاکٹر\_\_\_\_\_ یہ زحمت بھی مرتضیٰ نے کی تھی\_\_\_\_\_

بدلے میں اس نے بہت پیاری سائل پاس کی\_\_\_\_\_

وہ دونوں خاموشی سے باہر نکلے\_\_\_\_\_

\*\*

یہ کیا بکواس کی تھی اندر\_\_\_\_\_ زاریان بولا

کونسی والی\_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

وٹامن والی\_\_\_\_\_ اسنے کہا

وہ تجھے بکواس لگتی ہے\_\_\_\_\_؟؟؟

آہیندہ میری توبہ جو میں تیرے ساتھ کہی اوں زلیل کر کے رکھتا ہے تو\_\_\_\_\_ غصے سے بولا

ہاں ہاں اب لڑکی جو تجھے ڈھونڈ کر دی ہے ایسا ہی کرے گا نا تو\_\_\_\_\_ گاڑی کا دروازہ کھولتا

وہ بولا



اپنی بانیک وہ اسکے گھر کھڑی کر آیا تھا کیونکہ زاریان کمز کم آج اس کے ساتھ ہوا میں نہیں اڑ سکتا تھا۔

ابو اس نا کر مرتضیٰ مجھے اس طرح کی لڑکیاں بلکل بھی نہیں پسند اگر تو یہ سوچ رہا کہ میں اس سے شادی کروں گا تو یہ سوچ اپنے دماغ سے نکال دے۔ وہ بولا

میں نے کب کہا کہ تو اس سے شادی کر تو خود ہی اپنے سے باتیں بنا رہا ہے۔

اس نے حیرانگی سے اس آدمی کو دیکھا جو ایک لمحے میں بدلتا تھا۔

اچھا تو پھر جو اندر بے غیرتیاں کی تھی وہ کیا تھی۔؟؟؟

کونسی بے غیرتیاں۔۔۔ انجان بتا وہ بولا

یہ دیکھ تو مجھے آج سہی سلامت گھر چھوڑ دے۔ اس کے آگے ہاتھ جوڑتے وہ بولا

کیا کرے گا پھر اگر شادی نا کی تو۔؟؟؟ اس نے پوچھا

میں گزارا کر لوں گا تو اپنی بتا۔۔۔ اسے کچھ یاد آیا

مجھے تو مل گئی ہے اپنی خوابوں کی ملکہ۔۔۔ گاڑی چلاتا وہ مسکراتا ہوا بولا

اچھا کیا نام ہے اس کا \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اس نے پوچھا

ان کا نام بہت خوبصورت ہے \_\_\_\_\_

اچھا تو پھر بتا کتنا خوبصورت ہے \_\_\_\_\_

ان کا نام اس قدر خوبصورت ہے کہ مجھے نہیں لگتا میں کبھی اپنی زبان سے ادا کر سکوں  
گا \_\_\_\_\_ اس نے کہا

پاس بیٹھے زاریاں نے بہت حیرت سے اسے دیکھا \_\_\_\_\_

وہ مسکرایا \_\_\_\_\_ میری دعا ہے مرتضیٰ ہے کہ اللہ وہ تجھے دے دے \_\_\_\_\_ اس نے دعا دی

امین لیکن یار ڈیڈ ان کا کیا کروں گا \_\_\_\_\_ پریشانی سے بولا

کوئی بات نہیں تو اللہ سے مانگ لی \_\_\_\_\_ وہ بولا

اللہ سے کبھی معافی تو مانگی نہیں ہے لڑکی کیسے مانگ لوں \_\_\_\_\_ ہلکا سا مسکراتا وہ بولا

تو اللہ سے معافی مانگ وہ معاف بھی کردے گا اور وہ عطا بھی کردے گا جس کی تجھے  
خواہش ہے \_\_\_\_\_

اللہ دیں دے گا کیا\_\_\_؟؟؟؟ اس نے پوچھا

تو اللہ سے مانگ تو سہی\_\_\_

کیسے مانگوں\_\_\_؟؟؟؟ ایک اور سوال

جیسے کوئی بچہ ضد کر کے پیار کر کے اپنی بات منواتا ہے ویسے ہی\_\_\_

شرم اتی ہے اللہ کے سامنے جانے سے\_\_\_ وہ بولا

مرتضیٰ تم اللہ کے سامنے سے اوجھل ہی کب ہوتے ہو جو سامنے جانے سے شرم اتی ہے

اللہ کو ہم بھول سکتے ہیں لیکن اللہ ہمیں کبھی نہیں بھولتا تم ایک دفعہ دعا تو کرو سچے دل سے

معافی تو مانگوں وہ ندامت کے انسو پر ہی معاف کر دیتا ہے\_\_\_

میں کوشش کروں گا\_\_\_ وہ بولا

تم یقین کرنا اس ذات پر وہ کبھی مایوس نہیں کرتا\_\_\_

ہیمممممم\_\_\_ وہ بس اتنا ہی بولا

جاب کب سے سٹارٹ ہو رہی ہے\_\_\_ اسے خاموش دیکھ کر زاریاں نے پوچھا

کچھ دنوں تک \_\_\_\_\_ اس نے بتایا

اچھا پھر کیا ارادے ہیں \_\_\_\_\_؟؟؟؟

یہی کہ ان ہی دنوں میں میں نے سب معاملہ کلئیر کرنا ہے تاکہ جب نیکسٹ ٹائم اوں تو  
بارات لے کر جاوں \_\_\_\_\_ وہ بولا

کچھ زیادہ ہی نہیں جلدی تجھے \_\_\_\_\_

میرے بس میں ہو تو میں انکھیں بند کرو اور جب کھولو تو وہ میرے سامنے ہو \_\_\_\_\_

ستا عاشق \_\_\_\_\_ اس کی بات سن کر وہ بولا

تجھے کیا پتہ کہ یہ عشق کیسے کہتے ہیں کتنے درد ملتے ہیں اس میں تجھے کیا معلوم \_\_\_\_\_

اچھا پھر ایک شعر یاد آیا کہ وہ کہتے ہیں کہ

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا

اگے اگے دیکھ ہوتا ہے کیا

دونوں ایک دوسرے کو تاری مار کر ہنسے اور ہنستے ہیں رہے۔

بیٹا تو اندر سے پورا ہے۔ ہنسی کنٹرول کرتے مرتضیٰ نے کہا

میں اندر سے کیا باہر سے بھی پورا ہوں۔ اس نے کہا۔

اپنی باتوں میں معصروف وہ لوگ اپنی منزل کی طرف راواہ تھے۔

اسلام علیکم۔ گھر میں داخل ہوتی تھکے سے انداز میں سلام کیا۔

وعلیکم اسلام۔ صفیہ بیگم نے جواب دیا۔

کیا ہوا آنکھیں کیوں لال ہیں۔ انہوں نے اس کی لال ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا۔

ویسے ہی ہیں آپ کچھ کھانے کو دے دیں بہت سخت بھوک لگی ہے۔ وہ بولی

اچھا روٹی بناؤں۔؟؟؟ انہوں نے پوچھا

نہیں روٹی نہیں کھانی کچھ اور دے دیں۔



پھر کیا دوں اور \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

وہ اٹھی اور کچن کی شیف پر ہاتھ مارا \_\_\_\_\_

امی یہاں کل میں نے بیسٹ رکھا تھا \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ اس نے پوچھا

وہ ساتھ والی باجی ائی تھی ان کو چائے کے ساتھ رکھ دیا \_\_\_\_\_ انہوں نے بتایا

ہائے امی آپ کو وہی میرا بسکٹ ملا انہیں دینے کو \_\_\_\_\_

مہمان تھی وہ \_\_\_\_\_ انہوں نے جیسے یاد دلایا

مجھے نہیں پتہ مجھے بسکٹ دے ورنہ بھوک سے مار جاؤں گی \_\_\_\_\_ عبا یا اتارتی وہ بولی

نہیں ہے کوئی بسکٹ روٹی کھانی ہو تو وہ بنا دیتی ہوں \_\_\_\_\_ انہیں غصہ چڑھا

ایمی ابو گروسری کے ساتھ بسکٹ کا ڈبہ لائے تھے \_\_\_\_\_ اس نے یاد دلایا

ہاں کھانے کی چیزیں کیسے یاد ہوتی ہیں تمہیں لیکن یہ نہیں پتہ کہ کھر کی کونسی دال ختم ہے

کونسی لائی تھی \_\_\_\_\_

ایمی دے دیں نا \_\_\_\_\_ لاڈ سے بولی

کوئی نہیں ہے مہمانوں کے لئے لایے تھے وہ \_\_\_\_\_

ہاں مہمانوں کو تو اپ میرے دی دیتی ہیں پتہ نہیں وہ کونسے مہمانوں کے لئے لائی ہیں \_\_\_\_\_

بسکٹ سے کہاں پیٹ بھرتا ہے نور \_\_\_\_\_

امی میرا بھر جاتا ہے پلیزززز دیکھے صبح سے نہیں کھائے \_\_\_\_\_ منت کی

اچھا یہ نیچے والے کین میں پڑا ہے \_\_\_\_\_ انہوں نے بتایا

ہائے ہائے میں صدقے \_\_\_\_\_ انہیں پیار کرتی وہ بولی

تمہارے بھائی کی کال آئی تھی کہا رہا تھا کہ اسی سال چکر لگائے گا \_\_\_\_\_ انہوں نے بتایا

اچھا کہاں سے یاد آگئی انہیں ہماری کہی اس گوری نے چھوڑ تو نہیں دیا \_\_\_\_\_ شیف سے ٹیک

لگاتی وہ بسکٹ کھاتی بولی

اللہ نا کرے کیا اولفول بولتی رہتی ہو تم نور اللہ میرے بچے کو ہمیشہ خوش رکھے \_\_\_\_\_

انہوں نے دعا دی

امی دوسروں کے دل دکھا کر خوشیاں نہیں ملتی \_\_\_\_\_ وہ بولی

نور اس نے کیسی کا دل نہیں دکھایا \_\_\_\_\_ انہیں غصہ آیا

اچھا چھوڑی بتائے اور کیا کہا انہوں نے \_\_\_\_\_ انہیں غصہ اتا دیکھ کر وہ بولی

کچھ نہیں \_\_\_\_\_ ناراضگی سے بولی

بتایے نامی \_\_\_\_\_ اس نے ضد کی

کچھ نہیں کہا رہا تھا تمہیں کیا وہ تمہارا لگتا ہی کیا ہے \_\_\_\_\_؟؟؟؟

تو امی سہی تو بول رہی ہوں میں کیوں انہوں نے وہاں شادی کی اکلوتی بہن تھی کتنے ارمان تھے ان کی شادی کے لیکن انہیں کیا میں لگتی ہیں کیا ہوں ان کی انہیں تو بس وہ ایک گوری مل گئی تھی \_\_\_\_\_

نور وہ لڑکی اب مسلمان ہے سمجھی اور میرے بیٹے نے اسے سہارا دیا تھا \_\_\_\_\_ وہ بولی

انہوں نے کہا اور آپ نے یقین کر لیا \_\_\_\_\_ اس نے کہا

میرا بیٹا جھوٹ نہیں بولتا \_\_\_\_\_

ٹھیک ہے مانا کہ مجبوری تھی لیکن ایک دفعہ تو پوچھ سکتے تھے نا چلو پوچھنا نہیں لیکن بتا تو  
سکتے تھے نا \_\_\_\_\_

بتایا تو تھا اس نے \_\_\_\_\_ وہ بولی

ہاں جب نکاح کر لیا تب \_\_\_\_\_

نور جو بھی کیا اس نے ٹھیک کیا تمہارا وہ بھائی ہے اور ہمیشہ رہے گا سبھی \_\_\_\_\_ سخت لہجے  
میں بولی

تو امی میں نے کب کہا کہ وہ میری بھائی نہیں وہ میرے بھائی ہی ہیں اور ہمیشہ ہی رہے گے  
لیکن جو عورت ان کی بیوی ہے اس سے میرا کوئی لینا دینا نہیں \_\_\_\_\_

اچھا ٹھیک ہے لیکن جو ایک عدد اسکا بیٹا ہے وہ کیا اسے بھی تمہارا کوئی لینا دینا  
نہیں \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ انہوں نے پوچھا

پتہ نہیں \_\_\_\_\_ روکھے سے انداز میں وہ بولی

نور خونی رشتے کبھی نہیں ٹوٹ سکتے ہم انہیں چھوڑ تو سکتے ہیں لیکن توڑ نہیں اس لئے اپنا دل بڑا کرو اور قبول کرو مانتی ہو بہنوں کے بہت سے ارمان ہوتے ہیں بھائیوں کو لے کر لیکن \_\_\_\_\_ نور وہ میرا بھی تو بیٹا تھا نا میری بھی خواہشات تھی لیکن میں تو اس کی خوشی میں ہی خوش ہوں پھر تم کیوں اتنی بد ظن ہو \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

امی وہ ایک مرتبہ ابو سے تو پوچھ سکتے تھے نا مجھے سب سے زیادہ اس بات کا دکھ ہے کہ چلو ہمیں مارو گولی لیکن ابو \_\_\_\_\_ انہوں نے کتنی محنت کی ہمارے لئے کتنی سفارشوں سے کتنی محنت سے انہوں نے بھائی کو باہر بھیجا اور بدلے میں انہوں نے کیا کیا ان کے ساتھ \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

نور وہ ان باپ بیٹے کا معاملہ ہے ہمارا کوئی کام نہیں ان کے معاملے میں بولنے کا \_\_\_\_\_

اچھا نہیں بولتی اب اب مجھ سے نہیں ناراض ہو جانا \_\_\_\_\_ انہیں غصے میں دیکھ کر وہ بولی

میرا دماغ خراب کر کے اب تم سے ناراض نا ہو تو اور کیا ہوں \_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_ نہیں نا پلیز \_\_\_\_\_

اچھا نہیں ہوتی جاو جا کر نماز پڑھو اتے ساتھ ہی تقریر شروع کر دی \_\_\_\_\_



وہ بولی

اچھا جارہی ہوں \_\_\_\_\_ انہیں پیار کرتی وہ بولی

اوکے میں چلتا ہوں \_\_\_\_\_ اسے گاڑی کی چابی پکڑاتا وہ بولا

اندر تو آ \_\_\_\_\_ زاریاں بولا

نہیں یار لیٹ ہو گیا ہوں \_\_\_\_\_ وہ بولا

اچھا ٹھیک ہے اللہ حافظ \_\_\_\_\_ وہ بولا

اوکے اللہ حافظ میڈیسن کھائی اور جلدی سے ٹھیک ہو ورنہ میری شادی میں ناچے گا  
کون \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اس گلے سے لگاتا وہ بولا

اوپر اپنے کمرے کی کھڑکی سے اشال نے انہیں دیکھا جو مسکراتے ہوئے کچھ باتیں کر رہے  
تھے کتنے عرصے بعد اسے دیکھا تھا نا \_\_\_\_\_ شاید تین سال یا اس بھی زیادہ \_\_\_\_\_

وہ دونوں گلے مل رہے تھے وہ خاموشی سے پیچھے ہوئی \_\_\_\_\_

وہ اپنی بائیک سٹارٹ کر کے باہر چلا گیا۔

زاریان نے گردن اوپر کر کے دیکھا جہاں اسکی کھڑکی کا پردہ ہل رہا تھا۔

محبت ختم ہو یا نا ہو لیکن جدائی کا درد تو کبھی ختم نہیں ہوتا۔

وہ یہ بات اچھے سے جانتا تھا

وہ دونو بہن بھائی ایک ہی سفر کے مسافر تھے دونوں نے خاموش یکطرفہ محبت کی تھی اور

دونوں کو ہی ایک جیسے ہی درد ملے تھے۔

رات کے ساڈھے بارہ بج چکے تھے لیکن وہ ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔

حیات صاحب اس وقت سخت غصے میں تھے انہیں لگا کہ وہ پی ایم اے جاکر سدھر گیا ہوگا

لیکن مجال ہے جو اسکی شخصیت زراہ سی بھی بدلی ہو۔

دیکھ رہی ہو اپنی نواہزادے کے تماشے وقت دیکھو کیا ہو گیا ہے اور اس گدھے کا کوئی اتا پتہ

ہی نہیں ہے۔ سخت غصے سے وہ بولے تھے

اجائے گا بتا کر تو گیا تھا کہ دوستوں کے ساتھ جا رہا ہے۔۔۔ پاس بیٹھی نورین بیگم بولی  
تمہارے انہیں لاڈ پیار نے اسے بیگار کر رکھا ہے انے دو اج اس گدھے کو سدھارتا ہوں  
میں اسے۔۔۔

وہ خاموشی سے گردن جھکا گئی اندر سے تو وہ بھی بہت پریشان تھی۔۔۔  
تقریباً بیس منٹ بعد وہ جینز کی جیوں میں ہاتھ ڈالے سیٹی کی دھن بجاتا بہت مزے سے  
لاونچ میں آیا۔۔۔

لیکن وہاں بیٹھے حیات صاحب کو وہاں بیٹھا دیکھ کر وہ انے والے حالت کو سمجھ گیا تھا۔۔۔  
اسلام علیکم۔۔۔ اس نے سلام کیا۔۔۔

وعلیکم اسلام اوں اوں تمہارے ہی استقبال کے لئے تمہارے بوڑھے ماں باپ رات کے  
ایک بجے تک یہاں موجود ہیں۔۔۔ سلام کا جواب دیتے انہوں نے طنز کیا۔۔۔



کونسا طریقہ استعمال کرتے ہیں\_\_\_؟؟؟ انہوں نے بہت تجسس سے پوچھا

لوگ کہتے ہیں ناکہ لڑکے کی شادی کردے بیوی ائی گی تو سدھار لے گی

اپ بھی یہی طریقہ استعمال کرے شاید سدھر جاوں\_\_\_ انہیں مفت کا مشوارہ دیتا وہ

جس طرح آیا تھا اسی انداز میں اپنے کمرے میں چلا گیا\_\_\_

انہوں شادی کردوں میری خود کی کوئی بیٹی نہیں ہے لیکن مجھے دوسروں کی بیٹیاں بہت عزیز ہیں\_\_\_ وہ بولے

اب اتنا بھی برا نہیں ہے میرا بیٹا\_\_\_ پاس کھڑی نورین بیگم بولی

تمہارا بیٹا اتنا نہیں بہت بے غیرت ہے سمجھاو اسے\_\_\_ غصے سے کہتے وہ اپنے کمرے کی جانب گئے\_\_\_

پیچھے نورین بیگم اس کے کمرے میں گئی\_\_\_

یہ باہر کیا بول کر ائے ہو\_\_\_؟؟؟ اندر اتی انہوں نے غصے سے پوچھا\_\_\_

مشوارہ دیا ہے انہیں\_\_\_ ان کی بازو پکڑ کر اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھتا وہ بولا



مرتضیٰ کیوں تنگ کرتے ہو انہیں ٹائم دیکھو یہ وقت ہے شریف لڑکو کا گھر انے کا \_\_\_\_\_؟؟؟؟ ڈھیلے سے لہجے میں انہوں نے پوچھا

اچھا ایندہ وقت پر اوں گا لیکن ایک شرط پر \_\_\_\_\_

کیسی شرط \_\_\_\_\_؟؟؟؟

کہ اپ میری بیوی لے ائے \_\_\_\_\_ وہ بولا

مرتضیٰ بیوی بھی اجائے گی لیکن پہلے تم خود کو تو سدھارو حرکتیں ہیں تمہاری بیوی کو سنھلانے کی \_\_\_\_\_

اما وہ کوئی دودھ پیتی بچی تو نہیں ہوگی جیسے میں سنجالوں گا \_\_\_\_\_

بیوی کی ذمہ داری ہوتی ہے کوئی مذاق نہیں شادی \_\_\_\_\_

اما اپ ڈیڈ سے بات تو کرے \_\_\_\_\_

کس بارے میں \_\_\_\_\_؟؟؟؟ انہوں نے نا سمجھی سے پوچھا

شادی کے بارے میں \_\_\_\_\_ وہ بولا

اسی لڑکی سے \_\_\_\_\_ انہوں نے پوچھا تھا

جی \_\_\_\_\_ وہ بولا

پتہ چلا کون ہے وہ \_\_\_\_\_؟؟؟

جی \_\_\_\_\_ انج ہی پتہ لگا ہے

کون ہے بتاؤں مجھے بھی \_\_\_\_\_ انہوں نے بے چینی سے پوچھا

میں اپ کو اڈرٹس دوں گا اپ ڈیڈ کے ساتھ وہاں جائے گی اور بات کرے گی \_\_\_\_\_

لیکن بیٹا کیسے ہم چلے جائے نا وہ ہمیں جانتے ہیں نا ہم انہیں \_\_\_\_\_؟؟؟؟

اما اپ کو جب میں بولوں گا اپ جسٹ وہاں چلی جانا لیکن فحال اپ ڈیڈ سے بات کرے \_\_\_\_\_

اچھا ابھی آرام کرو میں بات کروں گی \_\_\_\_\_ کہتی وہ بیڈ سے اٹھی \_\_\_\_\_

اما میں جانے سے پہلے یہ سب معاملہ کلئیر کرنا چاہتا تاکہ جب نیکسٹ ٹائم اوں تو شادی

کرلو \_\_\_\_\_ اس نے کہا

اچھا میں بات کرتی ہوں تمہارے ڈیڈ سے ابھی تم سو جاو \_\_\_\_\_ اسے پیار کرتی وہ باہر چلی گئی \_\_\_\_\_

تیار ہو جائے محترمہ شادی کے لئے ارہا ہے اپکا شہزادہ اپکو بیاہنے کے لئے \_\_\_\_\_ اسے اپنے ذہن میں لاتا وہ خود سے بولا

وہ بول تو ایسے رہا تھا کہ جیسے وہ تو اسی کے انتظار میں بیٹھی کہ کب وہ رشتہ لائے اور وہ اس سے شادی کرے

اسے نور حیا کہتے ہیں جو اسانی سے تو خود کی بات بھی نہیں مانتی تھی \_\_\_\_\_

فاطمہ تم سے کتنی مرتبہ بولا ہے کہ اپنی چیزیں سنبھال کر رکھا کرو \_\_\_\_\_ اسے ایک سفید رنگ کا کاغذ پکارتی سدرہ بولی

ایسی پتہ ہی نہیں چلتا کہ کب چیزیں گم ہو جاتی ہیں \_\_\_\_\_ اسکے ہاتھ سے کاغذ لیتی وہ بولی

انسان بن جاو تھک گئی ہو میں تمہاری چیزیں سنبھالتی سنبھالتی \_\_\_\_\_

اچھا ایندہ سنبھالو گی \_\_\_\_\_ وہ بولی

پہلے اپکی تو شادی ہو جائے پھر میری بات کرنا ابھی سے ہی شادی \_\_\_\_\_ وہ بولی

میں کب بڑی بنی میں تو چھوٹی ہی ٹھیک ہوں اپ بڑی ہیں اسی لئے پہلے اپنی شادی ہوگی۔ وہ بولی

فاطمہ انسان بنو سمجھ۔۔۔ اسے انکھیں دیکھاتی باہر نکل گئی۔۔۔

دل بہت عجیب طرح سے دھڑکا تھا شادی کے نام سے \_\_\_\_\_

اونہوں بس بڑے ہونے کا روب جھاتی ہیں بے شک جو مرضی کرے شادی تو پہلے اپنی ہی ہوگی وہ بڑبڑائی

✻ ✻

میم یہ اپ کے لئے آیا ہے۔۔۔ وہ ابھی ابھی افسِ پہنچی تھی اور اتے ساتھ ہی اسکے کلرک نے ٹیبل پر پڑے پھولوں کے بوکے کے بارے میں بتایا۔۔۔

اچھا کون دے کر گیا ہے یہ۔۔۔؟؟؟ اسے لگا کہ فاطمہ ہو گی کیونکہ ایک وہی تو تھی اسکی زندگی میں جو یہ سب دیتی تھی۔۔۔

میم ایک ڈراویور تھا۔۔۔ اس نے بتایا۔۔۔

وہ حیران ہوئی کونسا ڈریوار جس کی اتنی ہمت ہوئی۔۔۔

اچھا اپ جائے میں دیکھتی ہوں۔۔۔

جی اچھا۔۔۔ وہ بندہ تابعداری سے کہتا باہر نکل گیا۔۔۔

اس نے ٹیبل پر پڑے بوکے کو اٹھایا۔۔۔

اس میں ہر قسم کا پھول تھا ہر رنگ کا۔۔۔

عموما پھول گلاب کے دئے جاتے ہیں لیکن یہ کونسا بندہ ہے جس نے پھولوں کی منڈی ہی بھیج دی۔۔۔



اپنی کرسی پر بیٹھتی وہ بولی۔

اس نے بوکے سائڈ پر رکھا۔ غیر ارادی طور پر اسکی نظر ایک چھوٹے سے کارڈ پر پڑی۔ اس نے آرام سے کارڈ نکالا۔

وہ چھوٹا سا سیاہ رنگ کا کارڈ تھا جس پر سنہرے رنگ سے "سید مرتضیٰ علی شاہ" لکھا تھا۔

وہ سمجھ گئی کہ یہ ایسے عظیم شخصیت کا کارنامہ ہے۔

لیکن اللہ یہ ہے کون۔؟؟؟ کارڈ ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔

نام کتنا پیارا اور کر توت دیکھو ٹھہر کی آدمی زراہ ہاتھ تو چڑھو میرے پھر مزہ چکھاو گی کہ لڑکیوں کو پھول بھیجنے کا وہ مسلسل

خود سے بولے جارہی تھی۔

نظریں ان پھولو پر جمائے وہ مسلسل سوچ رہی تھی۔ خیالی دنیا سے باہر نکلی اور مسلسل بچتے فون کو دیکھا جہاں سی انجان نمبر سے کال ارہی تھی۔

کون ہے یہ \_\_\_؟؟ وہ خود سے بولی۔

مسلسل بجتے فون سے اکتا کر اس نے کال اٹھائی۔

اسلام علیکم \_\_\_ دوسری طرف سے کیسی نے سلام کیا۔

یہ آواز پہلے بھی کہی سنی تھی لیکن کہاں \_\_\_؟؟؟ یہ یاد نہیں آیا

وعلیکم اسلام جی کون \_\_\_؟؟ سخت سے لہجے میں بولی

سید مرتضیٰ علی شاہ \_\_\_ اس نے پورے نام سے تعارف کروایا۔

اچھا تو آپ ہیں وہ ٹھہرکی شخصیت \_\_\_ وہ بولی

دوسری طرف وہ بے اختیار اسکی اس بات پر مسکرایا۔

جی \_\_\_ ہنسی ضبط کرتا وہ بولا۔

ایک مشورہ دو آپ کو \_\_\_ غصہ سے بولی۔

جی جی ضرور ایک کیوں ہزار مشورے دے \_\_\_ سیدھا ہو کر بیٹھتا وہ بے تابی سے بولا۔

اپ نا اپنے نام کے ساتھ سے سید ہٹا دے\_\_\_\_\_

کیوں\_\_\_\_\_؟؟؟ حیرانگی سے پوچھا\_\_\_\_\_

کیونکہ سیدوں کو یہ کام زیب نہیں دیتے\_\_\_\_\_

کون سے کام\_\_\_\_\_؟؟؟؟ اس نے پوچھا\_\_\_\_\_

غیر لڑکیوں کو پھول بھیجنے والے کام\_\_\_\_\_ ایک ایک لفظ چبا کر بولتی وہ فون بند کر گئی\_\_\_\_\_

دوسری طرف اس نے حیرات سے موبائیل کو دیکھا\_\_\_\_\_

کیا چیز تھی یہ ہر وقت غصے میں\_\_\_\_\_

یا اللہ میں ہس مکھ سا لڑکا کیسے\_\_\_\_\_

اس لڑکی سے گزارا کروں گا\_\_\_\_\_ صدمے سے بولا\_\_\_\_\_

دوسری طرف اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس آدمی کا منہ توڑ دے\_\_\_\_\_

غصے ضبط کرنے سے چہرہ لال ہو رہا تھا\_\_\_\_\_

اپنے افس میں بیٹھے وہ مسلسل پین کی نوک پر نظریں جمائیں ہوا تھا۔

کہاں ہوگی وہ۔۔۔ کیا میں اسے یاد بھی ہوں گا۔۔۔ میں کیسے یاد ہو سکتا ہوں

اپنے ہی سوال کے جواب میں وہ بے بسی سے مسکرایا۔

بے ساختہ اس کی نظر سامنے بیٹھی فاطمہ پر پڑی۔

اسے کچھ معلوم ہوگا۔۔۔ نمبر تو کمز کم ہوگا ہی۔۔۔ اس نے سوچا۔

وہ ابھی اسی بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ امجد اس کا کلرک اند آیا۔

سر کلائنٹ اگے ہیں۔

اوکے ارہا ہوں۔۔۔ وہ بولتا کرسی سے اپنا کوٹ اٹھایا اور باہر نکل گیا۔

حیات صاحب بات سنیں۔۔۔ انہیں چائے پکراتی نورین بیگم بولی۔

ہممم بولیں۔۔۔ اخبار پڑھتے وہ بولے

اسے تو رکھے۔۔۔ ان کے ہاتھ سے اخبار لی اور ٹیبل پر رکھی۔۔۔

میں کانوں سے سنتا ہوں

اور آنکھوں سے دیکھتا ہوں آپ بولے۔۔۔ انہوں نے کہا

میں آپ سے بہت ضروری بات کرنے لگی ہوں۔۔۔

میں جانتا ہوں آپ کی ضروری باتیں۔۔۔

حیات صاحب سیریس ہو جائے۔۔۔

اچھا بولے۔۔۔ چائے کا سپ لیتے وہ بولے

میں مرتضیٰ کی شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

اچھا اور یہ بات بھی اس نالائق نے ہی بولی ہوگی آپ سے۔۔۔

ہاں اسی نے بولی ہے اور ویسی بھی اب اسکی عمر ہوگی ہے۔۔۔



اس کی عمر ہوگی ہے لیکن اس کی حرکتیں ہیں شادی والی کل رات بھی کتنے بجے گھر آیا تھا  
\_\_\_\_ اور ابھی دیکھو دس بج گئے ہیں لیکن وہ گدھا ابھی بھی گدھے بیچ کر سویا ہوا ہے اور تم  
بول رہی ہو کہ شادی کر دو \_\_\_\_

سدھر جائے گا نا شادی کے بعد \_\_\_\_ وہ بولی

اچھا کیا گارنٹی ہے کہ وہ شادی کے بعد سدھر جائے گا \_\_\_\_ انہوں نے پوچھا \_\_\_\_

اپنی پسند اور مرضی سے کر رہا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ جو کام بھی وہ اپنی مرضی سے کرتا  
ہے تو پورا کرتا ہے چاہئے کتنا ہی مشکل کیوں نا ہو \_\_\_\_

ہاں کی ہوگی اس نے اپنی طرح کی ہی پسند \_\_\_\_ میں بتا رہا ہوں نورین کہ مجھے بہو حیا دار  
چاہئے \_\_\_\_

شرعی پردہ کرتی ہے وہ \_\_\_\_ انہوں نے بتایا \_\_\_\_

میں مان ہی نہیں سکتا کہ مرتضیٰ ایسی لڑکی کو پسند کرتا ہے \_\_\_\_ وہ نفی میں گردن ہلاتے  
بولے

ایک دفعہ دیکھ تو لے پھر کہیے گا \_\_\_ انہوں نے اصرار کیا

اچھا وقت آنے میں دیکھ لے گے \_\_\_

وہ کہا رہا تھا کہ جب وہ بولے گا تو ہم اس لڑکی کے گھر جائے گے \_\_\_ انہوں نے بتایا

میں اس کا باپ ہوں وہ میرا باپ نہیں فلحال آپ اسے اٹھائے جا کر \_\_\_

میں بتا رہی ہوں حیات صاحب کہ اس دفعہ آپ نے میرے بیٹے کے ساتھ کوئی زیادتی کی نا

تو میں آپکو کبھی معاف نہیں کروں گی \_\_\_ وہ کہتی اوپر اسکے کمرے کی طرف گئی \_\_\_

وہ ابھی ہی میٹنگ روم سے باہر نکلا تھا \_\_\_ میٹنگ کے دوران بھی اسے گھر سے کال آتی رہی

تھی اس لئے اس نے موبائیل بند کر دیا تھا \_\_\_

وہ ابھی کال کرنے ہی لگا تھا کہ واپس سے گھر سے کال آگئی \_\_\_

اسلام علیکم \_\_\_ دوسری طرف سے خان بابا نے سلام کیا

وعلیکم اسلام جی خیریت \_\_\_؟؟؟ اس نے پوچھا

بیٹا وہ آشال \_\_\_\_\_ انہوں نے بات ادھوری چھوڑی \_\_\_\_\_

کیا ہوا آشال کو \_\_\_\_\_ اپنے روم کی طرف جاتے جاتے وہ وہی روکا \_\_\_\_\_

وہ اشال بیٹی بے حوش ہو گئی ہے \_\_\_\_\_ یہ کہا کے انہوں نے کال بند کر دی \_\_\_\_\_

لیکن دوسری طرف اسے لگا کہ اس کے اوپر افیس کی چھت گر گئی ہو \_\_\_\_\_

اشال بے حوش ہو گئی تھی لیکن کیوں \_\_\_\_\_؟؟؟ ایسے کئی سوال تھے اسکے ذہن میں \_\_\_\_\_

سر یہ ایمیل ہو گئی ہے فائنل \_\_\_\_\_ فاطمہ اسے کھڑا دیکھ کر بولی

لیکن اس نے کچھ نہیں سنا تھا اسے بس اتنا ہی سنائی دیا کہ آشال بے حوش ہو گئی ہے \_\_\_\_\_

وہ بھاگا تھا افیس سے اسے کچھ سمجھ نہیں آیا کہ وہ کہاں جائے \_\_\_\_\_؟؟ کس کو پکارے \_\_\_\_\_؟؟

کس سے مدد مانگے \_\_\_\_\_؟؟ کوئی نہیں تھا اس وقت اس کے ساتھ \_\_\_\_\_ وہ تنہا تھا \_\_\_\_\_

لیکن محافظ تنہا ہی ہوتے ہیں \_\_\_\_\_

پارکنگ ایریا میں کھڑی اپنی گاڑی کی طرف آیا \_\_\_\_\_ گاڑی سٹاٹ کی اور گھر کی طرف

جاتا پندرہ منٹ کا راستہ اس نے سات منٹ میں طے کیا \_\_\_\_\_

دوسری طرف اسی جگہ پر ساکڈ سی کھڑی فاطمہ حیران ہوئی تھی کہ کیا ہوا تھا اسے کہی گھر میں کوئی مسئلہ؟؟؟ لیکن سر کی تو ایک ہی چھوٹی بہن ہے۔ اس کے ساتھ کچھ۔۔۔ دماغ اس وقت عجیب و غریب باتیں سوچ رہا تھا۔۔۔ نہیں اللہ پلیرز سر کی مشکلات کو آسان کرنا وہ بہت اچھے ہیں ان کی پریشانی دور کرنا۔۔۔ اس نے سچے دل سے دعا کی تھی۔۔۔

کہاں ہے آشاں؟؟؟ اس نے خان بابا سے پوچھا۔۔۔

اپنے کمرے میں۔۔۔ انہوں نے بتایا۔۔۔

وہ اوپر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔

اس کے کمرے کا دروازہ کھولا جہاں وہ سامنے بیڈ پر بے حوش پڑی تھی۔۔۔

آشاں گڑیا انکھیں کھولو۔۔۔ اس نے اس کا چہرہ تھپکایا۔۔۔

اس نے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور سیڑھیاں پھلانگتا نیچے آیا۔۔۔

اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹایا۔۔۔

گاڑی کا دروازہ بند کیا اور اپنی لیے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا۔۔۔

لیکن روکا اور شیشے سے اس کی طرف دیکھا جہاں اس کا دوپٹہ گلے پر پڑا تھا

اس کی بہن بے حوش ہوئی تھی اس کی غیرت نہیں مری تھی۔

اسے کہاں گوارا تھا اپنی بہن کا بے پردہ ہونا۔

وہ واپس سے اوپر کی طرف بھاگا۔

اس کی الماری کھولی سارے کپڑے اس نے نیچے پھینکے تھے کہی آخر میں جاکر اسے اس کی سفید چادر ملی تھی۔

زیادہ تر وہ عبایا پہنتی تھی اس لئے چادر کہی کپڑوں کے نیچے چلی گئی تھی۔

وہ واپس اس کی طرف آیا اور اسے اچھے سے چادر اوڑھی۔

ذلت کی زندگی سے غیرت کی موت اچھی ہے۔ یہ بات اس کے والد نے اسے بچپن

میں بتائی تھی لیکن آج جاکر اسے اس بات کی سمجھ آئی تھی۔

گاڑی میں بیٹھا اور سٹارٹ کر کے ہسپتال کی جانب گاڑی کی۔



وہ ہر مشکل میں تنہا ہوتا تھا کوئی ساتھ نہیں ہوتا تھا اپنے درد خود تک رکھے ہوئے وہ لڑکا  
اج ٹوٹ رہا تھا ضبط ختم ہو رہا تھا \_\_\_\_\_

پانچ منٹ میں وہ ہسپتال پہنچا تھا \_\_\_\_\_

ڈاکٹر اسے اندر لے گے تھے \_\_\_\_\_

کوریدر میں چکر کاٹا وہ مسلسل اس کے لئے دعا کر رہا تھا \_\_\_\_\_

کاش آشاں تم ویسی ہی رہتی کمزرم ایک کونے میں بیٹھ کر رو تو لیتی تھی ناب خوشی کا ماسک  
چہرے پر سجائے تم ہسپتال تک آگئی \_\_\_\_\_

آشاں اپ کے ساتھ ہیں \_\_\_\_\_ پیچھے سے کیسی نے اکر پوچھا تھا \_\_\_\_\_

وہ موڑا \_\_\_\_\_

جی میرے ساتھ ہیں \_\_\_\_\_ وہ بولا

لیکن دوسری طرف وہ حیران ہو گئی تھی یہ وہی تھا مغرور سا خان جو اس دن اس کے کلینک  
پر آیا تھا \_\_\_\_\_

ماٹھے پر بکھرے بال گریبان نے کھلے بٹن لال ہوتی سیاہ آنکھیں۔۔۔ وہ تو اس وقت کہی سے بھی اسے وہ والا زاریاں نہیں لگا تھا وہ تو کوئی ہارا سا ٹوٹا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔

سر اپنی پیشینٹ بہت سیریس ہیں ہم نے انہیں ای سی یو میں شفٹ کر دیا ہے۔۔۔ اس نے بتایا۔۔۔

لیکن ڈاکٹر ہوا کیا ہے میری بہن کو۔۔۔؟؟؟

انہیں نرویس بریک ڈاون ہوا ہے۔۔۔

وہ ہل نہیں سکا اسے نرویس بریک ڈاون ہو گیا۔۔۔

اپ پریشان نہیں ہو زندگی موت اللہ کے ہاتھ ہے ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کرے گے۔۔۔ اس نے کہا

وہ کچھ نا بولا خاموشی سے پاس لگے بیچ پر بیٹھا۔۔۔

وہ ان مردوں میں سے نہیں تھا جو جذبات میں اجائے وہ اللہ سے مانگنے والوں میں سے تھا۔۔۔ وہ صبر و شکر کرنے والا بلند حوصلہ رکھنے والا لڑکا تھا۔۔۔

پاس کھڑی سدرہ کے دل کو کچھ چبا تھا \_\_\_ کاش وہ اس وقت اسے حوصلہ دے سکتی اس کا  
سہارا بن سکتی \_\_\_

سر اپ پریشان نہیں ہو اللہ سب بہتر کرے گا \_\_\_ اسے حوصلہ دیتی وہ وہاں سے چلی  
گئی \_\_\_

پتہ نہیں اسے اس حالت میں دیکھ کر اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھی \_\_\_

پیچھے کھڑی نرس حیران ہوئی تھی وہ تو سخت دل لڑکی تھی جو کبھی نہیں روتی تھی تو آج  
کیوں \_\_\_؟؟؟؟

اس کی زندگی کوئی عام لڑکیوں کی زندگی کی طرح نہیں تھی وہ بچپن سے ہی خون ہی خون  
دیکھتی آئی تھی ایک پتھر دل رکھنے والی لڑکی تھی وہ \_\_\_

کاش مرتضیٰ تمہاری اور میری دوستی نا ہوئی ہوتی \_\_\_ کاش تم ہماری زندگیوں میں نا آتے

اج میری بہن جس حالت میں ہے اس کی ذمہ دار تم ہو۔

بیچ پر بیٹھا وہ سوچ رہا تھا

وہ انہیں سوچو میں تھا کہ جیب میں رکھا فون بجا۔

اس نے فون نکالا۔

اس کا نام دیکھ کر اس نے زور سے انکھیں بھینجی۔

تمہارا قصور بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی میری بہن کی اس حالت کے ذمہ دار تم ہو۔

وہ خود سے بولا۔

اس وقت وہ بالکل بھی اسکی کال نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔ لیکن اسے اس وقت اسکی بے حد

ضرورت تھی۔

اسلام علیکم۔ کال اٹھاتے ہی دوسری طرف سے اس نے سلام کیا۔

وعلیکم اسلام۔ ایستہ سے تھکے تھکے سے لہجے میں بولا۔

کہاں ہے \_\_\_؟؟؟ اس کا ارادہ آج کہی باہر گھومنے کا تھا \_\_\_

ہسپتال \_\_\_ یک لفظی جواب دیا

ہسپتال خیریت \_\_\_؟؟؟ اس نے پوچھا

اشال کو نروس بریک ڈاون ہوا ہے \_\_\_

سیڑھیاں اترتا وہ روکا \_\_\_ کون اشال \_\_\_؟؟؟ ذہن میں سوچا

اور پھر ایک جھٹکے سے کیسی کی ہنسی چہرے کے سامنے آئی تھی \_\_\_

اوو وہ چھوٹی سی لڑکی \_\_\_ ذہن میں سوچا \_\_\_

ایسا ہی ہوتا ہے جب ہم کیسی کو دل میں بہت گہرا یوں تک بسا لے نا تو وہ ہمیں ذہن سے

ہی بھلا دیتا ہے \_\_\_

اوہہ کونسے ہسپتال میں ہو مجھے بتاؤں میں ارہا ہوں \_\_\_ وہ بولا

اسے اس وقت اسکی ضرورت تھی اس لئے منع نہیں کر سکا اور ہسپتال کا نام بتا دیا \_\_\_



اوکے تم پریشان نہیں ہونا میں دس منٹ میں اتا ہوں \_\_\_\_\_ اسے تسلی دیتا کال بند کردی \_\_\_\_\_

اما اما اما \_\_\_\_\_ انہیں آوازیں دیتا وہ ان کے کمرے میں آیا \_\_\_\_\_ جہاں وہ عصر کی نماز ادا کر رہی تھی \_\_\_\_\_

کیا ہوا بیٹے \_\_\_\_\_ جائے نماز تہ کرتی انہوں نے پوچھا

اما زاریان کی سسٹر کو بروس بریک ڈاون ہوا ہے وہ ہسپتال میں ہے میں جا رہا ہوں اب چلے گی کیا \_\_\_\_\_؟؟؟؟

اللہ خیر کیا ہوا اس چنچل سی لڑکی کو \_\_\_\_\_ وہ صدمے سے بولی \_\_\_\_\_

کاش انہیں پتہ ہوتا کہ اس چنچل سی لڑکی کی اس حالت کی وجہ ان کا یہ بگڑا صاحبزادہ تھا \_\_\_\_\_

پتہ نہیں اب چلے گی \_\_\_\_\_؟؟؟

ہاں ہاں میں جاو گی کتنی پیاری سی تو بچی ہے اللہ پاک صحت دے اسے \_\_\_\_\_ کہتی اپنا بیگ  
الماری سے نکلنے گئی

آمین \_\_\_\_\_ وہ بولا

انہوں نے اس کے ساتھ بانیگ پر جانا نہیں تھا اس لئے وہ اپنے کمرے سے گاڑی کی چابی  
لینے گیا \_\_\_\_\_

سر یہ کچھ میٹرین ہیں اچو ہو سپٹل کی فارمیسی سے مل جائے گی \_\_\_\_\_ اس پرچی پکڑاتی وہ  
بولی

اوکے میں لے اتا ہوں \_\_\_\_\_ اس کے ہاتھ سے پرچی لیتا وہ بولا

سنیں \_\_\_\_\_ اسے اگے جاتا دیکھ کر اس نے پیچھے سے پکارا \_\_\_\_\_

لیکن اس نے شاید سنی ہی نہیں تھی اس کی آواز \_\_\_\_\_ وہ اگے چلا گیا

وہ اپنے روم میں ائی سامنے ٹیبل پر سینڈوچ اور جوس پڑا تھا جو اس نے کچھ دیر پہلے اپنے لئے مانگوائے تھے۔

اپنے ہاتھ دھوئیں اور اپنی کرسی میں چاکر بیٹھی۔

جوس کا ایک گھونٹ بھرا۔

سینڈوچ وہ منہ کے قریب لے کر گئی ہی تھی کہ اسے اسکی بکھری سی حالت ذہن میں ائی۔

کیا انہوں نے کچھ کھایا ہوگا؟؟؟؟ وہ خود سے بولی

وہ جب بھی باہر اتی تو وہ وہی کوریڈور میں چکر کاٹ رہا ہوتا تھا

تو کہاں اس نے کچھ کھایا ہوگا۔

اس نے سینڈوچ واپس رکھ دیا۔

دل ہر چیز سے بے زار سا ہو گیا تھا۔

کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر اس نے آنکھیں موندی۔

بند ہوتی آنکھوں کے پیچھے پھر سے اس کا چہرہ لہرایا

کیوں وہ شخص ذہن میں سوار ہو چکا ہے۔۔۔؟؟؟؟

آنکھیں چھٹ سے کھولی اور باہر نکل آئی اندر گھبراہٹ سی ہو رہی تھی۔۔۔

اپنے آفیس روم میں بیٹھی وہ کیسی فائیل میں معصوف تھی۔۔۔

ایک جھٹکے سے اس نے سر اٹھایا اور ٹیبل پر پڑے فون میں ابو کا نمبر ڈائل کیا

اسے ابھی ابھی پتہ چلا تھا کہ ان کی شام سات بجے کوئی میٹنگ ہے۔۔۔

اس کا دل تو منع کرنے کا تھا لیکن پہلی میٹنگ تھی اس کی یہاں اس لئے خاموش ہوگی۔۔۔

اسلام علیکم ابو۔۔۔!!!!

وعلیکم اسلام کیسی ہو بیٹا۔۔۔ دوسری طرف سے وہ بولے

الحمد للہ ٹھیک اپ سنائے \_\_\_؟؟؟

ہم بھی ٹھیک ہیں \_\_\_

اچھا ابو اج میں تھوڑا لیٹ ہو جاؤں گی \_\_\_

کیوں خیریت \_\_\_؟؟؟؟

جی ابو وہ ایک میٹنگ ہے نا اس لیے \_\_\_

اچھا \_\_\_ وہ بولے لیکم ان کی آواز سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ پریشان سے ہو گے ہیں

جی ابو اپ فکرنا کریں \_\_\_ وہ بولی

ٹھیک ہے بیٹے دیکھ سن کر انا \_\_\_

جی ابو ٹھیک ہے اللہ حافظ \_\_\_

ٹھیک ہے اللہ حافظ \_\_\_



اس نے کال بند کی۔۔۔ اب جاب کرنی ہے تو یہ سب تو ہوگا ہی نا خیر اللہ کے حوالے۔۔۔ وہ خود سے بولی اور سر ٹیبل پر رکھا۔۔۔

\*\*\*

وہ ابھی ابھی ہی ہستال پہنچے تھے۔۔۔  
اسے کوریڈور میں چکر کاٹنا دیکھ کر وہ وہاں ائے۔۔۔  
اسلام علیکم بیٹا۔۔۔ نورین بیگم نے سلام کیا  
وعلیکم اسلام انٹی بیٹھے۔۔۔ سلام کا جواب دیتا اس نے انہیں بیٹھنے کا کہا  
کیسی طبیعت ہے اب آشال کی۔۔۔؟؟؟ انہوں نے پوچھا  
ابھی ائی سی یو میں ہی ہے۔۔۔ اس بے بتایا

اللہ بہتر کرے گا پریشان نہیں ہونا۔۔۔ انہوں نے تسلی دی۔۔۔

لیکن ایسی کیا بات ہوگی جو نروس بریک ڈاون ہو گیا۔۔۔؟؟؟ پاس کھڑے مرتضیٰ نے پوچھا

اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ اسے کیسے بتاتا کہ اسے کیا ہوا کس بات پر ہوا کونسے دکھ سے ہوا کچھ بھی نہیں تھا بتانے کو

پتہ نہیں \_\_\_\_\_ صرف اتنا ہی بولا

اچھا تم پریشان نا ہو وہ ڈاکٹر سدرہ یہی ہوتی ہے میں اس سے بات کرتا ہوں \_\_\_\_\_ اسے تسلی دیتا بولا

وہی یہ کیس دیکھ رہی ہے \_\_\_\_\_ اس نے بتایا

اچھا چلو تم پریشان نہیں ہو \_\_\_\_\_ ایک بار پھر سے تسلی دی

لیکن یہ تسلی اسے دل پر خنجر کی طرح لگی تھی

شام سے رات ہوگی تھی لیکن اسے ابھی تک حوش نہیں آیا تھا

زاریان اب ہمت ہار رہا تھا قطرہ قطرہ اب وہ بکھر رہا تھا

انٹی اپ گھر چلی جائے تھک جائے گی اپ \_\_\_\_\_ وہ نورین بیگم سے بولا

نہیں بیٹا میں کیسے گھر جاؤں ابھی تک حوش میں نہیں آئی \_\_\_\_\_ وہ بولی

اما آپ کو میں چھوڑا ہوں اور میں یہی ہوں \_\_\_\_\_ مرتضیٰ بولا

نہیں تم جاوے شک لیکن میں جب تک نہیں جاتی جب تک اشال کو حوش نہ آئے \_\_\_\_\_  
انہوں نے ضد کی

آپ نے میڈیسن بھی تو نہیں لی \_\_\_\_\_

زاریان بولا

جاو مرتضیٰ میری دوائیاں یہی لے آؤ \_\_\_\_\_ انہوں نے مسئلے کا حل بتایا

زاریان نے مرتضیٰ کو دیکھا اس نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ میں لے آتا ہوں \_\_\_\_\_

اچھا میں لے آکر رہا ہوں \_\_\_\_\_ وہ بولتا باہر نکل گیا

باہر نکلا تھا کہ اسے سدرہ دیکھائی دی \_\_\_\_\_

اسلام علیکم \_\_\_\_\_!! سدرہ نے سلام کیا

وعلیکم اسلام ڈاکٹر \_\_\_\_\_ اس نے جواب دیا

اپ یہاں خیریت \_\_\_\_\_ اس نے پوچھا

ہاں وہ میرے دوست کی بہن یہاں اڈمیٹ ہے \_\_\_\_\_ وہ کیا نام ہے تھا اس کا \_\_\_\_\_ وہ اس کا نام بھول جاتا تھا

ہاں آشاں آشاں نام ہے \_\_\_\_\_ فوراً سے یاد آیا

اوہ اچھا میں ابھی اسی کے پاس سے ارہی ہوں \_\_\_\_\_ اس نے بتایا

اچھا کیسی طبعیت ہے اب اسکی \_\_\_\_\_؟؟؟

ان کی حالت بہت سیریس ہے \_\_\_\_\_ وہ بولی

لیکن کیا وجہ ہے جو وہ اتنی سیریس ہوگی \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اس نے پوچھا

انہوں نے بہت سخت سٹیرس لیا ہے \_\_\_\_\_

کس چیز کا سٹیرس \_\_\_\_\_؟؟؟

پتہ نہیں یہ تو اب ان کی فیملی ہی بتا سکتی ہے۔

اچھا اب ان کا بہت خیال رکھنا اور پلیز زاریان سے اس کو اس قدر سیریس حالت کا نہیں بتانا۔ اس نے درخواست کی

اوکے۔ وہ کہتی چلی گئی

وہ حیران ہوا تھا کہ آخر اس لڑکی کو ہوا کیا تھا آج سے دو تین سال پہلے تو وہ اتنی خوش ہوتی تھی تو پھر اچانک کونسا دکھ ہو گیا۔

دماغ مسلسل اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

گاڑی اس نے سٹارٹ کی اور گھر کی طرف موڑی۔

سڑک کے کنارے گاڑی کھڑی کیے وہ مسلسل اپنے فون کے ساتھ لڑ رہی تھی

کیا موت پڑ گئی اس کو کیوں نہیں کھول رہا۔؟؟؟ ذور سے فون کو جھنجھورتی وہ بولی



ہر مشکل وقت میں یہ منہوس مجھے ذلیل کر کے رکھتا ہے دل کرتا ہے دیوار سے ٹنچ دو اور  
اج کروں گی بھی یہ بس ایک دفعہ گھر تو پہنچ جاو۔۔۔

بے چارے موبائیل کی بھی تو ہمت تھی جو وہ پچھلے سات سال سے اس کے پاس تھا۔۔۔  
سیکنڈ ہانڈ کے بعد اس نے پیسے جمع کر کے لیا تھا۔۔۔

ان کی میٹنگ ابھی ختم ہوئی تھی اور وہ تھوڑا سا آگے آئی ہی تھی کہ گاڑی ایک جھٹکا کھا کر  
روک گئی تھی۔۔۔

اور اوپر سے یہ موبائیل بھی نہیں کھل رہا تھا۔۔۔  
یا اللہ پلیز میری مدد کرے پلیز۔۔۔ انکھیں بھیگ رہی تھی۔۔۔

دل خوف کے مارے لرز رہا تھا سیاہ گہری رات اور اوپر سے اکیلی عورت ڈر تو لگنا تھا۔۔۔  
وہ گاڑی سے باہر نکل آئی تھی۔۔۔

سنگل کھلے اور اس نے گاڑی اگے بڑھائی۔

وہ تھوڑا سا اگے آیا تھا کہ اسے ایک سیاہ عباۓ والی لڑکی دیکھائی دی جو مسلسل گاڑی کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔

اس نے غیر ارادی طور پر اپنی گاڑی روکی اور باہر نکلا۔

اس کی بہن تو کوئی نہیں تھی لیکن وہ دوسروں کی بہنوں کی عزت کو سمجھتا تھا

بے شک وہ جیسا بھی تھا لیکن وہ عورتوں کی عزت کے معاملے میں بہت احساس تھا

ایکسیوز می۔۔۔ اس نے اس لڑکی کو پکارا

وہ اوپر ہوئی۔۔۔ لیکن دوسری طرف اسے یہاں اس وقت دیکھ کر وہ بے حد حیران ہوا تھا

کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟ اس نے پوچھا

اس نے اوپر سے نیچے تک اسے دیکھا۔۔۔ وہ اس وقت کیسی انجان پر اعتبار نہیں کر سکتی تھی

اگر آپ اس وقت میرے ساتھ فلرٹ کرنے آئے ہیں تو دیکھ لے میرے پاس یہ ہے اور میں ایک لمبھ بھی ضائع کیے بے غیر آپ کا قتل کر دوں گی۔۔۔ اس چھری دیکھاتی وہ بولی دوسری طرح وہ حیران ہوا یہ لڑکی تو پوری ڈان نکلی تھی دھمکیوں سے ہی اگلے بندے کو حیران کر دیتی تھی۔۔۔

دیکھے محترمہ آپ پریشان نا ہو میری آپ سے بہت مرتبہ ملاقات ہو چکی ہے انفلٹ اپنے میری اسے روڈ پر مدد کی تھی اور میں سید مرتضیٰ ہوں جسے آپ نے صبح ایک مشورا دیا تھا۔۔۔ اپنا تعارف کروانا

اس نے اسے دیکھا دل میں نا جانے کیوں تھوڑا اطمینان سا ہوا۔۔۔

کیا ہوا ہے آپ کی گاڑی کو۔۔۔؟؟

اس نے اوپر سے نیچے تک اسے دیکھا

پتہ نہیں یہاں آکر اچانک روک گئی۔۔۔ اس نے بتایا

اچھا کوئی بات نہیں اپ اس کو یہی رہنے دے میں میکنک کو کال کر دو گا۔ وہ لے جائے گا اپ کو جہاں بھی جانا ہے میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔

اس نے ایک دفعہ پھر سے اسے دیکھا۔

محبت پر یقین نہیں کرتی تو نا کرے لیکن یوں اس طرح بے اعتباری کر کے مجھے میری ہی نظروں میں نا گرائے۔ وہ بولا

میرے لئے اپ پر یقین تو میرے اللہ نے نہیں کیا تو میں کیسے کیسی نا محرم پر یقین کر سکتی ہوں۔ وہ بولی

وہ خاموش رہا الفاظ جیسے ختم ہو گے ہو وہ واقعی بہت خاص تھی کیونکہ اگر وہ عام ہوتی تو اپنی مجبوری کے تحت اس کے ساتھ بیٹھ جاتی۔

میں نے اپ پر ایک احسان کیا تھا اب بس اس احسان کا بدلہ دے دیں۔ اسے مسلسل خاموش پا کر وہ بولی

جی کیسا بدلہ۔؟؟؟ اس نے پوچھا

اپ پلیر مجھے اپنا فون دیں دے ایک کال کے لئے۔۔۔

اچھا یہ لئے۔۔۔ اسے فون پکڑاتا بولا

لاک۔۔۔ موبائیل اس کی جانب کرتی وہ بولی

یہ لے۔۔۔ اسے لاک کھول کر واپس دیا

وہ تھوڑے فاصلے پر جا کر کیسی سے بات کرنے لگی تھی شاید اس کے والد تھے۔۔۔

تقریباً دو منٹ بعد وہ واپس آئی۔۔۔

یہ لے شکریہ۔۔۔ اسے فون واپس کرتی وہ بولی

اس نے موبائیل جیب میں ڈالا۔۔۔

کوئی ارہا ہے۔۔۔؟؟ اس نے پوچھا

جی۔۔۔ ایک لفظی جواب دیا۔۔۔

وہ خاموش رہا۔۔۔



دونوں کے درمیان گہری خاموشی چھا گئی اس رات سی گہری \_\_\_\_\_

وہ اسے یہاں اس وقت بالکل بھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا

وہ واپس سے اپنی گاڑی میں اکر بیٹھ گیا تھا کیونکہ ارگرد سے گزرتے لوگ انہیں عجیب سی نظروں سے گھور رہے تھے \_\_\_\_\_

وہ جیسا بھی تھا لیکن ابھی اس کے لئے نامحرم ہی تھا اگر کوئی گزرتا ہوا پوچھ ہی لیتا تو وہ کیا کہتا کس حثیت سے وہ اس کے ساتھ کھڑا ہے \_\_\_\_\_ سارا الزام لڑکی کو ہی جاتا کیونکہ ہمارے معاشرے کی نظر میں ہمیشہ لڑکیاں ہی غلط ہوتی ہیں \_\_\_\_\_

ادھے گھنٹے بعد اسے گھر سے شاید اس کے والد لینے آگئے تھے \_\_\_\_\_ پہلے تو انہوں نے گاڑی کو دیکھا اور پھر واپس میں کوئی مشورہ کر کے گاڑی وہی چھوڑ کر چلے گئے تھے \_\_\_\_\_

وہ اس وقت کیسی بھی صورت اس کے ساتھ نہیں جاسکتی تھی ابھی وہ اپنے شہر میں تھی ابھی وہ بے سہارا نہیں تھی \_\_\_\_\_

سیٹ کی پشت سے سر لگایا انکھیں زور سے بھینچی

یہ لڑکی دن بدن اس کے لئے خاص ہوتی جا رہی تھی

وہ کیوں آیا تھا کہاں آیا تھا کس لئے آیا تھا سب کچھ بھول گیا تھا بس یاد تھا تو اتنا کہ کچھ بھی کر کے اس لڑکی کو اپنا بنانا ہے

وہ تین گھنٹے مسلسل وہی گاڑی میں بیٹھا رہا

اس کی باتیں مسلسل ذہن پر سوار تھی

اسے ایک جھٹکے سے یاد آیا تھا کہ وہ تو گھر دوائیاں لینے جا رہا تھا

اس نے فوراً سے گاڑی گھر کے راستے پر ڈالی

اب تو سیاہ آسمان بھی نیلا ہو گیا تھا رات قطرہ قطرہ پگھل گئی اور صبح کا آغاز ہونے والا تھا

وہ دوائیاں لے کر واپس ہسپتال آیا تھا اسے سدرہ نے بتایا تھا کہ آتش کو روم میں شفٹ کر دیا ہے

وہ کمرے میں آیا سامنے نورین بیگم صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے سو رہی تھی۔

شاید وہ تھک گئی تھیں۔ اس نے سوچا

اس کی نظر سامنے بیڈ پر لیٹی اس سفید چادر والی لڑکی پر پڑی۔

انکھوں کے نیچے پڑتے سیاہ حلقے خشک ہوتے ہونٹ مرجھائے ہوا چہرہ وہ آج کہی سے بھی اسے چنچل سی آتشال نہیں لگی تھی وہ تو کوئی ٹوٹی ہوئی زندگی سے ہاری لڑکی لگ رہی تھی۔

اسے بے ساختہ اس پر ترس آیا تھا۔

وہ چھوٹی سی لڑکی اپنی چھوٹی سی زندگی میں کتنی جنگیں لڑ چکی تھی اسے معلوم ہی نہیں تھا۔

وہ تھوڑا سا ہلی مطلب وہ حوش میں اچکی تھی۔

بھائی۔۔۔ ٹوٹے پھوٹے سے لفظوں میں وہ اپنے بھائی کو پکار رہی تھی۔

زاریان شاید نماز پڑھنے گیا تھا۔

وہ اس کے بیڈ کے قریب گیا۔

اسے اس لڑکی کا نام بھول جاتا تھا ابھی ابھی وہ اسے پکارنا چاہتا تھا لیکن نام ہی یاد نہیں رہا تھا۔

پا ان ی نی۔۔۔ گلہ خشک ہو کر ہڈی بن چکا تھا۔

اس نے سائیڈ ٹیبل پر پرے جگ سے پانی ڈال کر دیا

یہ لیں۔۔۔ وہ بولا

یہ آواز۔۔۔ یہ آواز کتنا عرصہ ہو گیا تھا نہیں سنی تھی۔

اور آج سنی بھی تھی تو کس حالت میں۔۔۔؟؟؟

اسے لگا کہ وہ بے حوش ہے اور کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔

۔ اس نے دھیرے سے آنکھیں کھلی۔

سامنے وہ کھڑا تھا جس کے ایک دیدار کے لئے وہ سجدوں میں گر گرائی تھی راتوں کو تڑپی تھی جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے وہ سالوں سے اس کا انتظار کرتی آئی تھی اور آج ملا بھی تھا تو کن حالات میں \_\_\_\_\_

اس نے اہستہ سے اٹھنا چاہا لیکن کمزوری اتنی ہو گئی تھی کہ اٹھا ہی نہیں جا رہا تھا \_\_\_\_\_

وہ آگے بڑھا اور اسے سہارا دینا چاہا لیکن اس نے نفی میں گردن ہلائی \_\_\_\_\_

ہاں یہ سچ تھا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے لیکن اس محبت میں وہ اتنا ادھی نہیں ہوئی تھی کہ محرم اور نامحرم کا فرق ہی بھول جاتی اس میں ابھی اتنی ہمت تھی کہ وہ خود اٹھ سکے \_\_\_\_\_ اپنا سہارا بن سکے

وہ جیسا بھی تھا نامحرم تھا \_\_\_\_\_

اور عورت کا مخلص سہارا صرف محرم ہی ہو سکتا ہے اگر کوئی غیر سہارا دے بھی تو وہ مخلص نہیں ہوگا ترس کھا کر دیا ہوگا \_\_\_\_\_

اس نے پانی اسے پکڑا اور وہ ایک سانس میں ہی سارا پی گئی تھی \_\_\_\_\_



اور چاہئے۔۔۔؟؟؟ اس نے پوچھا

اس نے ہاں میں گردن ہلائی۔۔۔

اس نے ایک اور گلاس پانی کا دیا اور وہ بھی پی گئی تھی۔۔۔

پانی پی کر ہستہ سے وہ واپس سے لیٹ گئی۔۔۔

انکھوں کے گوشے نم ہو چکے تھے۔۔۔

بھائی کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟؟ اس نے پوچھا

وہ شاید نماز پڑھنے گیا ہے کچھ چاہے۔۔۔؟؟؟

اس سے چاہئے تھی اس کی قید سے آزادی اس کی محبت سے آزادی لیکن خاموشی سے گردن  
نفی میں ہلائی۔۔۔

وہ خاموشی سے سامنے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

وہ وہی تھا اس کے پاس تھا اس کے سامنے تھا اس کے قریب تھا لیکن وہ اس کا نہیں تھا

وہ نظریں مسلسل اس پر جمائے ہوئے تھیں۔

اج سے تین سال پہلے وہ کیسی تھی اور اج کیسی ہوگی تھی

جب وہ امنے سامنے ہوتے تو وہ جان بوجھ کر اس کے سامنے اونچا ہستی تھی اور اسے زہر لگتی تھی اونچا ہسنے والی یہ لڑکی لیکن اب کتنی دیر سے وہ یہاں بیٹھا تھا اس دوران مسلسل اس کی آنکھیں نم تھیں۔

اس نے نظریں اس پر سے ہٹائی۔

سید مرتضیٰ علی شاہ کی نظریں صرف نور حیا کی پابند تھیں

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھولا اور تھکے تھکے سے انداز میں وہ اندر آیا۔

زاریان نے مرتضیٰ کو دیکھا جو صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے اوپر چھت پر نظریں جمائیں گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔

حوش آگیا ہے۔ بیڈ پر لیٹی آشاں کی طرف اشارہ کرتا مرتضیٰ نے بتانا۔

دوسری طرف اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔

بھایا\_\_\_\_\_ اسے دیکھتی وہ روتی ہوئی بولی

ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر وہ اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا\_\_\_\_\_

اس کی دعائیں اتنی جلدی سن لی گئی تھی یقین نہیں آیا\_\_\_\_\_

کاش ہر دعائیں ایسی طرح سن لی جاتی تھی\_\_\_\_\_

انسان ایسا ہی ہے ناشکرا اگر مانگی ہوئی چیز مل جاتی ہے تو اس کے شکر کے بجائے اور کی طلب کرتا ہے

اس کے سینے سے لگی وہ پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی\_\_\_\_\_

بھائی سوری\_\_\_\_\_ روتے روتے وہ ہچکیوں میں بولی

اس نے اس کی پیشانی چومی\_\_\_\_\_

اس کے بکھرے بالوں کو بہت پیار سے سلجھایا تھا\_\_\_\_\_

گلے میں پڑی سفید چادر اس سے اچھے سے اس کے سر پر اوڑھئی\_\_\_\_\_

وہ اسے پھر سے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

آشال تم ٹھیک ہو جاو ورنہ میں مر جاو گا۔ یہ صرف وہی جانتا تھا کہ کس اذیت سے وہ یہ بول رہا تھا

وہ پھر سے رو رہی تھی۔

اس کی غلطی نا ہونے کے باوجود بھی وہ اس سے معافی مانگ رہی تھی وہ شرمندہ تھی۔

پانچ منٹ مسلسل وہ اس کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔

گڑیا بس کردو۔ اسے خود سے علیحدہ کرتا وہ بولا

وہ آہستہ سے پیچھے ہٹی۔ انکھیں رونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھی۔

نورین بیگم اس کے پاس آئی اس کے سر پر جھک کر پیار کیا۔

کیسی ہے میری بیٹی۔؟؟؟ محبت بھرے لہجے میں انہوں نے پوچھا۔

ٹھیک ہوں۔ نظریں جھکاتی وہ بولی

زاریان اٹھا اور انہیں بیٹھنے کا کہا۔

مرتضیٰ نے اس کے کندھے پر ہاتھ کر جیسے تسلی دی تھی۔

وہ اس کے پاس تھا اس کے سامنے تھا لیکن پھر بھی وہ اسکا نہیں تھا۔

اس کی مابودگی اس کا دل بہت زور سے دھڑکا رہی تھی۔

چلو یار ہم چلتے ہیں شام کو پھر اؤ گا ماما کے ساتھ۔ صوفے سے اٹھتا وہ بولا

اس نے نورین بیگم سے اٹھنے کا کہا۔

وہ اٹھی اور اپنا بیگ اٹھایا۔

میں شام کو پھر اوں گی کیسی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھے بتانا۔ اسے پیار کرتی وہ بولی

اس نے ایستہ سے گردن اثبات میں ہلائی۔

وہ چلے گے تھے پیچھے وہ اور زاریان اکیلے تھے۔

وہ آیا تھا لیکن ایک بار بھی اس کی طبعیت کا نہیں پوچھا تھا۔



صوفے پر بیٹھا زاریاں اٹھ کر اس کے پاس آیا۔

وہ اس کے سینے پر سر رکھے پیچھے ہو کر لیٹ گئی تھی۔

اس کا بھائی اس کے ساتھ تھا پھر اسے کیسی کی بھی ضرورت نہیں تھی۔

آشال تم نے مجھے بہت پریشان کیا ہے۔ اس کے بال ایستہ سے سہلاتا وہ بولا

سورئی بھائی۔ وہ بولی

آشال جو ہمارا نہیں ہوتا وہ کبھی نہیں ملتا چاہئے ہم مر کیوں ناجائے۔

وہ خاموش رہی۔ سہی بول رہا تھا وہ اس کا کبھی تھا ہی نہیں تو کیسے اسے مل جاتا۔

دونوں کے درمیان گہری خاموشی چھا گئی۔ وہ ایستہ سے اس کے بال سہلاتا رہا اور وہ

انکھیں موندے اس کے سینے پر سر رکھے سکون محسوس کر رہی تھی۔

جو سکون آپکو اپ کا محرم دے سکتا ہے وہ نامحرم کبھی نہیں دے سکتا

نامحرم ہمیشہ دلی بے سکونی کا ہی باعث بنتا ہے۔

وہ اندر اس کا چیک اپ کرنے آئی تھی لیکن یہاں انہیں انکھیں موندنا دیکھ کر وہ پیچھے ہوئی۔

اج اس کھڑوس خان کا چہرہ کھل سا گیا تھا۔ اس نے سوچا۔

ایکسیوزمی۔ وہ بولی

دونوں نے اکٹھے ہی انکھیں کھولی۔

وہ فوراً سے اٹھا اور سائیڈ پر جا کر کھڑا ہو گیا۔

کیسی طبعیت ہے اب اپنی۔ اس کے پاس اتی بولی

بہتر ہوں۔ وہ بولی

گڈ۔ مسکرائی۔

اس لڑکی انکھیں اپنے بھائی سے ملتی تھی۔ اس نے سوچا اور بے اختیار مسکرائی۔

انہیں ڈسپارچ کب تک کیا جائے گا۔؟؟؟ دوسری طرف کھڑے زاریان نے پوچھا

کل تک شاید \_\_\_\_\_ اسے دیکھتی وہ بولی

وہ مسلسل اسے ہی دیکھ رہی تھی اور وہ حیران تھا اس لڑکی پر جو لفنگے لڑکوں کی طرح اسے ہی دیکھ رہی تھی \_\_\_\_\_

استغفر اللہ ٹھہر کی ڈاکٹر \_\_\_\_\_ وہ نظریں جھکاتا خود سے بولا

دوسری طرف وہ اس کی نظریں جھکانے پر شرمندہ ہوگی تھی \_\_\_\_\_

ہائے ے اب اس دل پر اختیار تھوڑی نا ہے کیسی کا \_\_\_\_\_ سدرہ نے سوچا

اوکے اپ انہیں کچھ کھانے کے لئے دے اور پھر یہ والی میڈیسن دے \_\_\_\_\_ اسے پرچی پکڑاتی وہ بولی

وہ اب کی بار کچھ نہیں بولا

اپ نے ٹینشن نہیں لی اب ان شاء اللہ اپ ٹھیک ہو جائے گی \_\_\_\_\_ اشال کو تسلی دیتی وہ باہر نکل گئی \_\_\_\_\_

اسے باہر جانے کے بعد اشال نے اپنے شریف سے بھائی کو دیکھا \_\_\_\_\_

ابھی ہونے تھوڑی دیر پہلے کا سین اس نے باخوبی دیکھا تھا

بھائی یہ ڈاکٹر اچھی ہے نا \_\_\_\_\_ مسکراتی وہ بولی

ہاں بہت اچھی ہے ایک نمبر کی ڈھر کی لڑکی ہے \_\_\_\_\_ وہ بولا

وہ بے اختیار کھلکھکا کر ہنسی \_\_\_\_\_

ہنستی رہا کرو \_\_\_\_\_ جھک کر اس کی پیشانی چمتا وہ بولا

میں یہ دوائیں لے کر اتا ہوں \_\_\_\_\_ اسے کہتا وہ باہر نکل گیا \_\_\_\_\_

اپنے کمرے میں بیٹھی وہ مسلسل رات میں ہونے والے واقعہ کے بارے میں سوچ رہی تھی \_\_\_\_\_

اگر رات کو وہ نہیں اتا تو وہ کہاں جاتی اس وقت \_\_\_\_\_؟؟؟

یا اللہ آپ کا شکر ہے وہ بندہ میرا محافظ بن کر آیا تھا \_\_\_\_\_

اج وہ افس نہیں گی تھی ایک تو گاڑی خراب تھی اور دوسرا رات والے واقعہ سے وہ بہت ڈر گئی تھی۔

نور میں ساتھ والی باجی کے گھر جارہی ہوں دروازہ بند کردو اگر۔۔۔ صفیہ بیگم چادر اوڑھتی بولی

ایک تو بندہ چھٹی کیا کر لے گھر کا چوکیدار ہی بن جاتا ہے۔۔۔ وہ خود سے بڑبڑائی (یہ سچ ہے)

اچھا امی۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھتی ہوئی بولی

\*\*

وہ ابھی ہی افس سے نکلا تھا۔۔۔

شام کا وقت تھا ہر طرف گاڑیوں کا شور تھا ہر کیسی کو گھر جانے کی جلدی تھی۔۔۔

آشال کو ڈسپارچ ہوئے دودن ہو چکے تھے۔۔۔

ہائے اللہ کہاں رہے گیا یہ ڈایوار کا بچہ میں تو اس دھوپ میں کھڑے پگھل جاؤں گی۔۔۔



ہسپتال کے باہر کھڑی وہ ڈریوار کو کوس رہی تھی جو نجانے کہاں رہے گیا تھا۔

وہ تھوڑا اگے آیا تو ایک لڑکی اسے ہاتھ کے اشارے سے گاڑی روکنے کا بول رہی تھی۔

اس نے اس کے اگے جا کر گاڑی روکی۔

اف شکر ہے آپ اگے ورنہ میں تو یہی کھڑے کھڑے پگھل جاتی۔ فرنٹ سیٹ پر بیٹھتی وہ بولی۔

وہ حیرانگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا جو ایسی بول رہی جیسی وہ تو آیا ہی اسے کے لئے تھا۔  
سورئی آپ کو برا لگا ہو گا میرا اس طرح آپ کو روکنا لیکن میں ابھی بہت تھک گئی تھی اور  
ڈریوار کا بچہ پتہ نہیں کہاں سو گیا ہے۔ اس سے حیرانگی سے خود کو گھورتا دیکھ کر وہ  
بولی

کہاں جانا ہے۔؟؟؟؟ اس کی بات انگور کرتا وہ بولا

کلینک پر۔ اس نے بتایا

اس نے خاموشی سے گاڑی کلینک کے راستے پر ڈالی۔

کیسی طبیعت ہے اب اپنی سسٹر کی\_\_\_؟؟؟ اس نے پوچھا

الحمد للہ ٹھیک ہیں\_\_\_

گڈ\_\_\_ وہ بولی

ویسے اگر برانا مانے تو پوچھ سکتی ہوں کہ انہیں کس چیز کی پریشانی ہے\_\_\_؟؟؟

جی بلکل اپ پوچھ سکتی ہیں لیکن میں اپ کو بتا نہیں سکتا\_\_\_ وہ بولا

دوسری طرف وہ کھکھلا کر مسکرائی\_\_\_

اس نے اسے دیکھا اچانک سے اسکی نظر اس کے دانتوں پر پڑی جو چمکتے سفید اور بلکل سیدھے تھے\_\_\_

اس نے نظریں سامنے کی اور خاموشی سے گاڑی چلانے لگا

بائے داوے اپ کرتے کیا ہیں\_\_\_؟؟؟ اسے خاموش دیکھ کر وہ بولی

سائنس لیتا ہوں\_\_\_ وہ بولا

وہ پھر سے اسے طرح مسکرائی تھی۔

اور اس بے بے ساختہ اس کے چمکتے دانتوں کو دیکھا۔

اس کے دانت بہت عجیب تھے یا پھر بہت خوبصورت۔ وہ سمجھ نہیں سکا تھا

اوکے سانس لینے کے علاوہ اور کیا کام کرتے ہیں مطلب پیشہ۔؟؟؟

بز نس مین۔ بے غیر دیکھے ہی جواب دیا

ایماندار بز بس مین یا پھر فراڈی ادمی۔؟؟؟؟

اپ کو کیا لگتا ہے۔؟؟؟

شکل سے تو اپ فراڈی ادمی لگتے ہیں لیکن حرکتیں اپ کی شریف ادمی والی ہیں سمجھ نہیں  
اتی کچھ۔

محترمہ شکل سے تو اپ بھی بہت شریف اور معصوم لگتی ہیں۔ وہ بولا

جی میں جانتی ہوں۔

اپنے برسلیٹ کو انگلیوں پر گھوماتی ہوئی بولی

شاید وہ اس کے طنز کو سمجھی نہیں تھی۔۔۔ اس نے سوچا

اگر آپ کو یہ لگتا ہے کہ میں ہر کیسی

کے ساتھ منہ اٹھا کر بیٹھ جاتی ہوں تو یہ اپنی غلط سوچ ہے۔۔۔ نظریں برسلیٹ پر جمائے وہ بولی

وہ خاموش رہا۔۔۔ ایک نظر اسے دیکھا جو خاموشی سے نظریں جھکائے اپنے برسلیٹ کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔۔۔

اسے شائد برا لگا تھا لیکن وہ پھر بھی سوری نہیں بولے گا۔۔۔

گاڑی اس کے کلینک کے سامنے روکی۔۔۔

یہ لے شاید یہاں آنے تک کا اتنا ہی پٹرول لگا ہو گا۔۔۔ پانچ سو کا نوٹ پکراتی وہ بولی

میڈم میں کوئی ٹیکسی ڈرائور نہیں ہو۔۔۔ اسے گھورتا بولا

لیکن آپ نے مجھے یہاں تک چھوڑا اس کے پیسے تو بنتے ہیں نا۔۔۔ وہ بولی

یہ اپنی مسکراہٹ کا صدقہ دے دیجے گا۔

دوسری طرف دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔

شکریہ۔۔۔ کہتی باہر نکل آئی۔

وہ گاڑی اگے لے گیا۔

کیا میری مسکراہٹ اتنی پیاری ہے۔۔۔ اسنے سوچا۔۔۔ اور اگے اکلینک کی طرف بڑھی۔

وہ گاڑی چلا رہا تھا جب اس کی نظر سیٹ پر پڑے سیلور کلر کے برسٹل پر پڑی جس کو وہ تھوڑی دیر پہلے اپنی انگلیوں پر گھما رہی تھی۔

اس نے سیٹ سے اٹھایا اور اپنے کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

اگلی بار وہ جب ملے گی تو وہ واپس کر دے گا۔ لیکن کیا وہ اگلی بار ملے گی۔۔۔؟؟؟؟ ذہن نے سوال کیا

اس نے گاڑی گھر کے گراچ میں کھڑی کی۔



وہ باہر نکلا اور اشال سامنے ہی پیپر پر جھکی کچھ بنا رہی تھی۔

وہ ڈرائنگ سکیچنگ وغیرہ بہت اچھی کرتی تھی۔

ابھی بھی اس نے ایک ویران سی جگہ کی کوئی ڈرائنگ بنائی تھی۔

جب انسان اندر سے ویران ہو تو باہر بھی ویرانی ہی چھائی رہتی ہے۔

اسے دیکھ کر اس نے فوراً سے پیپر چھپایا۔

اسلام علیکم بھایا۔ اس نے سلام کیا

وعلیکم اسلام کیسی ہے میری گڑیا۔؟؟؟

اسے اپنے سینے سے لگایا۔

بلکل ٹھیک۔ مسکراتی ہوئی بولی

کھانا کھایا۔؟؟؟؟ اس نے پوچھا

جی کھا لیا تھا اپ کو پانی دو۔؟؟؟

نہیں میں لے لوں گا۔ کوٹ اتار کر سائید پر رکھتا بولا

اپ نہیں لے گے میں اپکو دیے دیتی ہوں۔ وہ اٹھتی ہوئی بولی

اس کی عادت تھی جب بھی وہ باہر سے اتا اسے پانی وہ خود دیتی تھی۔

یہ کوٹ بھی لے جاو کیا۔؟؟؟ سائڈ پر پڑے کوٹ کی طرف اشارا کرتی بولی

ہاں جی لے جاو۔ اس نے کوٹ اٹھایا

جیب سے کوئی سیلور سے چیز نیچے گری تھی۔ اس نے کوٹ اٹھایا ہی اس طرح تھا کہ جیب والی سائڈ نیچے کی جانب ہوگی۔

اس نے نیچے جھک کر وہ اٹھایا۔ بھایا یہ کس کا ہے۔؟؟؟ اس نے پوچھا

ڈاکٹر سدرہ کا۔ اس نے بتایا

وہ اپکو کہاں پر ملی۔؟؟؟

راستے میں اسے کلینک پر جانا تھا اور اس کا ڈرایوار نہیں آیا تھا اس لئے مجھے ہی روک

لیا۔ اس نے بتایا

اچھا تو اپ پارٹ ٹائم لڑکیوں کو لفٹ بھی دیتے ہیں \_\_\_\_\_ اس نے چھیڑنا چاہا

نہیں وہ بس اچانک ہی اگے آگئی \_\_\_\_\_

خیر کافی اچھی ہیں ڈاکٹر سدرہ \_\_\_\_\_ اس نے نام پر زور دیا

ہاں بہت اچھی ہے \_\_\_\_\_ وہ ایہستہ سے بڑبڑایا جیسے طنز کیا ہو

یہ تو کوئی اس سے پوچھے کہ وہ کتنی اچھی ہے

پانی لینے جارہی تھی تم شاید \_\_\_\_\_ اسے برسلیٹ کو اتھل پتھل کر دیکھتا دیکھ کر بولا

یہ لے میں نے واپس سے ڈال دیا ہے \_\_\_\_\_ برسلیٹ جیب میں ڈالتی ہوئی بولی

وہ خاموشی سے اپنے فون کے ساتھ لگا رہا ہے \_\_\_\_\_

اور وہ اندر پانی لینے چلی گئی \_\_\_\_\_

کل کتنے بجے جاو گے \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اسے اپنے کپڑے پیک کرتا دیکھ کر نورین بیگم بولی

صبح دس بجے تک \_\_\_\_\_ اس نے بتایا \_\_\_\_\_ وہ خاموش رہی نظریں جھکائیں خاموشی سے بس بیٹھی رہی

کپڑے پیک کرتے اس نے انہیں دیکھا \_\_\_\_\_

وہ اپنا کام خود ہی کرتا تھا چاہیے وہ پیکنگ ہو یا پھر کچھ اور \_\_\_\_\_

اما اداس کیوں ہو رہی ہیں واپس اجاؤں گا \_\_\_\_\_ ان کے سامنے گھوٹنوں کے بل بیٹھتا بولا

ہاں جیسے اب دو سال بعد ائے تھے ویسے ہی \_\_\_\_\_ شکوہ کن نظروں سے دیکھا

نہیں اما اب ایسا نہیں ہو گا \_\_\_\_\_ انہیں سینے سے لگایا

میرا بالکل دل نہیں چاہتا تمہیں خود سے جدا کرنے کا \_\_\_\_\_ انسو گالوں پر گرے تھے

اما میری جان روئے تو نہیں \_\_\_\_\_ اسے ان کے انسو تکلیف دے رہے تھے

مت جاو مرتضیٰ \_\_\_\_\_ منت کی تھی

اما پہلے مجھے فوجی بنے کا کوئی شوق نہیں تھا لیکن اب جب بن گیا ہو تو اپنی جان پر بھی

لڑ سکتا ہوں آپ کے یہ انسو مجھے کمزور کر رہے ہیں \_\_\_\_\_ جذبات سے بولا

اسے فوجی بنے کا کوئی شوق نہیں تھا لیکن جب کوئی میشن اسے سونپا جاتا تو اس کے لئے وہ اپنی جان کی پروا بھی نہیں کرتا اسے اسے فوج سے کوئی لینا دینا نہیں تھا لیکن وہ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے چنا گیا تھا تو اس کے لئے وہ اپنی جان دے بھی سکتا تھا اور دشمن کی جان لے بھی سکتا تھا۔

تمہیں وہ لڑکی نہیں ملی کیا۔۔۔؟؟؟ انہوں نے پوچھا

نہیں۔۔۔ نیچے سے اٹھتا ہوا بولا

اچھا دل چھوٹا نہیں کرنا اللہ سے مدد مانگنا اللہ دے گا۔۔۔ انہوں نے تسلی دی۔۔۔

وہ بے اختیار بے بسی سے مسکرایا۔

اللہ سے کبھی معافی تو مانگی نہیں اب کس منہ سے اس پاکیزہ لڑکی کو مانگو۔۔۔ اس نے سوچا

لاو میں کر دیتی ہوں۔۔۔ اس کے ہاتھ سے شرٹ لیتی بولی

نہیں ماما پی ایم اے والو نے ٹرین کر دیا ہے اب اپنا کام خود ہی کرتے ہیں ہم۔۔۔ ان سے شرٹ انکے ہاتھ سے لیتا بولا



میرا چاند \_\_\_ اس کے سر پر پیار کیا

وہ ان کے لاڈ پر مسکرایا \_\_\_

ماوں کا انداز پیار پر بھی پیار اتا ہے \_\_\_

وہ باہر چلی گئی تھی \_\_\_

پتہ نہیں کتنا انتظار کرنا ہو گا \_\_\_ وہ بولتا پیکنگ پر لگ گیا \_\_\_

تھوڑی دیر بعد پیکنگ کر کے اپنی محبوبہ کو باہر نکالنا جانے اگلی بار کب اس پر بیٹھنا نصیب  
ہو تھوری سی ہی سہی لیکن اس میں آوارہ گردی تو کر ہی او \_\_\_ وہ اپنی ہی بات پر مسکرا  
گیا

جو بھی تھا اسے اپنی چیزوں سے بے حد پیار تھا اب چاہئے وہ گٹار ہو یا پھر اسکی  
بانیک \_\_\_

موسمِ اج کافی اچھا ہو رہا تھا ٹھنڈی ٹھنڈی حوائیں چل رہی تھی \_\_\_

وہ ابھی ہی افس سے نکلی تھی دن کے وقت تھوڑی دھوپ تھی لیکن ابھی کا موسم کافی اچھا ہو رہا تھا۔

اس کی نظر سامنے پارک پر پڑی جہاں بجے دنیا بھلائے کھینے میں مصروف تھی۔

گاڑی سائیڈ پر کھڑی کر کے وہ پارک کے اندر چلی آئی۔

ہر طرف بچوں کے ہتھکے تھے کوئی گپوں میں مصروف تھا تو کوئی کھینے میں۔

وہ وہاں بنی فٹپاتھ پر چلنے لگی تھی۔

ہوا چہرے کو چھوتی ایک خوشگوار احساس بخش رہی تھی۔

کبھی کبھی انسان کو اپنی ذات کے لیے بھی وقت نکالنا چاہئے تاکہ وہ خود کو بھی پہچانے کہ آخر وہ کون ہے کیا چاہتا ہے۔؟؟؟

اسے اپنا بچپن یاد آگیا تھا کتنی بے فکری ہوتی ہے بچپن میں۔

تقریباً ادھا گھنٹا ہو گیا تھا اسے یہاں

گھومتے گھومتے اب ٹانگس درد کرنے لگی تھی۔

اور اب تھوڑے لڑکے بھی اگے تھے اس لئے وہ جانے کے لئے موریٰ \_\_\_\_\_

وہ وہاں سے گزر رہا تھا کہ اس کی نظر اس سیاہ گاڑی پر پڑی \_\_\_\_\_

وہ اسی کی گاڑی تھی یعنی وہ ادھر تھی \_\_\_\_\_

اسے تو اس کی گاڑی کا نمبر بھی انکھیں بند کر کے اتا تھا \_\_\_\_\_

جو شخص ہمارے دل کے قریب ہو تو پھر اس کے قریب ہر چیز ہمیں حفظ ہوتی ہے \_\_\_\_\_

بائیک سائیڈ پر کھڑی کی \_\_\_\_\_

یا اللہ آخری موقعہ ہے ملا دے \_\_\_\_\_ دعا کی

وہ اندر جا رہا تھا اور وہ باہر نکل رہی تھی \_\_\_\_\_

ان کی بہت بری ٹکڑے ہوتے ہوتے بچی تھی \_\_\_\_\_

وہ فوراً سے پیچھے ہو گیا تھا \_\_\_\_\_

وہ کیسی صورت بھی بیغیر اجازت اس کے قریب نہیں جاسکتا تھا \_\_\_\_\_

اسلام علیکم \_\_\_\_\_ اس نے سلام کیا

تمیز ہے آپ میں \_\_\_\_\_؟؟؟؟ سلام کے جواب میں وہ بولی

جی بہت ہے بلکہ ابھی ہی تھوڑی سے دوست کو بھی دے کر آیا ہوں اگر آپ کو چاہئے ہوئی

تو ڈسکونٹ میں مل جائے گی \_\_\_\_\_ وہ نون سٹاپ بولتا گیا

بد تمیز آدمی \_\_\_\_\_ وہ کہتی اپنی گاڑی کی جانب بڑھی \_\_\_\_\_

پلیز میری بات تو سن لے \_\_\_\_\_ وہ بولا

کون ہیں آپ \_\_\_\_\_ غصہ ضبط کرتی وہ بولی \_\_\_\_\_

میرے بہت سے نام ہیں \_\_\_\_\_ ماما پیار سے چاند کہتی ہیں \_\_\_\_\_

ڈیڈ الو اور گدھے جیسے خوبصورت لقب سے پکارتے ہیں \_\_\_\_\_

دوست ایم زی کہتے ہیں \_\_\_\_\_

جگری یار سید صاحب کہتا ہے۔۔۔

یونٹ والے کپٹن شاہ کہتے ہیں۔۔۔

اور اپ پیار سے جان کہہ سکتی ہیں۔۔۔ اس کا لال ہوتا چہرہ دیکھ کر وہ بولا

دفاع ہو جائے یہاں سے اس سے پہلے کے میں اپ کا منہ لال کر دوں۔۔۔ ایک ایک لفظ  
چبا کر بولی

سنیں یہ پبلک پلیس ہے اپ یہاں ایسی باتیں نہیں کرنا جیسے سن کر شرم کے مارے میں  
لال ہی ہو جاؤ۔۔۔

ڈھیٹھائی کی آخری حدیں چھوٹا بولا

اس نے اسے گھورا دل چاہ منہ سیک دے لیکن صبر کیا۔۔۔

شادی کرنا چاہتا ہوں اپ سے۔۔۔ اسے دیکھتا بولا

کیا کرے گے شادی کر کے۔۔۔ بازوؤں سینے کے قریب باندھتی ہوئی بولی



اگر یہ سوال کوئی اور پوچھتا تو پھر وہ بتاتا کہ شادی کر کے کیا کرتے ہیں لیکن اس کے سامنے تو وہ کمزور وہ جواب نہیں دے سکتا تھا جو اس کے دماغ میں تھا۔

سر نیچے کر کے وہ دھیمسا مسکرا گیا۔

دوسری طرف اسے ہستا دیکھ کر وہ مزید تپ گئی تھی۔

اچھا اور کتنے دن کا ہے آپ کا یہ جنون۔۔۔؟؟؟ اس نے پوچھا

میں سیریس ہوں۔۔۔؟؟؟ وہ بولا

اونہوں سیریس ہوں ناجانے کتنی لڑکیوں کے ساتھ سیریس ہیں۔۔۔ ناک سکورتی بولی

سیریس تو بہت کے ساتھ تھا لیکن شادی آپ سے کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟ وہ بے اختیار پوچھ بیٹھی تھی

پتہ نہیں لیکن اچھی لگتی ہیں آپ۔۔۔ وہ بولا

میرے والدین جو فیصلہ کرے گے مجھے وہ قبول ہوگا۔۔۔ کہتی گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

وہ مسکرایا مطلب وہ راضی تھی چھپے لفظوں میں ہی اسے وہ بہت کچھ بتا گئی تھی۔

میں اپ کو اللہ سے گرگرا کر مانگ لوں گا لیکن میں اپ کو کھو نہیں سکتا۔

ایک یقین کے ساتھ وہ بولا

وہ اپنی بانیک پر بیٹھا۔ اور گھر کی طرف چلا گیا۔

آوارا گردی وہ پھر کبھی کر لے گا لیکن ابھی گھر جا کر ماما کو بتائے کہ ان کی ہونے والی بہو راضی ہے۔

یا اللہ اب میری لو سٹوری میں کوئی ویلن کی انٹری نا ہو۔ ویسے شکل سے تو ان کے والد اچھے اور نیک دیکھتے تھے اللہ دل کے بھی اچھے ہی ہو۔ وہ مسلسل سوچ رہا تھا اور نظریں سامنے سڑک پر مرکوز تھی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گاڑی چلاتی وہ مسلسل اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی \_\_\_\_\_ دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا \_\_\_\_\_

اللہ جی وہ بندہ واقعی رشتہ لے آیا \_\_\_\_\_؟؟

انہوں رشتہ لے کر ائے گا یہ لڑکے صرف ٹھہر کی پن کر سکتے ہیں \_\_\_\_\_ اس نے سوچا

نہیں یہ لڑکا کچھ کچھ سچا لگا تھا \_\_\_\_\_ دل نے گواہی دی \_\_\_\_\_

بس کچھ نہیں ہوتا جو ہوئے گا دیکھا جائے گا اور ویسے بھی بے شک لے ائے رشتہ میں نے کونسا شادی کرنی ہے \_\_\_\_\_ خود ہی تھک ہار کر پیچھے ہٹ جائے گا \_\_\_\_\_ وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی \_\_\_\_\_

ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے وہ دونوں خاموشی سے رات کا کھانا کھا رہے تھے \_\_\_\_\_

بھائی میں اپ کے ساتھ افیس جوائن کرنا چاہتی ہوں \_\_\_\_\_ اشال بولی

زاریان نے حیرانگی سے اسے دیکھا \_\_\_\_\_

اچھا \_\_\_ وہ بولا

بھایا میں سیریس ہوں \_\_\_

اچھا نا میں نے کب کہاں کہ تم مذاق کر رہی ہو \_\_\_

بھائی میں کل سے آپکے ساتھ افس جاو گی \_\_\_

اوکے چلی جانا لیکن وہاں میرا کک ہے جو مجھے چائے بنا دیتا ہے تمہاری وہاں ضرورت نہیں ہے \_\_\_ نپکین سے ہاتھ صاف کرتا وہ بولا

بھایا کیا میں وہاں چائے بنانے جاو گی \_\_\_؟؟؟؟ اس نے پوچھا

تو پھر اور کس لئے جانا ہے \_\_\_؟؟؟؟

اپ کس لئے جاتے ہیں \_\_\_؟؟؟؟

میں تو کام کرنے کے لئے جاتا ہوں \_\_\_

تو میں بھی اسی لئے جاو گی \_\_\_

اچھا چلی جانا \_\_\_\_\_ وہ بولا

میں کوئی اب بچی نہیں ہوں جو افس جاکر اپکی سیٹ پر بیٹھ کر کاڑٹون دیکھو گی سیریس ہو کر  
افس میں کام کرنا ہے \_\_\_\_\_

اچھا ٹھیک ہے چلی جانا لیکن پہلے ٹھیک تو ہو جاو \_\_\_\_\_

میں بلکل ٹھیک ہوں البتہ گھر میں رہے کہ پاگل ہو جاو گی \_\_\_\_\_

اچھا بے شک چلی جانا \_\_\_\_\_ وہ اسے ہر ہکا لے رہا تھا

بھایا میں سیریس ہوں اپ بھی سیریس ہو کر اجازت دے \_\_\_\_\_

اچھا اچھا میڈم اپ چلی جانا \_\_\_\_\_

اوکے نوٹ تھنکیو \_\_\_\_\_ وہ بولی

پھر نوٹ ہی ویلکم \_\_\_\_\_ اس نے کہا

وہ دونوں مسکرائے \_\_\_\_\_ کافی عرصے بعد وہ یوں مسکرائے تھے \_\_\_\_\_



اچھا تو آپ نے کوئی لڑکی پسند کی ہے۔۔۔؟؟ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے وہ بولے۔۔۔

جی ڈیڈ وہ بولا۔۔۔

کون ہے جانتے ہو اسے۔۔۔؟؟ انہوں نے پوچھا

میں نے ماما کو اڈریس دے دیا ہے آپ رشتہ لے کر جائے گا۔۔۔ وہ بولا

کیا گاڑنی ہے کہ تم سیریس ہو کر شادی کر رہے ہو۔۔۔ انہیں بالکل بھی اس پر یقین نہیں تھا۔۔۔

ڈیڈ زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ میں اب مذاق میں تو نہیں کروں گا نا۔۔۔

مجھے تم پر ردی برابر بھی یقین نہیں ہے۔۔۔ وہ بولے

ڈیڈ آپ ایک مرتبہ یقین تو کر کے دیکھے۔۔۔

ٹھیک ہے کر لیتا ہوں یقین لیکن یاد رکھنا مرتضیٰ اگر شادی کے بعد تم نے اس لڑکی کے ساتھ ذرا برابر بھی کوئی زیادتی کی تو پھر مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ انہوں نے دھمکی دی۔

ڈیڈ فکر نا کرے رن مریدی میں اپ کا بھی نمبر کاٹوں گا۔ انہیں دیکھتا ٹھیکھائی سے بولا

ڈھیٹ ادنیٰ شرم نہیں اتی تمہیں۔ غصے سے بولے

ڈیڈ اپ کو یقین دلا رہا تھا۔

تجھ سے بڑا ڈھیٹ دنیا میں کوئی نہیں۔ وہ بولے

وہ تو میں جانتا ہوں۔ مسکراتا ہوا بولا

اچھا جاو اب سونے صبح جلدی نکلنا ہے تمہیں۔ انہوں نے کہا۔

وہ اٹھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

روکا اور واپس سے پیچھے آیا۔

حیات صاحب بھی صوفے سے اٹھ گئے تھے۔

وہ ان کے گلے آکر لگا تھا۔

ان کے گلے لگ کر بولا۔

I love you dad

I love you too

میری نالائقِ اولاد

وہ مسکرایا۔

ڈیڈ یقین کرے اگر وہ لڑکی میری ہوگی نا تو میں سدھر جاؤں گا۔ وہ بولا

انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

میں کوشش کروں گا۔ وہ کہتے اپنے کمرے کی طرف چلے گئے۔

اما آپ کیوں رو رہی ہیں میں تھوڑا کوئی رخصت ہو کر اپنے سسرال جا رہا ہوں \_\_\_\_\_ نورین  
بیگم کو روتا دیکھ کر انہیں سینے سے لگا کر بولا

میں تمہیں بہت یاد کروں گی مرتضیٰ \_\_\_\_\_

کوئی بات نہیں اما اگلی بار جب اوں گا تو اپنی بہو چھوڑ کر جاؤں گا آپ کے پاس پھر اپنی  
اداسیاں بھی دور ہو جائے گی \_\_\_\_\_ وہ بولا

ان شاء اللہ \_\_\_\_\_ اس کے سر پر پیار کرتی وہ بولی

چلے اب سو جائے \_\_\_\_\_ وہ بولا

تم بھی جاو سو جاو \_\_\_\_\_ وہ بولی

میں بھی سو رہا ہو آپ جائے \_\_\_\_\_

جلدی سو جانا بیٹا پھر تم صبح اٹھتے نہیں ہو \_\_\_\_\_ وہ بولی

اوکے وہ بولتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا \_\_\_\_\_

پیچھے وہ بھی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی \_\_\_\_\_

فجر کی آذان کی آواز بہت دور سے ارہی تھی \_\_\_\_\_ سوئی تو وہ پوری رات نہیں تھی \_\_\_\_\_  
ساری رات کبھی ایک طرف کڑوٹ کرتی تو کبھی دوسری طرف عجیب سی بے سکونی  
تھی \_\_\_\_\_

دماغ میں مسلسل اس سے ہوئی ساری باتیں کیسی فلم کی طرح چلتی رہی تھی \_\_\_\_\_  
ابھی آذان ہوئی تو اس نے شکر کیا تھا \_\_\_\_\_ واشروم سے وضو کر کے وہ باہر نکلی \_\_\_\_\_  
الماری سے جائے نماز اٹھا کر پچھائی اور نماز کی نیت کی \_\_\_\_\_

وہ ہڑبڑا کر اٹھا تھا \_\_\_\_\_ گھڑی میں ٹائم دیکھا تو چار بج رہے تھے \_\_\_\_\_  
کبھی بہت دور سے آذان کی آواز ارہی تھی \_\_\_\_\_

اس نے بہت کوشش کی کہ واپس سو جائے لیکن نیند تھی کہ ابی نہیں رہی تھی \_\_\_\_\_  
اس لیے تھک ہار کر آخر اٹھ ہی گیا تھا \_\_\_\_\_



وہ نماز بہت کم پڑھتا تھا بس کبھی دل کیا تو پڑھ لی اگر نہیں کیا تو نہیں پڑھی۔

لیکن آج دل کر رہا تھا نماز پڑھنے کو۔

وہ اٹھا اور مسجد کی طرف چلا آیا۔

یہ بات تھی کہ وہ بہت کم نمازیں پڑھتا تھا لیکن جو پڑھتا مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھتا۔

ٹھنڈے پانی سے اس نے وضو کیا۔

اور باجماعت نماز فجر ادا کی۔

یا اللہ جی پلیز مجھے سکون دے دیں۔ میرا سکھ چین برباد ہو گیا ہے۔ آج سے ڈھائی سال پہلے بھی جب میں نے اس بندے کو دیکھا تھا تب بھی میرا سکون اسی طرح برباد ہوا تھا اور ڈھائی سال بعد بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ یا اللہ میں ساری رات بے سکون رہی مجھے سکون چاہئے اللہ۔

اپ جانتے ہیں کہ کیسی نامحرم کو دل و دماغ میں رکھنا کتنا بڑا گناہ ہے پلیز اللہ جی مجھے اس گناہ سے بچا لے۔۔۔

وہ باقاعدہ دعا مانگتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔

یا اللہ تو جانتا ہے میں تیرا سب سے گناہ گار بندہ ہوں۔۔۔ میں نے آج تک تجھ سے کبھی معافی نہیں مانگی لیکن اے میرے رب مجھے معاف کر دے میرے گناہوں کو معاف کر دے۔۔۔۔۔ مجھے ہدایت کی راہ پر قائم رکھنا۔۔۔۔۔ یا اللہ میری زندگی گمراہی کے گہرے دلدل میں دھسی ہوئی تھی لیکن مجھے ہدایت کی روشنی میں تیری ہی ایک بندی لائی ہے۔۔۔۔۔ اے میرے اللہ میرے نصیب میں وہ لکھ دے۔۔۔۔۔ میں تجھ سے وہ مانگتا ہوں۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ میں اس کے قابل نہیں وہ پاکیزہ کردار والی لڑکی مجھے ڈیزو نہیں کرتی۔۔۔۔۔ لیکن اے میرے رب تو تو دیتے ہوئے اوقات نہیں نا دیکھتا تو تو دیے دیتا ہے۔۔۔۔۔ بس مجھے بھی وہ عطا کر دے۔۔۔۔۔ میرے مقدر میں وہ لکھ دے۔۔۔۔۔ مجھے وہ عطا کر دے۔۔۔۔۔ وہ مسلسل دعائیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

مسجد تقریباً خالی ہو چکی تھی نمازی نماز پڑھ کر چلے گئے تھے۔۔۔ بس کچھ ہی لوگ تھے جو اب قرآن پاک کھولے اس کی تلاوت کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اور وہ سجدے میں اللہ سے اسے مانگ رہا تھا جو سجدے میں اپنا سکون مانگ رہی جیسے وہ کھو چکی تھی اور وجہ اسے قرار دے رہی تھی۔۔۔

اج بھی زمین ایک ہی تھی اور کلام بھی ایک سے ہی کر رہے تھے لیکن اج بھی نظریہ مختلف تھا خیالات مختلف تھے۔۔۔ لیکن اج گمان ایک جیسا تھا

اس نے ایستہ سے سر اٹھایا اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔ مطلب وہ رویا تھا۔۔۔۔۔ ہاں وہ اج رویا تھا اپنی گناہوں کی معافی مانگنے کے لئے۔۔۔ اسے پانے کے لئے وہ اج گڑ گڑایا تھا۔۔۔

وہ مسجد سے باہر نکل آیا تھا۔۔۔ ہر طرف پرندے اللہ کی حمد و ثنا میں مشغول تھے۔۔۔

اسے نہیں معلوم کہ وہ واپس آئے گا کہ نہیں لیکن یہ مسجد کی گلیاں بھی گواہ تھی کہ اس کی محبت پاکیزہ ہے۔۔۔۔ اس نے اپنی محبت اللہ سے مانگی تھی۔۔۔ اور بہت شدت سے مانگی تھی۔۔۔

مرتضیٰ بچے کہاں گے تھے۔؟؟؟ انہوں نے پوچھا

مسجد نماز پڑھنے \_\_\_\_\_ اس نے بتایا

شاباش بیٹے تم اللہ سے مانگو وہ دے گا کیونکہ وہی ہے تو دیتا ہے۔۔۔ انہوں نے کہا  
وہ ایستہ سے مسکرایا۔۔۔

چائے پیو گے۔۔۔؟؟؟ اسے خاموش پا کر انہوں نے پوچھا

نہیں ابھی نہیں۔۔۔ ماما تھوڑی دیر بعد میں زاریان کی طرف جاو گا۔۔۔ اس نے بتایا

کیوں خیریت اشال تو ٹھیک ہے نا۔۔۔؟؟ انہیں اشال یاد آئی

ٹھیک ہی ہوگئی لیکن میں زاریان سے ملنے جاؤں گا اپ ڈیڈ سے کہنا کہ میرے آنے تک کا  
ویٹ کرے مجھ سے مل کر جانا افس۔۔۔ وہ بولا

جی بیٹے تم سے ملے بغیر وہ کیسے جاسکتے ہیں بھلا۔۔۔ تم جانا لیکن ابھی نہیں تھوڑی دیر تک  
جانا۔۔۔

اوکے۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکراتا اندر چلا گیا تھا۔۔۔



نور انسانوں کی طرح ناشتہ کرو۔۔۔ اسے پانی کی طرح چائے پیتا دیکھ کر صفیہ بیگم نے ٹوکا۔۔۔

امی بہت لیٹ ہوگی ہوں اج۔۔۔

کتنی مرتبہ بولا ہے کہ نماز پڑھ کر مت سویا کرو تم تو قرآن پڑھ کر اس طرح بیڈ پر گرتی ہو جیسی کبھی سوئی ہی نا ہو۔۔۔ وہ غصہ ہوئی

کیا کروں اس وقت نیند ہی اتنی آتی ہے۔۔۔ ٹیبل سے اٹھتی ہوئی بولی

رحمت کے فرشتے اتے ہں اس وقت اور تم شیطان کی بات مان کر سو جاتی ہو۔۔۔

اچھا آہندہ نہیں سوتی۔۔۔ جھک کر اپنی چوتی کے سٹریپ بند کر کے وہ بولی۔۔۔

نہیں کیا ضرورت ہے جو مرضی کرو۔۔۔ وہ اج تپی ہوئی تھیں اس پر

اچھا نہ غصہ نا کریں اپنا اور نور کے ابو کا خیال رکھنا اللہ حافظ۔۔۔ ان کے گلے لگتی وہ

شرارت سے بولی

اللہ حافظ دعا پڑھ کر نکلا کرو۔۔۔ انہوں نے کہا

پڑھ کر نکلتی ہوں امی \_\_\_\_\_

پتہ نہیں کب بڑھتی ہو ہر دن تو گھر سے الٹی سیدھی باتیں کرتی ہوئی نکلتی ہو اور جب میں کہتی ہو اس وقت تم دعا پڑھ چکی ہوتی ہو \_\_\_\_\_

اچھا کل سے اونچا ۱۱۱ سا پڑھو گی ابھی اللہ حافظ \_\_\_\_\_ وہ جلدی سے کہتی اپنی گاڑی کی طرف بڑھی

جب نہیں ہوگی تب پتہ چلے گا تمہیں \_\_\_\_\_ صفیہ بیگم خود سے بولتی اندر آگئی تھی کیونکہ وہ اج بیغیر انہیں پیچھے دیکھے ہی چلی گئی تھی \_\_\_\_\_

گاڑی چلاتے اسے دودفعہ نیند کے جھٹکے لگے تھے \_\_\_\_\_

یا اللہ اج خیر و عافیت سے گھر سے افسس اور افسس سے گھر پہنچا دینا \_\_\_\_\_ خود کے لئے دعا کرتی وہ بامشکل انکھیں سامنے سڑک پر دیہان دے رہی تھی

خان بابا۔۔۔۔خان بابا۔۔۔۔سیڑھیاں اترتی وہ مسلسل خان بابا کو پکار رہی تھی جو باہر لان میں کھڑے اس کے ساتھ باتوں میں معصروف تھے۔۔۔

کافی عرصے بعد چکر لگایا ہے تم نے بیٹا۔۔۔خان بابا نے پوچھا

بس خان بابا کیا کرو جاں ابی ایسی ہے۔۔۔

چلو بیٹا کوئی بات نہیں ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔۔۔انہوں نے تسلی دی

وہ بے اختیار مسکرایا۔۔۔اس کی تو اب ہر مشکل کے بعد کی آسانی وہی تھی۔۔۔

وہ اپنی ہی خیال پر مسکرایا۔۔۔اس نے خود ہی آج خود کو نوٹ کیا تھا کہ وہ بات بات پر مسکرا رہا تھا۔۔۔

زاریان گھر پر ہی ہے کیا۔۔۔؟؟؟اس نے پوچھا

جی بیٹا وہ گھر پر ہی ہے آفیس کے لئے تیار ہو رہا ہے۔۔۔انہوں نے بتایا

اوکے میں دیکھتا ہوں۔۔۔وہ انہیں دیکھ کر مسکراتا ہوا کہتا اندر کی طرف آیا۔۔۔

ہائے اللہ جی کہاں ہیں آپ خان بابا۔۔۔ وہ کچن سے باہر نکلتی ہوئی بولی۔۔۔ لیکن سامنے اسے دیکھ کر روکی۔۔۔ سانس روکی۔۔۔ انکھیں ٹھیر سی گئی تھی۔۔۔۔۔ دل بہت تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔ صبح صبح ہی اسے دیکھنا کیسی معجزے سے کم تو نہیں تھا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ مسلسل اسے ٹرانس سی کیفیت میں گھورتا دیکھ کر اس نے سلام کیا سانس بحال ہوئی تھی۔۔۔۔۔ انکھیں اس کے چہرے سے سپسٹا کر ہٹائی۔۔۔۔۔ خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری۔۔۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے جواب دیا

کیسی طبعیت ہے اب اپکی۔۔۔؟؟؟؟ اس نے پوچھا

زخم دے کر یہ لوگ پھر پوچھتے ہیں کتنا گہرا ہے۔۔۔

اج وہ بھی یہی بات کر رہا تھا

ب۔۔ بہتر ہوں۔۔۔ زبان لڑکھڑائی

گڈ۔۔۔ مسکراتا ہوا کہتا وہ زاریان کے روم کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

کاش یہ مسکراہٹ خالص میرے لئے ہوتی۔۔۔۔۔ کاش وہ میرا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ کاش اسے وہ لڑکی ہی نا ملتی۔۔۔۔۔ کاش میں اسے اپنے دل سے نکلا سکتی۔۔۔۔۔ کاش کوئی معجزہ ہو جائے اور وہ میرا ہو جائے۔۔۔۔۔ دل بہت دکھا تھا اج یوں جیسے کیسی نے بہت زور سے توڑا ہو۔۔۔

ایسے کہی کاش تھے اس کی زندگی میں۔۔۔

انکھ سے ایک انسو نکلا۔۔۔۔۔ خاموش محبت کا درد بہت گہرا ہوتا ہے انسان کو اندر سے ختم کرتا ہے۔۔۔

ہلکا ہاتھ رکھے کوئی چڑیل ہی نا چمٹ جائے کیونکہ لڑکی تو سیٹ ہونے سے رہی اپ سے۔۔۔ اسے پرفیوم لگاتا دیکھ کر مرتضیٰ بولا

اس نے پیچھے منہ کیا اور اسے دیکھ کر بولا



ایک تو کافی نہیں ہے لڑکیاں سیٹ کرنے کے لئے۔۔۔

نہیں یار تیرا بھائی اب صرف ایک ہی لڑکی کا پابند ہے۔۔۔ مرتضیٰ بولا

سستا عاشق۔۔۔ زاریان اس کی بات سن کر بولا

یار اب تو سستا عاشق نا بولا اب تو میں نے اصل مردوں کی طرح رشتہ بھیجا ہے۔۔۔

اچھا رشتہ بھی بھیج دیا کل شادی بھی کر لے گا بیٹا تو۔۔۔ اور پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔۔

نہیں یار اج یا کل ڈیڈ اور ماما جائے گے۔۔۔ صوفی پر بیٹھتا ہوا بولا

تو نہیں جائے گا کیا۔۔۔؟؟؟؟ زاریان نے پوچھا

نہیں۔۔۔ کچھ بہت زیادہ ہی اداسی سے وہ بولا تھا

کیوں۔۔۔؟؟؟؟

جارہا ہوں اپنے سسرال واپس۔۔۔ وہ جل کر بولا

اوہہ لیکن تو تو کہا رہا تھا کہ ایک ماہ کی چھٹیاں ہیں ابھی تو بیس دن ہوئے ہیں تجھے اے ہوئے\_\_\_؟؟؟

ہاں ایا ایک ماہ کی ہی تھا لیکن پرسوں کال آئی کہ ایک میشن ہے تو کپٹن شاہ اپ اجائے سو میں بھی جی حضوری کر کے اج اپنا بوریا بسترے سمیت جارہا ہوں\_\_\_ اس نے تفصیل بتائی

ہاہاہاہاہا جی حضوری۔۔۔۔۔ کچھ یاد ایا اس نام سے\_\_\_؟؟؟ زاریان نے پوچھا

ہاں یاد ہے ایک ایسا بادشاہ بننا جس کی کوئی عوام ہی نہیں تھی\_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

ہاں اور ایک ایسا چور بننا جس نے چوری کی ہی نہیں تھی\_\_\_ زاریان بولا

وہ سکول کالج کے دن جنہیں ہم قید سمجھتے رہے وہی زندگی کے سب سے بہترین دن ثابت ہوئے ہیں\_\_\_ مرتضیٰ بولا

بلکل۔۔۔۔۔ خیر تو بتا کیوں ایا تھا یہاں\_\_\_؟؟؟ زاریان نے پوچھا

بے غیرت آدمی تجھ سے ملنے آیا تھا تجھے تو اتنی توفیق نہیں کہ مل لے خود ہی اگیا۔۔۔۔۔ وہ  
چپڑ کر بولا

ملنے آیا تھا تو مل نا کر۔۔۔۔۔ زاریان نے کہا

وہ صوفے سے اٹھا اور اس کے گلے سے لگا۔۔۔۔۔

ان دونوں کی دوستی بے مثال تھی۔۔۔۔۔ وہ ایک دوسرے میں بسی ایک جان تھے۔۔۔۔۔

ایہیتم تیرے پرفیوم کی خوشبو اچھی نہیں لڑکیاں اس پرفیوم سے اتنی اڑکٹ نہیں ہوتی گھر  
جا کر تجھے اپنے پرفیوم کا نام سینڈ کروں گا وہ لگائی۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ سے پیچھے ہٹتا مرتضیٰ  
بولا

رہنے دے تو یہ کام تجھے ہی اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔۔ زاریان نے کہا

ہاں تو تو جیسے بڑا شریف ہے یاد نہیں یونی کی جاناں جو تیرے پیچھے پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
اس نے کہا

استغفر اللہ میرے پیچھے تو ایک تھی تیرے پیچھے جو لڑکیاں تھی ہاں۔۔۔۔۔ وہ کیا نام تھا۔۔۔۔۔ عدینہ جو تیری آواز سننے کے لئے اپنی کلاسز چھوڑ کر آتی تھی۔۔۔۔۔

لڑکیوں کے نام تجھے بری اچھے طریقے سے یاد ہیں۔۔۔۔۔ مرتضیٰ بولا

اور کیسی کے یاد ہو یا نا ہو لیکن تیرے پیچھے پڑی ہر لڑکی کا نام یاد ہے انے دے ایک دفعہ انے تو دے بھا بھی صاحبہ کو پھر دیکھی۔۔۔۔۔ زاریان بولا

یار تو بھا بھی نا بول ابھی سے ہی دل مچل رہا ہے تیرے بھائی کا۔۔۔۔۔ مرتضیٰ بولا

ٹھہر کی ادھی۔۔۔۔۔ زاریان نے کہا

جانتا ہے پہلی بار اس نے مجھے کیا کہا تھا۔۔۔۔۔؟؟؟؟

پہلی بار اس نے مجھے ٹھہر کی شخصیت کا لقب دیا تھا اور اس کے بعد سے تیرے بھائی کا ٹھہر کپن کا لیلول ہی الگ ہے۔۔۔۔۔ خالص ٹھہریوں کی طرح وہ بولا

میں حیران ہو مرتضیٰ تو اس کا نام تو میرے سامنے لے نہیں سکتا اور باتیں تو ٹھہریوں کی کرتا ہے۔۔۔۔۔

وہ بے اختیار مسکرا گیا۔

شرمیلی دولہن۔۔۔ زاریان نے چھیڑا

دولہن نہیں یار دولہا بول۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

اچھا چل ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔ زاریان بولا

نہیں یار ناشتہ گھر جا کر کروں گا ڈیڈ اور ماما کے ساتھ۔۔۔

ہاں وہاں کچھ ایکسٹرا ناشتہ بھی دیتے ہیں نا انکل تجھے۔۔۔ زاریان نے کہا تھا

ہاں نا یار اس ناشتے کے بغیر میں جاسکتا ہوں کہی۔۔۔

وہ دونوں مسکرا گئے۔۔۔

ایک کی مسکراہٹ خالص تھی لیکن دوسرا محض خود کو بھلا رہا تھا۔۔۔



بھائی ہم کہاں جارہے ہیں۔۔۔؟؟؟؟ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی آشاں نے اس سے پوچھا تھا جو  
نجانے افیس کے بجائے اسے کہاں لے کر جا رہا تھا۔

ہو سہیل جارہے ہیں۔۔۔ اس نے بتایا

نہیں بھائی وہ ڈاکٹر پھر مجھے کڑوی دوائی دے گی اس سے اچھا زہر کھالو۔۔۔

دوائی نہیں کھاؤ گی تو ٹھیک کیسے ہوگی پھر۔۔۔؟؟؟؟

یہ دیکھے میں بالکل ٹھیک ہوں بس مجھے ہسپتال نالے کر جائے۔۔۔

اچھا لاسٹ ٹائم اوکے آج جانا لازمی ہے نا۔۔۔

لیکن میں کوئی دوائی نہیں کھاؤ گی۔۔۔

وہ بعد میں دیکھے گے ابھی چلو۔۔۔ گاڑی ہسپتال کی پارکنگ میں کھڑا کرتا وہ بولا

وہ اندر آئے ریسپشن سے پرچی لی اور ڈاکٹر کے کمرے کی طرف آئے۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ آشاں نے سلام کیا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی بھائی تو کیسی صورت بھی اس لڑکی پر سلامتی نہیں بھیجے گا۔

وعلیکم اسلام کیسی ہیں آپ۔۔۔ اسے سلام کا جواب دیتی وہ بولی

بلکل ٹھیک ہو۔۔۔ اس نے کہا

گڈ اب آپ کافی بہتر لگ رہی میڈیسن وقت پر لی تھی نا۔۔۔؟؟؟ اس نے پوچھا

جی سب ٹائم سے لیتی رہی ہوں۔۔۔ وہ بولی

اس سب میں وہ بلکل خاموشی سے بیٹھا رہا تھا یوں جیسا وہ یہاں تھا ہی نہیں۔۔۔

گڈ اب آپ کو میں یہ کچھ میڈیسن دوں گی صرف ایک ویک لینی ہیں بٹ ریگولر اوکے۔۔۔ وہ پرچی پر لکھتی ہوئی بولی

آپ۔ پلیز دوائی تو نا دے اب تو میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔ اسے دوائی لکھتا دیکھ کر وہ بولی

جی بلکل گڑیا آپ ٹھیک ہو لیکن آپ کی مینٹلی ہلتھ ابھی پروپر ٹھیک نہیں اس لئے یہ ضروری ہے۔۔۔ وہ مسکراتی ہوئی بو

اور یہ مسکراہٹ زاریان خان کے لئے بہت بھاری تھی وہ ہمیشہ اس پر کھو جاتا تھا ور آج بھی ایسا ہی ہو رہا تھا۔

اور آپ نے کوشش کرنی ہے کہ خوش رہا کرے ایسی تاکہ مینٹلی ہیلتھ ٹھیک ہو جتنا کھڑوس شخص کے ساتھ رہے گی اتنا ہی آپ کی میٹلی ہیلتھ ڈسٹرب ہوگی۔ ایک نظر زاریان کو دیکھا پھر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

اشال شاید نہیں سمجھی تھی لیکن زاریان سمجھ گیا تھا اس محترمہ کی بات کو دل چاہ اسے تنسری منزل سے اسے نیچے پھینک دے۔ کچھ زیادہ ہی فری ہوگی تھی یہ لڑکی اس کے ساتھ۔

جی میں تو زیادہ گھر پر ہی رہتی ہوں۔ اشال نے بتایا

اسی لئے تو بول رہی ہوں گھر پر رہے کر آپ بور ہو جاتی ہوگی باہر نکلے تھوڑا دوستوں کے ساتھ تاکہ آپ کا مائنڈ فرئش ہو جائے گا۔

جی آج میرا فرسٹ ڈے ہے آفیس کا۔ اشال نے بتایا

گڈ\_ گھر سے باہر نکلے اور ہس مکھ سے لوگوں کی صحبت اختیار کرے کھڑوس لوگوں کے ساتھ رہے کر بندہ میٹلی پاگل ہی ہوتا ہے۔۔۔ وہ پھر سے اسے دیکھ کر بولی تھی جو مسلسل اسے ہی دیکھ رہا تھا لیکن اس کے دیکھنے پر فوراً سے نظریں جھکا گیا۔۔۔

ہائے ہائے میرے کھڑوس خان کا مجھے دیکھ کر نظریں جھکانا واللہ سیدھا دل پر لگتا ہے۔۔۔ ذہن میں سوچا اور بے اختیار مسکرا گئی۔۔۔

اوکے نیکسٹ ٹائم کب انا ہے۔۔۔ زاریان نے پوچھا

جب اپکا دل کرے۔۔۔ اسے دیکھتی وہ بولی

جی۔۔۔ اشال بولی تھی

میرا مطلب نیکسٹ ویک انا ہے۔۔۔ ہڑبڑا کر بولی

اوکے تھینکس۔۔۔ زاریان کہتا اشال کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا۔۔۔

انہوں تھیکس بندہ اللہ حافظ ہی بول دیتا ہے کھڑوس جلا دنا ہو تو۔۔۔ وہ بڑبڑاتی موبائیل کے ساتھ لگ گئی۔۔۔

بھائی یہ ڈاکٹر کتنی سویٹ ہے نا۔۔۔ گاڑی میں بیٹھی اشال نے کہا

ہاں بہت سویٹ ہے زہر سے بھی زیادہ بری لگتی ہے۔۔۔ آخری بات اس نے من میں کہی۔۔۔

بھائی دیکھا ڈاکٹر نے بھی مجھے یہی کہا کہ میں باہر نکلو۔۔۔

اس عورت کی باتوں میں نہیں اتنا ایک نمبر کی ویلی ڈاکٹر ہے پتہ نہیں کیسے بن گئی یہ لڑکی  
ڈاکٹر۔۔۔ وہ بولا

نہیں بھائی اب ایسی بھی کوئی بات نہیں اتنی اچھی ہیں سویٹ سی کیوٹ سی مجھے تو اتنی سیسیسی  
پسند ہیں کہ دل چاہتا ہے کہ اپنی۔۔۔ وہ اگے کچھ بولتی کہ زاریان نے ٹوکا  
بس بس ٹھیک ہے۔۔۔

دل چاہتا ہے کہ اپنی بہن بنا لو اپ تو بس ویسی ہی شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔ اس کا ارادہ  
کچھ اور تھا بولنے کا لیکن اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ وہ بات بدل گئی۔۔۔<sup>^</sup>

باقی کا سارا راستہ انہوں نے خاموشی سے طے کیا۔۔۔ زاریان خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا  
اور ذہن مسلسل اس کی مسکراہٹ پر الجھا رہا تھا۔۔۔ اس اس کے دانت عجیب لگے تھے



یوں جیسے ان میں بہت کشش سی تھی یا پھر یہ اسے محسوس ہوئی تھی اس بات کا وہ فیصلہ نہیں کر سکتا تھا۔

حیات صاحب پھر کب جائے گے اپ۔۔۔۔؟ ساتھ بیٹھی نورین بیگم نے پوچھا  
کہاں پر۔۔۔۔؟ حیات صاحب نے کہا  
رشتہ لے کر۔۔۔

نہیں بیگم ہم اپ کو ہی بہت مشکل سے سبھالتے ہیں دوسری بیوی کا تو سوال ہی پیدا نہیں  
ہوتا۔۔۔ انہیں چھیڑتے ہوئے بولے

توبہ ہے اپ سے میں مرتضیٰ کی بات کر رہی ہوں سر کے بال سفید ہو گے لیکن ابھی بھی  
اپ دوسری شادی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔۔۔

اچھا تو اپ یوں کہنا کہ مرتضیٰ کے لئے ہم تو ویسے ہی خوش ہو گے۔۔۔ وہ بولے

میرا بیٹا بول کی گیا ہے کہ کل وہ چار بجے کال کرے گا اور اس سے پہلے پہلے ہم نے وہاں جا کر بات کرنی ہے۔ انہوں نے بتایا

اپ کا بیٹا جاتے ہوئے بھی بہت نیک کام کر کے گیا ہے خیر اپ کل دوپہر کے بعد تیار رہنا افسس سے اکر چلے گے۔ انہوں نے کہا

ٹھیک ہے میں تو رات کے بارہ بجے بھی تیار ہی رہتی ہوں۔ انہوں نے کہا

جی تب ہی ہم رات کو آپ کو دیکھ کر ڈر جاتے ہیں۔ وہ پھر سے انہیں چڑا رہے تھے

جائے آپ سے تو بات کرنا بی فضول ہے انے دے میرے بیٹے کو۔ انہوں نے کہا

اب ان کی ہر بات ان کے بیٹے کے انے تک محدود تھی۔ یہ بات حیات صاحب اچھے سے جانتے تھے۔

وہ بیڈ پر بیٹھی سبزی کاٹ رہی تھی جب باہر دروازے پر بیل بجی تھی۔

لاچار انہیں ہی جانا تھا کیونکہ نور افس تھی اور فاروق صاحب کچھ پرانے کاغذات کھولے ہوئے تھے۔

ہائے اس وقت انہیں نور بے حد یاد آئی وہ ہوتی تھی مزے سے غصے سے بڑھتی بڑھتی دروازہ تو کھول دیتی تھی۔

اپ سے تو اللہ ہی حافظ ہزار سال پرانی چیزیں کھول کر بیٹھ جاتے ہیں۔ فاروق صاحب کو اسی طرح فائیلز میں معصروف دیکھ کر وہ جل کر بولیتی باہر نکلی۔ دوسری طرف انہوں نے تو شاید کچھ سنا ہی نہیں تھا جیسے۔

صفیہ بیگم نے دروازہ کھولا لیکن سامنے انجان چہروں کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔ اسلام علیکم۔۔۔!! نورین بیگم نے سلام کیا

وعلیکم اسلام۔۔۔ انہوں نے جواب دیا

کیا ہم اندا سکتے ہیں۔۔۔ دوسری طرف حیات صاحب نے پوچھا تھا

وہ انہیں شکل سے شریف اور سلجھے ہوئے لگے تھے اس لئے اندر انے کی اجازت دے دی تھی۔

انہیں بھیٹک میں بیٹھا کر وہ کمرے میں آئی جہاں فاروق صاحب ویسی ہی معصروف تھے۔

نورین بیگم نے ایک شاپر ٹیبل پر رکھا اور کمرے کا جائزہ لینے لگی تھی۔

بات سنیں اندر کوئی آیا ہے شاید آپ کے کوئی جانے والے ہو۔۔۔ صفیہ بیگم نے کہا

اچھا میں دیکھتا ہوں۔۔۔ فائل کو اسی طرح سائنڈ پر رکھتے وہ اٹھے اور بھیٹک کی طرف گئے۔

اسلام علیکم۔۔۔ اندر آکر انہوں نے سلام کیا

وعلیکم۔ اسلام۔۔۔ حیات صاحب نے کھڑے ہو کر ہاتھ ملایا

اب بیٹے کی خوشی کے لئے وہ اتنا تو کر سکتے تھے۔

بیٹھے۔۔۔ وہ کہتے ان کے سامنے لگے صوفے میں جا کر بیٹھے تھے

دراصل اپ لوگ ہمیں نہیں جانتے لیکن میں اپ کو تعارف کروا دیتا ہوں میں سید حیات عالم شاہ اسلام آباد کی مشہور سید انڈسٹری کا مالک اور یہ ہیں میری وائف نورین حیات اور ہمارا ایک بیٹا ہے سید مرتضیٰ علی شاہ \_\_\_\_\_ انہوں نے تعارف کروایا

فاروق صاحب نے اثبات میں سر ہلایا \_\_\_\_\_

دراصل میری بیگم کو اپکی بیٹی نور بہت پسند آئی ہے ایک جگہ ان سے ملاقات ہوئی تھی بس تب سے انہوں نے ضد لگائی ہے کہ اگر بیٹے کی شادی کی تو وہی سے کرنی ہے \_\_\_\_\_ وہ روکے اور ان کے چیرے کے تاثرات دیکھے \_\_\_\_\_ بس آج ہم اسی سلسلے میں آئے ہیں \_\_\_\_\_ وہ کہتے خاموش ہو گے

یہ بات کہنے کو انہیں مرتضیٰ نے کہا تھا \_\_\_\_\_ وہ اس کے گھر والوں کی سوچ نہیں جانتا تھا اگر وہ اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتا تو نور کے لئے شاید کوئی مسئلہ نہ کھڑا ہو جائے \_\_\_\_\_ اس لئے وہ جانے سے پہلے یہ بات نورین بیگم سے بول گیا تھا \_\_\_\_\_

دوسرے طرف وہ دونوں بالکل خاموش تھے یوں کوئی اجنبی آئے اور بیٹی کا ہاتھ مانگے عجیب تو لگتا ہے \_\_\_\_\_



اپ پریشان نہیں ہوئے بلکل سوچ سمجھ کا جواب دئے گا اور جہاں سے چاہئے چھان پین کروا سکتے ہیں۔۔۔ یہ میرا کاڑد ہے۔۔۔ انہوں نے گاڑد سامنے لکڑی کے ٹیبل پر رکھا۔۔۔

ہم اپ کا احترام کرتے ہیں کہ اپ ایے لیکن میں اپنی بیٹی سے پوچھے بغیر میں نا اپ کو ہاں کر سکتا ہوں نا نہیں۔۔۔ فاروق صاحب بولے

جی بلکل بیٹی کی رائے بہت ضروری ہے اپ ضرور پوچھے ہم اپ کے جواب کا انتظار کرے گے۔۔۔

جی ضرور۔۔۔ فاروق صاحب بولے

عورتیں دونوں خاموش تھی ایسے موقعہ میں عورتوں کی خاموشی ہی بہتر ہوتی ہے۔۔۔ جہاں عورتیں فیصلے کرنے لگ جائے وہاں پھر مسئلے ہی مسئلے ہوتے ہیں۔۔۔

اچھا اب ہم چلتے ہیں اپ کے جواب کا انتظار کرے گے۔۔۔ حیات صاحب نے کہا

نہیں اپ ہمارے مہمان ہیں یوں بغیر کچھ کھائے اپ نہیں جاسکتے۔۔۔ فاروق صاحب نے کہا اور صفیہ بیگم کو اشارہ کیا

وہ اثبات میں سر ہلاتی باہر نکل گئی۔

پیچھے وہ لوگ ایک دوسرے سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرنے لگ گئے تھے۔

کوئی آیا تھا اج کیا۔؟؟؟ میٹھائی کے ڈبے سے ایک گلاب جامن نکالتی اس نے پوچھا تھا۔

ہاں مہمان اے تھے۔ برتن سیٹ کرتی صفیہ بیگم نے بتایا

اچھا ایسے کونسے خاص مہمان اگئے جو آپ نے یہ والے کپ نکالے تھے۔ وہ ان کپ کو

دیکھ رہی جو امی کے جہیز کے تھے اور ہمیشہ کیسی خاص مہمان کے آنے پر ہی امی نکالنے

دیتی تھی اور خود ہی دھو کر رکھتی تھی۔

تمہارے رشتے والے اے تھے۔

منہ میں رکھا گلاب جامن کا ذائقہ ایک دم سے اسے کڑوا لگنے لگا۔

اچھا تو اب آپکی وہ زینت آپا میرے لئے کونسے ایٹم کا رشتہ لائی ہیں۔ طنزیہ انداز میں

بولی

چپ کرو نور ہر وقت اس کے پیچھے پڑی رہتی ہو اس پیچاری نے تو مجھے اس وقت سے کال نہیں کی جب سے تم نے اسے باتیں سنائی تھی۔۔۔ امی کو کچھ زیادہ ہی دکھ لگا تھا

اچھا تو اب اپکی کونسی اپا رشتہ لے آئی۔۔۔ وہ اب کی بار مسکرائی تھی

نورین کو جانتی ہو تم۔۔۔؟؟؟ انہوں نے پوچھا

نورین۔۔۔ نہیں میں تو کیسی نورین کو نہیں جانتی۔۔۔ اس نے کہا

اچھا وہ آئی تھی اور اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر کہا رہی تھی کہ تم اسے کہی ملی تھی اور تب سے تم اسے اچھی لگنے لگی تھی اس لئے آج اپنے اکلوتے بیٹے کا رشتہ کے کر آئی ہے۔۔۔ انہوں نے تفصیل سے

وہ حیران ہوئی اس نے تو آج تک کیسی نورین سے اس قسم کی بات نہیں ہوئی تھی پھر یہ کون تھی۔۔۔؟؟؟ دماغ مسلسل سوال پر سوال کر رہا تھا

اچھا تو ابو نے کیا کہا۔۔۔؟؟؟ اسے اس سب میں اگر ٹینشن تھی تو ابو کی کہ وہ کیا سوچتے ہو گے اس کے بارے میں۔۔۔

انہوں نے یہی کہا کہ جو تم کہوں گی وہی ہمارا جواب ہوگا۔

بھائی کو بتایا۔ وہ اب اپنے بھائی کا پوچھ رہی تھی جس سے وہ ناراض تھی لیکن اپنی زندگی کا یہ فیصلہ اس کے بغیر نہیں کر سکتی تھی۔

ہاں رات کو فون پر بتاؤں گی۔ انہوں نے کہا

امی جو بھی فیصلہ کرنا ہے دیکھ سن کر کرنا یہ نا ہو کہ بعد میں کوئی دہشت گرد نکال ائے۔

اللہ نا کرے نور۔

ہاں اور بھی یاد رکھنا کہ اگر یہ لوگ کوئی عجیب اور ظالم نکلے تو قسم سے اگلے دن ہی میں ان کے سر کھول کر یہاں اجاؤں گی مجھ سے امید نہیں رکھنا میں مظلوم بہو کی طرح سب کچھ برداشت کروں گی۔ وہ کہتی گئی اور صفیہ بیگم حیرانی سے اسے دیکھتی رہے گئی۔ جس نے ابھی سے ہی مستقبل کا سوچ لیا تھا۔

دفعہ ہو جاو نور یہاں سے اس سے پہلے کہ میں تمہارا سر کھول دو اچھی امید بندہ رکھتا ہے۔ انہیں بہت غصہ آیا تھا

میں بس اپ کو بتا رہی ہوں کہ میں ڈرپوک عورتوں کی طرح کچھ برداشت نہں کروں گی  
باقی اپ لوگ جو فیصلہ کرے گے مجھے منظور ہے۔۔۔ وہ کہتی کرے کی طرف چلی گئی

پیچھے وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ یہ لڑکی سسرال میں ضرور کچھ نا کچھ کرے گی کم از کم  
برداشت تو یہ بالکل بھی نہیں کرے گی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ ایک اچھی بہو بننے کے لئے کتنی قربانیاں دینی پڑتی ہیں مگر یہ قربانیاں کم از کم  
کم نور نہں دے گی۔۔۔

کیا وہ سسرال میں ایک اچھی بہو بن سکے گی۔۔۔؟؟؟؟ ان کے دماغ میں مسلسل یہی سوال  
تھا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ اس نے سلام کیا

وعلیکم اسلام کیسا ہے میرا بیٹا۔۔۔ نورین بیگم بہت پیار سے بولی تھی



الحمد للہ بالکل ٹھیک ہوں اپ سنائیں۔۔۔؟؟؟ فون کے اس پار وہ ان کے پیار بھرے انداز پر مسکرایا تھا

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔

ڈیڈ کیسے ہیں۔۔۔ اسے گے ابھی صرف کچھ ہی دیر ہوئی تھی لیکن وہ پوچھ ایسے رہا تھا جیسے صدیوں سے نا ملا ہو۔۔۔

وہ بھی ٹھیک ہیں۔۔۔

اچھا اور کوئی نیوز۔۔۔؟؟؟ اس نے پوچھا

جس نیوز کی تم بات کر رہے ہو میں سمجھ گئی ہوں۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا

وہ مسکرایا۔۔۔ اچھا تو پھر بتائے نا۔۔۔ بے چینی سے کہا

ابھی ہی ایسے ہیں ہم وہاں سے۔۔۔ وہ بول رہے تھے کہ ہم اپنی بیٹی سے پوچھ کر بتائے گے۔۔۔ انہوں نے تفصیل سے سب بتایا

اپ نے وہی بات کہی تھی نا جو میں نے کہا تھا؟؟؟؟ اس نے پوچھا

جی وہی بات بولی ہے تمہارے ڈیڈ نے \_\_\_\_\_

اوکے انہیں میرا سھینکس کہنا \_\_\_\_\_ وہ بولا

ہاں میں بول دوں گی لیکن مرتضیٰ تم اسے ایہ دفعہ بتا دینا کہ یہ پریپوزل تم نے بھیجا وہ میرے نام سے واقف نہیں اس لئے کیا پتہ انکار کردے \_\_\_\_\_

وہ بے اختیار مسکرایا \_\_\_\_\_ اگر وہ اسے اپنا بتائے گا تو تھوڑا نا وہ خوشی خوشی ہاں کردے گی \_\_\_\_\_ اس نے سوچا

اوکے میں بتا دوں گا آپ اپنا خیال رکھنا اور ڈیڈ کا بھی اللہ حافظ \_\_\_\_\_

اللہ حافظ بیٹا \_\_\_\_\_ انہوں نے کہا اور فون رکھ دیا

اچھا تو اب ہم انہیں میسج کرے یا پھر کال \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اس نے سوچا

میسج سہی رہے گا \_\_\_\_\_ اس نے فیصلہ کیا

ایسا نا ہو کہ محترمہ نے اپنے نمبر میں بھی چاکو رکھے ہو اور میرے میسج دیکھ کر میرا انلاسن قتل کر دے۔۔۔ وہ اس کا نمبر سرچ کرتے ہوئے خود سے بولا

وہ اس کی چاکو والی بات کبھی بھی نہیں بھول سکتا تھا۔۔۔

اس نے پہلے وائس میسج کرنے کا سوچا لیکن اپنا ہی ارادہ ترک کر کے اس نے میسج لکھنا شروع کر دیا۔۔۔

دومنٹ مسلسل وہ میسج لکھتا رہا وہ بہت سوچ سوچ کے لفظوں کا استعمال کر رہا تھا۔۔۔

آخر اس نے میسج سیڈ کیا وہ افلائین تھی اس وقت۔۔۔

اس نے اس کے نمبر پر میسج ٹون تبدیل کر کے رکھی کہ اگر وہ اسے میسج کرے تو فوراً سے وہ دیکھ لے گا۔۔۔

اس نے موبائیل جیب میں رکھا۔۔۔ ابھی اسے ہیڈ کواٹر جانا تھا اور پھر کل اسے کشمیر کے لیے نکلنا تھا۔۔۔ اور پھر وہاں سے کب انا تھا اس بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔۔۔ انا بھی تھا کہ نہیں یہ بھی وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔

باہر مغرب کی اذانیں ہو رہی تھی اندھیرا ایستہ ایستہ پھیل رہا تھا۔

وہ بیڈ پر لیٹی سوئی ہوئی جب اذان کی آواز سن کر فوراً سے اٹھ کر بیٹھی اور سر پر دوپٹہ لیا۔

اذان کے بعد وہ اٹھی اور وضو کر کے نماز ادا کی۔

نماز کے دوران صفیہ بیگم کمرے میں اسے کچھ کہنے آئی تھی لیکن اسے نماز پڑھتا دیکھ کر واپس سے چلی گئی تھی۔ اس کی نماز بہت لمبی ہوتی تھی۔

تھوڑے دیر بعد وہ نماز پڑھ کر اٹھی اور کھڑکی بند کی جہاں سے مچھر ارہے تھے۔ اسے کتنی مرتبہ امی نے کہا تھا کہ یہ کھڑکی بند کر دیا کروں مچھر اتے ہیں لیکن اسے یاد ہی کہاں رہتا تھا کچھ اور گھر کے کام۔ تو بالکل بھی یاد نہیں رہتے تھے۔

وہ واپس سے بیڈ کے پاس آئی اور تکیہ کے پاس پڑے اپنے موبائیل کو اٹھایا۔

اس نے موبائیل ان کیا۔ یہ نیا موبائیل تھا جو اس نے اسی مہینے لیا تھا۔

موبائیل کھولنے کے بعد اس کے پاس میسیجز کی ایک قطار بالکل بھی نہیں لگی ہوئی تھی۔ اسے کیسی کا میسیج نہیں اتے تھے سوائے سیم والی کمپنیوں کے۔ ہاں کبھی کبھار اگر فاطمہ کوئی میسیج کردے۔ اصل وجہ یہ تھی کہ وہ خود کیسی کو میسیج نہیں کرتی تھی دوست تو کوئی تھی نہیں سوائے فاطمہ کے اور خاندان والے وہ جن کو بندہ خود کال نا کرے تو وہ بھی نہیں کرتے تھے اس لئے وہ انہیں کال یا میسیج کرتی ہی نہیں بس کبھی کبھار اگر ابو کے موبائیل میں کیسی پھوپھو تائی چچی سے بات ہو جاتی اور حال چال پوچھ لیتی۔

اسے واٹساپ پر ایک میسیج شو ہو رہا تھا۔ واٹساپ کھولا اور کیسی انجان نمبر سے میسیج دیکھ کر وہ پریشان ہوئی پھر اسے خیال آیا کہ شاید فاطمہ کا نیا نمبر ہو اس لئے اس نے میسیج کھولا اور

اسلام علیکم میں سید مرتضیٰ علی شاہ جس کو اپنے مشورہ دیا تھا کہ سید ہٹا دے اپنے نام کے ساتھ وہی سید ہوں لیکن میں یہ مر کر بھی نہیں کر سکتا بلکہ میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا خیر میں نے اپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی آج میں نے اپ کے گھر پر پوزل بھیجا تھا اور میری ڈیڈ نے میری ماما خواگے رکھ کر بات کی تھی میری ماما نورین حیات ہیں اور یہ بالکل جھوٹ تھا کہ انہوں نے آپکو دیکھا ہے دراصل میں نہیں چاہتا کہ اپ میری وجہ سے اپنے



گھر والوں کے لئے سوالیہ نشان بنے اس لئے یہ کہا ائی ہوپ اپ سمجھ رہی ہوگی۔۔۔ بس  
آخر میں یہ درخواست ہے کہ پلیز..... اس نے بات اگے ادھوری چھوڑ دی۔۔۔

لیکن اس کا دل بہت بڑی طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

انسوانکھ سے نکل کر موبائیل کی سکرین پر گرا۔۔۔ اس نے محسوس کیا وہ رو رہی تھی۔۔۔ وہ  
کیوں رو رہی تھی۔۔۔ کیا یہ شخص واقعی اتنا اچھا ہے یا پھر۔۔۔؟؟؟؟ اس نے سوچا

کیا وہ مجھے حقیقت میں چاہتا ہے۔۔۔؟؟؟ یا اللہ پلیز میری مدد کرے پلیز مجھے کچھ سمجھ نہیں  
ارہا۔۔۔ میں کیسی قسم کا فیصلہ نہیں کر سکتی۔۔۔ مجھے کوئی راہ دیکھائے۔۔۔ اللہ اگر یہ شخص اگر  
واقعی اس حد تک اچھا ہے تو۔۔۔ وہ روک گئی۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا کہ وہ کیسی کو دعا میں یوں روتے ہوئے مانگے گی۔۔۔

اللہ میں نہیں جانتی کہ میرے لئے کیا بہتر ہے بس مجھے اپ پر اعتبار ہے اپ مجھے بہترین  
دے گے۔۔۔ اس نے انسوانکھ سے کہنے۔۔۔

دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ ایک عجیب سے خواہش نے سر اٹھایا تھا۔۔۔

عورت کو صرف عزت چاہئے اور جو مرد عورت کو عزت دیتا ہے عورت کو وہی مرد عزیز ہو جاتا ہے۔

کچھ لڑکے من پسند رشتے کا کہا کر رشتہ تو بھیج دیتے ہیں لیکن اس کے بعد لڑکی کو اپنے گھر والوں کو کتنے سوالوں کے جواب دینے ہوتے ہیں یہ صرف وہی جانتی ہے۔

لیکن کم از کم اس نے تو یہ نہیں کیا تھا۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ بگڑا لڑکا اس حد تک اپنی عورت کی عزت کرتا ہوگا۔

وہ واقعی اس معاملے میں بہت پریشان تھی کہ ابو کیا سوچ رہے ہوں گے اس کے بارے میں کہ وہ باہر جا کر کیسے کیسے لوگوں سے ملتی ہے۔ لیکن اس کی بات سن کر دل بہت مطمئن ہوا تھا۔

جو بھی تھا وہ کم از کم اس کی عزت تو کرتا تھا اس سے دوسروں کے سامنے سوالیہ نشان تو نہیں بنا رہا تھا۔

دل میں ایک نیا سا جذبہ پیدا ہوا تھا۔ وہ اس جذبے کو کوئی نام تو نہیں دے سکی تھی لیکن یہ جذبہ پہلی دفعہ محسوس ہوا تھا۔ اور اسے اچھا لگا تھا۔



بس وہ فری ہی بیٹھی رہی تھی \_\_\_\_\_ افس کے کیسی کولینگ سے ابھی تک وہ نہیں ملی تھی  
سوائے فاطمہ کے اس کے ساتھ بھی بس رسمی دعا سلام ہوئی تھی \_\_\_\_\_

نور یوں رو کیوں رہی ہو \_\_\_\_\_ ویڈو کال سے صائم نے اس سے کہا جو کب سے انسو بہا  
رہی تھی \_\_\_\_\_

بھایا میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی \_\_\_\_\_ روتے ہوئے اس نے کہا  
شہزادی شادی تو سب نے ہی کرنی ہوتی ہے اور ویسے بھی میں نے ساری معلومات کروالی  
ہے وہ لوگ واقعی اچھے ہیں \_\_\_\_\_ صائم نے کہا  
پھر بھی میں اس گھر کو چھوڑ کر نہیں جاؤ گی \_\_\_\_\_

نور شہزادی پریشان نہیں ہو کچھ نہیں ہوتا ویسے بھی تمہاری ابھی شادی تھوڑی نا ہو رہی ہے  
تین ماہ ہیں نا جب تک مائنڈ سیٹ کر لینا \_\_\_\_\_

جوابا وہ خاموشی سے انسو بہاتی رہی \_\_\_\_\_

نور ہم تمہاری شادی کرہے ہیں اگر وہ لوگ اگر اللہ ناکرے درندے نکلے تو تم بھی ان کے سر کھول کر اجانا تمہارے لئے اس گھر کے دروازے ہمیشہ کھولے ہیں لیکن وہ لوگ ایسے ہیں نہیں ان کے اکلوتے بیٹے کی بہو ہوگی تم فکر مت کرو\_\_\_\_\_ صائم نے اسے تسلی دی

ہاں ہاں بہت اچھی تربیت دے رہے ہو بہن کو یہ تو ہے ہی پاگل اور تم اور اٹے مشورے دے کر اسے پاگل کرو\_\_\_\_\_ صفیہ بیگم کا تو پارہ ہائی ہو چکا تھا اس کی بات سن کر\_\_\_\_\_

تو امی میں سہی ہی تو بول رہا ہوں ہم بیٹوں کی شادی کرتے ہیں تاکہ وہ سکون اور خوشی کی زندگی گزارے اگر وہ لوگ بھیڑے نکل آئے تو اس میں بیٹی کی کوئی غلطی نہیں ہوتی جو وہ سب کچھ زبان بند کر کے برداشت کرے\_\_\_\_\_ صائم نے کہا

سسرال میں اچھی بہو بننے کے لئے بہت کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے اگر عورت منہ پھٹ ہوگی تو گھر نہیں چلتے بلکہ اجڑتے ہیں\_\_\_\_\_ صفیہ بیگم نے کہا

اس سب کے دوران وہ بس خاموشی سے امی اور بھائی کی گفتگو سن رہی تھی\_\_\_\_\_

امی عورت کی برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میری بہن اس حد کو بھی پار کر کے برداشت کرے سب کچھ میں صرف اسے اتنا بتا رہا ہوں کہ تم آج بھی



ہمارے لئے بہت خاص ہو اج بھی تمہاری ہر خواہش سر انگھوں پر ہے اور شادی کے دس سال بعد بھی \_\_\_\_\_

تم ٹھیک کہے رہے ہوں صائم لیکن عورتوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ امی ابھی بھی اسی بات پر اڑی ہوئی تھی

اچھا اب سہی بول رہی ہیں سب کچھ عورت کو ہی برداشت کرنا ہوتا مرد کا کام۔ تو صرف روب جمانا ہوتا ہے نا۔۔۔۔۔ وہ تھک گیا تھا اب

نہیں مرد کو بھی برداشت کرنا ہوتا۔۔۔۔۔

اچھا تو اب اس لڑکے کی ماں کو بھی کیے کہ جس طرح اب اپنی بیٹی کو اچھی بہو بننے کا سبق دے رہی ہیں اسی طرح وہ بھی اپنے بیٹے کو اچھا داماد بننے کا سبق سیکھائے۔۔۔۔۔

لڑکے سمجھ جاتے ہیں۔۔۔۔۔ صفیہ بیگم نے کہا

اففف جی لڑکے تو سب کچھ سمجھ کر ہی اتے ہیں اس دنیا میں۔۔۔۔۔ صائم کی اب بس ہوگی تھی

تم اپنی بہن کو سمجھاؤ کہ سسرال میں انچ بیچ ہو جاتی ہے چھوٹی چھوٹی بات پر بوریا بسترالے کرنا اجائے۔۔۔ صفیہ بیگم نے اسے دیکھ کر کہا جو بس سر جھکائے ان کی باتیں سن رہی تھی

اچھا پ نور کو دے فون۔۔۔ اس نے کہا  
یہ لو۔۔۔ وہ اسے فون پکڑتی باہر نکل گئی تھی

نور بچے پریشان نہیں ہو وہ ماں ہیں اور ہر ماں یہی چاہتی ہے کہ اس کی بیٹی اپنے سسرال میں آباد رہے لیکن نور بول وہ بھی ٹھیک رہی ہیں کبھی مرد کو صبر کرنا پڑتا ہے تو کبھی عورت کو اسی طرح گھر آباد رہتے ہیں۔۔۔ اس نے سمجھیا

لیکن بھائی میں غلط بات نہیں برداشت کر سکتی۔۔۔

جب بھی وہ غلطی کرے تو اسے سمجھانا اگر نہیں سمجھتا تو مجھے بتانا میں سمجھاؤں گا لیکن نور شوہر کے سامنے بدتمیزی نہیں کرنا بس خاموشی سے ہمارے پاس اجانا۔۔۔

وہ بس خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھتی رہی جو سات سمندر پار بھی اس کے لئے آج بھی وہی سوچ رکھتا تھا آج بھی اسے اسے سمجھتا جیسے بچپن میں میتھس کے سوال پیار سے سمجھاتا تھا۔

اور رونا بند کرو نور تم لڑکیاں شادی میں اتنا رونا معصروف ہوتی ہو کہ اپنے مستقبل کے لئے اچھی دعائیں بھی نہیں کرتی۔ اسے روتا دیکھ کر وہ بولا

بھیا میں کیا کرو مجھے رونا ارہا ہے۔ اس نے بتایا

رو لیکن اتنا نہیں کہ طبیعت ہی خراب ہو جائے ہم کوشش کرے گے اگلے مہینے تک آجائے لیکن ابھی یہ بات امی یا ابو کو نہیں بتانا۔

بس بھائی جلدی سے آجائے۔ پانچ سال بعد بھائی سے ملاقات کرنے کا سوچ کر ہی اسے رونا ارہا تھا

آجاو گا لیکن میری گڑیا اب اور نہیں روئے گی۔ اس نے کہا

نہیں روتی لیکن آپ امی سے کہے مجھے میرے بیسکٹ دے دیں۔ اس نے کہا

وہ اس کی بات پر مسکرایا کیوں بھی امی نے کیوں کے لئے اچکے بیسکٹ \_؟؟؟؟؟ اس نے ہستے ہوئے پوچھا تھا

وہ کہتی ہیں کہ میں بیسکٹ کھا کھا کر موٹی ہو جاؤں گی اور شادی والے دن سب رشتہ دار میرے مزاق بنائے گے اچھا بھائی کیا کوئی بسکٹ کھانے سے موٹا ہوتا ہے \_؟؟؟؟؟

کوئی بات نہیں میں تمہارے لئے بہت زیادہ بسکٹ یہاں سے لاؤ گا \_

امی کو نہیں بتانا وہ پھر لے لے گی \_ اس نے کہ

نہیں بتاتا اچھا بتاؤ ابو کہاں ہیں \_؟؟؟؟؟ اس نے پوچھا

وہ۔ عصر کی نماز پڑھنے گے ہیں \_ اس نے بتایا

اچھا ٹھیک ہے میں رات کو کال کر کے ان سے بات کر لوں گا اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ \_

اوکے اللہ حافظ \_ اس نے کہا اور فون بند کر دیا

بھائی میں کیسی صورت بھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ چائے کا کپ ہاتھ میں لیتی ایشال نے کہا

لیکن کیوں آیشال۔۔۔؟؟؟ زاریان نے پوچھا

میں بس آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی۔۔۔ آیشال سب لڑکیاں شادی کرتی ہیں اور سب ہی چھوڑ کر جاتی ہیں اپنے گھر والوں کو۔۔۔

لیکن بھائی میں نہیں جاسکتی۔۔۔ آنسو آنکھوں میں تیر رہے تھے

وہ اٹھا اور اس کے جاکر بیٹھا اور اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

میری گڑیا شادی تو کرنی ہوگی نا آج نہیں تو کل۔۔۔

بھائی میں آپ کو چھوڑ کر کہی نہیں جاؤں گی۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟؟ اس نے پوچھا

میں آپ کے بغیر نہیں رہے سکتی۔۔۔ اس نے بتایا



اس نے اسے دیکھا اور بے اختیار اس کا دل دھڑکا تھا۔

اچھا ایک شرط ہے میری۔ اشال نے کہا

کیسی شرط۔؟؟؟؟؟ زاریان نے حیرانی سے پوچھا

کہ۔ پہلے آپ شادی کرے گے۔

میں۔ میں کیسے کر سکتا ہوں شادی۔؟؟؟ وہ حیران ہوا

کیا مطلب کیسے کر سکتے ہیں جیسے سب کرتے ہیں ویسے ہی۔

لیکن تمہاری شادی کا میری شادی سے کیا تعلق ہے اشال۔؟؟؟؟ اس نے کہا

بہت گہرا تعلق ہے بھائی جب آپ میری شادی کرے گے تو یہاں اکیلے کیا کرے

گے۔

میں کچھ بھی نہیں کروں گا۔

ٹھیک ہے پھر میں بھی آپ کو چھوڑ کر نہیں جاتی۔

اشال ضد نہیں کرو۔۔۔ وہ جیسے تھک سا گیا تھا

میں ضد نہیں کر رہی ضد اپ کر رہے ہیں وہ بھی فالتو کی۔۔۔

اشال میری شادی تمہارے لئے مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ وہ تھوڑا سخت لہجے میں بولا

بھایا اپ کی شادی ہے مسئلہ میرے لئے میں نہیں چاہتی اپ ساری عمر اکیلے رہے۔۔۔

میں سوچو گا۔۔۔ وہ بولا

ٹھیک جب اپ سوچے گے تو میں بھی سوچ لو گی جب تک اپ شادی نہیں کرتے میں بھی نہیں کرتی۔۔۔

تم ضد مت کرو اشال۔۔۔

بھایا میں ضد نہیں کر رہی ہیں۔۔۔ وہ نرم انداز میں بولی

میں جانتا ہوں۔۔۔ وہ بولا

پلیز بھائی شادی کر لے نا پلیز۔۔۔

اسے بے اختیار وہ یاد آرہی تھی۔

وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

صبر آنے کو ابھی جاتا ہے لیکن جب عورت کو صبر اتا ہے نا پھر وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت بن جاتی ہے۔ جیسے ابھی میں بنی ہوں۔

اس نے سوچا اور چائے پی

حیات صاحب کل میں نے مال جانا ہے شپنگ کے لئے کیا آپ بھی جائے گے میرے ساتھ۔؟؟؟؟ نورین بیگم نے پوچھا

نہیں کل تو میری بہت ضروری میٹینگ ہے میں نہیں اسکتا۔ انہوں نے کیا

پھر میں کیا کرو شادی کی اتنی شاپنگ کرنی ہے اور دن بھی بہت جلدی گزرے رہے ہیں کس کے ساتھ جاؤ۔

تو اپ اپنی بہو کو ہی ساتھ لے جائے نایوں وہ بھی اپنی پسند کی چیزیں خرید لے گی۔۔۔  
انہوں نے مشورہ دیا

ہاں یہ بھی اپ سہی بول رہے ہیں لیکن وہ افسس جاتی ہے نا کیا پتہ اسے چھٹی ملے گی یا  
نہیں۔۔۔؟؟؟؟

نورین بیگم کیا اپ نے انہیں بتاتا ہے کہ شادی کے بعد وہ جاب نہیں کریں  
گی۔۔۔؟؟؟؟ حیات صاحب نے پوچھا

نہیں میں نے ابھی اس بارے میں کوئی بات نہیں کی۔۔۔

تو کرے اور انہیں بتائے کہ شادی بعد وہ کسی قسم کی نوکری نہیں کرے گی ہاں اگر پھر بھی  
انہیں شوق ہے جاب کا تو وہ اپنا بزنس میرے ساتھ جوائن کر لے لیکن مجھے یہ ہرگز گوارا  
نہیں کہ میری بہو کیسی اور کی کمپنی میں نوکری کرے۔۔۔

اچھا میں انہیں بتا دوں گی لیکن ابھی تو اپ بتائے کہ میں کیا کروں۔۔۔؟؟؟؟ انہوں انھی  
بھی شاپنگ کی ہی فکر تھی۔۔۔

اپ اشال کو ساتھ لے جائے نا۔۔۔ حیات صاحب نے کہا

ہاں لیکن وہ تو افسس جاتی ہے زاریان کے ساتھ۔۔۔

تو کوئی بات نہیں اپ زاریان کو کال کرے وہ بھیج دے گا اسے ویسے بھی ایک دن کی ہی تو بات ہے۔۔۔

اچھا اسے ہی کل لے جاؤں گی۔۔۔  
ٹھیک ہے لیکن اپ نے وہاں یاد سے کال کر کے بتانی ہے یہ بات۔۔۔  
ٹھیک ہے۔۔۔ انہوں نے کہا۔۔۔

امی اپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں یہ جاب چھوڑ دوں گی۔۔۔؟؟؟ وہ حیرانی سے صفیہ بیگم سے پوچھ رہی تھی

کیا مطلب کیوں ں ہیں چھوڑ سکتی شادی ہونے والی ہے تمہاری کیا شادی کے بعد بھی جاب کروں گی۔۔۔؟؟؟؟



امی اپ جانتی بھی ہیں ناکہ میں نے کتنی محنت سے یہ جاب حاصل کی ہے اب کیسے چھوڑ دو۔۔۔

نور جو بھی ہے جاب تمہیں چھوڑنی ہوگی :۔۔۔

امی اپ انہیں انکار کردے میں یہ جاب کسی صورت نہیں چھوڑوگی۔۔۔

نور بات کو سمجھو اچھے رشتے بار بار نہنٹ ملتے۔۔۔

ٹھیک ہے پھر اچھی نوکری بھی بار بار نہنٹ ملتی۔۔۔

نور کل پرسو تک وہ لڑکا بھی اے گا ہم سے ملنے جب تک تم سوچ لو۔۔۔ صفیہ بیگم نے بتایا

ہیں وہ کس خوشی میں یہاں ایے گا۔۔۔؟؟؟؟

کیا مطلب جب ہم ان کے بارے میں ساری معلومات لے گے تو کیا وہ ہمارے بارے میں کوئی معلومات نہیں لے گے اور ویسے بھی لڑکے کو تمہارے ابو اور بھائی نے انے کا کہا ہے اب ہم انکھیں بند کر کے تو نہیں دے سکتے نا تمہیں۔۔۔

امی جو مرضی کرے لڑکائے یا لڑکے کا دادا میں نے یہ جاب نہیں چھوڑنی تو نہیں چھوڑنی چاہئے کچھ بھی ہو جائے وہ ضدی لہجے میں بولی

جاو جو مرضی کرو تم سے تمہارا باپ ہی پوری ڈال سکتا ہے وہ ہاتھ جوڑتی باہر نکل گئی تھی

صائم نے فاروق صاحب سے کہا تھا کہ اپ ایک مرتبہ لڑکے سے بھی مل لے مرضی نے جب کل گھر کال کی تو نورین بیگم نے یہ بات بتائی تھی اور آج کل تو وہ ویسے بھی پنڈی اسلام آباد کے اترے میں ہی تھا کشمیر انہیں اب کیسی اور دن جانا تھا کیونکہ وہاں موجود دہشت گردوں کو خبر ملی تھی اس لئے وہ محتاط تھے لیکن پاک صوج بھی کوئی کچی کھلاڑی نہیں ہیں ان پر خفیہ نظر رکھے ہوئے تھی اور موقعہ پاتے ہیں ان کا کام تمام کر دے گی

شادی کی تیاریاں عروج پر تھی لیکن نور ابھی بھی اسی ضد پر تھی کہ وہ کسی صورت بھی یہ جاب نہیں چھوڑے گی ابھی بھی وہ افسس میں بیٹھی اسے بارے میں سوچ رہی تھی

جب اس کی نظر سامنے لگی گھڑی پر پڑی جو سوا پانچ کا وقت پتا رہی تھی۔ وہ ہڑبڑا کر کرسی سے اٹھی تھی اس وقت ان کا افس خالی ہو چکا ہوتا ہے۔

وہ باہر نکلی اور لفٹ کے ذریعے سے پارکنگ ایئر یا تک آئی تھی۔

وہ اپنی گاڑی کی طرف آئی تھی لیکن سامنے اسے کھڑا دیکھ کر حیران ہوئی تھی

وہ ابھی ہی اس کے گھر سے ہو کر یہاں آیا تھا اس سے خود اس بارے میں بات کرنے۔ اسے نورین بیگم نے بتایا تھا کہ تمہارے ڈیڈ اسکی جاب سے رضامند نہیں۔ اور وہ خود بھی یہی چاہتا تھا کہ شادی کے بعد وہ جاب نہ کرے۔ یہی نہیں تھا کہ وہ عورتوں کی جا کے خلاف تھا وہ بس چاہتا تھا کہ اس کی بیوی جاب نہ کرے۔

اسلام علیکم۔!!!! اس نے سائنڈ پر کھڑے ہو کر سلام کیا

وعلیکم اسلام۔ دھمی سی آواز میں جواب دیا

یہ پہلی دفعہ تھا کہ وہ اس کی کسی بات کا اچھے سے جواب دے رہی تھی

میں نے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ مرتضیٰ نے کہا

جی بولے \_\_\_\_\_

یہاں نہیں کر سکتا \_\_\_\_\_ اس نے ارد گرد نظریں دورائی اور کہا

اور آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ کہی دوسری جگہ جاؤں گی \_\_\_\_\_ اس نے پوچھا

لیکن بات بہت ضروری ہے \_\_\_\_\_

کوئی بھی بات ہے آپ مجھے یہی بتائے \_\_\_\_\_ وہ سینے کے قریب ہاتھ باندھتی ہوئی بولی

کیا آپ یہ جاب چھوڑ سکتی ہیں \_\_\_\_\_ اس نے پوچھا

کیا آپ کو لگتا ہے کہ میں یہ جاب چھوڑ سکتی ہوں \_\_\_\_\_ اس نے پوچھا

کیا آپ میری خاطر بھی یہ جاب نہیں چھوڑ سکتی \_\_\_\_\_؟؟؟

وہ خاموش رہی کیا واقعی اس کی خاطر جاب چھوڑ سکتی تھی \_\_\_\_\_؟؟؟ دل عجیب سے وسوسے

ڈال رہا تھا

کیا گاڑنی ہے کہ آپ شادی کے بعد بھی ایسے ہی رہے گے \_\_\_\_\_ اس نے پوچھا

کیا آپ کو میری محبت میں ابھی بھی کسی قسم کا شک ہے۔۔۔ اس نے دلگرفتہ ہو کر پوچھا تھا

آپ مرد ہیں کبھی بھی بدل سکتے ہیں۔۔۔

کیا آپ کو لگتا ہے کہ میں بدل سکتا ہوں۔۔۔؟؟؟ اس نے اسی انداز میں پوچھا

پتہ نہیں لیکن میں نہیں چاہتی کہ شادی کے بعد میں آپ کی محتاج بنوں۔۔۔ وہ بہت بے دردی سے بول رہی تھی

اس کا دل بہت زور سے ٹوتا تھا اس کی بات سن کر۔۔۔

آپ کو کیوں لگتا ہے کہ شادی کے بعد آپ میری محتاج بنے گی۔۔۔؟؟؟

پتہ نہیں آپ مرد ہیں دو سینڈ میں بدل سکتے ہیں کیا پتہ شادی کے بعد آپ مجھے ایک ایک روپہ کے لئے ترسائے۔۔۔

اس لگا وہ اس کے منہ پر جیسے تھپڑ مار رہی ہے۔۔۔



یہ لے یہ میرا کریڈیٹ کاڈ اگر آپ کو اس سے بھی تسلی نہیں ہوتی تو میں اپنا سب کچھ آپ کے نام کردوں گا لیکن پلینز اس طرح کی بات کر کے کیوں مجھے میری نظروں میں گرا رہی ہیں۔۔۔ وہ بہت دکھ سے بول رہا تھا

ابھی میرا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔۔۔ وہ کہتی سائڈ سے گاڑی پر بیٹھ گئی تھی اور گاڑی اگے بڑھا گئی تھی

ہر ملن خوبصورت نہیں ہوتا کچھ ملن بہت درد دے جاتے ہیں۔۔۔ وہ بھی تو آج اس سے کتنے عرصے بعد ملا تھا لیکن یہ ملن تو خوبصورت نہیں تھا اس ملن میں تو اسے بے تحاشہ بہت گہرا درد ملا تھا

وہ وہی کھڑا رہا تھا سیاہ گاڑی کو اگے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔ کیا یہ لڑکی اسے اس طرح کا مرد سمجھتی تھی۔؟؟ کیا اس کے نزدیک میری محبت کوئی معنی نہیں رکھتی۔؟؟؟ کیا وہ واقعی مجھ سے اس قدر بدظن ہے۔؟؟؟ وہ آج بہت بڑی طرح سے ٹوٹا تھا۔۔۔ یہ لڑکی اسے عرش سے فرش پر پٹخ گئی تھی۔۔۔

سیاہ گاڑی اگے چلی گئی تھی لیکن اس کا دماغ ابھی ابھی اس کی باتوں پر الجھا تھا۔ اسے کیسی چیز کا دکھ نہیں تھا۔ اسے تو بس اس چیز کا غم تھا کہ وہ اس پر اعتبار نہیں کرتی تھی اسے دھوکہ باز سمجھتی تھی۔ کاش وہ اسے اپنے دل میں اس کا مقام بتا سکتا تھا۔

اج کوئی آیا تھا کیا۔؟؟؟؟ گھراتے ساتھ ہی اس نے پوچھا تھا

ہاں۔۔۔ صفیہ بیگم بولی

کون آیا تھا۔؟؟؟؟

تمہارا ہونے والا شوہر۔۔۔ انہوں نے بتایا

انہوں یہاں سے ہو کر گیا تھا وہ مجنوں۔۔۔ اس نے سوچا۔

تو آپ میرے ہونے والے شوہر کو صاف صاف لفظوں میں بول دے کہ میں یہ جاب مر کر بھی نہیں چھوڑو گی چاہئے کچھ بھی ہو جائے۔

نور کیوں ضد کر رہی ہو۔؟؟؟

امی میں ضد نہں کر رہی رہی ضد وہ لوگ کر رہے ہیں میں کیسے یہ جاب چھوڑ دو برسوں کی محنت ہے یہ میری۔۔۔

نور اتنا اچھا لڑکا تمہیں کہی نہیں ملے گا جانتی ہو اج جب وہ آیا تو اس نے ایک مرتبہ بھی انکھ اٹھا کر نا مجھے دیکھا اور نا تماہرے ابو کو بتاواں اس سے زیادہ شریف اور اچھا لڑکا کہی ملے گا۔۔۔؟؟؟؟

انہوں شریف اور اچھا کاش میں اپ کو بتاتی کہ وہ شریف لڑکا اپکی بیٹی کے افسس تک اگیا تھا اسے پھول بھیجتا رہا تھا وہ شریف لڑکا۔۔۔ اس نے سوچا

بس جو بھی میں یہ جاب نہیں چھوڑو گی۔۔۔ وہ ضدی انداز میں کہتی اندر چلی گئی۔۔۔ میں بھی دیکتی ہوں کہ تم کیسے نہیں چھوڑتی یہ جاب۔۔۔ وہ دل میں بولی اور خاموشی سے سبزی کاٹنے لگی۔۔۔

کیا ہوا مرتضیٰ کیوں پریشان ہو۔۔۔؟؟؟؟ اسے مسلسل پریشان دیکھ کر نورین بیگم نے پوچھا تھا

کچھ نہیں ماما \_\_\_\_\_

کیا وہ لوگ اچھے نہیں لگے تمہیں یا پھر کوئی اور مسئلہ ہے \_\_\_\_\_؟؟؟

ماما مجھے نہیں لگتا کہ وہ جاب چھوڑے گی \_\_\_\_\_ اس نے کہا

کیوں بیٹا شادی کے بعد تو ہر لڑکی جاب چھوڑتی ہے تو پھر وہ کیوں نہیں چھوڑے گی \_\_\_\_\_؟؟؟؟

ماما اگر وہ مجھے نامی تو میں مر جاؤں گا \_\_\_\_\_ وہ بہت عجیب سے انداز میں بول رہا تھا

اللہ نا کرے بیٹا تمہیں کچھ ہو پریشان نہیں ہو وہ مان جائے گی میں خود اس سے بات کروں گی \_\_\_\_\_ انہیں دکھ ہوا تھا اس کی بات سن کر

کتنی دعائیں کی تھی نا اس نے کہ اس کی کہانی میں کوئی ویلن نا ائے وہ اسے اسانی سے مل جائے لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ اس کی کہانی کی ویلن خود اسی کی ہیروئن ہوگی \_\_\_\_\_

کہاں جارہے ہو \_\_\_\_\_؟؟؟ اسے کھڑا ہوتا دیکھ کر انہوں نے پوچھا

واپس ٹویٹی پر \_\_\_\_\_ اس نے بتایا

کیوں مرتضیٰ ابھی تو اے تھے تم \_\_\_\_\_

اما میں ان ٹیوٹی ہو صرف تین گھنٹے کی بریک پر آیا تھا \_\_\_\_\_

کب او گے واپس \_\_؟؟

پتہ نہیں \_\_\_\_\_ اس نے کہا

مرتضیٰ پریشان نہیں ہونا اگر وہ تمہاری ہوئی تو ہر صورت میں تمہاری ہی رہے گی \_\_\_\_\_ انہوں نے تسلی دی

اما میں نہیں جانتا کہ وہ میری ہوگی کہ نہیں لیکن مجھے نہیں لگتا کہ میں اب اس کا ہوں گا \_\_\_\_\_ وہ پرسکون سے لہجے میں کہتا اپنا بیگ لے کر باہر نکل گیا تھا \_\_\_\_\_

پیچھے وہ سوچتی رہی تھی کہ وہ کیا بول کر گیا تھا انہیں بالکل بھی سمجھ نہیں آئی تھی \_\_\_\_\_؟؟؟؟

لازمی نہیں کہ جو مانگا وہ اسی طرح مل جائے کبھی کبھی وہ مل تو جاتا ہے لیکن اس طرح نہیں جس طرح ہم اس کی خواہش کرتے ہیں \_\_\_\_\_ ہم تو وہ مانگتے ہیں جو ہمیں بہتر لگتا ہے لیکن اللہ ہمیں وہ دیتا ہے جو ہمارے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بہتر ہوتا ہے \_\_\_\_\_ جاری ہے



اسلام علیکم! جانتی ہوں اس دور میں سب کی زندگی بہت معصروف ہے لیکن جب اس معصروف زندگی سے اپ وقت نکال کر میرا ناول پڑھتے ہیں تو کیا اب ایک اچھا سا رسپونس نہیں کر سکتے ٹھیک ہے اب لوگوں کے پاس اتنا وقت نہیں کے ناول کے بارے میں لمبا سا تبصرہ کرے لیکن کیا اتنا سا وقت بھی نہیں کے ایک ریکٹ ہی دے دیں پچھلی اپی پر اپکا رسپونس بہت کم تھا امید ہے کہ اب اب مجھے مایوس نہیں کرے گے

بیٹا فری ہو۔؟؟؟؟؟ فاروق صاحب نے اس کے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھا تھا

جی جی ابو جی اجائے۔۔۔۔۔ وہ فوراً سے بیڈ سے اٹھی اور احتراماً کھڑی ہو گئی تھی

بیٹھو بیٹھو۔۔۔۔۔ انہوں نے اسے بیٹھنے کا کہا اور خود بھی بیٹھے

بیٹا یاد ہے جب تم نے مجھ سے پہلی مرتبہ جاب کی اجازت مانگی تھی۔؟؟؟؟؟ انہوں نے کہا

جی ابو۔۔۔۔۔ وہ نظریں جھکاتی دھیمی سی آواز میں بولی

تو بیٹا اس دن میں نے تمہیں بغیر کچھ کہے اجازت دے دی تھی نا۔؟؟؟؟

جی ابو۔۔۔ وہ اسی انداز میں بولی

بیٹا میں ہی آج تم سے درخواست کرنے آیا ہو کہ یہ جاب چھوڑ دو۔۔۔ انہوں نے کیا

ابو میں۔۔۔ وہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی رونے لگ گئی تھی۔۔۔

میری بیٹی سمجھدار ہے میں جانتا ہوں۔۔۔ بچے رشتے بنانے کے لئے بہت سی قربانیاں دیتی ہوتی ہیں یہ تو کوئی قربانی ہی نہیں ہے۔۔۔ اس کے سر پر اپنا شفقت بھرا پاتھر رکھتے ہوئے وہ بولے

ابو میں سب کچھ چھوڑنے کے لئے تیار ہوں لیکن ابو جی بدلے میں مجھے صرف اپکا احترام چاہئے۔۔۔ وہ ان کے سینے سے لگتی ہوئی بولی

میں جانتا ہوں میری بیٹی رشتے کو نبھانا جانتی ہے۔۔۔ وہ بہت فخر سے بول رہے تھے اور وہ انسو بہاتی انہیں سن رہی تھی

جانتی ہو بیٹا کہ وہ جب آج آیا مجھ سے ملنے آیا تو اس قدر احترام اور تمیز سے میرے ساتھ پیش آیا تھا کہ مجھے لگا کہ تم یا صائم مجھ سے بات کر رہے ہو۔ وہ تقریباً گھنٹہ میرے ساتھ بیٹھا رہا ہو گا لیکن اس دوران اس نے ایک مرتبہ بھی مجھے انکھیں اٹھا کر دیکھا ہو گا۔

ان کے سینے سے لگی اس کا دل بہت بری طرح سے دھڑکا تھا۔ کیا وہ اس کے باپ کی اتنی عزت کرتا تھا تو پھر میری۔۔۔؟؟؟؟ عجیب سا احساس نے گھیرا تھا

بس اب رونا بند کرو اور مضبوط بنو۔۔۔ وہ اسے خود سے علیحدہ کرتے ہوئے بولے

نہیں میں کونسی فارسی میں تم سے بول رہی تھی میں بھی تو یہی سمجھا رہی تھی نا کہ رشتے بنانے کے لئے قربانیاں دینی ہوتی ہیں۔۔۔ دروازے کے سامنے کھڑی صفیہ بیگم نے کہا

وہ بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکرائی تھی۔۔۔ اپ ڈانٹ زیادہ رہی تھی اور سمجھا کم رہی تھی۔۔۔ مسکراتی ہوئی وہ بولی

اچھا تم اب میری بیٹی کو پریشان نہیں کرو۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولے

اپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟؟؟؟ صفیہ بیگم نے پوچھا

نماز پڑھنے \_\_\_ انہوں نے بتایا

یہ دیکھے اللہ کا نام ہے نماز پڑھ کر سیدھا گھر اجایا کرے مجھے تو لگتا ہے کہ اپ جنازے اور نکاح بھی پڑھاتے ہیں \_\_\_ وہ ہاتھ جوڑتی ہوئی بولی تھی

محلے کے سب لوگ بیٹھے ہوتے ہیں مسجد میں ان کے درمیان سے کسے اٹھ کر اجایا کرو \_\_\_ وہ مسکراتے ہوئے کہتے باہر نکل گے

میں جانتی ہوں آپ کی گپوں کے بارے میں ایک بات ختم نہیں ہوتی کہ دوسری شروع کر لیتے ہیں \_\_\_ وہ بڑبڑاتی اس کے پاس آئی

نور جب تم اس سے ملو گی نا تو تم جود کہوں گی کہ اللہ سے تم نے جیسا ہمسفر مانگا تھا اس نے ویسا ہی دیا ہے \_\_\_ وہ اسے پیار کرتی ہوئی بولی

امی اگر وہ اہسا نا نکلا تو \_؟؟؟؟؟ اس نے اپنا خدشہ بیان کیا

نہیں نور میں اسے پہلی نظر میں ہی پہچان گئی ہو کہ وہ کیسا ہے \_\_\_ وہ بولی

ہاں ایک نمبر کا ڈھرکی \_\_\_ اس نے من میں سوچا اور بے اختیار مسکرائی \_

مسکراتی رہا کرو مسکرانے سے زندگی خوبصورت ہوتی ہے اور غم کم ہوتے ہیں \_\_\_\_\_

وہ بولتی باہر نکل گئی تھی \_\_\_\_\_

لیکن ہر غم مسکرانے سے کم نہیں ہوتا \_\_\_\_\_

میں نہیں جانتی کہ تم کیسے ہو گے بس تم میرے والدین کا احترام کرتے ہو اس لئے مجھے بھی عزیز ہو گے \_\_\_\_\_ وہ خود سے بولتی باہر نکل گئی تھی \_\_\_\_\_

شادی کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی تھی \_\_\_\_\_ ابھی بھی نورین بیگم اشال کے ساتھ مال شاپنگ کرنے آئی تھی \_\_\_\_\_

انٹی یہ دیکھے یہ والا اچھا رہے گا \_\_\_\_\_ اشال انہیں ایک میسکی دیکھاتی ہی ہوئی بولی

نہیں اشال اس کے بازو ہاف ہیں مرتضیٰ نے سختی سے کہا تھا کہ مکمل لباس ہو کہی سے بھی جسم نظر نہائے \_\_\_\_\_ انہوں نے کہا

وہ مسکرائی کتنا احساس تھا نا وہ اپنی بیوی کے پردے کے معاملے میں \_\_\_\_\_



اچھا یہ والا بھی تو دیکھے یہ اچھا ہے۔۔۔ اسنے انہیں ایک اور میکی دیکھائی تھی  
ہیمم یہ کچھ اچھی ہے لیکن اس کا کلر ڈارک مرتضیٰ کو ایسے کلر نہیں پسند نا۔۔۔ انہیں پھر  
اپنے بیٹے کی پسند یاد آئی تھی

اففف انٹی اگر آپ مرتضیٰ مرتضیٰ کرتی رہی تو آپ کو کچھ نہیں پسند آئے گا پہنا تو مرتضیٰ  
کی دولہن نے ہے نا۔۔۔ وہ اب تھک گئی تھی مال میں کھوم کھوم کر

لیکن بیٹا مرتضیٰ کی دولہن تیار بھی تو اسی کے لئے ہوگی نا۔۔۔  
اچھا اب آپ سب کو چھوڑے یہ دیکھی یہ مجھے بیسٹ لگ رہی ہے اس میں وہ جب حجاب  
کرے گی نا تو پری لگے گی یہ کلر بھی بہت پیارا سا ہے یہ لیتے ہیں۔۔۔ وہ ایک لائٹ پیک  
سی میکی کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی

ہاں یہ بہت پیارا ہے یہ لیتے ہیں۔۔۔ وہ خاصی مطمئن ہوئی۔۔۔

ہاں اور دیکھے جب اس کلر کے ساتھ وہ گولڈن کلر کا حجاب لے گی تو اور بھی پیاری لگے گی  
مجھے تو ابھی سے سوچ کر ہی وہ اچھی لگ رہی ہیں۔۔۔ وہ بہت پرجوشی سے بول رہی تھی  
یا پھر اپنے انسو کو اندر دھکیلی رہی تھی وہ سمجھ نہیں پائی۔۔۔

یہ اس کا ظرف تھا کہ وہ یہاں اپنے ہی پسندیدہ مرد کی دولہن کے لئے خریداری کر رہی تھی۔

وہ دونوں میکسی خرید کر اب باہر نکل آئی تھی جب اشال کیسی سے ٹکرائی تھی۔

اھو سوری۔۔۔ نیچے سے جھک کر اپنا بیگ اٹھاتی وہ بولی۔

اشال۔۔۔ سدرہ نے بہت سوچ کر اس کا نام لیا تھا

جی اپ نے پہچان بھی لیا۔۔۔ اس سے سلام کرتی وہ بولی

جی بالکل میں اپ کو کیسے بھول سکتی ہوں بھلا کیسی طبعیت ہے اب اپکی۔۔۔؟؟؟

الحمد للہ بہت بہتر ہوں۔۔۔ اس نے بتایا

گڈ یہ کون ہیں۔۔۔؟؟؟ سدرہ نے نورین بیگم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

وہ سمجھی کہ شاید کہ وہ اسکی خیالی مستقبل کی ساس ہو۔۔۔

یہ میری کیوٹ سی انٹی ہیں اب انہیں میری ماما بھی سمجھ سکتی ہیں۔۔۔ اشال نے بتایا

اوہ اچھا اسلام علیکم \_\_\_\_\_ سدرہ نے انہیں سلام۔ کیا تھا

وعلیکم اسلام کیسی ہیں آپ بیٹا۔؟؟؟

الحمد للہ انٹی میں بالکل ٹھیک آپ کیسی ہیں۔؟؟؟؟

اللہ کا کرم ہے بیٹا۔ وہ بولی

آپ ان کیوں نہیں چیک آپ کے لئے۔؟؟؟؟ سدرہ نے اشال سے پوچھا

میں بالکل ٹھیک ہو گی ہوں اس لئے۔

اچھا پھر بھی آپ مہینے میں ایک بار ضرور آیا کرے۔

جی آیا کرو گی۔ وہ بولی

گڈ لازمی آیا کرے۔۔۔ کم از کم اس بہانے جلا د خان کا دیدار بھی ہو جاتا ہے آخری بات اس

نے اپنے من میں سوچی اور مسکرا گئی۔

او کے اللہ حافظ۔ مسکراتی ہوئی سدرہ نے کہا

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ اشال اور نورین بیگم نے اسے اللہ حافظ کہا اور دوسری طرف چلی گئی

اپ کو پتہ ہے انٹی بھایا ان ڈاکٹر سے اتنا چڑتے ہیں کہ کیا بتاؤ جب بھی مجھے چیک اپ کروانے لے کر جاتے تو واپسی پر سہی غصہ ہوئے ہوتے تھے \_\_\_\_\_ اشال نے بتایا

اچھا کیوں بھی زاریاں کیوں چڑتا ہے اتنی پیاری بچی تو ہے یہ \_\_\_\_\_ نورین بیگم ہستی ہوئی بولی وہی تو اتنی کیوٹ سی ہیں یہ میں نے ان سے پوچھا تھا یہ میریڈ نہیں ہیں \_\_\_\_\_ اشال نے بتایا

اچھا تمہارا کیا خیال ہے پھر \_\_\_\_\_؟؟؟؟ نورین بیگم اس کی بات کو سمجھتی ہوئی بولی میرا دل کرتا ہے کہ میں انہیں اپنی بھابھی بنا لوں ویسے بھی بھائی کے ساتھ کوئی ایسی ہی ہس مکھ سی لڑکی اچھی لگے گی سڑے کرے ایک بھائی ہی بہت ہیں \_\_\_\_\_

اچھا ہے تو پیاری با اخلاق بھی ہے لیکن زاریاں مان جائے گا کیا \_\_\_\_\_؟؟؟؟

ہاں میں انہیں شادی کے لئے منالوں گی لیکن اس لڑکی کے لئے اپ منائے گی بھائی کو \_\_\_\_\_

اچھا چلو پہلے مرتضیٰ کو ٹھکانے لگائے پھر زاریان کو بھی لگائے گے۔۔۔ نورین بیگم ہستی ہوئی بولی

سہی ہے بس پھر اگلی شاہنگ ہم زاریان بھائی کی شادی کی کرے گی۔۔۔

ان شاء اللہ۔۔۔ نورین بیگم بولی

اب دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چلتی شادی کے بارے میں باتیں کر رہی تھی کہ کس کو انوائٹ کرنا ہے مہندی والے دن کونسا ڈریس پینا ہے بارات کب لے کر جانی ہے وغیرہ وغیرہ۔۔۔

وہ دونوں اس وقت کہی سے بھی غیر نہیں لگ رہی کوئی بھی ساتھ سے گزرے والا انہیں ماں بیٹی ہی سمجھ رہا تھا۔۔۔

لازمی نہیں ہے کہ رشتے صرف خون کے ہی سچے ہو کبھی کبھی احساس کے رشتے بھی بہت گہرے ہوتے ہیں۔۔۔

جہاں احساس اور محبت ہو وہاں خون کے رشتوں سے بھی گہرا رشتہ ہوتا ہے۔۔۔



وہ ابھی ہی تھکی ہاری افس سے گھر آئی تھی لیکن گھر کا دروازہ کھولا دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔ ابو بہت سخت تھے اس معاملے میں وہ گھر کا دروازہ کبھی بھی کھولا نہیں چھوڑنے دیتے تھے لیکن آج۔۔۔؟؟؟؟ وہ بہت حیرانی سے سوچ رہی تھی۔۔۔

وہ ایستہ سے اندر آئی اور دروازہ بند کیا۔۔۔

سامنے رکھے سیوٹکیس پر اس کی نظر پڑی۔۔۔ یہ کون لایا۔۔۔؟؟؟؟ دماغ بہت عجیب عجیب سے واسو سے ڈال رہا تھا

وہ اہستہ ایستہ قدم اٹھاتی اندر کمرے کی طرف آئی۔۔۔ کمرے میں داخل ہوتے ہیں اسے ہی سب سے پہلی نظر آئی وہ ایک لڑکی تھی۔۔۔ شکل و صورت سے وہ بالکل انگیز دیکھتی تھی لیکن سفید رنگ کی قمیض شلوار پہنے سلیکے سے سر پر رکھا سفید رنگ کا ہی دوپٹہ رکھے وہ کافی اچھی اور پرکشش لگ رہی تھی۔۔۔ اس لڑکی کے ساتھ ایک چھوٹا سا بچہ بھی تھا۔۔۔ جو تقریباً پانچ یا چھ سال کا ہوگا۔۔۔ اس بچے کی آنکھیں کیسی سے ملتی تھی۔۔۔ یا یوں کہے لے کے اس بچے کی آنکھیں بالکل ویسی ہی تھی۔۔۔

یہ کون تھے۔؟؟؟ وہ یہ نہیں سمجھ سکی تھی۔ شاید کوئی رشتہ دار۔؟؟ یا پھر کوئی اور۔؟؟؟

اس نے نیچے جھک کر اپنی جوتے اتارے تھے۔

چہرہ ابھی بھی اس کا نقاب سے ڈھکا ہوا تھا۔  
امی نے نم ہوتی آنکھوں سے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔

وہ اندر آئی۔ اور اسے لگا جیسے دنیا رک گئی ہے۔ سانس تھم گئی تھی۔ آنکھیں  
چھپکانا بھول گئی تھی وہ۔

پانچ سال۔۔ پانچ سال کوئی کم عرصہ نہیں تھا اپنوں سے جدا رہنے کا۔ وہ بالکل شکوہ  
کھڑی تھی۔ اس کا سانس بھی روک گیا تھا جیسے۔

بھئیمنستی۔ وہ کہتی اس کے سینے سے جا کر لگی تھی۔ آنکھوں سے آنسو روا  
تھے۔ دل باہر کونکلنے لگا تھا۔ وہ اس وقت پانچ سال کی ساری ناراضگیاں بھول گئی  
تھی۔ اسے یاد تھا تو صرف اتنا کہ آج پانچ سال بعد اس کا بھائی اس سے مل رہا

ہے۔ وہ اب باقاعدہ ہچکویوں میں رو رہی تھی۔ صائم نے اس کے سر پر شفقت سے دلا سے دیا تھا۔

بھائی چائے جیسے بھی لیکن بہیونوں کے لئے ہمہشتہ ان کا مان غرور اور فجر رہتے ہیں۔

نور شہزادی بس اب میں اگیا ہوں نا۔ وہ اسے اپنے چہرے کے سامنے کرتا بولا

اس کے انسو سیاہ حباب کو تر کر چکے تھے۔

وہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر اس کے سینے سے لگ کر رو رہی تھی۔

کمرے میں موجود سب اسے روتا دیکھ کر ان کی بھی انکھیں نم ہو گئی تھی۔

نور تیس سال کی ہو گئی تھی اور صائم انتیس سال کا لیکن اس سب عرصے میں وہ آج تک

نہیں لڑے تھے۔ اکثر نور اس کے ساتھ شرارت کر بھی جاتی تو وہ اسے پیار سے سمجھا

دیتا لیکن ڈانٹتا نہیں تھا۔

اسے ابیستہ سے اپنے پاس بیڈ پر بیٹھایا۔

کیوں رو رہی ہو گڑیا اب تو اگیا ہوں نا۔ اس کے انسو صاف کرتا وہ بولا

اس کا چہرہ ابھی بھی نقاب میں تھا۔

یہ لو پانی پیو۔۔۔ یہ وہی سفید دوپٹے والی لڑکی تھی جیسی وہ ابھی تک جانتی بھی نہیں تھی لیکن وہ اسی پانی پلا رہی تھی۔

صائم نے بہت پیار سے اس کی حجاب کی پین اتاری اور اسے اپنے ہاتھوں سے پانی پلایا۔

اور وہ لال ہوتی آنکھوں کے ساتھ ہچکیوں میں پانی پی رہی تھی۔

نور کیا تم ہمارے چھوٹے صائم سے نہیں ملو گی۔۔۔ یہ ابو تھے جو کب سے اپنی اولاد کا پیار بھرا یہ منظر نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔

نم آنکھوں کے ساتھ نور نے ارد گرد نظریں دورائی۔۔۔ لیکن اس چھوٹے سے بچے پر وہ روکی۔

وہ واقعی چھوٹا سا صائم تھا۔

ادھر اوں اذالان۔۔۔ صائم نے اسے اپنی طرف بلایا۔

وہ اپہستہ سے چلتا اس کی طرف آیا۔

یہ دیکھو یہ اپ کی پھوپھو\_\_\_\_\_ وہ نور کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا

اسلام علیکم تھوپھو\_\_\_\_\_ وہ تو تلی سی آواز میں اسے سلام کرتا اس کے ساتھ بیٹھا

اسے بے اختیار اس بچے پر بہت پیار آیا تھا\_\_\_\_\_

وعلیکم اسلام پھپھو کی جان\_\_\_\_\_ وہ اسے اپنی جھولی میں بیٹھاتی ہوئی بولی

وہ پانچ سال کے گزری اپنی ساری باتیں بھول گئی تھی\_\_\_\_\_

اپ کا نام تیا ہے\_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ اپنی تو تلی سی آواز میں وہ اس کا نام پوچھ رہا تھا

میرا نام نور حیا ہے\_\_\_\_\_ لیکن اپ مجھے نور بلاؤں گی\_\_\_\_\_ وہ اس کے گال چومتی ہوئی بولی

میڈی ماما تا تام بی تیا ہے (میری ماما کا نام بھی حیا ہے)\_\_\_\_\_ وہ تولی سی آواز میں اپنی ماں

کی طرف اشارہ کرتا بولا

اس نے اس کی انگلی کی سمت دیکھا\_\_\_\_\_ وہ تو جیسے اسے بھول ہی گئی تھی\_\_\_\_\_

سوری میں نے اپ کو دیکھا نہیں\_\_\_\_\_ وہ اسے ہاتھ سے سلام کرتی ہوئی بولی



کوئی بات نہیں۔۔۔ دوسری طرف وہ مسکرائی تھی

نور یہ میری وائف ہیں حیا صائم۔۔۔ اور یہ میرا بیٹا اذلان صائم۔۔۔ اور یہ میری بہن نور حیا ہے۔۔۔ آخر میں وہ اسی کی طرف اشارہ کرتے شرارت سے بولا تھا

ہاں میں جانتی ہوں نور حیا کو۔۔۔ حیا نے کہا

اچھا چلو صائم نماز کے لئے۔۔۔ ابو صوفی سے اٹھتے ہوئے بولے

وہ مسکرائے۔۔۔ کچھ بھی ہو جائے لیکن ابو ہمیشہ آذان سے پہلے ہی مسجد پہنچ جاتے تھے

میں بی داو گا۔۔۔ (میں بھی جاؤں گا) نور کی جھولی سی خود کو گسیٹتا چھوٹا سا اذلان بولا تھا

نہیں بیٹا اپ گھر میں میرے ساتھ پڑھنا۔۔۔ حیا نے منع کیا

تئی میں دادا ابا تے شات پڑھو گا۔۔۔ وہ انکی انگلی پکڑتا بولا

ہاں بھی ہمارا بیٹا ہمارے ساتھ نماز پڑھے گا۔۔۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑتے باہر نکل گے تھے۔۔۔

آخر کو ان کا اکلوتا پوتا تھا وہ۔۔۔ سارے محلے والوں سے اس کا تعارف بھی تو کروانا تھا۔۔۔

اور سنائیں کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟؟؟ حیا نے نور سے پوچھا

الحمد للہ۔۔۔ وہ کہتی اپنا عبایا اتارنے لگی تھی

آپ نے آفیس سے ریزائن نہئیں کیا ابھی۔۔۔؟؟؟؟؟ اسے خاموش پا کر حیا نے ہر سے بات کی

لاسٹ ویک ہے۔۔۔ وہ کہتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

وہ ایک دم سے ہر کیسی سے ہل مل نہیں جاتی تھی ابھی کم از کم کچھ دن لگنے تھے اسے اس کے ساتھ تب جا کر وہ اس کے ساتھ کھل کر بات چیت کرے گی۔۔۔

وہ اپنی اسی خاموش سے نیچر کی وجہ سے پورے زندگی اکیلی ہی رہتی بغیر دوست کے یہ تو فاطمہ تھی جو اسے سمجھ گئی تھی۔۔۔ اور ان کی دوستی ہوگی۔۔۔

حیا کو برا نہیں لگا تھا اس کا یہ روایہ \_\_\_ صائم نے اسے پہلے سے بتا دیا تھا اس کے نیچر کے بارے میں \_\_\_ اس لئے وہ بس پھینکا سا مسکرا کر کمرے سے باہر نکل آئی تھی \_\_\_

اور صفیہ بیگم سے واشروم کا پوچھ کر وہ وضو کرنے چلی گئی تھی \_\_\_

اے یہاں سب ہی اچھے لگے تھے \_\_\_ کیا نور کیا نور کے والدین وہ کھلے دل کی ایک موم سی لڑکی تھی \_\_\_ وہ اپنی پچیس سالہ زندگی میں بہت سے دکھ دیکھ چکی تھی \_\_\_ لیکن اللہ نے اسے صائم جیسے ہمسفر عطا کر کے اس کے سارے دکھوں کو خوشیوں میں بدلا تھا \_\_\_

اللہ بھائی میں بہت تھک گئی ہوں \_\_\_ ایک بیچ پر بیٹھتی نور تھکے سے انداز میں بولی  
ہاں صائم میں بھی بہت تھک گئی ہوں اے پہلے کچھ کھا لیتے ہیں بعد میں شاپنگ کرے  
گے \_\_\_ حیا نے کہا

اچھا چلو پھر اٹھو \_\_\_ صائم نے کہا

وہ لوگ اب ایک ہوٹل میں بیٹھے بریانی سے انصاف کر رہے تھے \_\_\_

اففف کتنی سپائیس ہے یہ۔۔۔ حیا پانی پیتی ہوئی بولی

یہ پاکستان ہے یہاں لوگ اسی طرح کے کھانے پسند کرتے ہیں۔۔۔ صائم نے کہا

اففف صائم کچھ اور مانگوا دے۔۔۔ انکھوں سے اس کا پانی نکل رہا تھا چہری سارا لال ہو چکا تھا اس کا

انہوں نخرے دیکھو اتنے مزے کی بریانی تو ہے۔ ویسے بھی یہ لوگ کیا جانے ہمارے پاکستان کے کھانوں کا ذائقہ۔۔۔ بریانی کھاتی نور نے سوچا تھا۔۔۔ اور خاموشی سے کھانے لگی تھی جیسے وہ تو یہاں ہو تھی ہی نہیں۔۔۔

حیا یہاں سب کچھ سپائیس ہی ہے۔۔۔ صائم نے ارد گرد نظریں دوراتے ہوئے کہا

بھایا یہاں کی دال بہت پھیکی ہوتی ہے

وہ منگوا دے شاید وہ کھالے یہ۔۔۔ نور نے مشورہ دیا جو اپنی طرف سے تو اس نے الٹا دیا

تھا لیکن دال کھانے کے بعد حیا بہت خوش ہوئی تھی اس کے مشورے سے

واہ صائم یہ بہت مزے کی ڈیش تھی میری فیورٹ ڈیش ہمیشہ پاستا رہی ہے بٹ اب یہ بھی ہے۔۔۔ حیا بولی

ہیں یہ لنگڑ والی دال پسند آگئی واہ۔۔۔ نور نے سوچا

ابھی تم نے پاکستان کے ذائقے کھائے ہی کہاں ہیں۔۔۔ صائم بولا

مجھے لگتا ہے کہ یہاں کی ساری ڈیشیز میری فیورٹ ہونے والی ہیں سوائے اس کے۔۔۔ وہ بریانی کی پلیٹ کی طرف اشارہ کرتی بولی

انہہ بندر کیا جانے ادراک کا سواد۔۔۔ یہ نور تھی جسے ہرگز گوارا نہ تھا کہ اس کی بریانی کو کوئی اس طرح بولے

اچھا اب چلے۔۔۔ صائم نے کہا

جی چلے۔۔۔ حیا نے جواب دیا

وہ تینوں اب بازار میں نکل آئے تھے۔۔۔ صفیہ بیگم نے ان تینوں کو بھیجا تھا ساری خریداری کرنے ان کا کہنا تھا کہ ان میں اب اتنی جان نہیں کہ وہ بازاروں کے چکر



لگائے \_\_\_ کافی حد تک شاپنگ ہوگی تھی لیکن نور کا برائیدل ڈریس رہے گیا تھا اور اس کے ساتھ میچینگ جیولری وغیرہ \_\_\_

نور یہ دیکھو یہ کیسا ہے \_\_\_؟؟؟؟ حیا نے ایک ہیوی سا لہنگا دیکھایا

نہیں میں لہگا نہیں پہنوگی \_\_\_ اس نے منع کیا

اچھا یہ میکی پھر تمہارے لئے بیٹ رہے گی \_\_\_ حیا نے ایک لال رنگ کی میکی کی طرف اشارہ کیا

ہاں لیکن یہ بہت ہیوی ہو جائے گی \_\_\_ اسے اس میں بھی نقص نظر آئے تھے

لیکن نور برائیدلز ہیوی ہی پہنتی ہیں نا \_\_\_ حیا اب تھک چکی تھی

ہاں نور یہ اچھی لگے گی تم پر \_\_\_ صائم نے یقین دلایا تھا

اچھا \_\_\_ وہ اب تھوڑی مطمئن ہوئی تھی

اچھا دیھائے پھر \_\_\_ نور نے کہا

صائم ان کی باتیں سن کر تھک ہار کر سائڈ پر رکھی ایک چمیر پر بیٹھ گنا تھا۔

اسے دیکھ کر دوکاندار مسکرا گیا تھا

جواب میں وہ بھی مسکرا گیا تھا۔

دوکانداروں کی ہمت ہوتی ہے جو ان عورتوں سے پوری ڈالتے ہیں۔ صائم نے سوچا تھا

لینی انہوں نے صرف ایک چیز ہوتی ہے لیکن دوکان پوری کھلواتی ہیں۔۔۔ صائم ان دونوں کی باتیں سن کر بلا تھا

واقعی وہ دونوں اس وقت پوری طرح سے میکسی میں کھوئی تھی کوئی حوش نا تھا! انہیں دنیا

6

وہ میسکی تھی ہی اتنی پرکشش کے کوئی بھی اسے دیکھ کر اس میں کھو جاتا \_\_\_\_\_

لال رنگ کی میسکی اور اس کے اوپر گوٹے سے سلیکے سے کی گئی ڈیزانگ اس میں اور جو بصورتی لا رہی تھی \_\_\_\_\_

اھووو صائم ایک چیز رہے گئی \_\_\_\_\_ گاڑی میں بیٹھی حیا نے کہا

اللہ حیا اب بھی کچھ رہتا ہے \_\_\_\_\_؟؟؟؟ صائم تھکے سے انداز میں بولا

نور تم نے اپ نے لئے حجاب نہیں لیا کیا رکھو گی اس کے ساتھ میسکی کا دوپٹی تو بہت باریک ہے \_\_\_\_\_ حیا نے نور سے کہا وہ اس وقت گھر جانے کے چکر میں سب کچھ بھول گئی تھی

وہ ایس طرح کرتی تھی بازار اگر وہ گھر گھر کی رٹ لگائی رکھتی اور گھر جا کر اپنی ادھی چیزیں اسے یاد آتی تھی \_\_\_\_\_ امی تو اکثر اسے اس بات پر ڈاٹتی لیکن ابو خاموشی سے اسے واپس سے مارکیٹ ساتھ لاتے اور اس کی باقی چرینس دلا دیتے \_\_\_\_\_

پاں یہ تو مجھے یاد ہی نہیں تھا \_\_\_\_\_ نور سر پر ہاتھ مارتی بولی

اللہ جی کیا ہو تم لڑکیا بھی گھر میں پڑی ہوگی کوئی چادر وہ رکھ لینا<sup>۸</sup> صائم نے مشورہ دیا  
ہاں اتنی اچھی چیزیں لے کر اب گھر سے پرانی چادر رکھے گی نور کوئی نہیں اٹھے اور چلے  
ہمارے ساتھ \_\_\_\_\_ حیانے کہا

صرف دس مٹ ہو گے تم لوگوں کے پاس جو لینا ہے انہیں دس مٹ میں لینا \_\_\_\_\_ وہ  
بولا

اچھا وہ دیکھے گے \_\_\_\_\_  
اب حجاب والی دوکان میں کھڑی وہ دونوں میکسی کے ساتھ میچنگ حجاب لے رہی  
تھی \_\_\_\_\_

صائم اب بھی پاس رکھی ایک کرسی میں بیٹھ گیا  
اور ان دونوں کو دیکھ رہا تھا جو ایک حجاب ہاتھ میں لیے نجانے اس کی کونسی ہسٹری کو ایک  
دوسرے کو سنا رہی تھی

اللہ اکبر \_\_\_\_\_ ایک لمبی سی سانس لینا وہ بولا

دونوں نے بیک وقت پیچھے منہ کر کے اسے دیکھا

اور وہ اپنی نظریں ارگرد گھما گیا۔

بھائی اب جانتے ہیں کہ آج ہمیں مال میں کون ملا تھا۔؟؟؟؟؟ اسے چائے کا کپ پکڑاتی  
اشال نے پرجوش ہو کر پوچھا

کون ملا تھا۔؟؟؟؟؟ اس نے پوچھا

سوچے تو کون ہو سکتا ہے۔

مجھے کیا پتہ شاید نورین انٹی کی کوئی دوست۔ اس نے اندازہ لگایا

نورین انٹی کی نہیں البتہ آپ کی ایک بیسٹ فرینڈ ملی تھی۔ وہ تھی کو لمبا کرتی بولی

اسے اچھو لگا۔ ہیں میری کوئی دوست اسنے تو آج تک کیسی لڑکی کو دوست نہیں  
بنایا تھا۔



اب پہچانے نہیں بھائی بہت افسوس کی بات ہے وہ تو بار بار اب کا پوچھ رہی تھی \_\_\_\_\_ وہ  
اب اسے تنگ کر رہی تھی

کون تھی نام بتاؤں زراہ \_\_\_\_\_ وہ اب تیش میں آیا تھا

آخر بیسی کونسی لڑکی تھی جو اس کا پوچھ رہی تھی

ڈاکٹر سدرہ اپ کی سب سے اچھی دوست \_\_\_\_\_ وہ ہستی ہوئی بولی

دوسری طرف اسے چائے کا ذائقہ ایک دم کڑوا لگا تھا

وہ کہاں ملی تھی اور کب سے وہ میری دوست بنی \_\_\_\_\_؟؟؟؟ وہ اب غصے میں اس سے پوچھ رہا  
تھا

اج مال میں ملی تھی \_\_\_\_\_ اس نے بتایا

اچھا ایندہ اگر تمہیں وہ کہی دیکھے تو کوئی ضرورت نہیں ہے ملنے کی وہ بس تمہاری ڈاکٹر  
رہتی اب نہیں رہی \_\_\_\_\_

کیوں بھائی اب کیوں نہیں ہیں وہ میری ڈاکٹر \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

کیونکہ میں نے تمہارا علاج کیسی سلجھے ہوئے اچھے ڈاکٹر سے کروانا ہے۔

تو بھائی وہ بھی تو کتنی اچھی ہیں اتنی اچھا چیک اپ کرتی ہیں۔

انہہ چیک اپ۔۔۔ وہ بڑبڑاتا اندر چلا گیا تھا

پتہ نہیں اسے وہ لڑکی زہر لگتی تھی۔

اگر ان دونوں کی شادی ہو جاتی کے تو نہ تو پھر ٹوم اینڈ جیری کی جوڑی لگے  
گے۔۔۔ آتشال نے سچا اور مسکرائی۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ ٹوم اینڈ جیری صرف کارٹون کی حد تک ٹھیک ہوتی ہیں حقیقی زندگی  
میں ٹوم اینڈ جیری بنا صرف تکلیف ہی دیتا ہے۔

ہوتی ان میں محبت ہی ہے لیکن وہ محبت ہمیشہ درد ملنے کے بعد ملتی ہے۔

نور کیا تمہیں اچھا لگا ڈریس۔۔۔؟؟؟ کمرے میں اتنی حیا نے پوچھا تھا

جی اچھا ہے۔۔۔ وہ روکھے سے انداز میں بولی

وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کیوں ان اس سے اس انداز میں بات کرتی ہے آخر وہ جیسی بھی ہے اس کی بھائی کی بیوی ہے کم از کم وہ اپنے بھائی کی خاطر تو اس سے اچھے انداز میں بول سکتی تھی

نور ائم سوری\_\_\_ حیا نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا

وہ حیرانی سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی آخر وہ کیوں اس سے سوری بول رہی تھی کس لئے\_\_\_؟؟؟؟؟ اس نے پوچھا

میں جانتی ہوں صائم کو لے کر تم نے بہت سے خواب دیکھے ہو گے بہت سی خواہشات تھی ہوگی تمہاری اس کی دولہن کے بارے میں لیکن وہ سب میری وجہ سے ادھورے رہے گے\_\_\_ وہ شرمندگی سے سر جھکائے بول رہی تھی

حیا اپ جانتی ہیں بچپن سے لے کر آج تک اگر میں نے کیسی سے اپنی ہر بات سنیر کی ہے تو وہ صائم بھایا ہیں میں نے زندگی جینا ہی ان سے سیکھا ہے اکثر لوگ کہتے ہیں کہ بیٹیاں ماؤں کی دوست ہوتی ہیں لیکن پتہ نہیں کیوں میرا دوست صرف میرے بھائی ہی رہے ہیں

اب بچ میں اچانک ان کی زندگی میں کیسی اور کاجانا مجھے اچھا نہیں لگا تھا لیکن ---- وہ کچھ پل روکی اور اس کا ہاتھ تھم کر بیڈ پر اسے بیٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھی۔

لیکن آپ کو دیکھ کر مجھے احساس ہوا آپ بہت اچھی ہیں حیا آپ واقعی میں میرے بھائی کو ڈیزور کرتی ہیں۔ وہ پرسکون سے لہجے میں بولی

حیا مسکرائی تھی شکریہ نور لیکن تمہارا بھائی مجھ سے بھی کئی گنہ زیادہ اچھا ہے۔ دوہائی میں رہتے ہوئے بھی اس نے یہ ثابت کیا تھا کہ۔ اس کی پرورش کیسی ملکہ نے ہی کی ہے۔ وہ اب صائم کے بارے میں است بتا رہی تھی

ہاں۔ میرے بھائی واقعی بہت اچھے ہیں۔ اسے اپنے بھائی پر فخر ہوا تھا

جانتی ہو ہماری شادی اچھے حالات میں نہیں ہوئی تھی اگر اس رات تمہارا بھائی نا اتا تو آج میں حیا نا ہوتی مین آج ایک سڑک پر بھیگ مانگتی ایک بھیکارن ہوتی میں تمہارے بھائی کا احسان ساری زندگی نہیں اتار سکتی۔ وہ رو رہی تھی

کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ آپ کی۔ شادی کن حالات میں ہوئی تھی۔؟؟؟؟ نور نے پوچھا

میں چھوٹی سی تھی تو میرے ڈیڈ کی ڈیبتھ ہوگی ماما میری ورکنگ ویمن تھی وہ اکثر رات کو لیٹ اتی تھی۔۔۔ میری ڈیڈ مسلمان تھے لیکن میری ماما عیسائی تھی۔۔۔ میں نہیں جانتی ڈیڈ نے کیا سوچ کر ماما سے شادی کی تھی۔۔۔ خیر ماما رات دیر تک افسس رہتی اور مجھے ساتھ والے گھر چھوڑ دیتی۔۔۔ وہاں ایک انٹی رہتی تھی جو مسلمان تھی۔۔۔ اور میرے ڈیڈ کو اچھے سے جانتی بھی تھی۔۔۔ مجھے ان سے بہت لگاؤ ہو گیا تھا۔۔۔ وہ اکثر مجھے کچھ دم کر کے پھونکتی تھی میں نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا پڑھتی ہیں لیکن ان کے اس عمل کے بعد میں بہت سکون سے سوتی تھی بہت گہری نیند اتی تھی مجھے۔۔۔ لیکن یہ نیند اتنی غفلت کی تھی میں نہیں جانتی تھی۔۔۔ وہ روکی اور انسو صاف کئے۔۔۔

میری ماں مجھے ایک رات ان کے پاس سوئے ہوئے چھوڑ کر پتہ نہیں کہا چلی گئی تھی اور آج تک واپس نہیں آئی۔۔۔ میں راتوں کو چیختی چلاتی لیکن وہ نہیں اتی تھی۔۔۔ وقت گزرتا گیا اور میں سنبھلتی گئی۔۔۔ پھر وہ انٹی بھی بیمار رہنے لگی تھی۔۔۔ ہمارے حالات بہت برے ہو چکے تھے یہاں تک کہ میرے پاس ان کی دوائی کے بھی پیسے نہیں تھے۔۔۔

مجھے ایک کمپنی میں جاب مل گئی۔۔۔ لیکن نور یہ جاب مجھے بہت اذیتوں کے بعد ملی تھی بہت تکلیفیں سہی تھی تو تب جا کر مجھے یہ جاب ملی تھی۔۔۔



اور اللہ کا کرم یہ تھا کہ اس کمپنی میں ایک فرشتی صفت انسان صائم فاروق بھی کام کرتا تھا۔

میری اس دوران اس سے کوئی بات نہیں ہوتی تھی۔ وہ خاموشی سے اپنا کام کرتا اور میں اپنا۔

اور ایک دن میری زندگی میں ایک اور قیامت آئی۔ میرے افسس والوں نے مجھ پر الزام لگایا کہ میں نے افسس سے بہت بڑی چوڑی کی ہے۔ لیکن یہ چوڑی میں نے بہیں کی تھی بلکہ وہاں مجود ایک دوسری لڑکی نے کی تھی۔ یہ بات پورا سٹاف جانتا تھا لیکن کوئی نہیں بولا۔ بوس نے میرے خلاف قانونی کروائی کی۔ جب میں ہر طرف سے مشکلوں میں گھیری ہوئی تھی تب صائم نے میرا ساتھ دیا۔ انہوں نے اس بوس سے کہا کہ میں نے چوڑی نہیں کی۔ بلکہ دوسری لڑکی نے کی ہے۔ لیکن اس خبیث آدمی نے ایک ناسنی اور صائم کو بھی افسس نے نکال دیا۔

ہم دونوں در بدر ہو گئے تھے۔ صائم کے افسس جو فلیٹ تھا وہ بھی کمپنی کی طرف سے تھا صائم کو۔ میں اپنے ساتھ بہت منت کرنے کے بعد اپنے گھر لے گئی۔

اور پھر ہم نے بہت کوشش کی یہاں تک کہ پولیس ہماری گھر آگئی۔ مجھے گرفتار کرنے۔۔۔ نور میں آج تک یہ نہیں جان سکی کہ صائم نے آخر کیا کیا تھا یا جو وہ میری جان چھوار گے تھے۔۔۔ میں یہ بھی خانتی تھی کہ صائم کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا کہ میں بے گناہ ہوں لیکن شاید اللہ ہمارے ساتھ تھا۔۔۔ وہ پھر روکی۔۔۔

شاید نہیں حیا یقیناً اللہ تمہارے ساتھ تھا۔۔۔ نور بولی

ہاں اللہ واقعی ہمارے ساتھ تھا اور میں بچ گئی۔۔۔

پھر ان انٹی کی طبیعت بہت خراب ہو گئی اور وہ اپنے آخری وقت پر پہنچ گئی تھی۔۔۔

انہوں نے مرتے وقت صائم سے وعدہ لیا کہ وہ میرا خیال رکھے گا۔۔۔

صائم نے ان کا وعدہ پورا کیا اور مجھ سے نکاح کر لیا۔۔۔ یوں میں بے نام لڑکی اس کے ساتھ جڑ گئی۔۔۔ یہ سب میرے لئے بہت عجیب تھا۔۔۔ ہاں میں مسلمان ضرور تھی لیکن میرا ایک عمل بھی مسلمانوں والا نہیں تھا۔۔۔ پھر ہم لوگ وہاں سے شفٹ ہو کر دوسرے شہر چلے گئے۔۔۔ وہاں پر بہت مصیبتیں دیکھی تھی ہم نے۔۔۔ اس دوران صائم نے اپ لوگوں سے بھی رابطہ نہیں کیا تھا۔۔۔ پھر ہمیں وہاں ایک جاب مل

گئی۔۔۔ لیکن صائم نے مجھے جاب نہیں کرنے دی۔۔۔ ایستہ ایستہ ہمارے زندگی نارمل ہونے لگی۔۔۔ پھر اللہ نے ہمیں اذالان دے دیا۔۔۔ جانتی ہو ماں بنے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ شاید میری ماں مجبور تھی تب مجھے چھوڑ گئی۔۔۔ ورنہ کوئی بھی ماں اپنی اولاد کو کیسے یوں چھوڑ سکتی ہے۔۔۔ وہ رورہی تھی اب۔۔۔

نور نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

شاید وہ واقعی مجبور ہو اپ ان کی طرف سے اپنا دل ہمیشہ صاف رکھنا۔۔۔ اس نے کہا وہ مسکرائی۔۔۔ میں اپنی ماں سے اب بھی اتنا ہی پیار کرتی ہوں جتنا بچپن میں کرتی تھی۔۔۔ میں نہیں جانتی کہ اس دنیا میں کبھی میں ان سے ملاقات کر سکوں گی لیکن میں روز قیامت اللہ سے کہو گی کہ بس ایک مرتبہ مجھے اپنی ماں کو دیکھنے دے۔۔۔ بس ایک مرتبہ۔۔۔

نور خاموش رہی تھی۔۔۔ اس کی زندگی اتنی تلخ تھی یہ نور نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے اسے اپنے ساتھ لگائے دلا سہ دے رہی تھی۔۔۔

یا اللہ اگر وہ شخص میرا نہیں تھا تو کیوں اسے میرے دل میں بسا دیا۔۔۔۔ اللہ میں اب تھک گئی ہوں خود کو مضبوط کرتے کرتے۔۔۔۔۔ کب تک میں یہ تکلیف برداشت کروں گی۔۔۔۔۔  
-- کب تک وہ میرے دل میں ادھوری خواہش بن کر رہے گا۔۔۔ اللہ میں اپ سے شکوے نہیں کر رہی بس۔۔۔ اپنا حال دل سنا رہی ہوں۔۔۔۔۔ یا اللہ اسے جہاں کہی بھی

رکھنا بس خوش رکھنا-----انکھوں سے ہوتے انسو اب تکیہ میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔  
دل بے حد تکلیف میں تھا۔۔۔

وہ ویسے ہی لیٹی رہی اور اس کے ساتھ گزرے لمحے یاد کرتی رہی۔۔۔ وہ اسے اکثر اس بات پر ٹوکتا تھا کہ وہ بہت اونچا ہستی ہے۔۔۔ لیکن کاش وہ اب اسے دیکھتا جس کی انکھیں خشک ہی نہیں ہوتی۔۔۔ جس کے چہرے پر مسکراہٹ جیسے کہی بہت دور گم ہو گی تھی۔۔۔۔۔

چند لمحے گزرے اور زاریان نے دروازہ بجایا تھا۔۔۔ اجائے۔۔۔ دوپٹے سے انسو صاف کرتی وہ بولی۔۔۔

کیسی ہے میری گڑیا۔۔۔؟؟؟؟؟ زاریان نے شفقت بھرا ہاتھ اس کے سر پر رکھا۔۔۔  
اس کا دل پھٹنے کو اگیا تھا۔۔۔ کیا اس شخص سے بھی زیادہ کوئی مجھے پیار کر سکتا ہے۔۔۔؟؟؟ اس نے سوچا

ٹھیک ہوں۔۔۔ دھیمی سی آواز میں وہ بولی

میں تو سمجھا کہ تم تیار ہو رہی ہو گی۔۔۔



کہاں کے لئے؟؟؟؟

مہندی کے فکشن کے لئے کیا یاد نہیں؟؟؟؟

ہاں مہندی---- نہیں میں نہیں جاسکتی بھایا\_\_\_ وہ بہت عاجزی سے بول رہی تھی

وہ کچھ نہیں بولا تھا بس خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھتا رہا\_\_\_

وہ رو رہی تھی\_\_\_ اور رونے کے باعث اس کی پلکیں بھیگی ہوئی تھی----ناک سرخ ہو رہی

تھی---- یہ بات بہت عجیب تھی کہ وہ روتے ہوئے بہت پیار لگتی تھی\_\_\_ اس کے چہرے

پر گرتے موٹے موٹے انسو --- اور لال ہوتا ناک اور انکھیں --- اسے پرکشش بناتے

تھے---- وہ روتے ہوئے خوبصورت لگتی تھی---- شاید اس لئے اس کے بخت میں ہمیشہ

ہمیشہ کے لئے رونا لکھ دیا گیا تھا\_\_\_

آشال یہ یاد رکھنا اللہ کے بعد میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں\_\_\_ وہ اس سے بولتا کمرے

سے باہر نکل گیا تھا--- اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اس کا رونا---- دل کٹ سا جاتا تھا

جب وہ ایک ایسے شخص کے لئے انسو بہاتی تھی--- جو کبھی اس کا تھا ہی نہیں\_\_\_

کاش بھائی میں اپ کو بتا سکتی کہ میں اسے کتنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ دوبارہ سے رونے میں مشغول ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ ہاں آج صرف اس نے رونا ہی تھا کیونکہ آج سے وہ کیسی اور کا ہو جائے گا۔۔۔۔۔

پیلے رنگ کا بلکل سیمپل سا چوڑا پہنے سلیکے سے سر اور چہرے کو حجاب سے کور کئے۔۔۔۔۔ کلاؤں میں گجرے پہینے۔۔۔۔۔ کوئی گڑیا معلوم ہوتی تھی۔۔۔۔۔ میک اپ کے نام پر اس نے صرف ایک کاجل اور ہلکی سی سرخی لگائی تھی۔۔۔۔۔ جو نقاب کی وجہ سے اب نظر بھی نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔ آج اس کی مہندی تھی لیکن اس نے ابھی تک اپنے ہاتھوں میں مہندی نہیں لگوائی تھی۔۔۔۔۔ مہندی کی تقریب حال میں رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ گھر اتنا بڑا نہیں تھا جہاں اتنے مہمان سنبھالے جاتے۔۔۔۔۔ اور صفیہ بیگم کا پارہ تو ویسے بھی کیسی فنکشن میں بہت گرم رہتا تھا۔۔۔۔۔

ایک حیا ہی تھی اور وہ بھی اکیلے کیسے سنبھالتی۔۔۔۔۔ اس لئے نور نے بھی ابھی مہندی نہیں لگوائی تھی کہ بہت زیادہ تو نہیں البتہ کچھ ہلیپ تو وہ کروا دے گی۔۔۔۔۔ صفیہ بیگم اور

حیا اسے کیسی کام کو بھی ہاتھ نہیں لگانے دے رہی تھی۔۔۔ لیکن اسے یہ عزت ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ خاندان والوں سے تو اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ وہ کچھ کام کروائے گی۔۔۔ اس لئے وہ خود ہی تھوڑا بہت کروا رہی تھی۔۔۔

نور یار اب تو مہندی لگوا لو۔۔۔ فاطمہ اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی بولی

دولہن کی دوستوں میں بس ایک وہی تھی۔۔۔ اس کی اکلوتی دوست۔۔۔

نہیں رات کو لگواں گی۔۔۔ اس نے منع کیا

پاگل لڑکی مہندی کا فلشن ابھی ہے اور تم رات کو لگاؤں گی۔۔۔

مجھے نہیں پسند مہندی۔۔۔ اس نے ان اصل وجہ بتائی تھی

بے شک نا پسند ہو پھر بھی لگانی پڑے گی سبھی۔۔۔ اس نے انکھیں دیکھائی

نور نے نفی میں گردن ہلائی تھی۔۔۔

کبھی دولہے صاحب کے ہاتھوں سے مہندی لگوانے کا تو نہیں سوچ رہی آپ۔۔۔؟؟؟؟ فاطمہ

نے اہستہ سے اس کے کان قریب کہا

انہو دولہا صاحب لگائے گے انہیں سوائے عشقِ مشعوقی کے کچھ نہیں اتا \_\_\_\_\_ وہ اہستہ سے بولی

ہائے اب اس کو کون بتائے کہ اس کے دولہا صاحب آج بھی اپنے وطن کی حفاظت کے لئے ابھی تک گھر نہیں پہنچے تھے \_\_\_\_\_

اچھا بس کرو اب مہندی لگوانی ہوگی اور دولہے بھائی کا نام بھی لکھوانا ہوگا \_\_\_\_\_ حیا اس کے ساتھ بیٹھتی ہوئی بولی

حجاب کے اندر اس کے ہونٹ مسکرائے تھے \_\_\_\_\_

بیٹا اندر اندر سے تم مسکراتی ہو تم \_\_\_\_\_ فاطمہ نے اسے چھڑا

اندر سے مسکرائے یا باہر سے بس نور حیا مسکراتی رہے \_\_\_\_\_ حیا اس کا حجاب سیٹ کرتی ہوئی بولی

امین \_\_\_\_\_ فاطمہ نے کہا

حیات صاحب فون کرے نا مرتضیٰ کو کہاں ہے ایا کیوں نہیں ابھی تک میرا تو دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔۔ نورین بیگم ان کے ساتھ کھڑی ہوتی ہوئی بولی

صبح سے کر رہا ہوں لیکن نمبر ہی نہیں مل رہا۔۔۔ وہ پریشانی سے بولے

اپ کیسی اور کو کال کر کے پوچھے نا باہر سارے مہمان اچکے ہیں اور سب ہی اس کا پوچھ رہے ہیں۔۔۔

کیا ہوا انٹی۔۔۔؟؟؟ زاریاں انہیں پریشان دیکھ کر انکی طرف ایا

کیا بتاؤ بیٹا مرتضیٰ ابھی تک نہیں ایا۔۔۔ نورین بیگم نے افسردگی سے کہا

وہ حیران ہوا کیوں نہیں ایا تھا وہ ابھی تک جب اس نے پرسو ہی بتایا تھا کہ وہ کل اجائے گا لیکن۔۔۔؟؟؟؟؟ دماغ عجیب سے وسواس ڈال رہا تھا

اچھا انٹی اپ پریشان نہیں ہوئے میں ٹرائے کرتا ہوں۔۔۔ وہ جیب سے فون نکالتا ہوا بولا

یہاں سروس کا ایشیو ہے میں باہر جاتا ہوں۔۔۔ وہ فون کان سے لگایے ہوئے بولا

وہ اس کا نمبر واپس سے ملا رہا تھا جب اس کے سامنے وہ آگئی تھی۔۔۔



اسلام علیکم جلا د خان اوہ میرا مطلب زاریان خان\_\_\_\_ اس نے جان بوجھ کر اس کا نام غلط لیا

دوسری طرف اس نے بہت کڑی نظروں سے اسے گھورا تھا\_\_\_\_

کیا ہوا کیوں کھانے لگے ہو اس بیچاری کو\_\_\_\_ کوئی پیچھے سے اس کی کمر پر ہاتھ مارتا اپنے مخصوص انداز میں بولا تھا

زاریان نے پیچھے منہ کر کے دیکھا اسے دیکھا\_\_\_\_ وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔۔ اور آج کی اس کی یہ مسکراہٹ بھی بہت عجیب تھی\_\_\_\_ اسے بے اختیار اشال کا روتا ہوا چہرہ یاد آیا تھا

کہاں رہے گیا تھا تو\_\_\_\_؟؟؟ زاریان اس کے گلے لگتا ہوا بولا

بس سسرال والے چھوڑ ہی نہیں رہے تھے بری مشکل سے ابھی چھوڑا ہے\_\_\_\_

اس کی بات سن کر زاریان اور سدرہ مسکرائے\_\_\_\_

کیسی ہیں\_\_\_\_؟؟؟؟ مرتضیٰ نے سدرہ سے پوچھا تھا

الحمد للہ بالکل ٹھیک آپ سنائیں\_\_\_\_؟؟؟؟؟ وہ مسکراتی ہوئی بولی

ہمیشہ کی طرح خوبصورت \_\_\_ وہ بولا

اور ڈھیٹ بھی \_\_\_ زاریان نے سوچا

ہاں جو بصورت تو ہیں لیکن بال اپ کے اب اور بھی زیادہ خوبصورت ہو گے  
ہیں \_\_\_ سدرہ اس کے بالوں کو دیکھتی ہوئی بولی

کاش اتنے غور سے کبھی اس کے ہونے والی بیوی بھی دیکھ لیتی \_\_\_

بس سارا لیمن مکس کا کمال ہے \_\_\_ وہ اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا

سچ سچ بتائے مرتضیٰ اپ کیا استعمال کرتے ہیں اپنے بالوں کے لئے میں نے بھی وہ استعمال  
کرنا اتنے روکھے سے ہیں \_\_\_ اپنے بالوں کو ہاتھ میں لیتی وہ بولی

اج دنیا میں سب سے زیادہ اگر کوئی چیز زاریان خان کو لگی تھی تو وہ اس کے کھلے بال اور  
گلے میں جھولتا دوپٹہ تھا \_\_\_ اسے وہ لڑکیاں بے حد بری لگتی تھی جو اپنے اپ کو بے پردہ  
رکھتی تھی \_\_\_

پتہ نہیں لوگ کیوں نہیں یقین کرتے میری بات پر میں واقعی لیمن مکس یوز کرتا ہوں۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

کیسی یقین کر لو لیمن میکس تو برتن دھونے کے لیے ہوتا ہے اور اپ بال دھوتے ہیں اس سے۔۔۔ سدرہ بولی

محترمہ سدرہ اپ بھی کیسی دن لیمن میکس یوز کرنا اور جو نتیجہ نکلے اس کی تصویر بنا کر اپنے کلینک کے سامنے لگا دینا۔۔۔ زاریان تپ کر بولا

اچھا پہلے اپ کرے نا یہ عمل پھر میں بھی کروں گی۔۔۔ اس نے کہا

مجھے کوئی شوق نہیں ہے اپنے بالوں کو خوبصورت بنانے کا الحمد للہ۔۔۔ اور تم فراڈی ادمی اندر چلو بتاتے ہیں تمہیں حیات انکل۔۔۔ وہ آخر میں اس سے بولتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔

سریشلی اپ لیمن مکس یوز کرنا اور پھر دیکھنا کیسے اپ کے بال زمین کے ساتھ لگتے ہیں۔۔۔ وہ اسے کہتا اندر چلا گیا تھا۔۔۔

ہاں تاکہ ڈیرکٹ ہی زمین کے ساتھ جا کر لگے۔۔۔۔۔ پاگل ہوں نا میں۔۔۔۔۔ سدرہ جانتی تھی کہ اس نے یونی میں بھی بہت سے لڑکیوں کو لیکن مکس کا کہا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ پاگل اس کی بات پر یقین کرتی لگا لیتی۔۔۔۔۔ پھر کیا بیچاریاں گنجی ہوتی ہوتی بچتی تھی۔۔۔۔۔

دیکھنے میں تو فراڈی زاریان لگتا ہے لیکن اصل فراڈی تو یہ مرتضیٰ ہے۔۔۔۔۔ بیچارا میرا جلا د خان تو ایوے ہی بدنام ہے۔۔۔۔۔ وہ خود سے بڑبڑاتی اندر نورین بیگم سے ملنے چلی گئی تھی۔۔۔۔۔ اسے نورین بیگم نے سپیشل دعوت دی تھی۔۔۔۔۔ تاکہ وہ کچھ اندازہ لگا سکتی کہ وہ واقعی زاریان کے لئے سہی رہے گی۔۔۔۔۔ اب ان کے ایک بیٹے کی شادی ہو رہی تھی تو کیا انہوں نے دوسرے بیٹے کی شادی نہیں کرنی تھی۔۔۔۔۔ اس کی ٹینشن تو انہیں ابھی سے ہی ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

زاریان مجھے یقین نہیں ارہا کہ یہ پھول یہ لائٹس یہ مہمان یہ سب میری شادی کے فکشن پہ ائے ہیں۔۔۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

ابھی کہا تجھے تو اس وقت بھی یقین نہیں اے گا جب تو باہر جائے گا اور پیچھے سے کال آیا  
کرئی گی کہ سنیں اتے ہوئے زراہ ڈائپر لے انا \_\_\_\_\_ زاریان اہستہ سے اس کے کان کے  
قریب ہوتا ہوا بولا

ہائے کان ترس رہے ہیں اسے جملے سننے کے لئے \_\_\_\_\_ وہ بھی اگے سے ڈھیٹھائی کی  
حدیں پار کرتا ہوا بولا تھا

حیات صاحب سے عزت افزائی کے بعد اب وہ سفید کرتا پاجامہ پہن کر بیٹھا تھا \_\_\_\_\_  
لیکن اسے آرام دولہا بن کر بھی نہیں تھا کبھی نورین بیگم اسے کس رشتہ دار سے ملواتی تو  
کبھی کس سے \_\_\_\_\_ انہوں نے خاندان کا کوئی بندہ چھوڑا نہیں تھا جس کو دعوت نا دی  
ہو \_\_\_\_\_ آخر ان کے اکلوتے بیٹے کی شادی تھی \_\_\_\_\_  
اج بہت لڑکیاں اس لڑکی پر رشک کر رہی تھی جس کا وہ دولہا تھا \_\_\_\_\_

خبردار اگر تو نے میرے لیمن مکس سے دولھے بالوں کو کچھ لگایا \_\_\_\_\_ زاریان کا ہاتے اپنے  
بالوں سے پیچھے کرتا وہ بولا



پاگل آدمی بال سیٹ کر رہا ہوں۔۔۔ وہ اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتا انہیں پیلا کر گیا تھا۔۔۔

یہ دیکھ کپڑے بھی پیچھے سے خراب کر دیے تو نے۔۔۔ وہ اس کی کمر پر پیلے ہاتھ مارتا بولا

ہاں اور یہ دیکھ چہرہ بھی پیلا کر دیا تو نے۔۔۔ اس کے چہرے پر پیلے ہاتھ مارتا بولا

یہ۔۔۔ وہ کچھ بولتا اس سے پہلے یہ سب اس کے دوست اسے پیلا کر گئے تھے۔۔۔ اس کا

سفید کپڑے اب مکمل پیلا ہو چکے تھے۔۔۔ لیکن کس سے دھلے بال بھی اب اگے اگے سے

پیلے تھے۔۔۔ وہاں پتہ چل رہا تھا کہ اج مہندی ہے سید مرتضیٰ علی شاہ کی

مہندی۔۔۔

کہتے ہیں کہ جب مہندی رنگ گہرا دے تو دولہن کے لئے بہت اچھا ہوتا لیکن یہ تو بس

باتیں ہیں مہندی کی کوالٹی جتنی اچھی تو رنگ بھی اتنا ہی گہرا اتا ہے۔۔۔۔۔ میں نے اج زندگی

میں پہلی بار مہندی لگائی ہے۔۔۔۔۔ اور دیکھو کتنا گہرا رنگ دیا ہے۔۔۔۔۔ میں چاہتی ہوں اس

سے بھی زیادہ گہری محبت تم مجھ سے کرو۔۔۔۔۔ میں چاہتی ہوں کہ تم ہمیشہ میری عزت کو

محبت سے زیادہ ترجیح دو۔۔۔۔۔ تم مجھے بس عزت دینا بدلے میں تمہارے ساتھ محبت کی

مثال بنوں گی----- وہ اپنے ہاتھوں میں لگی تازہ تازہ مہندی کو دیکھتی خود سے بول رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے آج پہلی بار مہندی لگائی تھی۔۔۔ اور پہلی بار ہی اس نے بہت گہرا رنگ دیا تھا۔۔۔ اس نے مہندی کی خوشبو سونگھی۔۔۔ اور دھیما سا مسکرائی۔۔۔ یہ مسکراہٹ بہت شرمیلی سی تھی۔۔۔

وہ آج خوش تھی مطمئن تھی۔۔۔ وہ جیسا بھی تھا بس اسے اپنا محرم بنا رہا تھا اس نے عام مردوں کی طرح اسے راتوں کو چھپ چھپ کر بہت سے چھوٹے وعدے نہیں کئے تھے۔۔۔ بلکہ اس نے سرعام اسے اپنا محرم بنایا تھا۔

قرآن بھی تو یہی کہتا ہے نا جو پسند ہے اس سے نکاح کرو نا کہ راتوں کو چھپ چھپ کر اسے اپنی محبت کا سچا ہونے کا یقین دلاؤ۔۔۔

لیکن آج کوئی اپنی محبت کا گلہ دبا کر اس سے دفنارہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس کے لئے اسے بہت صبر چاہئے تھا جو اس کے پاس بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

واقعی زندگی صبر کے علاوہ کچھ نہیں

کچھ نہیں ملتا تو صبر\_\_\_ کچھ ایسا مل گیا جو آپ کو نہیں پسند اس میں بھی صبر\_\_\_ کبھی کیسی نے دل دکھا دیا تو پھر صبر\_\_\_ بس صبر ہی صبر ہے زندگی\_\_\_ لیکن اللہ بھی تو صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے\_\_\_ اور جس کے ساتھ اللہ ہو پھر اسے کس چیز کی کمی ہوتی ہے\_\_\_ کیسی کے لئے یہ زندگی بہت خوبصورت تھی تو کیسی کے لئے بہت مشکل\_\_\_ لیکن جیسی بھی تھی گزارنی تو تھی نا\_\_\_

\*\*

نوٹ: (اس قسط کو پہلی تمام اقساط کا خلاصہ بھی سمجھ کر پڑھ سکتے ہیں آپ (♥)

مس فاطمہ کو بلائے\_\_\_ اپنی کرسی پر بیٹھتے وہ عجلت میں بولا تھا

وہ صرف کچھ دیر کے لئے افسس آیا تھا اسے ابھی واپس جانا تھا\_\_\_ آج اس کے دوست کہ بارات تھی تو وہ کیسے افسس میں رہتا بس کچھ ضروری فائلز وغیرہ تھی جنہیں اس نے آج لازمی مکمل کرنا تھا اور گھر میں رہے کر تو وہ بالکل بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اگر وہ گھر میں اس وقت ہوتا تو ابھی تک اس سب دوست اجاتے اس لئے وہ افسس آگیا تھا\_\_\_

لیکن سر فاطمہ میم تو پرسو ہی آپ سے چھٹیاں لے کر گئی تھی\_\_\_ احمد نے یاد دلایا

اوہ مجھے یاد نہیں رہا خیر اپ مجھے یہ دیکھائے۔۔۔ وہ ایک فائل اس سے لیتا بولا

گھر جا کر کال کر لوں گا۔۔۔ وہ سوچتا فائل میں معصوف ہو گیا تھا

میم دیکھے اپ پلیر مت بار بار روئے سارا میک اپ خراب ہو رہا ہے۔۔۔ بیوٹیشن اس کے  
انسو صاف کرتی بولی

وہ جب سے پلر ائی تھی روئی ہی جارہی تھی بیوٹیشن بھی تھک گئی تھی اس کے انسو صاف  
کر کر کے لیکن وہ نہیں تھکی تھی رو رو کر۔۔۔

کیسے نارو شادی ہونے والی ہے اپنے گھر کو چھوڑ کر جارہی ہو کیا ڈانس کرو اٹھ کر۔۔۔ وہ  
تپ گئی تھی

ایک تو اس کی ہمت تھی کہ وہ ان تک خاموشی سے بس انسو بہا رہی تھی اور اوپر سے یہ  
میک اپ اپنے منہ پر لگوا رہی تھی اور وہ بول رہی تھی کہ اپ روئے نہیں۔۔۔ اسنے سختی  
سے کہا تھا کہ اسے زیادہ تیار نا کرے بس ہلا سا ہی تیار کر دے

وہ جتنی کوشش کر رہی تھی کہ ناروے انکھیں اتنی ہی برس رہی تھی۔۔۔ بار بار اپنے نم  
انکھیں صاف کرتی۔

تھائی گڈ اپ تیار ہوگئی۔ وہ لڑکی شکر ادا کرتی ہوئی بولی

کیا مطلب میں تیار ہوگی میرا حجاب کہاں گیا۔؟؟؟؟ وہ حیرانی سے خود کو اُسنے میں دیکھتی ہوئی بولی

## بیوٹیشن دوپٹہ سر پر دوسری طرح رکھ رہی

اپ نے حجاب کا تو نہیں بولا تھا \_\_\_\_\_ اس لڑکی نے کہا



کیا آپ کو میری فیملی میں سے کیسی نے بھی نہیں کہا \_\_\_؟؟؟؟ اس نے پوچھا

نہیں \_\_\_ اس لڑکی نے بتایا

کیا آپ کو میرے ڈرائس کے ساتھ حجاب نہیں ملا تھا \_\_\_؟؟؟؟

نہیں میم آپ کے ڈرائس کے ساتھ کوئی حجاب نہیں تھا \_\_\_ وہ لڑکی منہ بناتی ہوئی بولی

اف اللہ جی۔ یہ سب کو کیا ہو گیا \_\_\_ حیا اس نے تو خود حجاب لیا تھا میرے لئے اور

اب \_\_\_ اس کا دماغ چکرا رہا تھا

برسو سے وہ خود کو نامحرم سے چھپاتی رہی تھی تو آج محرم ملنے کے بعد کیسے وہ خود کو نامحرم

کے سامنے عیاں کر دے \_\_\_ نہیں اللہ جی یہ میں نہیں کر سکتی کتنی محنت ہے میری اس

حجاب کے پیچھے اور اب \_\_\_ دماغ سن ہو رہا تھا

صائم اسے پالر چھوڑ کر چلا گیا تھا اس کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا اب کیا کرو اللہ جی \_\_\_

؟؟؟؟

موبائیل \_\_\_ سامنے رکھے پارس سے موبائیل نکالا

صائم کا نمبر ملایا وہ بند تھا ابو کا نمبر تو ویسے ہی ان دنوں ان نے بند کیا ہوا تھا حیا حیا کا نمبر تو اس کے پاس تھا ہی نہیں۔۔۔ فاطمہ۔۔۔ ایک جھٹکے سے اسے فاطمہ یاد آئی تھی

اس کا نمبر مل گیا تھا۔۔۔ اسلام علیکم۔۔۔ کال اٹھاتے ہی فاطمہ نے سلام۔ کیا

وعلیکم اسلام فاطمہ کہاں ہو۔۔۔؟؟؟

گھر پر خریت۔۔۔

نہیں بلکل بھی خریت نہنن ہے تم پلیز میرے گھر جاو اور وہاں سے حیا یا امی کو بلو کہ میرا حجاب بھیجے۔۔۔ وہ انسو ضابط کرتے بامشکل بولی

اسے اپنے گھر والو سے اس چیز کی بلکل بھی امید نہیں تھی۔۔۔

کیا تم اج بھی حجاب کرو گی۔۔۔؟؟؟

کیا مطلب فاطمہ تم سب لوگوں نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں اج حجاب نہیں لوں گی برسوں سے خود کو نامحرم سے چھاپتی رہی ہوں اور اج محرم ملنے کے بعد کیسے محرم نامحرم کا فرق بھول جاؤں گی کیسے اللہ کا حکم بھول جاؤں گی تم۔۔۔ اس کا سانس پھولنے لگا تھا تم سب پاگل

ہو تم سب سے بعد میں پوچھو گی میں ابھی میرا کام کرو جو کہا ہے۔ وہ انسو صاف کرتی بولی

اچھا اچھا پریشان نہیں ہو میں کرتی ہوں کچھ۔ فاطمہ کہتی کال بند کرگی

دوست پر بہت آس پوتی ہے اور اج یہی آس اسے فاطمہ سے تھی۔

تھوڑی دیر وہ اسی طرح بیٹھی رہی پھر موبائل میں کیسی کا میسج آیا اس نے جھٹ سے کھولا شاید فاطمہ کا ہو لیکن وہاں اس کا نمبر جگمگا رہا تھا۔

دل اگے بہت پریشان تھا اور اب اس کا میسج دیکھ کر اور ہو گیا تھا

اسلام علیکم اپ تیار ہو گئی۔؟؟؟ اس نے سلام کے بعد بس اتنا سا پوچھا ہوا تھا اور وہ بہت بڑی طرح سے رونے لگی تھی۔

کہاں کی تیار؟؟؟ کیسی تیار؟؟؟ اسے کا حجاب نہیں مل رہا تھا تو وہ کیسے تیار ہو گئی؟؟؟

نہیں۔۔۔ اسنے اتنا ہی لکھا تھا اور پھر سے رونے لگی تھی

کاش وہ اسے بتاتی کہ جس حجابی لڑکی سے وہ محبت کرتا ہے اس لڑکی کا آج حجاب ہی نہیں مل رہا تھا۔

کیوں۔؟؟؟؟؟ ایک دم سے اگلا میسج آیا تھا

اس کیوں کا جواب وہ کیسے دے اسے۔

اللہ جی پلیز کچھ کرے میں مر جاؤں گی آج۔ اس نے دعا کی

میرا حجاب نہیں مل رہا۔ اس نے ٹائپ کیا اور ایک بار پھر سے رونے لگ گئی۔

دوسری طرف اس نے فوراً سے میسج سین کر لیا تھا جیسے وہ اسی کے میسج کا انتظار کر رہا ہو۔

وہ بیڈ پر لیٹا تھا اس کا میسج پڑھ کر ایک جھٹکے سے اٹھا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آئی تھی اس کی بات کی مسلسل دومنٹ اس کی بات پر غور کرنے کے بعد کہی تھوڑی سمجھ آئی تھی۔

میں کچھ انتظام کروں۔ اس نے ٹائپ کیا

دوسری طرف وہ حیرانی سے سکرین پر جگمگتے پیغام کو دیکھ رہی تھی۔

وہ کیا بول رہا تھا اسے حیرانی ہوئی تھی۔ وہ بے اختیار پھر سے رونا شروع ہو گئی تھی

اللہ میں نے اسے کیوں بتا دیا کیا سوچے گا اب یہ ؟؟؟؟

اسنے خاموشی سے موبائل سائڈ پر رکھ دیا تھا  
دل۔ مسلسل پریشان تھا ایک تو حجاب کی ٹینشن اور اوپر سے اسکی ٹینسن تھی کہ وہ کیا سوچے  
گا۔

دوسری طرف اپنے کمرے میں ہٹلتے و ہمسلسل اسے بارے میں سوچ رہا تھا اس نے میسج  
دیکھ کر بھی جواب نہیں دیں دیا اس بات کی زیادہ ٹینشن تھی اسے  
تھک ہار کر اسنے کال ملائی لیکن نمبر معصوف جارہا تھا۔ شاید وہ اپنے گھر میں کیسی سے  
بات کر رہی ہو۔ خود کو تسلی دیتا وہ واپس سے بیڈ پر بیٹھا۔

وہ تیار ہونے کے لئے کمرے میں آیا تھا لیکن دل بار بار اس کا خیال ارہا تھا اس لئے میسج  
کیا۔



اسلام علیکم \_\_\_ صائم نے سلام

وعلیکم اسلام کہاں تھے اپ بھائی کب سے کال کر رہی تھی کیوں نہیں اٹھاتے اپ وقت پر کال \_\_\_ وہ بھڑک گئی تھی

سوری وہ موبائیل اذالان کے پاس تھا اس نے سائلٹ پر لگا دیا تھا باہر کیسی کو بھیجو میں باہر کھڑا ہوں اگر حجاب لے جاو \_\_\_ وہ بولا

اس نے شکر ادا کیا تھا \_\_\_ میں بھیجتی ہوں \_\_\_ وہ کہتی کال بند کر گئی

سنہیں پلینز باہر میرے بھائی کھڑے ہیں اپ ان سے میرا حجاب لے ایے \_\_\_ اس نے اسی لڑکی سے کہا

اوکے \_\_\_ وہ لڑکی منہ بناتی ہوئی باہر نکلی

کام کرتے ہوئے تو اس لڑکی کو جیسے موت پڑتی ہے \_\_\_ وہ اس لڑکی کی پیٹھ کو دیکھتی ہوئی بولی

ہو گیا ہے انتظام \_\_\_ اسے ٹاپ کیا اور اسے بھیجا

دوسری طرف اسنے شکر ادا کیا تھا۔۔۔ وہ واقعی پریشان ہو چکا تھا

اوکے۔۔۔ اسنے لکھا

وہ مسکرائی تھی۔۔۔ موبائیل کچھ زیادہ ہی یوز کرتے ہیں جناب۔۔۔ اسکے فٹ سے ریپلائے  
انے کے بعد وہ بولی

ہر کیسی کو فوراً سے ریپلائے کرنا اس کے نمبر کو بار بار دیکھنا۔۔۔ ہر کیسی کے لیے تھوڑی نا  
ہوتا یہ تو کوی خاص شخص ہوتا جس سے ہم انلائن محبت بھی کرتے ہیں اور افلائن  
بھی۔۔۔

یہ کیا ہے تم تیار کیوں نہیں ہوئے ابھی تک۔۔۔؟؟؟؟؟ اسے سیاہ قمیض شلوار اور وسکٹ پہنا  
دیکھ کر حیات صاحب نے غصے سے پوچھا

تیار تو ہوں۔۔۔ لا پرواہی سے بولا

تم شاید بھول رہے ہو کہ اج تمہاری بارات ہے۔ اور تم دولہا ہو۔۔۔ انہوں نے جیسے ہاد دلایا

ہائے ڈیڈ اس دن کو بھلا میں کیسے بھول سکتا ہوں۔

تو یہ کیا پہنا ہے۔ وہ اسکے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے

کپڑے پہنے ہیں۔

تو وہ شروانی کہاں ہے۔؟؟؟

میں نہیں پہنیو گا مغلوں کے دور کی شروانیاں اولڈ فیشن ہو چکا ہے یہ۔

الو کے پٹھے ہی رہنا تم۔ وہ تپ کر بولے تھے

وہ آج کے دن بھی اپنی عزت افزائی کروانا نہیں بھولا تھا۔

اسے شیراونی بالکل نہیں پسند تھی لیکن حیات صاحب کو دیکھانے کے لئے وہ کل زاریان کے

ساتھ جا کر لے تو آیا تھا لیکن اس کا سرے سے ارادہ یہی شلوار قمیض پہنیے کا تھا۔

حیا حیا آپ کیسے بھول سکتی ہو یا۔۔۔ برائیڈل روم میں بیٹھی وہ حیا سے پوچھ رہی تھی

جو بچاری شادی کی معصوفیات میں خود تک کو بھلائے بیٹھی تھی

سوری نور\_\_\_\_ وہ شرمندگی سے بولی تھی

اچھا بس ختم کرو اس معاملے کو\_\_\_\_ صفیہ بیگم نے کہا

ابو اب تو یاد کر لیتے کیا اب کو بھی نہیں یاد تھا\_\_\_\_ وہ اب اپنے ساتھ بیٹھے فاروق صاحب سے شکوہ کر رہی تھی

وہ سب سے یہ امید رکھ سکتی تھی لیکن اپنے ابو سے نہیں

بیٹا میں معذرات چاہتا ہوں اپنی بیٹی سے\_\_\_\_ وہ اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولے

وہ ان کے سینے سے لگتی سب باتیں بھول گئی تھی

وہ ایسی ہی تھی ہر تکلیف کو بس ایک معذرت سے بھلا دتی تھی لیکن کچھ تکلیف ایسی ہوتی ہیں جن کا کفارہ کبھی ادا نہیں کیا جاسکتا\_\_\_\_

اچھا اب بس کردو نور زراہ سے مسئلے کو تم اتنا بڑا بنا رہی ہو باہر سب مہمان ائے ہوئے ہیں

اور تم یہاں عدالت کھول کر بیٹھی ہوئی ہو\_\_\_\_ صفیہ بیگم کا پارہ ہائی ہو چکا تھا

نم آنکھوں سے اس نے انہیں دیکھا۔

انہیں یہ سب مزاق لگ رہا تھا۔ اگر آج فاطمہ کال نا اٹھاتی تو وہ کیا کرتی کہاں جاتی

اچھا بس امی چلے اپ کو باہر بلا رہے ہیں۔ صائم نور کی نظروں کا مطلب سمجھ گیا تھا جہاں واضح تھا کہ وہ ان پھر سے رو دے گی

شادی ہونے والی ہے لیکن عقل ابھی بھی نہیں آئے اس لڑکی کو۔ وہ بڑبڑاتی باہر نکل گئی تھی

اچھا بس اب رونا نہیں۔ حیا نے اس کیے انسو صاف کئے ابو دلاسہ دیتے باہر نکل گئے تھے پیچھے پیچھے صائم بھی چلا گیا تھا اب بس حیا اور نور رہے گئی تھی

فاطمہ کہاں ہے۔؟؟؟؟ اسے وہ یاد آئی

وہ واپس اپنے گھر تیار ہونے گئی تھی بس انے ہی والی ہوگی۔



وہ خاموشی سے گردن اثبات میں ہلاتی اپنی چوڑیوں کو دیکھنے لگی تھی

اسے ان سب سے بہت سخت الجھن ہوتی تھی نا وہ کبھی مہندی لگاتی نا ہی چوڑیاں پہنتی لیکن  
اج وہ سب کچھ پہنا پر رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد خاندان کی کچھ لڑکیاں آگئی اور وہ ان سے باتیں کرنے لگی تھی۔ اس کی  
بنتی اپنے خاندان میں سے کیسی کے ساتھ بھی نہیں بنتی تھی وجہ اس کا خاموشی نیچر تھا اور  
وہ لوگ اسے مغرور سمجھتے تھے۔

وہ افیس سے آیا اور فریش ہونے چلا گیا۔ اس دوران مرتضیٰ کی کئی کال آچکی تھی جو ہر  
بار ہی اسے جلدی آنے کا کہا رہا تھا۔

ابھی ہی وہ فریش ہو کر واشروم سے باہر نکلا تھا۔ اسنے بھی مرتضیٰ کی طرح سیاہ شلوار  
قمیض پہنی تھی اور اپر واسکٹ لیکن دونوں کی واسکٹ مختلف تھی۔

ڈریسنگ کے سامنب کھڑا وہ اپنے بال سیٹ کر رہا تھا جب اسے فاطمہ سے کچھ پوچھنے کے بارے میں یاد آیا تھا۔ ایک ہاتھ سے اس نے برش ٹیبل پر رکھا اور فاطمہ کا نمبر ڈائل کیا تھا۔ فون کان سے لگیا اور ساتھ ساتھ ایک ہاتھ سے بالو پر برش کر رہا تھا۔

ایک دو بیل کے بعد دوسری طرف سے کال اٹھالی گئی تھی۔

اسل علیکم سر۔ اسنے سلام کیا

وعلیکم۔ اسلام فاطمہ کیا آپ فری ہیں کچھ بات کرنی تھی آپسے۔ اس نے کہا

جی جی سر فری ہوں۔ ایک تھپڑ سدرہ کو مارا جو اس کے بالوں کی فرینج کر رہی تھی

اور درد زیادہ لگا رہی تھی

بے شرم عورت۔ سدرہ نے کہا

دوسری طرف اسنے سنا تھا لیکن غور نہیں کیا تھا

کیا آپ مجھے مس نور کا کانٹیکٹ نمبر دے سکتی ہیں۔؟؟؟؟؟ اسنے کہا

جی سر خرمیت۔ اسنے پوچھا تھا

جی آر جنٹ ضرورت ہے۔۔۔ اسے سمجھ نایا کہ کیا کہہ اس لئے یہ بول دیا

لیکن سر نور کی تو اج شادی ہے۔۔۔ اسنے بتایا

لیکن وہ تو وہی کا وہی رہے گیا نا ہل سکا نا سانس لے سکا۔۔۔

وہ کیا بول رہی تھی اسے کچھ سمجھ نا آیا۔۔۔

کیسے اسکی شادی ہو سکتی ہے۔۔۔ اسنے تو ابھی اسے دعاوں میں مانگنا تھا۔۔۔ اسنے تو اسے

ابھی محرم بنانا تھا۔۔۔ ابھی تو اس نے اظہار کرنا تھا محبت کا اظہار۔۔۔ لیکن۔۔۔

اسنے کال بند کر دی تھی۔۔۔ سانس روکنے لگا تھا۔۔۔

اسے محسوس ہوا جیسے وہ قطرہ قطرہ بکھر رہا ہے ٹوٹ رہا ہے۔۔۔

اے اللہ مجھے صبر دیں۔۔۔ اسنے دعا کی

انکھس ضبط کے مارے لال ہو چکی تھی۔۔۔

اسنے تو اسے اج واقعی پانے سے پہلے ہی کھو دیا تھا۔۔۔

اسے مری کی وہ شام یاد آئی جب وہ کہی کھو گئی تھی۔۔۔ لیکن آج کھوئی نہیں تھی۔۔۔ آج بس وہ چلی گئی تھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔۔۔

ہاں اسے آج محسوس ہوئی تھی اشال کی تکلیف۔۔۔ محبت کا نا ملنا کتنا برا دکھ ہے یہ صرف وہی جانتا ہے جو اس درد سے گزرا ہو۔۔۔ اور محبت جب خاموش اور یکطرفہ ہو تو یہ عشق سے بھی زیادہ تکلیف دیتی ہے۔۔۔ اور یہی تکلیف ان دونوں بہن بھائی کے بخت میں لکھ دی گئی تھی

تقریباً دس منٹ وہ اسی حالت میں کھڑا رہا تھا۔۔۔

تم نصیب میں تھا تھی میرے ورنہ محبت میں بھی تم سے خالص ہی کرتا تھا۔۔۔

تم جس کے بخت میں لکھ دی گئی ہو۔۔۔ وہ برا کوئی خوش بخت ہو گا۔۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔۔ لیکن یہ مسکراہٹ درد سے بھری تھی۔۔۔

یا اللہ مجھے وہ صبر عطا کر جس طرح میرے والدین کے بعد تو نے مجھے دیا تھا۔۔۔ اسے کے لیے بہت مشکل تھا یہ سب

وہ آج کیسی کے کندھے پر سر رکھ کر رو بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ آج اگر اسکے ماں باپ ہوتے تو وہ ماں یا باپ میں سے کیسی کے سامنے اپنا درد بیاں کرتا لیکن زندگی ہر طرف سے سنگدل بنی ہوئی تھی۔۔۔ ایک بہن ہے وہ بھی آج اپنی ادھوری محبت کو دفنار ہی تھی۔۔۔

وہ بہت مشکل سے تیار ہوا تھا۔۔۔ اگر آج مرتضیٰ کی شادی نہیں ہوتی تو وہ کیسی صورت بھی گھر سے باہر نا نکلتا لیکن آج اسکی شادی تھی جو اس کا جگری یار تھا۔۔۔ اسکی جان تھی۔۔۔ کبھی بھی زندگی بہت بڑا امتحان لیتی ہے اور آج ایہی امتحان زاریان خان سے بھی اسکی زندگی لے رہی تھی۔۔۔

کون تھا۔۔۔؟؟؟؟ اسکے بالوں میں پین لگاتی وہ بولی

بوس تھے۔۔۔ اسنے بتایا

کیا کہا رہا تھا۔۔۔؟؟؟؟

نور کا نمبر مانگ رہے تھے۔۔۔



کیوں\_\_\_؟؟؟

مجھے کیا پتہ اور اپنی تم اللہ کا واسطہ ہے میرے بال چھوڑ دو آج گنجی کردوں گی مجھے\_\_\_ وہ  
اسکے ہاتھ سے اپنے بال چھوڑاتی چیرتی ہوئی بولی

فاطمہ لکھوا لو دال میں ضرور کچھ کالا ہے دیکھو کیسے ایک دم کال بند کر دی\_\_\_

سر ایسے نہیں ہیں\_\_\_ فاطمہ کو برا لگا تھا اس کا اسطرح اسکے بارے میں کہنا

ہاں ہاں تمہارا سر تو بہت نیک شریف آدمی ہے مناسب مرد صرف دیکھنے کی حد تک شریف  
ہوتے ہیں\_\_\_ وہ بولی

اچھا جو بھی ہے لیکن میرے بوس بہت اچھے آدمی ہیں\_\_\_ وہ پھر سے بولی

تمہاری بہن میں ہو یا وہ\_\_\_؟؟؟ اسے تپ چڑھی

جیس ہورہی ہو\_\_\_

خیر تو ہے نا فاطمہ کچھ زیادہ ہی نہیں بھروسہ اپنے بوس پر\_\_\_

یار اپنی تم کیوں بار بار ایک ہی ٹوپک پر شروع ہو جاتی ہو ہیں می پچھلے چھ سال سے ان کے ساتھ کام کرتی ہوں اچھی طرح سے جانتی ہو وہ کس قسم کے بندے ہیں اور جیسا تم مجھ پر شک کر رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے \_\_\_\_\_

اچھا بھوک کیوں رہی ہو دفعہ ہو جاو \_\_\_\_\_ وہ دونوں لڑتی ہوئے ایک قسم کی جنگی سیلیا ہی بن جاتی تھی

تم جاؤ گی \_\_\_\_\_؟؟؟؟ فاطمہ نے پوچھا

نہیں جانتی میں \_\_\_\_\_ ناک سکوڑتی ہوئی بولی

اچھا یہ غبارے جیسا منہ مت پھولیا کرو \_\_\_\_\_ وہ اس کے گالوں پر چٹکی کاٹتی ہوئی بولی

جاؤں دفعہ ہو جاؤں اب لیٹ ہو رہی ہو \_\_\_\_\_

تم بھی چلو نا اپنی \_\_\_\_\_

نہیں میرے اج پیشنٹ کی سرجری ہے میں نہیں جاسکتی \_\_\_\_\_

اچھا میں تو جا رہی ہوں \_\_\_\_\_

وہ واشٹروم کی لائٹ بند کر رہی تھی جب دروازہ بجاتھا

اس نے ایک لمبی سانس لی۔

اجائے۔ انچا بولی لیکن گلے میں کچھ اٹک سا گیا تھا۔

اشال تم۔ وہ اگے کچھ بولتا اس سے پہلے ہی وہ بول پڑی

نہیں بھائی میں نہیں جاؤں گی۔

وہ خاموشی سے اسکا چہرہ دیکھتا رہا جو بے حد مرجھا سا گیا تھا۔

وہ اسکے قریب گیا اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

ساری بہادری کہی گم ہو گئی اور وہ پھوٹ پھوٹ کر اسکے سینے سے لگی رونے لگی تھی۔

اور وہ اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنے لگا تھا

آشال خوش قسمت ہو تم جو اپنے درد مجھ سے بانٹ سکتی ہو ایک میں ہو جو کیسی سے اب

تک اپنے درد بیاں نا کر سکا۔

بس آشال جتنا روگ تم نے بنانا ہے بنا لو لیکن اب کے بعد تم نہیں روگی کم از کم اس شخص

کے لئے تو بالکل بھی نہیں۔ اسے خود سے الگ کرتا وہ بقا

بھایا۔۔۔ مجھ۔۔۔س۔۔۔ے۔۔۔بر۔داشت۔۔۔نہیں ہوتا۔۔۔ وہ ہچکیوں میں بات کر رہی تھی

تو کرنا ہو گا نابرداشت ساری زندگی ایک ہی درد میں کیسے گزاروں گی۔۔۔

وہ خاموسی سے نظریں جھکائے رو رہی تھی۔۔۔

میں جا رہا ہوں کوشش کروں گا کہ جلدی اسکو اپنا خیال رکھنا۔۔۔ وہ اسکے سر پر پیار کرتا  
باہر نکل گیا تھا

سچ تو یہ تھا کہ وہ اگر تھوڑی دیر وہاں اور روکتا تو شاید رو دیتا لیکن وہ مرد تھا کمزور نہیں بنا  
چاہتا تھا۔۔۔

کاش بھایا میں اپکو بتا سکتی اپنے دل کا حال میں ہر لمحے خود کو مضبوط کرتی ہوں کہ اب نہیں  
روگی لیکن یہ انسو پھر اجاتے ہیں۔۔۔ میں دل کی مریض ہوں جس کی اکھیں کبھی خشک  
نہیں ہوتی۔۔۔ میم وہ ہوں جو شروع دن سے ہی ادھوری تھی اور قیامت تک ادھوری  
ہی رہو گی۔۔۔ وہ بے بسی سے کہہ رہی تھی۔۔۔

دل درد کی شدت سے پھٹ رہا تھا۔۔۔



یا اللہ بس مجھی اتنا مضبوط کر دے کہ کم از کم میں کسی کے سامنے یہ انسو نکلے۔ مجھے  
اتنا مضبوط کر دے کہ میں اپنا درد صرف تیرے ہی سامنے بیان کرو۔ وہ وہی زمین پر  
بیٹھ کر گڑ گڑا رہی تھی۔

سر درد سے پھٹ رہا تھا۔ اللہ اللہ مجھے آرام دے مجھے سکون دے میں مر جاؤں گی اللہ  
جی۔ وہ شدت سے دعا مانگ رہی تھی۔

انکھیں رو رو کر سو جھ سکی تھی۔ بال جو اس نے تین دن پہلے کنگی کی تھی اب وہ پونی سے  
باہر نکل کر بکھرے ہوئے تھے۔

وہ تین دن سے یہ روگ بنا رہی تھی۔

ماتم بھی تین دن کا ہوتا ہے اور آج میرے اس ماتم کا آخری دن ہے مجھے رونا ہے اتنا رونا  
کہ انسو خشک ہو جائے تاکہ چوتھے دن میری آنکھ کے پاس اس ایک انسو بھی نا ہو بہانے  
کے لئے۔ وہ اپنے انسو زور سے رگڑتی ہوئی بولی

وہ جب جب انسو صاف کرتی اسی وقت ہی پھر سے لڑیوں کی طرح انسو گال میں بہتے  
تھے۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا

کچھ دیر وہ وہی اسی طرح بہٹھی رہی تھی

فاطمہ ان سب سے کہو باہر جائے میرا دم گھوٹ رہا ہے۔۔۔ وہ ایک لمبا سانس لیتی ہوئی بولی

یار میں کسیے کہو انہیں خود احساس ہونا چاہئے \_\_\_\_\_ وہ برا سامنہ بناتی ہوئی بولی

فاطمہ میں مر جاؤں گی میرا سانس \_\_\_\_\_ وہ ایک لمبا سانس لیتی ہوئی بولی

ایک تو اتنا بھاری جوڑا تھا اور اوپر سے بارات کا انا اور ان عورتوں کا جھمگٹا اس کا سانس روک رہا تھا

اچھا میں انٹی سے کہتی ہوں \_\_\_\_\_ وہ اٹھتی ہوئی بولی

فاطمہ تم مت جاؤں \_\_\_\_\_ وہ اسکا ہاتھ پکرتی ہوئی بولی

کیا ہوا نور۔ ہم بھی تو تمہارے اپنے ہی ہیں۔۔۔ اسکی پھوپھو کی بیٹی کشف نے کہا

وہ کچھ نابولی۔۔۔ بس نظریں جھکا گئی

ہاں سب اپنے ہی ہیں اسے لئے اج ہماری دولہن کو مارنے لگے ہیں۔۔۔ فاطمہ کی زبان کو کنٹرول کرنا ناممکن تھا

کشف برا سامنہ بناتی باہر نکل گئی۔۔۔

چلو شکر ایک چڑیل تو کم ہوئی۔۔۔ فاطمہ نے کہا

ان کو بھی باہر نکالو۔۔۔ نور نے کہا

روکا ابھی نکاح کے لئے انکل اے گے خود ہی باہر نکل جائے گی۔۔۔

نکاح کے نام پر اسکا دل مزید دھڑکا تھا۔۔۔

تقریباً ادھے گھنٹے بعد ابو صائم اور دوچار مرد اور ان کے ساتھ اندر آئے تھے۔۔۔

مردوں کو دیکھ کر زیادہ تر عورتیں باہر نکل گئی تھیں اب بس حیا امی فاطمہ اور دوچار عورتیں کھڑی تھیں اسکے پاس۔۔۔

نورین بیگم نے اکر اسے لال دوپٹہ اوڑھایا تھا \_\_\_\_\_

ابھی سے ہی اس کے انسو روا تھے \_\_\_\_\_

دل عجیب طرح سے دھڑک رہا تھا \_\_\_\_\_

ابو نے نکاح نامہ اس کے سامنے رکھے ٹیبل پر رکھا اور اسکے سر پر شفقت سے اپنا ہاتھ رکھا \_\_\_\_\_

اور پھر وہ روئی اتنا روئی کہ ساتھ کھڑے سب کی آنکھیں نم ہو گئی یہاں تک کہ مردوں کی آنکھیں نم تھی \_\_\_\_\_

وہ روئی کچھ اس طرح تھی کہ دل چیر گیا تھا سب کا \_\_\_\_\_

صائم نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور اسے پین پکڑایا تھا \_\_\_\_\_

کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اسے پین لیا \_\_\_\_\_

ابو نے اس جگہ ہاتھ رکھا جہاں اسے سائن کرنے تھے \_\_\_\_\_

لرزتے ہاتھوں کے ساتھ وہ اس پیپر پر سائن کرنے لگی لیکن پین نہیں چل رہا تھا \_\_\_\_\_

اس کا دل دھڑکا \_\_\_\_\_

صائم نے پین اسکے ہاتھ سے لیا اور ایک دوبار اپنے ہاتھوں میں لکھا اور پین چلنے لگا  
تھا \_\_\_\_\_

پین شاید نیا تھا اس لئے نہیں چل رہا تھا \_\_\_\_\_

اسے واپس سے پین پکڑایا \_\_\_\_\_

وہ جھکی اور کانپتے ہاتھوں سے سائن کرنے لگی \_\_\_\_\_

دل مسلسل بہت تیز رفتاری سے چل رہا تھا \_\_\_\_\_

انسو سے اس کا سارا حجاب بھیگ گیا تھا \_\_\_\_\_

اج زندگی میں پہلی بار وہ اپنے سائن کرتے ہوئے رورہی تھی \_\_\_\_\_

ورنہ اسکی بچپن سے عادت تھی ہر جگہ اپنے سائن کرنے کی \_\_\_\_\_ کوئی کتاب کا صفحہ اس کے  
سائن سے خالی نہیں ہوتا تھا \_\_\_\_\_



بلاخر اس نے سائن کر دیے تھے۔ اپنا وجود سید مرتضیٰ کے حوالے کر کے وہ اب اپنے باپ کے سینے سے لگی بہت بری طرح سے رو رہی تھی۔

اسے اب کچھ یاد نہیں تھا اسے بس یاد تھا تو اتنا کہ وہ اپنے ابو کو چھوڑ کر جا رہی ہے۔

اسے ابو کے ساتھ ایک الگ طرح ہی کی محبت تھی۔ اسے اپنے سارے گھر والے عزیز تھے لیکن ابو۔۔۔ ابو سے کچھ زیادہ ہی اٹیچمنٹ تھی۔

سب نے دعا کی۔

باقی سب مرد حضرات بھی باہر نکل آئے تھے نکاح نامہ لے کر لیکن صائم وہی اسے دلا سے دے رہا تھا۔

حیا اسے سنبھلاؤں۔۔۔ وہ اس کے سر پر پیار کرتا ساتھ کھڑی حیا سے بولا اور باہر نکل گیا تھا۔

اس کا دم گھٹ رہا تھا وہاں۔۔۔ اب باری تھی سید مرتضیٰ صاحب کی جو بے چینی سے کب سے انتظار کر رہے تھے کہ کب آئے نکاح نامہ اور دھڑا دھر سائن مارے اور اسے اپنا بنائے۔

یار یہ لوگ اندر سائن کروانے گے ہیں یا اسے سائن کرنا سیکھانے \_\_\_ بے چینی سے وہ  
ساتھ بیٹھے زاریان سے بولا

حوصلہ رکھ بیٹا تیرا کچھ نہیں جارہا البتہ لڑکی اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر تجھ جیسے نئے شخص  
کے پاس ارہی ہے \_\_\_ زاریان نے کہا

جایا جا کر دیکھ انہیں ورنہ میں نے خود چلے جانا ہے \_\_\_

آرام کر رہے ہیں وہ لوگ \_\_\_ زاریان سامنے سے اتے فاروق صاحب کو دیکھ کر بولا  
شکر الحمد للہ \_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

اور تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب اسے پوچھ رہے تھے \_\_\_

سید مرتضیٰ علی شاہ ولد حیات عالم شاہ اپکا نکاح نور حیا ولد فاروق احمد سے حق مہر پچاس لاکھ  
طے پایا ہے کیا آپکو قبول ہے \_\_\_؟؟؟؟ مولوی صاحب نے پوچھا

پتہ نہیں کیوں لیکن اسے اچھا نالگا یوں سب مردوں کے سامنے اس کا نام لینا \_\_\_

جی قبول ہے قبول ہے قبول ہے \_\_\_ وہ ایک ہی باری میں بول گیا

باہنی اگر قبول نہ ہوتا تو اتنا خرچا کر کے یہ بارات کیوں لاتا \_\_\_\_\_ اس نے سوچا

وہ اب دھڑا دھڑ سائن کر رہا تھا \_\_\_\_\_

لیکن پاس بیٹھا زاریان کا دماغ صرف ایک ہی بات پر اٹکا تھا نور حیا \_\_\_\_\_

کیا اس کے ہمنام کی لڑکی \_\_\_\_\_ یا پھر وہی \_\_\_\_\_ اس کا دماغ سن ہو چکا تھا وہ بس یہ سب دیکھ رہا تھا دماغ اس کا کہی اور تھا \_\_\_\_\_

اب سب دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہے تھے \_\_\_\_\_

وہ مسکرا رہا تھا جوش تھا بے حد خوش \_\_\_\_\_ بے شک یہ اس کی خوش قسمتی تھی

تھوڑی دیر بعد وہ اب سب کے گلے مل کر مبارکباد وصول کر رہا تھا \_\_\_\_\_

ے

وہ زاریان سے ملا \_\_\_\_\_ اسنے ایستہ سے اسے مبارکباد دی \_\_\_\_\_

پھر وہ اپنے باپ کے گلے مل رہا تھا \_\_\_\_\_

تھیکس ڈیڈ تھینکو سوچ \_\_\_\_\_ وہ ان کے گلے لگتا ہوا بولا

اسے اگر سب سے زیادہ کیسی چیز کی ٹینشن تھی تو وہ ان کی رضامندی تھی \_\_\_\_\_ وہ ان کی عادت سے واقف تھا وہ اسی وجہ سے پچھلے بیس سال سے ناراض تھے صرف اپنی بہن سے اس لئے ناراض تھے کہ انہوں نے سیدوں کے گھر شادی نہیں کی \_\_\_\_\_

اللہ کا شکر ادا کرو جس نے تمہیں وہ دی \_\_\_\_\_ وہ اسکے گلے سے علیحدہ ہوتے ہوئے بولے \_\_\_\_\_

تھوڑی دیر بعد اسے برائیل روم سے باہر اس کے ساتھ بیٹھانے کے لئے کے ایے تھے \_\_\_\_\_

ایک طرف اس کے ابو دوسری طرف صائم تھا اور اگے چھوٹا سا کیوٹ سا اذلان کھڑا اس کے ساتھ ساتھ رہے تھے \_\_\_\_\_

سامنے وہ اسے دیکھ کر کھڑا ہو گیا تھا \_\_\_\_\_ وہ نظریں جھکائیں رہی تھی

وہ قریب آئی \_\_\_ اور اسنے اگے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔

اسنے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا \_\_\_ اب تو وہ حق بھی رکھتا تھا \_\_\_

اسے ایک دم اپنا خاندان یاد آیا جہاں یہ سب چونچلے سمجھا جاتا تھا \_\_\_

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ سوچ رہی تھی لیکن ہر سوچ وہی رہے گی \_\_\_ صائم نے پکڑ کر اس کا دایاں ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھاما دیا تھا \_\_\_

اسکی روح تک لرز گئی تھی باپ اور بھائی کے بعد یہ تیسرا شخص تھا جو اسے چھو رہا تھا وہ تو ایسی لڑکی تھی جیسے آج تک سوائے اپنے ابو اور بھائی کے اپنے کزن وغیرہ سے بھی ہاتھ نہنٹ ملاتی بس دور سے ہی سلام دعا کرتی \_\_\_ اب کیسی تیسرے کو چھونا روح تک کو کانپ گئی تھی

وہ ایہستہ سے اس کا ہاتھ پکڑتا چل رہا تھا اسے آرام سے بیٹھایا اور ہاتھ چھوڑ دیا \_\_\_

وہ پھر اسی طرح لرز گئی تھی جس طرح اس کے ہاتھ تھامنے سے لرزی تھی \_\_\_ ہاں اس کا ہاتھ تھامنا اور چھوڑنا دونوں ہی تکلیف دہ تھے \_\_\_



وہ تھوڑی دیر وہی بیٹھے رہے اسے اپنے ادگرد سے چہ گیوں کی آوزیں ارہی تھی۔۔۔ یہ دیکھوں دبئی سے ایانہ نہا کیسے اپنی بہن کا ہاتھ سب کے سامنے لڑکے کو تھما دیا۔۔۔ توبہ توبہ کیسے یہ فاروق بھائی مولوی بنے پھیرتے رہتے ہیں اب کہاں گیا ان کا مذہب۔۔۔ اور لڑکی کو تو دیکھو کتنی پردے دار بنتی ہے اب کیسے بے شرمی سے ہاتھ تھاما دیا۔۔۔ اس طرح کہ کئی ایسی باتیں تھی جو وہ اپنے ارگرد سے سن رہی تھی۔۔۔

اگر وہ اس وقت دولہن نا ہوتی یا پھر وہ اسکے ساتھ نا بیٹھا ہوتا تو وہ انہیں بتاتی وہ اپنا اور صائم کے بارے میں تو پھر سن سکتی تھی لیکن اپنے ابو کے بارے میں کہنے والوں کی وہ زبان بھین کاٹ سکتی تھی۔۔۔

مہمان سب کھانا کھانے لگے تھے۔۔۔ اذالان اس کے ساتھ بیٹھا اس کی چوڑیوں پر ہاتھ پھر رہا تھا۔۔۔

تھوپو اپ مدھے تھوڑ داوگی۔۔۔ اپنی توتلی سی آواز میں اذالان نے پوچھا تھا (پھوپھو اپ مجھے چھوڑ جاو گی)؟؟؟؟؟

اس کا دل کٹ گیا تھا \_\_\_\_\_ وہ ساری باتیں بھول گئی تھی وہ بول گئی تھی کہ وہ اس وقت ایک دولہن ہے \_\_\_\_\_ وہ اسے اپنے گود میں بیٹھا چکی تھی \_\_\_\_\_

باری باری اس کے دونوں گال چومے \_\_\_\_\_

میں اپنے بیٹے کو چھوڑ کر کہی نہیں جاؤں گی \_\_\_\_\_ اسے پیار کرتی وہ بھیگی سی آواز میں بولی  
ہاں میں تو فالتو مین اتنا پیسا جرج کر کے یہاں بارات لایا ہوں نا \_\_\_\_\_ اس کی بات سن کر  
ساتھ بیٹھا مرتضیٰ خود سے بولا تھا

اسنے توجہ نادی اسکی بات میں \_\_\_\_\_

وہ دونوں پھوپھو بھتیجے تو اپنے ایمو شنل سین میں معصوف تھے  
اتل میری تھوپو کو واپت لانا \_\_\_\_\_ وہ اب مرتضیٰ سے مخاطب ہوا تھا \_\_\_\_\_

اس نے گردن موڑ کر اس چھوٹے سے بچے کو دیکھا جو اپنی پھوپھو کی گود میں بیٹھا اسے  
دھمکی دے رہا تھا یا پھر درخواست کر رہا تھا وہ سمجھ نہیں سکا \_\_\_\_\_

اتنا خرچہ کر کے تو میم میں اپ کی پھوپھو کو لے کر جا رہا ہوں اب واپت نہیں لاؤ گا  
\_\_\_\_\_ وہ اسکے گال گھینچتا بولا

میں اپ تو گوڈی ماردوں گا \_\_\_\_\_ وہ غصہ میں بولا

دوسری طرف وہ بے اختیار مسکرایا \_\_\_\_\_

پھوپھو تو پھوپھو پھوپھو کا بھتیجا بھی پورا بد معاش تھا \_\_\_\_\_

اچھا اپ کے پاس گن ہے کیا \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ انے پوچھا

دی میڈے پات گن ہے \_\_\_\_\_ وہ اسی طرح غصے سے بولا

اچھا جی چلانے اتی ہے اپکو گن \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ وہ اسے چھیڑ رہا تھا

دی میں اپ تے ساتھ وائر فائٹنگ کروں گا \_\_\_\_\_

وہ پھر سے مسکرایا \_\_\_\_\_ اچھا پھر اپکی پھوپھو روئے گی اگر اپ مجھے مارو گے \_\_\_\_\_ وہ اسے

اسکی گود اسے اٹھا کر اپنے پاس بیٹھاتا ہوا بولا

اس کا دل دھڑکا ایک اس کی بات پر دوسرا اسکے نزدیکی پر \_\_\_\_\_

نہیں تھوپو نہیں رودتی۔۔۔ وہ اپنی پھوپھو کو دیکھتا ہوا بولا

اچھا اب چلو گے میرے ساتھ۔۔۔؟؟؟؟ وہ بچوں کے ساتھ بالکل بچہ بن جاتا تھا ابھی بھی وہ بچوں کی طرح اسے باتیں کر رہا تھا

ماما شاتھ داؤں گا۔۔۔

نہیں پھوپھو شاتھ چلو۔۔۔ وہ اسی کے انداز میں بولا

پھوپھو شاتھ نہیں ماما شاتھ۔۔۔

اچھا ابھی تو آپ پھوپھو کے لئے مجھے پانی والی گن سے مارنے لگے تھے اب کیا ہوا۔۔۔؟؟؟؟ اس کے گال کھینچے

اتل میں بے بی نہیں ہو میڈے دال نا کھینتو۔۔۔ اسے برا لگا تھا اپنے گال کھینچنا

ہاں بچے آپ واقعی بچے نہیں ہو۔۔۔

وہ اپنی موٹی موٹی آنکھیں اس پر گھاڑے ہوئے تھا جیسے ابھی ہی آنکھوں سے گولی مار دے گا۔۔۔

اپکے ابو اور بھائی تو بہت شریف بندے ہیں پتہ نہیں اپ دونوں بیچ میں کہاں سے گنڈے نکل آئے۔۔۔ وہ اسکے کان کے قریب جھکتا ہوا بوالا

اللہ اللہ یہ شخص آج پورے خاندان میں میری ناک کٹوائے گا۔۔۔ وہ اسکے کان کے قریب جھکنے کی وجہ خود سے بولی

بتاؤں گی اپنی گنڈا گردی بعد میں۔۔۔ اسنے سوچا۔۔۔

اس کے کانوں میں کہی سے آواز پڑی تھی کہ اب دس منٹ تک اسکی رخصتی ہونی ہے۔۔۔

وہ پھر سے رونا شروع ہوگی تھی۔۔۔ دل پھر سے بہت بری طرح سے دھڑکنے لگا۔۔۔

حیا نے اکر اس پر بڑی سی چادر ڈالی تھی۔۔۔

حیا میرا سانس روک رہا ہے اسے اوپر کر دو۔۔۔ اسنے کہا



اس کی بات سن کر اسنے چادر اسکے چہرے پر سے ہٹا دی۔

اب اس سے باری باری خاندان کے سب لڑکیاں مل رہی تھی۔

مل تو وہ کم رہی تھی البتہ اس کے دولہے کو گھور زیادہ رہی تھی۔ لیکن اسے اس وقت کیسی چیز کا حوش نہی تھا۔

تھوڑی دیر بعد امی آئی اور اس سے گلے لگیا۔

اس نے انہیں بہت تنگ کیا بہت ڈانٹیں سنتی تھی وہ اپنی امی سے لیکن آج کے بعد کون ڈانٹیں گا۔

وہ ان کے گلے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

زندگی کتنی مشکل تھی اسے آج یہ معلوم ہوا تھا۔

اپنی ہی ماں کو ہمیشہ کے لئے الودع کرنا کتنا مشکل ہوتا یہ صرف ایک لڑکی ہی جانتی ہے۔

وہ ان سے علیحدہ ہو ہی نہیں رہی تھی۔

صفیہ بیگم کو فاطمہ نے سہارا دیا اور ان کے انسو صاف کئے۔

حیا نے انہیں علیحدہ کیا۔ اور خود اس کے گلے لگی۔ وہ ایک دوسرے کو بہت کم وقت سے جانتی تھی لیکن جب ایک انسان مخلص ہو اور سچا ہو تو اللہ خود ہی ہمارے دل میں اس کے لئے احساس ڈال دیتا ہے یہی احساس نور کو بھی ہو گیا تھا۔

وہ اس سے علیحدہ ہوئی اور اس اذلان کو پیار کیا جو حیا نے اٹھایا ہوا تھا

اور پھر سارے حوصلے ٹوٹے۔ سارا صبر ہوا ہو گیا۔ ضبط تنکا تنکا بکھر گیا تھا جب اس نے اپنے ابو اور بھائی کی آنکھوں میں نمی دیکھی تھی۔

وہ صائم کے سینے سے لگی اور اتنا روئی جتا رو سکی تھی۔ وہ پانچ سال اس سے ناراض رہی تھی اور اب دس منٹ اس کے گلے لگ کر بھی وہ گزرا وقت نہیں لا سکی تھی۔

ہم ناراضگیاں تو رکھتے ہیں لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ وقت بہت جلدی گزر رہا ہے اور وقت کی یہ عادت ہے کہ کیسی کا انتظار نہیں کرتا وہ گزرتا ہے اور جب وقت گزر جائے تو ناراضگیاں کس کام کی۔

وہ ابو کے سینے سے لگی انہوں نے بہت پیار سے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔

بیٹیاں تو دل کی دھڑکن ہوتی ہیں یہ صرف ایک باپ کی ہی ہمت ہوتی ہے اپنی دھڑکن کیسی  
کو دینے کی۔۔۔

وہ بہت روئی تھی اج اسے احساس ہوا زندگی کب مشکل بنتی ہے۔۔۔

اسے آرام سے خود سے علیحدہ کیا۔۔۔

میری بیٹی میرا فخر ہے اور میں جانتا ہوں میرے بیٹی کو رشتہ نبھانے اتے ہیں۔۔۔ وہ بہت  
مان سے بول رہے تھے۔۔۔

وہ گردن جھکائے پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔

پاس کھڑا مرتضیٰ کو لگا کہ وہ اب خود بھی رو دے گا۔۔۔ وہ رو ہی کچھ اس طرح رہی تھی  
کہ سب کی آنکھیں نم ہو جاتی۔۔۔

بیٹا میری بیٹی کا خیال رکھنا یہ جذباتی ضرور ہے مگر دل کی بری نہیں ہے اگر یہ کبھی تمہیں  
تکلیف دے تو مجھے بتانا میں سمجھا لوں گا لیکن خدا را میری بیٹی کو تکلیف نہیں دینا۔۔۔ یہ  
باپ کی عرض تھی اپنے داماد سے۔۔۔

اس نے ان کا چہرہ دیکھا۔۔۔ پھر ان کے جھکے گندھوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔

فکر نا کرے انکل اپ کے گھر رحمت بن کر ائے تھی اور میرے گھر نعمت بن کر جا رہی ہیں۔۔۔ وہ ان چند جملوں میں ہی انہیں سب واضح کر گیا تھا۔۔۔

اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

اور پھر کئی نظریں انہیں دیکھ رہی تھی کوئی رشک سے کوئی حسد سے تو کوئی حیرانی سے۔۔۔

اور ان حیرانی والی نظروں میں زاریاں بھی تھیں۔۔۔ ہاں یہ وہی نور تھی۔۔۔ نور حیا۔۔۔ اپنے نام کی طرح منفرد۔۔۔ آج اسے کھو دیا اسے۔۔۔ اور اتنے برے طریقے سے کھویا کہ باقی کچھ نابچا۔۔۔ اس کا وجود لڑکھڑانے لگا تھا۔۔۔

مردوں اور عورتوں کا انتظام الگ تھا اس لئے وہ پہلے نا دیکھ سکا لیکن اب ہلکی سی جھلک نے سب واضح کر دیا۔۔۔ ہر امید ہر آس کو ختم کر دیا۔۔۔ وہ ٹوٹا تھا اور اتنی شدت سے ٹوٹا تھا کہ اب جوڑنا مشکل تھا۔۔۔

وہ مرد تھا برداشت کر گیا \_\_\_ روح ریزہ ریزہ ہو گئی تھی \_\_\_ دل کیسی برف کی ماند ایستہ  
ایستہ پگل رہا تھا \_\_\_ اگر اج اس کی جگہ کوئی عورت ہوتی تو شاید مر جاتی \_\_\_ عورت نازک  
ہوتی ہے بس جسامت تک \_\_\_ اس کا اندر کتنا مضبوط ہوتا یہ صرف وہی جانتی ہے \_\_\_

وہ اج رخصت ہو کر اس کے سنگ جا رہی تھی \_\_\_ ہاں اسے یہ نہیں کہا گیا تھا کہ اب تم  
نے نیک بہو بنا ہے اچھی بیوی بنا ہے اب تمہارا جناز بھی اسے گھر سے نکلے گا \_\_\_ لیکن اسے یہ  
سیکھیا گیا تھا کہ رشتوں کے لئے قربانیاں دینا پڑتی ہیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث نہیں کی  
جاتی ہر بات پر ناراض بھی نہیں ہوا جاتا \_\_\_

ہر بات پر گھر نہیں چھوڑا جاتا \_\_\_

وہ واپس اپنی گاڑی میں سیدھا گھر کر اپنے روم میں بند ہو گیا تھا \_\_\_ وہ بھول گیا تھا بارات  
کو \_\_\_ وہ بھول گیا تھا دنیا کو \_\_\_ کیونکہ اسنے اج وہ کھویا جس کے پانی کی چاہ برسوں سے  
تھی \_\_\_



وہ فیرش ہونے چلا گیا۔۔۔ خود پر اتنا پانی ڈالا جتنا ڈال سکتا تھا۔۔۔ لیکن دل میں لگی آگ نا  
بجھ سکی۔۔۔ وہ باہر نکلا۔۔۔

اب وہ اپنے نائٹ سوٹ میں تھا۔۔۔ اسے سمجھ نا آیا کہ وہ کیا پہنے بس وہی آگے آیا اور پہن  
لیا۔۔۔

نا بالوں کو سلجھاناں نا کچھ اور کیا بس سیدھا آکر بیڈ پر گر گیا۔۔۔  
اہک امید تھی کہ وہ اسے پاہ لے گا لیکن غلط کہتے ہیں لوگ کہ جب مرد محبت کرتا ہے تو  
ضرور اسے حاصل کرتا ہے مرد بھی کھو دیتے ہیں اگر ان کے بخت میں نا ہو وہ بھی ٹوٹ  
جاتے بکھر جاتے ہیں۔۔۔ لیکن وہ بھی جانتے ہیں کہ انہیں سنبھالنے والا کوئی نہیں۔۔۔ بس  
اس لئے خانوشی سے اپنے ٹوٹے دل کی کرچیوں کو سمیٹتے رہتے ہیں۔۔۔ کبھی کبھی ان  
کرچیوں سے ہاتھ بھی زخمی ہو جاتا ہے لیکن وہ اس پر بھی خود ہی مرہم لگا دیتے ہیں۔۔۔

اسے بہت پیار سے اس کے کمرے میں لایا گیا تھا۔ اس نے ارگرد نظریں گھومائی  
 اس نے تو کبھی نہیں چاہ کی تھی اس سب کی اس نے تو بس اللہ سے ہمیشہ ایک  
 مخلص ساتھ مانگا تھا۔ جو حق حلال کی کماتا ہو۔

کبھی کبھی اللہ ہمیں وہ عطا کرتا ہے جس کی ہمیں سوچ ہی نہیں ہوتی۔ وہ ہمیں اچھا بھی  
 لگ سکتا اور برا بھی۔ لیکن وہ ہمارے لئے ثابت ہمیشہ اچھا ہی ہوتا۔ یہ سب ضروری  
 نہیں ضروری یہ ہے کہ یہ اللہ کو کتنا اچھا لگتا ہے۔ ہم اللہ سے وہ مانگتے ہیں جو ہمارے  
 لئے بہتر ہو لیکن ہمارا رب ہمیں وہ عطا کرتا ہے جو ہمارے ساتھ ہم سے جوڑے رشتوں  
 کے لئے بھی بہترین ہو۔ ہم نہیں جانتے کہ ہماری کیسی خواہش سے کسی کا کتنا دل ٹوٹتا  
 ہے لیکن اللہ جانتا ہے۔ اور بے شک وہی تو ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ تو  
 پھر ہمارے لئے کیسے وہ برا سوچ سکتا ہے وہ جو کیڑے کو پتھر میں پالتا ہے۔ ایک بچے کو  
 وہ نو ماہ اپنی ماں پیٹ میں رکھ کر اسے روزی پہنچاتا ہے۔ پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ اللہ  
 تمہاری نہیں سنتا اللہ تو سب کی سنتا ہے اللہ تو بے زبان کی فریاد سنتا ہے۔ تم تو پھر وہ  
 ہو جس سے اللہ ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔ بس صبر رکھو اللہ عنقریب  
 تمہیں اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔

وہ بیڈ کے درمان بیٹھی اس کا بہت دیر سے انتظار چکر رہی تھی لیکن ناجانے وہ کہاں چلا گیا تھا۔

اب تو نیند بھی ارہی تھی۔ وہ نو دس بجے تک سو جاتی۔ اس کی شادی تھی اور وہ تب بھی اتنی ہی جلدی سو جاتی۔

تقریباً ادھا گنٹہ مزید انتظار کے بعد ایستہ سے کمرے کا دروازہ کھلا۔ جتنا ایستہ دروازہ کھلا تھا اتنی ہی زور سے اس کا دل دھڑکا تھا۔

وہ ایستہ سے دروازہ بند کرتا اس کی جانب آیا۔

اہم السلام علیکم۔!!! وہ اس کے قریب آکر منضوعی کھانسی کرتا سلام کیا۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے ایستہ سے وعلیکم السلام کہا۔

وہ دراصل میری پہلی شادی ہے نا اس لیے بہت کنفیوز ہوں سمجھ نہیں رہا کیا بات کروں۔ وہ اس کے سامنے بیٹھتا دھیمے سے لہجے میں بولا

ہاں میری تو جیسے پچیسویں یا ستائیسویں شادی ہے نا\_\_\_\_\_ اس نے سوچا بولی نہیں\_\_\_\_\_ اسے  
امی نے سختی سے کہا تھا کہ کم از کم شروع کے دن اپنی زبان کنٹرول میں رکھنا\_\_\_\_\_

کیا میں اپ کا حجاب اتار سکتا ہوں\_\_\_\_\_؟؟؟ اس نے پوچھا

اس نے گردن ہاں میں ہلائی\_\_\_\_\_ اسکی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہو رہی تھی\_\_\_\_\_

وہ ایستہ سے تھوڑا قریب آیا اور بہت آرام سے اس کا حجاب کی ایک طرف کی پین  
اتاری\_\_\_\_\_

اس کا چہرہ جو بالکل عام سا تھا\_\_\_\_\_ نالمبی پلکیں ناگوری چمکتی رنگت تھی بالکل عام سی تھی وہ  
لیکن محبوب کی نظر میں اپ کبھی نہیں عام ہوتے\_\_\_\_\_

اپ خوبصورت نہیں ہیں لیکن اپ کے چہرے پر حیا کا نور ہے\_\_\_\_\_ وہ بہت پرسکون ن سے  
لہجے میں کہتا اس کا دل بہت بڑی طرح سے دھڑکا گیا تھا\_\_\_\_\_

وہ نظریں جھکا کر بیٹھی تھی لیکن اب گردن بھی جھکا دی\_\_\_\_\_

اپ کی گردن اٹھی ہوئی ہی اچھی لگتی ہے نور حیا ہاں البتہ نظریں جھکائیں ہوئی اچھی لگتی ہیں  
اپ لیکن میرے سامنے نہیں میں چاہتا ہوں کہ اپ مجھے دیکھے میری آنکھوں میں اپنے لئے  
خالص اور پاکیزہ جذبے دیکھے انہیں محسوس کریں۔۔۔ وہ بہت دھیمے سے لہجے میں بول رہا  
تھا

اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔ وہ اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں  
میں کچھ تھا بہت کچھ تھا لیکن وہ سمجھنا سکی اور نظریں دوبارہ جھکا گئی۔۔۔

تقریباً دو منٹ ان کے درمیاں خاموشی چھائی رہی اور تیسرے منٹ وہ بہت مجبور ہو کر بولی  
میں یہ سب اتار دوں۔۔۔؟؟؟؟؟ بہت پیارے سے انداز میں اس نے پوچھا یا صرف یہ  
اسے ہی محسوس ہوا تھا

اپ انکفر ٹیبیل ہیں۔۔۔؟؟؟؟؟ اس نے پوچھا

اس نے گردن ہاں میں ہلائی۔۔۔

تو پھر اپ اتار دیں۔۔۔



یہاں اس طرف الماری ہے اور ساتھ ہی ڈریسنگ روم۔۔۔ وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے بتا رہا تھا

وہ گردن اثبات میں ہلاتی اٹھی اور الماری کی طرف بڑھئی۔۔۔ وہاں سے ایک کاٹن کا بالکل سادہ سا جوڑا نکالا۔۔۔

اتنا نا ہو سکا کہ اپنی نئی نویلی دو لہن کو کپڑے ہی نکال دو مشعوق آدمی نا ہو تو۔۔۔ وہ اس کے اسی طرح بیٹھنے پر تپ کر سوچتی ڈریسنگ روم کی طرف چلی گئی۔۔۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ واپس باہر آئی۔۔۔

اس کا چہرہ بالکل صاف تھا اور چہرہ پانی سے تر تھا۔۔۔ اب اب خوبصورت بھی لگ رہی ہیں۔۔۔ اسے دیکھ کر وہ بولا

تو کیا پہلے چڑیل تھی۔۔۔؟؟؟ اس نے سوچا

میں نے نماز پڑھنی ہے قبلہ کا رخ کس جانب ہے۔۔۔ اس نے دوپٹہ اچھے سے اپنے سر پر اوڑھا

میں پیچھا دیتا ہوں جائے نماز \_\_\_\_\_ وہ اٹھا اور ایک داراز سے جائے نماز نکالی اور اسے پیچھا کر دی

اس نے بیس منٹ لگا کر عشا کی نماز پڑھی اور دعا کے بعد دوبارہ سجدے میں چلی گئی \_\_\_\_\_ پانچ منٹ وہ سجدے کی حالت میں ہی رہی تھی \_\_\_\_\_

وہ بیڈ پر بیٹھا مسلسل اسے ہی دیکھ رہا تھا \_\_\_\_\_ اس نے سجدے سے سر اٹھایا اور اس نے فوراً سے نظریں ارگرد گھمائی \_\_\_\_\_

وہ جائے نماز سے اٹھی اور اسے تہ لگا کر اسی داراز میں رکھا \_\_\_\_\_

کیا ہوا طبعیت ٹھیک ہے آپ کی \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اس کا لال ہوتا چہرہ دیکھ کر وہ بولا

میرے سر میں بہت شدید درد ہو رہا ہے \_\_\_\_\_ وہ بھگے سے لہجے میں بولی

شاید وہ روئی تھی

اچھا کوئی ٹیبلیٹ دوں \_\_\_\_\_؟؟ اس نے پوچھا

نہیں میں ٹیبلیٹ نہیں لیتی ہوتی \_\_\_\_\_ دوائی لینے سے تو اس کی جان جاتی تھی

چائے پیئے گی۔؟؟؟؟

اکثر اس نے سنا تھا کہ چائے پینے سے سر درد کم ہوتا اس لئے پوچھ لیا

نہیں میں آرام کروں گی خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی بولی

اوکے۔۔۔ وہ کہتا تھوڑا سائڈ پر ہوا۔۔۔

وہ بیڈ پر لیٹ گئی اور اوپر بلیٹ رکھا۔۔۔

وہ اسے ہی دیکھ رہا اس کی آنکھوں کے گوشے بار بار نم ہو رہے تھے۔۔۔ وہ رو نہیں رہی تھی

درد کی شدت سے اس کی آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔۔۔

کیا بہت زیادہ درد ہو رہا ہے۔۔۔؟؟؟؟؟ اس نے پوچھا

دوسری طرف وہ ہاں میں سر ہلاتی اپنی آنکھوں کو صاف کیا

اسے یہ درد کبھی کبھی ہوتا تھا لیکن اتنا شدت سے ہوتا کہ وہ پوری رات جاگتی رہتی۔۔۔

میں دبا دوں کیا۔۔۔؟؟؟؟؟ وہ قریب ہوتا ہوا بولا

ابو اکثر اس حالت میں سر دبا دیتے تھے اسے اچھا نہیں لگتا تھا لیکن ان کے ہاتھ میں الگ ہی سکون تھا۔

وہ کچھ نا بولی دل چاہ کے کہی سے بس ابو ائے اور اسی طرح دبا دے۔

وہ مزید قریب ہوا ایک ہاتھ اسکے ماتھے پر رکھا اور دوسرا بازو اس کے سر کے پیچھے سے گھماتا اس کے تکیہ میں رکھا۔

اور بہت آرام آرام سے سر دبایا۔

اور اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا

اگر آج کوئی اسے تیسرا بندا دیکتا تو ضرور رن مریدی کا ہی لقب دیتا۔ لیکن یہ رن مریدی نہیں تھی یہ احساس تھا جو ہر شوہر کو اپنی بیوی کا کرنا چاہیے۔

وہ ادھ گھنٹہ اس کا سر دباتا رہا۔

سو گئی کیا۔؟؟؟؟ بہت دھیمی سی آواز میں پوچھا کہ اگر سوئی ہوئی تو جاگ نا جائے۔

وہ کچھ نا بولی مطلب سو گئی تھی۔

وہ پہلی دولہن تھی جو شادی کی پہلی رات ہی اپنے نئے نویلے دولہے سے سر دبوا کر اس کے سارے آرمانون پر پانی پھیر کر مزے سے سو گئی تھی۔

کیا اب ساری رات سر دباتا رہوں گا،؟؟؟؟؟ خود سے دل میں پوچھا

اونہہ ابھی اتنا بھی رن مرید نہیں ہوا۔ وہ آرام سے ہاتھ پیچھے کرتا بولا

آدھ گھنٹہ مسلسل دباتا رہا تھا ایک منٹ کے لئے بھی نہیں روکا تھا بے چارے کا ہاتھ سن ہو گیا تھا۔

اپنے تکیہ کو بیڈ کراون سے لگایا۔ اور بہت فرصت سے اس کو دیکھنے لگا جو بہت گہری نیند سو رہی تھی۔

دل چاہ کہ اس کی پیشانی چومے لیکن دل نے ہی نا اجازت دی کیونکہ ابھی اس نے اجازت نہیں دی تھی۔

خیر اسنے اپنے اس ہاتھ کو ہی چوم لیا جس سے وہ اسے دباتا رہا تھا۔ وہ کوئی کیسی عاشق کی طرح اس کا لمس محسوس نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ تو اس لئے چوم رہا تھا کہ ادھ گھنٹہ مسلسل



بنا روکے وہ اسی ہاتھ سے اسے دباتا رہا بے چارہ میرا ہاتھ بہت تھک گیا۔۔۔ وہ بے حد پیار سے اپنے ہات کو دیکھتے ہوئے بولا

\*\*\*

وہ دنیا کو بھلائے سو رہی تھی۔۔۔ آج پورے چار دن بعد سوئی تھی وہ بھی سلیپنگ پلز لے کر۔۔۔

اسکی آنکھ ایک دم سے کھلی تھی۔۔۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔۔۔ گھڑی میں ٹائم دیکھا جو چار بج رہے تھے۔۔۔

یہ دن کے چار ہیں یا صبح کے۔۔۔؟؟؟ وہ خود سے بولی

بیڈ سے اٹھی اور کھڑکی کی طرف آئی۔۔۔ پردہ ہٹایا باہر زراہ زراہ سی روشنی نکلی ہوئی تھی۔۔۔

صبح ہوگی اور میں سوتی رہی لیکن کیسے مجھے کیسے سکون مل گیا۔۔۔؟؟؟ وہ خود سے بولتی دوبارہ بیڈ پر آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

نظریں سائڈ ٹیبل پر رکھی گولیوں پر پڑی۔ کیا یہ میں نے لی ہیں۔؟؟؟؟ اس میں سے ایک گولی نہیں تھی۔

اللہ اگر بھائی کو پتہ چلا۔۔۔ وہ فوراً سے وہ گولیاں اپنے بیڈ کے میٹرس کے نیچے چھپا چکی تھی۔

پھر اپنا موبائیل اٹھایا۔۔۔ کتنے دن بعد وہ موبائیل کو دیکھ رہی آسے یاد نہیں تھا۔۔۔ اس سے اپنے موبائیل کا پاسورڈ بھول گیا تھا۔۔۔ بہت کوشش کی لیکن یاد ہی نہیں ا رہا تھا۔

لازمی نہیں کچھ بھولنے کے لئے بھڑاپا انا ضروری ہے کبھی کبھی ایک جوان بندہ بھی سب کچھ بھول جاتا ہے۔۔۔

جب سے تمہیں اپنی روح میں بسیا ہے میں خود کو کھو چکی ہوں۔۔۔ اسے یاد آیا کہ زاریان کے تاریخ پیدائش تھا اس کا پاسورڈ۔۔۔ اسنے وہ ملایا اور موبائیل کھول گیا۔

وہ مسکرائی بھی نہیں تھی۔۔۔ بس خاموشی سے میسیجز دیکھنے لگی کیکن جواب ایک کا بھی نہیں دیا۔۔۔

پھر بے اختیار اس نے فیسبک کھولی۔۔۔ یہ عادات بن گئی تھی اسکی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ وہ نہیں استعمال کرتا اب اپنی آئی ڈی لیکن ایک عادت تھی جو کبھی نہیں چھوٹ سکتی تھی۔۔۔

اس نے اپنی عادت کے مطابق اس کی آئی ڈی کھولی۔۔۔

اس نے الحمد للہ کی پوسٹ لگائی تھی۔۔۔ تقریباً تین سال بعد اسنے کچھ پوسٹ کیا تھا۔۔۔

الحمد للہ۔۔۔ مطلب نکاح کے لئے۔۔۔ اس نے سوچا اور مسکرائی بے حد بے سی سے مسکرائی تھی

نیچے ہزاروں لوگوں نے پوچھا تھا کیوں کیا ہوا وغیرہ لیکن اس نے جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

الحمد للہ۔۔۔ وہ بار بار اسی لفظ کو دہرا رہی تھی۔۔۔

وہ روئی نہیں بس ایک ہی لفظ کو بہت درد سے بار بار زبان سے ادا کر رہی تھی۔۔۔

اللہ جی الحمد للہ \_\_\_\_\_ وہ روئی تھی آنکھوں سے آنسو نکلے \_\_\_\_\_

ہمیں اپنی خوشی اپنے تک رکھنی چاہئے ہم نہیں جانتے کہ اس خوشی سے کیسی دوسرے کا کتنا  
دل دکھا ہوگا \_\_\_\_\_ لازمہ نہیں کہ ہر شخص کیسی دوسرے کی خوشی سے جلس ہو کبھی کبھی  
کسی کی خوشیوں بے کوئی بہت کرب سے گزرتا ہے \_\_\_\_\_ جیسے وہ ابھی اسی کرب سے گزر  
رہی تھی اس کی اس خوشی سے \_\_\_\_\_

اللہ جی الحمد للہ اس درد کے لئے \_\_\_\_\_

اللہ جی الحمد للہ مجھے یہ احساس دلانے کے لئے کہ سوائے آپ کے میرا کوئی نہیں \_\_\_\_\_

اللہ جی الحمد للہ \_\_\_\_\_ الحمد للہ \_\_\_\_\_ وہ بار بار اسی لفظ کر دہرا رہی تھی \_\_\_\_\_

درد ہی درد تھا کہی شفا نہیں تھی \_\_\_\_\_

اللہ اللہ بس کردے نا یہ افیت بس کردے نا \_\_\_\_\_ وہ بے بسی کی انتہا چھو رہی تھی

وہ بیڈ پر گر گئی تھی \_\_\_\_\_ دل پھٹ رہا تھا \_\_\_\_\_

آنکھیں موندی آنسو آنکھوں سے نکل کر چہرہ کو تر کر بیڈ کی چادر پر بہے رہے تھے \_\_\_\_\_

اس کے بیڈ کا کوئی حصہ خالی نا تھا جہاں اس کے انسو نا بہے ہو^

دوپٹے کا کوئی کونہ خالی نہیں تھا جس سے اس نے انسو نا صاف کیا ہو

وہ بیڈ پر انکھیں بند کئے لیٹی رہی دل میں اب عجیب سا درد محسوس ہو رہا تھا

فجر کی آذان شروع ہو گئی تھی

وہ اٹھ کر بیٹھی اور سر پر دوپٹہ لیا

اللہ اکبر موزن آذان کر چکا تھا

لیکن وہ اللہ اکبر میں ہی کھو گئی تھی

اللہ جی اب سب سے بڑے ہیں اللہ اکبر

میرئی تکلیفوں سے بھی زیادہ بڑے

وہ اب اٹھی اور واشروم وضو کرنے چلی گئی تھی



اسے آج بھی یاد تھی اپنی پہلی نماز جو اس نے اپنے بابا کے ساتھ پڑھی تھی۔ اور وہ  
آخری نماز تھی ان کے ساتھ۔ پھر وہ زاریان کے ساتھ پڑھتی تھی۔

جب بڑی ہوئی تو زاریان نے سمجھیا کہ لڑکیاں مرد سے پیچھے ہو کر نماز پڑھتی ہیں پھر وہ پیچھے  
ہو کر پڑھتی رہی تھی۔ پھر وہ تھوڑی اور بڑی ہوئی اور سمجھدار بھی ہو گئی تب زاریان  
مسجد چلا جاتا اور وہ گھر میں پڑھ لیتی تھی۔

درد جتنے مرضی گہرے ہو ان کی شفا صرف سجدوں میں ہی ہوتی ہے۔

اسکی آنکھ کھولی ارگرد دیکھا اور ہڑبڑا کر اٹھی۔

اللہ یہ میں کہاں آگئی۔؟؟؟ وہ کمرے میں ارگرد دیکھتی بولی

پھر اسے یاد آیا کہ رات کو ہی اس کی شادی ہوئی تھی۔

لیکن شوہر کہاں ہے۔ اسے کمرے میں نہیں پا کر سوچا

گھڑی میں ٹائم دیکھا تو سادھے چار تھے۔ یعنی نماز کا وقت تھا۔

نماز پڑھنے شاید گیا ہو۔۔۔ اسنے سوچا اور بیڈ سے اٹھی۔۔۔

پھر اسے یاد آیا کہ رات کو وہ اس سے سر دبواتے دبواتے ہی سو گئی تھی۔۔۔

ہائے اللہ جی کیا سوچے گا وہ کیا دولہن تھی۔۔۔ اسے اب یاد آئی تھی

خیر میں نے تھوڑا نا جان بوجھ کر کیا تھا سر میں درد تھا۔۔۔ خود کو تسلی دی

جو مرضی سوچے بیوی ہو دبا دیا تو تھوڑا نا گناہ کیا۔۔۔ وہ مزید خود کو تسلی دیتی وشروم چلی گئی۔۔۔

ہائے اللہ یہ وشروم بھی ہمارے گھر کے کمروں جتنا ہے۔۔۔ وہ وشروم کو دیکھتی ہوئی بولی

تھوڑی دیر بعد وہ وشروم سے تر چہرے لے کر آئی۔۔۔

سامنے لگے ششے میں اپنا چہرہ دیکھا۔۔۔

ہائے اللہ جی اگے رنگ خراب تھا کل عجیب عجیب چیزے لگا کر اور ہو گیا۔۔۔ اپنے چہرے

پر ہاتھ پھیرتی وہ بولی

پھر جائے نماز نکالی اور اسی طرف بچھائی جس طرف رات کو اس نے بچھا کر دی تھی۔ اور نماز کی نیت کی۔

وہ آخری رکعت پڑھ رہی تھی جب دروازہ کھولا اور کوئی اندر آیا۔

وہ اسے نماز پڑھتا دیکھ کر مسکرایا۔ وہ اسے ہلکی سی آواز دے کر گیا تھا لیکن وہ بہت گہری نیند میں تھی اس لئے سنی نہیں۔

اور اب وہ سلام پھیر رہی تھی۔

اسے بیڈ پر بیٹھا دیکھا اور مسکرائی۔

جواباً وہ بھی مسکرایا۔

دعا مانگی دس منٹ وہ دعا مانگی تھی۔

وہ اندازہ بھی نہیں لگا سکا کہ اس نے کیا مانگا تھا۔

وہ اٹھی اور جائے نماز تہ کر کے فوٹے پر رکھی۔

اسلام علیکم \_\_\_\_\_ وہ بیڈ سے اٹھتا ہوا بولا

وعلیکم اسلام \_\_\_\_\_ وہ اب کل کے مقابلے میں آج اونچا بولی

آرام ہے اب \_\_\_\_\_ جائے نماز صوفے سے اٹھاتا اس نے پوچھا

جی آرام ہے \_\_\_\_\_ اسنے بتایا

اسنے جائے نماز اسی دراز میں رکھی تھی جہاں سے نور نے اٹھائی تھی \_\_\_\_\_

ہائے اللہ امی سہی کہتی تھی چیزیں واپس اپنی جگہ پر رکھنی چاہیے ورنہ شوہر اسی طرح خاموش بے عزتی کر جاتے ہیں \_\_\_\_\_ وہ شرمندگی سے سوچ رہی تھی

اسنے بالکل بھی اس نیت سے نہیں رکھی تھی کہ وہ شرمندہ ہو اور آئندہ یہاں نا رکھے بلکہ اسے وہاں جائے نماز رکھی ہوئی اچھی نہیں لگی اس لیے اس کی اپنی جگہ پر رکھ دیا \_\_\_\_\_

ناشتہ ابھی کرے گی یا بعد میں \_\_\_\_\_؟؟؟

ابھی تو پانچ بجے ہیں \_\_\_\_\_ اسنے حیرانی سے کہا ابھی کہاں وہ ناشتہ کرے گی

ڈیڈ اور ماما نماز پڑھ کر ناشتہ کر لیتے ہیں نا اسی لئے پوچھا کیونکہ رات کو بھی اپنے کھانا سہی سے نہیں کھایا تھا بھوک لگی ہوگی \_\_\_\_\_

وہ مسکرا پی وہ نوٹ کرتا تھا اسے \_\_\_\_\_ اچھا لگا تھا یہ جان کر \_\_\_\_\_

نہیں میں ابھی نہیں کروں گی ناشتہ \_\_\_\_\_ وہ بیڈ پر بیٹھی \_\_\_\_\_

اچھا جب دل کرے مجھے بتا دئے گا \_\_\_\_\_ وہ بولا

کیوں اپنے کھلانا ہے \_\_\_\_\_ اس کی زبان سے نکلا

ہائے ہائے نور زبان کو کنٹرول کر \_\_\_\_\_ وہ اب پچھتا رہی تھی

وہ اس کی بات سن کر مسکرایا

اگر کہی گئی تو کھکلا دوں گا \_\_\_\_\_ وہ بولا

وہ کچھ نا بولی بس نظریں جھکا گئی۔

یک دم اس کا رنگ بدلا تھا \_\_\_\_\_



اُس اوکے کچھ نہیں ہوا لال ٹماٹر نا بنیں۔۔۔ وہ اس کے لال چھوتا گالوں کو چھوتا بولا  
دل مزید دھڑکا۔۔۔ حرکتیں ہی ایسی کر رہے ہیں کسے نا بنو۔۔۔ نور تھی زبان کنٹرول کرنا  
ناممکن سا تھا۔۔۔

کیسی حرکتیں کی ہیں میں نے۔۔۔؟؟؟؟ وہ اس کے ہاتھوں کو پکڑتا ہوا بولا

ایسے حرکتیں۔۔۔ وہ ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتی بولی

وہ پھر سے مسکرایا اور گردن جھکائی۔۔۔

اسے یاد آیا جب وہ پہلی بار اس کے سامنے اس طرح گردن جھکا کر مسکرایا تھا۔۔۔

یہ کوئی ایسی حرکتیں نہیں جس سے اپ اتنی شرمائے۔۔۔

حرکتیں حرکتیں ہوتی ہیں چاہے جیسی بھی ہوئے۔۔۔ اسے خود مجھ نا آیا اس بات کا  
مطلب

اس سے مراد۔۔۔؟؟؟؟ اسنے وچھا

پتہ نہیں۔۔۔ وہ بولی

اچھا چلے کوئی بات نہیں ایزی ہو جائے کچھ نہیں کرتا۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ چھوڑتا سائڈ پر ہو کر بیٹھا

وہ اٹھی اور سائڈ ٹیبل سے جگ اٹھایا گلاس میں پانی ڈالا اور پینے لگی۔۔۔

واپس سونے کے لئے لیٹی یاد آیا اس نے آج قرآن نہیں پڑھا۔۔۔

وہ اٹھی اور بیٹھی۔۔۔

اس نے موبائیل سے نظریں اٹھا کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

کیا آپ کے آپس قرآن پاک ہے۔۔۔؟؟؟؟؟ اس نے پوچھا

وہ اسکی بات پر مسکرایا۔۔۔

جب میرے پاس حیا کا نور ہے تو قرآن کیسے نہیں ہوگا۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھا اور ڈریسنگ ٹیبل

کے اوپر سے بہت آرام سے قرآن اتارا

وہ اسکی بات پر غور کر رہی تھی لیکن سمجھی نہیں آئی تھی۔۔۔

اس نے اسے پکڑیا۔۔۔

میں باہر چلی جاؤں۔۔۔

ہاں ٹیریس پر چلی جائے۔۔۔ وہ بولا

وہ اٹھی اور باہر نکل گئی تھی۔۔۔

وہ واپس سے موبائیل لے کر بیٹھ گیا۔۔۔

وہ مسجد میں ہی قرآن پاک پڑھاتا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس کمرے میں اپنی۔۔۔ قرآن پاس سینے سے لگایا ہوا تھا

وہ اوپر اسی جگہ رکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ہاتھ نہیں پہنچ رہا تھا۔۔۔

لائے میں رکھ دیتاؤں۔۔۔ اسکے ہاتھ سے قرآن لیتا وہ بولا

اس نے پاؤں زمین سے اوپر کئے بغیر ہی رکھ دیا تھا اور وہ پاؤں اوپر کر کے بھی نہیں پہنچ رہی تھی۔۔۔

اسنے نوٹ کیا وہ اس سے بہت بڑا تھا قد میں۔۔۔ وہ اسکے کندھے تک اتی تھی۔۔۔

پھر وہ اٹھا اور واشروم فرنش ہونے چلا گیا

تھوڑی دیر بعد وہ گیلے بالوں کے ساتھ باہر آیا۔

رات کو ہمارا ولیمہ ہے آپ کو یاد ہے نا۔ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھرا ہوتا ہوا

جی پتہ ہے۔ اسنے کہا

اچھا اسی لئے اب باہر جاتے ہیں اور ناشتہ کرتے ہیں پھر پالرجانا ہے اپنے۔ وہ اسکی جانب ہوتا ہوا

پہلے میں ابو سے ملنے جاؤں گی۔ اس بے کہا

وہ حیران ہوا کل ہی تو ملی تھی۔

رات کو ہی مل لینا۔ اسنے کہا

نہیں میں نے ابھی جانا ورنہ میں رات کو ولیمہ پر نہیں جاؤں گی۔ وہ ضدی انداز میں بولی

وہ مسکرایا۔ اگر یہی حالت رہے تو معاملے بگڑ جائے گے۔ وہ بولا

میں نہیں جانتی مجھے ابو کے اپس جانا ہے۔۔۔ وہ اب بھیگے لہجے میں بولی

اچھا اچھا چلے گے پہلے ناشتہ کر لے۔۔۔ وہ بولا

نہیں میں پہلے وہاں جاؤں گی۔۔۔ وہ پھر ضد کرتی بولی

اسے ایک دم سے کونسا دروہ پڑا تھا۔۔۔

اچھا لے کر جاؤں گا اچھے ناشتہ کر لے۔۔۔

اچھا پھر چلے۔۔۔ وہ اٹھتی ہوئی بولی

کہاں۔۔۔؟؟؟؟ اسنے پوچھا

ناشتہ کرنے۔۔۔

ابھی کوئی بول رہا تھا کہ میں جلدی ناشتہ نہیں کرتی۔۔۔ اسنے یاد دلایا

نہیں میں اب جلدی کر لیتی ہوں۔۔۔ وہ مسکرائی

اپنے ابو سے ملنے کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔۔



اچھا اب صرف اپنے ابو سے ملنے جارہی ہیں نا باقی سب سے نہیں ملے گی کیا\_\_\_\_\_کمرے  
کا دروازہ کھولتا اس نے پوچھا

کیوں نہیں ملوں گی\_\_\_\_\_؟؟؟؟ اسنے حیرانی سے پوچھا

اپ نے ہی بولا ہے ابو سے ملنا ہے\_\_\_\_\_

ہاں تو ابو سے زیادہ ملنا ہے نا\_\_\_\_\_

اچھا باقیوں سے تھوڑا سا ملنا ہے\_\_\_\_\_

نہیں سب سے سے زیادہ ملنا ہے\_\_\_\_\_

ہاں ایک مجھ سے نہیں ملنا باقی سب سے زیادہ زیادہ ملنا ہے\_\_\_\_\_سیڑھٹاں اترتے اسنے کہا

اپ سے مل ہی تو رہی ہوں کل سے\_\_\_\_\_

کہاں یار ابھی زراہ سا ہاتھ ملیا تو لال ٹماٹر بن گئی ملنا تو دور کی بات ہے\_\_\_\_\_

اپ بہت زیادہ فری ہو رہے ہیں\_\_\_\_\_وہ دھرکتے دل سے بوئی

میڈم ابھی میں آپ کا نئی دولہن ہونے کا لحاظ کر رہا ہوں بعد میں ابھی فری ہوں  
گا۔۔۔ اسنے سوچا تھا بولا نہیں کیونکہ نورین بیگم اس سے مل رہی تھی

وہ نورین بیگم سے ملی پھر حیات صاحب نے اسے دلا سے دیا اور وہ باہر نکل گئے تھے  
۔۔۔ آپ بھی ائے نا۔۔۔ اسنے نورین بیگم سے ناشتہ کا کہا

نہیں بیٹا ہم صبح سویرے کرنے کے عادی ہیں۔۔۔ انہوں نے مسکرا کر کہا

آپ آجائے۔۔۔ اس نے کوثر سے کہا جو ناشتہ لگا رہے تھے۔۔۔

نہیں ہم بھی کرچکے ہیں آپ کرے۔۔۔ وہ بہت پیار سے بولی

وہ خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

میں نے نہیں کیا ناشتہ۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

جی آجائے نا پھر۔۔۔ بغیر اسے دیکھے وہ بولی

گھر کے ملازم تک کو دعوت دے دی ناشتہ کی ایک شوہر بے چارہ جائے جہنم میں۔۔۔

تو آپ مہمان تھوڑی نا ہیں آجائے۔۔۔

تو کیا وہ سب مہمان تھے۔۔۔؟؟؟

نہیں لیکن میں تو ان کے لئے نئی ہوں نا۔۔۔

میرے لئے بھی نئی ہی ہیں آپ۔۔۔

لیکن آپ نہیں ہیں میرے لئے نئے آپ کو دیکھتی ارہی ہوں اب جلدی ے ناشتہ کرے  
\_\_\_\_\_ نورین بیگم اندر چلی گئی تھی اس لئے وہ تھوڑا فری ہو کر بول گئی

واہ کیا ظلم ہے۔۔۔ وہ کہتا اس کے سات چئیر پر بیٹھا

اگر مجھے پتہ ہوتا کہ یہاں سب ناشتہ جلدی کرتے ہیں تو میں بھی صبح ان کے ساتھ ہی  
کر لیتی اب اکیلے ناشتہ کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔ کھانے کے درمیان وہ بولی

میں بھی آپ کے ساتھ ہوں اکیلے کہاں ہیں آپ۔۔۔

ہاں آپ ساتھ ہی اسی لئے بول رہی ہوں۔۔۔

وہ بس خاموش ہو گیا یہ لڑکی باتوں میں انتہا کی تیز ہے۔۔۔^

وہ پوری رات نہیں سویا تھا۔۔۔ ساری رات وہ بیڈ کراؤں سے ٹیک لگائے بیٹھا رہا تھا اور بس اتنا سوچ رہا تھا کہ زندگی کی ساری تلخیاں ہم دو بہن بھائی کے حصے میں کیوں ہیں۔۔۔

اس کی بہن بھی تو اسی درد سے گزر رہی تھی اور اب وہ تھا۔۔۔  
ناماں باپ نا محبت کچھ بھی ان کے حصے میں نہیں آیا تھا۔۔۔ اگر کچھ حصے میں آیا تھا تو وہ درد تھا۔۔۔ زندگی بھر کا درد

کاش زندگی اتنی تلخ نہ ہوتی۔۔۔ اسنے سوچا

وہ رویا نہیں تھا بس دل کے درد سے گزر رہا تھا۔۔۔

اج رات کو کیاے وہ اس کے ساتھ اسے دیکھے گا۔۔۔

کیسے وہ اپنی محبت کو اپنے دوست کے ساتھ دیکھے گا۔۔۔

ہمت برداشت اور صبر سب اسے چاہئے تھا لیکن ابھی تو صرف درد تھا اس کے پاس۔۔۔

اس کے پاس اسکی کوئی تصویر نہیں تھی جیسے سینے سے لگا کر وہ روتا اس کی تصویر تو دل میں تھی جو ہمیشہ ہی اس کے پاس رہے گی۔

چلے میں تیار ہوں۔ وہ کمرے میں آیا اور اسے عبائے میں دیکھ کر بس دیکھتا ہی رہا

کتنی جلدی ہے نا اس لڑکی کو اپنے گھر والوں سے ملنے کی۔ اسنے سوچا

جی چلے۔ اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی۔

وہ نورین بیگم کو صرف ایک گھنٹے کا بول کر جا رہی تھی۔

اسنے اس کے لئے گاڑی کا دروازہ کھولا

میرے لئے مت کھولنا ائیدہ مجھے یہ چھوڑ پن نہیں پسند۔ وہ کہتی گاڑی میں بیٹھی

یہ چھوچھوڑ پن نہیں ہوتا یہ عزت احترام ہوتا ہے جو ایک مرد اپنی عورت کو دیتا

ہے۔ اسنے گاڑی سٹارٹ کی

لیکن مجھے نیسں ہیں پسند اس طرح کی حرکتیں۔



لیکن مجھے اچھا لگتا ہے آپ کو عزت دینا \_\_\_\_\_ اسنے کہا

وہ خاموش رہی بس بالکل چپ \_\_\_\_\_ وہ اسے عزت دے رہا تھا یہی بہت تھا \_\_\_\_\_

وہسے لوگ عید کے دوسرے دن سسرال ڈے بناتے ہیں اور میں شادی کے دوسرے دن

سسرال ڈے بنا رہا ہوں \_\_\_\_\_ گاڑی چلاتے وہ بولا

اسنے اسے دیکھا \_\_\_\_\_ اور خاموش رہی

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے گھر کے دروازے پر کھڑی تھی \_\_\_\_\_

ابے بیل بجائی \_\_\_\_\_ ایک دفعہ دو دفعی \_\_\_\_\_

دیکھا اب میں گھر نہیں ہوں نا اب کوئی ہے ہی نہیں دروازہ کھولنے کے لئے \_\_\_\_\_ اس نے

سوچا

اب اس نے زور سے دروازہ بجایا \_\_\_\_\_

اندر سے امی آئی تھی \_\_\_\_\_ اسے وہاں کھڑا دیکھ کر اسکی بات ذہن میں آئی

امی اگر وہ لوگ ایسے ویسے نکلے تو میں اگلے دن ہی ان کے سر کھول کر یہاں اجاؤں  
گی۔

اللہ نا کرے۔ انہوں نے سوچا

نور تم خیریت۔ انہوں نے پوچھا

اسلام علیکم انٹی۔ وہ گاڑی سائڈ پر کھڑی کر کے ابھی نکلا تھا گاڑی سے

اسے دیکھ کر انہیں تھوڑا حوصلہ ہوا

وعلیکم۔ اسلام۔ اندر اوں۔

وہ سائڈ پر کھڑی ہوتی بولی

امی میں اپ سے ملنے آئی تھی۔ وہ ان کے گلے لگتی بولی

وہ حیران ہوئی کیا چیز تھی ان کی یہ بیٹی۔

میں صدقے میری بیٹی۔ وہ مرتضیٰ کی خاطر خاموش ہوئی بعد میں اسے بتائی گی

ابو کہاں ہیں \_ ^ \_؟؟؟؟ اسنے پوچھا

اندر ہی ہیں \_\_\_\_\_

وہ ڈائریکٹ ان کے کمرے میں گئی \_\_\_\_\_

اسلام علیکم ابو \_\_\_\_\_ وہ انہیں سلام کرتی اندر کمرے میں آئی

وعلیکم اسلام میری بیٹی \_\_\_\_\_ انہوں سے اے اپنے سینے سے لگایا

اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بھٹی اس سے ملنے کے لیے بے تاب تھے \_\_\_\_\_

پھر وہ حیا صائم سے ملی ازلان سویا وا تھا اس لئے اسے صرف پیار کیا اور گھنٹے بعد وہ واپس

گھر آگے تھے \_\_\_\_\_

امی نے کچن میں جا کر اچھی خاصی کلاس لی تھی اسکی لیکن وہ کچھ نہیں بولی بس یہی کہا کہ

میں اپنے ابو سے ملنے آئی ہوں \_\_\_\_\_

یہاں سے ڈائریکٹ سیلون جانا ہے یا پھر گھر \_\_\_\_\_؟؟؟؟ گاڑی چلاتے اس نے پوچھا تھا

پہلے گھر چلے بعد میں دیکھے گے \_\_\_\_\_ اسنے کہا

وہ کچھ نہیں بولا بس خاموشی سے ڈرائیونگ کرتا رہا تھا \_\_\_\_\_

وہ اتنا بولنے کا عادی نہیں تھا بس کبھی کبھی زیادہ بول جاتا تھا \_\_\_\_\_

تھوڑی دیر بعد وہ گھر آگے تھے \_\_\_\_\_ نورین بیگم نے سب کی خیر خیریت پوچھی اور مرتضیٰ سے کہا کہ نور کو رات کا ڈرئس دیکھا دے \_\_\_\_\_

وہ اسے واپس سے اوپر اپنے کمرے میں لے آیا \_\_\_\_\_

الماری سے ڈریس نکالا \_\_\_\_\_

یہ ہے اگر آپ کو سہی لگا تو ٹھیک ہے ادروائس ابھی ٹائم ہے ہم چنچ کروا لے گے \_\_\_\_\_ اسے وہ لائٹ پینک سی میکسی دیکھاتا ہوا بولا

نہیں اچھی ہے اور کلر بھی بہت پیارا ہے لیکن اس کے ساتھ دوپٹہ وغیرہ کیا ہوگا \_\_\_\_\_  
اسے کل کا سین کبھی نہیں بھول۔ سکتا تھا اس لئے آج پہلے ہی حجاب کا پوچھا

اس کے ساتھ یہ حجاب ہے اگر دل چائے تو دوپٹہ بھی ہے اس کے ساتھ وہ بھی رکھ لینا \_\_\_\_\_

نہیں بس یہی حجاب ٹھیک ہے \_\_\_\_\_ اسنے کہا

کل اپ کے حجاب کا کیا ایشو ہو گیا تھا \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اسے یاد آیا

وہ پالر ساتھ نہیں لے کر گئی تھی \_\_\_\_\_ اسنے بتایا

کیوں \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

حیا نے ڈریس کے ساتھ نہیں رکھا تھا \_\_\_\_\_

تو اپ خود چیک کرتی نا \_\_\_\_\_

مجھے یاد نہیں رہا تھا \_\_\_\_\_

اپنی چیزیں خود یاد رکھنی ہوتی ہیں \_\_\_\_\_

میں یاد رکھتی ہوں کل بس مجھے لگا کہ حیا نے رکھا ہو گا لیکن اسے یاد ہی نہیں رہا تھا \_\_\_\_\_



اچھا اب دیکھ لے اگر کوئی چیز نہیں ہے تو بتائے کملیٹ کر لیتے ہیں۔۔۔ اس نے کہا  
نہیں بس سب کا کچھ مکمل ہے۔۔۔

وہ خاموشی سے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا اور اپنا لیپ ٹاپ ان کیا۔۔۔

میرے ساتھ کوئی جائے گا سیلون۔۔۔؟؟؟ تھوڑی دیر بعد اس نے پوچھا

میری کوئی سسٹر وغیرہ نہیں ہیں اور ماما گھر پر انتظام وغیرہ دیکھ رہی ہیں اس لئے کوئی نہیں  
ہے آپکے ساتھ۔۔۔ لیپ ٹاپ پر کوئی دائر لگاتا اس نے کہا

اچھا۔۔۔ اداسی سے بولی

اگر آپ کی کوئی فرینڈ یا کزن ہے تو آپ انہیں اپنے ساتھ لے جائے۔۔۔

کزن تو کوئی نہیں ہے لیکن ایک فرینڈ ہے فاطمہ اسے ساتھ لے جاؤں کیا۔۔۔؟؟؟

اوکے۔۔۔ بغیر اسے دیکھے وہ بولا

اسنے نوٹ کیا جیسے وہ اس سے ناراض ہو گیا تھا لیکن کس بات پر اسنے تو کچھ ایسا نہیں بولا تھا

پھر کیوں۔۔۔؟؟؟

اپ مجھ سے ناراض ہو گے ہیں کیا۔۔۔ اس سے برداشت نا ہوا اس لئے تھوڑی دیر بعد پوچھا

اسنے لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھائی اور اسے دیکھا۔۔۔

اپ کو کیسے لگا کہ میں اپ سے ناراض ہوں۔۔۔ اسنے پوچھا

اپ کا راویہ بدل سا گیا ہے اس لئے پوچھا۔۔۔ ایستہ سے اس نے کہا

واہ راویہ نوٹ کر سکتی ہیں لیکن قدر نہیں کر سکتی۔۔۔ اس نے سوچا

نہیں میں اپ سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔ وہ واپس سے سکرین دیکھنے لگا

پھر اپ کچھ بول کیوں نہیں رہے۔۔۔؟؟؟

کیا بولوں۔۔۔ اسنے لیپ ٹاپ بند کیا

کچھ بھی بول لے۔۔۔

کچھ بھی۔۔۔ وہ اسی انداز میں بولا

ہاں کچھ بھی \_\_\_ وہ سمیٹی

او کے اپنی لو یو \_\_\_ اس نے کہا

اس کا رنگ بدلا بیڈ سے اٹھی اور واشروم چلی گئی \_\_\_

کب تک وہی رہے گی باہر اگر جواب تو دینا ہو گا نا \_\_\_ پیچھے سے اس نے کہا

واش بیسن کے سامنے کھڑی اپنے دل کی دھڑکن کو محسوس کر رہی تھی \_\_\_

دل۔ ایسے دھڑک رہا تھا جیسے باہر نکل آئے گا \_\_\_

اف توبہ جو ائیندہ کچھ بولو \_\_\_ اس نے سوچا اور منہ پر پانی پھینکا \_\_\_

چہرہ سارا لال ہو چکا تھا \_\_\_

وہ دس منٹ وہی فالتو کھڑی رہی تھی \_\_\_

دس منٹ بعد وہ باہر نکلی وہ کمرے میں نہیں تھا \_\_\_ اس نے شکر ادا کیا \_\_\_

پانچ منٹ وہ بیڈ پر بٹھی رہی دروازہ لاک ہوا تھا \_

وہ اٹھی اور دروازہ کھولا۔

بیٹے اپ گئی نہیں ابھی تک سیلون۔۔۔ نورین بیگم نے پوچھا

نہیں بس جانے والی تھی۔۔۔

اچھا جائے مرتضیٰ باہر ویٹ کر رہا ہے اپ کا۔۔۔ انہوں نے کہا

وہ الماری کی طرف گئی جہاں اس نے ڈریس رکھا تھا۔۔۔

اپکا ڈریس کوثر گاڑی پر رکھ چکی اپ جائے۔۔۔

وہ مسکرائی جواباً وہ بھی مسکرائی تھیں۔۔۔

اوکے اللہ حافظ مرتضیٰ لینے اجائے گا اپکو۔۔۔ انہوں نے پیار کیا اسے

جی ٹھیک ہے اللہ حافظ۔۔۔ وہ بولی

اب وہ گاڑی میں ہی بیٹھا تھا اس نے ایسستہ سے دروازہ کھولا اور اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

چلیں؟؟؟ اسے پوچھا

جی۔۔۔ دھمی سے آواز میں کہا

اپ نے کہا تھا کہ میں بولتا نہیں جب بولا تو اپ نے سنا نہیں۔۔۔ گاڑی چلاتے اس نے پوچھا

میں نے وہ نہیں کہا تھا کہ اپ بولیں کچھ اور بولتے۔۔۔

کچھ اور کیا بولتا۔۔۔ وہ اسے تنگ کر رہا تھا

کچھ بھی بول لیتے۔۔۔ وہ چیرٹی تھی

مجھے کچھ بھی بولنا نہیں اتا۔۔۔

اپ بہت فالتو بولتے ہیں۔۔۔ وہ بولی

اچھا ابھی تو کوئی بول رہا تھا کہ اپ پوالتے نہیں اب بول رہا ہوں تو فالتو لگ رہا ہے۔۔۔

اپ کو پتہ ہے اپکی یہ ساری فالتو باتیں آپکے حساب میں فرشتے لکھ رہے ہیں۔۔۔



اوہ اچھا مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا \_\_\_\_\_

اب پتہ چل گیا ہے نا اب خاموشی سے بیٹھے \_\_\_\_\_

اوکے جو حکم \_\_\_\_\_

اس کا دل دھڑکا یہ بندہ خاموشی میں بھی بہت بری طرح سے دل دھڑکا دیتا تھا \_\_\_\_\_

تھوڑی دیر بعد وہ اسے سیلون اتار کر چلا گیا تھا \_\_\_\_\_

اپ مرتضیٰ کی وائف ہیں \_\_\_\_\_ وہاں جاتے ساتھ ہی ایک لڑکی نے اسے پوچھا

جی \_\_\_\_\_ اسے کہا

اوہ اچھا اپ کو پتہ ہے میں اس کی کلاس فیلو رہی ہوں ہم بہت اچھے فرینڈ ہوتے تھے \_\_\_\_\_

اسنے اوپر سے نیچے تک اس لڑکی کو دیکھا \_\_\_\_\_

اچھا \_\_\_\_\_ اسنے کہا

وہ اسے تیار کرنے لگی تھی \_\_\_\_\_

اپنی ڈونٹ بیلو اٹ کہ مرتضیٰ اپ جیسی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے۔۔۔ وہ لڑکی اس کا  
حجاب سیٹ کرتی ہوئی بولی

وئے۔۔۔؟؟؟ اسنے پوچھا

بوکوز یونی کی سب لڑکیاں اس کی آواز اور نیرز کی دیوانی ہوتی تھی۔۔۔ اس نے کہا

کیا وہ بھی ان سب لڑکیوں کے دیوانے ہوتے تھے؟؟؟؟

اس لڑکی نے اسے دیکھا کیا وہ اس نے طنز سے پوچھ رہی تھی یا پھر کچھ اور۔۔۔؟؟؟ وہ سمجھ  
نہیں سکی

نہیں وہ تو بس ہیلو ہائے کر دیتا تھا۔۔۔ وہ حجاب پر پین لگاتی ہوئی بولی

وہ اگے سے کچھ نہیں بولی۔۔۔

اور پھر وہ لڑکی بھی کچھ نہیں بولی تھی

ماما میڈا گلانش۔۔۔؟؟؟؟

کون سے گلاشش \_\_\_ اسکے گال چومتی حیا نے پوچھا

بابا دے لائے تھے \_\_\_ اسنے کہا

اچھا میں دیکھتی ہوں \_\_\_ اسکے گال چومتی وہ بولی

صائم بیڈ پر بیٹھا موبائیل کے ساتھ لگا تھا

سامنے ڈریسنگ ٹیبل کر داراز میں رکھے ہیں ان کے گلاشش \_\_\_ صائم نے کہا

حیا نے وہاں سے اس کی گلاسز اٹھائی اور لا کر اسے پہنائی تھی \_\_\_

میں اتھا لگ لا ہوں نا \_\_\_ اپنے اپکو شیشے میں دیکھتا اس نے پوچھا

کوئی شک میرا بیٹا شہزادہ لگ رہا \_\_\_ وہ اسے اپنے سینے سے لگاتی بولی

زراہ شہزادے کی اماں خود بھی تیار ہو جائے لیٹ ہو رہے ہیں \_\_\_ صائم نے کہا

بس ایک دفعہ باہر سب دیکھ اوں پھر تیار ہوگی \_\_\_ حیا نے کہا

وہ اٹھا اور اذلان کے گال چومے \_\_\_

تھینکیو حیا \_\_\_\_\_ صائم نے کہا

کس لئے \_\_\_\_\_؟؟؟؟ حیا نے پوچھا

میری فیملی کے لئے اتنی محنت کرنے کے لئے \_\_\_\_\_

میری فیملی اور اپنی فیملی الگ تھوڑی نا ہے اور ویسے بھی اگر میں نہیں کروں گی تو کون کرے  
گا آخر کو اکلوتی بہو ہوں میں اس گھر کی \_\_\_\_\_ آخری بات وہ بہت مان سے بولی

یس بلکل شہزادی لیکن اکلوتی بھابھی بھی ہیں اپ اس لئے جلدی سے تیار  
ہو جائے \_\_\_\_\_ اسکے سر پر ہاتھ رکھتا وہ بولا

وہ مسکرائی \_\_\_\_\_ بس ہوتی ہوں \_\_\_\_\_

اذلان کپڑے گندے نہیں \_\_\_\_\_ اگے خچہ بولتی کہ وہ روکی

اذلان کیا ہوا بیٹا \_\_\_\_\_ حیا نے پوچھا جو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ انکھوں پر رکھے ہوئے تھا

صائم نے انکھوں پر سے اس کے ہاتھ ہٹائے \_\_\_\_\_

کیا ہوا اذلان \_\_\_\_\_؟؟؟؟ صائم نے پوچھا

وہ اپ ماما تو ٹیچ کر لے تھے نات لے میں نے نئی دیدھا۔۔۔ اپنی تولی سی آواز میں بولتا وہ صائم کو شکوہ کر گیا تھا

کیوں نہیں دیکھتا۔۔۔؟؟؟ صائم نے پوچھا

ماما تے کا یا تھا کہ دب ایک بوئے گل کو ٹیچ کرتا ہے تو بولی بات ہوتی ہے اور دب بولی بات دیکھے تو انتھوں پل ہاتھ رکھ دندے ہیں۔۔۔ اسنے توتلی سی آواز میں تفصیل بتائی۔۔۔

استغفر اللہ لڑکے اس میں کونسی بڑی بات ہے تیری ماں بیوی ہے میری پاگل ادی۔۔۔ اسکے بال بگاڑتا وہ صدمے میں بولا

ماما بابا نے بال کھڑاب کر دئے۔۔۔ ماں سے شکایت لگاتا وہ اٹھا تھا

کوئی بات نہیں ٹھیک ہو جائے گے۔۔۔ وہ کہتی پھر سے اس کے بال سیٹ کرنے لگ گئی

اچھا ہوا اور بچے کے سامنے فری ہو۔۔۔ اس کے بال سیٹ کرتی اس نے سوچا۔۔۔ سوچا

حیا جاؤں تم جا کر تیار ہو۔۔۔ اسنے حیا سے کہا

وہ باہر چلی گئی تھی۔۔۔



پیچھے وہ واشروم کی طرف فریش ہونے جا رہا تھا جب پیچھے سے وہ بولا

اپ تہاں داریے۔؟؟؟

نہانے کیا اس میں بھی کوئی بڑی بات ہے مولوی صاحب۔؟؟؟؟؟ اسنے پوچھا

نہیں دہانا اتھی بات ہے۔۔۔ وہ سر اثبات میں ہلاتا بولا

بہت بہت شکریہ اپکا۔۔۔ وہ کہتا واشروم چلا گیا

پیچھے وہ بیڈ سے اٹھنا چاہ لیکن بیڈ بہت اونچا تھا اس لئے پہلے سائنڈ ٹیبل پر پاؤں رکھے پھر

وہاں سے صوفے پر چڑھا اور صوفے سے آرام سے نیچے اتر گیا

دروازہ کھولنے لگا تو اس کا لاک اس کی پہنچ سے دور تھا اس لے گھوٹنوں کے بل بیٹھا اور

نیچے سے دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔۔۔

جہاں سب باہر ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔۔۔

ارم صائم کی ماموں کی بیٹی اسے دیکھ کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی کچن کی طرف گئی۔۔۔

وہ شرمایا گیا تھا۔۔۔

ماں باپ کو اندر وہ درس دے کر آیا تھا کہ جب ایک لڑکا لڑکی کو ٹچ کرتا ہے تو بڑی بات ہوتی ہے اور خود لڑکی کے ٹچ کرنے پر وہ شرما کر اپنے دادا کی گود میں چلا گیا تھا۔

واللہ یہ اسٹیفنشل مولوی تھا۔

ایسی سیسیسی ڈرنگ ٹیبل کے نیچے والے دراز کو کھولے اس میں سے سارے جوتے پھیلائے وہ اب سدرہ کو آواز دے رہی تھی۔

کیا ہے فاطمہ۔؟؟؟؟ لیپ سٹیک لگاتی وہ بولی

میری سینڈل کہاں ہیں۔؟؟؟؟

کونسی۔؟؟؟؟

وہی جو تم بڑے مزے سے ہاسٹل پہن کر جاتی ہو اور شوخیاں مارتی ہو۔ وہ چیڑتی ہوئی بولی

زبان بند رکھو اپنی وہ میرے ہیں اس کے بدلے تم نے مجھ سے وہ جیکٹ لی تھی \_\_\_\_\_ وہ  
اپنی چیزیں کبھی نہیں بھولتی تھی

ہاں وہی جیکٹ جو تم لنڈے سے لائی تھی نا \_\_\_\_\_ اسنے کہا

لنڈے میں لنڈن کا مال ہوتا ہے پاگل \_\_\_\_\_ اپنا دوپٹہ گلے میں سیٹ کرتی وہ بولی  
باتیں نا کرو مجھے سینڈل ڈھونڈ کر دو \_\_\_\_\_

وہ سٹور روم میں ہیں \_\_\_\_\_ اسنے بتانا

پہلے بھوک دیتی تو کیا تھا \_\_\_\_\_ غصے سے کہتی وہ کمرے سے باہر نکلی \_\_\_\_\_

پیچھے اس نے اپنے اپ کو اینے میں دیکھا \_\_\_\_\_

واللہ سدرہ تم ہو بہت خوبصورت بس وہ ایک جلاد خان ہی تمہاری قدر نہیں کرتا \_\_\_\_\_ دل  
میں سوچتی وہ مسکرائی

لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اس جلاد خان کو کھلے بالوں والی بغیر دوپٹے والی لڑکیاں زہر لگتی  
تھی \_\_\_\_\_

بھائی اپ تیار نہیں ہوئے ابھی تک۔۔۔؟؟؟؟ اس کے کمرے میں اتی آشال نے پوچھا

نہیں گڑیا بس ہونے والا تھا کچھ چاہئے۔۔۔؟؟؟؟ اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتا وہ بولا

بس اپکا یہ دلاسہ چاہئے۔۔۔ وہ بہت پیار سے بولی

یہ تو میری گڑیا کے سر پر ہمیشہ رہے گا جب تک اس کا بھائی زندہ ہے۔۔۔

اللہ اپکو لمبی زندگی سے بھائی۔۔۔ اس نے دعا دی

گڑیا لمبی زندگی معنی نہیں رکھتی بس ایمان اور سکون والی چھوٹی زندگی میں بھی انسان بہت خوش رہے سکتا ہے۔۔۔ اس نے کہا

اللہ اپ کو ایمان اور صحت والی زندگی دے۔۔۔ اس نے پھر سے دعا دی

امین اللہ میری شہزادی کو بھی ایسی ہی زندگی دے۔۔۔

وہ مسکرائی سکون والی زندگی اب بس ایک خواب تھا۔۔۔

امین\_\_ زاریان نے کہا تھا

اچھا بھائی جب آپ جائے تو مجھے بتانا میں بھی جاؤں گی آج\_\_ اسنے کہا

زاریان نے اسے دیکھا جو شاید مزاق کر رہی تھی\_\_

بھائی حیران نا ہو آشاں خان ہوں زندگی کی اتنی سی تلخی مجھے ویران نہیں کر سکتی\_\_ وہ بولی

تم خوش رہو گی تو غم خود ہی ختم ہو جائے گا\_\_

بھائی غم ختم نہیں ہوتا بس مدھم ہوتا ہے\_\_

غم ختم بھی ہوتے ہیں آشاں جب اس کی دوا ہم اللہ سے مانگتے ہیں نا تو غم ختم ہو جاتے ہیں\_\_

وہ کچھ نا بولی بس خاموشی سے باہر نکل گئی\_\_

اپنے کمرے میں آئی اور وہ ڈریس نکالا جو اس نے اس کے ویسے کے لئے کیا تھا

ماں باپ کے چھڑنے سے زیادہ کوئی گہرا زخم نہیں\_\_ اسنے کہا



ہاں تم میرے نہیں تو کیا ہوا تمہیں کھو کر میں نے صبر تو پا لیا نا \_\_\_\_\_ وہ کہتی واثر دم  
چینچ کرنے چلی گئی تھی \_\_\_\_\_

وہ باہر نکلی اور بال سیٹ کئے پھر ہلکی سی لیپ سٹک لگائی اور دوپٹہ اچھے سے سر پر لیا \_\_\_\_\_

تم بہت اچھی لگ رہی ہو اشال خان اتنی اچھی کے پریاں بھی تم سے جیلز ہو رہی  
ہیں \_\_\_\_\_ اسنے کہا

خود کو خود ہی تسلیاں دینی ہوتی ہیں کوئی دوسرا تب تک اپکو مطمئن نہیں کر سکتا جب تک  
اپ خود مطمئن نہیں ہوتے \_\_\_\_\_

دسرے صرف تسلیاں دیتے ہیں خود کو سہارا خود ہی دینا ہوتا ہے

سب مہمان ہال پہنچ چکے تھے نور بھی سیٹج پر بیٹھی حیا سے کچھ پوچھ رہی تھی \_\_\_\_\_

مرتضی زاریان سے مل رہا تھا جس نے ابھی اپنی شکل دیکھائی تھی \_\_\_\_\_

کل کہاں چلے گے تھے بغیر بتائے \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اسکے گلے سے علیحدہ ہوتے اس نے پوچھا

بس یار ارجنٹ کال اگئی تھی \_\_\_\_\_ جھوٹ بولا

اچھا اب اپنا موبائل اف کر دو \_\_\_\_\_

اوکے جو حکم سرکار \_\_\_\_\_ اسنے مسکرا کر کہا

وہ مسکرایا اچھا لگ رہا ہے لیکن کیا فائدہ لڑکیاں پھر بھی آج مجھے ہی دیکھ رہی ہیں \_\_\_\_\_

بتاتا ہوں تیری بیوی کو کسے تمہارے نیٹ بہت ڈھیلے ہو گے نہیں \_\_\_\_\_ اسنے شرارت سے کہا

میری تو کس جائے گے لیکن بیٹا اپنا سوچ اپنا کب تک کو ارا رہے گا \_\_\_\_\_

جب تک اللہ نے چاہ \_\_\_\_\_ اسنے نظریں جھکائیں

اچھا اچل یہاں کوئی لڑکی دیکھ اگر پسند آئی تو بتائی تیرا بھائی مفت میں سیٹینگ کروا دے گا  
کیا یاد کرے گا تو بھی \_\_\_\_\_

بے غیرت آدمی میرے ساتھ بھی میری ایک بہن آئی ہے \_\_\_\_\_

تو تو لائن نا ماڑی نا ڈائریکٹ مجھ اے کیسی \_\_\_\_\_

کیوں تو رشتے والی ماسی ہے جو تجھے بتاؤں \_\_\_\_\_

کیا یاد کرے گا وہی سمجھ لے \_\_\_\_\_

بے غریت امی \_\_\_\_\_ زاریان نے کہا

ہاں ساری غیرت تو تم میں ہے \_\_\_\_\_

بلکل کوئی شک ہے اس بات میں \_\_\_\_\_ زاریان نے کہا

اچھا چل \_\_\_\_\_ اس کے کندھے پر ہاتھ ماڑتا وہ اگے کی طرف مہمانوں کی جانب گے  
تھے \_\_\_\_\_

اج میری بیٹی ائی ہے \_\_\_\_\_ اسے گلے سے لگاتی نورین بیگم نولی

کیسی ہیں آپ۔؟؟؟ مسکراتی ہوئی بولی

میں تو بلکل ٹھیک ہوں میری گڑیا کیسی ہے۔؟؟؟

الحمد للہ \_\_\_\_\_ اسنے کہا

چلو او تمہیں اپنی بہو سے ملواں \_\_\_\_\_ اس کا ہاتھ پکڑ کر سڑج کی طرف لے کر جاتی انہوں نے کہا

اسلام علیکم \_\_\_\_\_ سٹیج پر اتی اس نے سلام کیا

اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ ایک لمحے میں اسے پہچان گئی تھی \_\_\_\_\_

وعلیکم اسلام \_\_\_\_\_ اس نے کہا

وہ اس کے ساتھ بیٹھی \_\_\_\_\_

نور یہ میری بیٹی ہے اشال \_\_\_\_\_ نورین بیگم نے کہا

اسنے حیرانی سے دکھا صبح تو وہ بول رہا تھا کہ وہ ایک ہی ہے پھر یہ کہا سے اگئی \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

یہ مرتضیٰ کے دوست کی بہن ہے اشال خان میری بیٹی ہی سمجھو اور اپنی بہن \_\_\_\_\_ انہوں نے مسکرا کر کہا تھا

اچھا وہ مسکرائی \_\_\_\_\_

اپ نور حیا ہیں نا جو اسلامیک یونی میں پڑھتی تھی \_\_\_\_\_ اشال نے پوچھا

جی میں وہی ہوں \_\_\_\_\_ اسنے بتایا

میں اشال خان جانتی تو ہوں گی اپ مجھے \_\_\_\_\_ اشال نے کہا

جی جانتی ہوں میں اپ کو \_\_\_\_\_

اپ دونوں جانتی ہیں ایک دوسرے کو \_\_\_\_\_ نورین بیگم نے پوچھا

جی انٹی یہ میرے ساتھ تجی یونی میں \_\_\_\_\_ اشال نے بتایا

اوہ اچھا سہی ہے تم لوگ بیٹھو میں مہمان دیکھ لو \_\_\_\_\_ وہ انہیں وہی چھورتی ایک عورت کی طرف گئی

مبارک ہو اپ کو شادی کی \_\_\_\_\_ اشال نے مبارکباد دی

خیر مبارک اپکو بھی مبارک ہو \_\_\_\_\_



جواباً وہ مسکرائی۔

وہ تھوڑی دیر اسی کے پاس بیٹھی رہی پھر وہاں پر فاطمہ اور سدرہ آگئی۔ فاطمہ اور سدرہ کو اکٹھا دیکھ کر اس نے پوچھا

فاطمہ یہ اپنی سسٹر ہیں۔؟؟؟

جی یہ میری سسٹر ہے جو نام کی ڈاکٹر بھی ہے۔ اسے صبح کا اس پر غصہ تھا

میں انہیں جانتی ہوں ڈاکٹر سدرہ۔

بلکل میں بھی جانتی ہو اشال خان کو جو زاریان خان کی بہن ہے۔ سدرہ اسے ملتی بولی

کیسی طبعیت ہے اب اپنی گڑیا۔؟؟؟ اسنے طبعیت کا پوچھا جو اب پہلے سے بھی زیادہ کمزور تھی

الحمد للہ ٹھیک اپ سنائیں۔؟؟؟

ٹھیک اللہ کا شکر۔

تو آپ ہیں مرتضیٰ کی دولہن۔ سدرہ نور کے ساتھ بیٹھی ہوئی بولی

وہ مسکرائی یہ پہلی بار تھوڑی نا تھا ابھی تک جتنی بھی لڑکیاں اسے ملتی یہی کہتی آپ ہیں مرتضیٰ کی دولہن \_\_\_\_\_

ماشاء اللہ فاطمہ آپ کی بہت تعریف کرتی تھی کہ نور یہ ہے نور وہ ہے \_\_\_\_\_

وہ مسکرائی \_\_\_\_\_ فاطمہ خود بہت پیاری ہے اس لئے اسے سب اچھے لگتے ہیں \_\_\_\_\_ وہ فاطمہ کی طرف دیکھتی بولی

کہاں یار کہاں پیاری ہے سستی سی کریمیں لگا کر چٹی ہوئی ہے یہ \_\_\_\_\_ وہ بولی

اسکی بات پر وہ مسکرائی \_\_\_\_\_ انسان دل کا خوبصورت ہو شکل کے تو اکثر جانور بھی بہت پیارے ہوتے ہیں \_\_\_\_\_ اشال نے کہا تھا

بلکل ٹھیک کہا \_\_\_\_\_ فاطمہ نے اس کا ساتھ دیا

\*\*\*

اشال فاطمہ اور سدرہ کے پاس بیٹھی کوئی بات کر رہی تھی جب وہ ان کے پاس سے گزرا \_\_\_\_\_ تھا

وہ بالکل اس کے پاس سے گزرا تھا اس نے ایک نظر بھی اسے نہیں دیکھا تھا وہ اسے گزرا تھا جیسے وہ تو اسے جانتا ہی نہیں تھا ٹھیک ہے دولہا ہے ٹائم نہیں ہے لیکن اتنا تو پوچھ سکتا تھا نا کہ طبعیت کیسی ہے کہاں تھی اتنے دن ???

دل میں ایک عجیب سا درد ہوا تھا \_\_\_\_\_ وہ ان کے درمیان سے اٹھ کر واشروم چلی آئی \_\_\_\_\_ یہاں آکر وہ روئی تھی \_\_\_\_\_

پیچھے سدرہ بھی اٹھ کر کہی چلی گئی تھی \_\_\_\_\_ اب بس فاطمہ اکیلی بیٹھی تھی

چل فاطمہ کوئی نہیں اللہ نے تیرے لئے بھی کوئی رکھا ہوگا اور ویسے بھی نور نے کہا تھا کہ میرے لئے ایک ایسا اے گا جو مجھے اپنے دل کی ملکہ بنائے گا \_\_\_\_\_ اسے نور کی باتیں بہت اچھی طرح سے یاد تھی

وہ اگے کی طرف جا رہی تھی جب پیچھے سے اسے کیسی نے گردن سے جیسے پکڑا تھا \_\_\_\_\_

اے اہستہ سی آواز میں وہ چلائی \_\_\_\_\_

اوہ ہیلو نظریں کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟؟؟ پیچھے سے کوئی بولا تھا

اس کا گلہ آزاد ہوا وہ پیچھے مڑی اور وہی روک گئی۔۔۔

زاریان وہاں کھڑا ایک وٹر سے غصے سے پوچھ رہا تھا

سوری سر۔۔۔ وہ ویٹر شرمندہ ہوا

تمہیں نہیں پتہ شاید لیکن اس چادر کی خاطر اسلام کی بہترین عورتوں نے بہت سے قربانیاں دی ہیں اس لئے کم از کم ان کی قربانیاں تو یاد رکھوں۔۔۔

سوری سر میڈم کا دوپٹہ اچانک قدموں کے نیچے اگیا۔۔۔ وہ ویٹر اب بھی شرمندہ تھا

اوکے۔۔۔ زاریان نے کہا

وہ ویٹر چلا گیا تھا

اگر سنبھال نہیں سکتی تو گلے میں بھی ڈال کر احسان نا کریں۔۔۔ زاریان نے کہا اور اگے چلا گیا

وہ بس اس کی کمر دیکھتی رہے گئی۔ وہ کیا کہے کر گیا تھا کچھ سمجھ نہیں آئی تھی۔ اس نے نیچے لگتا اپنا دوپٹہ اٹھایا اور ہاتھ سے صاف کیا

کیا واقعی میں اس کو سنبھال نہیں سکتی؟؟؟ خود سے پوچھا لیکن جواب کوئی نہیں تھا

لڑکیوں کے لئے بہت اسان ہے سر سے چادر اتانا لیکن اس چادر کے لئے کتنی قربانیاں دی گئی ہیں یہ صرف وہی جانتے ہیں جنہوں نے دی ہیں یہ قربانیاں

وہ اب جاکر اس کے ساتھ بیٹھا تھا اور اسے انے والے رشتے داروں کے بارے میں بتا رہا تھا ہر انے والا انہیں مبارکباد دے رہا تھا۔

وہ اس کے ساتھ کھڑا تھا اس نے نظریں اوپر کی اور اس کے بال دیکھے۔

کیا ہے آخر ان بولوں میں۔؟؟؟؟ اس نے سوچا

اونہوں کچھ بھی نہیں ہے عام سے تو ہیں۔ وہ سیلون والی لڑکی کی بات پر ابھی تک الجھی ہوئی تھی



ماشاء اللہ بول دیں \_\_\_\_\_ وہ اہیستہ سے بولا

ماشاء اللہ بڑے ہی کوئی عجیب سے بال ہیں \_\_\_\_\_ اسنے دل میں سوچا اور منہ میں ماشاء اللہ بولا

اوہ اے خان صاحب \_\_\_\_\_ وہ زاریان کو دیکھ کر بولا

وہ آرام سے سیٹج پر آیا \_\_\_\_\_ دل کیسی نے مٹھی میں لے لیا تھا جیسے \_\_\_\_\_

یہ میرا دوست ہے زاریان خان اپ اسے میرا دل بھی سمجھ سکتی ہیں \_\_\_\_\_ اسنے تعارف کروایا

اسلام وعلیکم \_\_\_\_\_ زاریان نے سلام کیا کس دل سے کیا یہ صرف وہی جانتا تھا

وعلیکم اسلام \_\_\_\_\_ اسنے اہیتہ سے جواب دیا تھا

کوئجر اٹوولیشنس \_\_\_\_\_ اسنے مبارکباد دی

اسنے گردن ثبات میں ہلایا اور مبارکباد وصول کی \_\_\_\_\_

کیا میں مرتضیٰ کو بتا دو کہ یہ میری افیس میں کام کرتی تھی \_\_\_\_\_؟؟؟ زاریان نے سوچا

وہ وہی کھڑا تھا جب فاطمہ وہاں آئی۔ وہ جانتی تھی زاریان اور مرتضیٰ کی دوستی کو۔

سر کیا آپ میری سسٹر سے ملے گے۔؟؟؟ اس نے پوچھا

زاریان نے مرتضیٰ کی طرف دیکھا جو بس اسے ہی دکھ رہا تھا

جی۔۔۔ اسنے کہا

ایک منٹ میں لے کر آئی۔ وہ کہتی واپس گئی تھی

پانچ منٹ بعد وہ اسے بلا کر لائی تھی۔

اپنی یہ ہیں میرے سر۔۔۔ وہ بہت فخر سے اسے بتا رہی تھی

اچھا یہ ہیں تمہارے شریف سے سر۔۔۔ وہ اسے سر تا پیر دیکھتی ہوئی

جی۔۔۔ فاطمہ نے کہا

خیر مسٹر خان میری بہن بہت تعریف کرتی ہے کہ میرے سر انتہائی معصوم شریف ہیں

اس میں کوئی شک ہے \_\_\_\_\_ مرتضیٰ نے پوچھا

نہیں نہیں ان جیسی عظیم ہستی پر شک کیسے ہو سکتا ہے \_\_\_\_\_ وہ بولی

زاریان بس خاموشی سے اسکی کنچی کی طرح چلتی زبان دیکھ رہا تھا \_\_\_\_\_

بیبی تم گھر چلو بتاتی ہوں تمہیں \_\_\_\_\_ فاطمی نے آرام سے کہا

وہ تھوڑی دیر وہی بیٹھا اس کی زبان چلتے دیکھتا رہا پھر اکتا کر وہاں سے اٹھ گیا تھا \_\_\_\_\_

یہ لڑکی پاگل ہے اور ساتھ دوسروں کو بھی پاگل کر دیتی ہے \_\_\_\_\_ اسنے سوچا

کیا ہوا فاطمہ اپ یہاں کیوں کھڑی ہیں \_\_\_\_\_؟؟؟(اسے فٹپاتھ پر کھڑا دیکھ کر صائم نے پاس  
اکر پوچھا

وہ میں گاڑی کا ویٹ کر رہی تھی \_\_\_\_\_ اسنے بتایا

سدرہ کو ایک ایمر جنسی کال آئی تھی ہاسپٹل سے تو وہ وہاں چلی گئی تھی اس لئے اب وہ  
وہاں کھڑی گاڑی کا انتظار کر رہی تھی

اچھائے ہم ڈراپ کر دیتے ہیں آپ کو\_\_\_\_\_صائم نے کہا

نہیں شکریہ بس میں چلی جاؤں گی\_\_\_\_\_

اجائے یہاں کھڑا رہنا اچھا نہیں لگتا\_\_\_\_\_

وہاں کھرا ہونا واقعی سہی نہیں تھا اس لئے وہ اسے گاڑی کی طرف لے آیا\_\_\_\_\_

امی ابو اور اذلان دوسری گاڑی میں گھر جا رہے تھے وہ اور حیا اس گاڑی میں تھے\_\_\_\_\_

وہ اس کے کہنے پر گاڑی میں آکر بیٹھ گئی تھی

آپ کی سسٹر کہاں ہیں\_\_\_\_\_؟؟؟ اگلی سیٹ پر بیٹھی حیا نے پوچھا

وہ اسے ہاسپٹل سے آرجنٹ کال آگئی تھی اس لئے وہ وہ چلی گئی سو\_\_\_\_\_~وہ بولی

کوئی بات نہیں ہم ڈراپ کر دے گے آپ کو\_\_\_\_\_حیا اسے پریشان دیکھ کر بولی

تھیکنس\_\_\_\_\_فاطمہ نے کہا

اٹس اوکے گڑیا آپ بھی ہمارے لئے نور جیسی ہیں\_\_\_\_\_حیا بہت پیار سے بولی

پھر پورا راستہ وہ دونوں باتیں کرتی ائی تھی اور صائم بس خاموشی سے گاڑی چلا رہا سوچا تھا راستے میں تھورا باتیں کرے گا گھر پر تو اس کا چھوٹا مولوی دلا سے تک نہیں دینے دیتا تھا لیکن اب اس کی بیوی کو جد مت خلق کا بہت جنون تھا \_\_\_\_\_

وہ اسکے کمرے میں آنے سے پہلے ہی سب کچھ اتار کر عشا کی نماز پڑھ کر خود کو بلیکٹ پر اوپر سے نیچے تک کور کر کے انکھیں موند لی تھی \_\_\_\_\_  
اسکے لیٹنے کے دس منٹ بعد وہ کمرے میں آیا تھا \_\_\_\_\_  
بے چارے کو اس کے دوست چھوڑتے ہی نہیں تھے وہ کیا کرتا؟؟؟  
اہیم \_\_\_\_\_ اسنے کھانسی کی لیکن وہ ہلی تک نہیں  
اپ جاگ رہی ہیں \_\_\_\_\_؟؟؟؟ بیڈ کے قریب اتا اسنے پوچھا

جی \_\_\_\_\_ ایہستہ سے آواز میں کہا

اچھا \_\_\_\_\_ وہ بیڈ پر بیٹھا



کیا سب کی شادی ایسی ہی ہوتی ہے۔؟؟؟؟؟ اس نے اوچا

طبعیت ٹھیک ہے۔؟؟؟؟؟ اس نے پوچھا

نہیں کمر میں بہت درد ہے۔۔۔۔۔ وہ بولی

شبابش سارے دردوں کو انہیں دنوں یاد آئی ہے۔۔۔۔۔ اس نے سوچا تھا

اچھا میڈیسن لے گی۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

نہیں بس آرام کروں گی تو خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ دوسری جانب کڑوٹ کرتی وہ بولی

وہ بس اس کی کمر دکھنا رہ گیا۔۔۔۔۔

یا اللہ کیا دولہن یے پہلی بار دیکھی ہے ایسی دولہن۔۔۔۔۔ وہ بس سوچتا ہی رہے گیا

اگر اس کی یہ حرکتیں صفیہ بیگم کو پتہ چلتی تو وہ اس کے سارے درد چٹکیوں میں ختم کرتی

۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا تھا نیند تو اسے ابھی آئی نہیں تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے دور ہی سہی لیکن میری تو ہے نابس یہی کافی ہے مجھے \_\_\_\_\_ وہ مسکرایا

اس کی موجودگی ہی کافی تھی اسے \_\_\_\_\_

صائم آزالان تو امی ابو کے پاس سو گیا ہے۔؟؟؟ حیا بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بولی

وہ اپنے دادا دادی کے ساتھ آیا تھا اور اتے ساتھ ہی ان کے کمرے میں تھک ہار کر سو گیا تھا

کوئی بات نہیں تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں میں ہوں تمہارے ساتھ \_\_\_\_\_ وہ اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھتا بولا

صائم سو جائے مجھے نیند آئی ہے بہت زیادہ \_\_\_\_\_ وہ بولی

تو شہزادی میں نے تھوڑا نا تم سے چھاڑو پوچھا کروانا ہے \_\_\_\_\_ اسنی کہا

ہٹیں پھر اپنی جگہ پر جائے \_\_\_\_\_ وہ پیچھے ہوتی بولی

حیا یار میں تو تمہارا تھینکس کہنا چاہتا تھا \_\_\_\_\_

بس ٹھیک ہے نا صبح جو ٹھینکس بولا تھا اس کا جواب میرے بیٹے نے دیا تھا وہ بھول گے  
کیا\_\_\_\_\_؟؟؟؟ اسنے صبح والی بات یاد کروائی

اسی لئے تو بول رہا ہوں کہ ابھی تمہارا وہ ارٹیفیشل مولوی یہاں موجود نہیں ہے نا\_\_\_\_\_

اپ میری بیٹے کا مزاق نا بنائیں\_\_\_\_\_

توبہ توبہ میری اتنی ہمت کہ میں اس جیسی عظیم ہستی کا مزاق بناؤ\_\_\_\_\_ کیا بات کرتی ہو حیا  
تم بھی\_\_\_\_\_ وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا بولا

سو جائے\_\_\_\_\_ وہ لیٹی\_\_\_\_\_

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا جو انکھیوں پر بازوں رکھے بالکل سیدھی لیٹی ہوئی تھی

دومنٹ گزرے تھے جب ایک دھماکے سے درواہ کھلا تھا\_\_\_\_\_

حیا ایک جھٹکے سے اٹھی صائم اپنی جگہ پر جہاں بیٹھا تھا کرنٹ کھا کر اٹھا تھا\_\_\_\_\_

سامنے وہ اپنا فیڈر اپنے سینے سے لگائے نیند سے بھاری انکھیں لیے اندر کمرے میں آیا

اوہ بیٹا کیوں رات کے اس پہر دہشت گردی پھلا رہا\_\_\_\_\_

اسے بیڈ پر چڑھتا دیکھ کر اسنے خود اسے آٹھا کر بیڈ پر بیٹھایا

\_\_\_\_\_ ماما وہ اسکی بات کو کیسی حساب میں لائے بغیر حیا کے ساتھ چپکا

\_\_\_\_\_ ماما کی جان اسنے اس کے سر پر پیار کیا اور واپس اسے لیٹایا

\_\_\_\_\_ وہ اسکی ساتھ مزے سے سو گیا تھا

\_\_\_\_\_ واہ یہ بھی سہی ہے ایک لمبی سانس لیتا وہ لیٹتا ہوا بولا

\_\_\_\_\_ اپ میرے بیٹے کو چیلنج کرتے ہیں نا دیکھ کے یہ اپ سے بھی دو ہاتھ اگے ہے حیا نے کہا

\_\_\_\_\_ دو کیا دس ہاتھ اگے یقین کرو آج تک امی ابو کے کمرے میں اس طرح بدمعاشی سے نہیں گیا میں

\_\_\_\_\_ وہ مسکرائی اپ شریف تھے اب ساری بدمعاشی اسکے اندر ہے وہ اذالان کی پیشانی چومتی ہوئی بولی

\_\_\_\_\_ سو جاؤں اب چلہ کٹنے کا کوئی فائدہ نہیں صائم بولا

ہاہا ہا ہا اپ کا پروگرام سہی طرح سے وڑ گیا ہے صائم\_\_\_\_\_ اسنے مزاق اڑایا

کوئی بات نہیں میں پروگرام پھر بھی کبھی جاری کر لوں گا\_\_\_\_\_ وہ بولا

میرا سیکورٹی گارڈ میرے ساتھ ہے\_\_\_\_\_ وہ اذالان کی طرف اشارہ کرتی بولی

مجھے لگتا ہے اس کی بہت جلد شادی کرانی پڑے گی تاکہ اسکی بیوی ایے اور ہم سکون کریں\_\_\_\_\_

نہیں جی پہلے میں اپنے بیٹے کو خوب پڑھاوگی پھر اچھی سی کوئی جاب کرے گا پھر کوئی شادی وادی کا سوچے گے\_\_\_\_\_

محترمہ پہلے اپ سو جائے نارات کو خواب دیکھنا\_\_\_\_\_ وہ بولا

ناراض مت ہونا\_\_\_\_\_ حیا نے کہا

تم سے ناراض ہوا جاتا ہے\_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ اسنے کو چھا

نہیں\_\_\_\_\_ اسنے نفی میں گردن ہلائی

سو جاؤں\_\_\_\_\_ وہ کہتا دوسری جانب کڑوٹ کر گیا



اسنے اذالان کے گال چومے اور لیٹ گئی۔

شکر ہے خیر خیریت سے سب ہو گیا ہے۔ وہ دل میں سوچتی انکھیں موند گئی

شادی کا سارا انتظام سب کچھ اس نے سنبھالا رہا تھا کوئی بھی یہ یقین نہیں کر سکتا تھا کہ نہ دوہی سے اپنی ہے ہر کوئی اسے یہی سمجھ رہا تھا کہ صائم کی بیوی بہت خریلی ہوگی وغیرہ وغیرہ مگر اسے دیکھ کر سب کی باتیں باتیں ہی رہے گئی تھی۔

ایک اچھی بہو بنے کے لئے ایک اچھی بیوی بنے کے لئے اکثر بہت کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے جیسے ایک اچھی بیٹی بنے کے لئے کرنا پڑتا اس نے بھی آج لوگوں کی کئی باتیں برداشت کی تھی لیکن ایک بات بھی اس نے صائم سے اکر نہیں کہی تھی ہاں صفیہ بیگم سے ضرور اسنے شئیر کی تھی ساری باتیں اور انہوں نے یہی کہا کہ بولنے دو جو بولتے ہیں تم میری اچھی بہو ہو بس ہمارے لئے ہیبت ہے اور وہ ان کی بات پر مسکرا گئی جب گھر والے اسے سے مطمئن تھے تو باقی سب کچھ بھی کہے کوئی فرق نہیں پڑتا

اے میری مالک مجھے وہ صبر عطا کر جس میں مجھے سکون ہو۔۔۔۔۔ میرے دل کو تسکین بخش۔  
 ۔۔۔۔۔ مجھے ہمت دے۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں تو وہ رب ہے جس نے ہر مشکل سے بچایا۔۔۔۔۔  
 ۔۔۔۔۔ جس نے اگ کو ٹھنڈا کر دیا۔۔۔۔۔ جس مچھلی کے پیٹ میں اپنے بندے کی حفاظت کی۔۔۔۔۔  
 جس نے سمندر میں سے راستہ بنا ڈالا اپنے بندے کے لئے۔۔۔۔۔ تو اے میرے مالک مجھے  
 بھی کوئی راستہ دیکھا۔۔۔۔۔ وہ راستہ جو تیری طرف مجھے لے جائے۔۔۔۔۔ مجھے اتنا مضبوط  
 کر دے کہ کوئی بھی غم مجھے توڑنا سکے۔۔۔۔۔ اے میرے مالک میری بہن کو صبر عطا کر۔  
 ۔۔۔۔۔ وہ بے حد کمزور ہے۔۔۔۔۔ نادان ہے۔۔۔۔۔ تیرے فیصلے سمجھ نہیں سکتی۔۔۔۔۔ بس اسے ایک  
 ایسا ہمسفر عطا کر جو اس کے سارے غموں کو بھالا کر ایک نیا سفر اس کے ساتھ کرے۔۔۔۔۔  
 ۔۔۔۔۔ میری بہن کی زندگی آسان کر دے میری مولا۔۔۔۔۔ تو جانتا ہے وہ میری کل کائنات  
 ہے۔۔۔۔۔ اے میرے مالک میری کائنات کو بچالے۔۔۔۔۔ وہ آج بھی اپنی بہن کے لئے صبر  
 مانگ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ خود بھی ریزہ ریزہ ہو گیا تھا مگر صبر وہ پھر بھی اپنی بہن کے لئے مانگ رہا  
 تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ اسکا محرم تھا اس کا مخلص۔۔۔۔۔ اللہ نے ویسے ہی تو نہیں نامحرم سے محبت کا  
 منع کیا نامحرم کبھی مخلص نہیں ہوتے اور جو مخلص ہو وہ نامحرم رہنے نہیں دیتے۔۔۔۔۔ سید  
 مرتضیٰ علی شاہ نور حیا کے ساتھ مخلص تھا اور زاریان خان نور حیا سے محبت کرتا

تھا۔۔۔ ان دونوں میں فرق تھا زمین آسمان جتنا فرق۔۔۔ جب کیسی سے محبت ہو تو مخلص ہو مخلص محبت خالص پاکیزہ اتنی پاکیزہ کے اللہ بھی ساری دعاؤں میں کن فرما دے۔۔۔ مرتضیٰ نے بہت شد سے مناگا تھا اور زاریاں نے بس محبت کی تھی۔۔۔ محبت ہو جاتا بڑی بات نہیں محبت میں اللہ سے مناگنا اور بہت شد سے مناگنا بڑی بات ہے۔۔۔

ہم اکثر اللہ سے بہت شد سے مانگتے ہیں لیکن وہ نہیں ملتا پتہ ہے کیوں کیونکہ ہم اللہ سے مانگتے ہیں اللہ پر یقین نہیں رکھتے ہمارے دل میں یہ شک ہوتا کہ پتہ نہیں اللہ دے گے بھی یا نہیں اور یہ شک شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اللہ نے اگر دینا نہیں ناہوتا تو قرآن پاک میں کن فیکون کا لفظ ناہوتا اللہ تو دیتا ہے اللہ تو کہتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں دوں گا بس ہم ہی ہیں جو اللہ سے مانگ کر بھی بے یقینی کرتے ہیں۔۔۔

عشق حقیقی ہو یا عشق مجازی ان دونوں میں یقین بہت معنی رکھتا ہے۔۔۔ بس یقین ہونا چاہئے اللہ پر

وہ اپنے ایئرنگس اتار رہی تھی جب اسے اس کا اپنے ساتھ سے غیروں کی طرح گزرنا یاد آیا۔

یہ وہ عمل تھا کہ اگر وہ ساری زندگی چاہتی بھی تو تب بھی نہیں بھول سکتی تھی۔

کیا وہ بس میری طبیعت کے بارے میں بھی نہیں پوچھ سکتا تھا کیا اتنا بھی ٹائم نہیں تھا۔ کیا محبت کا مل جانا اتنا حسین ہوتا کہ بندہ اپنے ارگرد سب بھلا دیں۔؟؟؟

وہ بس سوچ رہی تھی۔ میں چاہ کر بھی نہیں بھلا سکتی تمہیں سید مرتضیٰ علی شاہ۔ تم میرے دل میں اتنا سوار ہو چکے ہو کہ اب دل دھڑکتا بعد میں ہے اور تمہارا نام پہلے لیتا ہے۔

تم مجھے نہیں ملے نا تو اللہ کرے اسے بھی نا ملو جسے تم چاہتے ہو تمہیں بھی تو احساس ہو محبت کا مل جانا اور مل جانے کے بعد بھی نا ملنا کیسا ہوتا ہے۔

وہ اب بہت زیادہ ٹوٹ چکی تھی اتنی کہ اپنے ہی بکھرا وجود سبھالتے ہوئے ہاتھ کٹ گئے تھے۔

اللہ جی میری ہر دعا قبول کر لے لیکن وہ دعا قبول نا کرنا جو میں نے اسکے خلاف کی ہے۔۔۔

وہ اشال خان تھی زاریان خان کی بہن اس مرد کی بہن جو اج اپنی ہی محبت کو کیسی اور کی دولہن بنا دیکھ کر آیا تھا اور گھر اکر اللہ سے جائے نماز پر بیٹھ کر اپنی بہن کے لیے صبر مانگ رہا تھا۔۔۔ کیونکہ اس دولہن کا دولہا اس کی بہن کی محبت تھی۔۔۔

اسکی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ ارگرد نظریں گھمائیں سامنے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بال سیٹ کر رہا تھا۔۔۔

وہ ایک دم سے اٹھی۔۔۔ کیا ٹائم ہو رہا ہے؟؟؟؟؟ اسنے وچھا

اسنے پیچے منہ کر کے دیکھا۔۔۔

نو بجنے والے ہیں۔۔۔ اسنے بتایا

اللہ نو بجنے والے ہیں اپ نے نماز کے لئے کیوں نہیں اٹھایا مجھے۔۔۔؟؟؟؟



اٹھایا تھا لیکن اب بہت گہری نیند میں تھی اٹھی ہی نہیں۔

کیسے گہری نیند میں تھی اب آٹھاتے مجھے میری نماز قضا ہوگی۔ وہ غصہ ہوئی

نور حیا اپنی نمازوں کی حفاظت خود کرنا ہوتی ہے۔ وہ اسنے کی جانب ہوتا بولا

تو اب مجھے اٹھا تو سکتے تھے نا۔۔۔؟؟؟

میں نے اب کو اٹھایا تھا اب اٹھی نہیں۔

پتہ نہیں کیسے اٹھایا تھا۔ وہ بڑبڑائی

اس نے اسے اٹھایا تھا کئی بار آوازیں دی اس نے نہیں سنی ہھر وہ مسجد چلا گیا واپس آیا تو پھر دو بار اٹھایا تب بھی نہیں اٹھی۔ اسے لگا کہ شادی کی تھکاوٹ کی وجہ سے تھک گئی ہے اس لئے خاموش ہو گیا اور اب محترمہ نوبجے آٹھ کر اس پر چڑھ رہی تھی۔

اب کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ اسے تیار ہوا دیکھ کر اسنے پوچھا

اپنے سسرال۔۔۔؟؟؟ بغیر اسے دیکھے وہ بولا

امی کے گھر۔۔۔؟؟؟؟ اسنے تصدیق کی

جی۔۔۔ پرفیوم لگاتا وہ بولا

میں بھی جاؤں گی کیا۔۔۔؟؟؟؟

نہیں آپ کا کیا کام وہاں آپ کو کوئی نہیں جانتا وہاں ویسے ہی جاکر بور ہوگی۔۔۔ اس کا موڈ  
سہی کرنے کے لئے اسے مزاحیہ انداز میں کہا

جیسے آپ اکیلے جائے گے اور وہ لوگ آپ کے لئے دروازہ کھولے گے نا۔۔۔؟؟؟ اسنے طنز کیا

کیوں آپ کے علاوہ میں بھی کچھ لگتا ہوں ان کا۔۔۔ وہ اسکی طرف ہوتا بولا

اور کیسی کا تو نہیں پتہ البتہ میرا بھتیجا آپ کو پانی والی گن سے اڑا دے گا۔۔۔ وہ مسکراتی  
ہوئی کہتی بیڈ سے اٹھی

ہاں آپ دونوں ہیں جو گنڈے۔۔۔

بلکل اس لئے گنڈوں سے تھوڑا بچ کر رہے اور امیندہ نماز کے لئے گھسیٹ کر اٹھنا  
بے شک۔۔۔ وہ کہتی واشروم میں چلی گئی۔۔۔ امی کے گھر کا سن کر ہی اس میں ایک جان  
ائی تھی۔۔۔

ہاں تاکہ صبح میں گھر سے باہر ہوں۔۔۔ وہ خود سے بولا

\*\*

وہ دونوں ابھی نور کے گھر سے نکلے تھے دن کا کھانا ان لوگوں نے وہی کھایا تھا۔۔۔ ابھی

وہ گاڑی میں بیٹھے گھر کی طرف جارہے تھے جب مرتضیٰ کا ارادہ بدلا

لانگ ڈرائیو پر چلے۔۔۔؟؟؟؟؟؟ مرتضیٰ نے نور کو دیکھتے ہوئے پوچھا

وہ جو باہر کے نظارے کر رہی تھی اسکی طرف موڑی۔۔۔

کیوں؟؟؟؟؟؟ اسنے پوچھا

کیا مطلب کیوں ابھی شادی ہوئی ہے ہماری تھوڑا ایک دوسرے کو ٹائم دے گے تو ہی

دوسرے کو سمجھ سکے گے نا۔۔۔

پیٹرول کی قیمت دیکھی ہے کہاں جارہی ہے اور اپ لونگ ڈرائیو کی بات کر رہے

ہیں۔۔۔ وہ گاڑی چلاتی رہی تھی اس لئے جانتی تھی پیٹرول کی قیمت کتنی ہے

ہاں ملک کا سارا پیسہ تو آپ کے پاس ہے نا'---' اگے ہی ہمارا ملک صرف آپ جیسے عیاش لوگوں کی وجہ سے ترقی نہیں کر رہا۔

اچھا ایک 5 کام کرتے ہیں کیسی پارک میں چلتے ہیں \_\_\_\_\_ اسے خاموش پا کر نور نے مشورہ دیا

نہیں وہاں جا کر بھی ملک کی ترقی میں ہم رکاوٹ بنے گے \_\_\_\_\_ وہ بولا

ایک تو اپ بچوں کی طرح فوراً ناراض ہو جاتے ہیں۔۔۔ اسے خاموش دیکھ کر وہ چیڑ کر بولی

اچھا اور اب جو مرضی کرے لیکن میں ناراض نا ہوں۔۔۔ اسے دیکھتا وہ بولا

شوہر بیوی کو صرف مناتے ہوئے اچھے لگتے ہیں بیوی شوہر کو مناتے ہوئے کہی سے بھی اچھی نہیں لگتی۔

اوہ اچھا یہ کونسی کتاب میں لکھا ہے۔

یہ ہمارے نبی کی سنت ہے۔ نور نے کہا۔  
اچھا ساری سنت تو اب میں نے پوری کرنی ہیں نا۔  
بلکل۔

جانتی ہیں شوہر مجازی خدا ہوتا ہے۔ اسنے یاد دلایا۔

ہاں بتایا تھا امی نے لیکن بیوی بھی تو انسان ہوتی ہے نا۔

تو کس نے کہا کہ بیوی انسان نہیں ہوتی۔

بس ہماری بات یہی ہوئی ہے کہ میں اپکو نہیں مناؤں گی بس کیونکہ عورت مرد کو مناتی ہوئی ایک زرہ بھی اچھی نہیں لگتی۔

ٹھیک جو آپ کہے اب ساری سنت تو ہم نے ہی پوری کرنی ہے نا۔ وہ مسکرایا۔



ہیمم چلے اب ہم پارک چلتے ہیں۔۔۔ نور نے کہا

کیا اب پچی ہیں جو پارک میں جائے گی۔۔۔؟؟؟؟ اسنے پوچھا

کہاں لکھا ہے کہ پارک میں صرف بچے جاتے ہیں۔۔۔؟؟؟؟

پارک میں وہ لوگ جاتے ہیں جن کے بچے ہوتے ہیں یہ پھر وہ لوگ جو ڈیٹ مارنے کے لئے سستی جگہ ڈھونڈتے ہیں اب ہمارے نا ہی تو بچے ہیں اور نا ہی ہم ڈیٹ پر جارہے ہیں۔۔۔

اچھا میں نے پہلی بار یہ سنا ہے کہ پارک میں صرف ڈیٹ مارنے اور بچے جاتے ہیں اب ہم ڈیٹ مارنے سے تو رہے اور اگر دس سال بچے نا ہوئے ہمارے تو دس سال ہم پارک نہیں جائے گے کیا۔۔۔؟؟؟؟

ہائے اللہ نا کرے توبہ کرے۔۔۔ اس نے کانوں کو ہاتھ لگایا

اب ایسا بھی کچھ نہیں بولا میں نے۔۔۔

اپ نے ایسا نہیں اپ نے بہت کچھ ویسا بولا ہے۔۔۔

اچھا بس چھوڑے چلے گھر ہی \_\_\_\_\_ وہ معاملہ ختم کرتی ہوئی بولی

گھر تو میرا ابھی جانے کا کوئی موڈ نہیں چلے پیٹرول بجاتے ہیں اور ڈیٹ پر پارک میں چلتے ہیں \_\_\_\_\_ وہ بولا

شرم کرے بیوی کو کون ڈیٹ پر لے کر جاتا ہے \_\_\_\_\_  
میڈم شرم وہ کرے بو بنا کیسی رشتے کے لڑکی کو ڈیٹ پر لے کر جاتے ہیں مجھے تو شرعی اور قانونی دونوں کی اجازت ہے \_\_\_\_\_

اپ کے پاس باتوں کا ایک خزانہ ہے \_\_\_\_\_ وہ اسکے جواب پر بولی  
میرے پاس اور بھی بہت سے چیزوں کے خزانے ہیں \_\_\_\_\_ وہ گاڑی ایک جگہ روکتا ہوا بولا  
وہ خاموشی سے گاڑی سے اتری \_\_\_\_\_

وہ ایک پارک میں اسے لے آیا تھا \_\_\_\_\_ ہر طرف بچوں کے قہقہے تھے \_\_\_\_\_  
چلے آگے ہیں اب پارک اب بتائے یہاں آکر کیا کرے گی اب \_\_\_\_\_؟؟؟؟

وہی کرے گے جو لونگ ڈرائو پر کرتے \_\_\_\_\_

وہاں باتیں کرتے ہم\_\_\_ اسنے کہا

تو یہاں بھی ہم باتیں کرے گے\_\_\_ نور بولی

ہاں اس شور میں باتیں ہو سکتی ہیں\_\_\_؟؟؟؟ اسنے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا

مزرہ تو اسی میں ہے کہ دنیا اپنی موجِ مستی میں ہو اور ہم اپنی دنیا میں\_\_\_ وہ بولی

اچھا چلے اب بتائے کیا باتیں کرے\_\_\_؟؟؟؟ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا وہ بولا

مجھے کیا پتا اب بتائے\_\_\_

مجھے کیا پتہ میری تو پہلی شادی ہے مجھے کیا معلوم بیوی کے ساتھ کونسی باتیں کرتے

ہیں\_\_\_ وہ اسے تنگ کرتا ہوا بولا

ہاں میری تو جیسے تیسری چوتھی شادی ہے نا جو مجھے سب پتہ ہوگا\_\_\_ وہ اسی بات سن کر

بولی

اچھا چلے میں اب کا انٹرویو لیتا ہوں اب مجھے اپنے بارے میں باتیں پھر میں اب کو اپنے

بارے میں بتاؤں گا\_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

نہیں پہلے اپ بتائیں۔۔۔ نور نے کہا

نہیں لیڈی اس فرسٹ اپ باتیں پہلے۔۔۔

وہ دونوں اب اس بات پر بھی بحث کر رہے تھے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد آخر یہ طہ پایا کہ پہلے نور اپنے بارے میں بتائیں گی۔۔۔

اچھا تو میرا نام نور حیا لیکن سب مجھے نور کہتے ہیں میں نے انگلش میں مسٹرز کیا ہے اور پھر جاب سٹارٹ بچپن سے ہی جاب کرنے کا بہت شوق تھا لیکن جاب کرنے کے بعد پتہ چلا کہ یہ پہاڑ صرف دور سے ہی اچھا لگتا ہے خیر پھر مجھے ایک بہت اچھی پوسٹ پر جاب ملی لیکن وہاں کچھ زیادہ دیر نہیں ٹک سکی اور اپ نے انٹری مار دی میری زندگی بس پھر ابو کے کہنے پر جاب چھوڑ دی اور اب شادی کے تیسرے دن اپنے شوہر کے ساتھ ڈیٹ پر آئی ہوں بس یہی ہے میری زندگی کا خلاصہ۔۔۔ وہ خاموش ہوئی

ہیمم سہی ہے چلے اب اپنی خوبیاں اور خامیاں بتائیں۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

ویسے تو مجھ میں خوبیاں ہی خوبیاں ہیں لیکن دو تین خامیاں بھی ہیں۔۔۔ وہ بولی

چلے پھر شروع کرے۔۔۔ اس نے کہا

اچھا خامیاں بتاتی ہوں کہ سب سے بڑی خامی میرے میں یہ پائی جاتی ہے کہ میں بہت جذباتی ہوں اگلے کی بات سنے سے پہلے ہی بس اپنی سنا دیتی ہوں شاید یہ بات اپ نے بھی نوٹ کی ہوں گی۔۔۔

مجھ سے اچھا کوئی نہیں جانتا ہو گا۔۔۔ مرتضیٰ نے سوچا

اس کے بعد مجھے غصہ بے حد زیادہ آتا ہے امی کہتے ہیں کہ مجھ میں بہت بڑا شیطان ہے جو ہر وقت غصے میں رہتی ہوں اس لئے ہر وقت تعوذ پڑھتی رہتی ہوں۔۔۔

اور تیسری خامی یہ ہے کہ جب میں بیمار ہوتی ہوں تو بہت ضدی ہو جاتی ہوں جیسے دو سال کا کوئی بچہ ہو اس لئے بھی امی بہت ڈانٹتی رہتی ہیں لیکن پتہ نہیں خود ہی ایک چیچڑا پن اجاتا ہے مجھ میں۔۔۔

بس یہی خامیاں ہیں اور خوبیوں کی تو ایک لمبی سی لسٹ ہے۔۔۔ وہ کہتی خاموش ہوئی

وہ مسکرایا اچھا پھر بتائیں اپنی خوبیاں۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا



خوبی یہ ہے کہ میں بہت رحمدل ہوں وقتی غصہ ہو جاتی ہوں لیکن بعد میں خود ہی ٹھیک ہو جاتی ہوں بس ساری خوبیاں ختم ہو جاتی ہیں یہی کہ میں کیسی کی پیٹھ پیچھے برائیاں نہیں کرتی جو برا لگتا ہے سامنے کہ دیتی ہوں اس عادت پر مجھے فخر ہے۔

بس یہی ہے یا کچھ اور بھی۔۔۔؟؟؟

بس اگے آپ مجھے سمجھ جائے گے ایسے ایسے۔

اچھا تو میں بتاتا ہوں اب۔۔۔ وہ بولا

جی بتائیں۔۔۔ نور نے کہا

ہیممم۔۔۔ اسنے منضوعی کھانسی کی۔

نور مسکرائی اسکی اس بات پر۔

ویسے تو میں بہت اچھا آدمی ہوں بس کبھی غصہ آجائے تو برا بن جاتا ہوں غصہ مجھے اتنا بہت کم ہے لیکن جب اتنا ہے تو پھر جاتا نہیں۔۔۔ باقی مجھے لگتا ہے کہ ہم خود ہی ایسے ایسے ایک دوسرے کو سمجھ جائے گے۔۔۔ اسنے کہا

ہیمم چلے اب\_\_\_ نور نے کہا

ابھی نہیں کچھ دیر تک\_\_\_ اسنے منع کر دیا

وہ اب خاموشی سے اہستہ لپیستہ چل رہے تھے ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے وہ ایک پرفیکٹ کاپل لگ رہے تھے۔

سفید شرٹ پہنے نیچے جنیز شرٹ کے بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کئے وہ اس کا ہاتھ تھامے چل رہا تھا سیاہ عبائے میں اوپر سے نیچے تک ڈھکی ہوئی وہ اس کا ہاتھ پکڑے ایک خوشگوار ایک عجیب سا احساس محسوس کر رہی تھی۔

صائم ایک بات پوچھنی تھی\_\_\_ اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھتی حیانے کہا

ہیمم\_\_\_ موبائیل میں لڈو کھیلتا وہ بہت معصروف سے انداز میں بولا

اس کے اس انداز پر حیانے اسے گھورا تھا لیکن وہ اسے دیکھتا تو کچھ ہوتا وہ تو بس اپنی لڈو میں معصروف تھا۔

ایک دفعہ اپکا موبائیل میرے ہاتھ تو لگے ناڈلیٹ کی یہ لڈو تو پھر کہنا \_\_\_ وہ دل میں سوچتی بیڈ سے اٹھ گئی \_\_\_

کیونکہ کوئی فائدہ نہیں تھا اب وہاں بیٹھنے کا \_\_\_

بس دو منٹ شہزادی \_\_\_ اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس بیڈ پر بیٹھاتے وہ بولا

ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ اب لڈو کھیل رہا تھا \_\_\_

وہ بس خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی جس انتہائی دل چسپی سے لڈو کھیل رہا تھا \_\_\_

اسی نوٹ کیا تھا کہ وہ پاکستان اگر پیارا ہو گیا پہلے بھی وہ پیارا تھا لیکن پاکستان اگر مزید پیارا ہو گیا ہے شاید اسے پاکستان کی اب ہوا اور پانی سوٹ کرتا تھا \_\_\_

اس وقت بھی وہ سفید کرتا شلوار پہنے بیڈ کے کراؤں سے ٹیک لگائے باکوں کو اس نے جیسے اج چھوا بھی نہیں تھا لیکن پھر بھی اس کے بال بکھرے ہوئے اچھے لگ رہے تھے \_\_\_ پتہ نہیں لکن حیا کو اس کے بکھرے بال زیادہ اچھے لگتے تھے \_\_\_ وہ ایک ہینڈ سم بندہ تھا یہ بات ہر کوئی کہتا تھا لیکن حیا اسے پیارا کہتی تھی کہ وہ بس پیارا ہے \_\_\_

اسی طرح بیٹھے بیٹھے اب پانچ منٹ ہو گئے تھے۔

آخر اس نے موبائیل بند کر کے سائڈ پر رکھا۔

ہو گیا کھیل لی لڈو مل گیا انعام جیت گے ہو گیا خاندان کا نام روشن۔؟؟؟ وہ تپتی تھی

یار کیا اب اچھا لگتا کہ تمہارا شوہر ایک لڑکی سے لڈو ہار جاتا۔؟؟؟ اسکی بات پر وہ مسکرا کر بولا

اپ کو شرم نہیں اتی لڑکیوں کے ساتھ لڈو کھیلتے ہوئے۔؟؟؟

میں لڑکیوں کے ساتھ لڈو کھیلتا ہوں انہیں ڈیٹ پر تو نہیں لے کر جاتا جو شرم اے گی۔

توبہ ہے صائم اپنے بیٹے کو دیکھے جو عصر کی نماز پڑھنے اپنے دادا کے ساتھ مسجد گیا تھا اور اپ یہاں لڑکیوں کے ساتھ لڈو کھیل رہے ہیں۔

اس مولوی کی تو تم بات ہی نا کرو گھر میں باپ ماں کو دلاسه دے دے تو اسے بری بات لگتی ہے اور خود کوئی لڑکی دلاسه دے تو شرما کر دادا کی گود میں گھوستا ہے۔۔۔ اسے صفیہ بیگم نے بتایا تھا

جیسا بھی ہے کم۔ از کم باجماعت نماز تو ادا کرتا ہے اب ایندہ سے اگر اپ نے گھر میں لیٹ نماز پڑھی نا تو سب سے پہلے یہ لڈو ڈلیٹ کرو گی اور اسکے بعد سارے گیمرز دیکھوں گی کیسے روکتے ہیں مجھے۔۔۔

اچھا بتاؤں تم کیا بولنے آئی تھی۔۔۔؟؟؟؟ اسنے پوچھا تھا

سیریس بات ہے سیریس ہو کر جواب دے گا۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ کیسی بھی بات کا اس نے آج تک اسے سہی انسانوں کی طرح جواب نہیں دیا تھا  
اچھا بتاؤں۔۔۔ سہی ہو کر بیٹھتا اور سیریس انداز میں پوچھا

کیا ہم واپس جائے گے یا یہی رہے گے؟؟؟؟؟

کہاں واپس جائے گے۔۔۔؟؟؟؟ صائم کو سمجھ نہیں آئی تھی



کیا مطلب کہاں واپس جہاں سے ائے تھے وہی پر۔۔۔ اسے غصہ آیا تھا

دوبئی۔۔۔؟؟؟ صائم نے تصدیق کی

جی وہی دوبئی۔۔۔

ہیمم تم کیا واپس جانا چاہتی ہو۔۔۔؟؟؟

میری کیا مرضی مجھے اپ جہاں رکھے گے میں وہی رہے لوں گی۔۔۔ وہ کندھے اچکاتی ہوئی بولی

ہیمم سہی لیکن اگر پرسنی تم سے پوچھو تو کیا جواب ہو گا تمہارا۔۔۔؟؟

اگر اپ مجھ سے پوچھے تو میرا یہی خیال ہے کہ ہم یہی رہتے ہیں امی ابو کے ساتھ اب نور بھی یہاں نہیں ہے اور اس طرح انہیں یہاں اکیلا چھوڑ کر جانا مناسب نہیں ہے اور سب سے بڑی بات کہ اذلان بھی بہت اٹیچ ہو گیا ہے امی ابو کے ساتھ اور دیکھے کس طرح مسجد جاتا ہے ابو کے ساتھ نماز پڑھنے۔۔۔

ہیمم سہی ہے کرتا ہوں ابو سے اس بارے میں بات۔۔۔ وہ بولا

صائم جا کر دیکھو اپنے ابو کو کہاں رہے گے ہیں۔۔۔ صفیہ بیگم کمرے میں اتی ہوئی بولی

صائم نے بدک کر حیا کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔۔ ان کے گھر صرف امی ہی تھی جو بغیر اطلاع کے کمرے میں اجاتی تھی ان کا کہنا تھا کہ ان سے نہیں ہوتے یہ چونچلے فاروق صاحب نے کہی دفعہ سمجھایا کہ یہ چونچلے نہیں ہمارے نبی کی سنت ہے وہ اس وقت سر ہلا دیتی کچھ عرصہ اس بات پر عمل بھی کرتی اور پھر بھول جاتی تھی

حیا اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

انہوں نے تو نوٹ بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

ابھی تک نہیں ائے ابو۔۔۔؟؟؟؟ خود خو کمپوز کرنے کے بعد صائم نے پوچھا

نہیں ائے نا خود تو کھانا کھا کر گئے تھے لیکن میرا بیٹا صرف صبح کی ایک دودھ کی بوتل پر ہے۔۔۔ انہں اپنے شوہر سے زیادہ اپنے پوتے کی فکر لگی تھی

اچھا میں دیکھتا ہوں۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھا اور جوتے پہن کر باہر چلا گیا تھا۔۔۔

انیندہ توبہ جو وہ دروازہ کھول کر حیا کو ہاتھ بھی لگائے \_\_\_\_\_ وہ سوچتا گھر کے گیٹ سے باہر مسجد کی طرف چلا گیا

جانتا تھا ابو کی دور صرف مسجد تک ہی ہوتی ہے \_\_\_\_\_

وہ مسجد میں داخل ہوا تقریباً دس پندرہ لوگ تھے جو بیٹھے مولوی صاحب کی باتوں کو سن رہے تھے \_\_\_\_\_

اسنے جاکر سب کو سلام کیا اور وہی بیٹھ گیا اب بیچ میں سے اٹھا کر بلانا اچھا نہیں لگتا تھا اسی لئے خاموشی سے یہی بیٹھ گیا

اس نے ابو کے گود میں بیٹھے اذلان کو دیکھا جس نے ایک نظر باپ کو دیکھا اور اس طرح دیکھا جیسے باپ نہیں کوئی اور مرد ہے جیسے دیکھ کر اس نے آنکھیں گھما کر واپس سے مولوی صاحب کو دیکھنے لگا \_\_\_\_\_

وہ بس حیرانی سے وہی بیٹھ گیا اور خود بھی ان کی باتیں سن رہا تھا

تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ نظریں اٹھا کر اسے دیکھتا لیکن وہ اتنے غور سے مولوی صاحب کی باتیں سن رہا تھا جیسے سب باتیں ہی اسے سمجھ رہی تھی \_\_\_\_\_

ویسے اس جتنے بچوں کو مسجد لانا منع تھا کیونکہ اس جتنے بچے مسجد اجاتے اور شرارتیں کرتے تھے لیکن وہ واحد بچہ تھا جو اپنے دادا کے ساتھ مسجد اتا انہیں کی طرح نماز پڑھتا اور ان کے ساتھ ہی گھر چلا جاتا کسی قسم کی کوئی شرارت وہ نہیں کرتا تھا اسی وجہ سے اسے کیسی نے منع نہیں کیا تھا بلکہ مسجد میں آنے والا ہر بندہ ہی اس کی تعریف ہی کرتا تھا۔

دیکھ رہی ہو ان باپ بیٹے کی حرکتیں۔۔۔ باہر لگی چارپائی پر بیٹھی صفیہ بیگم نے حیا سے کہا  
اجائے گے امی اپ پریشان نا ہو۔۔۔ حیا نے کہا

کیسے پریشان نا ہوں صبح گیارہ بجے اس نے دودھ پیا تھا اور اب تین بج رہے ہیں۔۔۔ وہ  
پریشانی سے بولی

اچھا چھوڑے کھلا دے گے اسے کچھ نا کچھ اور ویسے بھی وہ اتنا شریف نہیں کہ ابھی تک  
بھوکا رہے گا اپ مجھے اپنی جوانی کا کوئی قصہ سنائی۔۔۔ وہ انکا دل بھلاتی ہوئی بولی

کیا جوانی ساری زندگی تو تمہارے ابو سے ڈرتی آئی ہوں۔۔۔ وہ افسردگی سے بولی

کیا ابو اتنے سخت تھے۔؟؟؟ اسنے سنا تھا صائم سے

بہت زیادہ سخت تھے یہ تو نور کے ہونے کے بعد تھوڑا نرم پڑے ورنہ جو عادتیں انکی شروع میں تھی نا وہ بس میں ہی جانتی ہوں۔

لیکن امی اب ابو اتنے تبدیل کیسے ہو گے؟؟؟

میری جب نئی نئی ان سے شادی ہوئی تھی تو بہت غصہ کرتے رہتے تھے بات بات پر ڈانٹتے میں بہت دکھی ہوتی کبھی جب اپنی امی سے دکھ بانٹتی تو وہ یہی کہتی کہ دیکھنا جب خود کی بیٹی گی تو ٹھیک ہو جائے گا بس تم صبر کرتی رہو۔ وہ روکی حیا اسی طرح بہت غور سے انہیں سن رہی تھی

پھر نور پیدا ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ بدلتے بات بات پر غصہ اب بہت کم کر دیا تھا اور اب دیکھو کتنے بدل گے نور کی شادی کے بعد تو اور بدل گے ہیں۔۔۔ تیس سال ہو گے ہیں شادی کو۔۔۔ وہ پھر روکی حیا نے ماشاء اللہ کہا

ان تیس سالوں میں انہیں میں نے صرف دو دفعہ بہت بری طرح سے روتے دیکھا ہے۔۔۔

کب۔؟؟؟ حیا نے بے چینی سے ہو چھا



ایک جن ان کی امی یعنی میری ساس فوت ہوئی تھی تب یہ بہت روئے تھے اور دوسرا نور کی مہندی کی رات اتنا روئے کہ شاید ہی اس سے پہلے کبھی روئے ہو گئے۔ وہ خاموش ہوئی تھک گئی تھی بول بول کر اب وہ اتنی کمزور ہو گئی تھی کہ زیادہ بولتی تو تھک جاتی

امی پھر صائم اس طرح کیوں نہیں وہ تو بہت اچھے ہیں۔۔۔ اسے حیرانی تھی اس بات پر

صائم جب پیدا ہوا اور جوانی تک میں بس اسے یہی سبق پڑھاتی ائی کہ عورت تمہاری ماں بھی اور بہن کیسی دوسری عورت کے ساتھ وہی روایہ رکھنا جو تم اپنی عورت کے لئے چاہتے ہو۔۔۔

امی اب نہیں جانتی لیکن جب صائم پہلی واکی کمپنی میں کام کرتے تھے تو وہاں کی سب لڑکیاں یہاں تک کہ مرد بھی تعریف کرتے تھے کیونکہ سب جانتے تھے کہ پاکستان سے گے لڑکے کیسے ہوتے ہیں اور صائم کیسا ہے مجھے اسی وقت سمجھ آ گئی تھی کہ صائم کی تربیت ضرور کیسی ملکہ نے ہی کی ہے۔۔۔ وہ بہت مان سے بولی

بیٹا تربیت صرف لڑکی کی ہی نہیں لڑکے کو بھی دینی ہوتی ہم اپنی بیٹیوں پر تو ہزار پابندیاں لگا دیتے ہیں لیکن بیٹوں کو آزاد کر دیتے ہیں لیکن ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ باہر ایک مرد

نے نکلنا ہوتا ہے عورت تو گھر پر ہوتی ہے اور معاشرہ مرد دیکھتا ایک مرد کی اچھے اخلاق سے ہی اسکے گھر کی عورتوں کی اچھائی کا اندازہ ہو جاتا ہے

وہ خاموش ہوئی حیا ہاں میں سر ہلا رہی تھی

بس بیٹی اب اذلان کی تربیت بھی تمہارے ہاتھ میں ہے کیونکہ یاد رکھنا میری تمہارے ابو کی صائم کی باتیں ایک طرف ہوگی اور جو بات تم اسے بتاؤ گی وہ ایک طرف بچہ ہمیشہ اپنی ماں کی بات پر غور کرتا ہے اور بیٹی ہمیشہ اپنے باپ کی بات سے نصیحت پکڑتی ہے۔

ان شاء اللہ امی میں اذلان کو صائم کی طرح کی تربیت کروں گی۔

ان شاء اللہ۔۔۔ انہوں نے اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا جو بھی تھا انہیں اپنی یہ بہو بہت عزیز تھی وہ اپنے صائم کے لئے ایسی ہی بہو کی خواہشمند تھی

اپی تم یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔؟؟؟ اسے لانچ کے کونے میں بیٹھا دیکھ کر فاطمہ نے پوچھا اور لائٹ ان کی

اسنے انسو صاف کئے کچھ نہیں۔۔۔ وہ کہتی اٹھ کر صوفے پر بیٹھی تھی۔

فاطمہ بھی نیچے سے اٹھی اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھی

اسکی آنکھیں رونے کے باعث لال ہو چکی تھی۔۔۔

ہستے ہوئے چہرے جب روتے ہیں نا تو انہیں رونے کے لئے کیسی کے کندھے کی ضرورت نہیں ہوتی جس میں سر رکھ کر وہ رو سکے بلکہ انہیں تو گھر کے ایک ایسے کونے کی ضرورت ہوتی ہے جہاں وہ سکون اور خاموشی سے رو سکے جہاں کوئی انہیں دیکھنے والا نا ہو۔۔۔

اپنی تم کیوں رو رہی ہو ہر چیز میں اللہ کی مرضی ہوتی ہے میں بھی تو تمہارے ساتھ ہی ہوں میں تو نہیں روتی۔۔۔ وہ اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئی بولی

فاطمہ تم نہیں جانتی اس تاریخ کی اذیت کو میں جانتی ہوں میں نے سہی تھی نا یہ اذیت میں بہت اچھے سے جانتی ہوں میں چاہ کر بھی نہیں بھول سکتی۔۔۔ وہ روتی ہوئی بولی

لیکن اپنی یوں رونے سے سب کچھ ٹھیک تو نہیں ہو جائے گا نا۔۔۔

ہاں اب کچھ ٹھنک نہیں ہو گا اب بس ساری زندگی ہماری صبر کرتے ہی گزرے گی۔۔۔

اپنی نور کہتی ہے اللہ آزمائش انہیں پر ڈالتا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور اس آزمائش میں صبر وہی کرتے ہیں جو اللہ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ وہ آج بھی اپنی نور کی کہی باتیں نہیں بھولی تھی

نور کہتی ہے لیکن وہ صبر کی اذیت سے واقف نہیں ہے فاطمہ صبر صرف کہنے کو تو تین حرف ہیں لیکن یہ تین حرف کتنے بھاری ہوتے ہیں یہ صرف وہی جانتا ہے جو جھیلتا ہے۔۔۔ وہ بھگے سے لہجے میں بولی

اچھا اپنی اب رو تو نہیں نا میں بھی تو ہوں نا اس غم میں تمہارے ساتھ میں تو نہیں روتی میں تو ہر بار اللہ اے صبر مانگتی ہوں تم کیوں رورو کی خود کو اذیت دیتی ہو۔۔۔ اذیت تکلیف صبر دکھ یہ سارے میرے مقدر میں لکھ دئے گا ہے۔۔۔

اپنی ہم مقدر نہیں جانتے لیکن دعاؤں کے ذریعے اسے بدل ضرور دیتے ہیں اگر تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب تمہارا مقدر ہے تو کیوں نہیں دعا کرتی دعائیں تو تقدیریں بدل دیتی ہے۔۔۔ وہ خاموش رہی گہری خاموشی تھی ان کے درمان۔۔۔

یہ غم ایسا تھا کہ چاہ کر بھی ہیں بھالیا نہیں جاتا تھا



یہ ہستے ہوئے چہرے کے پیچھے روگ بہت گہرے ہوتے ہیں۔

اج ان دونوں نے چھٹی کی تھی یہ وہ تاریخ جس میں ان دونوں کے غم ایک بار پھر سے تازہ ہوتے تھے

بھائی اب تھکتے نہیں یہ ایک ہی جگہ پر بیٹھ بیٹھ کر اس کے سامنے والی چئیر پر بیٹی اشال نے پوچھا

کہاں ایک ہی جگہ بیٹھ بیٹھ کر ابھی ہی تو میٹینگ سے آیا ہوں اور ابھی ادھے گھنٹے بعد واپس جاواں گا

اچھا میں تو تھک گئی ہوں مجھے اپنا موبائیل دیں۔ وہ کہتی کرسی کی پشت سے ٹیک لگا گئی کیوں تمہارا اپنا کہاں ہے پھر خراب کر دیا کیا۔؟؟؟

نہیں ابھی زندہ ہے بس عنقریب مر جائے گا لیکن ابھی گھر بھول آئی ہوں

ہیمم لیکن دیہان رکھا کرو یہ چیز اب بھولنے کی نہیں ہے۔ وہ اسے موبائیل دیتا ہوا بولا



اپ کا موبائیل اچھا چلتا ہے۔۔۔ وہ مابائیل لیے ی ہوئی بولی

جانتا ہوں لیکن میں تمہیں یہ دوں گا نہیں۔۔۔ اس نے کہا

اسنے گھورا نہیں مانگتی جاپے کیا یاد کرے گے۔۔۔ وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی

لے کو گڑیا تم سے اچھا ہے یہ۔۔۔ وہ بولا

وہ مسکرائی ایک دم اپنے بھائی پر فخر محسوس ہوا بھائیوں کے بہن کو بولے گے الفاظ ہی کافی ہوتے ہیں اب چاہئے یہ الفاظ اچھے ہو یا برے۔۔۔

بھائی اج میں نے ہسپتال جانا تھا۔۔۔؟؟؟ موبائیل دیکھتے اسے یاد آیا۔۔۔

ہاں سہی یاد کروایا میں اپوٹمٹ لیتا ہوں موبائیل دو مجھے۔۔۔ وہ اسے موبائیل مانگتا ہوا بولا

اپ لینڈ لائن سے کال کر لے نا۔۔۔ منہ بناتی وہ بولی

اسنے گھورا اور لیمڈ لائن سے کال کی

اوکے۔۔۔ ساری بات کرنے کے بعد اخر میں یہ کہ کر اسنے کال بند کردی

کیا ہوا بھائی\_\_\_؟؟؟ اشال نے پوچھا

کچھ ہیں اج تمہاری ڈاکٹر لیو پر ہے\_\_\_ اسنے بتایا

کیا مطلب اج یہ دونوں بہنیں گئی کہاں پر ہیں فاطمہ بھی افس نہیں آئی اور ڈاکٹر سدرہ بھی ہاسٹل نہیں\_\_\_ وہ مشتوق انداز میں بولی

وہ خود حیران تھا فاطمہ کو اس کے ساتھ کام کرتے چھ سال ہو گئے تھے اور ہر سال وہ اس دن چھٹی کرتی تھی اور اب اس کی بہن بھی آخر کیا تھا اس دن جو وہ چھٹی کرتی تھی\_\_\_

اشال تم فاطمہ سے دوستی رکھو لیکن سدرہ سے میں بالکل بھی اجازت نہیں دیتا\_\_\_ اسکی بات کو نظر انداز کرتا وہ بولا

کیوں بھائی\_\_\_؟؟؟ اسنے حیرانی سے پوچھا آخر مسئلہ کیا تھا اس کے بھائی کو سدرہ سے

کیونکہ سدرہ اچھی لڑکی نہیں ہے\_\_\_

تو بھائی فاطمہ بھی تو اسی کی بہن ہے نا\_\_\_

ہاں فاطمہ اسی کی بہن لیکن وہ ایک اچھی لڑکی ہے لیکن سدرہ اچھی لڑکی نہیں ہے\_\_\_

پتہ نہیں بھائی وہ اپ کو کیوں نہیں اچھی لڑکی لگتی \_\_\_\_\_ وہ کہتی واپس سے موبائیل میں کچھ دیکھنے میں معصروف ہو گئی تھی \_\_\_\_\_

اسے لگا کہ شاید وہ کوئی ڈرامہ یا پھر کوئی اور چیز دیکھ رہی ہے

لیکن وہ تو کارٹون دیکھ رہی تھی وہ بھی ٹوم انیڈ جیری \_\_\_\_\_

وہ حیران ہوا اس کی بہن بائیس سال کی ہو کر کاٹون دیکھ رہی تھی

اشال یہ کیا ہے \_\_\_\_\_؟؟؟؟ وہ موابہل کی طرف اشارہ کرتا بولا

موبائیل ہے بھایا \_\_\_\_\_ سکرین نے نظریں اٹھا کر وہ بولا

نہیں جو تم دیکھ رہی ہو وہ کیا ہے \_\_\_\_\_

وہ کارٹون ہیں \_\_\_\_\_ وہ بہت عام سے لہجے میں بولی

تمہاری اتج ہے کارٹون دیکھنے کی؟؟؟

بھائی کہاں لکھا ہے کہ ہسنے کے لئے کوئی اتج ہوتی ہے \_\_\_\_\_

تو کوئی اور چیز دیکھ لو اگر ہنسنا ہے

بھائی اپ کو کیا لگتا ہے کہ آج کل سوشل میڈیا میں کسی ایسی چیز ہے جسے دیکھ کر ہم ہنس سکیں۔

کیوں اشال ہزاروں کمیڈی فیلز ہیں ڈراما ہیں۔

بھائی بہت ہیں لیکن اس قابل نہیں ہیں کہ میں کم از کم آپ کے سامنے بیٹھ کر وہ دیکھ سکوں انتہائی گند ہوتا ہے شرم آتی ہے خود سے بھی۔

وہ اسکی بات سن کر خاموش رہا وہ سہی بول رہی تھی آج کل ایسی کوئی فلم ڈرامہ نہیں جو ہم اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ سکے اگر غلطی سے دیکھ بھی لے تو خود سے ہی شرم آنے لگتی ہے۔

وہ اب سامنے رکھی فائیل میں معصروف ہو گیا تھا۔

وہ کاروٹوں دیکھ رہی تھی جب کال آنے لگی تھی

سید صاحب کا نام جگمگا رہا تھا۔ وہ جانتی تھی یہ کون ہے۔

بھائی اپنی کال ارہی ہے۔۔۔ اسے موبائیل پکڑاتی سہ بولی

اسنے نمبر دیکھا پھر اشال کا چہرہ جو اب ایک عجیب سا احساس دے رہا تھا

وہ اسے موبائیل پکرا کر سامنے لگے کمپیوٹر پر فالتوں میں معصروف ہوگئی تھی

اس نے چیئر دیوار کی جانب کردی تھی اور موبائیل کان سے لگایا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکی بہن مزید کیسی تکلیف سے گزرے۔۔۔

خبیث ادمی شادی میں نے کی ہے اور بدل تو گیا ہے۔۔۔ سلام کے بعد دوسری طرف وہ بھڑک گیا

تو نہیں بدلا تو کیا ہوا میں بدل گیا۔۔۔ وہ مسکرایا

بندہ کال ہی کر لیتا ہے۔۔۔ اسنے شکوہ کیا

یار معصروفیات ہی اتنی ہیں کیا کروں۔۔۔ زاریان نے کہا

ہاں معصروفیات دیکھنا۔۔۔

اچھا ناراض تو نا ہو مل کے گے۔۔۔



اج رات کو ملے گے \_\_\_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

اوکے \_\_\_\_\_ وہ بولا

اب اجانا رات کو اور ان ساروں کو بھی بتانا کہ اج شہنشاہ بندہ ٹریٹ دے رہا ہے \_\_\_\_\_

اوہ ماشاء اللہ شہنشاہ بندے کا اج دل کہاں سے اتنا برا ہو گیا \_\_\_\_\_

میرا تو ہو گیا اب اگلی باری جب تمہاری ہوگی تب پوچھو گا میں \_\_\_\_\_

اچھا سہہ ہے اب رات کو ملے گے \_\_\_\_\_ زاریان کا پی اے اکو اندر اتا دیکھ کر بولا کیونکہ  
اسکی میٹینگ کا ٹائم ہو گیا تھا

اوکے اللہ حافظ \_\_\_\_\_

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ اسنے کہا اور کال بند کر دی

اس نے اپنی چیئر کے پیچھے سے کوٹ اٹھایا ہاتھ میں موبائیل لیا اور ایک نظر اس پر ڈالی جو  
خاموشی سے کمپیوٹر پر لگی تھی

اسنے کچھ نہیں بولا بس خاموشی سے باہر نکل گیا تھا

اسنے دوستی بھی نبھانی تھی اور ایک اچھا بھائی بھی بنا تھا۔

وہ ایک وقت میں دو کشتوں کا مسافر بن رہا تھا۔

وہ باہر نکلا بھائی اپ کو کیا لگتا ہے اپ کے اس عمل سے میرا دل نہیں دھکا میرا دل اب درد سہنے کا عادی ہو چکا ہے۔

اس سے شیشے سے پار جاتا دیکھ کر اسنے سوچا۔

یار ایم زیٰ بتا تو نے کونسا جادو کیا جو فوراً سے تجھے تیری محبت مل گئی ایک میں ہوں جو پانچ سال سے ایک ہی لڑکی کی منتیں ترلے کر رہا ہوں۔ سامنے کی کرسی میں بیٹھا احمد بولا تھا

جادو نہیں کیا۔ وہ مسکراتا ہوا بولا تھا

تو پھر کیا کیا تھا۔؟؟؟؟ احمد نے پوچھا

دعائیں۔ ایک لفظی جواب دیتا وہ سب کو خاموش کر گیا تھا

تو کیا صرف دعاؤں سے ہی مل جاتا ہے سب \_\_\_ احمد نے کہا

ہاں دعائیں سب کچھ دلوا سکتی ہیں \_\_\_

لیکن یار میری تو ایک بھی دعا کام نائی \_\_\_

تو تو کرتا رہے آخر کبھی نا کبھی اہی جائے گی \_\_\_

ہو جائے اللہ کرے ایسا تاکہ اگلی ٹریٹ میری طرف سے ہو \_\_\_ احمد بولا

نہیں یار اگلی ٹریٹ زاریان کی بنتی ہے \_\_\_ فرقان نے کہا

اوائے مجھے کیوں گھسیٹ رہے کو مجھے کوئی شوق نہیں نا ٹریٹ لینا کا نا ہی دینے کا \_\_\_ زاریان نے کہا

تو بس شادی کر کنجوس ادی تیرے حصے کی ٹریٹ میں دے دوں گا \_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

پھر میں سوچو گا \_\_\_ اسنے مذاق میں کہا تھا

ویسے یار احمد تو پاگل ہے جو اتنے سال سے انتظار کر رہا ہے \_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

کیوں\_؟؟؟؟

یار تو لڑکی سے بات کیوں نہیں کرتا\_\_\_\_\_

یار کر چکا ہوں جو مجال ہے وہ میری ایک بھی سنتی ہوں کہتی یے بابا سے بات کرو جب ابا حضور سے بات کرتا ہوں تو کیا میں اپنی بہٹی نہیں دیتا عجیب کہانی ڈال رہے ہیں یہ باپ بیٹی\_\_\_\_\_

یار تو پاگل ہے میری بات مان

پہلے لڑکی سے بات کر پھر لڑکی کے ابا سے نہیں مانتے تو مرد کا بچہ بن اور لڑکی اغواہ کر اور نکاح کر رولا ہی ختم\_\_\_\_\_ اسنے کہا

بے شرم اس کی اپنی بھی دو بہین ہیں\_\_\_\_\_ زاربان اس کی کمر پر تھپہر رسید کرتا بولا

تو یار گھی جب سیدھی اگلی سے نانکلے تو اگلی ٹیرھی کرنی پڑتی ہے\_\_\_\_\_ معرقتی نے کہا

ویسے مشرودہ اچھا ہے\_\_\_\_\_ احمد سر ہلاتا کوا بولا

خبردار جو اگر تو نے اسکے مشورے پر عمل کیا\_\_\_\_\_ زاریان نے وارن کیا

یار ٹرائے کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔ احمد بولا

بہت حرج تیرا کچھ نہیں جائے گا مسئلہ اس کے لئے ہوگا اور اتنی ہی۔ محبت ہے تو کم از کم اسے غیر مردوں میں یوں ڈسکس نا کر۔۔۔ زاربان کو برا لگا مردوں کی محفل میں عورت کی بات کرنا

احمد خاموش رہا وہاں اب کوئی نہیں بولا تھوڑی دیر بعد مرتضیٰ نے ہی ماحول سہی کیا اور پھر سے باتیں وغیرہ شروع ہفتی تجی۔۔۔

رات کا گیارہ کا ٹائم تھا جب وہ واپس گھر آیا تھا۔۔۔

کمرے میں داخل ہوا اور حیران ہو گیا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا کہ اسکی نئی نویلی دولہن اس کا گھر آنے کا انتظار کر رہی ہو گی لیکن وہ تو سو گئی تھی بہت گہری نیند سوئی ہوئی تھی وہ۔۔۔

اے کاش اپ میرا انتظار کر لیتی۔۔۔ اسے دکھ ہوا تھا اسکی اس حرکت پر



اسنے اسکے لئے کیا کچھ نہیں کیا تھا اور اس صرف اس کا انتظار نہیں کر سکی تھی۔

وہ واشروم چلا گیا فریش ہو کر جب وہ باہر نکلا تو وہ دوسری طرف کڑوٹ کر چکی تھی وہ اہستہ سے بیڈ کے قریب آیا اور آرام سے لیت گیا کہی نیند ڈسٹرب نا ہو جائے وہ بیڈ کراوں سے ٹیک لگا کر بس سوچنے لگا کاش وہ انتظار کر لیتی پتہ نہیں ایک عجیب سا دکھ محسوس ہوا تھا اسے۔ لیکن

یہ بات وہ نہیں جانتا تھا کہ

وہ نور حیا تھی وہ انتظار کرنے والوں میں سے نہیں تھی۔

اور انے والا وقت ہر چیز کے لئے انتظار مانگ رہا تھا اظہار کے لئے انتظار ملن کے لیے انتظار سکون کے لئے انتظار خوشیوں کے لئے انتظار اب کے لئے انتظار کرنا تھا اب انتظار کرتا کون ہے؟؟؟ یہ دیکھنا ہے!!!

\*\*

صائم یار اللہ کا واسطہ اٹھ جائے اپ سے چھوٹا بچہ اٹھ کر مسجد چلا گیا ہے نماز پڑھنے اور اپ کی نیند ہی نہیں ختم ہو رہی۔

وہ ابھی وضو کر کے واشروم سے نکلی تھی واشروم جاتے وقت بھی وہ اسے دس دفعہ اٹھا کر گئی تھی اور ابھی بھی وہ اسے اتنی دفعہ ہی اٹھا چکی تھی۔

اٹھیں ورنہ پانی گرا دوں گی۔ اسے زور سے چھنچھوڑتی ہوئی بولی

اٹھ رہا ہوں۔ نیند سے بو جھل ہوتی آواز میں بولا

اٹھیں آج ذرا اب کہتی ہوں ابو کو کسے آپ کہ یہ نیٹ پاکستان آکر بہت ڈھیلے ہو گئے ہیں جب سے چھٹیاں کیا ہوگی بچوں کی طرح گھر رہے کر بگڑ گئے ہیں۔ غصے سے کہتی وہ اب جائے نماز بچھا رہی تھی۔

وہ نیند میں ڈوبی آنکھیں لے کر اٹھا پھر اسے دیکھا جو نماز پڑھ رہی تھی۔ وہ مسکرایا۔ پیشانی میں بکھرے بال اور کھلا گریبان وہ انتہائی پرکشش مرد تھا اس وقت کوئی بھی لڑکی اسے دیکھتی تو اپنا دل ہار جاتی۔

اگر اتنا ہی احسان کر دیا ہے اب ذرا سا اور احسان کرے اور اٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ سلام پھیرا اور اسے اسی طرح بیڈ پر بیٹھا دیکھا تو غصہ سے بولی

اٹھ رہا ہوں دماغ کی چٹنی بنا دی ہے شیطان بھی پاگل ہو کر بھاگ گیا تمہاری باتیں سن سن کر \_\_\_\_\_ وہ بیڈ سے اٹھتا ہوا بولا

ایک شیطان نہیں پتہ نہیں کتنے شیطان ہیں آپ کے ساتھ \_\_\_\_\_ وہ کہتی فرض کی نیت کی

وہ پانچ منٹ بعد گیلے چہرے سمیت باہر آیا \_\_\_\_\_

کہنیوں تک فولڈ کئے بازو کو نیچے کیا

مسجد جا کر پڑھے نماز \_\_\_\_\_ اسے دوسری جائے نماز ڈھونڈتا دیکھ کر وہ ورد کرنے کے درمیان بول گئی

پڑھ تو رہا ہوں جہاں بھی پڑھو \_\_\_\_\_

بڑا احسان کر رہے ہیں صائم صاحب آپ اگلے دو منٹ میں نکلے مسجد ورنہ دھکے دے کر نکالوں گی \_\_\_\_\_

کیا یار جماعت ہو چکی ہو گی اچھا نہیں لگتا بعد میں جا کر پڑھنا \_\_\_\_\_

ہاں تو گدھے گھوڑے پیچ کر نا سوتے نا جائے چلے \_\_\_\_\_ وہ اس کا بازو پکڑتی ہوئی بولی

اکر پوچھا گا \_\_\_\_\_ وہ کہتا باہر نکل گیا

پہلے اپنے ابو کے سوالوں کا جواب دینا پھر مجھ سے پوچھنا \_\_\_\_\_ وہ ہستی ہوئی خود سے بولی  
وہ مسجد گیا اور حیران ہوا اس کا صاحبزادہ دادا کی گود میں بیٹھا نیند میں جھول رہا تھا لیکن سو  
نہیں رہا تھا \_\_\_\_\_

اسے عجیب سی شرم محسوس ہوئی تھی کہ سب بیٹھے قرآن پاک پڑھ رہے تھے اور وہ ابھی  
جا کر نماز ادا کر رہا تھا \_\_\_\_\_  
نماز پڑھ کر وہ بس آنکھیں بند کر کے ہی مولوی صاحب کی باتیں سن رہا تھا \_\_\_\_\_  
ایک دم سے نیند کا جھٹکا لگا اور اسکی گردن نیچے ہوئی ہڑبڑا کر اسنے گردن اٹھائی اور ارگرد  
دیکھا \_\_\_\_\_

حیا سہی کہتی ہے میں پاکستان اکر بگڑ گیا ہوں \_\_\_\_\_ اسنے سوچا لیکن نیند ابھی ابھی اتنی ہی  
زیادہ آئی ہوئی تھی \_\_\_\_\_

وہ اپنے بیٹے پر حیران تھا کہ کیسے وہ پانچ سال کی عمر میں صبح نماز کے لئے اٹھ گیا تھا \_\_\_\_\_

وہ حیا کے ساتھ ہی اٹھ گیا تھا جیسے الارم بجا اسکی انکھ بھی کھل گئی

بیان سننے کے بعد وہ لوگ گھر آگے گھبراتے ہوئے ابونے بھی لیکچر دیا کہ صبح کی نماز کتنی ضروری ہے بہت سمجھایا وہ بھی بس گردن جھکان کر جی ابو جی کرتا رہا لیکن دل میں بس ایک ہی بات ارہی تھی کہ اتنی صبح اٹھا نہیں جاتا نا گھر آکر فاروق صاحب کوئی کتاب لے کر باہر صحن میں ہی بیٹھ گئے امی اندر کمرے میں بیٹھی قرآن پڑھ رہی تھی وہ اور اذالان اپنے کمرے میں آئے۔

حیا قرآن پڑھ کر اب اسے بند کر کے دعا مانگ رہی تھی۔

اذالان نے اتے ساتے ہی اپنی ماں کے گال چومے۔

جواب اسنے بھی دعا کر کے اسے پیار کیا۔

وہ بیڈ پر دوبارہ لیٹ چکا تھا۔

اذالان بابا نے قرآن پڑھا تھا کیا؟؟؟ اسنے اپنی گود میں بیٹھے اذالان سے پوچھا

ہاں بد تھوڑا شا پڑا تا (ہاں بس تھوڑا سا پڑھا تھا)



تھوڑا سا ہی پڑھا چلو پڑھا تو سہی۔۔۔ اسکے بال بگاڑتی ہوئی بولی

ٹچ مت کرنا مجھے۔۔۔ وہ بولا

اوکے نہیں لگاتی۔۔۔ وہ اب اذلان کے بال سیٹ کر رہی تھی

یار پرا پرا ہاتھ لگانا۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھا اور کراون سے ٹیک لگائی

وہ مسکرائی نہیں نہیں لگاتی ہاتھ۔۔۔

کل سے آلام لگا کر میرے تکیہ کے نیچے رکھ دینا۔۔۔ وہ بولا

اپکو الارم کی آواز تب تک نہیں آئی گی جب تک آپکے موبائیل میں لڈو جیسی نحوست  
ہے۔۔۔

یار اب اس بیچاری کو بیچ میں کیوں لا رہی ہو۔۔۔

وہ بیچاری ایک نمر کی منحوس ہے۔۔۔

وہ کچھ نا بولا اگر زیادہ وکالت کرتا تو لڈو ہی آج موبائیل سے اڑ جانی تھی اسی لئے خاموش  
ہو گیا

ماما اپ تو پتہ اہ اد لمبی داری والے اتل بول لے تھے کہ یہ موبائیل فتنہ ہے (ماما اپ کو پتہ ہے آج لمبی داڑھی والے انکل بول رہے تھے کہ یہ موبائیل فتنہ ہے)

ہاں میرا بچہ وہ سہی بول رہے تھے۔۔۔ وہ اسے پیار کرتی ہوئی بولی

ماما بش آج شے میں کالتون موبائیل پل نئی دیدھو دا (ماما بس آج سے میں کارٹون موبائیل پر نہیں دیکھو گا)

جی میرا بیٹا کتنا سمجھدار ہے ماشاء اللہ۔۔۔ اسے فخر محسوس ہوا

میں تی وی پل دیدھ لوں گا کالتون (میں ٹی وی پر دیکھ لوں گا کارٹون)

اسے ایک دم سارا فخر ختم کر دیا اسے لگا کہ اس کا بیٹا پکا کارٹون سے بائیکاٹ کر رہا ہے لیکن وہ تو موبائیل سے بائیکاٹ کر رہا تھا

ہاں دیکھو کتنا سمجھدار ہے تمہارا بیٹا۔۔۔ دوسری طرف کڑوٹ کئے وہ اسکی طرف مڑ کر بولا

اپ سے تو سمجھدار ہی ہے کم از کم۔۔۔ اسنے کہا

بیگم یہ مجھ سے بہت زیادہ ہی سمجھدار ہے۔ وہ کہتا واپس سے دوسری طرف منہ کر کے لیٹ گیا

اچھا اب چلو او میں اپ کو نہلاؤں پھر کپڑے چینج کر کے ناشتہ بنائے۔ وہ اسے اٹھاتی ہوئی بولی

لائٹ اف کر دو۔ انکھیں بند کرے وہ بولا

اسنے لائٹ اف کی اور کھڑکی سے پردے ہٹادے۔

اف کیا فائدہ لائٹ بھی ان ہی کر دو۔ وہ روشنی اندر اتا دیکھ کر اس سے بولا

بجلی اتنی سستی نہیں جو دن کو بھی لائٹ ان رکھے۔ وہ کہتی اذلان کو واشروم لے گئی

بول تو اسے رہی ہیں میڈم جیسے سارا بیل تو یہی دیتی ہو۔ وہ منہ پر تکیہ رکھ کر سونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کا صاحبزادہ پانی سے اتنا خوش تھا کہ چیچیں مارتا پانی سے کھیل رہا تھا۔

تھک ہار کر اسنے حیا کا تکیہ اٹھایا اور کانوں پر رکھا۔

لیکن اسکی چیخیں تکیہ کو بھی چیرتی ہوئی اسکی کانوں میں پڑ رہی تھی۔

کل سے ان شاء اللہ ضرور فجر کی نماز ادا کرنے ماجسد جاوں گا اور ظہر کی نماز پرھ کر اوں  
گاکم از کم وہاں بندہ سکون سے سو تو سکتا ہے۔۔۔ اسنے پکا ارادا کیا تھا کل یہی کام کرنا  
ہے۔

کہی جارہی ہیں؟؟؟ اسے شیشے کے اگے کھڑا حجاب کرتا دیکھ کر اسنے پوچھا

جی امی کے گھر جارہی ہوں۔۔۔ اسنے بتایا

کیا مطلب کل ہی تو گے تھے۔۔۔ اسے حیرانی ہوئی

کیا مطلب کل گے تھے اپ بھی تو اپنے گھر رہتے ہیں میں نے کچھ بولا۔۔۔ اسے غصہ آیا  
اسکی بات پر

وہ بات ٹھیک ہے لیکن اب اپکا گھر یہ ہے۔۔۔

نہیں میں وہاں پیدا ہوئے ہو بڑی ہوئی اور اب کیسے یہ میرا گھر ہو گیا۔۔۔؟؟

نور حیا لڑکی جس گھر میں شادی کرتی ہے وہی اسکا گھر ہوتا ہے۔

ہوتا ہوگا لیکن میرا نہیں ہے۔۔۔ اسنے بات ختم کرنا چاہے

کیا مطلب نہیں ہے کیا آپ ساری زندگی یونہی ڈیلی جائے گی؟؟؟

ہاں جاوگئی آپ منع کر سکتے ہیں مجھے؟؟؟

ہاں میں کر سکتا ہوں منع شوہر ہوں حق ہے مجھے یہ۔۔۔ اسے غصہ آیا

کر کے دیکھائے میں بھی دیکھتی ہوں۔۔۔ اسنے چیلنج کیا

نور حیا آپ میرے صبر کو مت آزمائیں۔۔۔ آج اسے معلوم ہوا مرد واقعے اپنی پسندیدہ

عورت کے سامنے کتنا مجبور ہو جاتا ہے

میں نہیں جانتی بس مجھے امی کے گھر جانا ہے۔۔۔ اسنے ضد کی

نور حیا بات کو سمجھے روز روز یوں جانا اچھا نہیں لگتا۔۔۔

کیوں نہیں اچھا لگتا ہاں آپ بھی تو روز اتے ہیں گھر۔۔۔



اپ میرا اور اپنا مقابلہ کیوں کر رہی ہیں \_\_\_\_\_ وہ عاجز ہو گیا تھا

کر رہی ہوں مقابلہ کیوں ساری ازادی اپکو حاصل ہے \_\_\_\_\_

او کے معاملہ ختم کرتے ہیں کل چلی جائے گا \_\_\_\_\_ وہ بولا

نہیں میں انج ہی جاؤں گی اور ابھی جاؤں گی \_\_\_\_\_ اس نے پرس اپنے کندھے پر لٹکایا

نورحیا اپ کی عزت کرنا اپ سے محبت کرنا مجھ پر فرض ہے لیکن میں اس محبت میں ابھی

اتنا اندھا نہیں ہوا جو غلط سہی بھول جاؤ \_\_\_\_\_

میں نے کہا تھا محبت کرے نا کرتے اب احسان کیوں جتلا رہے ہیں \_\_\_\_\_ وہ بہت بے رحمی

سے اس کے دل میں خنجر کھوپ رہی تھی

او کے جائے \_\_\_\_\_ وہ ہاتھ سے اشارہ کرتا بولا

بس سارا مان تو یہی ختم ہو گیا تھا اب کیا فائدہ بحث کا \_\_\_\_\_

ڈاکو منٹس لیے جارہی ہوں اپنے کوئی شوق سے نہیں جارہی \_\_\_\_\_ وہ غصہ سے کہتی زور سے

دروازہ بند کرتی ہوئی بولی

وہ بس خاموش ہو گیا دل دکھ گیا تھا۔۔۔ اسے لگا محبت اتنی آسانی سے مل جاتی ہے ہاں محبوب  
آسانی سے مل بھی جائے لیکن محبت آسانی سے نہیں ملتی وہ آزماتی ہے لہجوں سے یادوں سے  
پسندیدہ شے سے

وہ نیچے لان میں نورن بیگم کے ساتھ بیٹھا تھا جب وہ نورین بیگم سے اجازت لینے آئی  
تھی۔۔۔

انٹی میں امی کے گھر کچھ ضروری ڈاکو منٹس لینے جا رہی ہوں۔۔۔ اس نے کہا

اوکے بیٹا جاؤ۔۔۔ انہوں نے مسکرا کر کہا

اکیلی جا رہی ہو۔۔۔ مرتضیٰ کو وہی اپنی جگہ پر بیٹھا دیکھ کر انہوں نے پوچھا

جی۔۔۔

مرتضیٰ تم کیوں نہیں جا رہے بیٹا؟؟؟؟

مجھے اچھا نہیں لگتا روز روز جانا۔۔۔ وہ بس اتنا ہی بولا

بیٹا ڈریور لے جاو ساتھ۔۔۔ وہ مرتضیٰ کے انداز سے جان گئی تھی کہ ضرور کچھ ہوا ہے اس لئے زیادہ اصرار نہیں کیا

جی انٹی گاڑی لے کر جا رہی ہوں۔۔۔ وہ انہیں گاڑی کی چابی دیکھاتی ہوئی بولی

تو بیٹا ڈریوار کو بھی لے جاتی۔۔۔

نہیں انٹی مجھے اپنی ڈریونگ کے علاوہ کیسی پر بھروسہ نہیں تھوڑی دیر تک اجاؤں گی واپس اللہ حافظ۔۔۔ وہ کہتی وہاں سے چلی گئی

مرتضیٰ کیا کوئی بات ہوئی ہے۔۔۔ وہ اب اسکی طرف متوجہ ہوئی

اسنے انہیں دیکھا۔۔۔ ماما وہ سمجھتی ہے کہ میں محبت کر کے اس پر احسان کرتا ہوں۔۔۔

تو تم یقین دلاؤ نا اسے کہ تم احسان نہیں کرتے۔۔۔

ماما وہ میری سنتی ہی نہیں ہے۔۔۔

مرتضیٰ محبوب کا مل جانا اسان ہے لیکن محبوب کی محبت ملنا اسان نہیں محبت پر طرح کے امتحان لیتی ہے اس میں پریشانی والی بات نہیں ہے بس تم نے جیسے محبوب حاصل کیا ہے ویسے ہی محبوب کی محبت بھی حاصل کر لینا۔

وہ گردن جبکا کر بس سنتا رہا۔

جاو جا کر کال کر کے پوچھو اس سے کہ وہ پہنچی یا نہیں؟ اسے خاموش بیٹھا دیکھ کر انہوں نے کہا

میں کیوں کال کرو مجھ سے پوچھ کر نہیں گئی تھی۔^^

مرتضیٰ بچے اللہ نے مرد کا درجہ بڑا رکھا اس لئے نہیں کہ وہ روب جمائے بلکہ اس لئے کہ وہ اپنی عورت کی حفاظت کرئی عورت بہت نا سمجھ ہوتی وہ غلطی کرتی ہے اور معافی مانگ لیتی ہے لیکن مرد اتنا نا سمجھ نہیں ہوتا تم اسے پیار سے سمجھاؤ۔

وہ ابھی بھی بس گردن جھکائیں انکی باتیں سنتا رہا

اور اُمیدہ اپنا اور اس کا کوئی بھی معاملہ کیسی تیسرے سے ڈسکس نہیں کرنا ہے تم مجھ سے کر لینا اگر خود کو پرسکون کرنا چاہو لیکن کیسی دوست زاریاں تک کو بھی نہیں بتانا کہ تمہارے اور اسکے درمیان کیا معاملات ہیں۔۔۔

اچھا ماما۔۔۔ وہ کہتا چیئر سے اٹھا۔

کال کرنا اسے۔۔۔ انہو نے پیچھے سے کہا

وہ پیچھے مڑا اور گردن ہاں میں ہلا کر واپس اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

نور خیریت ہے نا۔۔۔ صفیہ بیگم نے اسے دروازے میں کھڑا دیکھ کر پوچھا

اج ان کا۔۔۔ دل واقعی پریشان ہو گیا تھا کیونکہ اج وہ بھی ساتھ نہیں تھا

کیوں امی یہاں آنے کے لئے لازمی کیسی افت کا انا ضروری ہے۔۔۔ وہ اندرائی ہوئی بولی

نہیں تمہارا شوہر کہاں ہے؟؟؟

گھر پر۔۔۔ کہتی وہ اپنے کمرے میں گئی۔۔۔



نماز کا وقت تھا اس لئے ابو گھر میں نہیں تھے جانتی تھی وہ

نور سچ سچ بتاؤں کیا معاملہ ہے۔۔۔

امی کما مطلب کیا معاملہ میرا گھر ہے میں جب مرضی اہ اسکتی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے اسکتی ہوں لیکن طریقہ ہوتا ہے اب تمہارا پہلا گھر وہ ہے

امی کیا شادی کے بعد لڑکی کا کوئی گھر نہیں رہتا۔۔۔

نور تم بات کو دوسری جانب مت لے کر جاو بات اتنی ہے کہ تم اب اپنے شوہر کے ساتھ  
یہاں اتنی اچھی لگتی ہو بس۔۔۔

اور جب شوہر ہی نامانے تو کیا کرے بندہ۔۔۔ اپنی الماری کی طرف اتی وہ بولی

تو سکون سے وہی کرنا چاہئے جو شوہر بولے۔۔۔

ہاں شوہر کنویں میں چھنلاگ لگانے کا کہے تو لگا دے بندہ۔۔۔ اپنی چیزیں الماری سے باہر  
نکالتی وہ بولی

ہاں لگا دوں شوہر مجازی خدا ہوتا ہے نور اس کی عزت باپ سے پہلے کرنی ہوتی ہے۔۔۔

لیکن میرے باپ سے اگے کوئی مرد نہیں ہے چاہئے وہ بھائی ہو یا شوہر۔۔۔

نور نور اگر تمہارا یہی حال رہا تو مشکل ہو جائے گا تمہارے لئے۔۔۔

ہو جائے مشکل میری زندگی پہلے بہت اسان تھی۔۔۔

کونسی تکلیف تھی تمہیں۔۔۔ انہیں اب سہی غصہ آیا

اپ کو میری کوئی تکلیف نظر نہیں آتی۔۔۔ اپنی فائل میں کاغذات ڈالتی وہ بولی

نور خدا کا شکر ادا کرو جس نے تمہیں اتنا اچھا شوہر اتنا اچھا گھر دیا نا شکری مت کرو ورنہ اللہ چھین لے گا۔۔۔

ابو اے تو انہیں بتا دینا کہ ان کی بیٹی ائی تھی اور اب اسکی یہاں کوئی جگہ نہیں ہے یہ بھی بنا دینا۔۔۔ وہ کہتی دروازے کی طرف ائی

نور تم کب ائی۔۔۔ حیا جو ابھی نماز پڑھ کر کمرے سے ائی تھی اس نے پوچھا

ائی تھی اور واپس جا رہی ہوں۔۔۔ وہ کہتی روازہ کھول کر باہر نکل گئی

کیا ہوا امی؟؟؟؟ اسنے صفیہ بیگم سے پوچھا

کچھ نہیں ہوا بس چھوڑو تم اسے \_\_\_\_\_ وہ کہتی دروزہ بند کیا

ٹھیک ہے میری کوئی جگہ نہیں ہے اس گھر میں اللہ کرے مر جاو پھر میرے جنازے میں  
اکر روئے گے \_\_\_\_\_ وہ غصہ سے خود سے بڑبڑاتی گاڑی سٹارٹ کی

گاڑی میں بیٹھی تو کال آئی دیکھا تو وہ تھا  
بغیر کچھ لگی لیٹی کہ اسنے کال کاٹ دی اس نے دوسری بار کی پھر اسنے کاٹ دی اور پھر  
تیسری بار بھی کاٹ دی \_\_\_\_\_  
پھر کوئی کال نہیں آئی \_\_\_\_\_

انہوں چوتھی کال نہیں کر سکتا تھا کیا \_\_\_\_\_ اسے پھر غصہ آیا  
اللہ کرے بس مر جاو جان چھٹ جائے گی اپ سب کی میرے سے \_\_\_\_\_

وہ غصے سے رو رہی تھی ساتھ ساتھ خود سے ہی عجیب عجیب سوچے سوچتی وہ گاڑی چلا رہی  
تھی انکھیں رونے باعث بھیگی ہوئی تھی \_\_\_\_\_

وہ اپنے رونے میں اس قدر مگن تھی کہ سمجھ ہی نا آیا کہ کہاں جا رہی ہے

غصہ انسان کی عقل کھا جاتا ہے اور یہی بات اس کے ساتھ تجھی انتہا کا غصہ تھا اس میں ٹھیک ہے اللہ جی اب بس میں کبھی نہیں جاؤں گی اس گھر میں میرا کوئی گھر نہیں سہی کہتے ہیں لڑکی کا کوئی گھر ہوتا ہی نہیں اس کا گھر صرف ایک قبر ہی ہوتی ہے

انسو صاف کئے گاڑی ایک جھٹکے سے روکی۔۔۔ اور پھر ایک مرد سامنے والی گاڑی سے باہر نکلا جس کی گاڑی کا اگلا حصہ وہ اپنی گاڑی کے ساتھ مار کر برباد کر چکی تھی۔۔۔

ہائے مس سدرہ۔۔۔ ضرار ریسپشن میں اسے کھرا دیکھ کر اسکی طرف اتا بولا

کیا ہوا کہاں درد ہو رہا ہے؟؟؟؟

کہی بھی نہیں۔۔۔ وہ حیرانی سے بولا

تو پھر اتے ساتھ ہائے کیوں کہا؟؟؟

وہ کچھ نا بولا

مسلمان ہونا تو سلامتی کچھ جو \_\_\_\_\_ اسنے کہا

اوکے مس سدرہ اسلام علیکم

وعلیکم اسلام

کہاں تھی اپ کل ؟؟؟؟

کیوں ؟؟؟؟ ابرو اچکا کر پوچھا

ویسے ہی کولینگ ہیں ہم سوچا پوچھ لوں سب خیریت تھی نا \_\_\_\_\_

کولینگ ہیں تو کولینگ رہے میرا باپ مت بنیں \_\_\_\_\_ وہ کہتی اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اگے کی طرف چلی گئی

وہ بس حیرانی سے اسکی پیٹھ دیکھتا رہے گیا \_\_\_\_\_

کوئی بات نہیں میڈم ساری اکڑ نکال دوں گا ایک دفعہ ہاتھ تو چڑھو \_\_\_\_\_ وہ دل میں سوچتا اپنے روم کی طرف چلا گیا

وہ وہاں کا ڈاکٹر تھا جیسے سب ڈاکٹر ضرار کہتے تھے \_\_\_\_\_



بس ایک وہ تھی جو اسے ہسپتال کا سبب سے لو فر لڑکا سمجھتی تھی اور اسکے منہ پر بولتی تھی۔

باہر نکلے محترمہ۔ ڈرائنگ سیٹ پر انگلی سے شیشہ بجاتا وہ مرد بولا

دل سوکھے پتے کی ماند لرز گیا

وہ بندہ شکل سے ہی بہت غصے والا دیکھ رہا رہا تھا

درد شریف پڑھا اور باہر نکلی

محترمہ اگر چلانا نہیں اتی تو کیوں باہر نکل اتی ہیں۔ وہ بندہ بولا

ایکسیوزمی مسٹر میرے پاس ڈروینگ لائسنس ہے۔

دیکھائیے۔ وہ بندہ بولا

میں اپکو دیکھانے کی پابند نہیں۔ وہ بولی

میڈم اپ تب تک یہاں سے نہیں جاسکتی جب تک اپنا لائسنس نہیں دیکھائی گی۔

لائسنس اسکے پاس تھا بلکہ ابھی ہی وہ لای تھی لیکن اس میں اس کا نام فون سب لکھا تھا اس لئے وہ اسے نہیں دیکھا تھی تھی

وہ جانتی تھی کہ ہر کوئی سید مرتضیٰ علی شاہ نہیں جو پرسنل ڈیٹا با حفاظت اس تک پہنچا دیتا۔

کتنا خرچہ ایا ہے میں دیتی ہوں۔؟؟؟؟ معاملہ ختم کرتی وہ بولی

مجھے بس یہ جانا ہے کہ آپکے پاس لائسنس ہے۔؟؟؟ وہ بندہ بولا

مسٹر مسئلہ کیا ہے میرے پاس ہو کہ نہیں بس خرچہ بتائے اس کا جو میں نے اپکا نقصان کیا۔ اسے اگے ہی غصہ تھا اور اب یہ عذاب

نہیں بتائی مجھے ورنہ میں انجھی پولیس بلواتا ہوں۔

پولیس کی نام پر وہ کانپ گئی تھی

ارد گرد لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے تھے

ایک منٹ میں کال کرتی ہوں گھر پر۔۔۔ وہ کہتی اپنے بیگ سے موبائیل نکلا۔۔۔

صائم کا نمبر مالیا لیکن وہ موبائیل سائلنٹ پر لگا کر مسجد میں سویا ہوا تھا

ابو کا موبائیل خراب تھا

بس ایک وہی بچا تھا اس کا محرم اسنے اسی کا نمبر ملایا

دل عجیب سی شرمندگی میں گھیرا

اسلام علیکم۔۔۔ ایک ہی کال کرنے پر دوسری طرف اپنے لپٹ ٹاپ پر کام کرتے مرتضیٰ

نے اکل اٹھای

وعلیکم اسلام۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

کیا آپ فری ہیں؟؟؟ سائڈ پر جاتی اسنے پوچھا

نہیں بڑی ہوں لیکن آپ بتائیں کیا کام ہے۔۔۔

پلیز میں آپکو ایک جگہ کی لوکیشن سینڈ کرتی ہوں آپ وہاں اجائے پلیز۔۔۔

کیوں کیا ہوا خیریت ہے ناسب اپ ٹھیک ہی؟ وہ پریشان ہوا

اپ بس اجائے نا وہاں پر۔۔۔ وہ بھگے سے لہجے میں بولی

اچھا میں ارہا ہوں۔۔۔ وہ کہتا اٹھا اور گاڑی کی چابی اگے اتنی اٹھائی اور سیڑھیاں پھلانگتا

وہ گاڑی لے کر اسکے بھیجے گے اڈریس پر گاڑی ڈالی

میرے شوہر ارہے ہیں۔۔۔ ہجوم کے درمیان اتے اسنے کہا

کتنا مان تھا نا اس جملے میں کتنی اپنائیت تھی اللہ کیوں صبح میں اتنی بول گئی؟؟؟؟ بے اختیار  
اسے اپنی باتیں یاد اتی

صرف پانچ منٹ بعد وہ وہاں ہجوم کے درمیان کھڑا اس مرد سے معاملہ رفعہ دفعہ کر رہا تھا

اتے ساتھ ہی اس نے اسے اپنی گاڑی میں بیٹھا دیا تھا اور خود وہ اس مرد سے بات کر رہا تھا

وہ گاڑی میں بیٹھی بس اسے ہی دیکھ رہی تھی جو کچھ باتیں کر رہا تھا کبھی ہاتھ کے ہشارہ کرتا

یا اللہ بس انج بچالیں۔۔۔ اسنے دعا کی

تھوڑی دیر بعد وہ اس مرد سے ہاتھ ملا کر گاڑی کی طرف آیا۔۔۔

انہوں ہاتھ ملا رہا جیسے پچھڑا بھائی ہو

اسے غصہ آیا اس کا ہاتھ ملانا

وہ خاموشی سے گاڑی میں آکر بیٹھا گاڑی سٹارٹ کی

اس گاڑی کا کیا ہوگا۔۔۔ نور نے

پوچھا

کچھ نہیں میکنک لے جائے گا۔۔۔ گاڑی چلاتے اسنے کہا

زیادہ خرچہ ایے گا نا؟؟؟؟ اسنے پوچھا

پتہ نہیں لیکن اپ ٹینشن نا لے۔۔۔

وہ خاموش ہوگی وہ بھی کچھ نہیں بولا بس گہری خاموشی تھی گاڑی میں نا اس نے سوری بولا

نا ہی اسنی زحمت کی

جب تو جھک جانے کا نام ہے جس محبت میں انا ہو وہ محبت محبت ہی نہیں ہوتی



فاطمہ مجھے بتاؤں اس کا کیا کرنا ہے۔۔۔

یار اس فائیل کا۔۔۔ ہاشر نے پوچھا

پاگل ادمی اس معاملے کو تو سر نے کباڑ میں ڈالنے کا بولا تھا اور تم اس کے ساتھ سر کھپا  
رہے ہو۔۔۔ فاطمہ نے کہا

نا کرو یار۔۔۔ وہ دھکے سے انداز میں بولا

پورے کے پورے پاگل ہو۔۔۔

تمہیں پتہ ہے صبح سے اس کے ساتھ لگا ہوں۔۔۔

تو پوچھ لیتے کیسی سے۔۔۔ کمپیوٹر سے نظریں اٹھا کر اسنے کہا

بس عقل ہی نہیں اپنی۔۔۔

عقل ہوتی تو اتنی۔۔۔ وہ مسکرایا

فاطمہ کیا تم میرا ایک کام کردوں گی\_\_\_؟؟؟

ہاں بولو اگر پوسٹل ہوا تو ضرور\_\_\_ وہ اسکی طرف متوجہ ہوتی بولی

یار میری سٹر کا اپریشن ہے اسے ہاسپٹل میں جس میں تمہاری بہن ہوتی ہے یار کچھ کرو اسے  
کہو اتنے پیسے مانگ رہے ہیں تم جانتی ہو ہماری سیلیرز کتنی ہیں اور میری بہن بہت  
سیریس\_\_\_

اچھا تم پریشان نا ہو میں کہو گی اس سے\_\_\_

اوکے تھینکس\_\_\_ وہ مسکرا کر کہتا اپنے کیبن کی طرف چلا گیا\_\_\_

ہائے اللہ جی کہاں پائے جاتے ہیں امیر بندے یہاں اس دفتر میں تو سب ہی مجھ سے بھی  
گئے گزر رہے ہیں\_\_\_

ہائے کہاں میرے فیوچر کے غریب بندے\_\_\_ وہ اپنے دل میں کہتی واپس سے اپنے کمپیوٹر  
پر جھک گئی\_\_\_

گاڑی میں اسی طرح خاموشی تھی۔

ایم سوری۔ نظریں جھکا کر وہ بولی

وہ کچھ نا بولا بس خاموشی سے گاڑی چلاتا رہا

سورمی پلینز۔ وہ پھر سے بولی

کس لئے۔ اسنے کہا

وہ حیرانی سے اسے دیکھا

صبح جو بولا یقین کرے پتہ ہی نہیں چلا کیا بول گئی۔

نور حیا مجھے اپکی سوری نہیں چاہئے مجھے بس اتنا ہی چاہیے کہ اپ اپنے جذبات پر قابو کرے

میں برداشت کر گیا کوئی دوسرا بالکل برداشت نہیں کرے گا۔

سوری نا۔ پھر سے کہا

اوکے بٹ نیکسٹ ٹائم سوری نہیں چلے گا۔

پھر کیا چلے گا \_\_\_\_\_ اپنے انسو صاف کرتی وہ بولی

بتاؤں گا \_\_\_\_\_ وہ مسکرایا

کہاں جارہے ہیں ہم؟؟؟

گھر \_\_\_\_\_ اسنے بتایا

نہیں گھر نہیں جانا \_\_\_\_\_

پھر کہاں جانا ہے اپ نے \_\_\_\_\_

بس کہہ بھی \_\_\_\_\_

اچھا چلے میں اچکو اج اپنی پسندیدہ جگہ لے کر جاتا ہوں \_\_\_\_\_

وہ بس راستہ دیکھ رہی تھی جس راستے سے وہ لے کر اسے جارہا تھا \_\_\_\_\_

س تھوڑی بہت باتیں کرتے اور پھر خاموش ہو جاتے \_\_\_\_\_

\*\*

یہ اپکی فیورٹ جگہ ہے ہیمم؟؟؟اپنے ارگرد چھائی گہری خاموشی کو دیکھ کر وہ بولی

ہاں یہ میری سب سے پسندیدہ جگہ ہے۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا بولا

مجھے تو کہی سے بھی اچھی نہیں لگی۔۔۔ ناک چڑھاتی وہ بولی

یہ جگہ ہر کیسی کو اچھی نہیں لگتی۔۔۔

تو پھر آپ کو کیوں اچھی لگتی ہے۔۔۔ اسکے ساتھ چلتی وہ وہ بولی

پتہ نہیں یہاں کی خاموشی گھنے درخت ایک عجیب سا سکون دیتے ہیں مجھے۔۔۔

میں اسلام آباد میں پیدا ہوئی بس ایک مرتبہ ٹریل پر آئی تھی اور آج آپ کے ساتھ ارہی ہوں۔۔۔ اسنے بتایا

اپکو کیوں نہیں پسند یہ جگہ؟؟

عجیب بے رونقی سی جگہ ہے ڈر لگتا ہے۔۔۔

وہ اسکی بات پر مسکرایا کیا میرے ساتھ بھی ڈر لگ رہا ہے؟؟؟؟؟



ظاہری سی بات ہے اب اب کوئی ایسی مخلوق تو نہیں جس کے ساتھ میں بے فکری سے چل سکو۔۔۔ وہ راستے میں اے پتھر کو ٹھوکر مارتی انتہائی بے فکری سے بولی

ایک بات پوچھو؟؟؟ اسکی بات پر وہ بہت دلگرفتہ ہو کر بولا

ہیمم پوچھے۔۔۔

کیا آپکو کبھی مجھ سے محبت ہوئی چلے محبت محسوس ہوئی کبھی۔۔۔؟؟؟

اسکے سوال پر اس نے اسے دیکھا محبت اتنی آسانی سے نہیں ہوتی محبت ہونے کے لئے سالوں لگتے ہیں اور جب ہوتی ہے تو ایک لمحے میں ہو جاتی ہے۔۔۔

کیا آپ کی زندگی میں وہ لمحہ آیا؟؟؟

نہیں۔۔۔ بے غیر اسے دیکھے وہ بول گئی

محبت نہیں تو اعتبار کرتی ہیں مجھ پر۔۔۔؟؟؟ اس کا دل بہت بری طرح سے ٹوٹا

اعتبار ہے تو آج آپکے ساتھ یوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے اس انجان اور خوفناک راستے پر چل

رہی ہوں۔۔۔

وہ مسکرایا محبت نا سہی اعتبار تو ہے۔۔۔

بس ایک دن وہ لمحہ بھی اجائے گا کیونکہ جہاں اعتبار ہو وہاں محبت بھی جلد ہو جاتی ہے۔۔۔ اسنے کہا

کیا آپ کو لگتا ہے زندگی جینے کے لئے محبت بہت ضروری ہے؟؟؟؟

اس کا سوال عجیب تھا بے حد عجیب

آپ۔ کو کیا لگتا ہے انسان محبت کے بغیر زندہ رہے سکتا ہے؟؟؟

انسان صرف اکیسجن کے بغیر زندہ نہیں رہے سکتا باقی سب شاعر نہ باتیں ہیں۔۔۔

وہ مسکرایا نورحیا ابھی آپ کو محبت نہیں ہوئی جب محبت ہوگی تو آپ اسی زبان سے قرارا کرے گی کہ انسان محبت کے بنا نہیں رہے سکتا۔۔۔

محبت اتنی ضروری تو نہیں۔۔۔

ہاں محبت ضروری نہیں محبت ضرورت ہے زندگی جینے کے لئے۔۔۔

آپ بہت عجیب انسان ہیں۔۔۔ اسکی عجیب باتیں سن کر اس نے کہا

میں عجیب ہوں اور اپ جذباتی \_\_\_\_\_ اسے دیکھتا وہ وہ بولا

جب اپ کو پتہ ہے کہ میں نیم پاگل ہوں تو ایسی باتیں ہی کیوں کرتے ہیں پھر؟؟؟

بھول جاتا ہوں نا \_\_\_\_\_

کیا میں واقعی پاگل ہوں؟؟؟ اسنے تو ویسے ہی خود کو پاگل کہا اور وہ سچی مان گیا

شاید اگر پاگل نا ہوتی تو صبح وہ نا کہتی جو کہا \_\_\_\_\_

کیا کہا تھا صبح میں نے؟؟؟؟ اسے تو غصے میں یہ بھی یاد نہیں رہتا تھا کہ وہ بول کیا رہی ہے کس سے بول رہی ہے

اپ نے وہ کہا جو شاید میں کبھی نہیں بھول سکتا \_\_\_\_\_ اس کا دل ابھی بھی دکھی تھا اس بات پر

میں نے سوری تو بولا تھا اب دل سے نکال دے \_\_\_\_\_

نور حیا سوری بولنے سے انسان کے زخم نہیں بھرتے \_\_\_\_\_

وہ خاموشی سے بس چلتی رہی اس کے ساتھ \_\_\_\_\_

والدین اور بہن بھائی کے ساتھ لڑے تو سوری کے بعد وہ کبھی نہیں جتاتے کہ اپ نے کیا کہا تھا لیکن ہر کوئی والدین نہیں جو سوری کے بعد سب کچھ بھول جائے۔

ایم سوری میں واقعی بہت پاگل ہوں صبح وہ کچھ نہیں بولنا چاہئے تھا میں کیا کروں میں جذبات پر قابو نہیں کر سکتی۔

نور حیا اپ مجھ سے لڑے چاہئے کچھ بھی بول دے میں کچھ نہیں کہو گا لیکن اگے مستقبل میں ہمارے بچے یہ سب نہیں سمجھے گے کہ ان کی ماں کتنی جذباتی ہے وہ بس ہر بات دل میں لے لیں گے وہ اپ سے بہت دور ہو جائیے گے صرف اپ کے اس جذباتی پن کی وجہ سے۔

اپ اتنا اگے کا مت سوچے۔ اسکی بات سن کر اسنے کہا سوچنا پڑتا ہے والدین شوہر بہن بھائی راستے دار سب ایک طرف ہو جاتے ہیں جب اولاد پیدا ہوتی ہے اولاد کے ساتھ لہجہ مختلف رکھنا ہوتا نور حیا۔

میں اس وقت تک ٹھیک ہو جاؤں گی۔

مجھے امید ہے کہ اپ ٹھیک ہو جائے اپ اپنے جذبات پر قابو رکھے زندگی خوبصورت ہو جائے گی۔

کیا اب مجھے یہ سب باتیں کرنے کے لئے یہاں لائے ہیں؟؟؟

بلکل میں اب کو یہ سمجھانے کے اس پرسکون جگہ پر لایا ہوں تاکہ اپ بات کو سمجھے اور اس پر عمل کریں نورحیا اب میری زندگی میرا سب کچھ ہیں میں نہیں چاہتا کہ کبھی میں آپکے ساتھ سخت راویہ اختیار کرو میں آپکے ساتھ غصے میں بھی پیار کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بے حد عاجزی سے بولا

سوری۔۔۔ وہ پھر سے گردن جھکا کر بولی

مجھے آپکا سووری نہیں چاہئے مجھے اب میں تبدیلی چاہئے۔ اس کا ہاتھ پر دباؤں ڈالتا وہ بولا امی کہتی ہیں کہ جو عورت ہوتی ہے نا اسے مرد کی پسلی کی مٹی سے بنایا جاتا ہے کچھ اس طرح کا بتا رہی تھی وہ

تو مجھے آپکی پسلی سے بنایا گیا ہے اب مجھے سیدھا کرنے کی کوشش کرے گے تو میں آپکی ہڈی پسلی ایک کر دوں گی۔۔۔ آخر میں وہ مسکرائی



وہ چلتا چلتا روک گیا۔ اسے حیرانی سے دیکھا اتنا بڑا لیکچر دیا اور نتیجہ کیا نکلا

اپ میری ہڈی پسلی ایک کرے گی۔؟؟؟ اسنے حیرانی سے پوچھا

جی۔۔۔ اثبات میں سر ہلایا

کیسے؟؟؟

یوں ہڈی ہوا میں انگلی کے ساتھ ہڈی لکھا۔۔۔ پھری کے ساتھ ہی پسلی لکھا

ہڈی پسلی۔۔۔ ہوا میں انگلی کے ساتھ لکھا تھا اس نے

وہ بے اختیار ہنسا اور ہنسا ہی چلا گیا

وہ سب کو ہساتا تھا لیکن کوئی اسے نہیں ہسا سکتا تھا مگر آج اسکی شریک حیات نے اسے ہسا

دیا تھا۔۔۔

وہ بھی اس کے ساتھ ہستی رہی۔۔۔

میں تھک گئی ہوں بس۔۔۔ وہ ایک جگہ بڑے سے پتھر پر بیٹھتی ہوئی بولی

بس اتنا سا چل کر تھک گئی۔۔۔ وہ اسکے سامنے کھڑا ہوتا ہوا بولا

اگر ہائیکنگ کے لیے ہی انا تھا تو پہلے بتا دیتے گھر سے جو گرز ہی پہن اتی۔۔۔ وہ اپنی جوتی دیکھ رہی تھی جس میں اس کا پاؤں لال ہو چکا تھا

محترمہ گھر سے اپ لڑ کر اتی تھی کوئی پلین بنا کر ہم نہیں آئے۔۔۔

بس چلے اب میں تھک گئی ہوں۔۔۔ وہ بولی

اسمان سے جائے کیا اب یہاں سے چل کر ہی ہم اب گاڑی تک پہنچے گے۔۔۔

اللہ اللہ میں مر جاؤں گی۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑتی اس کا سہارا لے کر اٹھتی ہوئی بولی

اتنی سی ہائیکنگ سے کوئی نہیں مرتا۔۔۔

اپکو اتنی سی لگتی ہے یہ۔۔۔ وہ حیران ہوئی کہ آخر وہ ابھی تک تھکا کیوں نہیں

بلکل اتنی سی۔۔۔ وہ انگلی کو تھوڑا سا کھولتا بولا

اپ نے جو گرز پہنے ہیں نا اس وجہ سے۔۔۔ وہ اب اسکے جو گر کو دیکھ کر بولی

وہ بس اسے دیکھتا رہا مطلب اسکی کوئی کرکردگی نہیں سب جو گرز نے کیا واہ\_\_\_\_\_

ویسے اپ ایک انتہائی فالتو آدمی ہیں\_\_\_\_\_ وہ تھوڑی دیر بعد بولی

کیوں\_\_\_\_\_؟؟؟؟ حیرت سے پوچھا

بندہ یہی بول دیتا ہے کہ بیگم یہ لو اپ سے اچھے ہیں جو گرز اپ پیہنوں میں ننگے پاؤں چل  
لوں گا لیکن نہیں اپ تو بس چل ہی رہے ہیں نا اگے دیکھا نا پیچھے بس چلتے جارہے  
ہیں\_\_\_\_\_

وہ مسکرایا تو اپ مانگ لے نا میں منع تو نہیں کرتا\_\_\_\_\_

اچھا لگتا ہے بندہ مانگتے ہوئے\_\_\_\_\_

شوہر سے کیسی ہچکچھاٹ\_\_\_\_\_؟؟؟؟

چلے اب ایندہ توبہ جو ناراض ہو میں نے سنا تھا کہ جب بیوی ناراض ہوتی ہے تو اس کا شوہر  
اسے گھمانے پھیرانے کیسی اچھی سے جگہ لے کر جا کر اس کا موڈ اچھا کرتا ہے اور میرا شوہر  
مجھے اس گھنے جنگل میں لے آیا سستا سودا کیا بہت چالاک ہیں اپ\_\_\_\_\_

میں نے پوچھا تھا آپ سے کہ کہاں جانا ہے آپ نے کہاں کہی بھی تو میں یہی لے  
ایاے۔۔۔

اینیدہ میں ڈیسانڈ کر کے ناراض ہوگی کہ منانے کے لئے آپ کہاں لے کر جائے گے۔۔۔

وہ مسکرایا اوکے لڑنے سے پہلے مجھے بتادئے گا کہ آپ اب لڑنے لگی ہیں۔۔۔

اسنے گھوڑا میں بہت تھک گئی ہوں بس۔۔۔ وہ ایک جگہ واپس بیٹھی بولی

بس تھوڑی سی ہمت کرے شاباش۔۔۔ وہ اسے پھر سے سہارا دے کر اٹھاتا ہوا بولا

فالتو بندہ۔۔۔ اسنے سوچا

اور اب بس خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے لگی

بھائی آپ یہی بیٹھیں۔۔۔ وہ اسے وہی کرسی میں بیٹھا کر خود روم میں چلی گئی۔۔۔

وہ ابھی افیس سے اسے ساتھ لے کر ہاسپٹل لایا تھا اور اب وہ اسے اج وہی بیٹھا کر خود اسکے

روم میں چلی گئی۔۔۔

دل کے کیسی کونے میں اسنے شکر ادا کیا تھا کہ۔ شکر اس دفعہ اسے نہیں دیکھنا پڑ رہا۔

اسلام علیکم ڈاکٹر سدرہ۔ اسکے روم میں اتی اسنے سلام کیا

وعلیکم اسلام۔

وہ اسکے سامنے لگی چیئر پر بیٹھی۔

کیسی طبعیت ہے اب اپکی؟؟؟؟ سدرہ نے پوچھا

الحمد للہ بالکل ٹھیک۔

گڈ۔ اب کیسا فیل ہوتا۔

بہت اچھا پر سکون ہوں بہت زیادہ۔

وہ جھوٹ بول رہی تھی وہ ہر پل اسے یاد کر کے روتی تھی

گڈ۔ وہ پرچی پر پین چلاتی بولی



میں آج آپ سے دوائی لینے نہیں آئی۔۔۔ اس کا ہاتھ کاغذ پر روکا نظریں اٹھا کر سامنے بیٹھی  
اشال کو دیکھا

پھر کیوں آئی ہیں؟؟؟؟ اسنے پوچھا

میں جو آپ سے پوچھنے آئی ہوں اس کے لئے آپ کو پورا اختیار ہے کہ آپ ہاں یا ناں  
کرے۔۔۔

اسنے گردن ہلائی اوکے۔۔۔ اسنے کہا

میں کوئی بڑی عورت نہیں جو ان معاملات کو سہی طریقے سے ہینڈل کر سکو اور نا ہی میرے  
بھائی کی کوئی والدہ یا بڑی بہن یا پھر کوئی اور رشتہ دار ہے جو یہ بات کرتی اپنے بھائی کے  
بارے میں یہ بات میں نے خود ہی کرنی ہے۔۔۔

اس کا دل اسکے ذکر پر بہت بڑی طرح سے دھڑکا گردن ایک بار پھر سے ہاں میں ہلائی

آپ ہاں یا ناں کر سکتی آپ بالکل ازاد ہیں اس بارے میں بتائیں کیا آپ میرے بھائی زاریان  
خان سے شادی کرے گی؟؟؟؟؟

وہ جیسے بیٹھی تھی ویسے ہی بیٹھی رہی سانس ایک لمحے کے لئے جیسے روکی اور پھر سے چلی  
انکھیں چھپکانا بھول گئی تھی وہ

سدرہ اپ آزاد ہیں اپ ہاں یا ناں کر سکتی ہیں۔۔۔ اشال اسے شکاٹ دیکھ کر بولی

اپ کے بھائی کو پتہ ہے اس بارے۔۔۔ وہ مان ہی نہیں سکتی تھی کہ اسے زاریان نے بھیجا  
ہے

میں انہیں بتا دوں گی میں آپسے اپکی رضامندی پوچھنے آئی ہوں۔۔۔

میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔۔۔ وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتی بولی

اوکے اپ مجھے ڈائریکٹ نہیں بتا سکتی تو اپ فاطمہ کے ذریعے مجھے بتا دے گا۔۔۔ وہ کہتی کرسی  
سے اٹھی

اس نے گردن اثبات میں ہلائی۔۔۔

اوکے اللہ حافظ۔۔۔ وہ کہتی باہر نکل آئی

وہ بس سوچتی رہی آخر زاریانِ خان نے اسے بھیجا تھا یا پھر وہ خود یہاں آئی \_\_\_ ہاں یا ناں  
دل ہاں کہ رہا تھا لیکن دماغ ابھی بھی وہی اٹکا تھا کہ زاریانِ خان کبھی تمہیں اپنی بیوی نہیں  
بنایے گا \_\_\_

دیکھا و کونسی دوائی لینی ہے \_\_\_ وہ گاڑی میں بیٹھا اسے پرچی مانگی  
کوئی دوائی نہیں لکھ کر دی \_\_\_  
کیوں؟؟؟

میں ٹھیک ہوگی ہوں اس لئے \_\_\_ وہ سمانے دیکھتی بولی  
شکر ہے \_\_\_ اسنے شکر ادا کیا

لیکن ہر ویک اپنا چیک اپ کروانا ہے میں نے \_\_\_ اسنے کہا  
اس نے گھوڑا مطلب ابھی اس پاگل کے ساتھ مزید اٹھنا بیٹھنا تھا

چلو اترو \_\_\_ وہ گھر کے سامنے اسے اترتا بولا

اپ کہاں جارہے ہیں \_\_\_؟؟؟

ایک میٹنگ ہے وہی پر جا رہا ہوں \_\_\_\_\_ اسنے بتایا

میں بھی جاؤں گی ساتھ \_\_\_\_\_

تمہارا کیا کام؟؟؟؟؟ اسنے ائیر و اچکائی

کیا مطلب کیا کام وہی کام ہے جو آپ کا کام ہے وہ مزے سے بولی

مرد ہو گے وہاں سب \_\_\_\_\_

تو ٹھیک ہے پھر مجھے انیسکریم کھلانے لے چلے \_\_\_\_\_

گڑیا میں لیٹ ہو چکا ہوں اگر کھلا دوں گا \_\_\_\_\_

نہیں میں نے ابھی کھانی ہے \_\_\_\_\_ وہ ضدی انداز میں بولی

اشال کیوں ضد کر رہی ہو \_\_\_\_\_

بھائی وہ آپ کے کلائینٹ ہیں نا آپ تو ان کے کلائینٹ نہیں نا صبر تھوڑا ویٹ کرنے دے

یوں دوڑے دوڑے جائے گے تو وہ سمجھے گے کوئی بہت ویلا بندہ ہے \_\_\_\_\_ اس نے کہا

بہت اچھا مشورہ ہے اترو \_\_\_\_\_ اسنے کہا

کوئی نہیں ایسکریم کھلایے پہلے دل جل کر رہے گیا ہے \_\_\_\_\_ وہ مزے سے اسے تنگ کرتی  
بولی

انتہائی بگڑ گئی ہو تم \_\_\_\_\_ وہ گاڑی واپس پیچھے کرتا بولا

بگڑا بھی کس نے ہے \_\_\_\_\_؟؟؟؟ انسی پوچھا

میں نے ہی \_\_\_\_\_ وہ بولا

زاریان خان جو اپنی بتائے گئی وقت سے ایک منٹ نا اوپرنا نیچے ہوتا ارج اپنی بہن کو ایسکریم  
کھلانے کے چکر میں بندرہ منٹ میٹینگ سے لیٹ تھا \_\_\_\_\_

عورت اپنے نخرے وہی دیکھاتی جہاں اسے مان ہو کہ اس کا۔ مرد اس کیے نخرے اٹھائے  
گا \_\_\_\_\_

عورت کا مان توڑنے کے لئے یہی کافی ہے کہ اپ اسکی ہر خواہش کو رد کر دے \_\_\_\_\_



صائم ابو سے بات کی تھی کیا؟؟؟؟ اسے ڈریانگ ٹیبل کے سامنے بال بناتا دیکھ کر حیا نے پوچھا

کس بارے میں \_\_\_ صائم نے پوچھا

دوسری شادی کے بارے میں \_\_\_ اس نے جل کر کہا

مار نہیں کھانی \_\_\_

صائم یار بندہ کبھی سیریس ہو جاتا ہے دوہی جانے کے بارے میں \_\_\_

ہاں کی تھی ابو کہ رہے تھے جہاں تم لوگ رہنا چاہو وہ منع نہیں کرے گے \_\_\_

ٹھیک ہے میں یہی رہنا چاہتی ہوں \_\_\_

اوکے \_\_\_ وہ ابھی بھی اپنے بال ہی بنا رہا تھا

لیکن صائم وہاں کچھ ضروری ڈاکو منٹس پرے ہیں آپکے اور میرے ان کا کیا ہوگا \_\_\_

وہ ہم لے آئے گے۔ وہ لا پرواہی سے بولا

ہاں لے آئے گے جیسے ابھی اپ بینک جائے گے وہاں سے پیسے نکلوائے گے اور ٹکٹ کٹائے گے پیسے چاہئے دوہئی جانے کے لئے۔

تو خیر ہے کر لے گے کچھ۔ وہ اسی طرح لا پرواہی سے بولا

کر لے گے کچھ بادشاہوں والی سوچ ہے اپنی۔

یار کم از کم بندہ سوچ تو بادشاہوں والی رکھے اگے بادشاہ بنانا اللہ کا کام۔ وہ اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھا بولا

کہاں جارہے ہیں اتنا بن سنوار کر۔ اسے تیار دیکھ کر وہ بولی

جس لڑکی سے لڈو جتا تھا نا اسنے ڈیٹ پر بلایا ہے۔ اسے انکھ مارتا وہ بولا

اندھی ہے کیا وہ۔؟؟؟؟ اسے گھور کر وہ بولی

نہیں تو۔ اسنے گردن نا میں ہلای

تو پھر کیوں بلایا ہے اپکو ڈیٹ ہر۔

یار تمہارا شوہر لڈو چمپسین ہے لڈو کی دنیا میں ہر لڑکی تمہارے شوہر کی دیوانی ہے \_\_\_\_\_  
وہ اسے چھیڑتا بولا

جائے لیٹ ہو رہے ہیں اور ہاں جو کھانا بچا وہ گھر لے انا \_\_\_\_\_ اسنے کہا

اوکے \_\_\_\_\_ وہ کہتا بیڈ سے اٹھا \_\_\_\_\_  
اسے یقین نہیں تھا کہ وہ کم از کم اتنی اسانی سے اوکے بول دے گا \_\_\_\_\_

کیا واقعی لڑکی کے ساتھ \_\_\_\_\_ اسی کی سوچ وہی روک گئی

وہ واپس سے کمرے میں آیا

دوست کی طرف جارہا ہوں پاگل \_\_\_\_\_ اسے اسی طرح بیٹھا دیکھ کر اسنے کہا

نہیں نہیں جائے ڈیٹو پر \_\_\_\_\_

اسکے ساتھ واپس سے بیڈ پر بیٹھا \_\_\_\_\_

تم میری زندگی میں تیسری عورت ہو امی اور نور کے بعد تم ہو میری زندگی میں ایک عورت جس سے میں بے انتہا محبت کرتا ہوں ہاں اسکے بعد چوتھی عورت ہماری بیٹی ہوگی۔۔۔ اسے اپنے ساتھ لگاتا وہ وہ بولا

وہ مسکرائی ایک مان تھا جو اسے محسوس ہوا

توبہ توبہ ماما اپنی بابا شات لے کر بابا دیسے ہوگی۔۔۔ کمرے میں اتنا اذلان فوراً سے اپنی انکھوں پر ہاتھ رکھاتا اپنی ماں سے بولا

حیا بدک کر پیچھے ہٹی۔۔۔

ادھر اہ کیوں تیرا باپ کیا ہے جو تیری ماں اس کے ساتھ رہے کر ویسی ہوگی۔۔۔ اسے اٹھاتا وہ اس کے گال چومتا ہوا بولا

ماما نے خود بتایا کہ گل بوئے تو ٹچ کلمے تو بلی بت ہوتی اور اب اپ ماما تو تچ کلمے او تو ماما ہش رہے ہے۔۔۔ اسنے وجہ بتائی

اوہ کوئی پاگل کی اولاد تیجھے کیا بتاوں میں کہ تیری ماں کو ٹچ کیا تھا تو تب ہی تو آیا تھا اس دنیا میں۔۔۔

صائم انسان بنے کیوں بچے کے سامنے ایسی باتیں کرتے ہیں پتہ بھی ہے کہ وہ اسی چیزیں جلدی کیج کرتا ہے۔

مجھے لگتا ہے جب تک یہ اس کمرے میں موجود ہے مشکل ہے کہ یہ میری زندگی میں کوئی چوتھی عورت آنے دے۔ اسے حیا کو پکڑاتا وہ بولا

جائے اپ میں اسی سمجھا لوں گی خبردار جو امینہ بچے کے سامنے ایسی باتیں کی۔ وہ غصہ ہوئی

یہ بچہ نہیں میرے دادا سے بھی بڑی کوئی روح ہے اس میں۔ اذلان کو پیار کرتا وہ باہر چلا گیا

اذلان بری بات بیٹے ہر باری ایسی نہیں کہتے۔ اب وہ اسے سمجھا رہی تھی تو اپ نے ہی تایا تھا کہ گل بوئے تو ٹچ کر لے تو بلی بت ہوتی اہ۔

کہا تھا لیکن وہ خاموش ہوگی اسے کے پانچ سالہ بیٹے نے اسے کوئی بات کرنے لائق چھوڑا ہی نہیں تھا



لیدن تیا ماما؟؟؟ اسنی ہاتھ سے اشارہ کیا

کچھ نہیں۔۔۔ وہ خاموشی سے باہر نکل آئی

پتہ نہیں کونسا وقت تھا جب میں نے تمہیں یہ بتا دیا

وہ اب بچھتا رہی تھی۔۔۔

نور کی شادی کی تیاریوں کے دوران وہ اسے ٹی وی لگا دیتی اور خود کام میں مصروف ہو جاتی  
ایک دن اسی طرح وہ ٹی وی دیکھ رہا تھا کہ جب ایک ایڈ اگیا جو انتہائی نازیبا تھا اذلان بہت  
غور سے دیکھ رہا تھا اس وقت اسے بتایا کہ یہ بری بات ہوتی ہے کہ ایک بوئے گرل  
کو ٹچ کرے اور جب بری بات دیکھتے ہیں تو انکھیں بند کر لیتے بس وہ دن اور آج کا دن وہ  
بات اسکے دماغ میں ایسی بیٹھی کہ اپ نکل ہی نہیں رہے تھی۔۔۔

اپنی یار ایک کام تو کر دو۔۔۔ اسکی گود میں سر رکھے فاطمہ نے کہا

ہیم بولو۔۔۔ موبائیل یوز کرتی وہ بولی

میرے افس میں ایک بندہ ہے اسکی بہن کا اپریشن تمہارے ہی ہسپتال میں ہے اسکی مدد کرو تھوڑی تمہارے ہسپتال والے بہت لوٹتے ہیں۔

اچھا کردوں گی نام وغیرہ بتا دینا۔۔۔ موبائیل دیکھتے ہی وہ بولی

تھوڑی دیر وہ دونوں خاموش رہی سدرہ موبائیل یوز کرتی رہی اور وہ اسکی گود میں سر رکھے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتی گہری سوچ میں پڑی رہی۔

اپی تمہارے ہسپتال میں ہینڈ سم بندے ہیں؟؟؟؟ تھوڑی دیر بعد اسنے پوچھا

ہیم ہیں لیکن تمہیں کونسا دوڑا پڑا ہے۔۔۔ موبائیل سائنڈ پر رکھتی وہ اسکے سر پر ہلکی سی چھیٹ لگاتی ہوئی بولی

بس پھر تم مجھے اپنے ہی ہسپتال میں کوئی نوکری دلوا چاہئے چہر اسی کی ہی ہو۔

کیوں تمہارے معصوم خان نے کچھ کہا ہے۔۔۔؟؟؟؟

نہیں سر کیا کہے گے۔

پھر کونسا جنون چڑھا ہے۔۔؟؟

بس مجھے نہیں پتہ مجھے وہی افیس جانا ہے جو ٹی وی ڈرامہ ناولز وغیرہ میں ہوتا ہے۔۔۔ فاطمہ نے کہا

کیوں ان میں کیا ہوتا ہے ایسا۔۔۔؟؟؟؟ اسنے حیرانی سے پوچھا

یار کم از کم ان میں ہینڈسم بندے تو ہوتے ہیں میرے افیس میں ایک سر کو چھوڑ کر سارے ہی شاگونے ہیں۔۔۔ وہ ناک چڑھاتی بولی

کہا تھا پڑھ لو تھوڑا اج کیسی اچھی پوسٹ پر ہوتی نہیں تم نے سنی ہی کہا ہے بس انٹر کر کے بہت بڑا احسان کیا تم نے۔۔۔ اسے چپیٹ لگاتی وہ بولی

پڑھائی کہاں سے اگئی بیچ میں۔۔۔ پڑھائی کے نام پر تو اسکی جان جاتی تھی

اتی ہے لڑکی کا مستقبل پڑھائی پر ہی ڈیپنٹ کرتا ہے نکمی۔۔۔

پڑھائی کو چھوڑو۔۔۔ ناک چڑھایا

تم سیریس میں وہاں جاب نہیں کرنا چاہتی؟؟؟؟ سدرہ نے پوچھا

نہیں یار کرنا چاہتی ہوں بس کوئی ہینڈسم سا بندہ نہیں ہے نا سوائے سر کے۔۔۔

تو اسے ہی پھسا لو \_\_\_\_\_ سدرہ نے کہا

وہ ایک جھٹکے سے اٹھی

استغفر اللہ اپنی میں تمہیں ایسی لگتی ہوں توبہ کیسی اور کے بارے میں بولتی تبھی کہتی سر توبہ  
توبہ \_\_\_\_\_ کانوں کو ہاتھ لگایا

ویسے ہی بول رہی تھی \_\_\_\_\_ اسنے ناک چڑھایا

ویسے بھی مت بولو \_\_\_\_\_ اسے غصہ آیا

کچھ زیادہ ہی نہیں اچھا لگتا تمہیں وہ جلا د خان \_\_\_\_\_؟؟؟؟

اپنی اگر میرا کوئی بڑا بھائی ہوتا تو میری خواہش ہوتی کہ کاش وہ سر کی طرح ہوتا سر ایک  
بہترین مرد ہیں ایک بہترین بھائی ایک بہترین دوست ایک بہترین بیٹے \_\_\_\_\_ وہ ایک بہترین  
شخص ہیں اپنی \_\_\_\_\_ وہ کہتی گی اور وہ بس دھڑکتے دل کے ساتھ سنتی رہی

ہو گیا اب اس عظیم شخص کا \_\_\_\_\_ وہ خاموش ہوئی

وہ واقعی ہی ایک عظیم شخص ہیں اپنی تم نہیں نا جانتی۔۔۔ وہ واپس سے اس کی گود میں سر رکھتی ہوئی بولی

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ آج کوئی آیا تھا گھر میں؟؟؟

ہیمم۔۔۔ اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتی اس نے کہا

زبان نہیں منہ سے بھوکو جی ابھی اس جلا د خان کے تو بڑی تعریفیں کر رہی تھی اس زبان سے اب میں نے پوچھا تو ہیمم کر رہی ہے۔۔۔ اسے غصہ آیا

ہاں ائی تھی زبیدہ انٹی۔۔۔ اسنے اونچا بولا

تمہاری جس طرح کی حرکتیں ہیں اس طرح تمہیں کوئی شہزادہ نہیں البتہ کھڑوس شخص ضرور ملے گا۔۔۔

ہاے اپنی ایسا نا بولے بے شک شہزادہ نا ہو بس کھڑوس نا ہو اور ویسے بھی میری فکر چھوڑو تم مجھے تو اللہ کوئی دے دیں گا اپنا سوچا آج انٹی کیا بول کر گئی تھی وہ اگر بتایا تو سر کے اوپر سے زمین نکل جائے گی۔۔۔



جاہل عورت تمہیں تو محاورہ بھی بولنے نہیں اتے سر کے اوپر اسمان ہوتا ہے زمین نہیں اور  
بتاؤں کیا بول کر گئی تھی؟؟؟

بیٹا سنو گی تو سر کے اوپر سے زمین ہی نکلے گی۔۔۔ اسنے مزے سے کہا

اب بولو بھی۔۔۔ ایک تھپڑ اسے لگاتی وہ بولی

کہ رہی تھی کہ۔۔۔ اسنے بات ادھوری چھوڑی

فاطمہ جوتا اٹھالوں گی میں۔۔۔ وہ بیڈ سے نیچے چھکتی بولی

نہیں بتاتی جاو۔۔۔ ایک ادا سے کہا

نہیں بتاتی۔۔۔ جوتی ہاتھ میں اٹھائی

اسکی گود سے سر اٹھایا اور پیچھے ہوئی

ماروں گی کیا؟؟؟ معصومیت سے پوچھا

اگر بھوکو گی تو نہیں مارتی۔۔۔

بھاو بھاو بھاو\_\_\_ لو بھوک دیا اب جوتی رکھو\_\_\_

ایک نمبر کی جاہل ہو\_\_\_ اسنے جوتی نیچے پھینکی

اچھا بتاتی ہوں\_\_\_ وہ واپس سے اس کی گود پر سر رکھتی بولی

ہیمممم بتاؤں\_\_\_

ابھی تو مجھے سیکھا رہی تھی کہ ہیم نہیں بولتے\_\_\_ فاطمہ نے کہا

جاو نا بتاؤں دفاع ہو جاو\_\_\_ وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی اور سر اپنے تکیہ پر رکھا

بتاتی ہوں نا سوئی\_\_\_ اسکے گال کھینچے

اس نے نظریں دوسری جانب کی

ہائے یہ ادا سیدھا دل پر لگتی ہے\_\_\_ وہ اسے اپنے ساتھ لگاتی بولی

وہ کچھ نا بولی بس ہلکا سا مسکرائی کچھ بھی تھا بس وہ اسکی زندگی تھی

انٹی بول رہی تھی کہ اپنی بہن کو رشتے کے لئے راضی کروا ج وہ ایک لڑکے کا رشتہ لائے  
تھی جو کینڈا میں پتہ نہیں کس چیز کا ڈاکٹر ہے۔۔۔ اسنے مزے سے اسکے سر پر بم پھاڑا  
تم نے انہیں یہاں بیٹھنے ہی کیوں دیا پتہ بھی ان کے بتایا ایک رشتہ بھی سہی نہیں ہوگا اے  
روز کیسی کو طلاق تو کوئی رنڈوا نکل اتا ہے تو کوئی شادی شدہ ایک نمبر کی فراڈن عورت ہے  
وہ۔۔۔

پتہ انہوں نے اور کیا کہا؟؟؟ معصومیت سے کہا  
کیا بولا؟؟؟

کہ رہی تھی کہ اپنی بہن کو جلد سے جلد شادی کے لئے راضی کرو ورنہ یہ نا ہو کہ وہ اپنی  
شادی میں کالا کولہ لگا کر اپنے بال کالے کرے۔۔۔ وہ بے حد سیریس انداز میں بولی  
تمہیں میں کل پیسے دے کر جاؤں گی تم ان کے منہ پے ماڑنا اور کہنا کہ انیندہ یہاں نا اے  
انہیں میری نہیں بلکہ پیسوں کی فکر ہے۔۔۔ اسے غصہ آیا  
یار اپی وہ پیسے مجھے دے دینا میں دروازہ ہی نہیں کھولو گی۔۔۔

اسنے گھوڑا اسے \_\_\_\_\_

اج آتشال ائی تھی میرے پاس \_\_\_\_\_ تھوڑی دیر خاموشی کے بعد اسنے کہا

کیوں؟؟؟؟ فاطمہ نے پوچھا

فاطمہ سیریس ہو کر بات سنو گی تو بتاؤ گی \_\_\_\_\_ اسنے انگلی سے وارن کیا

ہاں سنو گی بتاؤ \_\_\_\_\_ اسکے سینے پر سر رکھتی وہ بولی

دل عجیب طرح سے دھڑکا وہ فاطمہ سے کچھ نہیں چھپاتی کچھ بھی نہیں لیکن یہ بات بتاتے ہوئی پتہ نہیں کیوں شرم سی محسوس ہو رہی تھی \_\_\_\_\_

فاطمہ وہ پوچھنے ائی تھی کہ کیا میں اس کے بھائی سے شادی کروں گی \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اسنے ہمت کر کے بتایا

ہاں تو کر لو \_\_\_\_\_ اسے سمجھ ہی نہیں ائی تھی شاید جو وہ اتنے مزے سے بول رہی تھی

پاگل لڑکی پتہ بھی ہے وہ کس سے شادی کا بول رہی تھی \_\_\_\_\_ اسے غصہ آیا

اپنے بھائی سے \_\_\_\_\_ انکھیں نیند سے ڈوبی ہوئی تھی

اس کا بھائی کون ہے؟؟؟

وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اس کا کیچر بہت بری طرح سے اس کے سینے میں چھبا تھا اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اسے بتاتی لیکن ابھی ماحول سیریس تھا

اشال یعنی وہ والی آشال \_\_\_ اپنے سے ہی سوال کیا

سدرہ نے اپنی اس پاگل بہن کو دیکھا

اپی یعنی زاریان سر کی بات کر رہی تھی وہ \_\_\_؟؟؟؟ اب وہ سدرہ سے پوچھ رہی

ظاہری سی بات ہے \_\_\_ اسنے کہا

اہ مائے گڈ اپی وہ زاریان سر کی بات کر رہی تھی \_\_\_ اسے ابھی بھی یقین نہیں آیا

ہاں \_\_\_ سدرہ نے کہا

اپی مجھے یقین نہیں ارہا ہے زاریان سر نے کیا اسے بھیجا تھا؟؟

پتہ نہیں لیکن میں نے ابھی تک اسے ہاں یا ناں نہیں کہا \_\_\_



کیوں؟؟؟؟

مجھے سمجھ نہیں ارہی تھی \_\_\_\_\_

تم کرنا چاہتی ہوں شادی؟؟؟؟

پتہ نہیں \_\_\_\_\_ دماغ نہیں مان رہا تھا اور دل کہ رہا تھا کہ بس ابھی نکاح نامہ اگے ایے اور وہ سائن کر دے

دل کیا کہ رہا ہے؟؟؟

پتہ نہیں فاطمہ مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہی \_\_\_\_\_ وہ اب رو رہی تھی

رو کیوں رہی ہو پاگل \_\_\_\_\_ اسے اپنے ساتھ لگایا

تم جو فیصلہ لوں گی مجھے وہی منظور ہوگا \_\_\_\_\_ وہ بہت مان سے اپنے سے تین سالہ چھوٹی بہن پر اپنا یہ معاملہ چھوڑ رہی تھی

اپی زندگی تم نے گزارنی ہے \_\_\_\_\_

وہ خاموش رہی \_\_\_\_\_

تمہارا دل کیا کہا رہا؟؟؟ فاطمہ نے پوچھا

دل بہت اصرار کر رہا ہے فاطمہ لیکن دماغ بالکل نہیں راضی اس چیز کے لئے۔۔۔

ہاں کردوں اپنی۔۔۔ بغیر لگی لیٹی کے فاطمہ نے کہا

وہ کچھ نا بولی۔۔۔

اپنی وہ اچھے لگتے ہیں تمہیں کیا؟؟؟؟

یہ سوال اس سے وہ بچنا چاہ رہی تھی

اسے کیا بتاتی کہ وہ بہت اگے نکل آئی ہے اب وہ اچھا نہیں بلکہ وہ اب سب سے اچھا لگنے لگا تھا محبت سے بھی اگے کوئی شے ہے تو وہ اس تک پہنچ آئی ہے۔۔۔

اپنی بتاؤں؟؟؟؟ اسے خاموش دیکھ کر فاطمہ نے کہا

پتہ نہیں۔۔۔ دھڑکتے دل سے اس نے کہا

تو آج پتہ کرو اپنی اور فیصلہ کرو۔۔۔ اسے پیار کرتی وہ بولی

تم خود ہی جو کہنا چاہتی ہو اشال سے کہ دینا \_\_\_\_\_ اسنے اس پر چھوڑا

لیکن اپنی \_\_\_\_\_؟؟؟؟

اسنے مجھ سے کہا تھا کہ میں تمہارے ذریعے اسے بتادوں \_\_\_\_\_ اسے الگ ہوتی وہ بولی

تو بتاؤں نا پھر؟؟؟

تم بتا دینا اسے \_\_\_\_\_

میں کیا بتاؤں؟؟؟؟ فاطمہ نے حیرت سے پوچھا

جو تمہارا دل کرے \_\_\_\_\_ وہ کہتی لیٹی

اپنی یار \_\_\_\_\_ وہ اسے کہنا چاہتی تھی

فاطمہ میرے ماں باپ نہیں نا ہی بھائی ہے میری زندگی میں بس تم ہی تم ہو تم جو فیصلہ

کروں گی مجھے منظور ہوگا \_\_\_\_\_ وہ بہت مان سے بول رہی تھی

اور اگر وہ فیصلہ تمہارے حق میں نا ہوا تو؟؟؟؟؟

تو مجھے تب بھی منظور ہے تم میرے ساتھ ہوگئی مجھے یہی کافی ہے۔۔۔ وہ کہتی دوسری جانب کروٹ لے گئی

ایک عجیب سی کشمکش میں مبتلا تھی وہ دونوں۔۔۔

اج انہیں احساس ہوا کہ کسی بڑے کا ہونا زندگی میں کتنا ضروری ہے۔۔۔

وہ دونوں ہی جاگ رہی تھی لیکن انکھیں موندے ہوئی تھی۔۔۔

سدرہ کو اج بے تحاشہ اپنے والدین یاد آئے۔۔۔

یا اللہ اگر والدین لینے ہی تھے تو کوئی بھائی دے دیتے جو کم از کم اج میری زندگی کا یہ فیصلہ تو کر سکتا نا۔۔۔ نم آنکھوں کے ساتھ اللہ سے شکوہ کیا

اللہ سے شکویں نہیں اللہ کا ہر حال میں شکر ادا کیا جاتا ہے مشکل چاہئے کتنی ہی زیادہ کیوں نا ہو اگر اللہ ساتھ ہے تو سب مشکل آسان ہے۔۔۔

میرے ٹانگیں درد کر گئی ہیں۔۔۔ اپنے تکیہ میں لیٹی وہ بولی

اتنا سا تو اب چلی ہیں تو ٹانگیں درد کر گئی \_\_\_\_\_ وہ بھی اپنے تکیہ ہر لیٹتا بولا

جب سے میرے پاس گاڑی آئی ہے تب سے اب میں زراہ سا چلتی ہوں تو تھک جاتی ہوں  
ورنہ پہلے میں کالج سکول یونی پیدل ہی جاتی تھی \_\_\_\_\_

لائے دبا دوں کیا؟؟؟؟؟

اللہ کو مانے کیوں مجھے کناہگار کرے گے اب شوہر ہیں میری اوپر سے سید بھی توبہ \_\_\_\_\_ وہ  
بولی

تو کیا ہوا میں شوہر ہو تو اب بیوی ہیں میری \_\_\_\_\_

اب بول رہے ہیں نا اگر کوئی تیسرا اب کو اس طرح دیکھے گا تو پکارن مریدی کا لقب دے  
گا \_\_\_\_\_

مجھے نہیں لگتا بیوی کا احترام کرنا اسے کہی درد ہو تو دبا دینا رن مریدی میں اتا ہے \_\_\_\_\_

اتا ہے اب کی سوچ کچھ زیادہ ہی کھلی ہے لیکن میں خود اس۔ معاملے میں تنگ نظر ہوں  
مجھے لگتا ہے کہ شوہر بس حکم کرتے ہوئے اچھے لگتے ہیں \_\_\_\_\_



اچھا چلے پھر میں آپ کو حکم کرتا ہوں کہ اے میرا سر دبا لے۔۔۔ وہ شرارت سے بولا  
میں اس وقت آپکا گلہ دبا سکتی ہوں۔۔۔

اچھا وہی دبا دیں پھر۔۔۔

جیل میں چکی پینے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔  
یقین کرے آپ کو کوئی ہاتھ بھی نہیں لگائے گا اگر آپ مجھے جان سے مارے گی۔۔۔  
اسنے حیرانی سے اسے دیکھا کیوں؟؟؟؟

آپ نہیں سمجھے گی۔۔۔

آپ۔ سمجھائے گے تو سمجھ جاؤں گی۔۔۔

لیکن فلحال میرا سمجھانے کا کوئی موڈ نہیں۔۔۔

اب تو سمجھائے گے آپ۔۔۔ وہ اٹھتی ہوئی بولی

میں نے پھر ایسا سمجھانا ہی کہ واپس کچھ نہیں سمجھے گی مجھ سے۔۔۔

اپ اب غلط بات پر نہیں اترے \_\_\_\_\_ وہ واپس سے لیٹی

میں اس وقت انتہائی غلط بات پر بھی اتر سکتا ہوں اس لئے سو جائے \_\_\_\_\_

بہت کوئی وہ ادنیٰ ہیں اپ \_\_\_\_\_

کیا وہ؟؟؟؟

شاطر مکار فراڈی \_\_\_\_\_

اور بھی بہت کچھ ہوں وہ الگ بات ہے کہ میں ابھی اپ سے شرافت سے پیش ا رہا ہوں \_\_\_\_\_

شرافت یہ شرافت ہے؟؟؟؟

کیوں؟؟؟؟

اپ باتوں ہی باتوں میں انتہائی ڈھیٹھائی کی باتیں کر دیتے ہیں میں کوئی ایکشن نہیں لیتی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ مجھے سمجھ نہیں آتی \_\_\_\_\_

اچھا تو پھر اس کا مطلب ہے کہ اپ کو سب سمجھ آتا ہے ہیممم \_\_\_\_\_

ہاں مجھے سمجھ اتا ہے سب۔۔۔

لیکن میری نیت سمجھ نہیں اتی بس۔۔۔

اب اپ پھر صبح والی بات کو لے کر بیٹھ گئے ہیں۔۔۔ اسے تو بس ہی سمجھ ائی تھی

نور حیا اپ میری کیسی بات کو نہیں سمجھ سکتی۔۔۔ وہ مسکرایا

مجھے سب سمجھ اتا ہے بس۔۔۔ وہ کہتی دوسری جانب کڑوٹ کر گئی

کچھ بھی سمجھ نہیں اتانا احساسات نا لہجہ اور نا ہی ارادے۔۔۔ اسنے سوچا

اور لائٹ اف کر دی۔۔۔

لائٹ ان کرے۔۔۔ وہ کڑوٹ اسکی طرف لیتی بولی

کیوں؟؟؟؟

مجھے نیند نہیں اتی۔۔۔

مجھے روشنی میں نیند نہیں اتی۔۔۔

مجھے اندھیرے میں نیند نہیں آتی۔

اپ لائٹ ان کرے میرا سانس روک رہا۔

اپ کا اکسیجن لائٹ سے آتی ہے کیا؟؟؟ اسنے لائٹ ان کی

بس یہی سمجھ لے۔ وہ کہتی انکھیں موند گئی

اب مجھے نیند نہیں آرہی۔

حل ہے اس کا یہ لحاف اپنی انکھوں پہ ڈالے اور سو جائے۔ وہ لحاف اسکی انکھوں پر کرتی بولی

میں منہ پر نہیں رکھتا یہ۔ وہ واپس سے نیچے کرتا بولا

بس پھر خاموشی سے انکھیں کھول کر سو جائے۔

عجیب بد معاشی ہے یہ۔

بڑی محبت شجبت لگائی رکھتے ہیں اب برداشت کرے۔ وہ کہتی پھر سے دوسری طرف کڑوٹ کر گئی

محبت تو پتہ نہیں کیا کیا برداشت کرواتى ہے اور میں نیند برداشت کروں گا واہ\_\_\_ وہ خود سے کہتا بازوں آنکھوں پر رکھ گیا

لیکن نیند پھر بھی نہیں ارہی تھی

وہ بالکل گہرے اندھیرے میں سونے کا عادى تھا اور کہاں یہ لائٹ\_\_\_

بھائی میں نے اپ سے بات کرنى ہے اسکے روم میں اتى وہ بولى

جی کہو\_\_\_ وہ لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھتا بولا

اپ شادی کرے گے؟؟؟ سیدھا بات پر آئی وہ

کیا مطلب؟؟؟ اسے سمجھ نہیں آئی

مطلب تین مرتبہ قبول ہے قبول ہے کہنا ہے\_\_\_

نہیں\_\_\_ وہ بولتا واپس سے لیپ ٹاپ اٹھایا



بھائی اپنے شادی کرنی ہے بس۔۔۔ وہ حکم دیتی بولی

اس نے گھورا۔۔۔

بتائیں نا پلیز۔۔۔ ضد کی

اشال شادی ضروری نہیں ہے۔۔۔

ہاں بہت ضروری ہے اپ کے لئے نہیں ہے میرے لئے ہے نا ماں نا بہن کوئی نہیں ہے

میرے پاس ایک بھابھی تو آئے گی جس سے باتیں کر سکو۔۔۔ وہ اداسی سے بولی

تو کوئی دوست بنا لو۔۔۔ اس نے حل نکالا

نہیں بنانے دوست۔۔۔

تو پھر خود شادی کر لو مل جائے گی بند بھابھی انہی سے باتیں کرنا پھر۔۔۔ ایک اور حل پیش

کیا

بھائی اپ کیوں نہیں مانتے۔۔۔؟؟؟ وہ عاجز ہوئی

گڑیا۔۔۔ وہ تھک کر بولا

بھایا پلڑے\_\_\_ منت کی

اچھا ابھی بھاگو بعد میں بات کرتے ہیں اس بارے میں\_\_\_

بس بھاگا دیں جارہی ہوں ابھی واپس آؤں گی\_\_\_ وہ کہتی اٹھ گئی

بلکہ میں یہی بیٹھو گی\_\_\_ وہ واپس سے بیٹھ گئی

بلکل منہ میں انگلی رکھ کر بیٹھو\_\_\_ وہ بولا

اوکے\_\_\_ وہ انگلی رکھ کر بیٹھ گئی

اسنے اسے دیکھا اور پھر کام میں معصروف ہو گیا ایک دفعہ فری ہوئے بتاتی ہوں\_\_\_ وہ

منہ میں انگلی رکھ کر سوچتی خود ہی مسکرا گئی

اسکی یہ مسکراہٹ خطرے کی علامت تھی یہ بات وہ جانتا تھا\_\_\_

\*\*

بھائی آپ کیوں نہیں مانتے\_\_\_؟؟؟ وہ عاجز ہوئی

گڑیا \_\_\_ وہ تھک کر بولا

بھایا پلز \_\_\_ منت کی

اچھا ابھی بھاگو بعد میں بات کرتے ہیں اس بارے میں \_\_\_

بس بھاگا دیں جارہی ہوں ابھی واپس آؤں گی \_\_\_ وہ کہتی اٹھ گئی

بلکہ میں یہی بیٹھو گی \_\_\_ وہ واپس سے بیٹھ گئی

بلکل منہ میں انگلی رکھ کر بیٹھو \_\_\_ وہ بولا

اوکے \_\_\_ وہ انگلی رکھ کر بیٹھ گئی

اسنے اسے دیکھا اور پھر کام میں معصروف ہو گیا ایک دفعہ فری ہوئے بتاتی ہوں \_\_\_ وہ

منہ میں انگلی رکھ کر سوچتی خود ہی مسکرا گئی

اسکی یہ مسکراہٹ خطرے کی علامت تھی یہ بات وہ جانتا تھا \_\_\_

تقریباً گھنٹے بعد وہ اپنا کام مکمل کر کے لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھا اور اسے دیکھا جو ابھی تک وہی

بیٹھی تھی منہ پر انگلی رکھے بلکل خاموشی سے بیٹھی تھی وہ \_\_\_

انکھیں نیند سے بھری ہوئی تھی زبردستی انکھیں کھولی ہوئی تھی اسنے۔

ہو گیا کام؟؟ اشال نے پوچھا

جی ہو گیا۔۔۔ اسنے کہا

چلے اب بتائیں شادی کیوں نہیں کر رہے۔۔۔؟؟؟ وہ اسی بات پر ائی

اشال کیوں پیچھے پڑ گئی ہو شادی ضروری نہیں ہے زندگی گزارنے کے لئے۔۔۔

بھائی شادی بہت ضروری ہے کیوں نہیں سمجھ رہے کیا ماما پاپا ہوتے تو کیا ابھی تک اپ یوں کنورے رہتے؟؟؟؟

وہ خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔۔۔

بھائی پلیز مان جائے نا۔۔۔ اب وہ عاجز ہوئی

وہ بس خاموشی اسے دیکھتا رہا۔۔۔

مان جائے نا۔۔۔ پھر سے کہا

آشال تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم یوں زبردستی مجھ سے ہاں کرواؤ گی تو میں اگلی کو خوش رکھ سکوں گا۔

بھائی اگلی اب کی بیوی ہوگی اور مجھے یقین ہے کہ اپ اگلی کے ساتھ کیسی قسم کی زیادتی نہیں کرے گے۔ وہ بہت مان سے بول رہی تھی

تم نہیں جانتی مجھے کس قسم کی لڑکی چاہیے۔ اس نے بہانہ بنایا

اپ بتائے یقین سے ویسی ہی ڈھونڈو گی۔

مجھے ایک اچھے گھرانے کی ایک نیک سیرت لڑکی چاہئے جو اجل کے زمانے میں ایمپوسبل ہے۔

کیوں ایمپوسبل ہے کچھ بھی ایمپوسبل نہیں ہے اپ مجھے بتائیں کیا اپ سدرہ سے شادی کرے گے۔؟؟؟؟

آشال میں کیسی گہرے کنوے میں چھلانگ لگانا پسند کروں گا مگر اس لڑکی سے کیسی صورت شادی نہیں کروں گا جیسے یہ تمیز نہیں کہ محرم نا محرم سے کیسا روایہ رکھا جاتا ہے۔



بھائی اپ کیوں ایسا بول رہے ہیں اچھی خاصی وہ ایک اچھی لڑکی ہے۔۔۔ اسے برا لگا

وہ ایک اچھی خاصی بری لڑکی ہے۔۔۔

اوکے اپ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتے کوئی بات نہیں اپ مجھے بتائیں کہ اپ کس سے شادی کرے گے۔۔۔

بتایا ہے تمہیں۔۔۔

مطلب کوئی اور ایسی بات جو اپ اگلی کے لیے خواہش ہو اپکی۔۔۔ وہ اسکے لفظ اگلی پر زور دیتی بولی

ایک میچور لڑکی ہو جو گھر سنبھالنا جانتی ہو رشتے داروں سے بات چیت کرنے والی ہو حقیقت پسند ہو۔۔۔

مطلب اپ کو ایک میچور قسم کی لڑکی چاہئے لیکن اگر وہ زیادہ بولتی ہو تو؟؟؟

مجھے زیادہ بولنے والی لڑکیاں نہیں پسند۔۔۔

ٹھیک ہے بس اب اب ہاتھ پیلے کرنے کی تیاری کریں۔۔۔ وہ کہتی صوفے سے اٹھی

جاو تمہیں جو خوبیاں میں نے بتائیں ہیں لڑکی کے بارے میں وہ تمہیں کبھی نہیں ملے گی۔۔۔ اسنے چیلنج کیا

بھائی اپ اشال خان کو چیلنج کر رہے ہیں۔۔۔

جی بلکل۔۔۔ اسنے گردن ہاں میں ہلائی

دیکھنا اب ایسی لڑکی لاؤں گی ناکہ اپ کے حوش نا اڑے تو پھر کہنا۔۔۔

اچھا جاؤں ابھی جا کر سو جاؤ۔۔۔

جاری ہوں اللہ حافظ۔۔۔ وہ کہتی باہر نکل گئی

اللہ ہی حافظ ہے اب میرا۔۔۔ وہ کہتا بیڈ سے اٹھا اور لیپ ٹاپ سامنے ٹیبل پر رکھا

پھر سگریٹ کی ڈبی نکالی اور ایک سگریٹ جلایا

سگریٹ کی یہ عادت اسے پانچ دن پہلے لگی تھی۔۔۔

جب غم حد سے بڑھ جائے تو اکثر مرد سگریٹ کے دھوئے سے وہ غم جلانا چاہتے ہیں۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے کمرہ مکمل سگریٹ کے دھوئے سے بھر گیا تھا۔

ادھوری محبت کے مسافر ہمیشہ ادھورے ہی رہتے ہیں۔

وہ بھی ادھورا رہے گا تاحیات۔

ہمسفر کے ہوتے ہوئے بھی وہ ادھورا رہے گا۔

میرے بابو شونا نے عشا کی نماز پڑھی تھی۔ حیا سامنے صوفے پر بیٹھتی بولی

جی پڑھی تھی۔ صائم نے موبائیل سائڈ پر رکھا اور کہا

کون سے دوست کی طرف گے تھے اج۔؟؟؟؟ حیا نے پوچھا

ایک دوست تھا کالج ٹائم کا اج پتہ چلا کہ وہ ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے معذور ہو گیا۔

اوہو میریڈ ہیں کیا؟؟؟؟ اسے دکھ ہوا

ہیمم دو بیٹیاں ہیں۔

تو صائم وہ پھر خرچہ کہاں سے چلاتے ہیں \_\_\_؟؟؟

حیا ہر کوئی ہماری طرح پیچھے سے لٹا پٹا نہیں ہوتا لوگوں کے پیچھے زمینیں ہوتی ہیں جو ان کے باپ دادا چھوڑ کر جاتے ہیں اور ہمارے باپ دادا کو تو بس بیویوں سے رومینس ہی نہیں ختم ہوتا تھا \_\_\_\_\_

استغفر اللہ صائم شرم کرے کچھ یہ اللہ کی دین ہوتے ہیں \_\_\_\_\_

اچھا جو اللہ نے ایک عدد ہمیں دیا ہے وہ کہاں ہے؟؟؟؟ اسنے اذلان کا پوچھا

پتہ نہیں امی کے ساتھ تھا \_\_\_\_\_ اسنے کہا

کچھ دیر وہ دونوں خاموشی سے بیٹھے رہے پھر اذلان کمرے میں آیا \_\_\_\_\_

صوفی پہ بیٹھی حیا کی گود میں چڑھا پھر اسکے باری باری گال چومے \_\_\_\_\_

اما بھوک لدی ہے \_\_\_\_\_ ایستہ سے کہا

کیوں میرے بیٹے نے ابھی ہی تو میک شیک پیا تھا \_\_\_\_\_ اسکے بال سہی کرتی وہ بولی

وہ فینش ہو گیا پیت شے \_\_\_\_\_ وہ اپنے پیٹ میں ہاتھ مارتا بولا

ہاہا کیشے فیش ہو گیا۔۔۔ اسکے گال چومے

اللہ تعالیٰ نے کر لیا۔۔۔

اچھا یہاں بیٹھو بابا پاش ماما بنا کر لاتی ہے دودھو۔۔۔ وہ اسے صائم کے ساتھ بیڈ پر بیٹھاتی بولی

ہاں بھی شہزادے کیا کیا پھر سارا دن۔۔۔ اس کے گال چومتے صائم نے ہو چھا

شارے اتھے تام کئے (سارے اچھے کام کئے)

ہاں میرا بیٹا کوئی الٹا کام کر سکتا بھلا۔۔۔

اپ تاں دے تھے بیر بتائیں (اپ کہاں گے تھے بغیر باتیں)؟؟ اسنے اپنے باپ سے پوچھا

بہت بہت غلطی ہوگی بیٹا صاحب جو اپ کو بتائیں بغیر ہم اپنے دوست کی طرف چلے

گے۔۔۔

دادی نے تایا تھاتے ماما بابا تو بتائے بیر نی دادتے کہی بی (دادی نے بتایا تھا کہ ماما بابا کو بتائیں

بغیر نہیں جاتے کہی بھی)



اچھا جی ائیندہ نہیں جاتا \_\_\_\_\_ اس نے واقعی کیسی کو نہیں بتایا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے بس حیا نے پوچھا تو بتا دیا \_\_\_\_\_

تھوری دیر بعد حیا اس کا فیڈر لے آئی \_\_\_\_\_

پیتا تو دودھ فیڈر میں ہے اور باتیں دیکھ اپنی \_\_\_\_\_ اسے فیڈر پکارتا دکھ کر صائم نے کہا  
باپ اپ بھی بن گے ہیں لیکن کھیلتے اپ بھی اپنی تک گیمز ہیں \_\_\_\_\_ اسے کے انداز میں  
حیا نے کہا

یار یہ لو آج تم یہ گیمز ڈلیٹ ہی کر دو \_\_\_\_\_ وہ اسے فون پکڑاتا بولا

سوچ لے کر دوں گی \_\_\_\_\_ موبائیل لیتی بولی

کر دو \_\_\_\_\_ اسے کہا

کر دوں گی میں بعد میں غصہ نہیں ہونا پھر \_\_\_\_\_ وہ کہتا تھا پھر بعد میں غصہ ہو جاتا تھا

نہیں ہوتا \_\_\_\_\_

اسنے اپنی فنگر سے لاک کھولا اور پھر ایک ایک کر کے ساری گیمز اس کے سامنے ڈیلیٹ کی

ماما میلے کالتوں نئی دیٹ کرنے\_\_\_ فیڈر منہ سے ہٹاتا اذلان بولا

وہ تو سب سے پہلے میں کروں گا\_\_\_ صائم نے کہا

نئی ماما میلے کالتوں نئی دیٹ کرنے\_\_\_ اسنے حیا سے کہا

جانتا تھا باپ ماں کی ہی سنتا ہے

نہیں کرتی\_\_\_ حیا نے کہا

ہاں کارٹون نہیں کرتی گیمنز کردی

اس دن یہی مولوی بتا رہا تھا کہ موبائیل فتنہ ہے اور اب ماما میلے کالتوں نہیں ڈلیٹ کرنا\_\_\_ صائم نے کہا

بائیل فتنہ یے کالتون تو نئی نا\_\_\_ اسنے فیڈر سائڈ پر رکھا اور ماں کی گود میں بیٹھا جو موبائیل سے اور بھی چیزیں ڈلیٹ کر رہی تھی

یہ لیں مکمل صفائی ہو گئی ہے\_\_\_ وہ اسے پکڑتی بولی

ابہت بڑا احسان کیا ہے مجھ میں\_\_\_ اسنے موبائیل لیا اور سائڈ پر رکھا

اذلان حیا کی گود سے اٹھا اور صائم کے پاس آیا

ایک پیار اسکے گال پر دیا پھر اس کی گود میں بیٹھا

وہ دونوں جانتے تھے کہ وہ کیا کرنے آیا ہے

دومنٹ وہ اسکی ہاتھ کی انگلیوں کے ساتھ کھیلتا رہا

بابا بائیل دو۔۔۔ بہت معصومیت سے اس نے کہا

ہاں بیٹا اب جو کسر رہتی ہے وہ اب اپ نکالے

اسنے لاک کھول کر اسے دیا

میلا بی یہ ولا لات لا گاؤ۔۔۔ وہ اپنی انگلی دیکھتا بولا

کیوں؟؟؟ صائم نے پوچھا

ماما تا بی لگا ہے میلا بی لگاؤ بش

ہٹ نکل وہ میری بیوی ہے جب تیری بیوی اپی تو اس کا لگانا

صائم مت کیا کرے اس سے ایسی باتیں \_\_\_ حیا نے کہا

اچھا جو یہ کرتا ہے وہ کیا ہوتا ہے \_\_\_

میری تب بیوی ائی دی ناتو میں اش کا بائیل ہی نی لے تر دوں گا \_\_\_

کیوں نہیں کے کر دے گا بائیل \_\_\_؟؟؟

وہ پھر بائیل پل کالتوں دیدھے دی تو گر تا تام تون کرے گا \_\_\_ اسنے وجہ باتلینس

اب دیکھوں یہ بھی کیا میں نے بتایا ہے ایسی \_\_\_ حیا سے کہا

اپ سے ہی سیکھی ہیں یہ سب باتیں \_\_\_

ہاں سب کچھ مجھ سے ہی سیکھتا ہے میں نے کب تمہیں موبائیل نہیں لے کر دیا جو یہ بول

رہا ہے \_\_\_

اپ جو ہر وقت بیوی بیوی اور عجیب باتیں اس کے سامنے کرتے ہیں نا اسی کا۔ نتیجہ ہے

یہ \_\_\_

اذلان بہت مزے سے اپنے باپ کے موبائیل میں کارٹون دیکھ رہا تھا اور وہ دونوں اسکی وجہ سے بحث کر رہے تھے

یقین کرو جب میں اس عمر میں تھا تو قسم سے روٹی بھی امی کھلاتی تھی اور ایسی دیکھوں کیسی کاڑتوں کا پتہ ہے کہ کہاں ہیں کس ایپ میں ہیں \_\_\_\_\_ صائم اسے موبائیل طلا تا دیکھ کر بولا

اج کل کے بچے ہیں قدرتی چالاک ایک ہم تھے جو گالیوں میں مٹی کے ساتھ کھیلتے تھے \_\_\_\_\_ صائم نے کہا

زندگی کا سب سے بہترین مرحلہ ہی تو بچپن ہوتا ہے \_\_\_\_\_ وہ اداس ہوئی

اس کا بچپن بالکل بھی اچھا نہیں گزرا تھا در بدری رہی تھی وہ

چلو تمہاری جوانی تو میرے ساتھ اچھی گزر رہی ہے نا \_\_\_\_\_ اسے انکھ مارتا وہ بولا

یہی جب باتیں کرتے ہیں نا پ تب ہی یہ بگڑتا ہے \_\_\_\_\_ اسکے بازوؤں پر مارتی وہ بولی

یہ پیدائشی بگڑا ہوا ہے بیگم \_\_\_\_\_



کچھ پیدائشہ اور کچھ اپنے بگاڑا ہے۔

وہ کہتی بیڈ پر لیٹ گئی بیچاری سارا دن تو کچن میں رہتی تھی پھر گھر کے کام اذلان کو دیکھنا  
تھک جاتی تھی لیکن خوش تھی ان سب میں وہ ایک عجیب سی خوشی ہوتی تھی سب کے کام  
کرتے ہوئے۔

چل میرے شیر اب لیٹ جا۔۔۔ اسے موبائیل لیتا وہ بولا

وہ خاموشی سے جا کر ماں کے سینے میں سر رکھ کر لیٹ گیا

موبائیل۔ میرا یوز کرتا ہے اور سوتا ماں کے ساتھ ہے بے وفا آدمی۔۔۔ اس کے گال چومتا وہ  
بولا

ہائے بابا اپتے یہ بال تو بتے ہیں۔۔۔ اسے پیار کو صاف کرتا وہ اسکی داڑھی کی طرف اشارہ  
کرتا ہوا

لا

اچھا پھر کاٹ دیتا ہوں۔۔۔

ہاں تاٹ دو پھر میں بھی تش کروں گا\_\_\_\_\_

میں انہیں ہی ناکاٹ دو\_\_\_\_\_ آپنی آنکھوں سے بازوں ہٹاتی حیا نے کہا

اسے پسند تھی اس کی داڑھی\_\_\_\_\_

کاتنے دو ماما با پھر اپ تو بی تب باباٹس کر لے گے تو بال نئی دو بے گے\_\_\_\_\_ اسنے حیا سے کہا

ہاں دیکھوں بچہ کتنا سمجھدار ہے\_\_\_\_\_

اذلان خدا کے لئے ایسی باتیں نہیں کیا کروں بیٹا بری بات ہے\_\_\_\_\_ وہ اذلان سے مخاطب ہوئی

بچہ باپ پر گیا ہے\_\_\_\_\_ صائم اذلان کو تھپکی دیتا بولا

اللہ ناکرے کبھی باپ پر جائے ایسی حرکتوں پر\_\_\_\_\_ حیا نے کہا

اسکی خواہش تھی کہ اس کا بیٹا اپنے باپ پر ہی جائے

کیوں کیسی حرکتوں پر\_\_\_\_\_؟؟

بے غیرتوں والی حرکتوں پر جو آپ میرے ساتھ کرتے ہیں سو جائے اب \_\_\_\_\_

وہ کہتی دوسرے طرف لیٹی

حیا میڈم۔ ابھی تو میں نے بے غیرتی دیکھائی ہی نہیں ہے آپکو \_\_\_\_\_ وہ کہتا اپنی جانب لیٹا اور

لائٹ اف کر دی \_\_\_\_\_

وہ ایک مکمل فیملی تھی خوش پر سکون مطمئن \_\_\_\_\_

فاطمہ فاطمہ اٹھ جا اب جو تا کھانا ہے کیا؟؟؟؟ وہ کب سے اسے اٹھا رہی تھی جو اٹھنے کا نام بھی نہیں لے رہی تھی

اٹھ جاؤں نا یا ر ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے \_\_\_\_\_ اسکی طرف اتی وہ بولی

اپنی مجھ سے نہیں اٹھا جا رہا \_\_\_\_\_ وہ اہیستہ سے بولی

کیوں نہیں اٹھا جا رہا۔؟؟؟؟؟

پتہ نہیں \_\_\_\_\_

سدرہ نے اس کا چہرہ دیکھا جو لال تھا۔۔۔ اس نے اسکی پیشانی میں ہاتھ رکھا پھر ایک جھٹکے سے پیچھے کر دیا

بخار ہو رہا ہے تجھے پاگل۔۔۔

چلو اٹھو جلدی سے کچھ کھاؤ پھر میڈیسن دیتی ہوں۔۔۔ وہ اسے اٹھاتی ہوئی بولی

انکھیں بالکل لال ہو رہی تھی اسکی۔۔۔

رات کو ڈر گئی تھی کیا؟؟؟

وہ اکثر رات کو ڈر جاتی تھی اور صبح بخار ہو جاتا تھا سے۔۔۔ سدرہ نے بہت بار بہت سے

ڈاکٹرز سے چیک بھی کرایا تھا سب کوئی نا کوئی دوائیں دیتے لیکن کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

ہیمہم۔۔۔ وہ بیڈ کراؤں سے ٹیک لگاتی بولی

پوری رات وہ جاگتی رہی تھی بس اسی بارے میں سوچتی رہی پھر ڈر گئی تھی ایک دو دفعہ

سدرہ کو آواز دی جو سو رہی تھی

معاملات چاہے جو مرضی ہو جائے سدرہ میڈم اپنی نیند کے ساتھ کمپرومائز نہیں کرتی تھی۔

اچھا جاؤں جلدی منہ دھو میری شہزادی ہھر ناشتہ کرواتی ہوں۔ وہ اسے پیار سے کہتی بازوں سے پکر کر اٹھایا

اور پھر واشروم کے واش بیسن میں بھی اسکے ساتھ سارا لے کر اسنے منہ ہاتھ دھوئے تھے۔ دانت صاف کرتے ہوئے بھی پھر وہ لڑکھرائی تھی۔

اجاؤں آرام سے۔۔۔ وہ اسے سہارا دیتی بیڈ پر بیٹھایا

دومنٹ یہاں بیٹھو میں ناشتہ لے کر آئی۔

وہ کمرے سے باہر چلی گئی تھی

دومنٹ بعد وہ کمرے میں واپس آئی اور اسے اپنے ہاتھ سے ناشتہ کروایا۔

اپی بس۔۔۔ وہ اسکا ہاتے پیچھے کرتی بولی

بس یہ لاسٹ ہے۔۔۔ وہ کہی دفعہ یہ بول چکی تھی



بس اپی \_\_\_\_\_

اچھا چلو یہ جو س پیو \_\_\_\_\_ وہ اسے جو س پکڑاتی بولی

نہیں پینا \_\_\_\_\_ اسنے ہیچھے کیا

میری گڑیا جلدی سے پیو شاباش \_\_\_\_\_

نہیں نا اپی \_\_\_\_\_

فاطمہ بچے پیو شاباش پھر میڈیسن دوں گی \_\_\_\_\_

اس نے دو تین گھونٹ بھرے پھر رکھ دیا

پھر سدرہ نے اسے میڈیسن دی تھی

اپی میرا موبائیل دینا \_\_\_\_\_ فاطمہ نے کہا

کس کو کال کرنی ہے \_\_\_\_\_

اشال کو بتاؤں گی کہ وہ سر کو بتائے اور میری لیو لگا دیں \_\_\_\_\_ اسنے اشال کا نمبر ملایا

وہ سوئی ہوئی تھی موبائیل سائلنٹ پر لگا کر آج اسکا ارادہ نہیں تھا آفیس جانے کا

ایک دو بار کال کی لیکن اس نے نہیں اٹھائی۔۔۔

ڈائریکٹ سر کو کال کرلو۔۔۔ سدرہ نے کہا

سر کے پاس جو نمبر ہے اس پر میرا پاس پیکیج نہیں۔۔۔ اسنے بتایا

تو کیوں نہیں کرواتی۔۔۔

ضرورت ہی نہیں پرتی ویسے ہی ضائع ہوتا ہے۔۔۔

دیکھو آج ضرورت پڑانا یہ لو میرے نمبر سے کرلو ویسے بھی میرا نمبر سیو نہیں ہے ان کے

پاس اٹھالے گے۔۔۔ وہ اسے اپنا فون دیتی بولی

اسنے اپنے موبائل سے اسکا نمبر سدرہ کے موبائیل پر ڈائل کیا۔۔۔

ایک دو بیل کے بعد اسنے کال اٹھالی۔۔۔

اسلام علیکم سر۔۔۔ اسنے سلام کیا

وعلیکم اسلام\_\_ وہ اسے پہچانہ نہیں تھا

سر میں فاطمہ\_\_ انسے بتایا

جی فاطمہ بولے\_\_

پاس بیٹھی سدرہ کے کانوں میں جاتی اسکی آواز اس کا دل بری طرح سے دھڑکا رہی تھی

محبوب کی تو آواز یہ حال کر دیتی ہے جب سامنے ہوگا تو کیا حال ہوگا؟؟؟؟ انسے اوچا

سر مجھے بخار ہو گیا ہے میں آج آفیس نہیں آسکتی\_\_ انسے معصومیات سے کہا

اوکے اپ میڈیسنز لے اور آرام کریں\_\_ انسے کہا

تھینکس سر میں کل تک ان شاء اللہ اجاؤں گی\_\_

اٹس اوکے جب ٹھیک کو تب ہی اپنی گا\_\_

تیھکیوں سر\_\_

اوکے ٹیک کئیر\_\_ وہ کہتا کال بند کر گیا

اسے فاطمہ عزیز تھی جس طرح اشال عزیز تھی اسے اپنے ساتھ کام کرتی ہر لڑکی اشال کی طرح ہی عزیز تھی۔

مل گئی چھٹی۔ اسے فون لیتی وہ بولی

جی مل گئی ہے۔

اوکے اب آرام کروں میں جلدی اوں گئی آج ضروری ہے جانا ورنہ اف کر لیتی۔ اسے پیار کرتی وہ بولی

وہ لڑتی تھی بے انتہا لڑتی تھی لیکن وہ ایک دوسرے پر جان دیتی تھی۔

کیا کر رہی ہیں انٹی اپ۔؟؟؟؟ وہ آج پہلی بار کچن میں آئی تھی

کچھ نہیں بیٹے۔ وہ بہت پیار سے بولی

لائے میں بنا دیتی ہوں۔ انہیں چائے بناتا دیکھ کر اس نے کہا

نہیں بیٹا ابھی تو اپکی مہندی بھی نہیں اتری۔

انٹی اب مہندی دوماہ نہیں اترے گی تو میں دوماہ ہی کام نہیں کروں گی کیا؟؟؟؟

جی اب دوماہ ہی کام نہیں کروں گی۔۔۔ وہ مسکرائی

میں پھر کیا کروں گی اتنی بور ہو رہی ہوں۔۔۔

کیوں مرتضیٰ کیا کر رہا ہے؟؟؟؟ انہوں نے پوچھا

وہ تو اپنا کام کر رہے ہیں ویسے بھی وہ ہو تو بڑا کوئی فرق پڑتا ہے۔۔۔

بیٹا اس کی ڈیوٹی ہی ایسی ہے اب۔۔۔ انہوں نے سمجھنا چاہ۔۔۔

یہ کس لئے بنا رہی ہیں۔۔۔؟؟؟ اسنے چائے کی طرف اشارہ کیا

تمہارے شوہر کے لئے۔۔۔ انہوں نے مزاحیہ انداز میں کہا

لائے میں دیں اتی ہوں۔۔۔ وہ ان سے چائے کا کپ لیتی بولی

یہ لو۔۔۔ وہ مسکرائی



یہ کپ نہیں ڈرم زیادہ ہے۔۔۔ وہ چائے کا کپ دیکھتی خود سے بولی اور کمرے میں اتنی جہاں وہ بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ اگے رکھا کوئی کام کر رہا تھا

کون کہتا تھا کہ وہ چھٹنوں پر ہے گھر پر بھی وہ ڈیلی کوئی نا کوئی کیس لے کر بیٹھا ہوتا تھا

یہ لیں چائے۔۔۔ وہ سائنڈ ٹیبل پر چائے رکھتی بولی

تھینکس۔۔۔ اسے دیکھ کر وہ مسکرایا

کیا آپ ہر وقت لیپ ٹاپ پر لگے رہتے ہیں۔۔۔

کچھ نہیں بس گمیز کھیل رہا ہوتا ہوں۔۔۔

آپ لیپ ٹاپ میں گمیز کھیتے ہیں؟؟؟

آپ کو کیا لگتا ہے میں کیا کرتا ہوں؟؟؟ چائے کا گھونٹ بھرتا اسنے پوچھا

اپنے افس کا کام کرتے ہیں مجھے تو یہی لگتا ہے۔۔۔ وہ بیڈ کی دوسری جانب بیٹھتی بولی

آپ کو صحیح لگتا ہے۔۔۔ اسنے کہا

تھکتے نہیں ہیں کیا کام کر کر کے؟؟؟ وہ بہت دیر سے کام کر رہا تھا اس لئے اسنے پوچھا

کام کرتے ہوئے کون تھکتا ہے؟؟

انسان\_\_ اس نے کہا

ہاں وہ انسان جو کام چور ہو\_\_

اپ مجھے کام چور بول رہے ہیں\_\_؟؟ اپنے فالتو سے دماغ سے اس نے یہی سمجھا تھا

میں نے کب بولا اچو کام چور\_\_ وہ حیرانی سے بس اسے دیکھ رہا تھا

ابھی بولا ہے\_\_

اللہ نور حیا کی چیز ہیں اپ\_\_ وہ پاگل ہو جائے گا اج

وہی چیز جس سے اپنے بڑے شوق اور جنون کے ساتھ شادی کی ہے\_\_

وہ مسکرا گیا\_\_

اپ بہت لڑتی ہیں\_\_

ہاں میں تو ہوں ہی لڑا کو \_\_\_\_\_

اپ کو چڑانے میں بھی ایک الگ مزہ ہے \_\_\_\_\_ وہ اسے تنگ کرتا بولا

اور جس دن میں نے چڑ جانا ہے نا اس دن خود سے پوچھنا پھر کتنا مزہ ہے \_\_\_\_\_

اسی دن کا تو انتظار ہے مجھے \_\_\_\_\_

اچھا تو اپ لڑنے کا انتظار کر ہے ہیں؟؟؟؟

\_\_\_\_\_ نہیں

اپ ایک نمبر کے پاگل ادی ہیں پتہ نہیں کس قسم کی عجیب باتوں میں مجھے الجھا دیتے ہیں \_\_\_\_\_ وہ اسکی باتیں نہیں سمجھ سکتی تھی

اپ بس ہر وقت تعوز پڑھتی رہا کریں بس \_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_ ہاں تاکہ اپ بھاگ جائے

\_\_\_\_\_ انسان کو شیطان سے تشبیہ نہیں دیتے نور حیا

میں نے بس مزاق میں کہا۔

جانتا ہوں بٹ اکثر لوگ بچوں کو شیطان کہتے ہیں شیطان جانتی ہیں نا کہ کون ہے اللہ کے سامنے نا جھکنے والا سو اس لئے انہیدہ کبھی نہیں بولنا اس طرح۔

اچھا مجھے پتہ ہے۔ نور بولی

وہ خاموشی سے کام کرتا رہا۔

سنیں۔

دس منٹ کی خاموشی کے بعد نور نے اسے پکارا۔

ہاں جی سنائیں۔

وہ جو گاڑی میں نے ٹھوکی تھی اس کا کیا ہوا؟؟؟

میں تو وہ بھول ہی گیا؟؟؟ اسنے کہا

کیا مطلب بھول گے؟؟؟

میکنک کو دی تھی وہی شوپ میں پڑی ہوگی۔

کتنے لاپرواہ آدمی ہیں آپ۔

کیسی کو بھیجے جا کر لے آئے۔ نور نے کہا

میں خود جاؤں گا۔

اس نے گھر میں کیسی کو بھی نہیں بتایا تھا کیونکہ اس دن نور نے بہت مان سے کہا تھا کہ اسے اپنی ڈرائیونگ کے علاوہ کیسی پر بھی بھروسہ نہیں وہ نہیں چاہتا تھا کہ نور نورین بیگم کے سامنے شرمندہ ہو۔

یہی سے بھیج دے نا۔

نہیں نور حیا میں اپنے کام کیسی سے نہیں کرواتا۔

کیوں؟؟؟؟

پتہ نہیں بچپن سے عادت ہے میرے کام یا تو ماما کرتی ہیں یا میں خود۔

چلو شکر مجھے نہیں کرنے پڑے گے آپکے کام۔



فکر نا کریں میرے ایسے بہت سے کام ہیں جو آپکے سوا کوئی نہیں کر سکتا \_\_\_\_\_

اسنے اسے دیکھا \_\_\_\_\_ مجھے پتہ ہے \_\_\_\_\_ وہ بولی

گڈ پتہ ہونا بھی چاہئے \_\_\_\_\_

اب بس کردے کام کو جاکر گاڑی لے ائے \_\_\_\_\_ وہ تھک گئی تھی اسے کام کرتا دیکھ کر

یہ بولے کہ بس کردے اب میں بور ہوگی ہوں \_\_\_\_\_ اسنے کہا

ظاہری سی بات ہے صبح سے لے کر بیٹھے ہیں نا کوئی بندہ ہے جس سے بات کرو \_\_\_\_\_

ماما نیچے ہیں ان سے باتیں کر لے جاکر \_\_\_\_\_

وہ کچن میں ہیں اور مجھے ابھی ہی کچن سے انہوں نے باہر بھیجا ہے \_\_\_\_\_

کیوں؟؟؟

کہتی ہیں جب تک یہ نہیں اترتی تب تک میں کچن میں نہیں اسکتی \_\_\_\_\_ اسنے اپنے ہاتھوں

میں لگی مہندی کی طرف اشارہ کیا

اس کا رنگ ہلکا ہو گیا ہے۔۔۔ اسکی بات کو اگنور کرتا وہ بولا

شکر ہے۔۔۔ نور نے کہا

دوبارہ لگالیں۔۔۔

شکر ہے ایک دفعہ اترے واپس کبھی نہیں لگاتی۔۔۔

کیوں؟؟ اس نے حیرانی سے پوچھا تھا جہاں تک اسے معلوم تھا کہ لڑکیوں کو بہت شوق ہوتا  
مہندی کا

بندہ لگاتے ہوئے پابند ہو جاتا ہے ایک جگہ ہی بیٹھو رہو زراہ سا ہلو تو خراب ہو جاتی ہے مجھے  
تو یہ قید لگتی ہے۔۔۔

ہاں اسی طرح بندہ اسے لگا کر پابند ہو جاتا ہے جس طرح بندہ محبت کر کے پابند ہو جاتا ہے  
صرف ایک چہرے کا پابند۔۔۔

اپ بہت ہی عجیب ہیں۔۔۔ اسکی بات سن کر وہ بولی

کیسے؟؟؟

عجیب باتیں کرتے ہیں کبھی کبھی مجھے بالکل سمجھ نہیں آتی اپنی باتوں کی \_\_\_\_\_

اپ کا یہ بہت نا سمجھ ہے ابھی \_\_\_\_\_ وہ اپنے دماغ پر ہاتھ رکھتا بولا

ہاں اور اپکا تو بہت تیز ہے نا \_\_\_\_\_

بلکل الحمد للہ \_\_\_\_\_

اچھا بس کرے چلے نیچے \_\_\_\_\_ وہ اس کا لپ ٹاپ نیچے کرتی بولی

بس تھوڑا سا رہے گیا ہے اپ جائے میں تا ہوں \_\_\_\_\_

اچھا پھر اجائے گا \_\_\_\_\_ وہ کہتی بیڈ سے اٹھی

دروازہ بند کیا اور نیچے چلی آئی جہاں نورین بیگم لاونچ میں بیٹھی ہوئی تھی اسے دیکھ کر

مسکرائی اور اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا \_\_\_\_\_

وہ مسکراتی ہوئی انکے ساتھ جا کر بیٹھ گئی \_\_\_\_\_

پھر وہ لوگ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے تھے \_\_\_\_\_ اسے آج پتہ چلا تھا کہ نورین بیگم

ایک اچھی خاتون ہیں اس کی ان سے بن سکتی ہے \_\_\_\_\_

ہاں بھی کیا بنا اس کا؟؟؟؟؟؟مر تھی نے مینک سے پوچھا

ماڑا تمہارا گاڑی اے ون ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

یار ماڑا تمہارا بہت شکریہ اب بتاؤں کتنا پیسہ بنتا ہے اس کا۔۔۔۔۔ اس نے اسی کے انداز میں کہا

ماڑا اب تم سے پیسہ لیتا ہم اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔ وہ پٹھان کافی عمر کا تھا

نہیں خان بھائی ہم تمہارا پیسہ کھاتے ہوئے برا لگتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں ماڑا تم اپنا بندہ ہے۔۔۔۔۔

نہیں کرو یار بتاؤں مجھے۔۔۔۔۔ وہ سیریس ہوتا ہوا اس سے بولا

نہیں ماڑا۔۔۔۔۔

وہ ابھی اسی بارے میں بول رہے تھے کہ جب ایک سفید گاڑی وہاں آکر روکی۔۔۔۔۔

اس میں سے ایک لڑکی باہر نکلی۔

تنگ سی جینز اور شرٹ پہینے انکھوں پر گلاسز لگائے بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔

ایسکوزمی پلیز دیکھے کہ اس میں کیا ایشو ہے۔ وہ ایک ادا سے مرتضیٰ سے بولی

وہ بیچ سے اٹھا اور اس مینک سے بولا خان بھائی تم دیکھو۔

اپ مینک ہیں کیا؟؟ ناک چڑاھتی اس نے مینک سے پوچھا

نہیں ماڑا ہم تو ڈاکٹر اہ۔

اپ ہٹے اپ کو کچھ نہیں پتہ کہ ایک لڑکی سے کیسے بات کرتے ہیں پلیز اپ اگر دیکھے

۔۔۔ وہ اس مینک کو پیچھے کرتی مرتضیٰ سے بولی

کاش اس وقت اسکی بیوی یہاں ہوتی پھر اپنی زبان کے تیر اسنے چلانے تھے اور اس لڑکی

نے یہاں واپس دیکھنا بھی نہیں تھا۔ اسنے سوچا اور اپنی گاڑی کی طرف آیا۔

او ہیلو ہیرو تم سے بات کر رہی ہو۔ اس مرتضیٰ کو گاڑی کا دروازہ کھولتا دیکھ کر کہا

سوری میں انجان لڑکیوں سے بات نہیں کرتا۔ کہتا وہ خان کی طرف مڑا



اپ کو پیسے میں بھیج دوں گا اپ گاڑی میرے گھر بھیجوا دیجے گا

جی بھائی ہم بھیجوا دے گا

جوابا وہ مسکرایا

سنن کیا اپ مجھے میرے گھر تک ڈارپ کرائے گے وہ لڑکی مرتضیٰ سے بولی

عجیب لڑکی تھی ناشرم ناحیا

میڈم تم اپنا گاڑی کے کر جاو ابھی ہمارے پاس وقت نہیں میکسک مرتضیٰ کے تاثرات دیکھ کر بولا

میں تم سے بات کر رہی ہو کیا؟؟؟؟

لیکن میں بھی اپ سے بات نہیں کر رہا مرتضیٰ نے کہا

عجیب بدتمیز قسم کے لوگ ہیں یہاں پتہ نہیں ہے کہ لڑکی سے کیسے بات کرتے ہیں وہ غصہ سے کہتی دوکان سے باہر نکلی

میڈم اپنا گاڑی دوسری طرف کرو خان بولا

کیونکہ مرتضیٰ کو اپنی بانیک وہاں سے نکالنی تھی۔

کیوں تمہارے باپ کی روڈ ہے۔

اللہ بیٹی دے تو حیا والی دے ورنہ دے ہی نا۔ وہ خان مرتضیٰ کو دیکھ بولا

وہ بانیک پر بیٹھا۔

یا اللہ مجھے بھی ایک حیا دار بیٹی دینا ورنہ دینا ہی نہیں۔ اسنے دل میں کہا۔

بے شک بیٹیاں تو حیا کی چادر میں لپیٹی ہوئی ہی اچھی لگتی ہیں۔

اج اسے وہ رات یاد آئی جب اس نے خود نور سے کہا تھا کہ وہ اسے گھر چھوڑ ایے گا لیکن وہ نامانی اس کے کہئے الفاظ اج بھی اس کے دل میں موجود تھے

جب میرے لیے اپ پر اعتبار میرے اللہ نے ہیں کیا تو میں کیسے کیسی نا محرم پر اعتبار کر سکتی ہوں۔

ہر کوئی نور حیا نہیں ہوتی یہ بات اسے سمجھ اگئی تھی

لیکن ہر لڑکی بے حیا بھی نہیں ہوتی۔

ہر لڑکی مختلف ہے کیسی ایک لڑکی کی وجہ سے اپ سب کو برا نہیں کہہ سکتے۔

ایک حیا دار ہے تو دوسری بے حیا

ایک وفادار ہے تو دوسرے بے وفا

ہر لڑکی اپنی ذات میں الگ ہے

بس ایک کی وجہ سے تم بنتِ حوا

کی عزت نہیں خراب کر سکتے۔

\*\*

کیسی طبعیت ہے اپکی اب؟؟؟ زاریاں نے فاطمہ سے پوچھا

جی سر ٹھیک ہوں۔۔۔ وہ آج دو دن بعد واپس آئی تھی۔۔۔

ہیمم گڈ۔۔۔ وہ کہتا اپنے افس کے روم کی طرف چلا گیا۔۔۔

کیا سرنے ہی اپی کے لئے؟؟؟ وہ آگے کچھ سوچتی کہ اشال آگئی تھی

اسلام علیکم کیسی ہو؟؟؟؟؟ اسے سلام کرتی وہ بولی

وعلیکم اسلام ٹھیک \_\_\_ وہ مسکرائی

شکر ہے \_\_\_ وہ کہتی زاریان کے روم کی طرف جانے لگی کہ پیچھے سے فاطمہ نے پکارا

اشال بات سنا \_\_\_

جی بولو \_\_\_ وہ اس کی طرف رخ کرتی بولی

اپی کا رشتہ کا کیا معاملہ ہے ؟؟؟؟؟

کیا مطلب ؟؟؟؟ وہ سمجھی نہیں تھی اس کی بات

اپی کے لئے جو تم سر کا پرپوزل لائی تھی \_\_\_

ہاں لائی تھی بٹ یار اب بھائی نہیں مان رہے \_\_\_

کس لئے ؟؟؟؟ فاطمہ نے نا سمجھی سے کہا

یار بھائی کو سدرہ نہیں پسند \_\_\_

اسے سدرہ کی وہ بات یاد آئی جب اسے کہا تھا کہ زاریان اسے اچھا لگتا ہے۔

تو اب کیا ہوگا؟؟؟؟ اسے بہت مشکل سے یہ پوچھا تھا

کچھ نہیں یار تم سدرہ سے منع کر دینا تم جانتی ہو بھائی کے نیچر کو وہ خود خاموش طبیعت کے ہیں اسی لئے اپنا پارٹنر بھی خاموش طبیعت ہی پسند کرتے ہیں اور سدرہ کو بھی اچھے سے جانتی ہو تم۔

وہ اپنی باتوں سے اسے بالکل سن کر رہی تھی۔

فاطمہ تم پلیز سدرہ سے اپنے طریقے سے منع کر دینا تم کہنا تمہیں نہیں پسند زاریان اس طرح وہ مجھ سے خفا نہیں ہوگی۔

اسے بہت ضابط سے گردن اثبات میں ہلائی۔

تھینکس یار۔ وہ کہتی روم میں چلی گئی۔

وہ تو بس اس دروازے کو دیکھتی رہی جو ابھی وہ بند کر کے اندر گئی تھی۔



اللہ میں اپنی کو کیسے بتاؤں گی؟؟؟؟ اس کی انسو بے اختیار آنکھوں سے نکل کر گالوں میں بہے گئے۔

یہ بڑے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں سنگدل صرف اپنے بارے میں سوچتے کیسی دوسرے پر کیا گزرتی ہے انہیں کوئی احساس نہیں ہوتا بے حس لوگ۔ وہ اپنے انسو صاف کرتی خود سے سوچتی اپنی چیئر پر بیٹھی۔

اسے تو بس اس چیز کی فکر تھی کہ آخر وہ بتائیں گی کیسے سدرہ کو۔ وہ سدرہ کی آنکھوں میں اس کے لئے پسندیدگی مرتضیٰ کے ویسے میں ہی دیکھ چکی تھی مگر اب اب کیا ہوگا؟؟؟؟؟

یا اللہ میری بہن کو صبر عطا کرنا میرے مالک۔ وہ اللہ سے دعا مانگ رہی تھی وہ باظاہرہ تو کام کر رہی تھی لیکن اس کا دل و دماغ بس ایک ہی چیز پر اٹکا ہوا تھا کہ آخر وہ باتیں گئی کیسے سدرہ کو؟؟؟

بھائی اج شام کو میں نے نورین انٹی سے ملنے جانا ہے۔ اشال نے زاریان سے کہا

خیریت؟؟؟ کمپیوٹر سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھتا وہ بولا

جی بس کوئی پرسنل بات ہے۔۔۔

اچھا۔۔۔ وہ پھر سے کمپیوٹر میں معصروف ہو گیا

بھایا میں جاؤں گے کیسے؟؟؟

جیسے جاتے ہیں ویسے ہی۔۔۔

نہیں میرا مطلب مجھے چھوڑنے کون جائے گا۔۔۔؟؟؟

خان بابا چھوڑ بھی آئے گے اور لے بھی آئے گے۔۔۔ اسنے بتایا

میں نے نہیں جانا خان بابا کے ساتھ وہ گاڑی سہی نہیں چلاتے۔۔۔ وہ منہ بناتی بولی

پھر میں اپنی بہن کے لئے سپیشل ہیلی کپٹر مانگواتا ہوں۔۔۔

بھایا اپ ساتھ چلے جانا۔۔۔ اسنے مشورہ دیا

شام ایے گی تو دیکھے گے۔۔۔ وہ بولا

میں بتا رہی ہوں میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گی بس \_\_\_\_\_ وہ ضدی انداز میں بولی

کاش وہ اسے بتا سکتا کہ وہاں جانا اس کے لئے کتنا مشکل ہو گیا ہے \_\_\_\_\_

وہ واپس سے اپنے کام میں معصروف ہو گیا دل عجیب سی کیفیت کا شکار ہو گیا تھا کیسے اسے  
وہاں پر دیکھے گا \_\_\_\_\_

بات سنیں \_\_\_\_\_ حیا کمرے میں اتی بولی

ہیمم سناؤں \_\_\_\_\_ وہ تکیہ منہ پر رکھتا بولا

صائم بات کرنے آئی ہوں آپسے یار \_\_\_\_\_ وہ تکیہ اسکے منہ سے ہٹاتی بولی

یار کیا ہے سونے دونا \_\_\_\_\_

دن کے بارہ بج گئے ہیں انسان بنے کون سوتا ہے اتنا \_\_\_\_\_

میں سوتا ہوں سونے دوں \_\_\_\_\_

میں بھی دیکھتی ہوں اب کیسے سوتے ہیں۔۔۔ وہ کمرے سے باہر نکلتی بولی

اس نے شکر ادا کیا پوری رات تو وہ سو نہیں سکا تھا پھر صبح مسجد نماز پڑھنے چلا گیا اور اب بھی اسے سونے نہیں دے رہی تھی وہ۔۔۔

پانچ منٹ بعد اسے اپنی کمر میں کوئی چیز محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہو کر لیٹا۔۔۔

بابا اٹھ داو ادھے بتے دیا وہ نہ شوتے (بابا اٹھ جاو اچھے بچے زیادہ نہیں سوتے)

اذلان شہزادے ایک منٹ میں یہاں سے نکل جا۔۔۔ وہ نیند میں ڈوبی آواز میں بولا

اتھو بابا اد میں اپتو اک تیچ دیدھاو دا (اٹھو بابا اج میں اپ کو ایک چیز دیکھاؤں گا)

یار جا مجھے نہیں دیکھتی۔۔۔ وہ دوسری جانب کڑوٹ لیتا بولا

میلے شہزادے اتھ داو نا (میرے شہزادے اٹھ جاؤ نا) وہ اسکے گال چومتا اسی کے انداز

میں بولا

اکثر صائم اسے اسی طرح اٹھاتا تھا لیکن دیئی میں پاکستان جب سے وہ آیا تھا اس وقت سے وہ اسے پہلے ہی اٹھ جاتا تھا۔

یار بندہ اب سو بھی نہیں سکتا۔ وہ غصے سے اٹھا تھا۔

اسنے سامنے بیٹھی حیا کو دیکھا جو صاف پر بیٹھی بہت مزے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اب تم سونا پیپی مشین تم پر بھی رکھو گا۔

اس مشین کے بال دیکھے ہیں کتنے بڑے ہو گے ہیں جب سے پاکستان کیا ائے اپ بگڑ گے ہیں بہت۔

اسنے اذلان کے بال دیکھے جو کافی حد تک بڑے ہو چکے تھے لیکن اتنے بھی بڑے نہیں تھے۔

اچھا تو تم نے مجھے اس لئے اٹھایا ہے۔؟؟؟

نہیں میں نے کیسی اور بات کے لئے اٹھایا تھا اپنے شہزادے کو۔ وہ صوفے سے اٹھی اور اسکے بکھرے بال سہی کیا



مجھ سے دس فٹ دور رہو پھر تمہارا شہزادہ میری وجہ سے بگڑ جائے گا \_\_\_\_\_

اللہ صائم اپ اذلان سے کتنا ڈرتے ہیں نا \_\_\_\_\_ وہ اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھتی بولی

ظاہر ہے افت سے ڈرا ہی جاتا ہے \_\_\_\_\_

میرا بیٹا افت ہے کیا؟؟؟؟ وہ اذلان کو اپنی گود پر بیٹھاتی بولی

اس سے بھی اوپر کی کوئی چیز ہے یہ \_\_\_\_\_

اچھا چھوڑے مجھے بات تو بتائیں ایک \_\_\_\_\_

ہیمم \_\_\_\_\_ وہ سائنڈ ٹیبل سے موبائیل اٹھاتا بولا

بابا بلی بات ماماتی بات دور شے شنو (بابا بری بات ماما کی بات غور سے سنو)

اچھا میرے \_\_\_\_\_ وہ کچھ بولتا کہ حیا بول اٹھی

اچھا بس بری بات بیٹایوں بابا سے نہیں کہتے \_\_\_\_\_ اسنے اذلان سے کہا

اتھا (اچھا) \_\_\_\_\_ گردن ہاں میں ہلاتا وہ خاموش ہو گیا

پوچھو تم \_\_\_\_\_ اسنے حیا سے کہا

صائم جب اپ دوئی سے ریزائن کردے گے تو پھر کیا ہوگا ؟؟؟؟

کیا مطلب ؟؟؟

مطلب کہ کہاں سے کمائے گے اپ یار \_\_\_\_\_

اذلان یہ بورینگ باتیں سن کر حیا کی گود سے اٹھ کر باہر نکل گیا تھا \_\_\_\_\_

حیا میں وہاں اتنی اچھی کمپنی میں جاب کرتا ہوں کہ جب میں وہاں سے ریزائن کروں گا تو

یہاں کیسی بھی اچھی جگہ ہمیں جاب مل جائے گی \_\_\_\_\_

اپ اتنے اعتبار سے کیسے کہہ سکتے ہیں ؟؟؟؟

حیا یقین کامل ہونا چاہیے باقی کام تو اللہ کا ہوتا ہے نا \_\_\_\_\_

وہ بیڈ سے اٹھتا بولا

صائم پتہ ہے کبھی کبھی مجھے اپ پر رشک آتا ہے کہ اپ کا یقین بہت کامل ہے اللہ پر

وہ مسکرایا۔ اور واشروم چلا گیا نیند تو ویسے بھی اس کا صاحبزادہ خراب کر گیا تھا۔  
اللہ کرے صائم کہ اپ اتنی ہی پابندی سے نماز بھی ادا کرے۔ حیا نے دل میں  
سوچا۔

ہاں یہ تھا کہ وہ باقاعدہ نماز ادا نہیں کرتا تھا لیکن وہ اللہ پر یقین بہت کامل رکھتا تھا۔

انٹی اج کوئی ارہا ہے کیا؟؟؟؟ نور نے نورین بیگم سے پوچھا

جی بیٹا۔ انہوں نے کہا

وہ ان کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی۔

کون؟؟ اسنے پوچھا

مرتضیٰ کی پھوپھو کا بیٹا ہے ذلقرنین وہ ارہا ہے۔ انہوں نے بتایا

اچھا لیکن کیا وہ سگی پھوپھو ہیں۔

جی سکی ہیں حیات کی سگی بہن ہیں وہ \_\_\_\_\_

لیکن میں نے انہیں شادی پر نہیں دیکھا \_\_\_\_\_

بس کچھ مسائل ہیں کبھی بتاؤں گی تمہیں \_\_\_\_\_

اچھا سہی لیکن وہ بڑا ہے یا چھوٹا \_\_\_\_\_؟؟؟

بس اپکو اس سے پردہ کرنا پڑے گا اتنا ہے \_\_\_\_\_ وہ جانتی تھی کہ وہ کس لئے پوچھ رہی ہے

اچھا سہی ہے \_\_\_\_\_

امریکہ ہوتے ہیں وہ لوگ وہاں پر ڈاکٹر ہے وہ لیکن ابھی اپنی ٹیم کے ساتھ پاکستان آیا ہے

اس لئے میں نے اصرار کیا کہ مجھ سے بھی مل کر جائے \_\_\_\_\_ انہوں نے بتایا

اچھا کیا آپ نے \_\_\_\_\_

وہ مسکرائی مرتضیٰ کہاں پر ہے؟؟؟؟

باہر گے تھے پتہ نہیں ابھی تک نہیں آئے \_\_\_\_\_

بانیک پر گیا ہے کیا؟؟؟؟

شاید \_\_\_\_\_ اسنے کہا

اچھا چلو اندر او تم میرے ساتھ \_\_\_\_\_ وہ اسکے ساتھ اندر چلی گئی تاکہ کھانے کا انتظام کریں  
اور ساتھ ساتھ اسے بھی بتائیں \_\_\_\_\_

کیا ہوا فاطمہ طبعیت ٹھیک ہے \_\_\_\_\_ وہ ابھی گھر آئی تھی ہاسپٹل سے فاطمہ کا مرجھایا سا چہرہ  
اسے پریشان کر گیا تھا \_\_\_\_\_

اسنے اپنی بہن کو دیکھا \_\_\_\_\_ دل کٹ گیا تھا \_\_\_\_\_

ٹھیک ہوں \_\_\_\_\_ وہ کہتی نظریں چرا گئی

لگ نہیں رہی دیکھا و بخار تو نہیں \_\_\_\_\_ وہ اسکی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھتی بولی

نخار تو نہیں ویکنئیس ہوگی ہے ہولا بھی تھا اف کرلو کچھ نہیں کہتا جلا د خان لیکن تم سنتی ہیں

کب ہو میری \_\_\_\_\_



اپی ائیندہ تم زاریان خان کا نام نہیں لو گی \_\_\_ وہ اج پہلی بار اسکے سامنے اس کا نام لے رہی تھی

وہ حیرانی سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی \_\_\_

کیوں؟؟؟

بس نہیں لو گی کیسی بھی نام سے نہیں لو گی مر جانا لیکن اس کا نام مت لینا \_\_\_

لیکن فاطمہ ہوا کیا ہے کچھ بتاؤں تو سہی \_\_\_

کچھ نہیں ہوا \_\_\_ وہ بیڈ سے اٹھتی بولی

بتاؤ فاطمہ میں اسے پسند ضرور کرتی ہو لیکن اگر اس نے تمہارے ساتھ کچھ کیا ہے تو بتاؤں میں اس کا وہ حشر کروں گی دنیا یاد رکھے گی \_\_\_ وہ غلط سمجھ گئی تھی

اپی اس نے کچھ نہیں کیا ان کی عزت میں اج بھی اتنی ہی کرتی ہوں جتنی پہلے کرتی تھی لیکن اپی بس تم ان کا نا نہیں لو گی نا ان کے بارے میں کچھ سوچو گی \_\_\_

کیوں فاطمہ ؟؟؟؟

ایسے کیسے ہو سکتا تھا کہ جو شخص دل و دماغ میں بسے اور اسے یاد ناکیا جائے

وہ تمہارا نہیں اس کے خواب دیکھنا چھوڑ دو ایشال نے جو سبز باغ تمہیں دیکھایا تھا وہ سب  
چھوٹ تھا \_\_\_\_\_

وہ بس اسے سن رہی تھی خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی \_\_\_\_\_

فاطمہ نے ایک نظر اسے دیکھا اسکے لئے مشکل ہو گیا تھا اپنی بہن کو اس طرح دیکھنا \_\_\_\_\_

وہ کمرے سے باہر نکل گئی \_\_\_\_\_

وہ ٹرانس سی کیفیت میں بیڈ پر بٹھی \_\_\_\_\_ دل کیسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا \_\_\_\_\_

جو خواب وہ دودن میں دیکھ چکی تھی وہ بس خواب ہی رہے گے تھے \_\_\_\_\_

کچھ خواہشات ایسی ہوتی ہیں جو بس خواب ہی رہے جاتی ہیں کبھی حقیقت نہیں بن پاتی

ایسی ہی خواہش سدرہ امین کے دل میں تھی \_\_\_\_\_

لیکن یہ خواہش نہیں محبت تھی اور جب محبت خواب بن جائے تو وہ انسان کو کوئی اور خواب

دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑتی \_\_\_\_\_

فاطمہ کچن میں اپنی \_\_\_\_\_

فرج سے ڈھنڈا پانی نکالا اور بوتل کے ساتھ ہی منہ لگا کر پی لیا۔

اس کا دل جل رہا تھا۔

اشال خان اور زاریان خان تم دونوں عقل سے پیدل اور محبت سے عاری ہو تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تمہاری وجہ سے کیسی دوسرے پر کیا بیتے گی۔

میں مخلص آج بھی ہو تم لوگوں کے ساتھ لیکن مجھے اب نفرت محسوس ہونے لگی ہے تم دونوں سے۔

میں جانتی ہوں سر کو نور پسند ہے لیکن وہ ان کی نہیں ہوئی تو کیا اب میری بہن بھی اس افیت سے گزرے گی جس افیت سے سر گزرے تھے۔

وہ اپنے دماغ میں ناجانے ایسی کئی باتیں سوچ چکی تھی۔

دل میں ان دونوں کے لئے نفرت کی آگ بھڑک رہی تھی۔

اسلام علیکم۔۔۔ انہیں اپنے سینے سے لگاتا ذلقرنین نے سلام کیا

وعلیکم اسلام کیسا ہے میرا بیٹا۔۔۔ انہوں نے اسے پیار کیا

الحمد للہ۔۔۔ وہ مسکرایا

پھر اسکی نظر نور پر پڑی۔۔۔

جو نقاب میں کھڑی تھی اسے بتایا تھا نورین بیگم نے کہ وہ پردہ کرتی ہے۔۔۔

اسلام علیکم کسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟؟ اس نے بہت احترام سے کہا

وعلیکم اسلام الحمد للہ۔۔۔ دھیمی مگر پرواقار سے لہجے میں بولی

بیٹھو بیٹا۔۔۔ نورین بیگم نے کہا

وہ صوفے پر بیٹھا۔۔۔

مرتضیٰ کہاں ہے؟؟؟؟؟ اسے ناپاکر اسنے وچھا

وہ باہر کیسی کام سے گیا ہے اتا ہو گا بس۔۔۔

نورین بیگم نے بتایا

نور کو وہاں کھڑا ہونا عجیب لگا اس لئے وہ کچن میں آگئی۔

کچن میں آکر وہ بس چیئر پر بیٹھ گئی کوثر کو نورین بیگم نے سختی سے منع کیا تھا کہ جب تک نور کی مہندی نہیں اترتی وہ کوئی کام نہیں کرے گی۔

دے میں کاٹ دیتی ہوں۔ وہ اسے سلاد کاٹتا دیکھ کر بولی

نہیں نہیں میں کاٹ لوں گی۔

دیں دے مجھے میں کیا کروں۔ وہ اس کے ہاتھ سے پلیٹ لے کر خود کاٹنے لگی

کوثر نے تو دل کے کیسی کونے میں شکر ادا کیا تھا چلو کچھ کام تو ہلکا ہوا۔

لیکن بیگم صاحبہ کو پتہ چلا تو۔؟؟؟

دیں دے نور باجی میں خود کاٹ لوں گی۔

میں کسی کو نہیں بتاؤں گی کام کروں گی تو یہ بھی خا کر کہی اترے گی نا۔ وہ مہندی

لگے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتی بولی



ارے باجی اپ نہیں جانتی بیگم صاحبہ کو وہ بہت غصہ کرے گی \_\_\_\_\_ وہ ڈرے سے انداز میں بولی

میں دیکھ لوں گی \_\_\_\_\_

وہ تھک ہار کر بریانی بنانے لگ گئی

نور بس خاموشی سے سلاد کاٹتی رہی

مرتضیٰ پر ابھی اسے رنج کر غصہ تھا صبح سے نکلا ہوا تھا دن ہو گیا لیکن مجال ہے جو بتایا ہو کہ کہاں ہے \_\_\_\_\_

ایک مرتبہ ایسے گھر بتاتی ہوں \_\_\_\_\_ اسنے سوچا

وہسے باجی جب اب اپنے گھر ہوتی تو کام کرتی تھی گھر کا \_\_\_\_\_ مسلسل خاموشی کو توڑتی کوثر نے نور سے پوچھا

ہاں بس تھوڑا تھوڑا کر دیتی تھی لیکن میرے بھائی کرنے نہیں دیتے تھے مجھے \_\_\_\_\_

اچھا اب کتنے بہن بھائی ہیں؟؟؟؟

ہم بس دو ہی بہن بھائی ہیں ایک میں اور ایک میرے بڑے بھائی\_\_\_\_\_ اسنے بتایا

اچھا\_\_\_\_\_

اپ کب سے یہاں پر ہیں\_\_\_\_\_؟؟؟؟ نور بور ہو رہی تھی بس اسی سے ہی اب دل بھلا رہی تھی

میں تو دس سال سے ہوں یہاں\_\_\_\_\_ اسنے فخر سے بتایا

اچھا واہ\_\_\_\_\_ اسنے سنا تھا کہ کام والی ہر جگہ زیادہ نہیں ٹکتی\_\_\_\_\_

بہت ہی اچھے لوگ ہیں یہ باجی اپ خوش قسمت ہیں اور صاحب جی تو اور بھی بہت اچھے ہیں اب تک انہوں نے مجھے تو کر کے نہیں بلایا\_\_\_\_\_

کون سے صاحب جی؟؟؟؟؟

ارے اپ کے شوہر\_\_\_\_\_

ان کا نام مرتضیٰ ہے صاحب جی نہیں کہا کریں\_\_\_\_\_ اسے بتہ نہیں لیکن برا لگا تھا

اب میں اچھی نہیں لگتی نا ان کا نام لیتی ہوئی\_\_\_\_\_

کیوں کوثر باجی آپ کے بیٹے کی عمر کے ہیں آپ تو بیٹا بھی کہہ سکتی ہیں۔

ارے باجی وہ تو ٹھیک ہے لیکن ابھی میری اتنی عمر ہی کہاں ہے۔ اسے تو صدمہ لگا تھا اسکی بات سن کر

کوئی نہیں پھر آپ انہیں بھائی بلا لئے گا۔  
اب اتنے چنگے بھلے بندے نو میں بھائی کس طرح کہوا انہوں باولی تانا۔ کوثر نے من میں سوچا

وہ خاموشی سے اپنا کام کرتی رہی اور نور اپنا۔

عجیب ہی ہے بھلا صاحب جی کہنے سے کیا ہوتا ہے۔

یہ لے یہ ہو گیا ہے۔ وہ سلام اسے پکڑاتی بولی

بس باجی یہ بھی ہو گئی ہے کھانا لگاؤ کیا۔

ہیممم انٹی سے پوچھ لے نا۔

جی اچھا۔

وہ کہتی باہر نکل گئی

باہر لاونچ میں نورین بیگم اس سے باتیں کر رہی تھی۔

باہی وہ جو بندہ آیا ہے وہ کہہ رہا کہ اچھے شوہر کے ساتھ ہی کھانا کھائے گے۔ اسنے کچن میں آکر بتایا

اب دل میں ٹھنڈک پڑی تھی اس کا شوہر۔ وہ مسکرائی

اچھا ٹھیک ہے۔ وہ کہتی اوپر اپنے کمرے میں آئی۔

ایک دو بار اسے کال کی لیکن کوئی جواب نہیں۔

وہ بانیٹ پر تھا اس لیے آواز نہیں آئی۔

عجیب بندہ ہے۔ اسے غصہ آیا۔

پھر میسج کیا۔

کہاں پر ہیں؟؟؟؟ لکھا اور اسے بھیجا۔

دوسری طرف وہ بایک پر تھا لیکن اسکی میسج کی ٹون اسنے مختلف رکھی ہوئی تھی اس لئے سمجھ گیا تھا کہ اسی کا میسج ہے۔

وہ مسکرایا پہلی بار اس کا میسج آیا تھا۔

اسنے موبائیل بایک کے ہینڈل میں پھسایا اور میسج پڑھا۔

کہاں پر ہیں؟؟؟ تین سے چار بار اسنے پڑھا تھا اس کا میسج

ارہا ہوں۔۔۔ اسنے بایک چلاتے ہی ٹائپ کیا۔

اسے حیات صاحب نے سخی سے منع کیا ہوا تھا کہ ڈیوانگ کے دوران کیسی قسم کی کال نا اٹھانا اس لئے وہ کال نہیں اٹھاتا تھا میسج بھی نہیں دیکھتا تھا لیکن یہ اس کا میسج تھا

اسکے میسج کا جواب تو سید مرتضیٰ علی شاہ موت کے منہ میں بھی ہو تو تب بھی دیتا یہ تو بس بایک پر تھا۔

ارہا ہوں نا ائے بھاڑ میں جائے۔۔۔ اس کا میسج پڑھ کر پارا مزید گرم ہوا

ایک منٹ یہ بندہ بایک پر گیا ہے



کیا بایک چلاتے ہوئے میسج کیا؟؟؟؟

اونہوں بایک چلاتے ہوئے کون ماں کا لال کر سکتا ہے میسج کہی روک کر کیا ہوگا

خود سے بڑبڑائی اور موبائیل۔ کمرے میں رکھ کر واپس نیچے چلی آئی

تھوڑی دیر وہ نورن بیگم اور ذقرنین کے ساتھ بیٹھی رہی نورین بیگم نے ان کا تعارف کروایا

اسلام علیکم۔۔۔ لاونچ میں اتے اس نے سلام کیا

وعلیکم اسلام۔۔۔ ذقرنین کھڑا ہوا اور اسے ملا

نور بھی کھڑی ہوئی تھی

اسے صفیہ بیگم نے ہی سمجھایا تھا کہ جب شوہر باہر سے آئے تو فوراً کھڑی ہو جایا کرنا

وہ ذقرنین سے ملا تھا اسکی نظر نور پڑ پری۔۔۔ وہ اسکے پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے

بیٹھایا اور خود بھی بیٹھا

بے اختیار اس کا دل دھڑکا

کیسے ہو \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ ذقرنین نے پوچھا

اللہ کا شکر تم سناؤں کیسا رہا پاکستان کا ٹور \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

اچھا رہا \_\_\_\_\_

ان کی اتنی بنتی نہیں تھی بس کبھی ہیلو ہائے ہو جاتی \_\_\_\_\_

مبارک ہو شادی کی \_\_\_\_\_ ذقرنین نے کہا

خیر مبارک لیکن تم لوگ ایسے کیوں نہیں؟؟؟؟؟

وہ مسکرایا تم جانتے ہو \_\_\_\_\_

انہیں مرتضیٰ نے خود دعوت دی تھی کیونکہ حیات صاحب نے کہا تھا کہ بے شک اے لیکن

میرا کوئی وسطہ نہیں ان سے \_\_\_\_\_

چلو بیٹا کھانا کھا کو پھر تھوڑا ریٹ کر لیا \_\_\_\_\_ نورن بیگم نے ذقرنین سے کہا

وہ اٹھے \_\_\_\_\_

میرے بغیر کھانا نہیں اترتا کیا؟؟؟؟ اسکا ہاتھ پکڑا وہ بہت ہیستہ سے اس سے بولا

میں بتاؤں گی کہ کیا نہیں اترتا آپکے بغیر\_\_\_\_\_

وہ مسکرایا تھا اسکی بات سن کر\_\_\_\_\_

کھانا کھا کر ذقن نین ریٹ کرنے روم میں چلا گیا تھا نورین بیگم بھی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی وہ اور نور بھی اوپر اپنے کمرے میں آگے تھے\_\_\_\_\_

کہاں گے تھے آپ؟؟؟؟ وہ بیڈ پر بیٹھا ہی تھا کہ اس نے پوچھا  
کیسی کام سے گیا تھا\_\_\_\_\_

ایسا کونسا کام تھا جو آپ میری ایک کال بھی نہیں اٹھا سکے\_\_\_\_\_

جب آپ نے کال کی تھی اس وقت میں بائیک پر رہتا

ٹھیک ہے مانا اس وقت بائیک پر تھے لیکن گھر سے بغیر بتائیں کیوں گے؟؟؟؟

سوری\_\_\_\_\_ کچھ بولنے کے بجائے وہ بس اتنا ہی بولا

جانتے ہیں سب نے کتنا ویٹ کیا اپکا کھانے پر۔

جانتا ہوں۔

اینندہ بغیر بتائیں نہیں جانا۔ وہ ڈھیلے سے لہجے میں کہتی اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی۔

اوکے۔

کس کام سے گے تھے۔؟؟؟؟؟ اسنے پوچھا

کچھ ضروری کام تھا۔

ایک بات پوچھنی تھی آپ سے۔؟؟؟؟؟

جی پوچھے۔

آپ کی پھوپھو اپکی شادی پر کیوں نہیں آئی۔؟؟؟؟

وہ ڈیڈ سے ناراض ہیں۔

کیوں؟؟؟؟

پھوپھو نے پسند کی شادی کی اپ جانتی ہیں ہم خاندان سے باہر شادی نہیں کرتے سپیشلی لڑکیوں کی لیکن انہوں نے نہیں سنی اس لئے ڈیڈ ان سے ناراض ہیں۔۔۔

تو خاندان سے باہر شادی اپنے بھی تو کی ہے۔۔۔؟؟؟

نورحیا میں مرد ہوں لیکن وہ عورت تھی ا جانتی ہیں ہمارا معاشرہ مرد کی غلطی کو کبھی برا نہیں کہتا لیکن عورت کی زارہ سی لاپرواہی کو وہ کس طرح اچھالتا ہے یہ بات اپ مجھ سے زیادہ بہتر طریقے سے جانتی ہو گی۔۔۔

انکل کو ایسا نہیں کرنا چاہئے اب اتنے سال ہو گے ہیں وہ خوش ہیں تو انکل کو بھی مان لینا چاہئے۔۔۔

ہیمم بٹ ڈیڈ اس بارے میں ماما کی بھی نہیں سنتے۔۔۔

کتنے بچے ہیں اپکی پھوپھو کے؟؟؟؟

اپنے ذقرنین سے نہیں پوچھا؟؟

نہیں میری ان سے اتنی بات نہیں ہوئی۔۔۔



اُس کے نور حیا اپ ذلقرنین سے زاریاں سے بات کر سکتی ہیں اپ جن مردوں سے بات نہیں کر سکتی وہ میں بتاؤں گا بٹ ان دو سے اپ بات کر لے۔۔۔

اچھا لیکن مجھے پتہ نہیں تھا نا کہ یہ کیسے ہیں اس لئے۔۔۔

میرے پھوپھو کے بس دو ہی بیٹے ہیں ذلقرنین چھوٹا ہے اور اس سے بڑا شہریار ہے وہ وہی بزنس کرتا ہے اور یہ ڈاکٹر ہے اکثر پاکستان اتا ہے اپنی ٹیم وغیرہ کے ساتھ۔۔۔

اچھا۔۔۔

انگل کی ڈیٹھ ہوگی ہے اب بس پھوپھو ہی ہوتی ہیں اکیلی۔۔۔

اوہو تو کیا ان کے بڑے بھائی کی شادی نہیں ہوئی کیا؟؟؟؟

ہوئی ہے لیکن وہ الگ رہتے ہیں۔۔۔

مجھے بہت بڑی لگتی ہیں ایسی عورتیں جو شادی کے بعد شوہر کو بھی رخصت کروا کر اپنے ساتھ لے جاتی ہیں۔۔۔

ہیمم بٹ اس میں برائی نہیں شوہر کو اجازت ہے کہ اس کی بیوی جہاں رہنا چاہیے وہ اسے وہی رکھے۔

ہیمم بٹ عورتوں کو ایسا نہیں کرنا چاہے ایک ماں اپنے بیٹے کو لے کر بہت سے خواب سجاتی ہے میری خود کی امی بھائی کی شادی کی شادی کو لے کر اتنی خوش ہوتی تھی کہ کیا بتاؤں ہر وقت میرے صائم کی بیوی یوں ہوگی میرے صائم کے بچے ایسے ہوگے وغیرہ وغیرہ۔

ویسے ایک بات بتاؤں۔ اسکی بات سن کر اسنے کہا

جی۔

میرئی ماما نے بھی میرے بارے میں بہت سے ارمان سجائے ہوئے ہیں۔ وہ مسکرایا

وہ مسکراہٹ کسی تھی یہ نور اچھے سے جانتی تھی

تو اپکی شادی ہو تو گئی ہے انٹی کے کونسے ارمان پورے نہیں ہوئے۔

میرے بچوں والے ارمان۔

وہ بھی پورے ہو جائیے گے۔ وہ لاشعوری طور پر بول گئی تھی



پاگل ادی پاگل کر دیا مجھے \_\_\_\_\_ اسے تکیہ مارتی وہ بولی

اسنے تکیہ سائڈ پر رکھا \_\_\_\_\_

اس میں سے کاٹن کیوں نہیں نکلی \_\_\_\_\_ نور نے کہا

کیا مطلب \_\_\_\_\_؟؟؟ وہ سمجھا نہیں تھا

وہ اکثر ڈرامہ وغیرہ میں ہوتا ہے نا کہ جب تکیہ مارتے ہیں نا تو اس میں سے کاٹن نکلتا ہے

وہ مسکرایا \_\_\_\_\_ وہ ڈرامہ ہوتا ہے یار حقیقت نہیں \_\_\_\_\_ اسنے کہا

\*\*\*

بیٹی واپس کب لینے او \_\_\_\_\_ خان بابا نے اس سے پوچھا

بھایا اجائے گے \_\_\_\_\_ وہ کہتی گاڑی سے باہر نکلی \_\_\_\_\_

اسے چھوڑنے خان بابا اگے تھے کیونکہ زاریان کو کوئی ضروری کام پڑ گیا تھا اس لئے وہ وہاں چلا گیا لیکن واپس لانے کا وعدہ اشال کر کے ائی تھی۔

اسلام علیکم انٹی۔۔۔ نورین بیگم لان میں بیٹھی چائے پی رہی تھی جب اشال نے آکر انہیں سلام کیا

وعلیکم اسلام کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔ وہ اٹھ کر اسے پیار کرتی بولی

بلکل ٹھیک اپ سنائے۔۔۔

اللہ کا شکر ہے بیٹھو۔۔۔ انہوں نے اسے بیٹھنے کا کہا

نور کہاں ہے۔۔۔؟؟؟؟

وہ اوپر ہے تم سناؤں زاریان کیسا ہے؟؟؟؟

ٹھیک ہیں۔۔۔

افیس جارہی ہو اجکل۔۔۔؟؟؟؟ نورین بیگم نے پوچھا

جی جارہی ہوں۔۔۔



انٹی میں نے اپنے ایک بہت ضروری بات کرنی تھی۔۔۔ اشال نے کہا  
جی بتاؤں۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ نور نے سلام کیا

وہ ابھی کچھ بولنے ہی والی تھی کہ مرتضیٰ اور نور اگے۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ وہ کھڑی ہوئی اور اسے ملی۔۔۔

کیسی ہیں آپ؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

ٹھیک۔۔۔ بغیر اسے دیکھے اس نے روکھے سے انداز میں جواب دیا۔۔۔ انہوں کیسی ہوں  
زندہ ہوں۔۔۔

وہ تھوڑی دیر اکٹھے بیٹھے رہے باتیں کرتے پھر نورین بیگم انہیں اندر لانوچ میں لے آئی  
کیونکہ اب باہر اچانک سے بارش شروع ہو گئی تھی۔۔۔

اشال نے نورین بیگم سے بات کرنی تھی لیکن نور اور مرتضیٰ کے سامنے وہ نہیں کر سکی۔۔۔

تھوڑی دیر تو نور بیٹھی رہی ان کے ساتھ لیکن بعد میں اٹھ کر وہ اوپر اپنے روم میں  
اگئی۔

مرتضیٰ بھی اوپر ہی اگیا تھا۔

اب پھر سے نورین بیگم اور اشال اکیلی تھی۔

کیا بات کرنی ہے اشال؟؟؟ نورین بیگم نے کہا

انٹی بھایا کے بارے میں ہے۔

ہاں بتاؤ کیا بات ہے زاریان کے بارے میں۔

انٹی بھایا شادی کے لئے مان گے ہیں بٹ سدرہ سے نہیں۔ اسنے افسردگی سے کہا

تو اب کیا کرنا ہے۔؟؟؟

انٹی بھایا کو ایک سنگھ عقل مند میچیور اور اچھی لڑکی چاہئے۔

ہیمم۔

انٹی پلیز اپ میری اس معاملے میں مدد کرے مجھے کوئی اچھی سی لڑکی ڈھونڈ کر دے۔

اچھا چلو میری ایک دو جانے والی ہیں میرج بیو میں ان سے بات کرتے ہیں۔

ٹھیک ہے میں بس اپ کے ہی اس پر ہوں بھایا نے کہا ہے کہ مجھے ایسی لڑکی انج کل کے زمانے میں کہی نہیں ملے گی اس لیے میں انہیں چیلنج کرائی۔

اچھا پریشان نا ہو میں کچھ کروں گی۔ انہوں نے تسلی دی۔

یہ لو چائے پیو ریلکس ہو کچھ نہیں ہوتا۔ نورین بیگم نے کہا۔

وہ دونوں اب چائے پی رہی تھیں اور ساتھ ساتھ اس معاملے کو بھی ٹکس کر رہی تھیں۔

اپ کو بارش میں مٹی کی خوشبو پسند ہے کیا؟؟؟؟؟

اہم وہ خوشبو ہوتی ہے کیا؟؟؟ مرتضیٰ نے کہا۔

تو اور کیا ہوتی اتنی پیاری ہو رتی ہے کہ کاش اس کا کوئی پرفیوم ہو۔

کیا کیا چیزیں پسند ہیں آپ کو نور حیا \_\_\_\_\_

ایسی ایسی کہ کیا بتاؤں \_\_\_\_\_

آپ رہنے دے نا ہی بتائیں \_\_\_\_\_

میرا تو دل چاہتا ہے کہ یہ مٹی میں کھا بھی لو \_\_\_\_\_ وہ مسکراتی ہوئی بولی

بس نور حیا مجھے الٹی اجانی ہے \_\_\_\_\_ اس کا دل خراب ہونے لگا تھا

آپ کو سواد کی چیزیں پسند ہی نہیں ہیں \_\_\_\_\_

اصل بات یہ ہے کہ آپ کا سواد ہی غلط چیزوں پر ہے \_\_\_\_\_

یہ آپکے دوست ہیں نا \_\_\_\_\_ زاریان کو دیکھتی بولی

ہاں وہی ہے \_\_\_\_\_

آپکو پتہ ہے میں نے سٹارٹنگ میں انہیں کی کمپنی میں جاب کی ہے \_\_\_\_\_

جی بالکل پتہ ہے ہمیں \_\_\_\_\_

کہاں جارہے ہیں آپ؟؟؟؟؟

نیچے زاریاں سے ملنے \_\_\_\_\_ اسنے بتایا

میں بھی اجاؤ \_\_\_\_\_

مرضی ہے اپکی \_\_\_\_\_ اسنے کہا

اچھا آپ جائے \_\_\_\_\_

اگر دل چاہے تو بے شک اجانا \_\_\_\_\_ وہ کہتا باہر نکل گیا

اسے بے اختیار اپنا گھر یاد آگیا \_\_\_\_\_

یہ پہلی بارش تھی اس کی یہاں وہ اکثر اپنے گھر بارش میں سوتی تھی \_\_\_\_\_

وہ ہر بارشیں سو کر انجوائے کرتی تھی \_\_\_\_\_

انکھیں نم ہوگی \_\_\_\_\_



امی سے اس دن سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی جب سے وہ وہاں ان سے ناراض ہو کر اپنی تھی۔

اسنے موبائیل اٹھاتا اور حیا کا نمبر مالایا۔

ماوں سے بھلا کون ناراض ہوتا ہے۔

حیا سے دعا سلام کے بعد اس نے صفیہ بیگم کا پوچھا

ان سے خوب ساری باتیں کی ان کی بہت سی ڈانٹ سنی پھر بہت سے نصیحتیں سنی کہ سسرال میں کیسے رہنا ہے شوہر کی عزت کرنی ہے فلاں فلاں۔ وہ بس گردن ہلاتی مسکرا کر سنتی رہی۔

چلو اب اپنی ساس سے بات کروا دوں۔ فون کے پار صفیہ بیگم نے کہا

وہ تو نیچے ہیں۔

تو تم اوپر کیا کر رہی ہو۔

اپ سے باتیں۔

نور نور ایسے نہیں کرتے جہاں سب بیٹھے ہو وہی پر بیٹھتے ہیں گھر والوں کے ساتھ شوہر بھی تمہارا نیچے ہے ساس بھی نیچے ہے تم اوپر کیا کر ہی ہو۔۔۔۔۔

امی ان کے مہمان ائے ہوئے ہیں ان سے باتیں کر رہے ہیں میں جا کر ان کے بیچ کیسے بیٹھ جاؤ اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔

ساری زندگی عقل سے پیدل رہنا تم گھر کی بہو ہو جاؤ جا کر بیٹھو ان کے ساتھ۔۔۔۔۔

امی مجھے نہیں اچھا لگتا کباب میں ہڈی بنا۔۔۔۔۔

پاگل لڑکی جب گھر پر کوئی مہمان آتا ہے تو اس کے ساتھ بیٹھنے سے کوئی ہڈی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

ان کے دوست ائے ہوئے میں نہیں جاتی۔۔۔۔۔

مرتضیٰ نے اگر اجازت دی ہے تو بے شک چلی جاؤ اگر وہ نہیں مانتا تو نا جاؤ۔۔۔۔۔

لیکن اسے تو مرتضیٰ نے اجازت بھی دی تھی۔۔۔۔۔

اچھا جاؤں گی۔۔۔ وہ سر سے اتارتی ہوئی بولی

تمہارا ارادہ میرے خیال سے مجھ سے جوتے کھانے کا ہے۔

بیٹا تم دس میل کیا دس سمندر بھی پار ہوگی تو تب بھی میرا جوتا تم تک پہنچ جائے گا۔

یہی ہیں لیکن ابھی جاؤں بعد میں بات کرنا

امی تھوڑی سی کروں گی بات کروا دیں

اچھا یہ لو پھر بات کر کے نیچے چلی جانا \_\_\_\_\_

تھوڑی دیر ابو کا حال احوال پوچھ کر وہ کال بند کر چکی تھی \_\_\_\_\_

اللہ کیا کروں جاو کہ نہیں؟؟؟؟؟

دل میں کہا آخر کچھ دیر بعد اس نئی فیصلہ کیا \_\_\_\_\_

چلی جاتی ہوں ویسے بھی یہ ادھر ہی ہو گے نا \_\_\_\_\_

اینے کے سامنے کھڑی ہوئی اچھے سے نقاب کیا پھر اگے پیچھے سے خود کو دیکھا \_\_\_\_\_

ہیمم ٹھیک ہے \_\_\_\_\_

اللہ جی ہمت دینا \_\_\_\_\_ وہ بول ایسی رہی تھی جیسے کیسی بہت بڑی جنگ پر جا رہی ہو

ایک تو یہ جو میرا شوہر ہے فوراً ہاتھ سے باہر نکل جاتا ہے اور سب کے سامنے ہاتھ پکڑ لیتا

ہے بس اللہ اس سے دس فٹ دور رکھنا \_\_\_\_\_

اسے دن والی بات یاد آئی جب مرتضیٰ نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا \_\_\_\_\_

وہ ایستہ سے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ نیچے جھنگ کر دیکھا تو سب بیٹھے تھے اب تو ذقرنین بھی اگیا تھا۔۔۔

اللہ جی۔۔۔ اسنے ایک بار پھر اللہ کو پکارا

جاو نور جاو تم سٹرونگ ہو بہادر نور حیا ہو چلو۔۔۔ خود کو ہمت دلائی۔۔۔

وہ ایستہ ایستہ سیڑھیاں سے نیچے اتری۔۔۔

دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

عجیب بہو تھی گھر میں ایسے مہمانوں سے گھبرا رہی تھی۔۔۔

سب سے پہلے ذقرنین نے اسے دیکھا۔۔۔ وہ مسکرایا تھا اسے دیکھ کر

لیکن وہ نہیں مسکرائی بس ایستہ سے لانچ میں اپی

اسلام علیکم۔۔۔ اسنے اتے ساتھ سب کو سلام کیا

زاریان نے اسے دیکھا اور بے اختیار دیکھتا ہی چلا گیا۔۔۔



وہ ویسی تھی زراہ سی بھی نہیں بدلی تھی۔۔۔

سب نے سلام کا جواب دیا۔۔۔

مرتضیٰ اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

اسنے اسے دیکھا جو ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بڑے مزے سے بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہاں اجائے۔۔۔

اسے دیکھ کر اسنے اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا

وہ اہستہ سے چلتی اسکے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

زاریان نے ایک نظر پھر اسے دیکھا۔۔۔ جو اب اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔

اس کا دل اب ہر چیز سے یکدم اچاٹ ہو گیا۔۔۔

بس دل چاہ کے فوراً سے اٹھ جائے یہاں سے۔۔۔

موت برداشت ہو سکتی ہے مولا لیکن اپنی بسندیدہ عورت کو کیسی اور مرد کے ساتھ دیکھنا یہ برداشت نہیں ہوتا۔۔۔ اس نے دل میں سوچا تھا

نور کی نظر بس ذلقرنین پر تھی جو بری فرصت سے اشال کو ہی دیکھتی جا رہا تھا۔۔۔

انہوں ٹھہر کی ادی۔۔۔ اس نے دل میں سوچا

اشال شاید اس بات سے انجان تھی۔۔۔

ابھی اسکی اشال سے اتنی بنتی نہیں تھی ورنہ وہ اسے بتاتی کہ کوئی بڑی فرصت سے اسے ٹھہر کی پن دیکھا رہا ہے۔۔۔

اچھا انٹی اب ہم چلتے ہیں بہت ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔

روک جاو بیٹا تھوڑی دیر اور۔۔۔ نورین بیگم کا تو بس نہیں چلتا تھا کہ گھر ائے سب مہمانوں کو پکا پکا وہی رکھ لے

نہیں انٹی ابھی بارش بھی روک گئی ہے نا۔۔۔ زاریان صوفے سے اٹھتا ہوا بولا

تو تو نے بڑا پیدل جانا ہے جو بارش کو دیکھ رہا ہے۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

بھائی اب تیری طرح تو ہوں نہیں جو بارش میں بھی سڑکوں پر گھومتا رہوں \_\_\_\_\_ زاریاں  
نے کہا

میری طرح بیٹا تو ہو بھی نہیں سکتا \_\_\_\_\_ مرتضیٰ اٹھتا ہوا بولا

ہاں واقعی میں تیری طرح نہیں ہو سکتا \_\_\_\_\_ زاریاں نے سوچا

اوکے انٹی اللہ حافظ \_\_\_\_\_ اشال نورین بیگم سے بولی

ہائے اب ہمارا تو اللہ ہی حافظ ہے \_\_\_\_\_ یہ ذقرنین تھا جس نے اپنے دل میں سوچا

وہ دونوں سب سے ملتے باہر نکل گئے \_\_\_\_\_

ساتھ ساتھ نورین بیگم اور نور بھی چلی آئی تھی \_\_\_\_\_

برو چلی گئی وہ \_\_\_\_\_ مرتضیٰ ذقرنین سے بولا

وہ بھی اسے نوٹ کر رہا تھا لیکن نور کی طرح ہر کیسی پر تبصرے نہیں چھاڑتا تھا

لیکن ہمیں بھی اپنے ساتھ لے گئی ہے \_\_\_\_\_ وہ بڑبڑایاں

میری دوست کی بہن ہے۔۔۔

بھائی پٹھان ہے وہ کچا چبائے گی

اہو بھائی جان بیویوں کو آج تک کوئی نہیں سمجھ سکا

میں تو حقیقت بتا رہا تھا

ٹھہر کی پرومکس ہے تو \_\_\_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

کبھی کبھی بنا پڑتا ہے

اگر دیکھ لیتا نا اس کا بھائی پھر تجھے بتاتا کہ کیا بننا پڑتا ہے۔۔۔

ہر لو سٹوری میں ایک ولن ضرور ہوتا ہے میرے بھائی۔۔۔

لگتا ہے تجھے پاکستان کا دورا سر پر چڑھ گیا۔۔۔

ظاہر ہے سسرال ہے سر پر ہی چڑھے گا۔۔۔

بیٹا تو مجھ سے بھی اوپر کا ٹھہر کی ہے۔۔۔

یار تو میری نئی نئی محبت کو ٹھہرک تو نا بول

جا جا کر ٹھنڈے پانی سے منہ دھو۔۔۔

یار سیریس بتا کیا میری لو سٹوری اگے بڑھے گی؟؟؟؟

ہو سکتا ہے۔۔۔

بس تو کچھ کر میرے بھائی۔۔۔

کیا کروں؟؟؟



نکاح پڑھوا \_\_\_\_\_

تجھے واقعی پاکستان کا دوراسر پر چڑھ گیا ہے \_\_\_\_\_

یار مزاق نا کر بتا کچھ کر سکتا ہے \_\_\_\_\_

فلحال تو میں تجھے رکھ کر ایک تھپڑ دے سکتا ہوں تاکہ تو اس دنیا میں اے بعد میں کچھ

سوچو گا پھر \_\_\_\_\_

سوچ کر بتائی پھر \_\_\_\_\_ وہ کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا \_\_\_\_\_

اپنے بارے میں تو ابھی کچھ سوچا نہیں تیرے بارے میں پہلے سوچو \_\_\_\_\_ وہ بولا

ہوگی تمہاری انٹی سے پرسنل بات؟؟؟؟ گاڑی چلاتے زاریان نے پوچھا

جی ہوگئی \_\_\_\_\_ اشال نے کہا

ہیمم گڈ بس ایندہ اب تم یہاں نہیں اوں گئی \_\_\_\_\_

کیوں بھائی\_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ اسنے حیرانی سے پوچھا

بس نہیں اوں گی تم یہاں\_\_\_\_\_ وہ سنجیدگی سے بولا

کیوں بھائی اخر ہوتا کیا جارہا ہے اپ کو کچھ سدر سے بات نہیں کرنی کبھی یہاں بہیں انا تو کرنا کیا ہے\_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

جو کہتا ہوں نا اس کو سنا کرو\_\_\_\_\_

بائیس سال کی ہوگی ہوں اج تک پابندی نہیں لگائی تو اب کیوں لگا رہے ہیں\_\_\_\_\_

نہیں نا لگائی مگر اب لگا رہا ہوں\_\_\_\_\_

بھائی اپ میرے ساتھ یوں نہیں کر سکتے اس گھر کے علاوہ میں جاتی ہی کہاں ہوں اور \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟؟؟

کبھی بھی چلی جاو لیکن یہاں نہیں انا\_\_\_\_\_

بھائی اپ بہت بدل گے ہیں؟؟؟؟؟؟؟ اسے دکھ ہوا

\_\_\_\_\_ جانتا ہوں

اس کی آنکھیں نم ہوگی۔

اترو۔ وہ بولا

اپ کہاں جارہے ہیں۔؟؟؟

میں تمہیں یہ بتانے کا پابند نہیں۔ وہ سرد لہجے میں بولا

اس کا دل مزید دکھا۔

وہ گاڑی سے اتر گئی پیچھے وہ گڑی آگے لے گیا۔

شادی سے مسئلہ ہے تو نا کریں لیکن کم از کم مجھ سے یہ راویہ اختیار نا کریں۔ اپنے انسو صاف کرتی وہ بولی

وہ بدل نہیں گیا تھا وہ آج سنگدل بن گیا تھا اپنی محبت کو کیسی اور کے ساتھ دیکھ کر۔

بے فضول گاڑی سڑکوں پر چلاتا رہا تھا وہ

بار بار ذہن میں ایک ہی خیال ا رہا تھا اور وہ خیال نور حیا کا تھا۔ آخر کیا ہو جاتا جو وہ اسکی ہو جاتی۔

زندگی میں مانگا ہی کیا تھا اور بس ایک لڑکی کا ساتھ وہ بھی نا ملا۔۔۔ سب کہتے دعائیں سنی جاتی ہیں قبول کی جاتی ہیں تو پھر میری دعائیں کیوں نہیں سنی گئی کیوں نہیں قبول کی گئی میری دعائیں آخر۔۔۔

کیا کر رہی ہو بیٹا؟؟؟؟؟ صفیہ بیگم نے حیا سے پوچھا جو رات دس بجے کچن میں چولہے کے اگے کھڑی تھی۔۔۔

کچھ نہیں امی بس اذلان کا دودھ بنا رہی تھی۔۔۔

چھ سال کا ہونے والا ہے اب یہ عادت چھوڑواں اسے فیڈر کی۔۔۔

کیا کروں امی چھوڑتا ہی نہیں ہے۔۔۔

میں تمہیں ایک طریقہ بتاؤں گی پھر دیکھنا کیسے نہیں چھوڑتا۔۔۔

کیا طریقہ؟؟؟؟

ابھی اسے دودھ پلا کر سولا کر او میں یہی بیٹھی ہوں پھر بتاتی ہوں۔۔۔

اچھا میں اسے سلا کرتی ہوں۔ وہ خود بہت تنگ تھی اسکی اس عادت سے۔

وہ کمرے میں اپنی جہاں وہ دونوں باپ بیٹا کارٹون دیکھ رہے تھے۔

شاباش میرے چھوٹے سے بچے۔ وہ صائم سے بولی

جو ابا صائم مسکرایا۔

چلو اذلان بند کرو یہ۔ وہ اذلان سے بولی

بش تھوڑا سا اول دیدھو دا۔

نہیں بس دودھ پیو اور سو جاؤں۔ صبح سکول بھی جانا ہے۔

اس کا کل پہلا دن تھا سکول میں۔

سکول کے نام پر اس نے فوراً سے موبائیل چھوڑا اور حیا کے ہاتھ سے فیڈر لے کر اپنی جگہ

پر لیٹا اور خاموشی سے دودھ پینے لگا۔

دیکھا میرے بیٹے کو پڑھائی کا کتنا شوق ہے۔ وہ اذلان کے بال سلہتای صائم سے بولی



ہمیں بھی بہت شوق تھا سکول کا وہ ختم ہوا تو شادی کا چڑھا اب دونوں ہی اتر گے ہیں ایک دن اتر جائے گا۔

اللہ ناکرے کہ اسے کبھی پڑھائی کا شوق ختم ہو۔

ہیمم دیکھنا یہ شوق بس دودن کا ہوتا ہے۔  
اپ تو بس ہیں ہی فالتو بندے بچے کو حوصلہ دینے کے بجائے یہ باتیں کر رہے ہیں۔

میں اسے حوصلہ اس وقت دوں گا جب یہ شادی کرے گا۔  
شادی شادی بس ہر وقت شادی ہی کرتے رہتے ہیں اپکی ہی ناکروا دوں شادی۔  
توبہ توبہ حیا استغفر اللہ۔ وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا بولا۔

سو جائے اپ بھی۔

ڈرو مت سو گا ہی۔

اسنے اسے گھورا۔ دنیا کا ہر انسان سدھر سکتا ہے اگر نہیں سدھر سکتا تو وہ صائم فاروق ہے۔

حیا نے کہا

وہ اس کی بات پر مسکرایا۔۔۔۔۔

اذلان نے اسے فیڈر پکڑایا اور اس کے سینے پر سر رکھ کر سو گیا۔۔۔۔۔

یہ اس کی عادت تھی وہ ہمیشہ اسی طرح سوتا تھا۔۔۔۔۔

وہ جب گہری نیند میں چلا گیا تو حیا نے بہت آرام سے اسے تکیہ پر رکھا اور پھر اچھے سے

لحاف اوڑھا۔۔۔۔۔

پھر اس نے سائنڈ ٹیبل سے اس کا فیڈر اٹھایا۔۔۔۔۔

صائم کی طرف ائی۔۔۔۔۔

سو گے کیا؟؟؟؟؟ اہہستہ سے پوچھا

تمہارے خود کے ارادے اج خراب ہیں۔۔۔۔۔ انکھیں موندے وہ نیند میں ڈوبی آواز میں

بولا

جی نہیں۔۔۔۔۔ اسکی بازوؤں پر تھپڑ مارتی وہ باہر نکل ائی۔۔۔۔۔

کچن میں ائی جہاں صفیہ بیگم کوئی دال صاف کر رہی تھی۔

امی یہ لے فیڈر اب کیا کرنا ہے۔

ہاں ادھر رکھو۔ وہ شلف پر اسے بوتل رکھنا کا بولتی خود پتلی سے گرم پانی اس پر ڈالنے لگی۔

حیا بہت غور سے یہ کاروائی دیکھ رہی تھی

پھر انہوں نے جلی ہوئی ماچس کی تیلیاں اس گرم پانی میں ڈالی۔

یہ جاکر وہی اذلان کے پاس رکھ دوں۔

لیکن امی اب ہوگا کیا اس سے۔

وہ مسکرائی اس کی بات سن کر۔ صبح تک یہ پانی میں پڑی رہے گی تو ایک کیڑے کی طرح

بن جائے گی جب وہ اٹھے گا تو اسے دیکھے گا تو دوبارہ کبھی فیڈر نہیں مانگے۔

رات کے بارہ بجے اس کے خلاف اس کی دادی اور ماں ایک بہت بری گیم کھیل رہی تھی لیکن شاید وہ دونوں بھول گئی تھی کہ وہ اذلان تھا اپنی باتوں اور حرکتوں سے دوسروں کو حیران کر دینے والا

واہ امی یہ کیا ٹریک ہے۔۔۔ حیا بہت متاثر ہوئی

یہ بال دھوپ میں تو سفید نہیں کئے بہو نور بھی ایسی ہی تھی ہر وقت منہ کے ساتھ فیڈر چپکائی رکھتی تھی پھر مجھے یہ ترکیب سو جھی اور اس کے بعد آج تک اس نے مڑ کر بھی فیڈر نہیں دیکھا۔۔۔

ہاہا اللہ امی۔۔۔ وہ دل کھول کر ہنسی تھی

جاو جا کر اس کے پاس رکھ دوں۔۔۔

اچھا اب آپ بھی جائے آرام کریں۔۔۔

جاتی ہوں۔۔۔

وہ کمرے میں آئی اور وہی سائنڈ ٹیبل پر فیڈر رکھ دیا۔۔۔

اذلان کی پیشانی چومی۔۔۔ پھر صائم کو دیکھا جو بہت گہری نیند سویا ہوا تھا

وہ بے اختیار اسے دیکھ کر مسکرائی۔۔۔

پھر اس کے اوپر بہت پیار سے لحاف سہی کیا۔۔۔ اور لیٹ گئی۔۔۔

ایک عجیب سی خوشی محسوس ہوئی تھی اسے یہاں اکر۔۔۔

کچھ دیر میں وہ بھی سو گئی تھی۔۔۔

اپنی کیا ہوا۔۔۔؟؟؟؟

اپنی اپنی انکھیں کھولو۔۔۔ اس کا چہرہ تھکيا مگر وہ ناہلی۔۔۔

وہ پانچ بجے افیس سے ائی تھی اور اسے سب بتایا تھا پھر کمرے سے باہر نکل گئی اور اب

رات کے بارہ بج رہے تھے جب وہ واپس کمرے میں ائی اسے لگا کہ وہ سوگ بنا رہی ہوگی

لیکن وہ تو بے حوش پڑی تھی۔۔۔



اس نے فوراً سے اس کا بلڈ پریشر چیک کیا۔ اکثر کیسی ٹینشن میں اس کا بلڈ پریشر بہت ہائی ہو جاتا تھا۔

ابھی بھی بہت ہائی تھا۔

فوراً سے کچن میں گئی جاکر لیمو پانی بنیا ساتھ سنڈوچ بھی لے آئی

اس کے چہرے پر پانی چھٹکا۔ ہلکی ہلکی اس نے انکھیں کھولی

سر بے حد بھاری ہو رہا تھا۔

اپی یہ پانی پیو۔ اس کے لبوں کے ساتھ گلاس لگایا

بہت مشکل کے ساتھ اس نے لیمو پانی پیا۔

یہ کھاوا اپی۔ وہ اسے سینڈوچ کھلاتی بولی

اسنے خاموشی سے وہ کھا لیا۔

بس۔ وہ دوسرا کھلانے لگی تو سدرہ نے منع کر دیا

کھاو اپنی پھر میڈیسن بھی دوں گی۔

بس دے دو۔

تھوڑا سا کھا لو اور۔

نہیں دوائی دو مجھے۔ وہ منع کرتی بولی

فاطمہ نے اسے دوائی دی۔

وہ دوائی لے کر خاموشی سے واپس لیٹ گئی تھی۔

کیوں خود کو اذیت دے رہی ہو اپنی؟؟؟؟

اذیت میرے مقدر میں لکھ دی گئی ہے۔ انکھیں موندے وہ بولی

جس کے لئے تم تڑپ رہی ہو نا وہ جوش ہے مطمئن ہے اپنی زندگی میں۔

وہ غلط کہہ رہی تھی وہ خوش نہیں تھا نا ہی مطمئن تھا وہ بھی تو آج ایک اذیت سے گزر رہا

تھا نا۔

فاطمہ اس ٹائم میرے ساتھ کوئی بحث نا کرو ویسے ہی میں کچھ الٹا سیدھا بول دوں گی \_\_\_\_\_  
سمجھا رہی ہوں کہ ایسے شخص کے لئے زندگی برباد نا کرو جس کے لئے تم کوئی معنی ہی نہیں  
رکھتی \_\_\_\_\_

وہ خاموشی سے سنتی رہی \_\_\_\_\_

فاطمہ خدا کے لئے چلی جاو \_\_\_\_\_ وہ اب اٹھ کر اسکے سامنے ہاتھ چوڑتی بولی

بے اختیار فاطمہ اسکے گلے لگ گئی تھی \_\_\_\_\_

وہ اپنی بہن کی اس اذیت سے واقف تھی \_\_\_\_\_ وہ اسکے گلے لگ کر رو رہی تھی \_\_\_\_\_

وہ دونوں رو رہی تھی \_\_\_\_\_

اسکے پاس بہن جیسا ایک مضبوط سہارا تھا مگر بے فضول سڑکوں پر گاڑی چلاتے زاریان خان  
کے پاس کوئی سہارا نا تھا \_\_\_\_\_

\*\*

اذلان بیٹا اٹھ جاو\_\_\_\_\_ وہ کہتی کمرے میں ائی جہاں اذلان بیڈ پر بیٹھا فیڈر سے اپنے تیرے نکال رہا تھا\_\_\_\_\_

مامیہ دیکھو تیرے\_\_\_\_\_ وہ حیا کو ایک تیلی نکال کر اپنے ہاتھ میں رکھ کر بتا رہا تھا\_\_\_\_\_

وہ بس صدمے سے اسے دیکھ رہی تھی\_\_\_\_\_ رات بارہ بجے اس نے اور صفیہ بیگم نے کیا سوچا تھا اور صبح چھ بجے اس کے بیٹے نے کیا کر دیا\_\_\_\_\_

یہ واقعی کوئی عام بچہ نہیں تھا\_\_\_\_\_

رکھو اسکو\_\_\_\_\_ وہ سخت لہجے میں بولی

مامیہ میلی فیدر میں نانے ائی ہیں تیا؟؟؟؟؟ اپنی گول مٹول انکھیں اس پر جمائے اس نے حیا سے پوچھا

ہاں بیٹا رات کو ایے تھے\_\_\_\_\_ صائم نے کہا

اپ نے تیوں انے دیا ان گندے بتوں کو۔؟؟؟؟؟ اسنے صائم سے پوچھا

بیٹا میں نے نہیں اپکی ماما نے ان کے لئے دروازہ کھولا تھا\_\_\_\_\_

ماما میں تیا شن لا ہو اپ نے تیوں تھولا دلوا جا\_\_\_ حیا کی طرف رخ کرتا اس سے پوچھا

چپ کروں زیادہ تفسیش نا کرو چلو او ناشتہ کرواں\_\_\_ اسے ڈانٹتی وہ بولی

اخر کو کتنے خواب دیکھے تھے کہ اس کا بیٹا چھوڑ دے گا اس فیڈر کا پیچھا مگر نہیں اس کا بیٹا تو  
ایک مشین تھی\_\_\_

اور کرو بچے کے ساتھ پرینک\_\_\_ صائم نے جلتی میں تیل ڈالا

اپ تو اس وقت چپ ہی کر جائے\_\_\_ غصے سے کہتی وہ اذلان کو لے کر باہر نکل گئی\_\_\_

امی بھی نا اس زمانے کے پرینک کر رہی ہیں بچے کے ساتھ جب بچوں کو روٹی بھی خود کھانی  
نہیں اتی تھی اج کل کے بچے پیدائشی کمپیوٹر جیسا دماغ رکھتے ہیں\_\_\_

صبح نماز کے وقت حیا نے بڑے جوش کے ساتھ اسے بتایا تھا کہ اب اذلان فیڈر چھوڑ دے  
گا\_\_\_ مگر نہیں ہوا ایسا\_\_\_

ہائے ماما نیند آئی ہے\_\_\_ وہ اسے ناشتہ کروا رہے تھی جب وہ بولا



بیٹا اب اسی طرح صبح صبح اٹھنا ہوگا \_\_\_\_\_ اٹھ تو وہ ویسے بھی نماز کے وقت جاتا تھا مگر نماز پڑھ کر واپس سو جاتا لیکن اب روٹین چینیج یوگئی تھی \_\_\_\_\_

چلو اب بابا کے ساتھ سکول جاو \_\_\_\_\_ وہ اسکے گال چومتی یوئی بولی

بیٹا پہلا دن ہے اس کا تم بھی ساتھ جاو \_\_\_\_\_ صفیہ بیگم نے کہا

اس نے صائم کو دیکھا \_\_\_\_\_

اسنے کندھے اچکائے جیسے کہا رہا ہو کہ مرضی ہے تمہاری \_\_\_\_\_

میں چادر لے کر آئی \_\_\_\_\_ وہ کہتی کمرے میں چلی گئی

میرا بیٹا خوب دل لگا کر پڑھنا \_\_\_\_\_ صفیہ بیگم اسے پیار کرتی بولی

چلے \_\_\_\_\_ پانچ منٹ بعد وہ اپنی چادر لے کر آئی تھی \_\_\_\_\_

وہ ویسی ہی آئی تھی جس طرح گئی تھی نا کوئی میک اپ کیا نا کپڑے بدلے \_\_\_\_\_

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ اذلان اپنے دادا سے ملتا بولا

اللہ کے امان میرا بیٹا\_\_\_ انہوں نے اسے پیار کیا

چلو\_\_\_ صائم نے کہا

کتنا رونقِیلا ہے نا میرا بیٹا جیسے ہی گھر سے نکلا عجیب سی بے رونقِی چھا گئی ہے\_\_\_ صفیہ بیگم افسردگی سے بولی

اجائے گا واپس\_\_\_ فاروق صاحب کہتے واپس اپنے کمرے میں چلے گے

اذلان بیٹا کیسی گندے بچے کے ساتھ دوستی نہیں کرنی نا کیسی کے ساتھ لڑائی کرنی ہے اگر کوئی کچھ کہے تو فوراً سے ٹیچر کو بتانا ہے\_\_\_ اپنی گود میں بیٹھے اذلان کو وہ اس ہفتے میں یہ بات شاید ہزار بار بول چکی تھی

نئی تر تا ماماتیوں پلیشان ہوتی ہیں\_\_\_ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اس کے چہرے پر رکھتا وہ اسی تسلی دے رہا تھا\_\_\_

مجھے بہت پریشانی ہے\_\_\_ وہ بولی

سکول جارہا ہے کوئی جنگ پر نہیں جو یوں پریشان ہو رہی ہو۔۔۔ گاڑی چلاتے صائم نے کہا  
جو کب سے ماں بیٹے کا ایمو شنل سین دیکھ رہا تھا

چلو میرے شیر جاو سکول خوب علم حاصل کرو کوئی پنگا لے تو ہڈی پسلی ایک کرنا رو کر  
میری طرف نہیں انا سمجھے۔۔۔ یہ پہلی نصیحت تھی جو اس کے باپ نے اسے کی تھی

اتھا بابا۔۔۔ وہ گردن ہلاتا بولا

بہت اچھی تربیت دے رہے ہیں بچے کو۔۔۔ حیا گاڑی کا دروازہ کھولتی ہوئی بولی

اسے بیگ پہنایا پھر جھک کر باری باری اسکے گال چومے

اللہ حافظ بیٹا کیسی سے لڑنا نہیں اوکے۔۔۔ حیا نے کہا

اللہ حافظ ماما نہیں لیتا۔۔۔ اپنی ماں کے گال چومے

اللہ حافظ میرے شیر بس کیسی سے ڈرنا نہیں۔۔۔ صائم نے بھی جھک کر اسے پیار کیا

اللہ حافظ بابا نہیں درتا۔۔۔ اسے پیار کرتا وہ بولا

وہ گیٹ سے اندر ہو گیا ایک بار پیچھے منہ کر کے اپنے ماں باپ کو دیکھا پھر جیبوں میں ہاتھ ڈال کر کیسی ہیرو کی طرح اسنے سکول میں انٹری ماری تھی وہاں سے گزرتا ہر بندہ اسے دیکھ رہا تھا۔

کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کا آج پہلا دن ہے سکول میں وہ اس طرح سکول ا رہا تھا جیسے کوئی یونی میں جاتا ہے۔

صائم مجھے بہت فکر ہے اذلان کی۔ واپس گاڑی میں بیٹھتی حیانے کہا

ایک کام کرو دوبارہ سے اپنے بیٹے کے ساتھ نرسری میں اڈمیشن لے لو۔

اپ میرا مزاق نا اڑائے۔ اسکی آواز بھیگی ہوئی تھی

اسی حیرانی سے اسے دیکھا۔ وہ رورہی تھی وہ آج اپنے بیٹے کو پہلے دن سکول چھوڑنے آئی تھی اور اب رورہی تھی

حیا تم رورہہ ہو؟؟؟؟؟

وہ کچھ نا بولی بس چہرہ جھکائے روتی رہی۔

اوہ امائے گڈ میری پاگل بیوی اپنے بیٹے کے سکول جانے پر رورہی ہے۔

اج تک اسے خود سے ایک لمحے کے لئے بھی دور نہیں کیا اب کر رہی ہوں تو بہت فکر ہے۔ بھگی سے لہجے میں بولہ

حیا تمہارا اس وقت کیا ہو گا جب وہ اپنی پڑھائی کے سلسلے میں کبھی باہر کے ملک چلا گیا تم تو پاگل ہو جاؤ گی یہاں۔

میں بھی ساتھ جاؤ گی اس کے میں ہر جگہ ساتھ ہی رہوں گی اپنے بیٹے کے۔

ہاں بس لے لو پھر سے نرسری میں اڈمیشن اس کے ساتھ ہی پڑھنا جہاں جائے گا وہی جانا۔ وہ گاڑی سٹارٹ کرتا بولا

غصے سے اسے گھورا۔

ایسے مت گھورو میرے ارادے بدل جائے گے۔

شرم نہیں اتنی نا اپ کو۔

زراہ سئی بھی نہیں اتنی۔



وہ بس خاموش ہو گئی زیادہ بولتی تو اس کے ارادے واقعی بدل جانے تھے۔

یہاں تے اتھو یہ ملی شیٹ ہے۔ اسکی ہم عمر بچہ اسے وہاں سے اٹھاتا بولا

تیوں اش پل اپ تا نام لتھا ہے؟؟؟؟ معصومت سے پوچھا

نہیں یہ بش میلی ہے۔ وہ بچہ بولا

دھوتے یہ لتڑی تی ہے۔

اٹھو یہاں شے۔ اس بچے نے ضد کی

نہیں اٹھتا۔ ایک سٹائیل سے اسنے کہا

میں میم تو بتاؤں گا۔

اتھا داو بتاؤں۔ لا پرواہی سے جواب دیا

میں تم تو مال دوں گا۔

اتھا مالو دے اداو مالو۔

ایک تھپڑ اس بچے نے اذلان کو مارا

جوابا اسنے اسے گھورا

کیا کر رہے ہیں آپ دونوں؟؟؟؟؟ ٹیچر انہیں لڑتا دیکھ کر وہاں ائی

میم یہ میلی شیٹ شے نہیں اتھ لا تھا۔۔۔ اس بچے نے کہا

آپ نے اسے مارا کیوں؟؟؟؟؟

اتھ نہیں لا تھانا۔۔۔

بہت بڑی بات ہے سوری بولو بھائی کو۔۔۔

شوڑی بھائی۔۔۔ وہ بچہ گردن جھکاتا بولا

بابا نے شیتھایا ڈرنا نہیں ماما نے شیتھایا لانا نہیں ولنہ تم تو اب تک ایشا مالتا کہ شاری جندگی

یاد تر تے۔۔۔ وہ غصے سے اسے گھورتا واپس اسے سیٹ پر بیٹھا

وہ ٹیچر بس حیرت سے منہ کھولے اس بچے کو دیکھ رہی تھی جو دیکھنی میں تو پانچ چھ سال کا

تھا مگر اس کی باتیں کیسی سے کام نا تھی۔۔۔

اپ بیٹو وہاں \_\_\_\_\_ وہ اس بچے کو بولی

وہ بچہ خاموشی سے چلا گیا اور وہاں بیٹھ گیا

وہ بیٹھ گیا تھا مگر جن نظروں سے اذلان اسے دیکھ رہا تھا اس سے وہ بچہ بھی نہیں سمجھ سکا

سکول میں پہلے دن ہی وہ اپنے اس جملے سے مشہور ہو گیا تھا ہر ٹیچر اس سے اکر مل رہی تھی \_\_\_\_\_ اس ٹیچر نے سب کو بتایا تھا اس کا یہ جملہ \_\_\_\_\_

اور اب بریک ٹائم اس کے پاس سب ٹیچر آئی ہوئی تھی اس کا نام پوچھ رہی تھی وہ گردن جھکا کر بہت ادب سے بتا رہا تھا اپنے بارے میں \_\_\_\_\_

وہ واقعی کوئے عام بچہ نہیں تھا وہ بہت الگ تھا بے حد الگ \_\_\_\_\_

سنیں اپنے کہی اج جانا تو نہیں؟؟؟؟ نور نے مرتضیٰ سے پوچھا

کیوں؟؟؟؟ اسے اج ایک کام سے جانا تھا

وہ اج اذلان کا پہلا دن تھا نا سکول میں میں کہی رہی تھی کہ چھٹی ٹائم میں لینے جاو  
گی۔۔۔ اسنے بتایا

ٹھیک ہے چلی جانا۔۔۔

میں اپ کے ساتھ جانا چاہتی ہوں۔۔۔

اچھا وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا کس ٹائم تک ؟؟؟؟

بارہ بجے تک۔۔۔

ہیممم سہی ہے چلے جائے گے۔۔۔

وہ مسکرائی۔۔۔

اپ کو اگر ضروری کام سے جانا ہے تو چلے جائے میں اکیلی ہی چلی جاؤں گی۔۔۔ یہ صرف

اس نے رسمی طور پر کہا تھا

نہیں اکٹھے چلے جائے گے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ وہ کہتی بیڈ سے اٹھی

کہاں جا رہی ہیں۔۔۔؟؟؟ اسے دروازہ کھولتا دیکھ کر وہ بولا

نیچے انٹی کے پاس۔۔۔

لیکن انٹی کے بیٹے کو اپنی زیادہ ضرورت ہے یا۔۔۔

اچھا جی بتائیں کیا ضرورت ہے۔۔۔ وہ دروازہ بند کرتی بولی

اپ میری ہر بات سمجھ لیتی ہیں آپ ہی نے کہا تھا یہ۔۔۔ وہ بولا

میں ہر بات سمجھ لیتی ہوں مسٹر بٹ ایکشن نہیں لیتی یہ بھی کہا تھا۔۔۔

تو کب لے گی ایکشن؟؟؟؟

وہ مسکرائی اور پھر ہنسی دل کر کھول کر ہنسی تھی وہ آج۔۔۔

نور حیا میں نے کوئی جوک تو نہیں سنایا۔۔۔

اپنی بات اس سے کم بھی نہیں تھی۔۔۔ وہ ہنسی کنٹرول کرتی بولی

آپ ہنستی رہا کریں اسی طرح اچھی لگتی ہیں۔۔۔



اپ بھی اچھے ہی لگتے ہیں۔۔۔

کب؟؟؟؟

جب اپ سیدھے تیر ہوتے ہیں۔۔۔

اچھا اور وہ میں کب ہوتا ہوں؟؟؟؟

جب انکل کئی سامنے ہوتے ہیں۔۔۔

یار اپ تو مجھے بہت اچھا نوٹ کرتی ہیں۔۔۔

انکل کے سامنے اپ اس طرح ہوتے ہیں جیسے اپ کے پاس تو زبان ہے ہیں نہیں ایسے  
بلکل شرف مجھے اتنا مشکل ہو جاتا ہے نا اپنی ہنسی کنٹرول کرنا کہ کیا بتاؤں۔۔۔

میں اپ کے سامنے بھی بہت شرافت دیکھا رہا ہوں وہ الگ بات ہے کہ اپ کو محسوس نہیں  
ہو رہی۔۔۔ وہ اسکے گال کھینچتا بولا

یہ شرافت ہے؟؟؟؟

کیا؟؟؟ اسنے حیرانی سے پوچھا

بیوی کے ئی

بچوں کے گال کھینچنا شرافت ہوتی ہے کیا؟؟؟؟

جی وہ پیار ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اس لئے بول رہا ہوں کوئی ایشن لے تاکہ نیکسٹ ٹائم یہ شرافت اور پیار صرف اپنے بچوں کو دیکھاں۔۔۔۔۔

اپ لے جو ایشن اپنے لینا ہے۔۔۔۔۔ وہ اسکے کندھے پر سر رکھتی بولی

اس کا دل دھڑکا بہت زور سے دھڑکا تھا وہ خود اسکے پاس آئی تھی یہ کوئی معجزہ تھا اسے یقین نہیں ا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ آرمی افیسر جو کبھی نہیں گھبرایا گولی لگنے سے گولی مارنے تک ذرا سا بھی نہیں گھبراتا تھا مگر آج اپنی شریک حیات کی ذرا سی نزدیکی نے اس کا دل بہت بری طرح سے دھڑکا دیا تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ وہ بس مسکرا گیا۔۔۔۔۔

اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔

اپ مجھ سے زیادہ اچھے لگتے ہیں ہستے ہوئے۔

نہیں۔۔۔ اسنے گردن نفی میں ہلائی

سیر سلی اگر یقین نہیں اتا تو ششے میں بے شک دیکھ لے۔

اچھا پھر میری آنکھوں میں دیکھے۔

کیوں؟؟؟؟۔

میں نے اپنا عکس دیکھنا ہے نا۔

یہ کچھ زیادہ ہی فلمی نہیں ہو گیا۔

بس کوشش کر رہا ہوں ایسے ڈائلاگ سیکھو۔

رہنے دے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ابھی ابھی اسکے کندھے پر سر رکھے ہوئے تھی۔

وہ مسکرا گیا آج کا دن تاریخ کا سب سے خوبصورت دن تھا۔

وہ اسے مل گئی تھی اللہ نے اسکی محبت اسے دے دی تھی وہ اگر ساری زندگی دن رات بھی سجدے میں پڑا رہتا تو اس ذات کا شکر ادا نہیں کر سکتا تھا جس نے اسے نورحیا دی تھی۔

بھائی ایک لڑکی دیکھی ہے میں نے اچکے لئے۔ ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھی اشال نے اس سے کہا جو بہت توجہ سے بس ناشتہ کر رہا تھا۔

وہ ناشتہ نہیں کر رہا تھا بس ایک روٹین تھی جو پوری کر رہا تھا۔

ہیممم۔۔ وہ اسکی بات پر اتنا ہی بولا

اسے خاموش دیکھ کر اس نے بولنا شروع کیا۔

اچھی ہے میچور ہے سی ایس ایس کیا ہوا کمشنر ہے اپ کی سوچ کے مطابق ہے میچور۔

ہیممم۔۔ وہ اب بھی اتنا ہی بولا

وہ ناشتہ کر چکا تھا۔ اپنا موبائیل اٹھایا

یہ پیکیج ہے دیکھ لیں۔۔۔ وہ موبائیل سے پیکیج نکال کر دیکھاتی بولی

یہ ہے؟؟؟؟ اسنے عجیب سے انداز میں پوچھا

جی بھائی۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں ایسی لڑکی سے شادی کروں گا۔۔۔

کیوں بھائی اچھی خاصی تو ہے؟؟؟؟

یہ اس کے ساتھ کون ہے؟؟؟؟ وہ تصویر میں کھڑے ایک لڑکے کی طرف اشارہ کرتا بولا

یہ بھائی ہے اس کا۔۔۔

کیا تم آج تک میرے سامنے بغیر دوپٹے کے آئی؟؟؟؟

نہیں۔۔۔ اسنے نفی میں گردن ہلائی اسنے تو آج تک ایسا سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔

کیوں نہیں ایسے؟؟؟؟ ایک اور سوال پوچھا

وہ خاموش رہی کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔



کیونکہ تم میں حیا ہے اور اس میں نہیں ہے اور میں کیسی صورت بھی ایک بے حیا لڑکی سے شادی نہیں کروں گا۔ وہ کہتا باہر نکل گیا

پیچھے بس وہ بیٹھی سوچتی رہی۔

وہ ہر لڑکی میں نور حیا کو تلاش کر رہا تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ اگر نور حیا میں ایک خوبی ہے تو کئی خامیاں بھی ہوگی اسی طرح اگر کیسی لڑکی میں ایک خامی ہے تو کئی خوبیاں بھی ہوگی۔

اللہ کہاں سے لاوں میں ایسی لڑکی جو بالکل پرفیکٹ ہو۔ وہ افسردگی سے سوچ رہی تھی اس نے بھی اج افسس جانا تھا مگر غصے میں اج وہ اسے اکیلا ہی چھوڑ گیا تھا۔

فاطمہ میں نے جب آپ سے کہاں تھا کہ مجھے اج کی تاریخ میں یہ فائیل کمپلیٹ چاہیے تو کیوں نہیں کی؟؟؟؟ وہ افسس اتے ساتھ ہی اس پر پھٹ پڑا تھا

سر میں بیمار ہو گئی تھی آپ کو بتایا تو تھا۔ ایسے سے کہا

یہ میرا سر درد نہیں ہے مجھے آج یہ کمپیٹ چاہیے۔

وہ بس صدمے دکھ حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

جائے اور لنچ بریک سے پہلے کمپیٹ کریں۔

وہ گردن ہلاتی باہر نکل گئی۔

بے اختیار اس کی آنکھیں نم ہو گئی

تھی۔

چھ سال ہو گئے تھے اس کے ساتھ کام کرتے ہوئے آج تک اس نے نہیں ڈانٹا تھا بلکہ وہ کیسی کو بھی نہیں ڈانٹتا تھا۔

آج ڈانٹا تو دل دکھ گیا تھا۔ نم آنکھیں لئے وہ کمپیوٹر میں کام کرتی رہی۔

اکثر ہمارے دل کے قریب لوگ جب ہمیں ڈانٹ دیں تو آنکھیں نم ہو ہی جاتی ہیں۔

اپنی چیئر میں بیٹھا وہ اسے دیکھ رہا تھا جو کمپیوٹر میں کام کر رہی تھی ایک دو بار اس نے آنکھیں صاف کی تھی۔

مطلب وہ رو رہی تھی۔

یا اللہ میں نے کیوں اس بے چاری کو ڈانٹ دیا؟؟؟؟؟

ہوتا کیا جا رہا ہے مجھے؟؟؟؟

وہ اب دکھ سے اسے دیکھ رہا تھا۔

عجیب سی بے سکونی نے اسے گھیرا ہوا تھا۔

دل ایک گہری کھائی میں جیسے ڈوبا ہوا تھا۔

وہ رات کو سوتا نیند نہیں آتی تھی کھانے کے لئے بیٹھتا تو بھوک اڑ جاتی تھی۔

کہی سکون نہیں مل رہا تھا۔ اگر سکون مل رہا تھا تو سگریٹ میں۔

چند لمحوں کا ہی سہی مگر اس میں اسے سکون مل رہا تھا۔

کیسی کا دل دکھا کر سکون نہیں ملا کرتا۔

لیکن وہ تو اس بات سے ہی انجان تھا کہ اسے کیسی کا کتنا دل دکھایا ہے۔



وہ اپنا بیگ لے کر گاڑی میں بیٹھا۔

اسے ایئر پورٹ چھوڑنے ڈرائیور جارہا تھا۔

ڈیڈ ہم نور کے گھر جائے گے اج۔۔۔ صوفے پر بیٹھتے مرتضیٰ نے کہا

اجازت لے رہے ہو یہ بتا رہے ہو۔۔۔

اپ جو بھی سمجھے لیکن میں اجازت لے رہا ہوں۔۔۔ وہ انکی بات پر مسکراتا ہوا بولا

بیٹا تم نے اج سے پہلے کونسا کام میری اجازت سے کیا ہے؟؟؟؟

ڈیڈ اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔

تم اس چیز کی اجازت مانگتے ہو جس کا تمہیں پتہ ہے کہ میں کبھی نہیں منع کروں گا۔۔۔

ان کی بات پر نور مسکرائی۔۔۔

وہ بھی مسکرا گیا۔۔۔

جاو بے شک اس میں پوچھنے والی کوئی بات نہنٹس ہے۔۔۔



نور نے نورین بیگم کی طرف دیکھا وہ مسکرا رہی تھی

جائے اپ تیار ہو جا کر\_\_\_ اس نے نور سے کہا

اسنے اسے دیکھا جو مسکرا رہا تھا بے اختیار اج اس پر پیار ا رہا تھا\_\_\_

وہ اٹھی اور اوپر روم میں تیار ہونے کے لئے چلی گئی\_\_\_

مر تضحی تم اس کو گھومنے کے لیے کیوں نہیں لے کر جاتے؟؟؟؟ نورین بیگم نے کہا

کس کو ماما؟؟؟؟ اسنے پوچھا

اپنے دوستوں کو ظاہری سی بات ہے اپنی بیوی کو لے کر جاو گے نا\_\_\_ انہیں غصہ آیا اس کے جواب پر

لے جاو گا\_\_\_ وہی ٹریل پر\_\_\_ اسنے آخری بات ایستہ سے کہی

اج واپسی پر کہی لے جانا ویسے بھی تم چلے جاو گے تو پھر وہ کہاں گھوم پھیر سکے گی\_\_\_

اچھا!\_\_\_ اسنے کہا

وہ سکول گیٹ سے باہر نکلا تھا وہی انداز تھا پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے کیسیں ہیرو کی طرح وہ اربا تھا۔

وہ سب سے پہلے حیا کے پاس آیا ماں کو گھوٹنوں کے بل بیٹھا کر اسکے گال چومے پھر صائم سے ملا دادا ددای سے ملا نور سے ملا اور آخر میں وہ مرتضیٰ سے ملا اور اسے پیار کیا۔

اپ اتھے اتل ہو۔۔۔ اسے پیار کرتا وہ بولا

اس کا آج سکول میں پہلا دن تھا اور اسے پہلے دن ہی سکول سے لینے پورا خاندان آگیا تھا۔

دیکھ بیٹا تجھے سکول سے لینے کتنے بندے آئے ہیں سوچ اس وقت کتنے بندے ہو گئے جب تیری بارات جائے گی۔

صائم نے اہیستہ سے اذلان کے کان میں کہا

تو بابا ابی ہی بالات بی لے داؤں نا۔

صائم مسکرایا اسے تو اس بھی زیادہ جلدی تھی۔۔۔

واپسی پر صفیہ بیگم نور اور مرتضیٰ کے ساتھ آئی تھی۔۔۔ نور نے انہیں آگے بیٹھایا تھا۔۔۔

اور فاروق صاحب صائم اور حیا کے ساتھ آئے تھے۔۔۔

فاروق صاحب اور اذلاں آگے بیٹھے بیٹھے تھے اور حیا پیچھے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

گھر آکر اذلاں نے سب سے پہلی جو چیز دیکھی تھی وہ اپنا فیڈر تھا۔۔۔

اس میں ابھی بھی وہی تیلیاں پڑی ہوئی تھی۔۔۔

تھوپو یہ دیدھو میلے فندر میں تیرے آگے۔۔۔ اپنی فیڈر نور کو پکڑتا بولا

نور نے ایک جھٹکے سے فیڈر نیچے پھینکا

ہائے بیٹا کیوں ہارٹ اٹیک کروانا چاہتے ہو۔۔۔ نور نے کہا

مرتضیٰ نے جھک کر نیچے سے فیڈر اٹھایا پھر اسے گھما پھیرا کر دیکھا۔۔۔

یہ کیڑے نہیں یہ تو۔۔۔ وہ آگے بولتا کچن سے حیا فوراً سے آکر بولی

بھائی یہ کیڑے ہی ہیں مجھے دیں دے۔۔۔ وہ فیڈر لیتی بولی

مر تھی سمجھ گیا تھا کہ ضرور بچے کے ساتھ کوئی گیم کھیلی جا رہی ہے۔۔۔

حیا یہ کیا ہے؟؟؟؟ نور نے ہو چھا

کیڑے ہیں۔۔۔ اسے آنکھوں سے اشارہ کیا اور بولی

او اچھا اذلان یہ کیا اپنی فیڈر میں یہ اگے اوہ مائے گڈ۔۔۔ وہ اسے گود میں بیٹھاتی بولی

ہاں یہ دندے بتے میلی فیڈر میں نہانے آئی ہیں دندے انتی ماما ان تو نئی نیلاتی۔۔۔

وہ ناک چڑھاتا بولا

نور نے اس کے اس انداز پر اس کے گال چومے۔۔۔

مر تھی بھی اسکی بات سن کر مسکرایا تھا۔۔۔

اب دودھ کس میں پیو گے اپ؟؟؟؟ نور نے پوچھا

توئی بات نئی ابھی میں ہوم ورک ترو دا پھل تھوڈا شاشوں گا پھل بابا شاتھ جاتر نیوں فیڈر  
لے اوں گا \_\_\_\_\_

حیا تو بس اپنی عقل پر روتی کچن میں کھانا بنانے چلی گئی

تو اپ بس چھوڑ ہی دو اس کو \_\_\_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

اپ تھانا تھانا تھوڑ شکتے ہیں؟؟

نہیں \_\_\_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

تو میں بھی یہ کیشتے چھوڑ دو \_\_\_\_\_

وہاں بیٹھے سب حیران ہو گئے تھے اسکے جواب پر

واللہ تم تو مجھ سے بھی زیادہ ٹیلنٹیڈ نکلے بچے \_\_\_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

وہ مسکرایا اسکی بات پر \_\_\_\_\_

بابا اب تو پتہ اد کلاش میں کیا ہوا \_\_\_\_\_ وہ نور کی گود سے اٹھتا صائم کے پاس جاتا بولا



کیا ہوا\_؟؟؟؟ صائم نے پوچھا

اد ایک دندہ بتہ کلاش میں آیا اول مدھے تہ لا تھا کہ شیٹ شے اٹھو میں نے تاتیوں تو کہتا  
اٹھو\_\_\_\_\_

اچھا پھر کیا ہوا؟؟؟؟ صائم نے پوچھا

پھل اش دندے بتے نے مدھے مالا پھر داکر تیرائی اور اش نے مجھے شوری بولا\_\_\_\_\_

تو اپنے نہیں مارا اسے\_\_\_\_\_ نور نے پوچھا

میں اشے تایا کہ بابا نے شیتھایا ڈرلنا نہی اور ماما نے شیتھایا للنا نہیں ولہ تم تو ایشا مالتا کہ  
شاری دندگی یات کلتے\_\_\_\_\_ وہ اسی انداز میں نور کو بتا رہا

وہ ایک بار پھر اپنی باتوں سے سبکو حیران کر چکا تھا\_\_\_\_\_

کچن میں کھڑی حیا اسکی بات سن کر مسکرائی\_\_\_\_\_

اس کا بیٹا ہاتھ سے نہیں زبان سے لڑنے والوں میں سے تھا\_\_\_\_\_

\*\*

کہاں جانا پسند کرے گی آپ؟؟ گاڑی چلاتے مرتضیٰ نے نور سے پوچھا

گھر جائے گے نا اور کہاں جانا ہے۔۔۔

کہی گھومنے پھیرنے چلتے ہیں۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

خیر تو ہے آپ کو کچھ زیادہ ہی نہیں گھومنا پھیرنے کا شوق چڑھا ہوا۔۔۔؟؟؟؟

ظاہری سی بات ہے نئی نئی شادی ہوئی ہے کس ظالم کو نہیں شوق ہوتا اپنی بیوی کے ساتھ گھومنے کا۔۔۔

وہ اسکی بات پر ہنسی اور ہنستی ہی رہی۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

کچھ نہیں بس ایک بات یاد آگئی تھی۔۔۔ ہنسی کنٹرول کرتی بولی

کوئی بات؟؟؟

ہی کہ یہ شوق شروع شروع کے ہی ہوتے ہیں بعد میں آپ اسی زبان سے کہی گے کہ بس

نور یہ چونچلے ختم کرو اب ہماری شادی کو بہت عرصہ ہو گیا ہے۔۔۔ نور نے بتایا

اپ کو کیا لگتا ہے کہ میں کچھ عرصے بعد بدل جاؤں گا ؟؟؟؟

ہو سکتا ہے اکثر مرد بدل جاتے ہیں نا \_\_\_\_\_

وہ مسکرایا اکثر بدلتے ہوگے نورحیا لیکن میں کم از کم آپکے معاملے میں کبھی نہیں بدلوں گا \_\_\_\_\_

سوچ لے اگر حالات بدل گے اور ساتھ آپ بھی بدل گے تو پھر ؟؟؟؟

نہیں نورحیا میں حالات کے لئے بدل سکتا ہوں میں دنیا کے لئے بھی بدل سکتا ہوں لیکن کم میں اپنی نورحیا کے لئے کبھی نہیں بدلوں گا \_\_\_\_\_ ایک یقین سے اسنے کہا

میری دعا ہے کہ آپ ہمیشہ ایسے ہی رہے \_\_\_\_\_ نور بولی

ان شاء اللہ لیکن آپ ابھی بتائیں کہاں جانا چاہئے گی ؟؟؟؟

جہاں آپ لے جائے \_\_\_\_\_

میں تو اپنی پسندیدہ جگہ پر ہی لے کر جاؤں گا \_\_\_\_\_ اسی طرف دیکھتا وہ بولا

خبردار پھر چلے گھر ہی چلاتے ہیں اس جنگل سے بہتر تو ہمارے گھر کا ٹئیرس ہے۔۔۔ وہ منہ بناتی بولی

اسی لئے بول رہا ہوں بتائیں کہاں جانا ہے؟؟؟؟

اہمممم سوچنے دیں۔۔۔

نور حیا میتھس کا کوئی فارمولا نہیں پوچھا جو اتنا سوچ رہی ہیں آپ۔۔۔ اسے مسلسل سوچتا پا کر وہ بولا

گھومنے پھیرنے جانا اور بازار میں خریداری کرنا میتھس کے فارمولے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔۔۔

کیوں؟؟؟؟ اسنے حیرت سے پوچھا

کیونکہ بازار میں خریداری کرنے کے بعد دل کرتا ہے کہ کاش وہ والا لے لیتے اور گھومنے پھیرنے کے بعد دل کرتا ہے کہ کاش اس جگہ چلے جاتے اس لئے میں بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کرتی ہوں کہ کونسا ڈریس لینا ہے اور کہاں گھومنے جانا ہے۔۔۔ اسنے وجہ بتائی

عجیب باتیں ہیں اپکی بھی \_\_\_\_\_

اسے عجیب نہیں عقل مندی کہتے ہیں \_\_\_\_\_

اچھا تو میرے نہایت عقل مند بیگم بتائیں کہاں جانا ہے ویسے ہی سڑکوں میں گاڑی چلانے سے پیٹرول ہی ضائع ہو رہا ہے \_\_\_\_\_

اپ تو سکون سے سوچنے بھی نہیں دیتے \_\_\_\_\_

میں تھوڑا نا آخری بار اپ کو گھومنے لے کر جا رہا ہوں یار \_\_\_\_\_

اچھا چلے پھر فیصل مسجد چلتے ہیں \_\_\_\_\_ بہت سوچنے کے بعد اسنے کہا

یار فیصل مسجد کوئی گھومنے کی جگہ ہے \_\_\_\_\_

نہیں نا بس چلتے ہیں \_\_\_\_\_

بہت بار دیکھی ہے فضل مسجد ایون پچھلا جمعہ بھی میں نے وہی پڑھا تھا کوئی اور جگہ بتائیں \_\_\_\_\_ وہ منع کرتا بولا

میرے ساتھ کبھی گے کیا ؟؟؟؟



نہیں لیکن دوستوں کے ساتھ بہت بار گیا ہو اب دل بھر گیا ہے۔۔۔

بس ٹھیک ہے اب اب میرے ساتھ پورا اسلام آباد گھومے گے۔۔۔

یار میرا بالکل بھی دل نہیں ہے وہاں پر جانے کا۔۔۔ وہ منع کرتا بولا

اب میری بیوی ہیں کیا یہ میں اب کی بیوی ہوں؟؟؟؟ ائیر و اچکا کر پوچھا

اب میری بیوی ہیں۔۔۔

تو بس پھر میری بات سنے اور چلے۔۔۔

واہ یار یہ بھی سہی ہے۔۔۔

خاموشی سے چلے اب کو پتہ ہے نا عورت وہی پر اپنے ناز نخرے دیکھاتی ہے جہاں اسے مان

ہو چلے اب۔۔۔

یار اب عورتوں نے اس ڈائلاگ سے بہت سے مردوں کو مار ڈالا ہے۔۔۔

اب مردوں کو چھوڑے بس چلے وہاں پر۔۔۔

جارہا ہوں یار \_\_\_\_\_

وہ خاموشی سے گاڑی چلاتا رہا تھا اور وہ بہت غور سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

ایک ذراہ بھی اپ خاموش اچھے نہیں لگتے \_\_\_\_\_

میری جگہ اپ اچھی لگتی ہیں نا بولتے ہوئے مجھے کیا ضرورت \_\_\_\_\_

اچھا نا ناراض نا ہو چلے اسی جنگل میں \_\_\_\_\_

میڈم اب ہم پہنچ اے ہیں \_\_\_\_\_

کوئی بات نہیں چلتے ہیں وہی پر \_\_\_\_\_

نہیں اب چلے اترے \_\_\_\_\_ وہ گاڑی روکتا بولا

کیا اپ کو یہاں اکر ایک عجیب سا احساس نہیں ہوتا \_\_\_\_\_؟؟؟؟ نور مسجد کو دیکھتی بولی

نہیں \_\_\_\_\_ گاڑی لاک کرتے وہ بولا

میرا موبائیل گاڑی میں ہے \_\_\_\_\_ اسے گاڑی لاک کرتا دیکھ کر اسے یاد آیا

کوئی بات نہیں \_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

اگر کیسی کی کال آگئی تو؟؟؟

خیر ہے زیادہ ایمر جنسی ہوگی تو میرے نمبر پر کال کر لے گا \_\_\_ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا وہ بولا

مجھے یہ جگہ بہت پسند ہے بے انتہا پسند ہے یہ سے نظر اتے پہاڑ یہاں کی جو بصورتی سب بہت حسین ہے \_\_\_ وہ اس کے ساتھ چلتی ہوئی بولی

ہاں اچھی ہے یہاں کی لوکیشن \_\_\_

میں تو حیران ہوتی ہوں کہ پاکستان کے لوگوں کو دوسرے ملک جا کر گھومنے کا کیا شوق ہے بندہ اسلام آباد آجائے ساری دنیا کی جو بصورتی ہے اس جگہ پر \_\_\_

اپ کو کچھ زیادہ ہی نہیں پسند اسلام آباد \_\_\_ اسکی بہت زیادہ تعریفوں پر وہ بولا

مجھے بہت نہیں بے انتہا پسند ہے اگر دنیا میں کہی گھومنے کا شوق ہے تو وہ پورا اسلام آباد ہے \_\_\_

کیا اب نہیں گھومی ہوئی سارا اسلام آباد \_\_\_\_\_

نہیں \_\_\_\_\_ اداسی سے کہا

ایک وہ تھا جس نے اسلام آباد کی کوئی جگہ نہیں چھوڑی تھا جہاں وہ اپنی محبوبہ (بانیک) کے ساتھ ناگھوما ہو \_\_\_\_\_

اور ایک اس کی بیوی تھی جو بھی تک اسلام آباد نہیں گھومی تھی \_\_\_\_\_  
ایسی بات ہے تو اب ہمارا اگلا میشن یہی ہوگا کہ ہم سارا اسلام آباد گھومے گے \_\_\_\_\_

ٹھیک ہے لیکن سب سے پہلے مرگلہ کی پہاڑیوں پر جائے گے \_\_\_\_\_ اسنے پر جوش ہو کر کہا  
وہاں جانے کا بہت شوق ہے اب کو \_\_\_\_\_ اسکی پر جوشی دیکھ کر وہ وہ بولا

ہاں میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ وہاں سلار سکندر نے کیسے وہ لمحے گزارے تھے \_\_\_\_\_ اسمان  
کی جانب دیکھتی وہ اداسی سے ایک سانس خرچ کرتی ہوئی بولی

کون ہے وہ؟؟؟ اسنے پوچھا

اب نہیں جانتے کیا؟؟؟؟ اسنے حیرانی سے پوچھا

اپ کا کوئی کزن ہے کیا یا پھر کوئی ریلٹیو۔۔۔ اسے تو بس پی سمجھ ایا تھا کیونکہ جس طرح اسکے ذکر پر وہ اداس ہوئی تھی اسے وہ یہی اندازی لگا سکا تھا۔۔۔  
کاش ہوتا بٹ وہ فیکشنل کیریئر ہے۔۔۔

اوہ مائے گٹ ٹونٹ سے نورحیا کے اپ یہ ناولز پڑھتی ہیں۔۔۔ وہ ایک جگہ روکتا ہوا بولا  
کیوں ایسا بھی کیا ہوتا ہے؟؟؟؟ وہ بھی ساتھ روکی  
کچھ بھی ہوتا ہے اپ پہلے باتیں کہ اپ یہ پڑھتی ہیں۔۔۔؟؟؟؟  
ہاں کچھ ریڈ کئے تھے پھر۔۔۔  
بس اب کوئی ضرورت نہیں ہے ریڈ کرنے کی۔۔۔  
کیوں؟؟؟؟

بس نہیں کرنے۔۔۔

نہیں اپ مجھے وجہ بتائیں۔۔۔



میں اپ کو نہیں بتا سکتا بس \_\_\_\_\_ اسنے منع کیا

اپ اڄ بتائیں گے \_\_\_\_\_ وہ چلتی ہوئی بولی

نور حیا ناولز پڑھنی والی لڑکیاں چیپ پاگل ہوتی ہیں \_\_\_\_\_

اچھا اور یہ بکو اس اپ سے کس نے کی۔؟؟؟؟ اسے تیش چڑھی

یونی ٹائم بہت سی ایسی لڑکیاں تھی جو ناولز پڑھتی تھی ایون لیکچر کے دوران بھی عجیب پاگل چیپ قسم کی تھی \_\_\_\_\_

وہ لڑکیاں پاگل تھی گند پڑھتی ہوگی تب چیپ ہوگی بٹ اپ اس طرح نہیں کہہ سکتے کہ ناولز بے قار ہوتے ہیں ناولز تو ہماری زندگیاں بدل کر رکھ دیتے ہیں \_\_\_\_\_

اچھا بس کرے ناولز نامہ کچھ اور ٹاپک پر بات کرتے ہیں \_\_\_\_\_

نہیں کرنی میں نے کسی پر بھی بات \_\_\_\_\_ وہ اسکے ساتھ چلتی ہوئی بولی

اچھا پھر کریں جو بھی بات کرنی ہے \_\_\_\_\_

مجھے صرف ناولز ہی نہیں بلکہ ساری کتابیں اچھی لگتی ہیں جن میں ہمارے لئے کوئی سبق ہو۔

اچھا تو ناولز میں کونسا سبق ہوتا ہے۔؟؟؟

میں اپ کو بتاتی ہوں پہلے مجھے پانی پلائیں۔  
وہ اپنی وٹر بوتل اپنے ساتھ ہی رکھتا تھا ابھی اس کے پاس تھی اسے پانی دیا۔  
پانی پی کر وہ کھڑی وہی۔

ایک ہوتے ہیں وہ لوگ جو ناولز ٹائم پاس کے لئے پڑھتے ہیں ٹھیک پھر اتے ہیں وہ لوگ جو ناولز اپنی حوس پوری کرنے کے لئے گند پڑھتے ہیں اور پھر اتے ہیں وہ لوگ جو ناولز پڑھتے ہیں اسے سبق حاصل کرتے ہیں اور اس سبق کو اپنی زندگی میں اپلائی کرتے ہیں اب سمجھ ائی اور جو لڑکیاں اپکی یونی میں پڑھتی ہوگی نا وہ دوسرے نمبر والی ہوگی۔

اچھا ٹھیک ہے اب بس کرے۔

نہیں کرنی میں نے بس۔ وہ ضدی انداز میں بولی

ویسے اُسے بولا نہیں جاتا ناولز کے لئے دیکھے قینچی سے بھی زیادہ تیز چل رہی ہے  
زبان\_\_\_\_\_

ابھی تو چلائی ہی کہاں ہے\_\_\_\_\_

اچھا بس اب ہم کوئی اور ٹاپک ڈسکس کرتے ہیں\_\_\_\_\_

نہیں پہلے مجھے باتیں کہ اپنی فیورٹ بک کونسی ہے\_؟؟؟؟

کوئی بھی نہیں\_\_\_\_\_

کیوں؟؟؟

بکس بھی کوئی فیورٹ چیز ہوتی ہے\_\_\_\_\_

اگر آپ میرے شوہر نانا ہوتے پھر بتاتی میں آپ کو\_\_\_\_\_

کیوں\_\_\_\_\_

آپ کو واقعی بکس نہیں پسند\_\_\_\_\_؟؟؟؟

نہیں یار میں نے تو کہی شکر پڑا تھا کہ پڑھائی سے جان چھٹی ہے اور فیورٹ کی بات کر رہی  
ہیں۔

کتائیں تو بہترین دوست ہوتی ہیں۔ نور نے کہا

لیکن میں نے کبھی ان سے دوستی نہیں کی بلکہ یہ میری ہمیشہ دشمن ہی رہی ہیں۔

نور نے اسے دیکھا۔

کتابوں کو دشمن کہنے والے انسان سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔

لیکن ایک کتابی لڑکی سے میرا بہت گھیرا واسطہ ہے۔ مرتضیٰ نے کہا

سیر سلی اچو بکس نہیں پسند۔

نہیں یار۔

کورس کی بکس کو چھوڑ کر بھی کوئی نہیں پسند۔

بیگم میں کورس کی کتابیں کہی پیپر وائے دن جا کر کھولتا تھا اور اپ اوٹ اف کورس کی بات  
کر رہی ہیں۔

بڑے کوئی نکھاڑو ادی تھے \_\_\_\_\_

بس نورحیا اب کتابوں کی باتیں نا کریں مجھے گندی گندی فیلنگز اتی ہیں \_\_\_\_\_

میرے پاس تو بس ایسی ہی باتیں ہیں \_\_\_\_\_

لیکن میرے پاس بہت سی باتیں ہیں \_\_\_\_\_

ویسے ایک بات بتاؤں \_\_\_\_\_

ہیممم بتائیں ^ \_\_\_\_\_

کبھی کبھی اپ مجھے اچھے ادی لگتے ہیں \_\_\_\_\_

اچھا اور کبھی کبھی مجھے اپ ایک اچھی خاصی پاگل لڑکی لگتی ہیں \_\_\_\_\_ اسی کے انداز میں کہا

اپ ہیں ہی نہیں تعریف کے قابل \_\_\_\_\_

شکریہ \_\_\_\_\_ سر کو خم دینا وہ اسے جیسے داد وصول کر رہا تھا ^ \_\_\_\_\_



ویسے اپنے مجھے ابھی تک کوئی گفٹ نہیں دیا۔۔۔ نور کو یاد آیا اسنے تو اسے منہ دیکھائی بھی نہیں دی تھی۔۔۔

اپ کو میرے جیسا شوہر مل گیا ہے اس سے بڑا کوئی گفٹ ہو سکتا ہے آپکے لیے۔۔۔  
جی بالکل ہو سکتا ہے۔۔۔

وہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔ کونسا؟؟؟

ڈھیر ساری کتابوں کا۔۔۔

نور حیا میں کمزرم آپکو ناولز گفٹ نہیں دے سکتا۔۔۔

میں نے کب کہا کہ آپ مجھے ناولز گفٹ کرے۔۔۔؟؟؟؟

ابھی۔۔۔

میں نے کتابیں مانگی ہیں کتاب کوئی بھی ہوستی ہے اسلامی تاریخی مذہبی اور ایسی کئی دیگر ہیں  
میں نے ناولز جسٹ کوئی یہی تین چار پڑھے ہیں اور اتنے پیسے ہی نہیں تھے کہ خرید  
سکتی۔۔۔

اسنے اسے دیکھا اسنے ابھی اسی وقت سوچ لیا تھا کہ اسے کیا گفٹ دینا ہے۔۔۔

اپکو پتہ ہے جب اب مجھے روڈ پر پہلی بار ملے تھے اور پھر میں اپکو ہسپتال لے کر گئی تھی۔۔۔

بلکل پتہ ہے میں اس دن کو کب بھول سکتا ہوں۔۔۔^

پھر میں نے وہاں پر اپنے لئے دوائی لائی تھی جو پورے دو سو روپے کی لائی تھی جانتے ہیں وہ دو سو میں نے کس کئی جمع کئے تھے؟؟؟؟؟

کس لئے۔۔۔

کہ کوئی اچھا سا ناول خریدوں گی اس لئے۔۔۔

بے اختیار اسے اس پر پیار آیا اسے خود کے قریب کیا۔۔۔

نور حیا میں اپکو دنیا جہاں کے ناولز لا دوں گا۔۔۔

ایکسکوز می مسٹر یہ ہم پبلک پلئس پر ہیں۔۔۔ وہ اسے پیچھے کرتی بولی

تو اب بھی ایسی باتیں پبلک پلیس پر نا کریں جنہیں سن کر میں اوٹ اف کنٹرول  
ہو جاؤں۔

وہ چہرہ جھکا کر مسکراتا ہوا بولا۔

وہ کچھ اگے سے جواب دیتی کہ اذان شروع ہو گئی تھی۔

یہ عصر کی اذان ہے نا؟؟؟؟

ہیممم۔۔۔ وہ بس اتنا ہی بولا

اسکے ہاتھ پکڑ کر اسکے قدم سے قدم ملا کر اس سنگ مرمر کے فرش پر چلنا اور ساتھ  
ساتھ اذان سنا کیسی نعمت سے کم نا تھا۔

ایک سکون تھا جو نور حیا کو اج محسوس ہوا تھا۔

اج معلوم ہوا نیک ہمسفر کیا ہوتا ہے۔

اذان ختم ہوئی اسنے کلمہ پڑھا اور دعا پڑھی۔

کتنا اچھا لگتا ہے نایوں یہاں اگر اذان سنا۔۔۔ نور نے مرتضیٰ سے کہا

بہت سکون اتا ہے۔۔۔ مرتضیٰ بولا

تھوڑی دیر وہ خاموشی سے چلتے رہے۔۔۔

یہی نماز پڑھ لو یا گھر چلے؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا۔۔۔

پاگل ہیں مسجد اگر گھر چل کر نماز پڑھے گئی یہی پڑھ لیں میں یہی ویٹ کر لوں گئی۔۔۔

شیور؟؟

شوہر صاحب میں کیسی گاؤں سے آئی ڈرپوکر لڑکی نہیں ایک ورکنگ ویمن ری ہوں جائے  
اور جا کر نماز پڑھے۔۔۔ اس کا ہاتھ چھوڑتی وہ بولی

اچھا یہ میرا ویٹ اور موبائیل پاس رکھے میں نماز پڑھ کر اتا ہوں یہی رہے گا۔۔۔ وہ  
اسے موبائیل اور ویٹ دیتا بولا

موبائیل کا لاک ہی بتا دے یہاں بیٹھ کر کیا کروں گی۔۔۔

بتانے والی گیم نہیں ہے لائے کھول دیتا ہوں۔۔۔ وہ اپنی فینگر سے لاک کھول کر اسے

موبائیل پکڑایا۔۔۔

واپس ایے پھر دیکھتی ہوں کہ کونسی گیم ہے۔۔۔ موبائیک اسے لیتی بولی

وہ اس کی بات کر مسکرایا بیبی رہے گا۔۔۔ ایک اور بار کہا

بچی نہیں ہوں۔۔۔

میرے لئے تو وہی ہیں نا۔۔۔ وہ کہتا وہاں سے چلا گیا

وہ اسے دور تک دیکھتی رہی پھر وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔

پھر وہ ہاتھ میں پکڑے موبائیل کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

والیپپر پر اسکی تصویر لگی تھی۔۔۔

اسے وہ وقت یاد آیا جب پہلی بار ڈاکٹر اس کا موبائیل اسے تھاما کر گئی تھی۔۔۔

ایک وہ وقت تھا جب وہ اسے جانتی بھی نہیں تھی مگر پھر بھی اللہ نے اسکی چیزو کی ذمہ

داری دی تھی۔۔۔ اور ایک آج کا دن ہے جب وہ اس پر مکمل حق رکھتی ہے۔۔۔

اسنے فوراً سے موبائیل کو پیچھے کور دیکھا۔۔۔ وہاں سب بالکل سیمپل سیاہ کور لگا تھا۔۔۔



وہ مسکرا گئی۔۔۔ پھر وہ والپیپر کی طرف متوجہ ہوئی

بے اختیار اسے موبائیل چوما۔۔۔

ایک عجیب سے احساس نے گھیرا۔۔۔

ایسٹہ سہیستہ وہ دل کے بہت قریب ہو رہا تھا۔۔۔

پھر اسے فوٹو دیکھی جس میں ادھے سے تو زیادہ افیشل فوٹوز وغیرہ تھی اور کچھ دوستوں  
وغیرہ کی تھی بس کچھ ہی اسکی اپنی تھی۔۔۔

مگر حیران کن بات یہ تھی کہ اسکی ایک بھی تصویر اسکے پاس نہیں تھی۔۔۔

خیر اسے شادی پر تصویر بنانے سے منع کر دیا تھا۔۔۔

لیکن بندہ ایک تصویر تو رکھ ہی لیتا ہے نابیوی کی۔۔۔ اسنے سوچا

پھر وہ اور چیزیں دیکھنے لگی تھی۔۔۔ اس کے موبائیل میں ایک بھی گیم نہیں تھی۔۔۔

نا ہی کوئی گانا وغیرہ تھا۔۔۔

زراہ یہ تو دیکھوں میرا نمبر سیو بھی کیا ہوا کہ نہیں۔۔۔ وہ کنٹکٹ پر جاتی ہوئی بولی

اپنا نمبر لکھا اور وہاں اردو میں لکھا تھا شریک حیات۔۔۔ بے اختیار وہ مسکرائی۔۔۔

مطلب یہ بندہ واقعی چیپ قسم کا نہیں ہے سیمپل سادہ میچور ہے میرا بندہ۔۔۔ اسنے دل میں کہا

اس نے اپنے لیے ایک ایسا ہی مسافر سوچا تھا جو زیادہ چونچلے نا کریں جو زیادہ تصویریں نا بناتا ہو جو سونگزن نا سنتا ہو جو گیمنز سے بہت دور ہو اور سب سے بڑی بات وہ ہر پاس سے گزرتی لڑکی کو گردن اٹھا کر نا دیکھتا ہو۔۔۔

اور اللہ نے اسے ویسا ہی ہمسفر عطا کیا تھا۔۔۔

بے شک اللہ جی مجھ گناہگار پر اچکے بہت احسانات ہیں۔۔۔ وہ اسمان کی جانب دیکھتی بولی

تھوڑی دیر بعد وہ اسے سامنے سے اتا دیکھائی دیا۔۔۔

وہ کھڑی ہو گئی۔۔۔

چلے۔۔۔ اتے ساتھ ہی اس نے پوچھا

جی \_\_\_ نور نے کہا

یہ اپکی چیزیں \_\_\_ وہ اسے وائلٹ اور موبائیل پکڑاتی بولی \_\_\_

پاس رکھے \_\_\_ اس کے ساتھ چلتے اس نے کہا

کیا فائدہ لاک تو بتایا نہیں موبائیل کا \_\_\_ گاڑی کا دروازہ کھولتی اسنے کہا

میں بتاؤں گا بھی نہیں اپ خود سوچے کہ کیا ہو سکتا ہے میرے موبائیل کا

پاسواڈر \_\_\_ گاڑی سٹارٹ کرتے اسنے کہا

میرے ساتھ ڈرامے نے کیا کریں شرافت سے بتا دیا کریں جو پوچھو \_\_\_

میری جان اپ خود ایک ڈرامہ ہو مجھے کیا ضرورت آپکے ساتھ ڈرامے کرنے کی \_\_\_

لاک تو آپکے اچھے بھی بتائیں گے \_\_\_

جا کر میرے اچھوں سے پوچھ لے لیکن میں نہیں بتاؤں گا \_\_\_

فالتو بندہ \_\_\_ اس نے کہا

لیکن جو بھی بندہ تو اپکا ہی ہوں نا

کوئی کیسا کا بندہ نہیں ہوتا سب اللہ کے بندے ہوتے ہیں

تو اللہ کی بندی ایک دم اللہ کے بندے سے ناراض نہیں ہوا کرو

تو اللہ کا بندہ بندہ بن کر اللہ کی بندی کی بات سن لیا کریں نا

باقی گھر جا کر ابھی بتائیں کیا کھائیں گی ؟؟؟؟

اب میرا دماغ تو کھا چکے ہیں اب کیا کھلائیں گے

جو کہے گی

بسکٹس لا دے جب سے شادی ہوئی ہے بسکٹ کھائیں ہی نہیں ہیں اسے بسکٹس یاد

ائے

یار بسکٹس بھی کوئی کھانے کی چیز ہیں کچھ اور بتائیں

کچھ نہیں بس بسکٹس ہی کھانے ہیں

اور کیا کھانا ہے \_\_\_؟؟؟

کچھ نہیں بس اب گھر چلے بہت دیر ہو گئی ہے \_\_\_

چلے جائے گے \_\_\_

نہیں بس اب گھر چلے انکل انٹی پتہ نہیں کیا سوچے گے \_\_\_ وہ صبح سے نکلے ہوئے تھے  
اس لئے سب اسے فکر ہوئی رہی

انکل انٹی سمجھدار ہیں انہیں پتہ ہے \_\_\_

وہ گاڑی روکتا بولا

گاڑی کیوں روک دی \_\_\_؟؟؟؟

بسکٹس نہیں کھانے کیا؟؟؟؟

اچھا جائے پھر جلدی ائے گا \_\_\_ اگر کچھ اور چیز ہوتی تو وہ منع کر دیتی مگر یہ بسکٹس تھے

وہ گاڑی میں ہی بیٹھی رہی تھی پانچ منٹ بعد وہ واپس گاڑی میں آیا اور اسے بسکٹس والا بیگ

تھمایا \_\_\_



تھینکیوووووو وہ لمبا کرتی بولی

شوہر کو ایسے تھینکس نہیں بولتے گاڑی سٹارٹ کرتا بولا

شوہر کو تھینکس بولتے ہیں نہیں ہوتے کیونکہ یہ اس کا فرض ہوتا ہے

چلو جی بندہ اندھے کے اگے ناچ لے بہرے کو سنالیں لیکن نور کے سامنے یہ باتیں نا کریں یہ اج مرتضیٰ کو اندازہ ہو گیا تھا

چلو بیٹا ہوم ورک کرو بس کرو اب موبائیل وہ اس کے ہاتھ سے موبائیل لیتی ہوئی بولی

ماما بش دو منت موبائیل دیکھتا وہ معصروف سا بولا

دومٹ کیا دو سیکنڈ بھی نہیں چلو اس سے موبائیل لیا

او ماما یاد آیا میں نے تو شکول میں ہی ہوم ولک کل لیا تھا

کیوں کیا سکول میں؟؟؟

بلیک تائم لُچ بھی کیا اور تام بی۔

اینیدہ سکول کا کام سکول میں اور گھر کا کام گھر میں کرنا۔

اتھا ابھی تو بائیل دیں۔ وہ موبائیل کی طرف اشارہ کرتا بولا

نہیں موبائیل بس دن میں ایک بار دیکھو گے اپ۔

اتھا نا کل شے شب تام تروگا پکا۔ وہ اسکی گود میں بیٹھتا لاڈ سے بولا

اذلان کیوں نہیں سنتے ماما کی بات۔

اتھا نہیں لیتا۔ وہ اسکے گال چومتا ہوا بولا

چلو بکس نکالو۔

وہ خاموشی سے اٹھا اور جا کر اپنا بیگ لے آیا۔

ماما بابا تہاں ہیں۔؟؟؟؟ اسے صائم یاد آیا

وہ کیسی کام سے گے ہیں۔

کش تام شے\_\_\_ اپنی بکس نکالتا وہ بولا

پتہ نہیں اذلان\_\_\_ وہ تنگ ہوتی بولی

کیا ہوا ماما؟؟؟؟ وہ اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا جو آج کچھ پریشان تھی

کچھ نہیں ہوا\_\_\_

وہ بیڈ سے اٹھا اور حیا کی گود میں آیا پھر باری باری اسکے گال چومے\_\_\_

ماما بابا نے تشہ تایا ہے^\_\_\_ ایسے سے اس سے بوچھا

نہیں بیٹا\_\_\_

پھل تیا ہوا؟؟؟؟

کچھ نہیں ہوا\_\_\_

اتھا پھل شامائیل دوا تھی شی\_\_\_

اسکی بات پر وہ مسکرائی۔۔۔ وہ اکثر جب ضد کرتا تھا تو حیا اسی طرح کہتی تھی۔۔۔ اور آج وہ اسے کہہ رہا تھا۔۔۔

گد دل۔۔۔ اس کے گال چومتے وہ کیسی بڑے کی طرح بوولا۔۔۔

حیا اسکی اس بات پر مسکرائی۔۔۔  
ماما ہم شتول تیوں جاتے ہیں۔۔۔؟؟؟ اپنی بکس اسے دیکھاتے ہوئے وہ بولا

تاکہ ہم اچھا سا پڑھ سکے۔۔۔

ہم تیوں پلھتے ہیں۔۔۔؟؟؟ ایک نیا سوال

تاکہ ایک اچھا آدمی بن سکے۔۔۔

پھل اتھا آدمی بن تر تیا کلتے ہیں؟؟؟

لوگوں کی مدد کرتے ہیں اللہ کا حکم مانتے ہیں۔۔۔

پھل تیا تر تے ہیں؟؟؟ وہ سوال پر سوال پوچھ رہا تھا

پھر کیا کرتے ہیں کچھ نہیں کرتے \_\_\_\_\_

نہیں اتھا ادمی بن تر تیا ہوتا ہے؟؟؟؟

اللہ خوش ہوتے ہیں \_\_\_\_\_

پھل تیا ہوتا ہے دب اللہ تھوش ہوتے ہیں؟؟؟؟؟

پھر اللہ ہمیں دنیا آخرت کی کامیابی عطا کرتا ہے \_\_\_\_\_

پھل تیا ہوتا ہے۔؟؟؟

اذلان چپ ہو جاؤں \_\_\_\_\_ حیا تھک گئی تھی اسکے سوالوں کے جواب دے کر

متھے دودھو پینا ہے \_\_\_\_\_

کپ میں دوں گی \_\_\_\_\_ حیا اٹھتی ہوئی بولی

نہیں نا \_\_\_\_\_ ضدی انداز میں کہا

باتیں تم اتنی بڑی کرتے ہو پینا دودھ تم نے فیڈر میں ہے \_\_\_\_\_



بش کھ دن پیو دا پھل نہیں پیتا۔۔۔

زبان سے پھیرنا نہیں۔۔۔

میں مشلمان ہوں۔۔۔ حیا کو جیسے یاد دلایا

نا اتنی بڑی بڑی باتیں کیا کرو میرے باپ۔۔۔ اسے پیار کرتی وہ بولی

وہ کھکھلا کر ہنساتھا۔۔۔

وہ بھی اسکے ساتھ ہنس رہی تھی۔۔۔

کمرے میں اتے صائم کو یہ منظر دنیا کا سب سے جو بصورت منظر لگا تھا۔۔۔

وہ کمپیوٹر میں جھکی کام کر رہی تھی جب موبائل بجا تھا۔۔۔

انجان نمبر سے کال تھی۔۔۔

اسنے نہیں اٹھائی سدرہ نے اسے منع کیا تھا کہ کبھی بھی کسی انجان نمبر سے کال ائے تو فوراً  
نہیں اٹھانا۔

ب تیسری بار کال ارہی تھی۔

اسنے کال اٹھائی اور خاموشی سے دوسری جانب سے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔

اسلام علیکم میم اپ فاطمہ امین بات کر رہی ہیں؟؟؟ کیسی لڑکی کی آواز تھی  
وعلیکم اسلام جی میں فاطمہ ہوں۔ کہی انجانے سے احساس کے تحت اس نے کہا  
اسدرہ امین اپکی سسٹر ہیں؟؟؟؟

اس کا دل دھڑکا۔ جی۔

ان کا ایکسیٹنٹ ہو گیا ہے اپ پلیز ہسپٹل آجائے۔

وہ ایک کرنٹ سے چیئر سے اٹھی۔

باقی وہ لڑکی اسے کیا کہا رہی تھی اسے کچھ سنائی نہیں دیا ہر طرف بس ایک ہی آواز ارہی  
تھی۔

ان کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے۔

اللہ۔ زبان سے بس ایک ہی لفظ ادا ہوا تھا

اسے کچھ سمجھ نہیں رہا تھا۔

کہاں جائے کس سے مدد مانگے؟؟؟

انسو اس کا چہرہ تر کر چکے تھے۔

وہاں موجود سب اپنے کام میں معصروف تھے کوئی اسکی طرف متوجہ نہیں ہوا تھا

یہ لوگ تھے اور لوگوں سے امید نہیں رکھتے۔

وہ زاریان کے افس کی طرف آئی۔

دروازہ دھکیلا۔

وہ کمپیوٹر میں معصروف تھا اشال اپنے موبائیل میں معصروف تھی۔

وہ دونوں بھی اسکے طرف متوجہ نہیں ہوئے۔

اللہ یہ لوگ کیوں اتنے سنگدل ہوتے ہیں\_\_\_ دل میں اللہ سے کہا

سر\_\_\_ اسنے زاریان کو پکارا\_\_\_

اسنے نظریں اٹھا کر اسے دیکھائے\_\_\_

وہ حیران ہوا وہ رورہی تھی اسنے آج تک اسے روتے نہیں دیکھا تھا\_\_\_

سر وہ\_\_\_ وہ کچھ اگے بول نہیں سکی

وہ نیچے زمین میں بیٹھ گئی تھی\_\_\_

ٹانگیں جواب دے گئی تھی\_\_\_

زاریان نے اشال کو اسے اٹھانے کا اشارہ کیا\_\_\_

اسنے اگے بڑھ کر اسے زمین سے اٹھایا اور چیئر پر بیٹھایا\_\_\_

کیا ہوا فاطمہ؟؟؟؟؟ اشال نے پوچھا

پانی پیلاؤ اشال\_\_\_ زاریان نے کہا

اشال نے اسے پانی پلایا۔

دو گھونٹ اسنے پیے تھے۔

فاطمہ کیا ہوا طبعیت خراب ہوگی ہے کیا؟؟ زاریان نے پوچھا تھا

وہ اس سے بہت شرمندہ تھا اس راویہ سے۔

سر وہ میری بہن کا ایسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ انسو صاف کرتے ہوئے اسنے بتایا

اسکی بہن یعنی سدرہ کا۔ زاریان نے سوچا

کہاں پر ہے وہ ابھی؟؟؟ اشال نے ہوچھا

ہسپٹل۔ اسنے بتایا

کا ہسپٹل میں۔ زاریان نے پوچھا

پتہ نہیں۔ اس لڑکی نے اسے بتایا تھا لیکن وہ سن ہی نہیں سکی تھی

اپ کو کس نے کال کر کے بتایا۔



مجھے اس نمبر سے کال آئی \_\_\_ اسنے وہ نمبر اسے دیکھایا

مجھے دیں \_\_\_ اسے موبائیل لیتا وہ بولا

وہ جانتا تھا اجکل کے لوگوں کو کیسے کی جان تو ان کے نزدیک مزاق تھی \_\_\_

اسنے اسی نمبر پر اپنے موبائیل سے کال کی \_\_\_

وہی لڑکی بولی تھی سارا اڈریس اسے سمجھایا تھا \_\_\_

چلے اٹھیں \_\_\_ زاریان نے فاطمہ سے کہا

وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی کیا وہ جایے گا اس کے ساتھ \_\_\_؟؟؟؟؟

میں اپ کو ڈراپ کراتا ہوں \_\_\_

وہ ڈرائیور کو بھی بھیج سکتا تھا مگر وہ فلحال اس سے اگے صبح والے راویہ سے شرمندہ تھا بس

اسی کا آزالہ کرنا تھا \_\_\_

اشال تم دیکھ لینا یہاں سب میں کچھ دیر تک اجاؤں گا \_\_\_ اسنے اشال سے کہا

جی بھائی میں دیکھ لوں گی اپ مجھے سدرہ کے بارے میں بتانا وہاں جا کر \_\_\_\_\_

بے اختیار اس کا دل سدرہ کے ذکر پر دھڑکا تھا \_\_\_\_\_

وہ گردن ہاں میں ہلاتا باہر نکل گیا \_\_\_\_\_

سر میں اپنی چادر لے او \_\_\_\_\_

او کے اپ نیچے اجائے گا \_\_\_\_\_

کچھ دیر بعد وہ اسکے ساتھ گاڑی میں پیچھے بیٹھ گئی تھی \_\_\_\_\_

وہ حیران تھا ان دو بہنوں کی وجہ سے ایک وہ بہن تھی جو بے غیر دوہٹے کے بے غیر اس کی اجازت اس کے ساتھ گاڑی میں فرنٹ سیٹ میں بیٹھ گئی تھی

اور ایک یہ بہن تھی جو مکمل چادر میں تھی اس کی اجازت بھی تھی مگر وہ پھر بھی اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر نہیں بیٹھی تھی \_\_\_\_\_

بندرہ منٹ بعد وہ اسی ہسپتال پر پہنچ گئے تھے جہاں کا پتہ اس لڑکی نے دیا تھا \_\_\_\_\_

فاطمہ ریسپشن میں اس کا نام پوچھا اور پھر وہ لوگ وہاں چلے گئے \_\_\_\_\_

ڈاکٹر میں بہن ٹھیک تو ہے نا؟؟؟؟ اس نے اتے ساتھ پہلا سوال یہ پوچھا تھا

اپکی بہن سیریس ہیں ای سی یو میں دماغ میں بہت گہری چوٹ لگی ہے۔۔۔ وہ ڈاکٹر بہت سنگدلی سے بول رہی تھی یا پھر یہ صرف زاریان کو محسوس ہوا

لیکن یہ ہوا کیسے۔۔۔؟؟؟؟ زاریان نے پوچھا

ان کا بلڈ پریشر ہائی ہوتا ہے کیا؟؟؟؟ ڈاکٹر نے ہوچھا

زاریان نے فاطمہ کو دیکھا۔

جی ہوتا ہے۔۔۔ فاطمہ نے کہا

بس بلڈ پریشر ہائی ہونے کی وجہ سے انہیں چکر آگیا تھا جس کی وجہ سے روڈ پر وہ بے ہوش ہوگی تھی اور ان کا ایسڈنٹ ہوگیا۔۔۔ اور یہ ایک پولیس کیس بھی ہے ہم جب تک پیشنٹ کو ہاتھ نہیں لگاتے جب تک اجازت نا ملے یا اپ خود سمجھدار ہیں بٹ یہ ہمارے ہسپتال کی ڈاکٹر ہیں اس وجہ سے ہم نے ان کا علاج شروع کر دیا ہے۔۔۔

فاطمہ نے زاریان کو دیکھا۔۔۔

کاش اس وقت ایک مرد اس کا اپنا ہوتا \_\_\_\_\_

کاش وہ آج کیسی کے سینے سے لگ کر رو سکتی

اللہ نے ایک بہن دی ہے اور آج وہ اس کے سہارے سے بھی محروم ہو رہی تھی \_\_\_\_\_

وہ ڈاکٹر وہاں سے چلی گئی تھی \_\_\_\_\_

فاطمہ کیا آپ پولیس کیس کرنا چاہتی ہیں؟؟؟؟

نہیں سر مجھے بس میری بہن چاہیے مجھے کچھ نہیں چاہیے \_\_\_\_\_ روتے ہوئے اس نے کہا

لیکن یہ ضروری ہے فاطمہ آج آپکی بہن کے ساتھ یہ ہوا ہے اور کل کیسی اور کے ساتھ ہوگا \_\_\_\_\_

سر مجھے کچھ نہیں چاہیے مجھے میری بہن چاہیے مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ میں عدالت کے چکر کاٹی رہوں \_\_\_\_\_

لیکن پھر بھی فاطمہ \_\_\_\_\_

سر نہیں \_\_\_\_\_ اسنے منع کر دیا

اوکے اپ پریشان نا ہو اب کوئی پولیس کیس نہیں ہوگا \_\_\_\_\_

وہ اسے وہاں پر چھوڑ کر خود باہر نکل گیا تھا \_\_\_\_\_

اسے لگا کہ وہ چلا گیا ہے \_\_\_\_\_

اللہ جی پلیز اپی کو کچھ نا کرنا پلیز اللہ \_\_\_\_\_

اللہ میرے پاس اپی کے سوا کوئی نہیں ہے \_\_\_\_\_

وہ دعائیں کر رہی تھی \_\_\_\_\_

تھوڑی دیر بعد وہ اسے واپس سامنے سے اتا دیکھائی دیا \_\_\_\_\_

معاملہ کلئیر ہو گیا یہ فاطمہ اب کوئی پولیس کیس نہیں ہوگا پریشان نا ہو \_\_\_\_\_ اسے تسلی دی

پریشانی دکھ تکلیف غم یہ سب تو ان کے نصیب میں لکھا تھا \_\_\_\_\_ فاطمہ نے سوچا

ڈاکٹر کیسی ہے اب اپی \_\_\_\_\_؟؟؟؟

ان کی حالت سیریس ہے اگلے چوبیس گھنٹے بہت مشکل ہیں اپ دعا کریں ان کے لئے \_\_\_\_\_



وہ وہی اس چیئر پر بیٹھ گئی تھی۔

زاریان کو آج وہ وقت یاد آیا جب اشال ہسپتال میں تھی اور سدرہ نے اسے تسلی دی تھی۔

ہر ڈاکٹر واقعی ڈاکٹر سدرہ نہیں ہوتی جو علاج کے ساتھ تسلی بھی دے۔

وہ نا تو اسے تسلی دے سکا نا ہی کچھ اور بول سکا۔

اس نے اشال کو یہاں بولانا بہتر سمجھا کیونکہ فاطمہ کو وہی ہینڈل کر سکتی تھی۔

وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا اس کے لیے اسے جو ہوتا تھا وہ کرایا تھا۔

وہ اشال کو کال کرنے باہر نکل گیا۔

اب تو وہ چلا گیا تھا۔ اللہ پلیز کیسی کو بھیج دے میرے لئے پلیز اللہ ورنہ میں مر جاؤں گی۔

اللہ یا تو مجھے صبر عطا کر یا پھر میرے لئے کوئی وسیلا بنا۔

شام سے رات ہونے والی تھی لیکن وہ حوش میں نہیں ارہی تھی۔

اسے نور کی یاد آئی تھی فوراً سے موبائیل بیگ سے نکالا اور اس کا نمبر ڈائل کیا۔

وہ مسجد میں مغرب کی نماز پڑھ کر واپس کمرے میں آیا تو وہ نماز پڑھ رہی تھی۔

سائڈ ٹیبل پر رکھا اس کے موبائیل میں کال آرہی تھی۔

اسنے دیکھا تو فاطمہ لکھا تھا۔

اسنے نہیں اٹھائی۔

کس کی کال تھی؟؟؟ سلام پھیر کا اس نے پوچھا

فاطمہ۔۔۔ وہ کہتا بیڈ پر بیٹھا

دعا کر کے اسنے جائے نماز تہ کر کے وہی صوفے پر رکھی۔

ایک بار پھر سے اسکی کال آئی۔

سائڈ ٹیبل سے موبائیل اٹھا کر اسے پکرایا۔

اسلام علیکم کیسی ہو\_\_\_؟؟؟؟ نور نے پوچھا

وعلیکم اسلام نہیں ٹھیک\_\_\_ بھگی سی آواز میں کہا

کیوں کیا ہوا؟؟؟؟ وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ روری ہے

نور اپی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے بہت سیریس ہیں پلیز اجاؤں میرے پاس میں بہت اکیلی ہوں\_\_\_ روتے ہوئے اس نے کہا

اوہ مائی گڈ کب ہوا یہ اور کونسے ہسپتال میں ہو\_\_\_؟؟؟؟؟

مرتضی جو صوفے سے جائے نماز اٹھا کر الماری میں رکھ رہا تھا\_\_\_ اس کی طرف دیکھا جو پریشانی سے سر پر ہاتھ رکھے بہت غور سے بات سن رہی تھی\_\_\_

اوکے تم پریشان نہیں ہو میں ارہی ہوں\_\_\_ اسے تسلی دی اور فون بند کیا

کیا ہوا؟؟؟؟ مروتضی نے پوچھا

میری فرینڈ کی بہن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ائی سی یو میں ہے\_\_\_

سدرہ کا؟؟؟؟ اسنے تصدیق کی اپنے ولیمے والے دن اس نے بتایا تھا

ہاں اسی کا لیکن آپ کو کیسے پتہ ہے۔؟؟؟؟؟

میری کلاس فیلو تھی وہ۔۔۔۔۔

اچھا مجھے ابھی جانا ہے پلینز فاطمہ کو بہت ضرورت ہے میری۔۔۔۔۔

صبح چلے جائے گے نا۔۔۔ ابھی ہی تو وہ تھک ہار کر باہر سے ایے تھے

نہیں نا پلینز جانے دیں۔۔۔۔۔

اچھا چلے پھر۔۔۔ اس کے اصرار پر وہ مان گیا تھا لیکن اس کا دل۔۔۔ بالکل بھی نہیں تھا

آپ گاڑی نکالے میں عبایا پہن کر آئی۔۔۔ وہ کہتی الماری سے عبایا نکالنے لگی۔۔۔

وہ گاڑی کی چابی لے کر نیچے چلا گیا۔۔۔ پانچ منٹ بعد وہ عبایا پہن کر نیچے آئی

نورین بیگم سے اجازت لی۔۔۔ انہی بہت افسوس ہوا اس کے ایکسیڈنٹ کا سن کر۔۔۔

اوکے بیٹا تم جاؤں میں بھی صبح تک اوں گی۔۔۔۔۔

اوکے اللہ حافظ انٹی۔۔۔ وہ انکے گلے ملتی بولی

یہ پہلی دفعہ تھا کہ وہ ان سے یوں مل رہی تھی وہ کہی جاتی تو اجازت لے لیتی لیکن یوں ملتی نہیں تھی مگر آج وہ مل رہی تھی۔

جب وہ عزیز تھا تو اسے وابستہ لوگ بھی تو عزیز ہی تھے۔

چلے گاڑی میں بیٹھتی وہ بولی

کون سے ہسپتال جانا ہے؟؟؟؟ مرتضیٰ بے پوچھا

اس نے ہسپتال کا نام بتایا اور پھر پورے راستے وہ اسے اپنے اور فاطمہ کے بارے میں بتانے لگی۔

اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس سب میں لیکن پھر بھی وہ سن رہا تھا۔

اور محبت تو یہی ہے نا کہ مرضی نا ہونے کے باوجود آپ محبوب کے ہر عمل کو سرہائے۔

بس وہ بھی ابھی یہی کر رہا تھا۔



وہ رونے میں معصروف تھی جب سامنے سے زاریان اور ساتھ میں اشال اتی دیکھائی  
دی۔

فاطمہ اشال نے اتے ساتھ ہی اسے گلے سے لگایا

حوصلہ رکھو ان شاء اللہ اسے کچھ نہیں ہوگا

وہ بس خاموش رہی

زاریان سائڈ میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا جو گردن جھکائے بس روئی جا رہی تھی

وہ آج اسکی تکلیف کو سمجھ سکتا تھا ایک وقت تھا جب وہ بھی اسی کرب سے گزر رہا تھا

اور اس تکلیف میں اس کا ساتھ سدرہ نے دیا تھا یہ بات وہ کبھی نہیں بھول سکتا  
تھا

پندہ منٹ بعد اسے نور اور مرتضیٰ سامنے سے اتے دیکھائی دئے

فاطمہ اٹھ کر کھڑی ہوئی نور کے قریب ان سے پہلے ہی وہ جا کر اسکے گلے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اج اگر اسے کوئی اپنا مخلص لگ رہا تھا تو وہ زاریان اور نور تھے۔

بس فاطمہ چپ ہو جاو۔۔۔ اسے پیار کیا

نور میری اپنی۔۔۔ ہچکیاں لیتی وہ بولی

ٹھیک ہو جائے گی وہ ان شاء اللہ<sup>^</sup>۔۔۔

بیٹھو یہاں۔۔۔ نور نے اسے چیر پر بیٹھایا

پانی پیو۔۔۔ اسے پانی پلایا

تو یہاں کیا کر رہا ہے؟؟؟ مرتضیٰ نے زاریان سے پوچھا

چھو لے بیچ رہا ہوں اجا تو بھی خرید لے۔۔۔ اسنے جل کر کہا

نہیں مجھے نہیں پسند۔۔۔

زاریان نے اسے گھورا \_\_\_\_\_

اشال کی نظر اگر کہی تھی تو وہ نور پر تھی \_\_\_\_\_

اسے وہ دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی لگ رہی تھی \_\_\_\_\_

زاریان اور مرتضیٰ سائڈ پر کھڑے ایستہ ایستہ باتیں کر رہے تھے \_\_\_\_\_

نور فاطمہ کو تسلیاں دے رہی تھی \_\_\_\_\_

اور اشال بس نور کو اور مرتضیٰ کو دیکھ رہی تھی \_\_\_\_\_

ماشاء اللہ \_\_\_\_\_ اشال نے دل میں کہا \_\_\_\_\_

یار میں تھک گیا ہوں یہاں کھڑے ہو کر \_\_\_\_\_ زاریان جو پچھلے ایک گھنٹے سے کھڑا تھا بولا

تو گھر چلا جا بڑا تو یہاں مصلے بچھا کر اس کے لئے دعائیں کر رہا ہے \_\_\_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

تجھ سے دکھ بانٹنے سے اچھا ہے بند کیسی پاگل سے بانٹ لیں \_\_\_\_\_

بلکل کیونکہ دو پاگل ہی ایک دوسرے کو سمجھ سکتے ہیں \_\_\_\_\_

جارہا ہوں میں گھر \_\_\_\_\_

جا وہ راستہ ہے میری بارات پر نہیں آیا جو روکا گا \_\_\_\_\_

اسے بے اختیار وہ دن یاد آگیا \_\_\_\_\_

زندگی کا سب سے بدترین دن تھا وہ \_\_\_\_\_

فاطمہ میں گھر جارہا ہوں بٹ اشال یہی ہے اچکے پاس \_\_\_\_\_ وہ فاطمہ کے قریب اتا ہوا بولا

جی سر \_\_\_\_\_ اسنے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں لال تھیں \_\_\_\_\_

بے ساختہ اسے اس پر ترس آیا \_\_\_\_\_

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ ایک نظر پاس بیٹھی نور پر ڈالی پھر اشال کو دیکھا مرتضیٰ سے ملا اور باہر چلا

ایا \_\_\_\_\_

اج اتنی تکلیف نہیں ہوئی تھی اسے دیکھ کر \_\_\_\_\_

ہاں آج اسے اسے آنکھیں بھر کر دیکھا بھیی تو نہیں تھانا۔

یہ نگاہیں ہیں تو ہوتی ہیں جو محبوب کا دیدرا کر کے دل پر ستم ڈھاتی ہیں۔

نگاہوں کی حفاظت اس طرح ضروری ہے جس طرح ایمان کی حفاظت ضروری ہے۔

تھوڑی دیر مرتضیٰ وہاں کھڑا رہا اب تو اس کی بھی ٹانگیں جواب دے گئی تھی۔ تین ہی

تو چیر لگی تھی وہاں اور ان تیونوں پر وہ تینوں برجمان تھی۔

اسے تو اپنی بیوی پر حیرانگی تھی جو دوست کے غم میں شوہر کو مڑ کر بھی نہیں دیکھ رہی تھی۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ اس پر دیہان نہیں دے رہی تھی وہ اسے دیکھ رہی تھی لیکن مجبوری کے تحت کچھ نا بولی

اب ازکی شکل سے نظر ارہا تھا کہ وہ تھک گیا ہے۔



فاطمہ میں ارہی ہوں۔۔۔ فاطمہ کی گود میں اپنا پرس رکھتی وہ چیئر سے اٹھی اور اسکے پاس  
ائی

سوری تھک گے ہیں نا اپ؟؟؟؟؟ اسکے قریب اتی ہوئی بولی  
نہیں۔۔۔

اپ گھر چلے جائے سدرہ کو ابھی حوش نہیں آیا۔۔۔

اپ کیا کرے گی؟؟؟؟؟

میں یہی ہوں۔۔۔

اشال نے ان دونوں کو دیکھا یہ منظر بہت جان لیوا تھا

کچھ دیر دیکھ لیے شاید اجائے حوش پھر اکٹھے چلے گے۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

اچھا لیکن اپ تھک جائے گے نا یہاں کھڑے ہو کر۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ اسنے مسکرا کر کہا

اور بس یہاں اشال کی ہمت ختم ہو گئی تھی۔

اسنے زاریاں کو میسج کیا کہ خان بابا کو بھیجے اس کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔

اسان نہیں تھا اپنی محبت کو کیسی اور کے ساتھ ہستے ہوئے دیکھنا۔

بیٹھ جائے جا کر۔۔۔ اسے اپنے پاس کھڑا دیکھ کر مرتضیٰ نے کہا

نہیں کوئی بات نہیں۔۔۔ اسنے اسکی طرف دیکھا

اشال چمیر سے اٹھی اور سامنے دیکھ کر ساکڈ ہو گئی

ایک وارڈ بوئے نور کے پیچھے سے گزر رہا تھا

مرتضیٰ نے نور کو بازوؤں سے پکڑ کر اگے کیا اگر وہ ایسا نا کرتا تو نور اس لڑکے سے ٹچ ہوتی

کیونکہ وہ پیچھے ہو رہی تھی

اور یہ منظر دنیا کا سب سے سخت منظر لگا تھا اشال کو

اندھا ادھی۔۔۔ نور اس لڑکے کی پیٹھ دیکھتی بولی

اسکی کوئی غلطی نہیں ہے نور حیا۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

اسی کی غلطی ہے پتہ بھی یہ لیڈیس کھڑی ہے پھر بھی پاس سے گزر رہا ہے جنگلی۔۔۔

مرتضیٰ بس اسے ہی دیکھتا رہا غلطی کیسی کی نہیں تھی نا نور کی نا ہی اس لڑکے کی۔۔۔

وہ بس خاموش ہو گیا۔۔۔

نور میں گھر جا رہی ہوں طبعیت بہت خراب ہو رہی ہے۔۔۔ اشال ان کے پاس آتی بولی

کیا ہوا زیادہ خراب ہو رہی ہے طبعیت۔۔۔؟؟؟ نور نے پوچھا

ہاں چکرار ہے ہیں۔۔۔ اسنے جھوٹ بولا

مرتضیٰ پہلی نظر میں ہی جان گیا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے وہ بندے کو اسکی چال سے ہی

پہچان جاتا تھا۔۔۔ ویسے ہی نہیں اس نے فوج میں اسکی ترقی ہوئی تھی۔۔۔

کوئی آیا ہے لینے؟؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

جی۔۔۔

یہ پہلی بات تھی جو اس سب وقت میں ان کے درمیان ہوئی تھی

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ وہ کہتی باہر چلی گئی تھی \_\_\_\_\_

جھوٹ بول رہی تھی \_\_\_\_\_ اس کے جامے کے بعد مرتضیٰ نے نور سے کہا

کون؟؟؟؟

جو ابھی گئی ہے \_\_\_\_\_

اپ کو کیسے پتہ۔؟؟؟؟؟

میں بندے کی شکل سے بتا سکتا ہوں کہ یہ کتنا چھوٹ بول رہا ہے اور کتنا سچ \_\_\_\_\_

زیادہ تفسیہتی افسرِ نابنہ وہ بے چاری واقعی تھک گئی تھی \_\_\_\_\_

تو یوں بول کر جاتی ناکی تھک گئی ہوں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی \_\_\_\_\_

اپ چھوڑے \_\_\_\_\_

کچھ دیر وہ خاموشی سے کھڑی رہی تھی اس کے پاس \_\_\_\_\_

اپ تھک جائے گے گھر چلے جائے \_\_\_ نور نے کہا

کیسے جاؤں اپ کو یہاں چھوڑ کر \_\_\_

میں بچی نہیں ہوں جو گم ہو جاؤں گی جائے گھر \_\_\_

میرے لیے اپ بچوں سے کم بھی نہیں ہیں \_\_\_

شرم کریں بیوی کو کون بچہ کہتا ہے۔؟؟؟

نور حیا ابھی میں اس موڈ میں نہیں ورنہ بتاتا \_\_\_

ابھی اپ نیند کے موڈ میں ہیں جائے گھر تھک جائے گے \_\_\_

پھر یہاں اپ رہے لے گی؟؟؟

رہے لوں گی میں فاطمہ کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤ گی \_\_\_

دیکھ لیں \_\_\_

اپکو ہی دیکھ رہی صبح سے \_



گڈ\_\_\_\_\_

جائے یار میں تھک گئی ہو کھڑے ہو کر\_\_\_\_\_ اسکی ٹانگیں درد کی شدد سے جیسے پھٹنے والی تھی

تو کس نے کہا ہے کھڑی ہوئی جائے بیٹھ جائے\_\_\_\_\_

اپ یہاں کھڑے ہیں مجھے اچھا نہیں لگ رہا پلیز گھر جائے اور آرام کریں دن کو وہاں اتنا گھومے ہیں اور اب رات کو یہاں کھڑے رہے گے کیا۔؟؟؟

اچھا میں جا رہا ہوں گھر اپ بیٹھے\_\_\_\_\_

اپ یہاں سے جائے چ

کے تو بیٹھو گی\_\_\_\_\_

اوکے جا رہا ہوں اپنا خیال رکھنا\_\_\_\_\_ اس کا دل نہیں کر رہا اسے ادھر چھوڑ کر جانے کا

لیکن وہ تھک چکا تھا حد سے زیادہ تھکاؤ تھی\_\_\_\_\_

وہ اسکے پاس رہ بھی جاتا تو کوئی فائدہ نہیں تھا\_\_\_\_\_

جائے اللہ حافظ \_\_\_\_\_

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ اس کا دل چاہ کہ ایک مرتبہ اسے اپنے سینے سے لگا کر جائے لیکن موقع اور جگہ دونوں نا مناسب تھے \_\_\_\_\_

وہ فاطمہ کے پاس آیا جو کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے انکھیں موندے ہوئے تھی \_\_\_\_\_  
اسکی انکھوں کے گوشے نم تھے وہ مسلسل رو رہی تھی

فاطمہ میں گھر جا رہا ہوں \_\_\_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

اسکی آواز سن کر وہ کھڑی ہوئی

میں گھر جا رہا ہوں لیکن نورحیاء یہی ہیں آپ کے پاس اگر کیسی چیز کی ضرورت ہوئی تو بلا جھجک مجھے کہہ سکتی ہیں آپ \_\_\_\_\_

جی بھائی \_\_\_\_\_ ایک بار پھر سے وہ رونے لگی تھی \_\_\_\_\_

پریشان نہیں ہو ان شاء اللہ سدرہ ٹھیک ہو جائے گی \_\_\_\_\_ اسے تسلی دی

وہ بس گردن جھکائیں رو رہی تھی

اللہ حافظ \_\_\_ اسنے نور کی طرف دیکھا \_\_\_

کچھ چاہئے تو بتائیں لا دیتا ہوں \_\_\_ یہ اسنے ان دونوں سے پوچھا

نہیں کچھ نہیں چاہئے \_\_\_ نور نے کہا

اہ پتہ نہیں اسے یہاں چھوڑ کر جانے کا دل نہیں کیا \_\_\_

اچھا گھر پہنچ کر بتا دئے گا \_\_\_ نور نے کہا

اسنے اسے دیکھا \_\_\_ مسلسل پانچ سیکنڈ وہ اسے دیکھتا رہا اور پھر مسکرا گیا \_\_\_

اوکے کردوں گا \_\_\_ وہ بولا اور وہاں سے چلا گیا

اگر کچھ دیر اور ٹھیرتا تو پھر مشکل ہو جانا تھا \_\_\_

اشال کو لے آئے ہیں آپ؟؟؟؟؟ زاریان نے خان بابا سے پوچھا

جی لے آیا \_\_\_ ان کی آنکھیں نیند سے بوجھل تھی کہاں وہ رات نو بجے سونے کے عادی اور  
کہاں رات کے بارہ بج کر بیس منٹ

خان بابا اپ کل صدقے کے دو بکرے دے دینا \_\_\_

وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے \_\_\_ کیوں خیریت؟؟

جی اپ دے دینا یہ رقم ہے \_\_\_ وہ انہیں پیسے دیتا بولا

انہوں نے وہ پیسے پکڑے \_\_\_

اپ جائے آرام کریں آج بہت تھک گئے ہیں \_\_\_ اسے ان کا احساس تھا \_\_\_

وہ خاموشی سے باہر نکل گئے \_\_\_

اس نے بیڈ کراون سے ٹیک لگائیں \_\_\_

آنکھیں موندی \_\_\_

نظروں کے سامنے اس کا ہستا ہوا چہرہ لہرایا \_\_\_

جھٹ سے انکھیں کھولی۔۔۔

نا ہی تو وہ اس سے محبت کرتا تھا نا ہی اسے وہ پسند تھی لیکن پھر بھی وہ اسکے ہستے ہوئے  
چہرے کا صدقہ دے رہا تھا۔۔۔

وہ خود اپنے دل کے اس فیصلے سے انجان تھا۔۔۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ آخر کیوں وہ اس کے  
لئے یہ سب کر آیا اور اب کیوں صدقہ دے رہا ہے۔۔۔

میں بس اس لیے یہ سب کر رہا ہوں کیونکہ اسنے اشال کی جان بچائی تھی اور بس میرا اس  
سے کوئی ایسا واسطہ نہیں۔۔۔ وہ آج بھی میرے لئے ایک بے حیا اور کم عقل لڑکی  
یے۔۔۔ مجھے وہ آج بھی بری لگتی ہے جیسے شروع دن میں لگتی تھی۔۔۔

اسنے اپنے دل کو تسلی دی۔۔۔

ایک وہ تھی جو ای سی یو میں زندگی اور موت کے کشمکش میں تھی اور ایک وہ تھا جو اپنے  
دل میں ائے اس عجیب سے احساس کی کشمکش میں خود کو چھوٹی تسلیاں دے رہا تھا۔۔۔

اسنے سر اپنے تکیہ پر رکھا لیکن نیند انکھوں سے بہت دور تھی۔۔۔ یا پھر آج نیند اس سے  
روٹھ گئی تھی۔۔۔



فاطمہ بس کردوں میری جان \_\_\_ اسے مسلسل روتا دیکھ کر نور نے کہا

نور مجھے اج دنیا کی ہر وہ لڑکی جوش قسمت لگ رہی ہے جس کے پاس ایک مرد کا سہارا  
کاش اج میری زندگی میں بھی ایک مرد ہوتا تو کم از کم اج میں اس کے سینے سے لگ کر رو  
تو سکتی نا \_\_\_\_\_

ایس مت بولو میری جان میں ہوں نا تمہارے ساتھ \_\_\_ اسے اپنے سینے سے لگیا اور اسے  
پیار کیا

جانتی ہو تم اور ہر وہ لڑکی خوش قسمت ہے جس کے پاس باپ ہے بھائی ہے شوہر ہے جیسا  
بھی ہے لیکن ہے تو ہے نا بس مرد جیسا بھی شرابی نشائی گنڈا بس ایک لڑکی کی زندگی میں  
ایک مرد ہونا چاہئے مرد ہو لڑکی کی زندگی میں مرد ہو نور مرد لازمی ہو \_\_\_ درد کی شدت  
سے اس کے خلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی

اسکی بات پر نور کا دل کٹ سا گیا تھا \_\_\_

میں ہوں تمہارے پاس اور تم نے مرتضیٰ کو بھائی کہا ہے نا دیکھنا وہ تمہارے لئے خونی رشتے سے تو نہیں لیکن ایک احساس کے رشتے سے ضرور بھائی بنت گے۔۔۔ اسنے بہت مان سے کہا تھا

پہلی بار اس نے اپنی زبان سے اس کا نام لیا تھا  
نور مرد کا رشتہ ایک عورت کے لیے بس خون کا ہوتا احساس والے رشتے عورت مرد سے نہیں بناتی۔۔۔

میں جانتی ہوں لیکن تم یہ مت کہو کہ تمہارے پاس کوئی مرد کا سہارا نہیں ہے۔۔۔  
میرے پاس واقعی کیسی مرد کا سہارا نہیں ہے۔۔۔

لیکن تمہارے پاس اللہ تو ہے نا۔۔۔  
لیکن نور اب اللہ بھی ناراض ہے مجھ سے۔۔۔

تو اللہ کو منانا مشکل تو نہیں ہے نا۔۔۔

وہ خاموش رہی تھی۔۔۔ نور کے کندھے پر سر رکھا۔۔۔

اللہ کو منانا مشکل نہیں ہے اللہ تو بس ایک سچی توبہ سے مان جاتا ہے۔ فاطمہ نے کہا  
بلکل۔۔۔ نور نے کہا

تھوڑی دیر ان کے درمیان خاموشی چھائی رہی۔۔۔

فاطمہ۔۔۔ ایستہ سے پکارا۔۔۔

لیکن وہ کچھ نا بولی۔۔۔

وہ اسکے کندھے پر سر رکھ کر سو گئی تھی۔۔۔

ایک سکون محسوس ہوا تھا اسے۔۔۔ اس لیے سو گئی

مخلص دوست کا ہونا کیسی نعت سے کم نہیں ہے۔۔۔

ہاں اس کے پاس کیسی مرد کا سہارا تو نہیں تھا مگر ایک مخلص دوست کا کندھا ضرور تھا جس

پر سر رکھ کر وہ رو سکتی تھی سکون حاصل کر سکتی تھی۔۔۔

نور اسے ایک اور آواز دینے لگی تھی کہ پرس میں پڑا موبائیل بجا۔۔۔

اس نے موبائیل پرس سے نکالا اور \_\_\_\_\_

نمبر دیکھ کر لب خود بخود ہی مسکراہٹ میں ڈھلے \_\_\_\_\_

اللہ کب اے گا وہ دن جب میں اس کو مکمل بھول جاؤں گی \_\_\_\_\_

انکھوں سے انسو صاف کرتی وہ بولی

انکھوں کے سامنے وہ منظر بار بار لہرا رہا تھا جب اس نے اس کے بازوؤں سے پکڑ کر سائڈ پر کیا تھا۔ پھر اس سے مسکرا کر باتیں کرنا۔

اللہ جی کیوں آخر کیوں نہیں ہوا وہ شخص میرا ایسا کیا تھا اس لڑکی کے پاس جو میرے پاس نہیں تھا۔

آخر کیوں اس کی محبت میرے دل میں ڈالی۔ جب اسے میرے نصیب میں ہی نہیں لکھا تھا۔

اللہ اپ تو ماں سے بھر کر پیار کرنے والے ہیں نا تو پھر کیوں؟؟؟

انسو اس کا چہرہ تر کر چکے تھے۔ وہ اپنے غم میں اللہ سے شکوہ کر رہی تھی۔

وہ اپنے غم میں اللہ سے شکوے کر رہی تھی لیکن وہ نادان احمق لڑکی یہ نہیں جانتی کہ اپنے غم میں اللہ سے صبر مانگا جاتا ہے دعائیں کی جاتی ہیں کہ یا اللہ ہمیں اس امتحان میں کامیاب کرے۔

اللہ جی بس کر دے اس اذیت کو ختم کر دے یا یہ اذیت ختم کر دے یا پھر مجھے ختم کر دے۔

مجھ سے نہیں برداشت ہوتا اسے کیسی اور کے ساتھ دیکھنا۔

اپنے بیڈ پر لیٹی وہ ٹوٹ کر بکھر گئی تھی آج ایک نئی سرے سے وہ بکھر گئی تھی۔

محبوب کو کیسی اور کے ساتھ دیکھنا اور برداشت کرنا یہ سب سے بڑی قربانی ہے۔ اور ایسی قربانی کا صلہ اللہ پاک دیتا ہے اللہ کبھی اپنے بندے کے ساتھ نا انصافی نہیں کرتا۔

اسلام علیکم۔۔۔ نور نے سلام کیا



وعلیکم اسلام کیسی ہیں؟؟؟؟؟

آواز نہیں ارہی اپکی \_\_\_\_\_ ہسپتال میں سینگل نا ہونے کے برابر تھے

اپکی تو اچھی خاصی قرارے دار ارہی ہے \_\_\_\_\_

آواز تو انہیں رہی تھی اسکی اس لئے کال بند کردی \_\_\_\_\_

اور ایک میسج کیا \_\_\_\_\_

ہسپتال میں سینگل نہیں ہوتے نئے شوہر \_\_\_\_\_ میسج لکھا اور وہ چلا گیا \_\_\_\_\_

اچھا تو میری ہونہاری بیوی پھر یہ میسج کہا سے ارہا ہے؟؟؟؟؟

اس کا میسج پڑھ کر وی مسکرائی \_\_\_\_\_

پتا نہیں اپ بتائے سوئے کیوں نہیں؟؟؟؟؟

نیند ہی نہیں ارہی \_\_\_\_\_ دوسری طرف سے جواب آیا \_\_\_\_\_

کیوں نہیں ارہی نیند؟؟؟؟

اچھا سارے کام میرے ہی اپ تو بس نیک شریف مسکین سے بندے ہیں نا؟؟؟؟؟

اس میں کوئی شک ہے؟؟؟

کونسی شک نہیں ہے ڈامے باز آدمی \_\_\_\_\_

بیڈ کراون سے ٹیک لگائے وہ اسکی آخری بات پر مسکرایا \_\_\_\_\_

سدرہ کو حوش آیا؟؟؟؟

نہیں ابھی تک نہیں آیا آپ دعا کریں کہ اجائے \_\_\_\_\_

ان شاء اللہ اجائے گا \_\_\_\_\_

میں نے سنا تھا اللہ سید لوگوں کی دعائیں بہت جلدی سنتا ہے پلیز آپ فاطمہ اور سدرہ دونوں کے لئے دعائیں کریں \_\_\_\_\_

اللہ سب کی دعائیں سنتا ہے پاگل \_\_\_\_\_

آپ کو پتہ ہے آج فاطمہ کی باتیں سن کر مجھے بہت دکھ ہوا \_\_\_\_\_

کیوں؟؟؟

اس کی زندگی میں کوئی مرد نہیں جس کا سہارا ہو وہ بہت روئی اج میں نے کہا ہے کہ اپ کو  
وہ اپنا بھائی ہی سمجھے۔۔۔

بہت اچھا کیا۔۔۔ اس نے لکھا

جی۔۔۔

بھائی بنا دے جس مرضی کا بننا ہے لیکن ترس کھا کر کیسی کو شوہر نا بنانا۔۔۔

فکر نا کریں اب اپکو کوئی شوہر نہیں بنایے گا۔۔۔

اچھا کیوں؟؟؟؟

سو جائے۔۔۔

مجھے جب نیند ائے گی تو سوں گا نا۔۔۔

اس موبائیل کو رکھے ہاتھ سے خود ہی نیند اجائے گی۔۔۔

اسی باتیں نہیں کرتے۔۔۔

میرا ہاتھ درد کر گیا ہے میسج لکھ لکھ کر \_\_\_ اسے ٹائپ کر کے فاطمہ کے کندھے کے قریب جا کر اسے دوسرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ دبایا

بیگم اپ کچھ زیادہ ہی نازک نہیں زراہ سا چلنے سے ٹانگیں درد کر جاتی ہیں دو میسج لکھنے سے ہاتھ درد کر جاتے ہیں \_\_\_

جی میں بہت نازک گلاب کی کلی سی لڑکی ہوں \_\_\_ اسے مزاق میں کہا

بس بس گلاب کی نازک کلی \_\_\_

سیر سلی ایک ہاتھ سے لکھ لکھ کر تھک گئی ہوں \_\_\_

اسے کبھی نہیں اتنی لمبی گفتگو کی تھی میسج پر

کیوں دوسرا ہاتھ کہاں ہے؟؟؟؟

فاطمہ کے پاس \_\_\_

کیا مطلب؟؟؟؟؟ اسے سمجھ نہیں آیا

وہ سوئی ہوئی ہے \_\_\_



تو اسے اپنے ہاتھ کا کیا تعلق؟؟؟

وہ میرے کندھے پر سر رکھ کر سوئی ہوئی ہے۔

اچھا سہی۔

سو جائے تھک گے ہو گے صبح سے جاگ رہے ہیں۔ نور کو اس کی نیند کی کچھ زیادہ فکر ہو رہی تھی آج

مجھے نیند آئی گی تو سوں گا نا۔

نیند کی گولیاں کھالیں آجائے گی۔

اتنی بھی کوئی مجبوری نہیں ہے۔

انکل انٹی سو گے کیا؟؟؟

وہ تو خواب نگر بھی پہنچ گے ہیں۔

اچھا اب بھی جائے۔

میں آپکے ساتھ جاؤں گا۔

اسکی بات سن کر نور مسکرائی۔

فالتو آدمی۔ اسنے لکھا اور مسکرائی۔

دومنٹ گزرے تھے لیکن اس کا سیپائی نہیں آیا۔ اسنے میسج سین کر لیا تھا لیکن جواب نہیں دیا۔

کہاں گے کہی خواب نگر تو نہیں پہنچ گے؟؟؟ نور نے لکھا

دومنٹ بعد اس کا جواب آیا

اذان ہو رہی تھی۔۔۔ سیپائی آیا

وہ حیران ہوئی۔۔۔ کس وقت کی اذان۔۔۔؟؟؟

فجر کی۔

اوہ اللہ ہم نے اتنی باتیں کی؟؟؟؟؟

جی اتنی ہی باتیں کی\_\_\_\_\_

اسنے ٹائم دیکھا جو چار بج رہے تھے\_\_\_\_\_

پہلا میسیج اسنے دونج کر دس منٹ میں کیا تھا اور اس کے بعد کیسے باتوں میں وقت گزرا اسے معلوم ہی نہیں ہوا\_\_\_\_\_

یہ اس کی زندگی کی پہلی اتنی لمبی گفتگو موبائیل پر ہوئی تھی\_\_\_\_\_

اسنے چیٹ اوپر سے نیچے کی\_\_\_\_\_ ایک لمبی لائن تھی میسیجز کی کچھ یہاں سے گے تھے تو کچھ وہاں سے ائے تھے\_\_\_\_\_

کیا ہوا؟؟؟؟ اس کا ریپلائی ناپاکر مرتضیٰ نے پوچھا

حیران ہو اتنی زیادہ باتیں کون کرتا ہے\_\_\_\_\_؟؟؟؟

ان باتوں میں زیادہ تر تو اپ مجھ سے لڑی ہیں\_\_\_\_\_

جو بھی ہے میں واقعی پریشان ہوں\_\_\_\_\_

میڈم یہاں لوگ دس دس گھنٹے اپنے شوہروں سے باتیں کرتی ہیں اور اپ صرف دو گھنٹے کی گفتگو پر حیران ہیں کمال کرتی ہیں یا اپ بھی \_\_\_\_\_

اچھا جو بھی ہے اب جائے نماز پڑھ ائے \_\_\_\_\_

ہیمم جارہا ہوں \_\_\_\_\_

نماز وغیرہ پڑھ کر سو جانا \_\_\_\_\_

اچھا اپ کو کب لینے اوں؟؟؟؟

جب تک سدرہ کو حوش نہیں اتا تب تک نا ائے \_\_\_\_\_

اللہ کرے اسے جلد از جلد حوش اجائے \_\_\_\_\_ اسنے لکھا

امیین اب اللہ حافظ \_\_\_\_\_

اسے اللہ حافظ نہیں بولتے میسیجز پر شوہر کو \_\_\_\_\_

تو پھر کیسے بولتے ہیں \_\_\_\_\_

مجھے کیا پتا اتنا تو پتا ہونا چاہئے نا \_\_\_\_\_

اب زیادہ فری نا ہو جائے نماز پڑھنے \_\_\_\_\_

اپے میں سیکھا تا ہوں کیسے بولتے ہیں شوہر کو اللہ حافظ \_\_\_\_\_

سیکھایے \_\_\_\_\_

اللہ حافظ جان من ٹیک کتیر مس یو لو یو \_\_\_\_\_ ایسے بولتے ہیں \_\_\_\_\_

اس کا میسج پڑھ کر وہ مسکرائی \_\_\_\_\_ یہ بات اور تھی کہ ان دو گھنٹوں میں جتنا وہ مسکرا چکی تھی  
اتنا ساری زندگی نہیں مسکرائی تھی وہ \_\_\_\_\_

اچھا اور اب اس کے سکرین شارٹ لے کر ابھی انکل کو سینڈ کرتے ہوں وہ پھر زیادہ اچھے  
سے بتائیں گے کہ کیسے کرتے ہیں اللہ حافظ \_\_\_\_\_

کردے \_\_\_\_\_ اس کا میسج آیا \_\_\_\_\_

کردوں پکا؟؟؟؟

جی پکا \_\_\_\_\_



اپکی طرح بے شرم نہیں جائے مسجد اللہ ہدایت دے نئے شوہر کو۔۔۔ اب اتی بھی پاگل نہیں تھی وہ

امین اللہ حافظ۔۔۔

اللہ ہی حافظ ہے اپکا۔۔۔ اسنے لکھا۔۔۔  
وہ میسیج سین ہوا اور وہ افلاں ہو گیا تھا۔۔۔

اسنے ایک بار پھر ساری چیٹ دیکھی۔۔۔

یہ اس کی زندگی کی سب سے خوبصورت یاد تھی۔۔۔

ان سب میسیجز کو اسنے اپنے پاس محفوظ کر لیا تھا۔۔۔

موبائیل واپس پرس میں رکھا۔۔۔

فاطمہ۔۔۔ اسنے فاطمہ کو پکارا

ہیممم۔۔۔

جاگ رہی ہو؟؟؟؟؟

میں سوئی کب تھی؟؟؟؟؟ وہ اس کے کندھے سے سر اٹھاتی بولی

تم سوئی نہیں تھی کیا؟؟؟؟؟

میری بہن زندگی موت کی جنگ لڑ رہی ہے اور تمہیں لگتا ہے کہ میں یہاں سکون کی نیند  
سو گئی۔

تم بول کچھ نہیں رہی تھی اس لئے کہا۔

نور میں نے اس خاموشی میں اللہ سے بہت دعائیں کی ہیں دعا کروں اللہ وہ قبول  
کر لے۔

ان شاء اللہ نماز پڑھ لو میں یہی ہوں پھر جب تم اوں گی تو میں پڑھ لوں گی۔

اذان ہو گئی ہے؟؟؟؟؟

ہاں کب کی۔

تمہیں کیسے پتا؟؟؟؟؟ فاطمہ نے پوچھا

اب اسے کیا بتاتی کہ دز میل دور بیٹھے اسکے شوہر نے اسے بتایا ہے اذان ہو گئی ہے۔

ٹائم سے پتا چل جاتا ہے نا۔

اچھا۔۔۔ فاطمہ کا یہ اچھا کوئی عام لہجے میں کہا اچھا نہیں تھا

نور نے اسے دیکھا۔۔۔ اور نظریں جھکائی

مت پریشان ہو تم لوگوں کے بس دو ہی میسج پڑھے ہیں جس میں سوائے تمہارے پھیلائے

گے پھڈے کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔۔۔

اچھی بات ہے۔۔۔

جاو تم پہلے نماز پڑھ اوں میں بعد میں پڑھو گی۔۔۔ فاطمہ نے کہا

اچھا یہ میرا پرس پاس رکھو۔۔۔

پہلے بھی میرے پاس ہی تھا۔۔۔

وہ مسکرائی۔۔۔

اور پرے روم میں نماز پڑھنے چلی گئی تھی۔

وہ جاگ رہا تھا جب الارم بجا تھا۔

اسنے الارم بند کیا۔

اب تو حوش میں آگئی ہوگی نا۔؟؟؟خود سے پوچھا

پھر فاطمہ کا نمبر ڈائل کیا۔

اس پر حرام تھا کہ آج وہ پوری رات سویا ہو۔

اسلام علیکم فاطمہ کیسی ہیں ؟؟؟؟؟

وعلیکم اسلام سر ٹھیک ہوں۔

اپکی بہن کو حوش آیا۔؟؟؟؟؟

نہیں سر۔۔۔دل بو جھل ہوا

اس نے آنکھیں بند کی۔

دل ٹوٹ گیا ایک طویل اس ختم ہو گئی تھی۔

اوکے پریشان نہیں ہونا اللہ بہتر کرے گا۔ یہ اسے تسلی دی تھی یا خود کو اسے سمجھ  
نیں آیا۔

اتنی دیر ہو گئی ہے اب تو حوش میں اجانا چاہئے اتنا کون بے حوش ہوتا ہے؟؟؟

وہ اسے بول رہا تھا جیسے وہ سوئے ہو اور اٹھنا نہیں ہو۔

ہسپتال میں بیٹھی فاطمہ حیران تھی کہ اس وقت اسے اسے کال کی صرف یہ پوچھنے کے سدرہ  
حوش میں اپنی کہ نہیں۔

کیا محبت واقعی محبوب کے دل میں ایک احساس ڈال دیتی ہے۔

کیا اسکی بہن کی محبت واقعی اتنی گہری ہے کہ اس کا محبوب بھی اب اسے محسوس کرنے لگا  
ہے۔؟؟؟

لیکن کیا فائدہ ایسے محبت کا جو انسان کو ہسپتال تک پہنچا دے۔



اور پھر ساری وفائیں جفائیں اسی دنیا میں ہی رہے جائی گی جب قبر پر مٹی ڈالی جائے گی۔

\*\*

فجر کی نماز مسجد میں پڑھ کر وہ واپس اپنے کمرے میں آیا۔

خالی کمرہ دیکھ کر بے اختیار اسے وہ یاد آگئی تھی۔

جب بھی فجر کی نماز پڑھ کر اتا تو وہ یا تو نماز پڑھ رہی ہوتی تھی یا پھر قرآن پاک۔

مگر آج اس کی غیر موجودگی اس کے دل کو بہت محسوس ہو رہی تھی۔

ایک عادت سی ہوگی تھی اسکی اسکی باتوں کی اس کی عادتوں کی۔ اب گزرا مشکل تھا اسکے بنا۔

وہ تو اس وقت کو سوچ رہا تھا جب وہ واپس جائے گا کیسے وہاں رہے گا؟؟؟

چند گھنٹوں کی دوری برداشت کرنا اتنا مشکل تھا اور کہاں مہینوں کی دوری؟؟؟

ایک افسردہ سی نگاہ کمرے میں ڈالی پھر بیڈ کو دیکھا جہاں وہ سوتی تھی۔

پھر وہ صوفہ دیکھا جہاں نماز پڑھ کر وہ تہ شدہ جائے نماز رکھتی تھی۔

اور وہ مسجد سے اکر بغیر اسے کچھ کہے واپس اسی الماری میں رکھ دیتا تھا

یہ بھی ایک معمول سا بن گیا تھا روزانہ کا

اج تو وہ صوفہ خالی تھا۔ کوئی جائے نماز نہیں تھی اس پر۔

اسکے بغیر نیند تو انی نہیں تھی اسی لیے اپنا لیپ ٹاپ لے کر وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

بے ساختہ اسکی نظر کھڑکی پر پڑی جہں پردے نیچے تھے اور روشنی میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے۔

بے اختیار لبوں میں مسکراہٹ بکھری۔ وہ نماز پڑھ کر جائے نماز صوفے پر رکھ کر سب سے پہلے کھڑکی سے پردے ہٹاتی تھی۔

گود میں رکھا لیپ ٹاپ اٹھا کر بیڈ پر رکھا اور اٹھ کر کھڑکی سے پردے ہٹائی اور کھڑکیاں کھول دی۔

صبح کی تازہ ہوا چہرے کو کو ایک خوشگوار احساس دلا رہی تھی۔

ایک لمبی سی سانس چارچ کی۔

اور واپس سے بیڈ پر اکر بیٹھا۔ اور لیپ ٹاپ اٹھا کر گود میں رکھا۔

اس کے بغیر کام کرنے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا۔

مرتضیٰ صاحب عادت ڈالے اب کچھ ہی دن رہے گے اسی طرح کی گزارنی ہے اب زندگی۔ خود سے کہا

بس برے سے دل کے ساتھ ہی اسنے کام کیا۔

یہ پہلی بار تھا جب وہ بے غیر توجہ کے کام کر رہا تھا۔

بظاہر تو وہ لیپ ٹاپ میں کام کر رہا تھا لیکن اس کا دماغ بس اسی میں ہی تھا۔

یا اللہ جی میں جانتی ہوں میں اپکی بہت گناہگار ہوں بہت نافرمان ہوں اپکی لیکن جیسی بھی ہوں بندی تو اپکی ہی ہوں۔

اللہ جی میری بہن کو شفا دیں اسے ٹھیک کر دے میرے مالک----میری بہن میری جان ہے اللہ جی اسے صحت والی زندگی عطا کر----ایک ایسی زندگی جس میں کوئی غم نا ہو کوئی رنجش نا ہو----کوئی زاریان نا ہو----یا اللہ میری بہن کو ایک ایسی زندگی دے جس میں اس کا دل صرف اچکے ساتھ لگے----ایک ایسا دل دے جس میں اچکے خیال کے سوا کیسی کا خیال نا ائے\_\_\_\_

دعائیں مانگتی وہ اب سجدے میں اللہ سے مانگ رہی تھی\_\_\_\_

اسے ابھی تک حوش نہیں آیا تھا چوبیس گھنٹوں میں سے انیس گھنٹے ہو گئے تھے\_\_\_\_

ڈاکٹرز کے مطابق اگر اسے حوش آیا تو ان پانچ گھنٹوں میں اجائے گا ورنہ کچھ کہ نہیں سکتے\_\_\_\_

.....

بھائی اپ سے ایک بات کرنی تھی\_\_\_\_ ناشتہ کر کے وہ کرسی سے اٹھ رہا تھا جب اشال نے کہا

ہیمم کہو۔۔۔ وہ کھڑے کھڑے ہی بولا

بھائی نورین انٹی نے آپکے لئے ایک لڑکی بتائیں ہے۔۔۔

اچھا۔۔۔ وہ بولا

میری اس لڑکی کی والدہ سے بات ہوئی ہے اس ویک اینڈ میں اور نورین انٹی جائے گی ان کے گھر۔۔۔

لڑکی کیسی ہے؟؟؟؟ یہ پہلی بار تھا جب اسنے یہ سوال کیا

اچھی ہے جیسے اپنے کہا تھا ویسے ہی پردے دار اور پٹھان ہے لیکن ایک بات ہے کہ اس نے صرف میٹرک کیا ہے ان کے ہاں اگے پڑھنے کی لڑکی کو اجازت نہیں۔۔۔ اسنے بتایا

ہاں کر دینا۔۔۔ وہ بولا اور ٹیبل سے اپنا موبائیل اور گاڑی کی چابی اٹھائی

اشال حیران ہوئی آخر اتنی جلدی وہ مان کیسے گیا؟؟؟

یقین نہیں ا رہا تھا۔۔۔

فورا سے اس نے نورین بیگم کو یہ خوشخبری سنائیں تھی۔۔۔



اور ویک اینڈ میں انکی طرف جانا کا پروگرام ڈن کیا تھا۔

اس نے ابھی پہلے خان بابا کے ساتھ ہسپتال سدرہ کو دیکھنے جانا تھا اور پھر وہاں سے افسس جانا تھا۔

اج وہ بہت خوش تھی آخر اس کا بھائی مان گیا تھا۔

بہت خوشی خوشی وہ تیار ہوئی تھی۔

نماز پڑھ کر وہ پرے روم سے باہر ایک اس سے انی تھی کہ شاید اللہ نے دعائیں سن لی ہو۔

ڈاکٹر اے کوئی؟؟؟؟ اسنے اتے ساتھ ہی نور سے پوچھا

نہیں ابھی تک کوئی ڈاکٹر نہیں انی باہر۔ اسنے بتایا

ساری اس ٹوٹ گئی تھی۔

وہ واپس چئیر پر بیٹھی۔

ابھی امتحان باقی تھا یعنی ابھی مزید آزمائش سے گزرنا تھا۔

ہمت کرو فاطمہ ان شاء اللہ سب بہتر ہوگا۔

کب ہوگا سب بہتر تھک گئی ہوں اس لگا لگا کر۔ وہ روتے ہوئے بولی

اللہ سے ناامید نہیں ہوتے۔ نور نے کہا

نور تھک گئی ہوں میں انتظار کر کر کے۔ وہ نور کے گلے لگتی بولی

وہ خاموشی سے بس اسے دلا سے دیتی رہی۔

تھوری دیر گزری تھی جب اشال ائی۔

کیا ابھی تک حوش نہیں آیا؟؟؟؟ وہ حیران ہوئی تھی اب تک تو اجانا چاہئے تھا

نہیں۔ فاطمہ کے بجایے نور نے کہا

ڈاکٹرز نے کیا کہا ہے؟؟

کچھ بھی نہیں کہا ابھی تک۔ نور نے بتایا

وہ افسردگی سے وہاں لگی چیئر پر بیٹھی۔

فاطمہ میں ایک کال کر کے اربن ہوں۔ ہسپتال کے اندر سنگنز نہیں تھے

وہ اٹھی اور باہر نکل آئی۔

مرتضیٰ کا نمبر ملا۔

دو بیلز کے بعد اسے اٹھا لیا تھا فون۔

اسلام علیکم کیسے ہیں آپ؟؟؟ نور نے پوچھا

وعلیکم اسلام ٹھیک یوں اب بتائیں سدرہ کو حوش۔؟؟؟

نہیں آیا ابھی تک حوش۔ وہ افسردگی سے بولی

چلے آجائے گا ان شاء اللہ۔

اللہ کرے۔

آپ نے گھر کب آنا ہے؟؟؟ وہ اصل بات پر آیا

کیسے اجاؤں ابھی فاطمہ اکیلی ہے اور بہت پریشان ہے۔۔۔

اچھا۔۔۔

تھوری دیر وہ خاموش رہے۔۔۔

کچھ کھایا اپنے؟؟؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

نہیں۔۔۔

تو کب کھائے گی۔۔۔؟؟؟؟

پتا نہیں دل ہی نہیں چاہ رہا۔۔۔

ایسے نہیں کرے خود بھی کھائے اور اپنی دوست کو بھی کھلائیں۔۔۔

اچھا۔۔۔

میں کچھ دیر بعد جب کال کروں تو اپنے کچھ کھایا ہو۔۔۔

اوکے میں نے اپکا دماغ کھالیا ہے۔۔۔

وہ تو خیر اپکی پسندیدہ غذا ہے۔

اچھا اللہ حافظ۔

اوکے اللہ حافظ۔

اس نے کال بند کی اور اندر چلی آئی

نور اجائے میں اپنے ہاتھوں سے آپکے لیے ناشتہ بنا کر لائی ہوں۔ اشال نے کہا

بہت شکریہ اچھا۔ وہ مسکرائی۔

کھانے کو دیکھ کر بھوک بہت تیز لگ گئی تھی

میں نے نہیں کھانا فاطمہ نے کہا۔ نور نے اسے سلائس پکڑایا

کیسے نہیں کھانا چلو جلدی سے کھاؤ۔ وہ اسکے منہ کے قریب کرتی بولی

نور میں جب تک کچھ نہیں کھاوگی جب تک اپی حوش میں نہیں آتی۔

اچھا مت کھانا لیکن ابھی کھاؤ۔ اشال نے کہا



کھا لو میری جان\_\_\_ نور پیار سے بولی

اسنے وہ سلائس نور کے ہاتھ سے لیا

کھاو\_\_\_ نور نے کہا

وہ ہاتھ میں لے کر بیٹھی ہوئی تھی جب نور نے کہا

بہت مشکل سے خلق سے وہ نیچے اترا تھا

اپ بھی لے نا\_\_\_ نور نے اشال سے کہا

نہیں میں کھا کر آئی ہوں اپ کھایے\_\_\_ اسنے مسکرا کر کہا\_\_\_

تھوری دیر ان کے درمیان خاموشی رہی\_\_\_

نور باہر سنگنز سہی ارہے ہیں؟؟؟ اشال نے پوچھا

جی سہی ہیں\_\_\_

اوکے میں بھابی کو کال کر کے آئی\_\_\_

زاریان کے ذکر پر فاطمہ نے اسے دیکھا۔

زہر لگنے لگا تھا اب وہ شخص اسے۔

وہ اٹھ کر باہر آئی اور زاریان کو کال کی

اسلام علیکم بھائی۔

وعلیکم اسلام۔

بھائی میں تھوڑا لیٹ اوں گی اب خان بابا سے کہے کہ وہ چلے جائے۔

خان بابا باہر ہی گاڑی میں اس کا ویٹ کر رہے تھے

کیوں؟؟؟؟

بھائی سدرہ کو ابھی حوش نہیں آیا۔

کیوں نہیں آیا ابھی تک حوش انیس گھنٹے بینتالیس منٹ ہو گے ہیں ایسی کونسی لمبی بے حوشی

میں چلی گئی ہے وہ۔۔۔ وہ جزابات میں کیا بول گیا اسے معلوم ہی نہیں ہوا

اس کا بھائی کہتا تھا کہ وہ لڑکی اسے بری لگتی ہے وہ اسے محبت نہیں کرتا مگر وہ کب سے اس دنیا سے بے خبر بے حوش ہے وہ وقت اسے منٹوں کے حساب سے یاد تھا۔

بھائی یہ تو اللہ کی مرضی نا۔۔۔ اشال نے کہا

جب تک وہ بے حوش ہے تم وہی رہنا جیسے ہی حوش میں آئی مجھے انفارم کر دینا اللہ حافظ۔۔۔ وہ کہتا کال بند کر گیا

وہ اس وقت جذبات کی آخری حدیں چھو رہا تھا۔۔۔ ایک حد ہوتی ہے بے حوش ہونے کی بھی اور یہ لڑکی وہ حد بھی پار کر گئی ہے۔۔۔

وہ خود سے بولا

اسے یاد تھا اشال کے وقت بھی اسنے یہی کہا تھا کہ چوبیس گھنٹے تک حوش اجائے گا مگر اشال کو چوبیس گھنٹوں سے پہلے ہی اگیا تھا۔۔۔

وہ کام میں معصروف تھا جب موبائیل۔ میں صائم کی کال آئی۔۔۔

اسنے کال اٹھائی

اسلام علیکم \_\_\_ صائم نے کہا

وعلیکم اسلام کیا حال ہے ؟؟؟؟

اللہ کا شکر ہے تم سناؤں \_\_\_

وہ کیا سناتا کل رات سے ہی اسکے حال بہت خراب تھے \_\_\_

الحمد للہ \_\_\_

نور کہاں ہے کال نہیں اٹھا رہی \_\_\_ ؟؟؟؟ صائم نے پوچھا

ہسپتال میں ہے \_\_\_

کیوں خیریت ؟؟؟

ہاں اسکی دوست کی بہن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے ادھر ہے \_\_\_

اچھا کونسی دوست ہے ؟؟؟

فاطمہ

اچھا چلو جب وہ ائے تو اسے بتانا کہ میں کال کر رہا تھا

اچھا سہی خیریت ہے مناسب؟؟؟؟

ہاں یار بس امی نے بات کرنی تھی اسے

اوکے میں کہ دوں گا

ٹھیک ہے اللہ حافظ

اوکے اللہ حافظ اسنے مسکرا کر کہا اور فون بند کیا

ایک بار پھر سے وہ یاد آگئی تھی

بس اب برداشت ختم ہوگی تھی۔ وہ اٹھا گاڑی کی چابی اٹھائی اور نیچے آیا

کیا ہوا؟؟؟؟ حیا نے صائم سے پوچھا



کچھ نہیں۔۔۔

تو پھر نور سے بات کیوں نہیں ہوئی۔۔۔

وہ ہسپتال ہے۔۔۔ صائم نے کہا

اپنی کار سے کھلتے ازلان ایک دم نظریں اٹھا کر حیرانی سے اسے دیکھا

نور کیا ہوا نور کو؟؟؟ حیا نے فکر مندی سے پوچھا

اسے کچھ نہیں ہوا اسکی دوست کی بہن کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔۔ صائم نے کہا

حیرانی سے باپ کو دیکھتے ازلان نے اس کی بات سن کر واپس سے اپنی کار کے ساتھ  
معصروف ہو گیا

کونسی دوست کی بہن؟؟؟

فاطمہ کی۔۔۔

وہی جو نور کے ولیمے والے دن جس کو ہم نے گھر ڈراپ کیا تھا۔۔۔ اسنے کہا

ہاں وہی \_\_\_\_\_

اسکی بہن کا نام تو سدرہ ہے نا \_\_\_\_\_؟؟؟

پتا نہیں میں نہیں جانتا \_\_\_\_\_

کیسے ہوا ایکسڈنٹ؟؟؟؟؟

مجھے کیا پتا \_\_\_\_\_

ماما تش دا اشدنت ہو دیا؟؟؟؟؟ کار بیڈ پر چلاتے اذلان نے پوچھا

اپ نہیں جانتے \_\_\_\_\_ حیا نے کہا

اپ بتاؤ میں شب تو جانتا ہو \_\_\_\_\_ اس کی گود میں اکر بیٹھا

وہی جس نے پھوپھو کی شادی پر اپسے چاکلیٹ لی تھی \_\_\_\_\_

نور کے ولیمے والے دن سدرہ نے اذلان کو تنگ کرنے کے لئے اس سے چاکلیٹ کھینچی پھر

خوب سارا تنگ کرنے کے بعد واپس کی اور اپنے پرس سے ایک اور چاکلیٹ نکال کر

دی \_\_\_\_\_

اتھا وہ انتی دو میالا دماغ کھڑاب کل لی تھی جرور انہوں نے تیفیک لوز نہیں فولو تے  
ہوگے (اچھا وہ انٹی جو میرا دماغ خراب کر رہی تھی ضرور انہوں نے ٹریفیک رولز فولو نہیں  
کئے ہوگے)

حیا اور صائم اسکی بات سن کر مسکرا گے۔

انٹی کہا ہے وہ چھوٹی سی تو ہے۔ حیا نے کہا

توبہ کرو اذلان بیٹا پاکستان کی سب لڑکیاں اٹھارہ سال کی تھی اٹھارہ سال کی ہیں اور اٹھارہ  
سال کی ہی رہے

صائم نے کہا۔

اب ایسا بھی نہیں کہا یہی کوئی چپیس چھپیس سال کی ہے انٹی کہاں سے بن گئی۔ حیا کو  
برا لگا

اچھا جب لڑکا پچیس چھپیس سال کا ہو تو مرد بن جاتا ہے تو پھر تم لڑکیاں کیوں نہیں عورت  
بنتی ہاں؟؟؟؟ صائم نے پوچھا

مجھے نہیں پتا مجھے تو اس پیچاری کی ٹینشن ہو رہی ہے نا باپ ہے نا بھائی ہے کیا کر رہی ہو گی  
اکیلی۔۔۔

صائم نے اسے دیکھا جس میں خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔۔۔

صائم ہمیں جانا چاہے اسے دیکھنے اخر نور کی دوست ہے اور فاطمہ نے بہت مدد کی تھی نور کی  
شادی کی تیاریوں میں۔۔۔

صائم اب بھی خاموش رہا۔۔۔

اما میں بی داؤں دا۔۔۔ صائم کچھ بولے نا بولے اذلان پہلے بول چکا تھا

ہاں تم تو سب سے پہلے ہونا۔۔۔ حیا نے جل کر کہا

جس سے بات کر رہی تھی وہ تو جواب دے نہیں رہا تھا بیٹا پہلے تیار ہے۔۔۔

صائم میں جاؤں گی یار۔۔۔ اب کی بار اسنے زور سے کہا

اچھا چلی جانا۔۔۔

کس کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔؟؟؟ حیا نے پوچھا صائم کا تو کوئی ارادہ نہیں لگ رہا تھا

اما میں شات داو دا۔ اپنے سینے میں ہاتھ رکھتا وہ بولا

بس ایک دفعہ میرا بیٹا برا ہو جائے پھر ایسے اجازت بھی کون لے گا؟؟؟؟ حیا نے صائم سے کہا

اما میں ابی بی بلا ہوں۔

ہاں تم تم تو مجھ سے بھی بڑے ہو۔ صائم نے کہا

مر تفضی بیٹا کہاں جارہے ہو؟؟ نورین بیگم نے پوچھا

نور حیا کو لینے جارہا ہوں۔

سدرہ کو حوش آگیا ہے؟؟؟؟

نہیں اما۔

تو پھر مت جاو وہ ابھی کہاں آئی گی۔



اما بس کل شام سے وہ وہاں پر ہے۔۔۔

مرد کے بچے بنو اب تمہارے لئے وہ دوست رشتے داروں کے ہاں نہیں جائے گیا  
کیا؟؟؟؟؟ یہ حیات صاحب تھے جو بیٹے کی جلد بازی میں تپ کر بولے

مرد کا بچہ تھا جو رات سے برداشت کر رہا تھا۔۔۔ وہ واپس ان کے پاس صوفے پر بیٹھتا بولا  
پہلے اسے کال کر کے پوچھو کہ وہ انا چاہتی ہے کہ نہیں پھر جاؤں۔۔۔ حیات صاحب نے  
کہا

کی تھی کال نہیں ارہی۔۔۔

مجنوں نا بنو اجائے گی اور ویسے بھی اس وقت کیا کرو گے جب تم واپس جاؤ گے؟؟؟؟؟ حیات  
صاحب نے کہا

اس وقت صبر اجائے گا۔۔۔

ابھی بھی صبر اجائے گا۔۔۔ نورین بیگم نے کہا

وہ انہیں دیکھ کر مسکرایا۔۔۔ جیسے کہ رہا ہو کہ نہیں ارہا۔۔۔

وہ بیٹے کو دیکھ کر مسکرائی۔

پھر حیات صاحب کو دیکھا جو چائے پی رہے تھے لیکن دیکھ اپنے ساتھ بیٹھے مرتضیٰ کو رہے تھے

چائے پیو گے۔؟؟؟ حیات صاحب نے ہو چھا

اگر آپ پلائیں گے تو پی لوں گا۔

اچھا اٹھو اور بناؤں اپنے لئے چائے ساتھ میرے لئے بھی ایک کپ اور بنا دینا۔ انہوں نے اس کا دل بھلانا چاہ

میں جس دن کچن میں جاؤ وہ دن کبھی نہیں آئے گا۔

خود ہی جاؤں گے دیکھنا۔ حیات صاحب نے کہا

میں لاتی ہوں چائے تمہیں کیا ضرورت کچن میں جانے کی تمہاری ماں زندہ ہے ابھی۔ وہ کہتی کچن میں گئی

دیکھ لویہ لاڈ صرف مائیں اٹھاتی ہیں بیویاں نہیں۔ انہوں نے مسکرا کر کہا

بیوی کا ہر لاڈ مانے والا بھی نہیں ہوتا ڈیڈ۔۔۔

جس طرح تم مجنو بنے ہو نا عنقریب تمہاری صبح شام بھی کچن میں گزرے گی۔۔۔

ایم پوسٹیل۔۔۔ اس نے گردن نفی میں ہلائی

دیکھتے ہیں میں بھی بہت کہتا تھا ماشاء اللہ شادی کے تیسرے دن ہی چائے بنا نا سیکھا تھا۔۔۔

سیر سلی ڈیڈ اپ نے بھی کچن کا کام کیا ہے۔۔۔؟؟؟؟ وہ حیران ہوا

جب تمہاری ماں بیمار ہوتی تھی تو میں ہی تمہارا کھانا پیلانا کرتا تھا اب دوسری بیوی تو تھی نہیں اور نا ہی تمہاری ماں نوکروں سے تمہارا کام کرواتا تھی۔۔۔

تو ڈیڈ اپ بھی کہ نا کہ ایک وقت میں اپ بھی مجنوں تھے۔۔۔ وہ ہستا ہوا بولا

بیٹا اولاد بہت کچھ بنا دیتی ہے۔۔۔ انہوں نے کہا

ہائے ایک دفعہ اولاد ایے تو سہی بس۔۔۔ اسنے دل میں سوچا

اما میں کیا سن رہا ہوں کہ اپ ڈیڈ سے گھر کی صفائی کرواتا تھی جب ناراض ہوتی تھی۔۔۔ وہ نورین بیگم کے ہاتھ سے چائے لیتا بولا

توبہ حیات صاحب آج تک اچکو اٹھ کر پانی تک نہیں پینے دیا اور اپ میرے بیٹے سے یہ بول رہے ہیں۔۔۔ وہ تو سرلیں ہی مان گئی

ارے بیگم تمہیں پتا نہیں ہے یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔

میرا بیٹا جھوٹ کیوں بولے گا ضرور اپنے کچھ کہا ہوگا۔۔۔ وہ تو مان ہی نہیں سکتی تھی کہ ان کا بیٹا ایسے کام سر انجام دیتا ہے

وہ مسکرا رہا۔۔۔ وہ جب ڈیوٹی پر ہوتا تو سب سے زیادہ یہی نوک جھوک ہی اسے یاد آتی تھی

ارے ماما مزاق کر رہا تھا یار۔۔۔ وہ انہیں اپنے ساتھ لگاتا بولا

بہت خراب ہو تم مرتضیٰ۔۔۔ نورین بیگم نے کہا

یہ اور بھی بہت کچھ ہے صرف تمہیں ہی یہ معصوم لگتا ہے۔۔۔ حیات صاحب نے کہا

وہ مسکرایا۔۔۔

بظاہر تو وہ ان کے ساتھ تھا مگر دل تو ابھی بھی اسے ہی یاد کر رہا تھا۔۔۔

سر فاطمہ میم کی سسٹر کیسی ہیں اب؟؟؟؟ امجد نے زاریان سے پوچھا

بیمیمم\_\_\_ فائل سے سراٹھا کر زاریان نے اسے دیکھا

نہیں ٹھیک\_\_\_ واپس فائل میں معصوف ہوا

امجد جاموشی سے باہر چلا گیا\_\_\_

اب تو فائل سے بھی دل اچاٹ ہو گیا تھا اس کے ذکر پر اس نے فائل بند کر دی\_\_\_

موبائل پر ٹائم دیکھا\_\_\_

دن کے دو بجنے والے تھے\_\_\_

یعنی جو بیس گھنٹے ہونے والے تھے لیکن اشال کی کوئی کال نہیں آئی

یا اللہ کیوں یہ لڑکی دل و دماغ میں سوار ہو گئی ہے\_\_\_؟؟؟؟؟

سب چیزوں سے یک دم دل اچاٹ ہو گیا تھا\_\_\_

وہ اسے محبت نہیں کرتا تھا لیکن پھر بھی وہ اس کے دل میں بہت سوار ہو چکی تھی\_\_\_



کرسی کی پشت سے ٹیک لگائیں \_\_\_ انکھیں موندی \_\_\_

وہی ہستا ہوا چہرہ \_\_\_ سفید چمکتے دانت \_\_\_

اسنے جھٹ سے انکھیں کھولی \_\_\_

کیا مصیبت ہے یہ لڑکی \_\_\_ وہ تنگ ہوا \_\_\_

جب سے وہ ہسپتال میں تھی سکون اسے بھی نصیب نہیں ہوا تھا \_\_\_

ٹائم دیکھا \_\_\_

دو بج کر دس منٹ ہو گئے تھے \_\_\_

یعنی چوبیس گھنٹے ہو گئے تھے \_\_\_ تو اشال کی کال کیوں نہیں آئی؟؟؟؟

وہ بھول گئی ہوگی میں خود کر دیتا ہوں \_\_\_

اسنے اشال کا نمبر ڈائل کیا \_\_\_ جہاں بیل نہیں جا رہی تھی \_\_\_

کیا عذاب ہے یہ ؟؟؟؟؟ وہ جنجھلاہٹ سے بولا

بس بہت ہو گیا اب خبردار اگر اس کے بارے میں کچھ بھی سوچا۔۔۔ خود سے کہا

جب ہم ایک انسان کو ہم اپنی روح تک میں بسالیں تو کیا ہم اسکے دماغ میں بھی نہیں بس  
سکتے؟؟؟؟؟

وہ اسے اپنے دل میں ایک ایسا مقام دے کر خود زندگی سے لڑ رہی تھی تو کیوں وہ اس کے  
دماغ میں خیال بھی نہیں بن سکتی تھی؟؟؟؟

وہی لاونچ میں بیٹھے بیٹھے ہی اس نے نور کو میسیج کیا تھا کہ سدرہ حوش میں آئی؟؟  
پانچ منٹ بعد اسکا ریپلائی بس نہیں تھا۔۔۔

وہ اسے لینے کی نیت سے نہیں آیا تھا بس ویسے ہی وہ ہسپتال آگیا تھا

وہ چیئر پر بیٹھی جب سامنے سے وہ اتا دیکھائی دیا۔۔۔

اشال نے بہت سختی سے انکھیں بھینچی۔۔۔

کیوں یہ شخص آجاتا ہے سامنے؟؟؟؟؟ دل میں سوچا

اسلام علیکم\_\_\_ اے ساتھ ہی اسنے سلام کیا

نور چیئر سے اٹھی وعلیکم اسلام\_\_\_ فاطمہ اور نور نے کہا

اشال بس خاموشی سے نظریں جھکا گئی

کیوں اے اپ؟؟؟ وہ سائڈ پر کھڑا ہوا تو نور نے پوچھا

اپ کو لینے\_\_\_

میں نے کہا تھا جب تک سدرہ حوش میں نہیں اتی تب تک گھر نہیں اوں گی\_\_\_

تو کس نے کہا ہے گھر جائے\_\_\_ وہ ارگرد دیکھتا بولا

میرے ساتھ پاگلوں والی حرکتیں نا کیا کرے\_\_\_ اسے چڑھ چری

ابھی کیا بول رہا تھا کہ لینے بھی نہیں آیا عجیب؟؟؟

جائے جا کر بیٹھے میرا لرنے کو کوئی موڈ نہیں ہے\_\_\_

اپ کو شوق ہے ہسپتال میں خوار ہونے کا؟؟؟؟

جہاں اپ خوار ہو رہی ہیں وہی میں سہی\_\_\_\_\_

سخت زہر لگتے ہیں وہ مرد جو\_\_\_\_\_ وہ خاموش ہوئی اسے سخت نظروں سے گھورا

جو؟؟؟؟؟

کچھ نہیں\_\_\_\_\_

نہیں کچھ ہے بتاؤ؟؟؟؟؟

جو بیوی کے پیچھے پیچھے گھومتے ہیں\_\_\_\_\_ اسنے کہا

لیکن میں تو اگے اگے گھوم رہا ہوں\_\_\_\_\_

پاگل ادی\_\_\_\_\_

ڈاکٹر نے کچھ کہا؟؟؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

کچھ نہیں کہا جو بیس گھنٹے ہو چکے ہیں نا حوش میں ارہی ہے اور نا ہی\_\_\_\_\_ وہ خاموش ہوئی

دل دکھ سا گیا تھا\_\_\_\_\_

کتنی سخت سزا تھی نانا موت مقدر بن رہی تھی اور نا ہی زندگی۔۔۔

اچھا ان شاء اللہ اجاے گا۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

وہ وہی رہا تھا دن سے شام ہو چکی تھی اب شام کے چار بج رہے تھے۔۔۔

ڈاکٹر اس کو ایک معجزہ ہی کہ رہے تھے کیونکہ جو بیس گھنٹے میں اسے حوش میں اجانا چاہیے تھا۔۔۔ لیکن اب تو چھبیس گھنٹے ہو چکے تھے۔۔۔

اپ کی بہن کو کسی قسم کا کوئی سٹریس ہے کیا؟؟؟؟ ڈاکٹر نے فاطمہ سے پوچھا جو نظریں جھکائیں رو رہی تھی

اسنے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے زاریان کو دیکھا۔۔۔

وہ نظریں ارد گرد گھما گیا۔۔۔

نہیں۔۔۔ اسنے کہا

تو پھر وہ ریکورر کیوں نہیں ہو رہی وہ خود ہی نہیں چاہ رہی صحت مندی۔۔۔؟؟؟؟

فاطمہ پھر سے نظریں جھکا گئی۔۔۔



اب ہمیں پولیس کیس کرنا ہوگا زاریان صاحب\_\_\_ ڈاکٹر زاریان سے مخاطب ہوئی

لیکن ہم نہیں کرنا چاہتے\_\_\_ زارمان نے کہا

اپ نہیں کرنا چاہتے لیکن ضروری ہے اب ہم اور رسک نہیں لے سکتے\_\_\_

زاریان نے فاطمہ کو دیکھا\_\_\_ جو نہیں میں گردن کو ہلا رہی تھی

اوکے\_\_\_ زاریان نے فاطمہ کو دیکھا\_\_\_

اوکے اپ ایے میرے ساتھ\_\_\_ وہ ڈاکٹر زاریان سے بولی

اٹس اوکے کچھ نہیں ہوگا\_\_\_ اسنے فاطمہ سے کہا

لیکن سر میں نہیں کرنا چاہتی\_\_\_ اسنے روتے ہوئے کہا

اپ نہیں کر رہی میں کر رہا ہوں\_\_\_ وہ کہتا وہاں چلا گیا

نور نور تم کچھ کرو یا وہ لوگ بہت خطرناک بھی ہو سکتے ہیں پلیز مجھے صرف میری بہن

چاہیے کوئی انصاف نہیں چاہیے\_\_\_ اسنے روتے ہوئے نور سے کہا

فاطمہ پریشان نہیں ہو ہم ہیں دیکھ لے گے \_\_\_ نور کے بجائے اشال نے کہا

خاک دیکھوں گے جب وہ مجھے اور میری بہن کو۔ مار کر کیسی سنسان جگہ پر چھوڑائے تب  
ہمارے جنازے دیکھو گے \_\_\_ وہ اس پر پھٹ پری تھی

فاطمہ انسان بنو کچھ نہیں ہوتا \_\_\_ نور نے کہا

وہ چمیر پر بیٹھی \_\_\_

پانی پیو \_\_\_ نور نے پانی کی بوتل اگے کرتے ہوئے کہا

نہیں پینا زہر لادوں ایک ہی دفعہ پی کر مر جاؤں \_\_\_

تمہارا ارادہ مجھ سے مار کھانے کا ہے انسان بنو اب اگر ایسی کوئی بکواس کی تو لگاؤں گی  
\_\_\_ نور نے کہا

فاطمہ نے اسے دیکھا \_\_\_

پھر اسکے گلے سے لگ گئی اور اتنا روئی کہ اشال اور نور بھی رو گئی \_\_\_

مرتضیٰ انہیں دیکھ رہا تھا \_\_\_

واقعی عورت بہت نازک ہے ذرا سی آنکھوں میں نمی برداشت نہیں ہوتی اور جب دل ٹوٹے ہیں تو پاس بیٹھی ماں کو بھی نہیں معلوم ہوتا۔

نور نے فاطمہ کو پیار کیا۔

میں ہوں تمہارے ساتھ چپ ہو جاؤں ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو گا۔

کیا ٹھیک ہو گا نور وہ مر جائے گی وہ منصوبی سانس پر ہے چوبیس گھنٹوں سے بھی زیادہ ہو چکے ہیں اور میں اب بھی امید رکھو کہ وہ مجھے واپس ملے گی وہ مر جائے گی اور میں پھر ہمیشہ کی طرح اکیلی رہوں گی۔

فاطمہ امید تو آخری سانس تک نہیں چھوڑتے اور تم ابھی سے ہی چھوڑ رہی ہو۔

امید کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ فاطمہ نور کو دیکھتی بولی

امید کی کوئی حد نہیں ہوتی یہ بے حد ہوتی ہے آنکھیں بند کر کے پختہ یقین کے ساتھ رکھی جاتی ہے۔

مجھ سے نہیں رکھی جائے گی اب۔

لیکن مجھے ہے اب کوئی بکواس نہیں کرنی۔

تھوری دیر وہ اسی طرح خاموش نظر سے بیٹھی رہی پھر سامنے سے وہ اتا دیکھائی دیا۔

کیا ہوا؟؟؟؟؟ نور نے فوراً سے پوچھا تھا

اس نے ایک نظر نور کو دیکھا پھر اگلی نظر اسے اس پر نہیں ڈالی۔

کچھ نہیں ایف ای آر کروا چکے ہیں۔

سر پلیز مت کریں یہ سب فاطمہ چیئر سے کھڑی ہوتی بولی

فاطمہ یہ ضروری تھا اگر ہم یہ ناکرتے تو ہسپتال والے اسے ہاتھ بھی نہیں لگائے گے۔

تو مت لگائیں میں اسے کیسی اور ہسپتال میں لے جاؤں گی۔ فاطمہ نے کہا

اب کوئی بھی ہسپتال میں نہیں ایڈمٹ کرے گا۔

کیوں نہیں کرے گے؟؟؟؟

اب جانتی ہیں فاطمہ\_\_\_ وہ اپنے زبان سے وہ لفظ نہیں ادا کرنا چاہتا تھا جس سے اس کا اور فاطمہ کا دل امید کی آخری حد کو بھی چھوڑ دیتا

فاطمہ واپس سے چیئر پر بیٹھی\_\_\_

نور بھی بیٹھی تھی\_\_\_

اب اگے کا کیا پروس ہوگا\_\_\_؟؟؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

جب تک یہ حوش میں نہیں اتی کوئی پروس نہیں ہوگا\_\_\_ زاریان نے کہا

اور اگر وہ حوش میں ہی نائی تو پھر؟؟؟؟؟ مرتضیٰ اسے دیکھتا بولا

زاریان نے اسے دیکھا\_\_\_

پھر کچھ نہیں ہوگا؟؟؟؟؟ زاریان اسے دیکھتا بولا

آب شام سے رات ہو چکی تھی وہ ابھی بھی بے حوش تھی\_\_\_

سب امید کھو چکے تھے یہاں تک ڈاکٹرز بھی لیکن ایک نور تھی جو اب بھی امید اسی طرح

رکھے ہوئی تھی\_\_\_



وہ سامندر کے کنارے کھڑے ہو کر بھی اللہ سے امید نہیں چھوڑ سکتی تھی وہ وہاں پر بھی  
کامل ایمان سے کامل یقین رکھتی تھی۔

رات کے دو بج رہے تھے۔

فاطمہ نور کے کندھے پر سر رکھے انکھیں موندی ہوئی تھی۔

اشال آج وہی پر تھی آج زاریاں وہاں تھا پھر اسے زیادہ تکلیف نہیں ہو رہی تھی۔

زاریاں اور مرتضیٰ وہی کھڑی ہوئے تھے۔

دو بج کر پچیس منٹ تھے جب ڈاکٹر وہاں آئی تھی۔

\*\*\*

دو بج کر پچیس منٹ تھے جب ڈاکٹر وہاں آئی تھی۔؟؟

مبارک ہو ڈاکٹر سدرہ کو خوش آگیا ہے۔ ایک معجزہ تھا جو ڈاکٹر ز کو لگ رہا تھا

سب انکھیں کھولے بس ڈاکٹر کو دیکھ رہے جیسے گہری کھائیں میں جب روشنی کی کرن کو

دیکھا جاتا ہے

شکر الحمد للہ \_\_\_ سب سے پہلے یہ الفاظ زاریان کے منہ سے ادا ہوئے تھے \_\_\_

نور نے اسے دیکھا \_\_\_ جس کا چہرہ اب ایک اور ہی جہزے سے بھرپور تھا \_\_\_

پھر شکڈ سے کھڑی فاطمہ کو اپنے سینے سے لگایا

میں نے کہا تھا کامل یقین سب کچھ دلا سکتا ہے \_\_\_ اسے گلے سے لگاتے نور نے کہا

فاطمہ حیران تھی وہ امید یقین سب کچھ کھو چکی تھی \_\_\_

یہاں کھڑا ہر شخص امید کھو چکا تھا سوائے نور حیا کے \_\_\_

بہت بہت مبارک ہو آپ سب کو یہ واقعی ایک معجزہ ہے لیکن انہیں پروپر حوش نہیں آیا وہ ابھی نیم بے حوشی میں ہیں لیکن الحمد للہ وہ اب خطرے سے باہر ہیں \_\_\_ وہ ڈاکٹر بہت خوشی سے بتا رہی تھی

پورے ہسپتال میں ایک الگ سی رونق لگ گئی تھی \_\_\_

وہ ان کے ہسپتال کی سب سے ہنس مکھ لڑکی تھی جو پریشان سے پریشان بندے کو بھی ہسانے کا فن رکھتی تھی \_\_\_

ہسپتال کا سارا سٹاف انہیں مبارک باد دے رہا تھا۔

میں اپنی سے کب ملنے جاؤں گی؟؟؟؟ فاطمہ نے نور سے پوچھا

بس بہت جلد۔۔۔ نور نے مسکرا کر کہا

فاطمہ مسکرائی۔۔۔ ان ستائیس گھنٹوں میں وہ پہلی بار مسکرائی تھی۔۔۔

زاریان صاحب اپ اے ہمارے ساتھ۔۔۔ ڈاکٹر نے زاریان سے کہا

زاریان نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا؟؟؟؟

پولیس آئی گی ڈاکٹر سدرہ سے بیان لینے چونکہ ایف آئی آر اپنے کٹائی ہے تو آپ ہی اگے کا معاملہ دیکھے گے۔۔۔

اسنے فاطمہ کو دیکھا۔۔۔

جو اب بھی اس چیز سے منع ہی کر رہی تھی۔۔۔

اوکے چلے۔۔۔ اسنے کہا اور ڈاکٹر کے ساتھ چلا گیا۔۔۔

مرتضیٰ نے نور کو دیکھا۔

وہ چیئر سے اٹھی اور اسکے پاس آئی۔

اب گھر جانے کا کیا ارادہ ہے؟؟؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

سدرہ سے مل کر ہی جاؤں گی اب تو۔

یہ سدرہ کا ایکسیڈٹ اسے زیادہ تو مجھے بھاری پڑا ہے۔ اسنے کہا

نور نے اسے دیکھا۔ اسکے دیکھنے کے اس انداز میں وہ مسکرایا۔ اور اسکی یہ مسکراہٹ کیسی کے دل کو چیر گئی تھی۔

تھوری دیر گزری تھی جب زاریان سامنے سے اتا دیکھائی دیا۔

فاطمہ چیئر سے اٹھی۔

کیا ہوا سر؟؟؟؟ بے چینی سے پوچھا

کچھ نہیں صبح بیان لیا جائے گا۔ زاریان نے کہا

مرتضیٰ کے ساتھ وہ کھڑی تھی اس لئے دوسری طرف کھڑا ہو گیا۔

وہاں جا کر بیٹھ جائے۔ مرتضیٰ نے نور سے کہا

نہیں ٹھیک ہوں۔

بیٹھ جائے یار میں نے اپنی پہلی بیوی سے بات کرنی ہے۔

نور نے اسے دیکھا۔

کچھ دیر سمجھ نہیں آئی پھر زاریان کو دیکھا تو سمجھ آئی تھی۔

گناہ ملتا ہے یوں بولنے سے پتا ہے۔

اچھا جی۔

نور جا کر وہی چئیر پر بیٹھی۔

اجامیری جان۔ مرتضیٰ نے زاریان سے کہا

زاریان چلتا اس کے پاس آیا۔



شرم کر عورتیں بیٹھی ہیں۔۔۔ زاریان نے شرم دلانا چاہی

تو گھر چلا جا۔۔۔ زاریان نے مرتضیٰ سے کہا

نہیں۔۔۔

پھر میں جا رہا ہوں تھک گیا ہوں صبح واپس آنا پڑے گا۔۔۔ زاریان نے کہا

تو کس نے کہا تھا ہیر و بنتا اور ایف ای آر کٹوا۔۔۔

اگر ناکٹواتا تو ہاتھ بھی نا لگاتے یہ ہسپتال والے۔۔۔

مرتضیٰ نے زاریان کو دیکھا۔۔۔

کیا ہے؟؟؟ زاریان نے پوچھا

خیر تو ہے نا۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

کیوں۔۔۔؟؟؟ اسنے حیرانی سے پوچھا تھا

لگ نہیں رہا نا۔۔۔

زاریان سمجھ نہیں سکا تھا اسکی بات \_\_\_\_\_

میں گھر جا رہا ہوں تو ادھر ہی رہے \_\_\_\_\_ زاریان نے کہا

چلا جا ویسے بھی فائدہ کوئی نہیں ہے تیرا \_\_\_\_\_

اچھا میرا تو کوئی فائدہ نہیں ہے \_\_\_\_\_

بلکل \_\_\_\_\_

اچھا چل اللہ حافظ تو بھی گھر ہی چلا جا \_\_\_\_\_ زاریان نے کہا

نہیں میں یہی ہی ٹھیک ہوں \_\_\_\_\_

وہ جانتا تھا کہ وہ کیوں نہیں جا رہا مگر زبان سے قرار کرنا انتہائی مشکل تھا \_\_\_\_\_

فاطمہ میں گھر جا رہا ہوں \_\_\_\_\_ وہ فاطمہ کے پاس اتا بولا

وہ کھڑی ہوئی \_\_\_\_\_ تھینکیو سر \_\_\_\_\_ اسنے نظریں جھکا کر کہا \_\_\_\_\_

وہ مسکرایا اس اوکے \_\_\_\_\_

پھر اسے اشال کو دیکھا۔ جو کرسی کی پشت سے ٹیک لگائیں انکھیں موندی ہوئی تھی۔

اشال۔۔۔ زاریان نے پکارا۔

وہ ویسے ہی انکھیں موندی ہوئی تھی

اشال۔۔۔ کندھے سے پکڑ کر ہلایا۔

ہوں۔۔۔ انکھیں لال تھی۔

گھر چلنا ہے؟؟؟

ہیم۔۔۔ اسے فاطمہ کی طرف دیکھا۔

گھر چلی جاو آرام کر لینا۔۔۔ فاطمہ نے کہا

میں صبح اوں گی۔۔۔ وہ کرسی سے اٹھتی بولی

پھر نور سے اور فاطمہ سے مل کر وہ دونوں گھر چلے گے تھے۔

نور نے اسے دیکھا جو دیوار سے ٹیک لگائے موبائیل کے ساتھ لگا ہوا تھا۔

وہ چیئر سے اٹھی اور اسکے پاس آئی۔

کیا کر رہے ہیں۔

وہ کوئی ڈاکومنٹ ریڈ کر رہا تھا۔

کچھ نہیں۔ اسکی طرف دیکھا اور مسکرایا۔

وہاں اکر بیٹھ جائے۔

نہیں یہی ٹھیک ہوں اپ بیٹھے۔

اجائے میں اپنے لیے ہی کہ رہی ہوں۔

کیوں؟؟؟ وہ سمجھا نہیں تھا اسکی بات کا مطلب۔

ایے تو سہی بتا چل جائے گا۔

ایک طرف فاطمہ تھی اور دوسری طرف وہ بیٹھا تھا۔

ان دونوں کے درمیان میں نور بیٹھی تھی۔

پیچھے ٹیک لگائے چئیر کے ساتھ \_\_\_ نور نے مرتضیٰ سے کہا

کیوں؟؟؟ وہ حیرانی سے بولا

لگایے تو سہی \_\_\_

اسنے اس کے کہنے پر پیچھے ہو کر بیٹھا \_\_\_

اس لئے کہ رہی تھی \_\_\_ اسکے کندھے پر سر رکھتی بولی \_\_\_

واہ سبحان اللہ میں ویسے ہی خوش ہوا کہ میری بیوی کو میرا بہت احساس ہے \_\_\_

نور نے اسے دیکھا \_\_\_

فاطمہ یہاں سر رکھو \_\_\_

اسنے فاطمہ کو اپنے کندھے پر سر رکھنے کا کہا \_\_\_

نہیں میں ٹھیک ہوں \_\_\_

جانتی ہوں ٹھیک ہو لیکن اجاو \_\_\_



فاطمہ نے نور کے کندھے پر سر رکھا۔۔۔ ویسے بھی اس کا سر بہت شدید درد کر رہا تھا اس کے کندھے پر سر رکھ کر انکھیں موندی تو تھوڑا سا ہی سہی مگر سکون مل رہا تھا۔۔۔  
مرتضیٰ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

پھر اپنا موبائیل میں دوبارہ سے وہی ڈاکومنٹ کھولا۔۔۔

بند کرے اس کو۔۔۔ نور نے کہا

کیوں؟؟؟

انکھوں میں روشنی لگ رہی ہے۔۔۔ انکھیں موندے ہی اسنی کہا

تو اپ انکھیں بند کر لے۔۔۔

وہ۔۔۔ بند ہیں پھر بھی لگ رہی ہے۔۔۔

میں کام کر رہا ہوں۔۔۔

سو جائے۔۔۔ نور نے کہا

ہاں دس من وزن کندھے پر رکھا ہو تو کیسے سویا جاتا ہے۔۔۔

نور اسکی بات پر مسکرائی۔۔۔

عادت ڈالے اسی دس من وزن کی۔۔۔

مرتضیٰ فاطمہ کا لحاظ کرتا کچھ نا بولا ورنہ جو جواب اسکے دماغ میں تھا وہ کماز کم فاطمہ کے سامنے وہ اسے نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

اسنے موبائیل بند کر دیا۔۔۔

پھر خاموشی سے بیٹھ گیا۔۔۔

ہسپتال میں تو وہ انکھیں بند کرنے کا سوچ بھی نہیں۔ سکتا تھا۔۔۔

اسی طرح بیٹھے بیٹھے صبح فجر کی اذان ہوئی۔۔۔ وہ مسجد نماز پڑھنے چلا گیا۔۔۔ پیچھے نور اور فاطمہ نے باری باری نماز پڑھی۔۔۔

نور نماز پڑھ کر باہر نکلی تھی جب فاطمہ اسکے گلے سے اکر لگی۔۔۔

نور اپنی کو خوش اگیا ہے۔۔۔ خوشی سے کہتی وہ رونے لگ گئی۔۔۔

پاگل رو کیوں رہی ہو\_\_\_ نور نے کہا

مجھے یقین نہیں آرہا\_\_\_ بے یقنی سے کہا

میں نے کہا تھا نا کہ گھرے کنوے میں بھی اللہ سے امید رکھتے ہیں\_\_\_

بہت بہت شکریہ نور اج تم نے ثابت کر دیا کہ سچی اور گہری دوستی خونی رشتوں سے زیادہ  
بہترین ثابت ہو سکتی ہے\_\_\_

پاگل چلو اوں ملنے چلے اس ڈرامہ کوئین سے\_\_\_ نور نے کہا

فاطمہ مسکرائی\_\_\_ بھائی کو انے دو نا\_\_\_

اجائے گے اوں ہم تو ملے پہلے\_\_\_

نور نے کہا

پھر وہ دونوں اس کے کمرے میں گئی\_\_\_

جہاں انکھیں موندے وہ بیڈ پر لیٹی تھی

سر پر مکمل سفید پٹی لگی ہوئی تھی۔

بازو بھی فلچر تھی۔

دائیں گال پر بھی بہت گہرا سا زخم تھا۔

اور اندورنی زخموں کا کوئی حساب ہی نہیں تھا۔

ان دونوں کا دل کٹ سا گیا تھا اسے اس حالت میں دیکھ کر۔

فاطمہ ایستہ سے چلتی اسکے بیڈ کے قریب آئی۔

اپنی۔۔۔ ایستہ سے اسے پکارا۔

اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اسکا چہرہ تر کر چکے تھے۔

اپنی۔۔۔ ایک اور بار پکارا۔

ہوں۔۔۔ ایستہ سے آنکھیں کھولتی وہ بولی۔

پھر اسے دیکھا جو مسلسل روئے جا رہی تھی۔

اسکے دیکھنے کی دیر تھی فاطمہ اسکے سینے سے لگی اور پورے دودن کی کسر نکالی تھی۔

بس کرو فاطمہ۔۔۔ نور نے کہا

سدرہ نے اسکے سر پر پیار کیا۔۔۔

وہ بھی اس کے ساتھ بہت روئی تھی۔۔۔

پیچھے ہو اب پیچاری کا سانس بند کر رہی ہو۔۔۔ نور نے اسے بازوں سے پکڑ کر پیچھے کیا۔۔۔

پھر اسکے ساتھ ملی اس کے سر پر پیار کیا۔

ڈرامہ کوئین کیسی ہو اب۔۔۔ نور نے پوچھا

ٹھیک ہوں۔۔۔ بہت ایستہ سے کہا۔

شکر ہے بہت پریشان تھے ہم سب۔۔۔

ہیممم۔۔۔ وہ بس اتنا ہی بولی۔۔۔ زیادہ بولتی تھی تو سر درد کرنے لگ جاتا تھا

تھوری دیر گزری تھی جب وہ کمرے میں آیا۔۔۔



سدرہ نے اٹھانا چاہ لیکن بازو میں بہت شدید درد کی ایک لہر دوڑی۔

لیٹی رہو۔۔۔ اسے ہاتھ سے لیٹنے کا اشارہ کیا

کیسی طبعیت ہے اب۔۔۔؟؟؟؟؟ نور کے ساتھ اکر بیٹھتا وہ بولا

بہتر ہوں۔۔۔

گڈ۔۔۔ کچھ چائے۔۔۔؟؟؟؟

نہیں۔۔۔ جو چائے تھا وہ تو ملا تھا نہیں۔۔۔ اسے سوچا

تھوری دیر اسکے پاس بیٹھے رہے اس سے باتیں وغیرہ کی۔۔۔

پھر مرتضیٰ نے نور کو دیکھا۔۔۔

نور اسکی نظروں کا مطلب اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

فاطمہ اب میں گھر جاؤ۔۔۔؟؟؟ نور نے فاطمہ سے پوچھا

جاؤں یار پرسوں سے ہو ہ

یہاں \_\_\_\_\_ فاطمہ نے کہا

مرتضیٰ نے شکر ادا کیا تھا۔

سدرہ میں جارہی ہوں \_\_\_\_\_ وہ سدرہ کے پاس اتی بولی

ہیمم \_\_\_\_\_

اوں گئی پھر \_\_\_\_\_ وہ اسے ملتی بولی

تھیکنکیو سوچ \_\_\_\_\_ اسے ملتی بولی

کوئی بات نہیں \_\_\_\_\_ اس نے مسکرا کر کہا

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ اسنے کہا

اور باہر نکل آئی \_\_\_\_\_

کچھ کھانا ہے؟؟؟؟؟ مرتضیٰ نے نور سے پوچھا

نہیں بس گھر چلے \_\_\_\_\_ گاڑی میں بیٹھتی بولی

پھر اس نے سارا راستہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر انکھیں موندی رہی تھی۔  
گھر کی پورچ میں گاڑی روکی۔

وہ شاید سو گئی تھی تب ہی گاڑی روکنے میں بھی نہیں اٹھی تھی۔

نور حیا۔ اس نے پکارا

ہ جی۔ انکھیں کھولتی وہ بولی

گھر آگے ہیں۔ اس نے بتایا

ہیمم۔ کہتی واپس سے انکھیں موندی۔

وہ بے اختیار مسکرایا۔

وہ شاید بہت ہی گہری نیند میں تھی۔

میں اٹھا کر لے کر جاؤں کیا؟؟؟

نہیں پاؤں ہیں۔ گاڑی کا دروازہ کھولا

اچھا۔۔۔

بہت شدید بھوک لگی ہے۔۔۔ گھر میں داخل ہوتے ساتھ کہا

اسلام علیکم۔۔۔ لاونچ میں اتے ہی وہ نورین بیگم سے گلے ملی

وعلیکم اسلام کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔؟؟؟ انہوں بہت پیار سے پوچھا

ہائے انٹی نا پوچھے بھوک سے برا حال ہے۔۔۔ ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھتی بولی

کیوں کچھ کھلایا نہیں اسنے؟؟؟؟ انہوں نے مرتضیٰ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا

نہیں۔۔۔

کیوں نہیں کھلایا کچھ پرسوں سے ہسپتال میں ہے۔۔۔ نورین بیگم نے مرتضیٰ سے پوچھا

میں نے پوچھا تھا کہ کھائے گی کچھ۔۔۔ وہ تو حیران ہو رہا تھا

ہاں بس ایک بار ہی کہا تھا۔۔۔ نور نے کہا

بہت ہی لاپرواہ ہے خود ہی کرنا جو کرنا اس کی اس پر رہی تو گئی پھر\_\_\_\_ نورین بیگم نے نور سے کہا

واہ یہ بھی ٹھیک ہے\_\_\_\_ وہ تو بس حیران ہی حیران تھا

کیا کھاو گی بیٹا؟؟؟؟ نورین بیگم نے پوچھا

بس کچھ بھی دے دیں\_\_\_\_

اچھا میں کہتی ہوں\_\_\_\_ وہ اٹھی اور کچن کی طرف گئی

میں نے پوچھا تھا نا کہ کچھ کھائے گی اپنے منع کیا تھا اب یہ کیا ہے؟؟؟

بس ایک ہی بار پوچھا تھا\_\_\_\_

تو پھر کتنی بار پوچھتا؟؟؟؟

تین چار بار کہتے تو میں کھا لیتی\_\_\_\_

سہی ہے\_\_\_\_



اسنے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی اور آنکھیں موندی۔

وہ اسے دیکھ کر مسکرایا۔

پانچ منٹ وہ اسے طرح رہی۔

بس مجھ سے اور برداشت نہیں ہو رہی۔ وہ کہتی اٹھی اور کچن کی طرف چلی آئی۔

پیچھے وہ بس مسکرا گیا تھا۔

بس بیٹا میں لا لگوار رہی ہوں۔ اسے کچن میں اتا دیکھ کر انہوں نے کہا

وہ کوثر کو دیکھ رہی تھی جو ایک ایک چیز کر کے باہر ٹیبل پر جا کر رکھ رہی تھی۔

انتہائی ویلی عورت ہے یہ۔ اسنے دل میں سوچا اور خود ہی چیزیں جا کر ٹیبل پر لا گائیں اور

بیٹھی۔

انٹی اپ بھی ایسے نا۔

نہیں میں نے حیات صاحب کے ساتھ ہی کر لیا تھا ناشتہ۔ انہوں نے مسکرا کر کہا

اس نے نوالہ منہ کے قریب کیا تھا جب اسے وہ یاد آیا کہ ایک عدد شوہر بھی ہے۔

کہاں جا رہی ہو؟؟؟؟ نورین بیگم نے پوچھا

مرتضیٰ کو بلانے انہوں نے بھی کچھ نہیں کھایا۔ وہ کہتی کاونچ میں ائی۔

اپ کو الگ سے دعوت نامہ دینا پڑے گا۔ اسے موبائیل کے ساتھ لگا دیکھ کر وہ بولی

کس چیز کا؟؟؟؟ موبائیل سے نظریں اٹھا کر است دیکھتا وہہو کا

کھانے کا اجائے مجھ سے انتظار نہیں ہوتا۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔ وہ کہتا واپس سے موبائیل میں معصروف ہو گیا

میں جانتی ہوں میری باتوں سے پیٹ بھر گیا ہے لیکن پھر بھی اجائے۔

اسنے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

نہیں کھانا۔ کہتا پھر سے موبائیل دیکھا

اٹھیں نخرے نا دیکھائے مجھے۔

بھوک ہی نہیں ہے۔۔۔

لگ جائے گی۔۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا

وہ اسکے اصرار پر آیا ہی گیا تھا۔۔۔

ورنہ اسے بھوک بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

الحمد للہ۔۔۔ کھانا کھانے کے بعد وہ دعا کر کے بولی۔۔۔

شور ایسے ڈالا تھا جیسے اب کچھ چھوڑنا نہیں ہے گھر میں اور کھایا بس چڑیا جتنا ہے۔۔۔  
مرتضیٰ نے کہا

بس اتنی سی ہی بھوک ہوتی ہے۔۔۔

شوگر لو ہو جاتا ہے تمہارا؟؟؟ نورین بیگم بوچھا

جی شوگر لو ہو جاتا سر میں بہت شدید درد ہوتا ہے۔۔۔ اسنے کہا

انہوں نے گردن ہلائی۔۔۔

اما ڈیڈ کہاں ہیں؟؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

اقس۔۔۔

اج جلدی چلے گے ہیں۔۔۔

ابھی تو اٹھ بکے تھے وہ تو نو دس بجے تک جاتے تھے۔۔۔

ہاں گھر میں بور ہو رہے تھے اس لئے چلے گے۔۔۔

اچھا۔۔۔

تھوری دیر وہ تینوں وہی بیٹھے سدرہ کے بارے میں باتیں کرتے رہے پھر نورین بیگم نے انہیں اوپر آرام کرنے کے لئے بھیج دیا۔۔۔

بہت تھک گئی ہوں۔۔۔ اپنے بیڈ پر بیٹھتی وہ بولی

پرسوں سے ہیں وہاں پر تھک گی ہی نا۔۔۔ وہ بھی اسکے ساتھ بیٹھا۔۔۔

نیند آئی ہوئی ہے۔۔۔ اسکے کندھے پر سر رکھتی بولی۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔

سو جائے۔۔۔ اس کی بازوں اپنی بازوں سے گزارتا وہ بولا

ہیمم۔۔۔ اسنے آنکھیں موندی۔۔۔

پانچ منٹ گزرے دس منٹ بیس منٹ اور اب پچیس منٹ گزرے تھے انہیں اسی طرح بیٹھے ہوئے۔۔۔

ایک سکون سا تھا جو محسوس ہوا تھا۔۔۔

ہٹیں پتا نہیں کونسی عادتیں ڈال رہے ہیں۔۔۔ نور یک دم اٹھی۔۔۔

میں ڈال رہا ہوں یا اپ مجھے ڈال رہی ہیں۔۔۔

اپ ڈال رہے ہیں۔۔۔ اپنا سکارف کو پینس سے آزاد کرتی بولی

وہ بس خاموش ہی رہا۔۔۔ ساری غلطیاں تو بس اسی ہی کی ہوتی تھی۔۔۔

عبایا اتارا اور الماری میں رکھا پھر واشروم سے منہ دھویا۔۔۔



ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر بالوں میں کنگی کی

وہ سونے کی تیاری کر رہی تھی یہ

مجھے ظہر کے ٹائم اٹھا دیجئے گا

اپنے جگہ پر لیٹی بولی

اوکے

اس کا تو ابھی سونے کا ٹائم نہیں تھا وہ اگر لیٹ بھی جاتا تو نیند نہیں آتی

اسکا ہر چیز کا وقت مقرر تھا سونے کا کھانے کا کام کا وہ کوئی بھی کام بے وقت نہیں کرتا تھا

ایک وقت تھا جب اس کا صبح کا ناشتہ دوپہر دو بجے ہوتا تھا دن کا کھانا شام چھ بجے اور رات کا کھانا کہی رات بارہ بجے ہوتا جب دل چاہتا سو جاتا جب دل چاہتا باہر نکل جاتا لیکن جب سے فوج میں گیا تھا اب ایک ایسی عادت سی بن گئی تھی کہ اگر صبح سات بجے سے

پہلے ناشتہ ناملے تو بھوک ہی اڑ جاتی ہے رات نو دس بجے سے پہلے ناسوئے تو نیند بھی ہوا  
ہو جاتی ہے۔۔۔

ہسپتال کے کمرے میں اس وقت دو انسپٹر زاریان اور سدرہ موجود تھے۔ وہاں اس وقت  
کیسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں تھی لیکن انسپٹر شہریار زاریان کو جانتا تھا اس لیے اور  
سدرہ نے بھی کہا تھا کہ وہ ان دو نمونوں کو اکیلے میں بیان نہیں دے گی۔۔۔

فاطمہ گھر چلی گئی تھی کچھ دیر کے لئے اور اسکی بیمار بہن زاریان سمیت ان دو انسپٹر کو بھی  
پاگل کر رہی تھی۔۔۔

میڈم ایکسڈنٹ ہونے سے پہلے اپنے آخری چیز کیا دیکھی تھی؟؟؟؟؟

اہہ آخری چیز؟؟؟ سوچتی ہوئی بولی

ہاں یاد آیا آخری بار ایسے میں میں نے اپنے آپ کو دیکھا تھا پھر ہسپتال سے باہر نکلی  
تھی۔۔۔

بیان لکھتے انسپٹر نے زاریان اور پھر شہریار کو دیکھا۔

اس کے علاوہ کیا دیکھا تھا؟؟؟ شہریار نے پوچھا

اس کے علاوہ۔۔۔ پھر سوچا

میں جیسے ہی ہسپتال سے باہر نکلی تو باہر سڑک پر اپ جیسی وردی پہینے پانچ چھ ہٹا کٹا کالے کالے شگوں فکھڑے تھے۔

ڈاکٹر سدہ امین اپ سہی اور سرپس ہو کر ہمارے سوالات کے جوابات دے۔۔۔ وہ تنگ ہوا

تو نام نہاد کے پولیس اپ بھی سہی کر کے سوال پوچے نا کبھی یہ پوچھتے ہیں کہ آخری بار کیا دیکھا یہ سوال ہیں کیا؟؟ جیسے اپ کے سوال ویسے ہی میرے جواب۔۔۔ اسنے شہریار سے کہا

سائڈ پر کھڑا زاریان بس شرمندگی سے شہریار کو دیکھ رہا تھا۔

اور ساتھ ہی ساتھ اس وقت کو کوس رہا تھا جب اس نے زندگی میں پہلی بار سدرہ کی بات مان کر شہریار سے ریکوسٹ کی تھی کہ وہ اسکے سامنے بیان دے گی۔

اچھا تو آپ ہی باتیں کیسے سوال کرے ہم آپ سے۔۔۔۔۔ شہریار نے ہو چھا

مجھے کیا پتا۔۔۔

سدرہ سہی سے بتاؤں کہ کیا ہوا تھا کیسے ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔ زاریان نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا اور ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا

میری بارات لے کر جارہے تھے اس لئے ایکسیڈنٹ ہو گیا اوہ بھائی مجھے کیا معلوم کیسے ہوا یہ ایکسیڈنٹ۔۔۔

میڈم آپ باتیں گاڑی کا رنگ کیسا تھا۔۔۔۔۔؟؟؟؟

وہ اس جیسا۔۔۔ وہ سامنے دیوار کی طرف اشارہ کرتی بولی

کس جیسا۔۔۔ شہریار اس سمت دیکھتا بولا

جو دیوار پر لگا ہے اس جیسا۔۔۔

دیوار پر کیا لگا ہے سدرہ؟؟ زاریان نے پوچھا

دیوار تو بالکل خالی تھی کچھ بھی نہیں لگا تھا اس پر۔۔۔

جاہل خان دیوار پر رنگ نہیں لگا ہوا سفید۔۔۔ اسنے زاریان سے کہا

زاریان کا دل چاہ اٹھائے اس لڑکی کو اور پانچویں منزل سے نیچے پٹخ دے۔۔۔

اچھا تو سفید رنگ کی کار تھی۔۔۔

نہیں کار نہیں تھی۔۔۔ سدرہ نے کہا

تو پھر کیا تھا؟؟؟ شہریار نے حیرانی سے پوچھا کیونکہ ابھی تک جنتی معلومات تھی اس میں تو کار ہی تھی

سی ویک تھی۔۔۔

گاڑی کا نمبر یاد ہے اپکو۔۔۔؟؟؟؟ اسکی بات کو اگنور کرتا شہریار نے ایک اور سوال پوچھا جس کا الٹا جواب اسکے دماغ نے فوراً سے تیار کر لیا تھا



انسپکٹر صاحب میرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اس سڑک پر کوئی یوٹیوب کا ویلوگ نہیں بنا رہی تھی جو گاڑی کا نمبر نوٹ کرتی پھیرتی \_\_\_\_\_

شہریار نے بہت ضبط سے زاریان کو دیکھا اور زاریان نے انتہائی غصے سے سدرہ کو دیکھا \_\_\_\_\_

اپ سیریس کیوں نہیں ہیں اس کیس کو لے کر؟؟؟؟ شہریار نے ہو چھا

میری بات سنے انسپکٹر صاحب اپ لوگوں کو کس نے بھرتی کیا ہے آخر اور اوپر سے غضب خدا کا اس ایچ او بھی بنا دیا ہے کیسی نکلے نالائق انسان نے اپکو یہ نہیں پتا کہ بیان لیتے ہوئے کیا سوال پوچھتے ہیں \_\_\_\_\_

شہریار بس اسے دیکھتا رہا تھا جو بولتی ہی جا رہی تھی \_\_\_\_\_

میں جو بولو وہ لکھتے جاو سمجھے \_\_\_\_\_ اسنے سامنے کھڑے پیپر پین پکڑے انسپکٹر سے کہا

میں ہسپتال سے باہر نکلی پھر اپنے موبائیل میں کیمرہ کھولا اور اپنا چہرہ دیکھا پھر ڈوڈ کر اس کرنے لگی تھی کہ کہی سے وہ منہوس بندہ یا بندی جو بھی اگیا اور ٹکر ماردی آخری جھلک جو مجھے نظر آئی تھی وہ سفید گاڑی تھی جو بہت سپیڈ سے جا رہی تھی \_\_\_\_\_

اور پھر اسکے بعد کیا ہوا مجھے کب کس نے یہاں لایا میں کچھ نہیں جانتی \_\_\_\_\_ بس اور اب یہاں سے چلو سب مچھلی بازار بنا رکھا ہے \_\_\_\_\_

زاریان باہر اوں \_\_\_\_\_ شہر یار نے زاریان سے کہا اور باہر نکلا

اکر تم سے پوچھتا ہوں جاہل عورت \_\_\_\_\_ اسے غصے سے کہتا وہ باہر نکل گیا

کیا ہوا؟؟؟؟؟ باہر اتے زاریان نے پوچھا

یار یہ لڑکی؟ کہاں سے ملی تم کو؟؟؟؟؟ شہر یار نے پوچھا

یار بس تم کچھ کرو اور اس عذاب سے جان چھڑواؤں \_\_\_\_\_

لیکن یہ لڑکی اٹم ب ہے یقین کرو اگر کیس دشمن ملک میں بھیجوں گے تو ایک سیکنڈ میں وہ مکمل اڑ جائے گا \_\_\_\_\_

اچھا بس جیسی بھی ہے عورت ہے چھوڑو تم بس اس کیس سے مجھے آزاد کرو \_\_\_\_\_

اچھا چلو دیکھتے ہیں جس طرح کا بیان دیا ہے نا اس طرح اگر صدیاں بھی لگے ریے تو اس کیس کا کوئی حل نہیں نکلے گا \_\_\_\_\_

یار کوئی جگاڑ لگا\_\_\_ زاریان نے کہا

بھائی کوئی گاڑی نہیں خراب جگاڑ لگاؤں\_\_\_

بس کچھ بھی کر\_\_\_

اچھا سہی ہے چلتے ہیں ہم\_\_\_ شہریار نے کہا

اوکے اللہ حافظ\_\_\_

اللہ حافظ یہاں سائن کروا دینا\_\_\_ شہریار نے ایک پیپر اسے دیا اور چلا گیا

بہت طیش سے اسنے دروازہ کھولا تھا اسکے روم کا\_\_\_

جلاد خان تمہارا گھر نہیں اور نا ہی افیس آرام سے کھولو\_\_\_ سدرہ نے کہا

تم لڑکی زراہ سی بھی عقل ہے تم میں شرمندہ کر کے رکھ دیا ہے تم نے اج مجھے\_\_\_ غصے سے کہا

تو کس نے کہا تھا کہ اپنے جیسے جاہلوں کو لاؤں میرے سامنے\_\_\_

اگر آج یہ موٹر جیسے لمبی زبان چل رہی ہے نا اسی لیے چل رہی ہے اگر ایف ار نا کٹواتا تو یہی ہسپتال والے تمہیں ہاتھ بھی نا لگاتے \_\_\_\_\_

تو نا لگاتے \_\_\_\_\_ لا پرواہی سے کہا

یہاں سائن کرو \_\_\_\_\_ پیر اسکی طرف اچھالتا بولا

نہیں کرتی \_\_\_\_\_ اکڑ کر کہا

کرو میں نے کہا \_\_\_\_\_ غصے سے بولا

میں نے کہا نہیں کرتی \_\_\_\_\_ اسے زیادہ اونچی آواز میں بولی

سدرہ پلزم ت میرے لئے مزید مشکل کرو \_\_\_\_\_

زاریان خان تم میں بہت غیرت ہے نا غیرت کے نام پر پٹھان قاتل پر اترتے ہیں نا تو یاد رکھو ہم عورتیں عزت کے نام پر جان دیتی ہیں اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تھانے کچھڑی کے چکر کاٹوں گی \_\_\_\_\_؟؟؟؟

میرے خاندان تک مت اوں سمجھی \_\_\_\_\_ انگلی سے وارن کیا

تم کیا اپنی بہن کو بھیجو گے تھانے کیا تمہاری غیرت گورا کرے گی ؟؟؟؟

میری بہن تمہاری جیسی ہے بھی نہیں۔۔۔

زاریان خان تمہاری بہن مجھ جیسی ہو بھی نہیں سکتی سمجھے۔۔۔

کیا چہاتی ہوں تم آخر۔۔۔؟؟؟

اس کیس سے رہائی۔۔۔

وہ تمہیں مل جائے گی۔۔۔

تو پھر دوں مجھے اس کیس سے رہائی۔۔۔

سدرہ یہاں سائن کرو۔۔۔ ایک بار پھر سے پیر کی طرف اشارہ کیا

جلاد خان میں نہیں کروں گی سائن سمجھے۔۔۔

سدرہ کیوں تم مجھے مجبور کر رہی ہو۔۔۔ وہ تھک گیا تھا اب

مجبور کر رہی ہو تم ہو کون میرے جو میں مجبور کر رہی ہوں۔۔۔



کچھ نہیں نا لگتا اسی لئے بول رہا ہوں شرافت سے سائن کرو

میں نہیں کروں گی تم بات کو سمجھو

میں سمجھ رہا ہوں اسی لئے یہ سب کیا ہے

وہ کچھ دیر سوچتی رہی

میں تھانے وانے نہیں جاؤں گی

بس ایک بار جانا پڑے گا اس کے بعد کبھی نہیں جاؤں گی

میں ایک بار بھی نہیں جاؤں گی

اچھا سائن کرو

جاہل خان میں تھانے نہیں جاؤں گی سمجھے وہ اسکے انداز سے سمجھ گئی تھی کہ وہ ٹال

رہا ہے

سائن کرو

کس سے کروں پین دوگے تو کروں گی نا \_\_\_\_\_

یہ لو \_\_\_\_\_ اپنے کوٹ سے پین نکل کر دیا

نہیں بلو سے نہیں کرتی بلیک دو \_\_\_\_\_ پین واپس دیتی بولی

سدرہ کہاں سے لاوں میں اب بلیک پین \_\_\_\_\_ وہ عاجز ہو گیا تھا اب

جہاں مرضی سے لاو اتنا بڑا ہسپتال ہے مل جائے گا \_\_\_\_\_

پلیز سدرہ خدا کا نام ہے کر دوں یہاں سائن \_\_\_\_\_ وہ تھک کر بولا

اچھا لاوں کہاں کرنے ہیں \_\_\_\_\_

اسنے پیپر پر وہ جگہ بتائی \_\_\_\_\_

یہ لو \_\_\_\_\_ پیر اسے اسیسے پکڑایا جیسے دو کڑوڑ کے چیک پر سائن کر کے اسے دے رہی ہو

اسنے اسکے ہاتھ سے پیپر لیے \_\_\_\_\_

میرا فون ٹوٹ گیا ہے فاطمہ کو کال کرو اور کہو کہ مجھے لے کر جائے یہاں سے \_\_\_\_\_  
فاطمہ گھر گئی ہوئی تھی

اوکے \_\_\_\_\_ وہ کہتا باہر نکل گیا

پیچھے اسنے سر تکیہ پر رکھا انکھیں موندی \_\_\_\_\_  
بہت مدد کی ہے اس نے ہماری بہت اچھا ہے وہ لیکن کیا فائدہ وہ میرا تو نہیں ہے نا \_\_\_\_\_

\*\*

حیا نور کا نمبر تو ملاو اتنا ٹائم ہو گیا ہے کوئی رابطہ ہی نہیں ہوا اس سے \_\_\_\_\_ اس کے ساتھ  
صوفے پر بیٹھتی صفیہ بیگم نے کہا \_\_\_\_\_

کل صائم نے بھائی کو کال کی تھی اس کی دوست کی بہن کا ایکسڈنٹ ہوا ہے وہی ہسپتال میں  
تھی اب کا پتا نہیں کہاں پر ہے \_\_\_\_\_ وہ نمبر ڈائل کرتی بولی

اچھا چلو ابھی ملاو شاید اگئی ہو گھر \_\_\_\_\_ انہوں نے کہا

میں بی بات ترو دا \_\_\_\_\_ نیچے فرش پر بیٹھے اپنی کتابوں کو بیگ سے نکالتے اذلان نے کہا \_\_\_\_\_

اچھا پہلے نمبر تو مل جائے۔۔۔ حیا نے کہا۔۔۔

امی اس کا نمبر بند ہے۔۔۔ حیا نے صفیہ بیگم سے کہا۔

اوہ تھو پھو کا بائیل خلاب ہو دیا۔۔۔ اذلان منہ پر ہاتھ رکھتا بولا

لازمی تو نہیں کہ موبائیل خراب ہو تو تب ہی نمبر بند ہو شاید اسنے خود کیا ہو۔۔۔ صفیہ

بیگم نے اذلان سے کہا۔۔۔

نہیں اٹھا رہی۔۔۔ حیا نے ایک اور بار ٹرائے کیا لیکن نمبر مسلسل بند تھا۔۔۔

مرتضیٰ کو کال کرو۔۔۔ صفیہ بیگم نے کہا

بھائی کا نمبر تو نہیں ہے میرے پاس۔۔۔

بابا تے فون شے لے تے۔۔۔ اذلان نے کہا

جاو بابا کا فون لے کر اوں۔۔۔ حیا نے اذلان سے کہا

اتھا۔۔۔ گردن ہلاتا وہ اندر کمرے میں آیا جہاں صائم سویا ہوا تھا۔۔۔

اسنے ارگرد دیکھا مگر موبائیل نہیں تھا۔

پھر وہ بڑی ہی مشکل کے ساتھ بیڈ پر چڑھا۔

بابا اداں شات تلاکیاں (بابا اذلان کے ساتھ چلاکیاں) وہ اسکے تکیہ کے نیچے سے موبائیل نکالاتا بولا۔

وہ اسکی وجہ سے موبائیل یوں چھپا کر رکھتا تھا۔ کیونکہ وہ سویا ہوتا تھا اور وہ اگر اس کا فنگر پرنٹ لگا کر لاک کھول لیتا تھا اور یہ سب وہ اتنی چلاکی اور آرام سے کرتا تھا کہ اسے خبر بھی نہیں ہوتی تھی۔

وہی موبائیل اٹھا کر وہ بیڈ سے نیچے اترا اور ایک سو تیس کی سپیڈ سے کمرے سے باہر نکلا تھا۔ کیونکہ صائم نے کڑوٹ بدلی تھی۔

اسکی یوں بھاگتے دیکھ کر اسنے چھٹ سے انکھیں کھولی اور پھر اپنے تکیہ کے نیچے ہاتھ ڈالا۔

لو ڈاکو ڈاکہ مار گیا۔ خود سے بڑبڑیاں۔



پھر آنکھیں دوبارہ سے موندی اب اس نے موبائیل واپس دینا نہیں تھا اس لئے فائدہ کوئی نہیں تھا اٹھنے کا۔۔۔

یہ لے ماما بلی متسل شے لایا ہے (یہ لے ماما بڑی مشکل سے لایا ہے)۔۔۔ اسے موبائیل پکڑاتا ہوا بولا۔۔۔

حیا نے صائم کے موبائیل سے مرتضیٰ کا نمبر اپنے موبائیل پر ڈائل کیا۔۔۔

ماما بابا فون۔۔۔ اذلان نے حیا کی گود میں رکھے صائم کے موبائیل کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

نہیں بابا ڈانٹے گے۔۔۔ حیا نے کہا

نہیں ڈانٹے تھولا شادیتھو دا پکا۔۔۔

اذلان نہیں میرا فون لے لینا بابا کا واپس رکھ کر اوں جہاں سے لایا ہے۔۔۔

نئی ماما اب میں فی داوں گا۔۔۔

کیوں؟؟

بابا اتھ دے ہیں متھے پتر لے گے (بابا اٹھ گے ہیں مجھے پکڑ لے گے)۔۔۔

جاو کچھ نہیں کہتے۔۔۔ حیا نے کہا

بابا پتو تجھ نہیں ہتے مدھے ہتے ہیں (بابا پکو کچھ نہیں کہتے مجھے کہتے ہیں)۔۔۔

حیا نے پاس بیٹھی صفیہ بیگم کو دیکھا جو مسکرائی۔۔۔

جاو نخرے نا دیکھاو۔۔۔ حیا نے اذلان سے کہا

اور بابا نے مدھے پترا تو میں اپ تا اول دادو تا کہاو دا۔۔۔ وہ کہتا موبائیل لے کر اندر گیا

بہت ہی چالاک ہے ماشاء اللہ۔۔۔ صفیہ بیگم نے کہا

اب اس کی کونسی کونسی چلاکیاں وہ صفیہ بیگم کو بتاتی۔۔۔

بہت آرام سے وہ اسکے سائڈ ٹیبل پر موبائیل رکھ رہا تھا مشن کامیاب بھی ہو گیا مگر وہ جیسے

ہی موبائیل رکھ کر بھاگنے لگا تھا صائم نے اسے پیچھے سے پکڑ کر اپنے اوپر بیٹھایا۔۔۔

ہاں بھئی کیوں لے کر گے تھے اپ ہمارا فون؟؟؟؟؟

بابا پکا دادو اول ماما نے کہا تھا بابا تا بائیل لاو۔۔۔

کیوں کہا تھا\_\_\_؟؟؟ اسکے بال سیدھے کرتے وہ بولا

وہ تھوپھو تو تال کلنی ہے\_\_\_

کیوں کال کرنی ہے\_\_\_؟؟؟؟

پتہ نئی\_\_\_ ہاتھ سے کہا

کیوں نہیں پتا\_\_\_ صائم اسے تنگ کرتا بولا

پتا نہیں\_\_\_ پھر سے کہا

کیوں نہیں پتا یہی پوچھ رہا ہوں نا\_\_\_

بابا میلا ہوم ورک کرنا ہے\_\_\_

اچھا پہلے کس کرو پھر جاو\_\_\_

پھل بائیل دے گے نا\_\_\_ اسکے گال پر جھوکتا وہ بولا

نہیں موبائیل بلکل بھی نہیں دوں گا\_\_\_

وہ پیچھے ہوا\_\_\_ پھل میں بھی تش نئی دوں دا

اچھا نا دو\_\_\_ صائم نے کہا

میں دو تش دوں گا\_\_\_ گیم ہاتھ سے نکلتی دیکھ کر افر زیادہ کی

اچھا دو\_\_\_

پہلے بائیل\_\_\_

پہلے کس پھر ہوم ورک پھر موبائیل\_\_\_ صائم بولا

پکا\_\_\_

ہاں پکا\_\_\_ صائم نے یقین دلایا

اذلان نے اسکے گال پر پیار کیا\_\_\_

چل اب بھاگ\_\_\_ صائم نے کہا

بائیل دوں گے\_\_\_ یاد دالایا

کون دے گا\_\_\_؟؟؟؟ اسے تنگ کیا

اپ دوں گے نا\_\_\_

کس نے کہا میں دوں گا\_\_\_

اللہ بہت گناہ دے گا بابا\_\_\_

اچھا تمہیں نہیں دے گا اللہ جب تم کارٹون دیکھو گے\_\_\_

میں تو بتہ ہوں اللہ پارے پارے پتوں دو گناہ نہیں دے تے (میں تو بچہ ہوں اللہ پیارے پیارے بچوں کو گناہ نہیں دیتا)\_\_\_

ہاں تو پیارا\_\_\_

میں لوں گا بائیل\_\_\_

دیکھتے ہیں\_\_\_ صائم نے کہا

میں داد کو بتاؤں گا\_\_\_ وہ کہتا باہر نکلا\_\_\_



وہ جانتا تھا باپ سے موبائیل نکلوانے کے طریقے۔

وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب اس کے سائڈ ٹیبل پر پڑا موبائیل بجا تھا۔

نمبر انجان تھا۔ یا اللہ کوئی نئی فٹیک نا ہو۔ اسنے دل میں دعا کی پھر اپنے پاس لیٹی نور کو دیکھا جو دنیا جہاں سے بے خبر سو رہی تھی۔

وہ ڈسٹرب نا ہو اس لئے وہ موبائیل لے کر ٹیرس پر چلا آیا۔

اسلام علیکم۔۔۔ کال اٹھائی تو دوسری طرف سلام کیا

وعلیکم اسلام کیسی ہیں انٹی اپ۔۔۔ وہ انکی آواز پہچان گیا تھا

الحمد للہ بیٹا تم سناؤں کیسے ہو؟؟؟؟

اللہ کا شکر۔۔۔

اور گھر میں سب کیسے ہیں۔؟؟؟؟ انہوں نے پوچھا

جی اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک ہیں۔

اچھا نور کہاں ہے کب سے کال کر رہی ہوں نہیں اٹھا رہی۔

وہ گھر پر ہی ہیں۔ اسنے بتایا

کال کیوں نہیں اٹھا رہی۔ ان کی آواز میں غصہ تھا یہ وہ جان گیا تھا۔

سوئی ہوئی ہیں اس لئے۔ اسنے بتایا

اب اسے کیا معلوم تھا اگے کیا ہوگا؟؟؟؟

یہ کونسا وقت ہے سونے کا۔ انہیں اگے اس پر غصہ تھا اب مزید زیادہ ہو گیا تھا۔

کچھ دن سے ہوسپٹل تھی اس وجہ سے۔ اسنے بتایا

اسے اٹھاؤں۔ انہوں نے کہا

وہ اسے نہیں اٹھاتا لیکن ان کا لہجہ بتا رہا تھا اج اسکی خیر نہیں ہے۔

وہ اس کی طرف آیا۔

نور حیا۔۔۔ اسے پکارا

لیکن کوئی جواب نہیں بلکہ وہ تو ہلی بھی نہیں

نور حیا اٹھے۔۔۔ کندھے سے پکڑ کر ہلایا

ہیمم۔۔۔ کڑوٹ لیتی بولی

اپکی امی کی کال ہے۔۔۔ اسنے بتایا

وہ ایک جھٹکے سے اٹھی۔

امی کی؟؟؟؟ اسنے پوچھا

اسنے گردن ہاں میں ہلائی۔

اسے موبائیل لیا۔

اسلام علیکم امی کیسی ہیں۔۔۔؟؟؟

وعلیکم اسلام یہ کیا حرکت ہے۔۔۔۔۔؟ اسے سلام کا جواب دیتی وہ بولی

کونسی امی؟؟؟؟؟ جانتی تھی مگر پھر بھی پوچھا

کوئی عقل شعور ہے تم میں؟؟؟؟؟

اس نے لاوڈ سپیکر ان کیا اور اسے اشارہ کیا کہ سنے یہ عزت ہے میری۔۔۔

کیوں امی؟؟؟؟؟

کیوں کی بچی یہ کیا حرکت کوئی وقت ہے یہ سونے کا دن کا ایک بج رہا ہے۔۔۔

امی نیند اپنی ہوئی تھی۔۔۔ اسنے کہا

نیند ائی ہوئی تھی بہت نیند اتی ہے تمہیں۔۔۔

امی دودن سے لگاتار ہسپتال تھی تھک گئی تھی اس لئے سو گئی۔۔۔

ہسپتال کس لئے گئی تھی؟؟؟؟؟

فاطمہ کی بہن کا ایکسڈنٹ ہو گیا تھا بھائی کو بتایا بھی تھا۔۔۔

اچھا اب کیسی ہے \_\_\_؟؟

بس ٹھیک ہے شکر ہے \_\_\_ اسنے کہا

اچھا ایندہ اب اس طرح نہیں سونا \_\_\_ وہ واپس اسی بات پر آئی

کس طرح؟؟؟

جس طرح منہ اٹھا کر ابھی ایک بجے سوئی ہوئی ہو اب کنواری نہیں ہو شوہر بھی ہے اب

سامنے صوفے پر پیٹھا مرتضیٰ مسکرایا \_\_\_

تو شوہر کو میں گود میں لے کر بیٹھ جاو کیا؟؟

تمیز سے بات کیا کرو مجازی خدا ہے تمہارا \_\_\_

اچھا اب بتائے اپکا مجازی خدا کہاں ہے؟؟؟؟ وہ اپنے ابو کا پوچھ رہی تھی

اگر نیند سے فرصت ملے تو پتہ چلے نا کہ ظہر کی نماز کا وقت ہے \_\_\_



اچھا!۔۔۔ اسنے سامنے لگی گھڑی میں ٹائم دیکھا۔۔۔

کہاں ہے تمہاری ساس ان سے بات کرواں۔۔۔

اچھا کرواتی ہوں پہلے اپ میری حیا سے بات کروادے۔۔۔ اب نیچے کیسے جائے گی ابھی۔۔۔

ادھر ہی حیا میں نے نماز پڑھنی ہے دو مجھے۔۔۔

امی وہ تو نیچے ہیں۔۔۔ اسنے ڈر کر بتایا

کون؟؟؟؟

انٹی۔۔۔

تو تم اوپر کیا کر رہی ہو؟؟؟؟

امی سو رہی تھی۔۔۔ پھر سے بتایا

اللہ نور تم میری عزت خاک میں ملا کر ہی رہنا کتنی بار کہا ہے نیچے ہی رہا کرو پھر اوپر اجاتی

ہو کیا رکھا اوپر^۔۔۔

وہ خاموشی سے سنتی رہی۔

سامنے بیٹھا مرتضیٰ اب ہنس رہا تھا اسے لگا کہ صرف وہی ہے جس کی حیات صاحب اتنی عزت کرتے ہیں لیکن اسکی بیگم کی عزت تو اسکی ساس زیادہ کرتی تھی۔

دل چاہتا ہے جوتے سے تمہاری پھینٹی لگاؤ بے عقل لڑکی۔ فون کے پار ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے ہی کرتی۔

امی اب تو نا کہے ایسا۔

کیا نا کہو ایسا ہاں اتنی بار بولا تھا سمجھایا تھا کہ اب کنواری نہیں رہو گی جو دل میں اے کرتی پھیرو اب زمرہ داریاں ہو گی مگر مجال ہے جو تمہارے کانوں میں جو بھی رینگے ہو۔ انہوں نے غصے سے کہا

امی میرے سر میں جوئیں ہیں ہی نہیں کانوں میں ریگتی کیسے؟؟ اسنے ہنس کر کہا اور پھر مرتضیٰ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسکے دیکھنے پر وہ نظریں ارد گرد گھما گیا

ہونیہ جواب دینا سیکھے کوئی سخت زہر لگتی ہیں وہ لڑکیاں جو چوبیس گھنٹے شوہروں کو لے کر کمروں میں گھسی رہتی ہیں۔ انہوں نے جل کر کہا

اس سے پہلے امی کچھ اور بولتی نور نے لاوڈ سپیکر بند کیا اب امی کا کیا بھروسہ کچھ بھی بول دیتی

سامنے بیٹھے مرتضیٰ کی اب بس ہوگی تھی اسے دیکھ کر وہ جلی تھی

اچھا امی نماز پڑھ کر نیچے جاؤں گی تو بات کروا دوں گی روٹھے سے انداز میں کہا

منہ سیدھا کر کے مجھ سے بات کیا کرو صفیہ بیگم اس کا لہجہ سمجھ گئی تھی

اچھا

یہ لو حیا سے بات کرو وہ حیا کو فون پکڑاتی اٹھی

اسلام علیکم کیسی ہو نور؟؟؟ حیا نے سلام کیا

وعلیکم اسلام کیسی ہو سکتی ہوں جہاں تمہاری ساس جیسی ماں ہو

یار امی کا بس بی بی شوٹ ہی رہتا خیر ہے چھوڑو

ہاں بس مجھے ہی دیکھ کر ہوتا بی بی شوٹ بیڈ کروان سے ٹیک لگائیں

اچھا یہ بتاؤں کیسے ہیں وہاں سب؟؟؟؟

ٹھیک ہیں۔۔۔

اور اسدرہ کیسی ہے اب؟؟؟

وہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔

تم کیسی ہو۔۔۔؟؟؟

امی کی ڈانٹ سن کر بندہ کیسا ہوتا ہے۔۔۔؟؟؟

اچھا! حیا مسکرائی۔۔۔ بھائی کیسے ہیں؟؟؟؟

ڈھیٹ ہیں۔۔۔ اسکی طرف دیکھتی بولی

کیا ہیں؟؟ حیا نے سننا نہیں تھا سہی سے

ٹھیک ہیں۔۔۔ پھر اسے عجیب طرح سے نظریں اٹھاتی بولی

تم بتاؤں کیسے ہیں وہاں سب؟؟؟؟

اللہ کا شکر ہے۔۔۔ حیا نے کہا

اذلان کیسا ہے؟؟؟

ٹھیک ہے۔۔۔

پاس ہے تو بات کروا دوں۔۔۔

ہاں یہ لو۔۔۔ اسے فون دیا

ہیلو تھوپو۔۔۔ فون کان سے لگاتے اذلان نے کہا

اسلام علیکم۔ پھوپھو کی جان۔۔۔ اسکی آواز سن کر وہ مسکرائی

اما اپ اگے شے بولو۔۔۔ وہ حیا کے کان سے فون لگاتا بولا

وہ اسلام علیکم اور وعلیکم اسلام سہی سے زبان سے ادا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

وعلیکما اسلام اذلان کی طرف سے۔۔۔ حیا نے کہا

کیشا ہے میرا بے بی۔۔۔؟؟؟ نور نے پوچھا



تھیت\_\_\_ تو تلی سی اواز میں ٹھیک کہا

میں جانتی ہوں میرا بے بی اور میرا ہی دونوں ہی ڈھیٹ یں\_\_\_ سامنے مرتضیٰ کو دیکھتی بولی

اج اپنی عزت کا غصہ مجھ پر اترے گا\_\_\_ مرتضیٰ نے سوچا

تھوپو اپ ہم تے دھر تب اے گی؟؟؟

پھوپھو ائی تھی نا اپ پھوپھو کا بے بی اے گا\_\_\_

میں او دا\_\_\_

اچھا جی یہ بتاؤں سکول میں کوئی فرینڈ بنا\_\_\_؟؟؟

نہیں\_\_\_ اداس ہو کر کہا

کیوں نہیں بنا\_\_\_؟؟؟

شب دندے بتے ہیں\_\_\_

ہاں میرا بیٹا تو بہت شریف ہے نا\_\_\_

فون کان سے لگائیں وہ ہاتھ منہ پر رکھ کر ہنسا

حیا بھی اسکے اس انداز پر ہنسی تھی

تھو پھو

جی پھوپھو کی جان

اُنی مش یو و شو مچ بہت پیار سے کہا

مس یو ٹو میرا بچہ

وہ اب پھر سے ہنسا

اپ تو پتا ہے نیکشت ویک شے میلے ایگام ہیں

اہو تو کیسی تیاری ہے میرے بیٹے کی؟؟؟

مدھے نہیں دینے ایگام

کیوں؟؟؟

اشے ہی اب مدھے جو تجھ اتا ہے تو وہ میں تیجر تو تیو بتاؤں۔۔۔

کیا مطلب؟؟ وہ اسکی بات سمجھ نہیں سکی

مطلب کہ دب تیجر پیپل بنائے دی تو شوال دے گی نا تو پھل دب میں ان شوال تے جواب

لیتھو دا تو تیجر تو پتہ لگ جائے گا کہ اس کا یہ دواب تھا۔۔۔

واہ بیٹا اپ کامیاب ہو زندگی میں ابھی سی اتنی اعلیٰ سوچ۔۔۔

جی تھپو۔۔۔ بڑے فخر سے کہا

اچھا بابا کہاں ہیں؟؟؟؟

وہ شارا جو (زو) بیچ تر شوئے ہوئے ہیں۔۔۔

اچھا تو جلدی سے جاو اور بابا کو کاٹی کاٹو اور کہو کے اٹھ کر نماز پڑھے ورنہ داد نے چھڑول

کرنی ہے۔۔۔ اسنے کہا

اوتے پھوپھو ابھی گیا۔۔۔ وہ موبائیل وہی صوفے پر پھینک کر اسکے کمرے میں بھاگا تھا۔۔۔

ایسے کام تو وہ بڑی خوشی سے کرتا تھا۔۔۔

ہیلو \_\_\_\_\_

اگے سے کوئی نہیں بولا \_\_\_\_\_

نور سمجھ گئی \_\_\_\_\_

پھر کال بند کر دی \_\_\_\_\_

ایسے ہوتے ہیں فرمانبردار بچے \_\_\_\_\_ اسنے مرتضیٰ سے کہا

بہت اچھی بات سیکھائی ہے بچے کو \_\_\_\_\_

بس اچھائی کو اگے ٹرانسفر کرنا ہی تو میری ذمہ داری ہے \_\_\_\_\_ بیڈ سے اٹھتی بولی

کہاں جارہے ہیں؟؟؟؟ اسے باہر جاتا دیکھ کر پوچھا

نماز پڑھنے \_\_\_\_\_ اسنے کہا

اچھا \_\_\_\_\_ کہتی بیڈ کی چادر سہی کی

نماز پڑھ کر نیچے اجائے گا ورنہ پتا ہے نا انٹی کو وہ لڑکی ذرا برابر بھی نہیں پسند جو شوہروں کو لے کر کمروں میں گھسی رہے۔۔۔ اسنے ہنس کر کہا

نکلے یہاں سے۔۔۔

سچ بہت کڑوا ہوتا ہے نا۔۔۔

اسنے کہا

میرے جملے اس سے بھی زیادہ کڑوا ہو سکتے ہیں اور ویسے بھی امی کو کیا معلوم ایسے شوق ان کے داماد صاحب کو زیادہ ہے۔۔۔

وہ اسکی بات پر مسکرایا۔۔۔

اچھا اجائے گا نیچے ہی۔۔۔ وہ کہتا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔۔۔

امی بھی نا دیکھے گی نا سنے گی بس ہر وقت ہی شروع ہو جاتی ہیں۔۔۔ اسنے کہا اور بیڈ کی چادر سہی کر کے واشروم چلی گئی۔۔۔



اپی کیوں ضد لگا رہی ہو گھر جانے کی۔؟؟؟ فاطمہ نے اس سے کہا جو گھر جانے کا کہہ رہی تھی

بس لگا رہی ہو نالے چلو مجھے گھر۔۔۔

اچھا پہلے یہ تو بتاؤں تم نے اس پولیس افسر اور سر کے ساتھ کیا بکواس کی ہے۔۔۔ اسے زاریاں نے تھوڑی سی ہی سہی مگر بتایا تھا اسکے بہن کے کرتوت وہ چچے کی شکل والا پولیس افسر چڑا سی بھی نا بھرتی کرو میں اسے اگر مجھ سے بیان لے گا۔۔۔ ناک چڑھا کر کہا

اپی شکلیں اللہ بناتا ہے اور دوسرا میں تمہارا اس سے رشتہ پکا نہیں کر رہی تھی بیان دینا تھا فالتو کی بک بک کیوں کی۔۔۔

ماں نا بنو میری چھوٹی ہو تو چھوٹی ہی رہو۔۔۔ غصے سے کہا

تم انسان ہو نا انسان بن جاو زلیل کر کے رکھ دیا ہے سر کے سامنے۔۔۔

ہونہہ آیا بڑا تمہرا سر۔۔۔

اپنی جانتی ہو اگر آج وہ یہ ایف راز والا معاملہ نہیں کرتے تو آج بہت کچھ ہو جاتا \_\_\_\_\_  
اسے اپنے لفظوں میں سمجھا دو فاطمہ کہ یہ معاملہ ختم کرے میں کیسی صورت بھی ان شگفتوں  
کو اپنا بیان نہیں

دوں گی اور نا ہی تھانے جاؤں گی \_\_\_\_\_  
اپنی اگر ایک بار جانا پڑا تو چلی جانا کوئی قیامت تو نہیں آئی گی \_\_\_\_\_  
اچھا تم اپنے سر سے کہنا اپنی بہن کو بھیجے تھانے \_\_\_\_\_  
اپنی اشال کہاں سے آگئی بیچ میں \_\_\_\_\_  
آگئی ہے نا اگر آج میری جگہ اسکی بہن ہوتی تو وہ کیسی صورت بھی تھانے جانے کا اسے نہیں  
کہتا کیونکہ وہ اسکی عزت ہے اور کوئی بھی مرد نہیں چاہتا کہ اسکی عزت تھانے کچھڑیوں کے  
چکر کاٹے \_\_\_\_\_

فاطمہ خاموشی سے اسے سنتی رہی اپنی جگہ وہ بھی ٹھیک ہی کہہ رہی تھی \_\_\_\_\_

فاطمہ میں تم اور ہر وہ کڑکی جس کے سر پر باپ بھائی کا سایہ نہیں وہ اس منافق دنیا کا سامنا نہیں کر سکتی اگر خدا نخواستہ کچھ ایسا ہو گیا میرے ساتھ تو صرف میں ہی زلیل و رسوا نہیں ہوگی بلکہ میرے ساتھ ہر اس لڑکی کے کردار پر انگلیاں اٹھے گی جس کے سر پر باپ بھائی نہیں ہوگے جو حلال رزق کی تلاش میں نکلے گی تم ابھی ان معاموں کو ہیں سمجھو گی۔۔۔

وہ ابھی بھی اسے سنتی رہی۔۔۔

فاطمہ تمہیں کیا لگتا ہے یہ جو کیس ہے یہ اسی طرح حل ہو جائے گا یہ پاکستان ہے یہاں انصاف اسے ہی ملتا جس کی جیب بھاری ہو۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے ہمارا لباس اچھا ہے ہمارا کھانا پینا اچھا ہے ہمارا اٹھنا بیٹھنا امیر لوگوں کے ساتھ ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم امیر ہیں فاطمہ اگر آج اللہ ناکرے اگر میری یا تمہاری کسی ایک بھی نوکری چلی گئی نا تو ہم کہی کے نہیں رہے گے۔۔۔

اب اس جاہل خان سے کہو مجھے اس کیس سے نکالے۔۔۔

کس سے کہو؟؟؟ فاطمہ نے نا سمجھی سے کہا

جلاد خان سے۔۔۔

یہ تم نے کیسے کیسے نام رکھے ہیں سر کے؟؟؟

ویسے ہی جو اس پر سوٹ کرتے ہیں۔۔۔

نکمی۔۔۔ فاطمہ نے کہا

تھوڑی دیر وہ لوگ باتیں کرتی رہی تھی پھر ضرار آیا تھا اس کا حال پوچھنے۔۔۔

اسلام علیکم کیسی ہیں؟؟؟

وعلیکم اسلام پہلے کی طرح ہی ہوں زراہ سی بھی نہیں بدلی۔۔۔ سدرہ نے کہا

وہ اسکی بات پر مسکرایا۔۔۔

دانت مت نکالو مجھے ڈسچارج پیپر بنا کر دو۔۔۔ اسے ہستا دیکھ کر اسنے کہا

ابھی اپکی حالت نہیں ہے گھر جانے کی۔۔۔

میرئی حالت یے یا نہیں بس تم بنا کر دو۔۔۔

میں کیسے بنا کر دے سکتا ہوں جب اپکی کنڈیشن ہی نہیں ہے۔۔۔

بنا کر دوں مجھے \_\_ حکم دیا

کیسے \_\_؟؟؟

ان ہاتھوں سے \_\_

کل تک اپ ہی رہے تھوڑی طبعیت بہتر ہوگی تو ہم اپکو ڈسچارج کر دے گے \_\_

تم سب میرے ماں باپ کیوں بن گے ہو میری زندگی ہے بس مجھے نہیں رہنا یہاں تو کیوں  
نیں بخش رہے مجھے جانے دو \_\_

ضرار نے سامے بیٹھی فاطمہ کو دیکھا \_\_

پھر اسے دیکھا \_\_

ڈاکٹر اسد سے کہو \_\_ وہ کہتا باہر نکل گیا

ہونیہ اسے لڑکیاں تارنے سے فرصت نہیں ملتی مجھے ڈسچارج خاک کرے ہا \_\_ سدرہ  
نے کہا

اپی کیوں تم سب کے پیچھے پڑی ہو \_\_ فاطمہ نے کہا



تم نا اس سے دس میل دور رہنا ایک نمبر کا لو فر ہے۔۔۔ اسنے فاطمہ سے کہا  
اللہ کو مانو اپنی۔۔۔

جس نظر سے تمہیں وہ دیکھ رہا تھا میرا دل چاہ منہ نوچ لو۔۔۔

اففف اپنی تمہارے دماغ میں پتا نہیں کونسا کیڑا ہے۔۔۔

سدرہ نے اسے گھورا۔۔۔

پھر آنکھیں موند کر تکیہ پر سر رکھا۔۔۔

زراہ سی بات کرتی تھی بہت شدید سر میں درد ہوتا تھا۔۔۔

بھائی اج ہم ان لڑکی والوں کے گھر جائے گے۔۔۔ اشال نے زاریاں سے کہا

اچھا۔۔۔ ورق پلٹتا وہ معصروف سے انداز میں بولا

بھائی اپ سیریس ہیں نا۔۔۔ وہ کیسے یقین کر لیتی کہ اتنی اسانی سے کیسے وہ مان گیا۔۔۔

نہیں۔۔۔ وہی معصوف سا انداز

بھائی کیا مطلب؟؟؟؟

میں اس سے پیار بھرے دعوے نہیں کر رہا جو اسکے ساتھ سیرس ہوں۔۔۔

پھر بھی بھائی۔۔۔

پھر بھی کیا؟؟؟؟ ائیر و اچکا کر پوچھا

کیا اب اسے خوش و سکون سے رکھ سکے گے نا؟؟؟؟

مجھے نہیں معلوم۔۔۔ پھر سے فائیل میں معصوف ہو گیا

بھائی پلیز اسے خوش رکھے گا۔۔۔

کوشش کروں گا۔۔۔

وعدہ کرے۔۔۔

میں وعدے نہیں کرتا۔۔۔

لیکن یقین تو دلائے ناکہ اپ اسے خوش رکھے گے تاکہ میں بلا کیسی جھجھاک سے انہیں کہ سکوں کہ ان کی بیٹی میرے بھائی کے ساتھ خوش رہے گی۔

انہیں بتانا اشال کے وہ زاریان خان سے کیسی قسم کی بھی امیدنا رکھے اگر ان کی بیٹی میرے ساتھ سہی رہی تو ڈیفینٹلی میں بھی سہی رہوں گا۔

اشال نے اسے دیکھا۔

بھائی میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے کیسی لڑکی کی زندگی برباد ہو۔

میں بھی نہیں چاہتا۔

تو بھائی اپ جوش رکھے گے نا اسے؟؟؟ پھر سے پوچھا

میرا جواب وہی ہے اشال۔

بھائی میرا سر مت جھکائے گا۔

تم سر جھکانا ہی نہیں۔

بھائی۔

اشال یہ افیس ہے گھر نہیں یہاں افیشل ورک کیا کرو میرج بیورہ مت کھولو۔۔۔

بھائی میں آج جاؤں گی تو شادی کی ڈیٹ فکس کر کے ہی آؤں گی۔۔۔

اچھا کرانا۔۔۔

کونسی ڈیٹ رکھو۔۔۔

اس مہینے کی بتش رکھ لو فری ہوگا میں اس دن۔۔۔ فائیل میں دیکھتے معصوف انداز میں کہا

اچھا سہی ہے جب آپ ایزی ہو۔۔۔ اس نے گردن ہاں میں ہلائی

میں اسی دن فری ہوں گا اس کے علاوہ کیسی بھی ڈیٹ میں شادی رکھو گی تو میں بزی ہوں گا۔۔۔

اسنے اس کے دوبارہ بات دھرانے میں عجیب طرح سے دیکھا۔۔۔ پھر اسکی بات پر غور کیا۔۔۔

اللہ بھائی انتہائی کوئی وہ ہیں۔۔۔ بات سمجھانے کے بعد اسنے کہا

تو تم سوچ سمجھ کر بات کیا کرو اور سننا کرو۔

جہاں اپ جیسے بھائی ہو وہاں بہینو کو کیسی چیز کا دیہان نہیں رہتا۔

اور جہاں تمہاری جیسی بہنیں ہو وہاں بھائی صرف ان کی موٹر کی طرح چلتی زبان ہی دیکھ سکتے ہیں خاموشی سے اپنا کام کرو اور مجھے بھی کرنے دو۔

اشال نے منہ بنایا۔

اور پھر اپنے کام میں معصروف ہوگی اور زاریان اپنے کام میں۔

ایک خاموشی سی چھا گئی تھی۔ طوفان سے پہلے کی خاموشی۔

بیٹا آج میں نے شام کو اشال کے ساتھ زاریان کے لئے کہی جانا ہے۔ نورین بیگم نے ان دونوں کو بتایا۔

زاریان کے لئے کہاں جانا ہے ماما۔؟؟؟؟ مر تضحیٰ نے پوچھا

اس کا رشتہ لے کر۔ نورین بیگم نے بتایا



اس کا رشتہ؟؟؟ وہ حیران ہوا

اسنے تو ایسی کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

ہاں اس کا رشتہ کیا تمہیں نہیں بتایا اس نے۔۔۔؟؟؟ نورین بیگم نے ہو چھا

وہ جانتی تھی کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں چھپاتے تھے۔۔۔

ہاں بتایا تھا یاد آیا مجھے ابھی۔۔۔ وہ چھوٹ بول رہا

وہ دوستی کا بھرم نہیں توڑنا چاہتا تھا اس لئے جھوٹ بول دیا۔۔۔

میں تب ہی کہو کہ تم اس بات سے کیسے لاعلم ہو۔۔۔ نورین بیگم نے کہا

وہ جواباً بس ہلکا سا مسکرایا۔۔۔ آج دل بہت دکھ سا گیا تھا۔۔۔

بہت دکھ سا ہوتا ہے جب دوست انجان بن جائے۔۔۔

آج ایسا ہی دکھ اسے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے ناکہ وہ بھول گیا ہو؟؟؟؟؟ دل کیسی صورت بھی اسے بدگماں نہیں ہو رہا تھا

کیوں بھول گیا آخر دودن ساتھ بھی رہے پھر بھی بھول گیا۔۔۔ دماغ نے کہا

یہ ایک عجیب سی جنگ چھیڑی تھی اسکے دماغ اور دل کے درمیاں۔۔۔

اج حیات صاحب بھی لیٹ ایے گے۔۔۔ نورین بیگم نے بتایا

کیوں خیریت۔۔۔؟؟؟ نور نے پوچھا

ہاں اج انکی کوئی افیشل پارٹی ہے وہی جائے گے۔۔۔

اچھا سہی۔۔۔ نور نے گردن اثبات میں ہلایا۔۔۔

صائم۔۔۔ حیا نے اسے پکارا جو کوئی کتاب ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا۔۔۔

صائم یہ میری گناہگار آنکھیں اج کیا دیکھ رہی؟؟؟؟؟ وہ حیرانی سے بول رہی تھی

کیوں کیا دیکھ لیا۔

اپکے ہاتھ میں موبائیل کے بجائے کتاب \_\_\_\_\_؟؟؟؟

تو کیا میں کتاب نہیں پڑھ سکتا۔

اسنے گردن نفی میں ہلائی۔

یہ ہاتھ پر کیا ہوا ہے؟؟ حیا نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

تمہارے بیٹے کا کارنامہ ہے۔

کیوں اذلان نے کیا کیا؟؟؟؟

دیکھو کیا کیا ہے؟۔

یہ دانت کے نشان ہیں صائم۔ اسنے غور سے دیکھا

جی۔

اسنے چکی کاٹی ہے کیا؟؟؟؟

جی وہ بھی اپنی تھپھو کے کہنے پر \_\_\_\_\_

نور کے کہنے پر؟؟؟

جی یہ کارنامہ سر انجام دے کر بھاگ رہا تھا کہ پکڑ لیا اور پکڑ جانے کے بعد چوہے کی طرح اتنی معصومیات سے کہا کہ تھپھو جانی نے کہا تھا کہ بابا کو کاٹی کاٹو اور نماز کے لئے اٹھاؤ \_\_\_\_\_ صائم نے بتایا

حیا ہنسی \_\_\_\_\_ ایڈیا بہت اچھا دیا ہے نور نے اپکو ایسے ہی اٹھانا چاہئے \_\_\_\_\_ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے دبائی بولی \_\_\_\_\_ €

صائم نے اسے دیکھا پھر کتاب میں معصوف ہو گیا \_\_\_\_\_

صائم دبئی کا کیا بنا \_\_\_\_\_؟؟؟؟ حیا نے پوچھا

بس نیکسٹ منتھ تک کچھ بن جائے گا \_\_\_\_\_

اچھا سہی \_\_\_\_\_

میرا ہاتھ چھوڑو پھر تمہارے بیٹے کو بری باتیں لگتی ہیں یہ \_\_\_\_\_

حیا نے اس کا ہاتھ چھوڑا۔

کاش اتنے اپ مجھ سے ڈرتے۔ حیا نے کہا

صائم نے اسے دیکھا۔

تم چڑیل ہو جو میں تم سے ڈرو۔

تو کیا میرا بیٹا جن ہے جس سے اپ ڈرتے ہیں۔

اسے بھی اوپر کی کوئی بلا ہے۔

حیا مسکرائی۔

باہر آکر بیٹھے امی ابو کے ساتھ۔

ابو اگے۔؟؟؟؟ صائم نے ہو چھا

وہ۔ باہر کیسی کام سے گے تھے۔

جی اگے ہیں۔



اچھا چلو میں ارہا ہوں۔۔۔

حیا اٹھ کر باہر چلی گئی تھی پیچھے وہ بھی اٹھ کر باہر نکل آیا۔۔۔

یار کہاں جاؤں گے تم اب؟؟؟ حاشر نے ذلقرنین سے پوچھا  
یار اپنا فلیٹ ہے وہی چلا جاؤں گا۔۔۔ کندھے پر لٹکے بیگ کو سہی کرتا بولا  
میرے گھر چلو دودن کی تو بات ہے۔۔۔  
نہیں یار۔۔۔

کیوں نہیں یار چلو کچھ نہیں ہوتا۔۔۔  
یار میں فلیٹ میں ٹھیک ہوں ویسے بھی بہت ٹائم ہو گیا وہ کھولا نہیں ہے اسی بہانے اسکی  
صفائی وغیرہ بھی کروا دوں گا۔۔۔

کروا لینا بلکہ میں کروا دوں گا تم ابھی چلو میرے ساتھ ڈرنوار اگیا ہے۔۔۔

ذقرنین نے اسے دیکھا۔

چلو۔ اسنے چلنے کا اشارہ کیا

وہ بغیر کچھ کہے اسکے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا۔

ہم پٹھان ہیں مہمان نوازی میں سب سے اعلیٰ ہیں تمہیں وہاں کیسی بھی چیز کی کمی نہیں ہوگی۔ حاشر نے کہا

اچھا خان بہت شکریہ تمہارا۔ اسنے مسکرا کر کہا

اسکے کہنے پر حاشر مسکرایا۔

پچھلے ہفتے ذقرنین اور اسکے دو دوست دوسرے اے تھے پاکستان اپنی ٹیم کے ساتھ۔

اس مرتبہ ذقرنین نے نہیں انا تھا مگر ایک ڈاکٹر جس نے انا تھا اسکی والدہ فوت ہوگی تھی جس وجہ سے وہ نہیں اسکا۔ ٹیم نے بہت سے ڈاکٹر سے کہا کہ چلے ہمارے ساتھ کوئی نہیں مانا پاکستان انے کے لئے جو اے تھے وہ جانتے تھے پاکستان کے حالت اس وجہ سے کوئی

راضی نہیں ہوا اس میں ذلقرنین راضی ہو گیا اب تو ویسے بھی دل تو پاکستان میں ہی دھڑکتا تھا \_\_\_\_\_

انٹی اپ ریڈی ہیں نا؟؟؟ کلائی میں برسلیٹ پہنتی کاندھوں کے درمیاں فون رکھا رکھتی اور نورین بیگم سے تیاری کا پوچھ رہی تھی \_\_\_\_\_

ہاں بیٹا میں تو تیار ہی ہوں \_\_\_\_\_

اوکے بس میں دس منٹ تک گھر سے نکل رہی ہوں پھر خان بابا اور میں اچکو گھر سے پک کر لے گے \_\_\_\_\_

اچھا \_\_\_\_\_

اوکے اللہ حافظ \_\_\_\_\_

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ انہوں نے فون بند کیا \_\_\_\_\_

نورین بیگم نے نوٹ کیا تھا اج اشال کی آواز میں خوشی جھلک رہی تھی اج بہت عرصے بعد وہ یوں بول رہی تھی۔۔۔

اسکے تکیہ کے پاس رکھا فون کب سے بج رہا تھا اور وہ بہت غور سے سکرین میں چمکتے نمبر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

پھر سامنے صوفے پر لیٹی فاطمہ کو دیکھا جو گدھے بیچ کر سوئی ہوئی تھی۔۔۔

کوبی حوش نہیں اس لڑکی کو کب سے فون بج رہا ہے۔۔۔

سدرہ نے کہا

پھر مسلسل بجتے فون کو اٹھایا

اسلام علیکم فاطمہ کہاں ہیں اپ بہت دیر سے کال کر رہا ہوں۔۔۔؟؟؟ کال اٹھاتے ہی ساتھ ہی زاریاں نے کہا

و عیلم اسلام جب اگلا بندہ کال نا اٹھا رہا ہو تو واپس کال نہیں کرتے مگر تم تو ڈھیٹھوں کی طرح کرتے ہی جا رہے ہو۔

زاریان نے اپنا دائیاں پاتھ اپنی پیشانی پر مارا کم از کام ابھی وہ وقت نہیں تھا جو وہ اسکی بکواس سنتا

فاطمہ کہاں ہے؟؟ اسی بات کو نظر انداز کرتا بولا

کیوں کیا چاہئے؟؟؟

سدرہ اس وقت میں بہت معصروف ہوں پلیر فاطمے سے بات کرواں۔

میری بہن ایک ہفتہ کی چھٹی پر ہے اس ایک ہفتے میں بھی تم اسے سکون نہیں کرنے دے سکتے۔؟؟؟

جہاں جس گھر میں جس کی زندگی میں تم جیسی عورت ہو تو اسکی زندگی برباد ہی ہے۔

عورت ہوگے تم سمجھے۔

بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے میرے ساتھ فاطمہ کو فون دو۔



نہیں دیتی۔

سدرہ فاطمہ کو فون دو۔۔۔ سختی سے کہا

نہیں دیتی۔

اوکے اب اگے جو ہوگا پھر اسکہ ذمہ دار تمہاری یہ زبان ہوگی سمجھی۔۔۔ غصے سے کہتا  
کال بند کردی۔

یا اللہ کونسی ایسی خطا ہوگئی مجھ سے جس کی سزا میں یہ لڑکی گلے پڑگئی۔۔۔  
اللہ سے کہا

وہ افیس تھا ابھی دس منٹ بعد اسکی میٹینگ تھی اور اس میٹینگ کی سب معلومات فطمہ دیکھ  
رہہ تھی اسے تو ابھی کچھ نہیں پتا تھا کہ کیا کرے گا۔۔۔ البتہ سدرہ سے بات کر کے دماغ  
ضرور خراب ہو گیا تھا۔

ہائے اللہ یہ جلا د خان واقعی کچھ نا کردے۔۔۔ وہ موبائیل وہی پر رکھتی بولی

ہونیہ کیا کرے گا کرے تو سہہ منہ نا نوچ کو۔۔۔

خود سے کہا

کچھ نہیں کرے گا اچھا ہے وہ عورت کے ساتھ کچھ نہیں کرے عورتوں کا بہت احترام کرتا ہے وہ \_\_\_ دل کو تسلی دی

اپی کون تھا؟؟؟؟ انکھیں موندی فاطمہ نے پوچھا

کون تھا دل چاہتا یہاں سے جوتا پھینکو تمہیں \_\_\_ اس کا غصہ فاطمہ پر اتارا

ہیں کیوں میں نے اب کیا کر دیا؟؟؟ کرنٹ کھا کر اٹھی تھی

بیچاری سوئی ہوئی تھی اسے کیا معلوم کیا ہوا ہوگا

کیا کیا تم کچھ نہیں کرتی نا اسی بات کا افسوس ہے کب سے وہ زاریاں کال کر رہا تھا کھوتے بیچ کر سوئی ہوئی تھی \_\_\_

ہائے اپی اج تو سر کی میٹینگ تھی اور اب فائیل وغیرہ میرے پاس ہیں اللہ سر نے نہیں چھوڑنا اب \_\_\_

فورا سے اٹھ کر اسکے تکیہ کے پاس سے فون اٹھایا \_\_\_

پھر اس کا نمبر ڈائل کیا

ایک دو بیل کے بعد اسنے کال اٹھائی

اسلام علیکم سر۔

وعلیکم اسلام۔ سختی سے کہا

سو سوری سر میں بڑی تھی کہی اس لئے کال نہیں اٹھا سکی۔

اپ نے نہیں اٹھائی البتہ اپکی بہن نے کال اٹھا کر اچھا خاصا دماغ خراب کر دیا ہے۔

اسکی بات سن کر فاطمہ نے بیڈ پر لیٹی سدرہ کو دیکھا۔

سوری سر۔ ایستہ سے شرمندگی سے کہا

فائیلز وغیرہ کہاں پر ہیں فاطمہ۔؟؟؟؟ اسکی بات نظر انداز کی

سر وہ میں نے میم افشاں کے پاس رکھوائی تھی کمپیٹ ہیں اپ ایک مرتبہ دیکھ لے۔

اوکے۔ کہتا کال بند کر دی۔

اپی کیوں تم ذلیل کر کے رکھ دیتی ہو مجھے سر کے سامنے۔

تو تم کیوں ذلیل ہوتی ہو اسکے سامنے۔ کدھے اچکا کر لا پرواہی سے کہا

اللہ پوچھے تمہیں اپی۔

اللہ تو سب کو پوچھے گا۔

سر نا انتہائی غصے میں تھے صرف تمہاری وجہ سے ضرور کچھ الٹا سیدھا بولا ہو گا تم نے انہیں۔

زیادہ میری ماں نا بنو وہ بہن نہیں ہے تمہاری میں بہن ہو سمجھی۔

بس اسی بات کا ہی تو افسوس ہے۔

ایک منٹ میں یہاں سے دفاع ہو جاو۔

اپی یہ گھر نہیں ہے جہاں میں تمہارے کمرے سے دفاع ہو جاو ہسپتال ہے۔

پھر منہ بند کر کے وہاں بیٹھ جاو ورنہ گھر جاؤں مجھے نہیں ضرورت کیسی کی بھی۔

اللہ اپی اللہ تمہیں ہدایت دے۔۔۔

مجھ سے زیادہ تمہیں اور تمہارے سر جاہل جلا د خان کو ہدایت کی ضرورت ہے۔۔۔

اپی ہدایت کی ضرورت سب کو ہوتی ہے۔۔۔

فاطمہ خاموشی سے وہاں بیٹھ جاو۔۔۔

فاطمہ اسے افسوس سے دیکھتی وہاں سامنے لگے صوفے پر بیٹھ گئی

دل بہت پریشان سا ہو گیا تھا پتا نہیں سر کیا سوچ رہے ہو گے میرے بارے میں اللہ پلینز  
سارا کام سہی ہو بس۔۔۔ دل میں دعا کی

سنیں۔۔۔ اشال نے اپنے ساتھ بیٹھی ایک لڑکی سے کہا

جی۔۔۔

میں نے بھائی کو کال کرنی ہے۔۔۔ اسنے کہا



ہاں ہاں کر لے باجی مگر یہاں سنگنل نہیں اتا باغیچے میں اتا ہے سنگنل تم کو وہاں جانا پڑے گا۔۔۔ وہ لڑکی اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو میں بولی

اچھا تم میرے ساتھ وہاں چلو۔۔۔

اڑے نہیں مارا ہمارا لالہ ہمارا چٹنی بنادے گا اگر ہم اس طرف گیا تو۔۔۔ خوف سے کہا کیوں؟؟؟؟

ماڑا وہاں پر ہمارے لالہ کا دوست آیا ہے ہم کو جانے کا اجازت نہیں۔۔۔

اچھا میں خود ہی چلو جاؤں گی تمہارے لالہ کا دوست ادم خور تو نہیں ہوگا جو بندیاں کھا جائے۔۔۔

ماڑا تمہارا لالہ تم کو کچھ نہیں کہے گا۔۔۔؟؟؟

میرا لالہ ایسا نہیں۔۔۔

اچھا پھر تو امنہ باجی بڑی ہی خوش قسمت ہوگی۔۔۔

ہاں تمہاری باجی بہت خوش قسمت ہے جیسے میرا بھائی مل رہا ہے۔۔۔ اس نے فخر سے کہا

اچھا میں جارہی ہوں۔

ماڑا دیکھ لو۔

دیکھا ہوا ہے۔ وہ کہتی صوفے سے اٹھی۔

نورین بیگم اسے اٹھتا دیکھ کر حیران ہوئی۔

ایک کال کر کے ارہی ہوں۔ ان سے کہا

انہوں نے گردن ہلای اور پھر سے پاس بیٹھی ایک خاتون کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی

وہ باہر اسی طرف آئی جو جگہ اس لڑکی نے بتائی تھی۔

پھر زاریان کا نمبر ڈائل کیا۔

اسلام علیکم۔ اشال نے نے سلام کیا

وعلیکم اسلام۔

بھایاں یہ لوگ اس منتھ کی پچیس تاریخ بتا رہے ہیں۔۔۔

ہیمم۔۔۔

ہیمم کیا بتایے کیا کہو؟؟؟؟

ٹھیک ہے۔۔۔

فکس کر اوں۔۔۔

ہاں کر او۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے اللہ حافظ بس سہرا باندھنے کی تیاری کرے۔۔۔

ہیمم۔۔۔ وہ بس اتنا ہی بولا اور کال بند کردی۔۔۔

اشال فون بند کر کے موڑی ہی تھی کہ اسکی سانس اٹکی تھی۔۔۔

کرسی کی پشت سے اس نے ٹیک لگائی۔۔۔

دائیں ہاتھ سے پکڑا پین اس نے ٹیبل پر رکھا

انکھیں موندی

پھر ایک احساس کے تحت اسے انکھیں کھولی پھر سامنے اس چئیر کو دیکھا جہاں ایک وقت میں وہ بیٹھتی تھی کام کرتی تھی نقاب کے اندر سے کھاتی تھی پھر خالی پیکٹ اپنے بیگ میں رکھتی تھی فاطمہ سے باتیں کرتی تھی ہستی تھی وہ اسکی ہستی انکھیں پڑھ لیتا تھا وہ اسکی پریشان نگاہوں کو بھی پہچان لیتا تھا وہ اس کی تھکاوٹ کو بھی محسوس کر لیتا تھا

مگر آج نا ہی تو وہ وہاں تھی اور نا ہی زاریان خان اب وہ رہا تھا

پھر سے انکھیں موندی

وہ نہیں جانتا تھا کہ اب اگے کیا ہوگا زندگی کس موڑ پر لے کر جائے گی کچھ نہیں معلوم تھا

وہ بس ایک ایسی ٹرین کا مسافر بنے والا تھا جس کی منزل اسے نہیں معلوم تھی

اس کی روکی سانس بحال ہوئی تھی۔

ذقرنین نے اسے دیکھا جو اس کے قریب تھی وہ چند قدم پیچھے ہوا۔

پھر اس کا چہرہ دیکھا جو انتہائی لال ہو رہا تھا۔

ایم سوری میں نے اپ کو نہیں دیکھا تھا۔ شرمندگی سے ذقرنین نے کہا

اس نے جھکی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

پھر بغیر اسے کچھ کہے وہ اندر کی جانب چل ائی۔

اس کا دل بہت بڑی طرح سے دھڑک رہا تھا۔

اج سے پہلے کبھی بھی اس طرح نہیں ہوا تھا مگر اج یوں اس کا اچانک سامنے اجانا بہت عجیب

سا لگا تھا۔

وہ تو اسے سہی سے جانتی بھی نہیں تھی مگر پھر بھی اس کی نزدیکی اس کا دل بہت بڑی طرح

سے دھڑکا گئی تھی۔

لگتا ہے اب مرتضیٰ سے سیریس ہو کر بات کرنی ہوگی۔



یہ محترمہ دل میں زیادہ ہی سوار ہو گئی ہیں۔۔۔ اسنے دل میں سوچا اور مسکرا گیا

وہ خود یہاں اپنی ماں کو کال کرنے کے لئے آیا تھا اسے وہاں دیکھ کر اسکی طرف آیا ہی تھا کہ وہ پیچھے کی جانب موڑی تھی۔۔۔

وہ اس کے بے حد قریب تو نہیں تھی مگر فاصلہ بہت کم تھا ان کے درمیان۔۔۔

اسے لگا کہ وہ خود ہی پیچھے ہو جائے گی مگر وہ تو سانس روکے نظریں جھکائیں زمین پر ایک ہی جگہ جم سی گئی تھی۔۔۔

اس لئے وہ خود ہی پیچھے ہو گیا تھا۔۔۔

کیا ہوا تم نے کال کر لیا؟؟؟؟؟ اسے واپس وہاں آکر بیٹھتا دیکھ کر وہی لڑکی بولی

مجھے پانی ملے گا۔۔۔؟؟؟ اس کے سوال کو نظر انداز کرتی وہ بولی

ہم لاتا ہے۔۔۔ وہ وہاں سے اٹھتی ہوئی بولی

اس نے ڈرائنگ روم میں بیٹھے سب افراد کو دیکھا وہاں ایک بھی مرد نا تھا۔۔۔

شکر ہے۔۔۔ اسنے دل میں کہا

یہ یہاں کیا کر رہا تھا؟؟؟؟ خود سے پوچھا

کیا یہ تھا دوست ؟؟؟؟

اللہ میرے دل کو قابو کرے۔۔۔ اپنی تیز چلتی دھڑکن پر ہاتھ رکھ کر اسنے دل میں کہا

یہ لو پانی۔۔۔ وہ لڑکی اسے پانی پکڑاتی ہوئی بولی

شکریہ۔۔۔ اسنے گلاس ہاتھ سے لیا اور پانی پیا

تم ٹھیک ہونا۔۔۔؟؟؟؟

ہاں ٹھیک ہو۔۔۔ اشال نے کہا

تمہارا بھائی سے بات ہو گیا ؟؟؟؟

جی ہو گئی ہے بات۔۔۔

اس لڑکی نے گردن ہاں میں ہلائی۔۔۔

تم نے مجھے ابھی تک اپنا نام نہیں بتایا۔۔۔؟؟؟؟ اشال نے اس لڑکی سے کہا

ارے ماڑا ہم کو یاد ہی نہیں رہا ہمارا نام ایمان فاطمہ ہے۔۔۔

اچھا ماشاء اللہ بہت پیارا نام ہے۔۔۔ اشال اپنا دل بھلانے کے لئے اس سے باتیں کرنے لگی

کونسی کلاس میں ہو؟؟؟؟ اشال نے پوچھا

ماڑا ہم نے اور باجی نے تو بس دس پڑھی ہیں مگر ہمارا بھائی ڈاکٹر ہے امریکہ میں آج آیا ہے

اپنی ٹیم کے ساتھ۔۔۔ اسنے اپنے بھائی کے بارے میں بہت فخر سے بتایا

بہنیں ایسی ہی تو ہوتی ہیں اپنے بھائیوں کی کامیابیاں فخر سے سب کو بتانے والی

خود چاہیے وہ کامیاب ہو یا نا۔۔۔

تمہارا بھائی اتنا پڑھا لکھا ہے امریکہ میں ڈاکٹر بھی ہے تو پھر تم لوگوں نے کیوں نہیں

پڑھا۔۔۔؟؟؟؟ اشال کو حیرانی ہوئی تھی

بس ماڑا ہمارے خاندان میں شک کا بیماری ہے۔۔۔

اچھا چلو کوئی بات نہیں۔۔۔ اشال نے کہا

تم نے کتنا پڑھا ہے؟؟؟

میں نے انگلش لیٹرچر میں ماسٹر کیا ہے۔۔۔ اشال نے بتایا

اچھا۔۔۔ اس سے سمجھ تو اپی نہیں تھی کہ انگلش لیٹرچر میں ماسٹر کیا ہوتا ہے۔۔۔

وہ دونوں ایسی ہی چھوڑی چھوٹی باتیں ایک دوسرے سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

اشال کے دل سے تو وہ منظر نکل گیا تھا مگر دماغ سے ابھی تک نہیں نکلا تھا۔۔۔

باجی! آج رات کے کھانے میں کیا بناؤں؟؟؟؟ کوثر نے نور سے پوچھا

ہیمم! آپ چھوڑے آج رات کا کھانا میں بناؤں گی۔۔۔ اسنے سوچ کر کہا

اڑے نہیں باجی بیگم صاحبہ! اگر بہت ناراض ہوگی اپنے تو ابھی میٹھا بھی نہیں بنایا۔۔۔ وہ اس

معاملے میں نورین بیگم سے بہت ڈرتی تھی

تو کوئی بات نہیں میں کچھ پھینکا بنا لوں گی آج۔۔۔ نور نے کہا

باجی! دیکھ لو بیگم صاحبہ غصہ ہوگی۔۔۔

کچھ نہیں کہے گی وہ اپکو اپ گھر جائے۔۔۔

اچھا باجی اج ویسے بھی میرے بھانجے کا بیٹا ہوا ہے اسکی طرف جانا تھا۔۔۔ اسنے تو شکر ادا کیا تھا

تو پھر ٹھیک ہے اپ جائے۔۔۔

ٹھیک ہے باجی۔۔۔

اچھا یہاں روکے دوںٹ میں آئی۔۔۔ وہ اسے وہی کھڑا کر کے اوپر اپنے کمرے میں آئی

پھر اپنے پرس میں سے پیسے نکالے اور نیچے اپنی

یہ لے یہ میری طرف سے بچے کے لئے کچھ لے جائے گا۔۔۔ اسے پیسے پکڑاتی بولی

بہت شکریہ باجی۔۔۔

وہ مسکرائی کوئی بات نہیں۔۔۔

کوثر پیسے لے کر باہر نکلی



ہونیہ پانچ ہزار کا گفٹ لے کر جاؤں گی پچاس والی سیل پر جاؤں گی کوئی دو پچاس پچاس والے کھلونے لے لو گی ایسے باجی بھی خوش اللہ بھی خوش اور میں بھی خوش۔۔۔ پیسے دوپٹے کے پلو سے باندھتی ہوئی وہ خود سے بولی

وہ نہیں جاتی تھی ایسے صرف وہی خوش ہو سکتی تھی۔۔۔

کچھ لوگ انکھیں اس لیے بھی بند کر دیتے ہیں کہ وہ جانتے ہوتے ہیں کہ اس کام سے اللہ ناراض ہوتا ہے مگر پھر بھی اپنے نفس کے پیچھے چل کر وہ لوگ خود کو دھوکہ دے دیتے ہیں۔۔۔

رات کے کھانے میں کیا کھائے گے اپ؟؟؟؟؟ اپنے ساتھ بیٹھے مرتضیٰ سے پوچھا کچھ بھی۔۔۔

اج کوثر یہاں نہیں ہیں میں نے ہی بنانا ہے بتائے کیا کھایے گے؟؟؟؟؟

اپ بنائے گی؟؟؟؟؟ حیرانی سے پوچھا

شوہر صاحب جس گھر سے اپ مجھے بیاہ کر لائے ہیں نا وہاں کی رانی بھی میں تھی اور نوکرانی بھی میں ہی تھی \_\_\_\_\_

اچھا لیکن اپ کیا بنا سکتی ہیں وہی بنا دے پھر \_\_\_\_\_

اپ بتائے کیا کھائے گے؟؟؟؟

چکن ہی بنالیں \_\_\_\_\_ مرتضیٰ نے کیا

فرائی یا پھر شوربے والا \_\_\_\_\_

چکن شوربے ولا کون بناتا ہے \_\_\_\_\_ عجب سے انداز میں کہا

ہم جیسے لوگ شوربے والا ہی بناتے ہیں تاکہ تین سے چار ٹائم اس سے کھانا کھالے \_\_\_\_\_

اچھا بٹ ابھی اپ بس ویسے ہی بنا دیں جیسے ملازمہ بناتی ہے اور جلدی سے بنائے مجھے بہت شدید بھوک لگی ہے \_\_\_\_\_

اچھا زراہ کچن میں ایے ہاتھ چلائے دیکھے کتنی جلدی بنتی ہے \_\_\_\_\_

میں اور کچن ایم پوسبل \_\_\_\_\_

کیوں ایم پوسبل؟؟؟؟

میں آج تک کچن میں نہیں گیا۔۔۔

تو کوئی بات نہیں میں یہاں لا دیتی ہوں پیاز ٹماٹر میرا شوہر مجھے یہاں کاٹ دے۔۔۔  
اس کے بال خراب کرتی بولی

تو یار اپ نے بھیجا ہے نا ملازمہ کو اب خود کاٹے۔۔۔

نہیں بڑی ہی کوئی محبت محبت لگائی رکھتا تھا کوئی کیا اب بیوی کو زراہ سئی سبزی نہیں کاٹ کر  
دے سکتا۔۔۔

محبت میں سبزی کہاں سے آگئی؟؟

میں بتاتی ہوں کہاں س آگئی ہے۔۔ وہ صوفے سے اٹھی اور کچن کی طرف آئی

پیاز ٹماٹر لہسن وغیرہ لیا اور دو چھڑیاں اٹھائی اور پلیٹس لے کر واپس اس کے پاس آئی

یہاں سے آیا ہے چلے شاباش میرے شہزادے شروع ہو جائے۔۔<sup>۸</sup> اسے چھڑی پکڑتی بولی

میں کیسے کاٹوں گایار؟؟؟؟ چھڑی اسے ہاتھ سے لیتا بولا

میں سیکھاؤ گی۔

اگر میرا ہاتھ واتھ کاٹا تو آپکے خلاف اف ای اڑ کٹواں گا۔ وہ پیاز اٹھاتا بولا

اچھا ٹھیک ہے اس کو رکھے یہ ٹماٹر کاٹے۔

کیوں؟؟؟ اسنے پوچھا

پیاز کو کاٹنے میں محنت چاہیے ہوتی ہے جو آپ بالکل بھی نہیں کر سکتے یہ کاٹے اسان ہے۔

کیسے کاٹو؟؟؟

بہت سیمپل ہے پہلے درمیان سے کاٹے پھر تین پیس بنائے اور یوں کاٹ دے بات ختم۔

بہت مشکل ہے نور حیا مجھ سے نہیں ہو گا یہ

آپ سے ہو گا میری جان آپ ہی کاٹے گے آج چلے شاباش۔

اس کے کہنے پر اسی طرح اسنے کاٹنا شروع کیا

پہلا ٹماٹر ٹیڑھا میڑھا ہی سہی مگر کاٹ لیا تھا اب وہ اسی طرح دوسرا کاٹ رہا تھا۔

اسے بالکل بھی انداز نہیں تھا کہ اسے یہ سب کرنا ہوگا۔

اسے ٹماٹر کاٹنا دیکھ کر وہ پیاز کاٹنا شروع ہو گئی تھی۔

یہ کیا کاٹ رہی ہیں انکھوں سے پانی نکل رہا ہے۔ اپنی انکھوں میں اتنی نمی کو صاف کرتا وہ بولا

ابھی ناک سے بھی نکلے گا۔ اپنی استین سے انکھیں صاف کرتی وہ بولی

مجھے نہیں پتا تھا کہ ایک سالن اتنی مشکل سے بنتا تھا۔ مرتضیٰ نے اس کی انکھوں میں نمی دیکھ کر کہا

جی دیکھ لے کتنی مشکل سے بنتا ہے پھر بھی اب مرد دس ہزار خرے دیکھاتے ہیں دس ہزار برائیاں کرتے ہیں سالن کی۔

اب میری توبہ جو ایسا کروں۔

وہ ایسا ہی کرتا تھا زراہ سی سالن میں مرچ کم یا زیادہ ہو جاتی تو کوثر کی کلاس ہوتی تھی۔



ابھی آپ کے کچن میں تو پھر ای سی لگا ہے مگر میرے گھر کے کچن میں کوئی ای سی ویسی نہیں تھا کچن میں چولہے کے سامنے کھڑے ہو کر دادی یاد آتی ہے۔۔۔

آپ بناتی تھی گھر میں سالن؟؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

ہاں بناتی تھی جب امی بیمار ہو کہی گئی ہو تب ویسے امی مجھے زیادہ تر چولہے کے کام نہیں بتاتی تھی البتہ گھر کی صفائی وغیرہ باقی کام میں ہی کرتی تھی۔۔۔

ڈرے نہیں آپ سے نہیں کرواؤں گی گھر کے کام۔۔۔ اسے خاموش دیکھ کر اسنے کہا میں کرنے والا بھی نہیں ہوں۔۔۔

میں کراؤں گی بھی نہیں۔۔۔ وہ کہتی چیزیں اٹھانے لگی

جلدی بنائے گا بے حد بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ اسے کچن کی طرف جاتا دیکھ کر بولا

یہ کاٹ دیا ہے نا اب آگے چولہے پر ہے کہ وہ کتنی جلدی بناتا ہے۔۔۔ وہ کہتی کچن میں چلی گئی۔۔۔

ایک پل اس کا دل چاہ کے وہ کچن میں جائے اس کے پاس لیکن اگلے ہی پل اپنے ہی خیال کو گہرے کنویں میں ڈال کر موبائیل دیکھنے لگا۔ اب پچیس سال کا رکٹ وہ پچیس سیکنڈ میں نہیں توڑ سکتا تھا اس لئے وہی بیٹھ کر خاموشی سے موبائیل دیکھنے لگا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اسکے پاس آکر بیٹھی۔

بن گیا سالن۔؟؟؟؟

ہاں بن گیا کوہ کاف کا جن ایا تھا نا جو ایک تالی بجائی اور سالن بن گیا۔

تو کتنا وقت لگتا ہے ایک سالن بناتے ہوئے؟؟؟؟

تقریباً ادھا گھنٹہ۔

اچھا۔

میں روٹی کوئی گول شول نہیں بنا سکتی ٹیڑھی ہی بنی ہیں مجھ سے بہت کوشش کی ہے پھر بھی۔

بس شکر ہے بن تو گئی جیسے بھی بنی ہے۔

اور تھوڑی سی جل بھی گئی ہے سائڈ سے \_\_\_\_\_

کوئی بات نہیں میں دوسری سائڈ سے کھالوں گا \_\_\_\_\_

دوسری سائڈ سے تھوڑی سی کچی رہے گئی ہے \_\_\_\_\_

خیر یے میں درمیان سے کھالوں گا \_\_\_\_\_

اچھا تو مطلب کھا لے گے چاہئے جیسی بھی ہو \_\_\_\_\_

بس ہو یار جیسی بھی ہے بندے کو جب بھوک لگی ہو تو پتھر بھی کھا لیتا ہے بقول ڈیڈ کے  
مجھے نہیں معلوم کہ ایسا ہوتا ہے \_\_\_\_\_

اپ واقعی ابھی تک کچن میں نہیں گے؟؟؟؟

نہیں میں آج تک نہیں گیا \_\_\_\_\_

کبھی ارادہ ہے جانے کا؟؟؟؟

ہاں۔

کب؟؟؟

بس جب بھی لیکن کم از کم آپکے لیے تو نہیں جاؤں گا اور ناما کے لئے

تو پھر کس کے لئے جائے گا

وہ مسکرایا اپنے ذہن میں چلتے جواب پر وہ مسکرا رہا تھا

مسکرا کیوں رہے ہیں؟؟؟

کچھ نہیں

نہیں کچھ ہے

اگر آپکے بتایا تو اپنے لال ٹماٹر بن جانا ہے

ایک منٹ آپکو کچھ سمیل سی ارہی ہے سو نکلتی ہوئی بولی

ہاں ارہی ہے

اسنے مرتضیٰ کو دیکھا پھر اٹھ کر کچن میں گئی

اور وہاں کراہی سے نکلتا دوہوا اس کی چیخ نکلتے نکلتے روکی تھی۔

اس نے کراہی کا ڈھکن اٹھیا اور وہاں چکن کراہی تو نہیں تھی البتہ کوئلہ ضرور تھا۔

اسکی چکن کراہی اب جل کر کوئلہ بن گئی تھی۔

یا اللہ میں کبھی نہیں بن سکتی سو گھڑ لڑکی۔ اسے اپنی امی کی باتیں اج یاد آرہی تھی۔

ان کی ساری باتیں جو اسے کبھی ان کے ڈائلاگ لگتے تھے اج اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ حقیقت تھی۔

بہت بار امی نے کہا تھا کہ نور جب کچن میں کوئی چیز چولہے پر رکھی ہو تو کمرے میں جا کر بے فکر نا ہو جایا کرو۔ مگر وہ ہمیشہ

ہی ان کئی بات ٹال دیتی

وہ باہر نکلی۔ سامنے صوفے پر بیٹھے مرتضیٰ نے اسے سوالیہ انداز میں دیکھا۔

کیا ہوا؟؟؟



کچن چل گیا۔ اسنے چکن کے بجائے کچن کہا یہ اسکی زندگی کی سب سے بڑی کنفوزن تھی جو کبھی نہیں کلیر ہوئی تھی

کیا کچن جل گیا؟؟؟ وہ ایک جھٹکے سے صوفے سے اٹھا اور سامنے کچن کو دیکھا جو ابھی تک تو سہی نظر ارہا تھا باہر سے۔

اوہ کچن نہیں چکن۔ نور نے اسے دیکھ کر کہا

اوہ مائی گڈ نور حیا کہے کہ اپ مزاق کر رہی ہیں۔

اسنے گردن نفی میں ہلائی۔

وہ واپس صوفے پر بیٹھا۔

پھر اسے دیکھا جو وہی کھڑی تھی۔

کوئی بات نہیں خیر ہے۔ اسے تسلی دی

پھر اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں اب نئی تھی۔

اوہ مائے گد نوریار اتنی سی بات پر روئی گی اب اپ کیا؟؟؟ وہ صوفے سے اٹھتا اور اسکے پاس آکر اسے اپنے ساتھ لگایا۔

مجھے امی یاد آرہی ہیں۔ روتے ہوئے کہا

وہ کیوں یاد آرہی ہیں۔؟؟؟ اسے پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا

ان کی باتیں سچ تھی۔

کونسی باتیں؟؟؟؟ اس کے انسو صاف کیے

وہی جو کبھی ڈائلاگ لگتے تھی۔

اچھا اٹس اوکے ہو جاتا ہے ایسا۔

اب اپ کیا کھایے گے۔

میں آڈر کرتا ہوں باہر سے۔ اسنے دوسرے صوفے سے اپنا موبائیل اٹھایا

رہنے دے پتا نہیں وہ کھانا بنانے سے پہلے ہاتھ بھی دھوتے ہیں کہ نہیں۔ اس سے

موبائیل لیتی بولی

نور حیا یار بھوک لگی ہے دل تو مت خراب کرے۔۔۔

دل نہیں خراب کر رہی سیر سلی کیا پتا وہ ہاتھ نہیں دھوتے ہو۔۔۔

مرتضیٰ نے اسے دیکھا۔۔۔

پھر اب کیا میں بھوکا رہوں گا کیا؟؟؟

کیوں پیٹ بھر کر پانی پیے دیکھنا بھوک ختم ہو جائے گی۔۔۔

پانی۔۔۔

مطلب سید مرتضیٰ علی شاہ کے اتنے برے دن اگے تھے کہ وہ پانی سے اپنا پیٹ بھرے  
گا۔۔۔

اوہ اللہ جی۔۔۔ اسنے گردن اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔۔

۔ واقعی محبت بہت بڑے بڑے امتحان لیتی ہے۔۔۔

چھوڑے فرائیز بنا دیتی ہوں اس کے ساتھ کھالے۔۔۔ صوفے سے اٹھتی بولی

فرائیز کے ساتھ کون کھاتا ہے یار۔۔۔

میں کھاتی تھی اور اب میرا شوہر بھی کھائے گا۔۔۔ وہ کہتی کچن میں چلی گئی

یا اللہ جی کس چیز کی محبت دل میں ڈالی ہے۔۔۔

اسنے آج تک اتنا برا دن نہیں۔ دیکھا تھا۔۔۔

پندرہ منٹ بعد کا منظر کچھ اس طرح تھا کہ۔۔۔

ایک طرف مرتضیٰ صاحب تھے اور دوسری طرف نور تھی اور بہت آرام سے کھا رہی تھی اور اب اس سے بھی زبردستی تعریف بھی کروا رہی تھی۔

اچھا ہے نا۔۔۔ فرائیز کے ساتھ روٹی کھاتے مرتضیٰ سے نور نے پوچھا

بہت اچھا ہے۔۔۔ یہ کس دل سے کہا تھا یہ صرف مرتضیٰ ہی جانتا تھا

کچپ ڈال لے اور بھی مزے کا ہو گا۔۔۔

اپنے اگے کچپ ڈالتی بولی

نہیں بس ایسے ہی ٹھیک ہے۔۔۔ بڑا سامنہ بناتا وہ بولا

پتا ہے جب مجھے بے وقت بھوک لگتی تھی ناگھر میں تو اسی طرح فرائیز بناتی تھی اور  
انجوائے کرتی تھی روٹی کے ساتھ۔۔۔ اسنے بتایا

وہ بس اسے دیکھتا رہا جو خود تو بہت مزے سے کھا رہی تھی اور وہ کس عذاب سے کہ کھا  
رہا یہ صرف وہی جانتا تھا۔۔۔ یہ پتا نہیں کوسنی انجائے منٹ ہوتی ہے؟؟؟؟ مرقضیٰ نے سوچا

\*\*

نورحیا پلیز یار اج لائٹ اف کرنے دیے۔۔۔

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔ اپنے تکیہ پر سر رکھتی وہ منع کر گئی

کل لائٹ ان تھی اج اف ہو گئی خود ہی کہا تھا اپ نے۔۔۔ اسنے وہ بات یاد دلائی جب اسنے  
ڈیل کی تھی کہ ایک رات ان ہوگی لائٹ اور دوسری رات اف۔

تو بس رات گئی بات گئی۔۔۔ انکھیں موندی۔۔۔



رات گئی بات گئی کی بچی میں آج لائٹ اف کروں گا۔

اسنے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

کر کے تو دیکھائے زراہ۔

یار کیا ساری زندگی اسی بات پر لڑتے گزارے گے کیا؟؟؟

اپ۔ ہی لڑ رہے ہیں میں تو خاموشی سے سونے لگی تھی۔

اسکی بات پر اسنے سائڈ سے لائٹ اف کر دی۔

اب میری جان خاموشی سے سو جاو۔ وہ اپنے تکیہ پر سر رکھتا بولا

ایک سکیڈ میں لائٹ ان کرے

وہ خاموشی سے لیٹا رہا۔

مت کریں خود کرو لوں گی۔ اسکے اوپر سے ہوتی اسنے لائٹ ان کی۔

پھر پیچھے ہو کر لیٹی۔

تکیہ پر سر رکھا ہی تھا کہ پھر سے لائٹ اف تھی۔

اللہ۔ پوچھے گا۔

ان شاء اللہ۔

لائٹ ان کریں۔

سو جائے۔

میں اپ۔ کا گلا دبا دوں گی۔

حاضر ہیں ہم۔

اچھا ایک اور ڈیل کرتے ہیں۔ اپنے دماغ میں ایے پلین کے مطابق وہ اسے ایک اور ڈیل۔ کر رہی تھی

میں فراڈی لوگوں سے ڈیل نہیں کرتا۔ لیٹے لیٹے ہی کہا

آخری بار ہے سوچ لیں فائیدے میں رہے گا اپ ورنہ لائٹ تو میں ان کر رہی لوں گی۔

کر کے تو دیکھائیے۔

میری ایک چیخ پورے اسلام آباد کی لائٹ ان کروا دے گی شرافت سے ڈیل کر لے۔

سوری۔

وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

جس کی ہونٹوں میں مسکراہٹ وہ اندھیرے میں بھی دیکھ سکتی تھی۔

سو جائے میری جان لائٹ اج اف ہی رہے گی۔

کردے نا ان۔ پیار سے کہا

جتنے مرضی مکھن لگائے کوئی اثر نہیں ہوگا اج۔

اچھا ڈیل کر لے نا پکا وہ پوری کرو گی۔

اپ نے پہلے بھی یہی کہا تھا۔

اب پکا وعدہ پلینز میرے پیارے سے شوہر ہیں نا۔

بولے کیا ڈیل ہے۔

پہلے لائٹ ان کریں اندھیرے میں مجھے اپ نظر نہیں ارہے۔

میری جان میں یہی ہوں وہسے ہی ہوں جیسے پہلے تھا شاباش بات کریں۔

قسم سے بند کر دینا بند میں بس ابھی ڈیل سن لیں۔

اس نے سائڈ سے لائٹ ان کی۔ پھر اسے دیکھا جو بیڈ کراون سے ٹیک لگائے معصوم سی شکل بنا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

کیا ڈیل ہے۔؟؟

ڈیل۔ یہ ہے کہ اپ بے شک لائٹ اف کر دے لیکن۔ وہ روکی پھر اس کا چہرہ دیکھا جو بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا

لیکن؟؟؟

لیکن میں موبائیل کی لائٹ ان کر کے سو گی۔

پھر فائدہ کیا یہی ان کر دے۔

نہیں ہوگا فائدہ میں اسے لائٹ رکھو گی کہ اپ کو نہیں لگے گی۔

اچھا کر لے وہ واپس لیٹتا بولا

ٹھیک ہے پھر کھول کر دے اپنے موبائیل۔ کا لاک۔

بھئی میں کیوں موبائیل کا لاک کھولو۔

ٹارچ ان کرنی ہے نا۔

تو اپ اپنا لے لیں۔

مجھ سے زیادہ فائدہ اپ کو ہے نا اس ڈیل سے سو چلے شاباش۔ اسے اس کا موبائیل پکڑاتی وہ بولی

یار یہ کیا بات ہوئی اپ وہاں سے دوسری ٹارچ لے لیں۔ وہ سامنے دراز میں رکھی ٹارچ کی بات کر رہا تھا

نہیں یہی دے۔



یہ لے۔۔۔ اسنے فنگر پرنٹ سے لاک کھولا

بند کر دے لائٹ۔۔۔ نور اسکے پاس لتیٹتی بولی۔۔۔

وہ اسکے انتہائی قریب لیٹی تھی اتنا کہ اس کا کندھے پر اپنا سر رکھا۔۔۔

اپنے لائٹ ان کرنے کے لیے لیا تھا موبائیل۔۔۔ اسے موبائیل پر کچھ ڈھونڈتے ہوئے وہ بولا

گیم کوئی نہیں رکھی۔۔۔ اسی بات کو کیسی حساب میں ہی نالاتی وہ بولی

میرے بچے نہیں ہیں جو موبائیل میں گیمز رکھو گا۔۔۔

کیوں بچے ہی کھیلتے ہیں کیا گیمز۔۔۔

پتا نہیں فحال میرے پاس جو ایک بچی لیٹی ہے نا وہ سو جائے۔۔۔

اپنے کنڈی کرش گیم کھیلی ہے کبھی۔۔۔؟؟؟؟

میں نے جسٹ ایک بار اپنے دوست کے ساتھ پب جی کھیلی تھی اس کے بعد وہ بھی اب کبھی نہیں کھیلی۔۔۔

ہائے میری سب سے فیورٹ گیم ہیں بپ جی تھی لیکن امی نے قسم لی تھی کہ امیندہ وہ میں  
نہیں کھیلوں گی۔۔۔ پلے سٹور پر کنڈی کرش سرچ کرتی وہ بولی

نور حیا میرے موبائیل پر گیم نہیں ڈائلونڈ کرنا۔۔۔

ڈائلاونڈ تو نہیں کر رہی انسٹال کر رہی ہوں۔۔۔

پانچ منٹ ہیں کھیل کر واپس ڈیلیٹ کریں۔۔۔

دیکھوں گی۔۔۔ گیم کھولتی وہ بولی

عجیب ہے اپنے موبائیل کو اپ ہاتھ تک نہیں لگاتی اور میرے موبائیل پر گیمز کھیل رہی  
ہیں۔۔۔

پتا ہے کیا بھائی کے اور شوہر کے موبائیل پر حکمرانی کا کچھ الگ ہی مزہ ہے۔۔۔

بہن اور بیوی کے موبائیل پر بھی قبضے کا الگ ہی مزہ ہے۔۔۔

کر لے وہ رکھا مگر لاک نہیں کھول کر دوں گی۔۔۔

سو جائے بارہ بج رہے ہیں۔۔۔

ہوں۔ گیم کھیلتی وہ بہت معصوف سے انداز میں بولی۔

وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ اسے نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اس کے اتنے قریب ہوگی اتنی حکمرانی سے اس کی چیزوں پر اپنا حق رکھے گی۔

وہ بے اختیار مسکرا گیا۔

خبردار اگر یہ گیم کبھی موبائل سے ڈیلیٹ کی۔ پہلا لیول ختم کرتی وہ گیم بند کرتی بولی اچھا۔

تھوڑی دیر وہ اس کے موبائل پر تصویر وغیرہ دیکھتی رہی۔

ہر بندے کا پوچھتی رہی کہ یہ کون ہے وہ کون ہے اور وہ بہت ہی سکون سے اسے بتاتا رہا تھا۔

مجال ہے جو ایک بھی رشتے دار کی پیچپر رکھی ہو۔ آخر میں سب تصویریں دیکھنے کے بعد اس نے کہا

وہ بس ہلکا سا مسکرا گیا۔

رشتے دار تو دور کی بات بیوی کی بھی نہیں رکھی سب دوستوں کی ہی ہیں۔

یہ اعزاز صرف دل کو حاصل ہے وہاں اپکی تصویر محفوظ ہیں موبائیل کی اتنا کہاں مقام جو  
اپکی تصویر میں وہاں۔ محفوظ کروں گا۔

وہ مسکرائی۔ پھر اس کا فیسبک ان کیا۔

اسکی ای ڈی پر گئی اور ایک جھٹکے سے اٹھی۔

یہ آپ تھے؟؟؟؟؟ حیرانی سے پوچھا

اف اللہ جی جب بھی موبائیل ان کرتی تھی یہی مراٹھی سامنے اتا تھا۔

استغفر اللہ لڑکی میں میراٹھی ہوں کیا؟؟؟؟؟ وہ حیران ہوا

سیریلی بہت گالیاں دی ہیں میں نے اچھو۔

وہ مسکرایا۔ شادی سے پہلے وہ کہی نا کہی تھا اسکی زندگی میں بے شک میراٹھی بن کر ہی  
سہی۔

اب نہیں یوز کرتا۔ اسنے کہا

کیوں؟؟؟ وہ واپس سے وہی لیٹی

بس ویسے ہی۔۔۔

اپ کو انکل کچھ نہیں کہتے تھے جب آپ یہ گانا گاتے تھے۔۔۔

بہت کہتے تھے مگر جب کیسی چیز کا شوق جنون بن جائے تو کوئی بات اثر نہیں کرتی۔۔۔

بس اب آپ اس جنون کی قبر کھودے۔۔۔

بہت پہلے دفنا دیا تھا یہ جنون۔۔۔

آج اسکی دعا بھی کر دے۔۔۔ وہ اسکا اکاؤنٹ ڈیلیٹ کرتی بولی

وہ مسکرایا۔۔۔ آج سے اٹھ سال پہلے اسنے اسی کمرے میں بیٹھ کر تقریباً یہی وقت تھا جب

اسنے یہ اکاؤنٹ بنایا تھا اور آج اٹھ سال بعد اسی کمرے میں ہی اسکے ہی کندھے پر سر رکھ کر

اسکی آنکھوں کے سامنے ہی اسکی بیوی نے یہ اکاؤنٹ بڑے مزے سے ڈیلیٹ کر دیا تھا۔۔۔

چلے اب موبائیل کا لاک شرافت سے بتائے۔۔۔

یہ تو بالکل بھی نہیں بتاؤں گا۔۔۔



اسنے موبائیل بند کیا پھر ان کیا اب موبائیل میں لاک لگ گیا تھا۔

بتائے۔

نیور۔

اچھا تھوڑا سا بتائے۔

اوکے اتنا بتا دیتا ہوں کہ چار الفاظ ہیں۔

چار الفاظ۔؟؟؟؟

نور اسکے بھی چار الفاظ ہیں۔ وہ سوچتی مسکرائی

مجھے پتا چل گیا۔ کچھ سوچتی وہ بولی

گڈ کھولے۔

اسنے نور لکھا۔ مگر انکھیں حیرت سے کھول گئی تھی پاسورڈ روٹنگ تھا۔

پھر اسنے پہلا لفظ چھوٹا لکھا۔ مگر پھر بھی روٹنگ۔

اسنے ہر طرح سے اپنا نام لکھا تھا \_\_\_\_\_ مگر ہر باری پاسورڈ روٹک تھا \_\_\_\_\_

میڈم اچکو کیا لگا کہ میں عام۔ بندوں کی طرح اتنا کچا کام۔ کروں گا کہ کوئی بھی اچکے نام سے میرا موبائیل کا پاسورڈ کھول۔ لیں اچکی بھول ہے کہ میں اچکے نام کا پاسورڈ کبھی لگاؤں گا \_\_\_\_\_

تو پھر کونسی محبوبہ کے نام کا لگایا ہے \_\_\_\_\_

وہ اسکی بات پر مسکرایا \_\_\_\_\_

سوجائے جان من لاک کبھی نہیں کھول سکتی اپ \_\_\_\_\_

ٹارچ ان کردے \_\_\_\_\_ اسے موبائیل پکڑاتی بولی

اسنے وہی فنکر پرنٹ سے لاک ان کیا اور ٹارچ کھول دی \_\_\_\_\_

یہ لیں \_\_\_\_\_ اسے پکڑایا \_\_\_\_\_

اسنے خاموشی سے پکڑ کر سائڈ پر رکھا موبائیل یوں رکھا تھا کہ روشنی دوسری طرف جارہی تھی \_\_\_\_\_

پھر خاموشی سے آنکھیں بند کر دی۔

وہ اسکی اس انداز پر مسکرایا۔

میری جان ناراض تو مت ہو یا۔

اپ کون میں کون۔ ایستہ سے کہا

وہ اسکی بات پر ہنسا۔

پھر جھک کر اسکی پیشانی پر پیار کیا۔

نور کا دل بہت زور سے ڈھڑکا تھا۔

جو مرضی کریں ناراض ہوں میں آپسے۔

میں راضی کر لوں گا۔

کر لے۔

ابھی سو جائے صبح کروں گا۔

بیوی ہوں اپکی پھر کیوں نہیں بتا رہے پاسورڈ \_\_\_ دکھ سے پوچھا

بیوی ہیں اسی لئے تو نہیں بتا رہا کہ اسے خود پتا ہونا چاہیے کہ شوہر کے پاسورڈ کا \_\_\_

تو شوہر بتائے گا تو پتا چلے گا نا \_\_\_

نہیں بیوی کو خود پتا چل جائے گا \_\_\_

نا بتائے \_\_\_ روٹھے پن سے کہا

اوکے \_\_\_

نہیں ایسا ہے کیا آپکے موبائل پر \_\_\_

اپنے دیکھ لیا ہے سب کچھ \_\_\_

تو پھر لاک کیوں نہیں بتا رہے \_\_\_

اچھا بتاؤں گا کبھی \_\_\_

وہ کچھ نا بولی بس خاموشی سے آنکھیں موند لی \_\_\_

وہ مسکرایا۔۔۔ پھر اس کا سر اپنے بازو پر رکھا۔۔۔

سو جائے سکون سے بتادوں گا لاک۔۔۔

وہ اب بھی خاموش رہی۔۔۔

کچھ دیر گزری تھی جب وہ سو گئی تھی۔۔۔

لیکن اس کی نیند تو اڑ گئی تھی اس کی انتہائی نزدیکی پر اسکی نیند کی گم ہو گئی تھی۔۔۔

محبوب نزدیک ہو یا دور نیند دونوں میں ہی برباد ہے۔۔۔

البتہ سکون نزدیکی پر ہے اور برباد دوری پر۔۔۔

انکھیں موندی وہ اپنے بیڈ پر لیٹی تھی انکھوں کے گوشے نم تھے۔۔۔

اسکی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کیوں رورہی ہے۔۔۔



روتے روتے اسکے رونے میں شدت آگئی تھی۔

اسکی آنکھوں کے سامنے بار بار صبح کا وہ منظر اربا تھا جب ذقرنین سے وہ ٹکرانے والی تھی۔

وہ نہیں جانتی تھی یہ کیوں ہو رہا ہے ایسا

یا اللہ آخر کب تک یہ اذیت رہے گی؟؟

کیوں اب یہ شخص ایک نئی اذیت دے رہا ہے؟؟؟

کیا وہ کم نہیں تھا جو اب یہ؟؟؟

روتے روتے وہ بیڈ سے اٹھی۔

اللہ جی بس پلیز بس کر دے دل پھٹ جائے گا۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھتی وہ درد سے چور

لہجے میں بولی

اس کے ہاتھ کاپنے لگے تھے۔

وہ روتی تھی تڑپتی تھی مگر آج سے پہلے یوں اس طرح کبھی نہیں تکلیف ہوئی تھی جو آج وہ محسوس کر رہی تھی۔

اسنے کانپتے ہاتھوں سے سائڈ ٹیبل میں رکھے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا۔

پھر گلاس لبوں سے لگایا اور دھڑکتے دل سے ایک ہی سانس میں سارا پانی پیا۔

دل مزید درر کرنے لگا تھا۔

ہاتھ میں پکڑا گلاس ہاتھوں کی کپکپہاٹ سے اب ہل رہا تھا۔

اسنے گلاس سائڈ ٹیبل پر رکھنا چاہ مگر وہ ہاتھوں کی کپکپہاٹ کی وجہ سے زمین بوس ہو گیا۔

کانچ کے ٹکرے سارے فرش پر پھیل گئے تھے۔

اتنے ہی زور سے اس کا دل ٹوٹا تھا جب اس نے الحمد للہ کی پوسٹ پڑھی تھی۔ ایسے ہی ٹکرے ٹکرے میں وہ بکھیری تھی۔

اس کمرے کے بلکل نیچے اپنے بیڈ پر لیٹے زاریان نے سگریٹ اپنے پاؤں سے مسلا اور اوپر کی طرف ایا۔

وہ بس شکڈ سی ایک جگہ بیٹھی کانچ کے گلاس کو بکھیرا ہوا دیکھ رہی تھی۔

زاریان نے ایک دوبار دروازہ بجایا۔

وہ بہت دور کہی کھوئی ہوئی تھی۔

زاریان کمرے میں ایا اسے دیکھا پھر فرش پر بکھیرے کانچ کو دیکھا۔

وہ اشال کو دیکھ رہا تھا جو بس زمین پر بکھیرے کانچ کو دیکھ رہی تھی۔

وہ کانچ سے پاؤں بجاتا اسکے پاس ایا۔

اسے دیکھا جو اسی طرح بیٹھی تھی۔

اشال۔۔۔ ایستہ سے پکارا

وہ کچھ نابولی بس خالی نظروں سے اسے دیکھا۔

اسکی آنکھوں میں اذیت تھی درد تھا تکلیف تھی اور اب ایک خوف سا بھی تھا کیسی کے  
نچھڑنے کا خوف۔

کیا ہوا بیٹا؟؟؟؟ بہت پیار سے اس کے پاس بیٹھے وہ بولا

وہ اب بھی خاموش تھی۔

اشال کیا ہوا؟؟؟؟؟

بھائی میں مر گئی۔ اس کے سینے پر سر رکھتی وہ درد سے بولی

ہاں اب وہ مر ہی گئی تھی کیسی دوسرے مرد کی نظر اپنے وجود میں دیکھ کر۔

عورت خود پر اٹھنے والی ہر نظر کو محسوس کر سکتی تھی وہ ذلقرنین حیدر کی نظر سمجھ گئی

تھی۔ ایک وقت میں وہ بھی کیسی کو اسی طرح اسی نظر سے دیکھتی تھی۔

زاریان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

کیا ہوا کیسی نے کچھ کہا؟؟؟؟

وہ جب سے وہاں سے اپی تھی اس وقت سے کمرے میں تھی اسے لگا کہ شاید اسکی طبعیت خراب ہے مگر اسکی طبعیت اتنی خراب ہے اسے اس چیز کا اندازہ نہیں تھا۔

وہ خاموشی سے اسکے سینے پر سر رکھتی روتی رہی تھی۔

زاریان کے پاس وہ لفظ نہیں تھے جس سے وہ اسے تسلی دے سکتا۔

وہ خود آج کس تکلیف سے گزر رہا تھا یہ صرف وہ جانتا تھا اور اس کا رب۔

پھر وہ اسے پیچھے ہوئی۔

بھائی اپ جائے۔

انسو صاف کرتی وہ بولی

اشال خود کو اذیت دینے سے وہ کبھی نہیں ملے گا۔

مگر سکون تو ملے گا نا۔

سکون نہیں ہوگا وہ عذاب ہوگا جو بعد میں تمہارے لئے بنے گا۔



ابھی بہت سکون ہے ابھی بھی تو عذاب ہی جھیل رہی ہوں نا \_\_\_\_\_

عذاب کی بات مت کرو اشل ابھی تم عذاب کی ع سے بھی ناواقف ہو \_\_\_\_\_

لیکن میں درد کے د سے باخوبی واقف ہوں \_\_\_\_\_

درد سہا جاتا ہے جیسے بھی کر کے مگر عذاب یہ نہیں جھیلا جاسکتا \_\_\_\_\_

کیوں؟؟؟

عذاب اللہ دیتا ہے اور درد ہم خود اپنے لئے چونتے ہیں \_\_\_\_\_

تو درد بھی تو اللہ کے حکم سے ہی ہمارے نصیب میں لکھا جاتا ہے \_\_\_\_\_

نصیب میں تو سکون بھی لکھا ہوگا \_\_\_\_\_

وہ خاموش رہی \_\_\_\_\_

ہاں جب نصیب درد دے سکتا ہے تو سکھ بھی تو دے گا نا \_\_\_\_\_

وہ واپس سے بیڈ پر لیٹی \_\_\_\_\_

انکھیں موندی۔۔۔

نیند انکھوں سے بہت دور تھی۔۔۔

پہلے وہ ٹوٹتی تھی مگر آج ٹوٹ کر بکھر بھی گئی تھی۔۔۔

ایک وہ تھا جسے محبوب کی نزدیکی میں نہیں سو پارہا تھا اور ایک یہ تھی جو محبوب کی بے حد دوری پر نہیں سو سکتی تھی۔۔۔

ہائے ڈاکٹر صاحب بہت جلد پاکستان اپکا سسرال بنے والا ہے۔۔۔ بیڈ پر لیٹتے وہ سوچتا مسکرا گیا۔۔۔

کیا نام ہوگا آخر اسکا؟؟؟؟

اقصی نہیں پٹھان ہے پٹھانوں والا نام ہوگا جیسے ذر تشہ، نہیں یہ سوٹ نہیں کرتا کچھ اور ہوگا۔۔۔

پلوشہ۔۔۔ یہ بھی پشتو نام ہے۔۔۔

یارِ ذلقرین تو کیوں نام کا سوچ رہا نام میں کیا رکھا ہے؟؟؟؟؟ وہ خود سے ہی باتیں کر رہا تھا

ہایے ظالم کی جھکی نظریں\_\_\_ دل پر ہاتھ رکھتا وہ انکھیں موند کر خود سے بولا

استغفر اللہ\_\_\_ اپنے ذہن میں ایسے خیال میں اسنے کہا

ڈاکٹر صاحب اپ مریضوں کا علاج کرنے پاکستان آئے تھے بے غیرتیاں کرنے نہیں\_\_\_ خود کو یاد دلایا

موبائیل اٹھایا\_\_\_

پھر مرتضیٰ کا نمبر ملایا\_\_\_

وہ اسکی آج سے چار سال پہلے والی عادت سے واقف تھا جب وہ رات کے تین بجے تک تو سڑکوں پر ہوتا تھا\_\_\_

اسکی بازوؤں پر سر رکھے یوئے نور فون بجنے سے ہلی\_\_\_

پھر سائڈ سے اس کا موبائیل اٹھایا\_\_\_

ذلقرنین لکھا تھا\_\_\_ اس نے موبائیل کی لائٹ اف کی

سنیں اٹھے ذلقرنین بھائی کی کال ہے۔۔۔ اسے اٹھاتی بولی

وہ بازو اسکے سر سے نکالی۔۔

پھر سائنڈ سے لائٹ ان کی۔۔

ذلقرنین۔۔ اسے اس کا نام دیکھے اپنی پھوپھو یاد آئی۔۔

اسلام علیکم۔۔ کال اٹھاتے ساتھ ہی مرتضیٰ نے سلام کیا

وعلیکم اسلام۔ کہاں تھا کب سے کال کر رہا ہوں۔۔

رات کے تین بجے بندہ کہاں ہو سکتا ہے؟؟؟ اسنے سوال۔ کیا

بندہ تو گھر ہو سکتا ہے مگر تم سڑکوں پر ہوتے ہو نا۔۔

شادی ہوگی ہے ایک عادت بیوی بھی ہے اب سڑکوں پر کیا کام؟؟؟

خود تو کر لی شادی میرا کیا کیا ایک ہفتے سے کچھ بولا تھا؟؟؟؟

تو نے مجھے اس بات کے لئے کال کی ہے؟؟؟ ائیر و اچکا کر پوچھا

نور حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ہاں دن کو تو وقت ہی نہیں ملتا۔

بے غیرت ادمی تجھے شرم نائی۔

شادی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں اپنی رومینس کی باتیں نہیں پوچھ رہا جو شرم ایے۔

انتہائی ذلیل گھٹیاں بے غیرت ادمی ہے تو۔ وہ غصہ ہوا اتنی مشکل سے تو نیند آئی تھی

نور حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

جنگلی ادمی گالیاں کیوں دے رہا ہے۔

جہاں تجھ جیسا منہوس ادمی گلے پر جائے تو گالیاں ہی نکلتی ہیں منہ سے۔

یار بتانا کیا کیا تو نے؟؟؟

شرم نہیں آئی اتنی رات کو ایک شادی شدہ مرد کو کال کرتے ہوئے۔ وہ ابھی بھی اس پر

غصہ تھا



یار اسی لئے بول رہو شادی ہوگی پھر پتا چل جائے گا تیرے بھائی کو سب

صبح کال کرنا

یار صبح مشکل ہے بہت بڑی ہوگا

کیوں کونسی جنگیں لڑنی ہیں؟؟؟

پاکستان آیا ہوں یہاں مریضوں کی مرض پکڑنا جنگوں سے زیادہ مشکل ہے

پاکستان آیا یہ یہاں کیوں نہیں آیا پھر؟؟؟

یار ایک دوست کی طرف اگیا تھا بس آج ہی قسمت مہربان ہوئی اور تیری ہوئی والی بھابھی کا

دیدار ہو گیا

اچھا ابھی تو اس دیدار کے سحر میں جنکڑ جا جب تک صبح ہوتی ہے صبح نو بجے کال کری

مرتضیٰ شرافت سے صبح مجھے سب بتا دئے رشتے والی ماسیوں کی طرح نخرے نا دیکھا

جب رشتہ کروا رہا ہوں تو نخرے بھی دیکھنا بنتا ہے اللہ حافظ جاہل بندہ

بند کیا

کیا ہوا؟؟؟؟ نور نے پوچھا

کچھ نہیں پاگل ہو گیا ہے۔۔۔

کیوں؟؟؟

چھوڑے سو جائے۔۔۔ وہ واپس لیٹتا بولا

نیند برباد کر دی ہے اب کہاں نیند آئی گی۔۔۔ وہ واپس اپنے تکیہ پر لیٹی بولی۔۔۔

جہاں پہلے آئی تھی وہاں اجائے گی۔۔۔

ٹارچ ان کرے۔۔۔ اسکی بات پر نور نے کہا

مرتضیٰ نے ٹارچ ان کی اور اسے پکڑایا۔۔۔

اسی طرح موبائیل رکھا۔۔۔ پھر واپس سے اس کے بازوؤں پر سر رکھ کر انکھیں موندی۔۔۔

سوری ڈسٹرب ہوگی اپ۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

اپ کیوں سوری کر رہے ہیں سوری تو ذلقرنن بھائی کو کرنی چاہیے ادھی رات کو نیند برباد کی\_\_\_\_\_

اسے لگا کہ میں جاگ رہا ہوں گا اس لئے کردی\_\_\_\_\_

اس وقت کون جاہل جاگتا ہوگا\_\_\_\_\_

اسکی بات پر وہ بس مسکرا گیا\_\_\_\_\_ اب اسے کیا بتاتا کہ ادھی رات کو جاہل صرف جاگتے نہیں سڑکوں میں بانیک لے کر گھومتے بھی ہیں\_\_\_\_\_

اب نیند نہیں انی مجھے\_\_\_\_\_ تھوڑی دیر بعد نور نے کہا

اجائے گی\_\_\_\_\_ اسکے بال سہلاتا وہ بولا

ویسے بول کیا رہے تھے بھائی\_\_\_\_\_؟؟؟

صبح بتاؤں گا\_\_\_\_\_

ہر بات صبح بتاؤں گا کچھ رات کو بھی بتا دیا کرے\_\_\_\_\_

وہ اسکی بات پر مسکرایا\_\_\_\_\_ رات کو ایسی باتیں نہیں بتائی جاتی\_\_\_\_\_

پھر کیسی باتیں بتائیں جاتی ہیں۔۔۔؟؟؟

سو جائے نور حیا۔۔

نیند نہیں ارہی۔۔

بس پھر خاموش ہو جائے۔۔

مجھ سے نہیں خاموش ہوا جاتا۔۔

پھر بولتی رہیں۔۔

ہاں میں پاگلوں کی طرح بولتی رہوں اور اپ سو جائے۔۔

یار کیسی حال میں خوش نہیں ہیں آپ۔۔ اسکی ناک پکڑ کر کھینچتا وہ بولا

مت کریں مجھے زکام لگا ہوا ہے۔۔ اسنے مزاق میں کہا

اخ تھو نور حیا کچھ تو یار سوچ کر بول لیا کریں سارے پیار کو پیاز سمجھ کر جلا دیا ہے۔۔

وہ اسکی بات پر ہنسی تھی۔۔

تو کس نے کہا ہے کہ رات کے تین بجے پیار کریں۔

پیار رات کو ہی کیا جاتا ہے۔

کیوں دن کو پابندی ہے۔

نہیں پابندی نہیں بس اچھا نہیں لگتا ناسب کے سامنے۔

پاگل ادی میں اس پیار کی بات نہیں کر رہی تھی۔

تو پھر کس پیار کی بات کر رہی ہیں۔؟؟؟

کیسی کی بھی نہیں۔

مجھے پتا ہے کہ آج کس پیار کی بات کر رہی ہیں۔ تھوڑی دیر بعد اسنے کہا

مجھے پتا ہے آپکو سب پتا ہے بس میرا دماغ خراب کرنا ضروری ہے۔

سونے دے یار۔

تو سو جائے میں نے آنکھوں پر ہاتھ تو نہیں رکھا۔



کیسے سو جب آپ اس طرح باتیں کرے گی تو کس کو نیند آئی گی۔۔۔  
سونے والو کو اجاتی ہے ڈرامے کرنے والے ڈرامے ہی کرتے ہیں بس۔۔۔  
اور ظلم کرنے والے ظلم ہی کرتے رہتے ہیں۔۔۔ اسکے گال کو کبھیچا  
آپ میری ناک اور گال کو اتنا کھینچتے ہیں بچوں کا کیا حال کرتے ہو گے۔۔۔  
بچے آپ تو سہی پہلے۔۔۔  
کیوں دنیا میں بچے نہیں ہیں کیا؟؟؟  
ہیں مگر ہمارے تو نہیں ہیں نا۔۔۔  
بچے سب کے سانجھے ہوتے ہیں۔۔۔  
نہیں فلحال بچے اپنے اپنے۔۔۔  
نور خاموش ہوئی۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟ اسے خاموش پا کر اسنے ہو چھا

اپ کہ رہے تھے کہ نیند ائی ہوئی ہے یہ باتیں کرتے ہوئے نیند نہیں ارہی۔

مجھے مستقبل کو سوچتے ہوئے نیند نہیں اتی۔

اچھا ابھی حال میں سو جائے اپ۔ اس کے سینے پر بازوں رکھتی وہ بولی

ظالم لڑکی۔ مرتضیٰ نے کہا

میں نے کونسے ظلم کئے ہیں؟؟؟

کوئی ایک کیا ہو تو بتاؤں نا۔

ڈرامے باز ہیں ایک نمبر کے اپ۔

شکر کریں ڈرامے باز ہوں کچھ اور نہیں۔

سو جائے۔

نہیں نیند نہیں ارہی اب۔

مجھے بہت ارہی ہے۔ نور نے کہا

وہ اسکی بات پر دل کھول کر ہنسا تھا۔

پھر اس کے گال پر پیار کیا۔

سو جائے یار ڈرانا کریں کچھ نہیں کرتا۔

اپ کچھ نہیں کر سکتے۔

بلکل کچھ نہیں کر سکتا۔

میں کیا کیا کرستا ہوں اور کیا کرچکا ہوں اس بات کا اپکو علم ہی کہاں ہیں نور حیا۔ اسنے  
دل میں سوچا

اور پھر اسے دیکھا جو انکھیں بند کئے ہوئی تھی۔

پھر ایک بار اسکی پیشانی پر لب رکھے۔

نور کا دل دھڑکتا تھا جب وہ اسکی پیشانی پر پیار کرتا تھا۔

دل تو اس کی قربت میں بھی مچلتا ہی تھا مگر پیشانی پر جب پیار کرتا تھا تو کچھ زیادہ ہی  
دھڑکنے لگتا تھا۔

شادی کر رہا ہے تمہارا جلا د خان\_\_\_ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی فاطمہ نے سینے سے اسے دیکھتی ہوئے اسکے سر پر بم پھاڑا تھا

سیب منہ کی طرف جاتا ہاتھ وہی رک گیا\_\_\_ دوسرے ہاتھ سے موبائیل پر سکروولنگ کرتا ہاتھ بھی وہی روکا\_\_\_

انکھیں پھاڑیں وہ بس اسکی پیٹھ دیکھ رہی تھی\_\_\_

کس سے؟؟؟ کیسی گہری کھائی سے اسے اپنی آواز اتی محسوس ہوئی

ایک پردے دار میٹرک پاس پٹھان لڑکی سے\_\_\_

اسے اپنا سانس روکتا محسوس ہوا\_\_\_

کیا وہ صرف اس لیے اس سے شادی نہیں کر رہا تھا کہ وہ پردہ نہیں کرتی؟؟؟

کیا محبوب حاصل کرنے کے لئے لازمی ہے کہ اس کے پسند کے رنگ میں رنگ جائے؟؟؟؟

تمہیں کس نے بتایا؟؟؟؟ دھڑکتے دل سے اسنے پوچھا

اشال نے \_\_ اسنے کہا پھر موڑ کر اسے دیکھا \_\_

بلکہ اسنے تمہارے لئے میٹھائی بھی بھیجوائی ہے روکو \_\_

وہ سامنے پڑے اپنے بیگ سے میٹھائی کا ڈبہ نکلا کر اسکے پاس رکھتی وہی اکر کھڑی ہوئی

اسنے ایک نظر اس میٹھائی کے ڈبے کو دیکھا \_\_

جاو جا کر اسکے منہ پر مارو \_\_ زور سے وہ ڈبہ نیچے پھینکا \_\_

فاطمہ نے اس ڈبے کو دیکھا جو دیوار کے ساتھ جا کر لگ کر روک گیا تھا

وہ اس ڈبے کے پاس اپنی جھک کر نیچے سے اٹھایا \_\_

اپی رزق ہو یا عشق قدر نہیں کروں گی تو اللہ چھین لے گا \_\_

وہ کہتی ڈبہ لے کر باہر نکل آئی \_\_

عشق مائے فٹ بھاڑ میں جائے عشق اور زاریان \_\_ زور سے گود میں رکھا نیچے پھینکا \_\_

مر جاو زاریان خان مر جاو تم \_\_ غصے سے چیخی



شادی کرو بچے کرو جو مرضی کرو میری طرف سے مر جاو۔۔۔ وہ غصے سے کیا کیا بولتی جا رہی تھی کچھ نہیں معلوم۔ ہوا

سائڈ ٹیبل پر پڑی اپنی ساری دوائیاں نیچے پھینکی۔۔۔

کمر کے پیچھے رکھا تکیہ بھی زمین بوس کیا۔۔۔

سائڈ پر رکھا موبائیل دیوار سے چٹا تھا۔۔۔

ہاتھ میں پہنی چوڑیاں جو ابھی کچھ دیر پہلے پہینی تھی سب اتار کر نیچے پھینکی

ایک زور دار آواز سے کانچ کی چوڑیاں ٹوٹی تھی۔۔۔

باہر بیٹھی فاطمہ بس اندر کے منظر کو تصور کرتی انکھیں ضبط سے بند کر گئی

اج نہیں تو کل بتانا تھا کبھی نا کبھی بتانا تھا اس لئے ابھی بتا دیا۔۔۔

اللہ کرے سب مر جائے سب۔۔۔ غصے سے کہا

تم مر جاؤں زاریان خان۔۔۔

تم عورت کے قابل نہیں۔

اللہ کرے تمہیں ایک ایسی لڑکی ملے جو تمہیں کہی کا نا چھوڑے اتنا برباد کریں کہ زندگی بھر یاد کرو گے سات نسلے یاد کرے تمہاری۔ وہ ں فرت اور غصے میں کہا کہتی جارہی تھی کچھ سمجھ نہیں ارہی

باہر بیٹھی فاطمہ نے اسکی بات پر بمشکل اپنی ہنسی روکی۔

استغفر اللہ اللہ جی اسکی زبان کو کنٹرول میں رکھے۔ اسنے دعا کی

وہ اندر تو اس وقت ایک قدم بھی نہیں رکھ سکتی تھی اس کا کوئی بھروسہ نہیں وہ غصے میں اسی کا ہی قتل کر ڈالے۔

تھوڑی دیر وہ اسی طرح بولتی رہی پھر اچانک سے ساری آوازیں بند ہو گئی تھی۔

کچھ دیر وہ باہر انتظار کرتی رہی کہ شاید کوئی آواز آئے مگر ادھا گھنٹہ گزر گیا اندر بالکل خاموشی تھی۔

اسنے اللہ کا نام لے کر کمرے کا دروازہ کھولا

اور اندر اسے دیکھ کر وہ بھاگ کر اسکے پاس آئی

وہ نیچے زمین پر بے حوش پڑی تھی۔

اپنی۔۔۔ اپنی انکھیں کھولو۔۔۔ اس کا چہرہ تھپتھپایا۔۔۔

اپنی اٹھو۔۔۔

وہ اسے پکارتی رہی اور وہ بے حوشی میں بھی زاریان خان کو گالیوں سے نوازتی رہی تھی۔

اکیلی کمزور جان وہ اسے لیکر کہاں جائے کچھ سمجھ نہیں آئے۔

لیکن اس وقت وہ کیسی کو بھی بلا سکتی تھی مگر زاریان خان کو تو بلکل بھی نہیں۔

امنہ خان ایک پردے دار خاموش طبیعت دنیا کی چلاکیوں سے بے خبر ایک معصوم لڑکی۔

جو زاریان خان کی ایک تصویر پر ہی اپنا دل ہار بیٹھی۔

نا کوئی ملاقات ہوئی نا کوئی بات بس ایک تصویر ہی اس کا دل زاریاں کی سچائی پر ایمان لے  
ایا

تصویر بھی کہاں دیکھ سکتی وہ اگر حاشر نا کہتا ان کے ہاں تو بس لڑکی کو بتایا جاتا ہے کہ فلاں  
تاریخ کو تمہارا نکاح ہے۔

اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔ جو اس وقت سفید خالی سے تھے۔

صرف اٹھ دن بعد ان ہاتھوں میں اس کے نام۔ کی مہندی لگے گئی۔ اسنے سوچا

اور اپنی ہی اس سوچ پر وہ شرم سے لال ہو گئی۔

واللہ ہم پاگل ہو جائے گا۔ اسنے کہا

اللہ جی ہم کو ایک اچھا بیوی ثابت کرنا۔ اسنے دل میں دعا کی

اپی کس کے خیالوں میں ہے۔ ایمان اسے خود سے مسکراتا دیکھ کر بولی

کس کیسی کے خیالوں میں نہیں ہے ہم۔ اسنے بدک کر کہا

نہیں اپی تم مسکرا رہا تھا۔ اسنے اسے چھڑنا چاہ

تو کیا ہمارے مسکرانے پر پاندی ہے \_\_\_؟؟؟؟

نہیں پاندی تو نہیں ہے مگر جس طرح تم مسکرا رہا ہے نا اس طرح مسکرانے پر ہمارے خاندان میں پاندی ہے \_\_\_ اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتی بولی

ہمارے خاندان کا تو بس چلے تو وہ ہم۔ کو سانس پر بھی پاندی لگا دے \_\_\_

اپی تمہارا شادی ہو جائے گی تم ہم کو اکیلا چھوڑ جاؤ گی \_\_\_ اس کے گلے میں باہیں ڈالتی اداسی سے کہا

تم اکیلا کیسے ہو گا پاگل سب تو ہو گا تمہارے پاس اکیلا تو ہم ہو گا \_\_\_

تم کیوں اکیلا ہو گا ؟؟؟

نا ہم وہاں پر کیسی کو جانتا ہے نا کوئی ہمیں تو ہم اکیلا ہی ہو گا نا \_\_\_

تمہیں تمہارا شوہر تو جانتا ہو گا نا \_\_\_

شش خاموش مورے نے سننا تو یہی قتل کردے گا تمہارا بھی اور ہمارا بھی \_\_\_ اسے خاموش کروایا



اپی تم تو خوش قسمت ہوگی جو اس گھر میں چلی جاؤں گی جہاں کوئی پابندی نہیں ہوگی جو دل چاہ کروگی بولوگی ایک میں ہوگی جو یہاں ہنس بھی لوں گی تو قیامت اجائے گا۔

اللہ تم کو بھی ایسا ہی گھر دے گا بس اداس نا ہو۔۔۔ اسے پیار کرتی وہ بولی

اپی اگر تمہا کوئی دیوار شیور ہو گا نا تو تم بس اسے میرا شادی کروا دینا۔۔۔

لڑکی تم کیوں آج مار کھانا چاہتا ہے۔۔۔؟؟؟

مجھے نیس پتا بس میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گی۔۔۔

ایمان فاطمہ اپنے ماں باپ کا گھر اپنا ہوتا ہے سسرال چاہئے جتنا اچھا ہو کبھی میکہ نہیں بنتا۔۔۔ اسے سمجھیا

اس میکے سے تو ظالم سسرال ہی سہی۔۔۔ منہ بسوڑا

بد نسل کیوں بن رہا تم ایمان فاطمہ یہاں اس گھر کا تم رزق کھاتا اور اسی کو برا بھی کہا رہا۔۔۔

ایسے رزق کا کیا فائدہ جو دس ہزار پابندیوں کے بعد ملے۔۔۔

تم پاگل ہو گیا ہے ایمان تم کو نہیں معلوم تم بچہ ہے ابھی یہ پابندیاں ہمارے لئے ایک حفاظت کی چار دیواریں ہیں جہاں ہم۔ محفوظ ہے۔

اچھا تم ہم کو سبق نا پڑھاؤ۔

تم اتنا اچھا ہے جو ہمارا سبق یاد کرے۔

اپنی بہت یاد اوں گئی۔ پھر سے کہا

تم بھی بہت یاد ائے گا سب گھر والا بہت یاد ائے گا۔

میری تک تو ٹھیک لیکن گھر والوں کو نا ہی یاد کرنا تو بہتر ہو گا

ایمان فاطمہ اپنے خاندان سے اتنی نفرت اچھی نہیں ہوتی۔

تو یہ خاندان محبت کے لائق بھی نہیں ہے نا۔

تم محبت کر کے تو دیکھو۔

اب تم محبت محبت کر رہا ہے کیسی نے سننا تو بتائے گا تم کو بھی اور ہم کو بھی۔ ایمان

نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تم یہاں کیا کر رہی ہو چائے کا بولا تھا نا\_\_\_ حاشر کمرے میں اتا ایمان سے بولا

لالہ مجھے یاد نہیں رہا\_\_\_ سر جھکا کر شرمندگی سے کہا

یاد نہیں رہا فضول باتوں سے فرصت ملے تو یاد آئے نا\_\_\_

لالہ اتنا پکا اردو ہم سے نا بولا کرو ہم کو کچھ سمجھ نہیں آتا کہ تم عزت کر رہا ہے یا

بے عزت\_\_\_ وہ کہتی کمرے سے باہر بھاگی\_\_\_

امنہ اسکے احترام میں سر جھاکنے کھڑی ہوئی تھی\_\_\_

بیٹھو میں نے تم سے بات کرنی ہے\_\_\_ اسے بیٹھنے کا کہا اور خود بھی سامنے کرسی پر بیٹھا

تم راضی ہو اس رشتے سے؟؟؟؟ حاشر کے سوال پر اسے حیرانی سے نظریں اٹھا کر اسے

دیکھا

ابھی تک گھر میں کیسی نے نہیں یہ پوچھا تھا کہ وہ راضی ہے خوش ہے سب اسے یہی بتا کر

گے تھے کہ تمہارا رشتہ پکا ہو گیا ہے\_\_\_

ڈرو مت مجھے بتاؤں\_\_\_ اسے خود کو حیرانی سے مسلسل دیکھتا پا کر وہ بولا

لالہ دا جی خوش ہے مورے خوش ہے سب راضی ہے تو ہم بھی راضی ہے۔

اس نے اسے دلا سہ دیا۔

خوش رہو۔ کہتا وہ کرسی سے اٹھا

لالہ یہ چائے۔ اسکے ہاتھ میں چائے پکڑاتی ایمان نے کہا

تم سب کو ایسی چائے پیش کرتی ہو؟؟؟؟ کپ پاتھ سے لیا

لالہ یہ اپ ہمارا عزت کر رہا ہے یہ بے عزت؟؟؟؟

کیوں تمہیں اتنا نہیں پتا کہ کون عزت کر رہا ہے کون بے عزت؟؟؟؟

لالہ بس اپ جب تک یہاں ہو مجھے اردو سیکھا دو۔

اردو کی بچی اردو ہوتا ہے اور تم نے دس جماعتیں پڑھی ان میں کیا اردو نہیں تھی؟؟؟

تھی لالہ مگر میں مرمر کر اردو میں پاس ہوتی تھی بس اب اپ سیکھا دے۔

اج کے زمانے میں جہاں لوگ انگریزی سیکھتے ہیں تم وہاں اردو سیکھو گی۔۔۔ اسکے سر پر ہلکی سی چپیٹ لگاتا وہ کہتا باہر نکل گیا۔۔۔

ہمارا آرزو ہے کہ ہم بھی لالہ کی طرح سخت اودرو بولے۔۔۔ اسنے لمبی سئی سانس لے کر کہا تمہارا جس طرح کا حرکت ہے نا مورے تمہارا زبان ہی کاٹے گا پھر اردو نا پشتو۔۔۔ امنہ نے کہا

تم کو تو پھر اتا ہے نا اودرو اس وجہ سے یہ کہ رہا ہے دیکھنا ایک دن ہم بھی طوطے کی طرح فٹفٹ بولے گا۔۔۔

اچھا۔۔۔ اسکی بات پر امنہ مسکرائی

وہ مسکراتی تھی تو اسکے گال میں ٹمپل پڑتے تھے مگر خدا گواہ تھا اج تک یہ ڈمپلز کیسی غیر محرم نے نہیں دیکھے تھے۔۔۔

بلکہ حاشر کی سوا اج تک کیسی مرد نے اسے دیکھا ہی کہاں تھا۔۔۔



اپکی بہن کو آخر ایسا کونسا سٹریس ہے جو ان کا بی پی اتنا ہائی ہو جاتا ہے ؟؟؟؟؟ ڈاکٹر نے فاطمہ سے پوچھا

وہ بس شرمندگی سے نظریں جھکا گئی

جانتی ہیں آپ کہ اگر ذرا سی دیر ہوتی تو شاید ہی پھر کبھی حوش میں یہ اتنی

اسنے نظریں اٹھا کر ڈاکٹر کو دیکھا

ان کا خیال رکھے ہر قسم کی پریشانی سے انہیں دور رکھے اتنی سی ایج میں اگر یہ حال ہے تو اگے جا کر کیا کرے گی یہ

جی میں خیال کروں گی

گڈ پریشان نہیں ہونا اللہ سب بہتر کریں گا وہ اسے تسلی دے رہی تھی

یہ ڈاکٹر اقصیٰ تھی سدرہ کی دوست ہی تھی فاطمہ نے اسے ہی کال کر کے گھر بلا لیا تھا

میں چلتی ہوں دو تین گھنٹوں تک انہیں حوش اجائے گا

تھینکیو سو میچ

اٹس اوکے\_\_\_ اسنے مسکرا کر کہا

اور باہر نکل گئی

اللہ اپی کیا کرو میں تمہارا\_\_\_؟؟؟

کیوں جزبات میں اکر اپنا ہی نقصان کر بیٹھتی ہو\_\_\_ وہ اسے دیکھتی خود سے بول رہی تھی  
دن بدن وہ بے حد کمزور ہوتی جا رہی تھی\_\_\_

انکھوں کے نیچے گہرے ہلکے یوں ظاہر کر رہے تھے جیسے وہ صدیوں سے بیمار ہو\_\_\_

"چار دن بعد"

میس فاطمہ کو بلائیں\_\_\_ اپنی چیئر میں بیٹھتا وہ عجلت میں بولا

جی سر\_\_\_ امجد سر ہلاتا باہر نکل گیا

دومنٹ بعد فاطمہ اسکے سامنے چیئر پر بیٹھی تھی\_\_\_

کیسی طبیعت ہے اب سدرہ کی؟؟؟؟

فاطمہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا پھر سدرہ کا چہرہ لہرایا نظروں کے سامنے۔

وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ ایستہ سے کہا

ہسپتال سے ڈسچارج ہوگئی ہے نا تو اب کیا ہوا؟؟؟

صرف ظاہری چوٹیں ہی تو انسان کو بیمار نہیں کرتی کبھی کبھی اندرونی زخم بھی انسان کو کبھی کا نہیں چھوڑتے۔

اس کا بی بی بہت ہائے ہے نارمل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا۔

ڈاکٹر کو دیکھایا؟؟؟؟

جی۔۔۔

پھر کیا کہا ڈاکٹر نے؟؟؟؟

انہوں نے یہی کہا کہ جب تک بی بی نارمل نہیں ہوتا کوئی علاج نہیں ہوگا

کس پاگل ڈاکٹر نے کہا جب تک اسے کوئی دوائی نہیں دے گے تو کیسے نارمل ہو گا بی پی۔  
اس نے اسے دیکھا۔

خیر اپ کل اس سے یہاں سائن کروا لائے گا۔ ایک پیپر اسے پکڑایا

کس لئے؟؟؟ پیپر تھامتی اسے پوچھا

جس بندے نے اسے ہٹ کیا تھا اسے معافی مانگ لی ہے اور کوئی اتنا ایشو بھی کریٹ نہیں  
ہوا شہریار نے سنبھال لیا تھا سب بس اب یہاں اسکے سائن چاہئے اور معاملہ ختم۔  
تھنکیو سر۔

وہ مسکرایا نو نیڈ اپ اور یہاں کام کرتی ہر لڑکی مجھے اشال کی طرح عزیز ہے۔  
مطلب یہ سب اس نے صرف فاطمہ کی وجہ سے کیا تھا۔

تھنکیو سو میچ سر۔ وہ کہتی چیئر سے اٹھی۔

اُس اوکے۔ وہ فائیل میں معصوف ہو گیا

اسنے دروازہ کھولا پھر گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ جو فائیل دیکھ رہا تھا

اشال کی سیٹ کو دیکھا جو اج خالی تھی وہ اج افس نہیں آئی تھی۔ یہ بہترین موقعہ تھا اس سے یہ بات کہنے کا۔

دروازہ واپس بند کیا۔

زاریان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔؟؟؟

کیا بات ہے فاطمہ؟؟؟؟ اس کے اس طرح اسے دیکھنا اور پھر جاتے جاتے رک جانا بہت عجیب تھا

سر وہ ایک بات کرنی ہے۔ گردن جھکا کر بہت دھیمی سی آواز میں کہا اتنی دھیمی کہ زاریان نے بہت مشکل سے سنا تھا

یس۔ اسنے کہا

وہ الفاظ ٹھونڈ رہی تھی جس سے وہ اپنی بات اس تک سہی طریقے سے پہنچا سکے۔



اپ نے شادی کی کوئی شاپنگ کرنی ہے؟؟؟

کس کی شادی کی؟؟؟ اس کے موبائیل میں گیم کھیلتی وہ بولی

میری شادی کی\_\_

کب ہے؟؟؟

کل\_\_

اوکے اجاؤں گی\_\_ اسی طرح موبائیل دیکھتی وہ بولی

اچھا شاپنگ نہیں کرے گی کیا؟؟

کروں گی کیوں نہیں کروں گی آخر اکلوتے شوہر کی شادی ہو رہی ہے دل کھول کر کروں

گی\_\_ اسکی طرف دیکھتی وہ بالکل سیرس ہو کر بولی

پتا بھی ہے کیا بول رہی ہیں؟؟؟؟ اسے حیرانی ہوئی

پتا ہے اور ویسے بھی اسلام۔ میں چار شادیاں جائز ہیں اپ تو بس دوسری کر رہے ہیں\_\_

واللہ اتنا بڑا دل \_\_ اسنے کہا

اپ کرے دوسری شادی \_\_

سوچ لیں \_\_

نہیں نہیں کرے جو مولوی نکاح پڑھوائے گا ان شاء اللہ وہی جنازہ بھی پڑھوائے گا \_\_

کس کا؟؟؟

نہیں میرا جنازہ یا پھر اپکی سوکن کا \_\_؟؟؟

اپ کا اور اس کا کیوں میرا کیوں نہیں \_\_ اسکی طرف دیکھتی وہ بولی

اسنے اسے دیکھا بے اختیار اس کی بات پر دکھ بھی لگا اور پیار بھی آیا \_\_

مراق تھا پاگل \_\_

نہیں کرے دوسری شادی بلکہ میری طرف سے دسویں کرے \_\_

میں ایک کو نہیں سببِ خال سکتا اپ دوسری کی بات کر رہی ہیں \_\_

نہیں میں رات کو اٹھ کر تنگ کرتی ہوں نیندیں برباد کرتی ہوں جو اب نہیں سنبھال  
سکتے۔۔۔ اس کا موبائیل اسی تھما ہا

اچھا یار بس ختم کرے غلطی ہو گئی۔۔۔ وہ اس کا بگڑتا موڈ دیکھ کر بولا

میں نے شاپنگ واپنگ میں نہیں جانا امی کے گھر جانا ہے۔۔۔

ار یو شیور؟؟؟؟

ہیمم۔

پھر بعد میں نہیں کہے گا کہ یہ چیز نہیں وہ نہیں ہے میں کچھ بھی نہیں لا کر دوں گا۔۔۔

نہیں کچھ نہیں لینا امی سے ملنا ہے بس۔۔۔

اچھا شام تک چلے گے۔۔۔

ابھی اپ کہاں جا رہے ہیں؟؟؟؟

باہر۔۔۔

کیوں؟؟؟

کیسی کام سے

کون سے کام سے؟؟؟

اپ کے مطلب کا نہیں ہے

نہیں ہے لیکن پھر بھی مجھے بتائیں کس کام سے

نور حیا افیشل ورک سے جا رہا ہوں لڑکیاں پٹانے نہیں جو اتنی تفسیش

اسے نہیں پسند تھا یوں تفیش کرنا

اچھا کہتی وہ بیڈ سے اٹھی

پھر سائڈ پر جا کر واپس بیٹھ گئی

اب اتنی سی بات پر ناراض نہیں ہونا

وہ کہتا باہر نکل گیا

ہاں ٹھیک ہے محبت اپنی جگہ مگر اب محبت میں وہ اس کی گھنٹوں سے لگ کر تو نہیں بیٹھ سکتا  
تھانا۔۔۔ اسنے یہ سوچا

بدل جاتے ہیں سب مرد آخر ایک نایک دن۔۔۔ بیڈ سے اٹھتی وہ بولی

اگر کوئی مرد نہیں بدلتا تو وہ باپ ہوتا ہے جو شروع دن سے اولاد سے جتنی محنت کرتا آخر  
تک اتنی ہی کرتا بلکہ اسے بھی زیادہ کرتا ہے۔۔۔

جائے بھاڑ میں میری طرف سے۔۔۔ غصے سے بولی

پھر اس کا موبائیل دیکھا جو وہی پڑا تھا۔۔۔

اب اس کا الزام بھی مجھ پے ایے گا کہ میں نے یاد نہیں کروایا۔۔۔ موبائیل اٹھا کر سائنڈ ٹیبل  
پر رکھا۔۔۔

ایک بار پھر موبائیل پر پاسورڈ لگایا مگر وہ بھی غلط۔۔۔

پتا نہیں کس منہوس کا لگا کر رکھا۔۔۔ غصے سے کہتی موبائیل واپس ٹیبل پر پٹخا۔۔۔

پھر اسے دل کھول کر برا بھلا کہہ کر نیچے کچن میں آگئی۔۔۔



انٹی لائے میں کر دیتی ہوں۔

نہیں بیٹا تم کیوں کرو ابھی تم نے کچھ میٹھا بھی نہیں بنایا ہے۔

اب انہیں کیا معلوم کہ انکی بہو میٹھا بنانے سے پہلے ہی چکن کراہی بنا کر اپنے شوہر کو کھلا چکی ہے جو مرتضیٰ کو کبھی نہتس ہضم ہو سکے گی۔

میں بور ہو جاتی ہوں انٹی۔

کیوں مرتضیٰ کہاں ہے؟؟؟

وہ باہر گے ہیں۔

کیوں گیا ہے۔

پتا نہیں میں نے پوچھا تھا کہ رہے تھے کہ افیشل ورک سے جا رہا ہوں کوئی لڑکیاں پٹانے

نہیں جا رہا۔ اسی کے انداز میں کہا

اس نے تم سے یہ کہا؟؟؟ حیرانی سے پوچھا

جی۔

یہ لڑکا بالکل نہیں سدھرے گا یوں بھلا بولتے ہیں بیوی سے۔۔۔

وہ بس ہلکی سی ہنسی اب دیکھنا شوہر صاحب نور حیا کس چیز کا نام ہے۔۔۔ اور نخرے دیکھائے

دل میں ہستی وہ اب انے والے وقت کو سوچ رہی تھی۔۔۔

اتنے اتنے نخرے دیکھاؤں گئی ناکہ ساری زندگی ایسا نہیں کرے گے دوبارہ بس ایک بار گھر  
تو ائے۔۔۔ دل میں کہتی وہ اب مسکرا کر نورین بیگم سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

\*\*

اج وہ دن بھی آگیا جب نور نے میٹھا بنا کر یہ رسم بھی پوری کی تھی۔۔۔

سب نے اسکی کھیر کی تعریف کی تھی سوائے اس کے شوہر نے جس نے بس اتنا کہا تھا کہ  
اچھی بنی ہے مگر میٹھا بہت زیادہ ہے۔۔۔

اس وقت وہ اسے سنا تو بہت کچھ دیتی مگر حیات صاحب اور نورین بیگم کا لحاظ کرتی وہ  
خاموش ہو گئی۔۔۔

اس موقع پر حیات صاحب نے اسے بیس ہزار دیا تھے۔

وہ حیران تھی کہ ایک کھیر بنانے میں بیس ہزار ملے ہیں گھر میں جب بناتی تھی تو تحفے میں برتن سے بھرا سنک ملتا تھا۔

سامنے بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر وہ موبائیل پر معصوف تھا۔ اور صوفے پر بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔

اٹھ کر اپنی جگہ پر جائے۔ صوفے سے اٹھ کر بیڈ کے قریب آئی وہ اس کی سائڈ پر بیٹھا تھا۔

خاموشی سے اٹھا اور اپنی سائڈ پر گیا پھر موبائیل کی ٹارچ ان کر کے اسے دیا اور سائڈ سے لائٹ اف کر دی۔

لائٹ ان کریں میں نے کوئی ڈیل نہیں کرنی۔

رات کو وعدہ کیا تھا۔ اسنے یاد دلایا

بس اپ کر دے۔

ناراض مجھ سے ہیں نا تو لائٹ کہاں سے آگئی ہے۔

نہیں ہوں میں آپ سے ناراض بس لائٹ ان کر دے۔

سائڈ سے لائٹ ان کی پھر اٹھ کر بیٹھا۔

نور حیا جب معاملہ ہمارا تھا تو اپنے ماما کو بیچ میں کیوں انوالو کیا؟؟؟

میں نے کچھ نہیں کہا ان سے انہوں نے پوچھا تھا اور میں نے بتا دیا بس۔ انکھوں پر بازوؤں رکھتی وہ بولی

نور حیا یاد رکھنا جب ہمارے بیچ کوئی تیسرا آئے گا تو پھر اے دن لڑائی ہی ہوگی ائیندہ مجھ سے جو بھی مسئلہ ہو تو میرے اور خود تک رکھے کیسی تیسرے کو انوالو نہئیں کرنا۔

وہ کوئی تیسرا نہیں اپکی ماں ہیں۔

ماں ہیں بٹ آپ کے اور میرے درمیان تیسرا ہی ہیں۔

تو کس سے جا کر کہو ماں سے نا کہو تو محلے ولوں سے جا کر شکایتیں کرو۔

میں نے ایسا کیا بولا تھا جو آپ اتنی سی بات اس کو سر ر مسلط کر رہی ہیں۔

کچھ نہیں بولا میری ہی غلطی ہے سب \_\_\_ اسی طرح لیٹے لیٹے کہا

اچھا اُم سوری \_\_\_ کچھ دیر بعد اس نے کہا \_\_\_

نہیں چاہیے \_\_\_

اوکے میں واپس لے لیتا ہوں \_\_\_ مسکرا کر کہا

وہ کچھ نا بولی \_\_\_

کچھ دیر وہ اسی طرح بیٹھا اسے دیکھتا رہا جو آنکھوں پر بازو رکھے بالکل سیدھی لیٹی ہوئی تھی \_\_\_

یہ ہٹائیں تاکہ دیکھ سکو ناراض ہو کر کیسی لگتی ہیں \_\_\_ اسکی بازو آنکھوں پر سے ہٹاتا بولا

بات مت کریں مجھ سے \_\_\_

اوکے نہیں کرتا \_\_\_

بغیر اسے کچھ کہے وہ لحاف منہ پر رکھتی دوسری طرف کڑوٹ کر گئی \_\_\_



اس نے سائڈ سے لاٹ اف کردی۔

لائٹ ان کریں۔ وہی لیٹے لیٹے ہی کہا

پہلے اس طرف چہرہ کریں لحاف منہ پر سے ہٹائیں پھر کردوں گا۔

نہیں کرنا میں نے کچھ بھی اور اب بے شک لائٹ اف رکھے۔ غصے سے کہتی سائڈ سے اپنا

موبائل اٹھا کر ٹارچ ان کردی اور اپنے واپس سائڈ ٹیبل پر رکھا موبائل۔

چلو ناراضگی کا ایک تو فائدہ ہوا بے چارہ میرا موبائل آج ریست کرے گا۔

میری ناراضگی کے فائدے ہی فائدے ہیں نا اچکو۔

ہاں کچھ فائدے بھی ہیں اور نقصان بھی۔

فائدے زیادہ ہی ہوں گے۔ دوسری طرف ہی کڑوٹ کیے وہ بولی

ہاں کچھ زیادہ ہی ہیں۔

وہ کچھ نا بولی۔

تھوڑی دیر اسی طرح گزر گئی

میری جان ناراض ہو کر نہیں سوتے اور اتنا مجھے اندازہ ہے کہ اپ ناراض تو نہیں البتہ  
نخرے ضرور دیکھا رہی ہیں تو اس کے لئے بتاتا چلو کہ میں اپکو تو اٹھالوں گا لیکن فالتو اور  
بے فضول نخرے بالکل نہیں اٹھاؤں گا۔ اس کے کان کے قریب جھکتا وہ بولا

اپ سے اتنی امید نہیں ہے کہ اپ میرے نخرے اٹھائے گے۔

رکھنا بھی نہیں۔ وہ پیچھے ہو کر لیٹا

بھاڑ میں جائے۔

او کے ابھی گیا اور ابھی آیا۔

انتہائی فضول بندے ہیں بتا نہیں اپ جیسوں کو اللہ شوہر کیوں بنا دیتے ہیں۔

میری شہزادی اللہ مرد کو شوہر اس لئے نہیں بناتے کہ وہ بیوی کے بے جا فضول ضد پوری  
کریں۔

میں نے کونسی ضد کی ہے۔؟؟؟

نہیں کی مگر یہ جو نخرے ہیں نا یہ اس سے بھی اوپر کے اپ دیکھا رہی ہیں۔

تو کیا اپ اتنا نہیں کر سکتے کہ نخرے ہی اٹھالیں۔؟؟

میں اٹھا تو لوں مگر ابھی اٹھاؤ گا تو کل کوئی نیا اجائے گا۔

بھاڑ میں جائے اب خبردار جو مجھے آواز دی۔

اوکے۔ کہتا وہ واپس لیٹ گیا تھا

کچھ لمحے گزرے گھنٹے گزریں نور کو امید نا تھی کہ وہ اس طرح کرے گا۔

لحاف کے اندر اب وہ رو رہی تھی۔

پھر اہستہ سے لحاف اٹھایا ایک لمبا سا سانس لیا۔

پھر گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

اور حیران ہوئی۔ اسے لگا کہ وہ سو گیا ہے مگر وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر اسے دیکھ رہا

تھا۔

اٹھ جائے نور حیا اتنا انا غرور اچھا نہیں ہوتا۔۔۔ وہ واپس سے لحاف اپنے اوپر رکھ رہی تھی  
جب اسکی اواز کانوں میں پڑی

انا غرور وہاں کیا جاتا ہے جہاں مان ہو۔۔۔

اس لئے کہا رہا ہوں مان کھونے سے پہلے اجائے۔۔۔

نہیں انا۔۔۔

پانچ منٹ انتظار کیا کہ شاید اس انا زادی کی انا زراہ کم ہو مگر مجال ہے جو وہ ہلی بھی ہو۔۔۔

اگے بڑھا لحاف منہ سے اٹھایا۔۔۔

بازو سے پکڑ کر اسے اٹھایا۔۔۔

اور ایک۔۔۔ لمحے میں اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

وہ بس یہی چاہتی تھی۔۔۔

کہ پہل وہ کریں۔۔۔ اپنی جیت میں وہ مسکرائی

نور حیا محبت جھکنے کے سوا کچھ نہیں ہے مجھے کل بھی ایسے محبت تھی اور آج بھی اس لئے  
اب ہمیشہ مجھے ہی جھکنا پڑے گا آج بھی اور کل بھی میں یہ جانتا ہوں۔۔۔  
بے اختیار اسکی بات پر شرمندگی ہوئی۔۔۔

کیا تھا سوری کر تو رہے تھے مان جاتی۔۔۔ دل میں سوچا  
مجھے نا ہی تو اپکی ضد پوری کرنے سے کوئی مسئلہ ہے نا ہی اپکے نخرے اٹھانے سے اگر مجھے  
مسئلہ ہے تو ہمارے بیچ کیسی تیسرے کے انے سے ہے اپ کو مجھ سے پر اہم تھی تو مجھ سے  
کہتی نا یوں۔ ماما کو جا کر کہنا اچھی بات نہیں ہے۔۔۔  
یقین کریں میں ان سے کچھ نہیں کہا تھا انہوں نے پوچھا تھا میں نے بتا دیا بس۔۔۔  
بس کی کچھ لگتی صرف اتنا ہی بتاتی نا کہ باہر گے ہیں اگے پوری کہانی سنانے کی کیا ضرورت  
تھی۔۔۔

ٹھیک ہے غلطی ہو گئی ہے مگر اپنے بھی کب سے مجھے نظر انداز کیا ہے کھیر بنائی اس میں  
بھی نقص نکالے پھر لائٹ ان کرنے کا کہا تب بھی نہیں کی۔۔۔



پہلی بات کھیر میں اپ جو مرضی کہے اس میں میٹھا تیز تھا سکند اگر غور کریں تو معلوم ہو  
انگور میں نے نہیں اپنے کیا ہے مجھے اور تیسرا جب اپ اپنے موبائیل کی لائٹ ان کرچکی  
تھی تو مجھے کیا ضرورت تھی۔۔۔

کچھ بھی ہے بس غلطی اپ کی ہے۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔

اچھا بس میری ہی غلطی ہے۔۔۔

بس اس طرح مان لیا کریں اپنی غلطی تو اتنا مسئلہ ہی نہیں بنے گا۔۔۔

لیکن نورحیا کبھی اپ بھی مان لیا کریں اپنی غلطی۔۔۔

میری کوئی غلطی نہیں۔۔۔

اچھا سہی ہے اپکی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔

تھوڑی دیر وہ خاموش رہی۔۔۔

اپنے ایک اور بھی میرے ساتھ غلط بیانی کی ہے۔۔۔

کونسی؟؟؟ حیرانی سے پوچھا ابھی ہی تو غلطی نا ہونے کے باوجود غلطی من لی اب کونسی غلط  
بیانی؟؟؟

اپنے کہا تھا کہ شام کو امی کے گھر چلے گے \_\_\_\_\_

میں نے کہا تھا مگر دیکھے میں گھر کب آیا واپس سات بجے تو گھر آیا ہوں اس کے بعد کوئی  
ٹائم تو نہیں تھا \_\_\_\_\_

کیوں اے سات بجے جلدی اتے نا \_\_\_\_\_

میرے اختیار میں تو نہیں تھا نا یہ \_\_\_\_\_

اگر چاہتے تو اسکتے تھے \_\_\_\_\_

سیر سلی نور حیا میں نے کوشش کی تھی کہ جلدی اوں مگر کام تھا بہت زیادہ \_\_\_\_\_

وہ خاموش رہی \_\_\_\_\_

کل چکلے گے سارا دن اپ وہی رہے گا شام کو میں پک کرو لوں گا \_\_\_\_\_

کل بھی کوئی کام ہی نکل اے گا ^ \_\_\_\_\_

جو بھی نکل ائے آپ کو لے کر جاؤں گا۔

وعدہ کریں۔

اتنی بڑی کوئی بات نہیں جو وعدہ کرو ایک بار کہا لے کر جاؤں گا تو ضرور لے کر جاؤں گا۔

اگر نالے کر گے تو؟؟؟

اب آپ کی خود کی نیت خراب ہے اور مجھ سے زبردستی لڑنا چاہتی ہیں۔

ہاں میں پاگل ہوں نا جو آپ سے لڑو گی۔

مجھے تو یہی لگتا ہے۔

نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

ناراض ہو کر کبھی نہیں سونا کیا پتا اگلی صبح نصیب بھی ہو یا نہیں اس لئے سونے سے پہلے ہر شخص کو معاف کر کے اور اللہ کو راضی کر کے سوتے ہیں۔

میں ناراض نہیں تھی آپ سے۔

میں جانتا ہوں بس اپ جھکنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

نہیں یہ بات نہیں ہے۔۔۔

میں جانتا ہوں اب بحث کرنے کا فائدہ نہیں۔۔۔

سوری۔۔۔ کچھ دیر خاموشی کے بعد نور نے کہا

انیندہ سوری نہیں کہنا۔۔۔

خود ہی کہ رہے تھے کہ جھکنا نہیں چاہتی پہل نہیں کرتی اب کر رہی ہوں تو کرنے بھی نہیں دے رہے۔۔۔

میں نے یہ کب کہا کہ سوری کریں۔۔۔

تو پھر راضی کیسے کرتے سوری سے ہی کرتے ہیں نا۔۔۔

نہیں اپ مجھے راضی بس یہاں سر رکھ کر دیا کریں۔۔۔

وہ مسکرائی۔۔۔

لازمی نہیں نورحیا کے راضی کرنے کے لئے سوری بولنا ضروری ہے بس کبھی کیسی ناراض بندے کو گلے سے لگا کر اظہار کر دینا سوری سے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

کیسی کو بھی۔؟؟؟

ہاں ماں باپ بہن بھائی شوہر اور جو بھی ایسا رشتہ جس کے گلے اپ لگ سکتے ہو لگ جایا کرو یقین کرو سوری سے تو صرف غلطی معاف ہو جاتی ہے مگر اس عمل سے انسان سارے دکھ بھی بھول جاتا ہے۔

اچھا اور اگر بندہ دور ہو تو پھر کیسے راضی کرے۔؟؟؟؟

بس اتنا کہ کر آئی لیو یو۔

وہ اسکی بات پر ہنسی۔

یہ تو اپنے اپنے لیے بتایا ہے جب کوئی دوارا ناراض ہو پھر کیا کہے بندہ۔

پھر بس اتنا کہ دے آئی مس ہو۔

اچھا آئی مس یو۔



ابی لیو یو ٹو \_\_\_ اسنے کہا

ائی میس یو کے جواب میں مس یو ٹو کہتے نالائق آدمی \_\_\_

میری لائق سی بیگم جس طرح کا مس یو اپنے بولا ہے نا اس کا جواب لیو یو ہی ہوتا ہے \_\_\_

اسکی بات وہ مسکرائی تھی \_\_\_

رات کے دو بج کر پینسالیس منٹ ہو رہے تھے \_\_\_

وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے پچھلے چار گھنٹوں سے فاطمہ کی بات پر غور کر رہا تھا \_\_\_

اسکی بات نہایت عجیب تھی یا پھر یہ اسے لگی تھی \_\_\_

ایک بار پھر اس سے ہوئی ساری گفتگو کیسی فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے چلنے لگی تھی

اہستہ سے چلتی وہ سامنے لگی کرسی پر بیٹھی \_\_\_

کیا بات ہے فاطمہ؟؟؟؟ اسے خاموش پا کر اسنے کہا

سر اپ سدرہ سے شادی کر لئ دھڑکن بہت تیز ہوئی

سر میں جانتی ہوں یہ بات آپ کے لیے بہت حیران کن ہے مگر سر میری بہن مر جائے گی وہ پاگل ہو رہی ہے نا کچھ کھا رہی ہے نا سو رہی جیتے جی مر رہی ہے پلیز سر اپ اس سے شادی کر لے

فاطمہ اسکی بیماری سے میری شادی تک کیا تعلق ہے اس کا کسی اچھی جگہ سے علاج کروائیں شادی مسئلے کا حل نہیں۔۔۔

سر اسکی بیماری کا حل آپ سے شادی ہے وہ پچھلے کئی ماہ سے آپکو پسند کرتی ہے اور اب یہ پسند جنون بن گیا ہے۔۔۔

ابی ڈونٹ ناو فاطمہ کچھ بھی ہے میں یہ نہیں کروں گا وہ بالکل بھی ویسے نہیں ہے جیسی لڑکی مجھے چاہیے

میں جانتی یوں سر میں سب جانتی ہوں مگر سر پلینز۔۔۔

فاطمہ آپ خود اپنی بات پر غور کریں اور خود کو میری جگہ رکھ کر دیکھے آپ کو میرے انکار کی وجہ معلوم۔ ہو جائے گی۔۔۔ وہ کرسی سے ٹیک لگاتا بولا

سر جیسے آپ ادھوری محبت کی سزا کاٹ رہے ہیں نا تو یاد رکھے آپ وہی سزا میری بہن کو دے رہے ہیں۔۔۔

اسکی بات پر وہ حیران ہوا یہ لڑکی کیا بول رہی تھی؟؟؟

فاطمہ اپ جائے میں کیسی صورت بھی یہ نہیں کر سکتا ایک لڑکی میرے نام کی مہندی اپنے ہاتھوں پر لگانے کے خواب دیکھ رہی ہوگی اور میں یہاں کیسی اور سے نکاح کرلو یہ تو اس کو بھی بے ضفول سزا ملے گی نا

سر اپ بے شک اس سے شادی کر لے اپ جہاں چاہیے شادی کر لے مگر میری بہن کو اس سزا سے بچالیں

وہ کچھ دیر خاموش رہا

محبت بانٹنا اسان نہیں ہوتا فاطمہ

سر نا ملنے سے تو بہتر ہے نا بانٹ لی جائے

فاطمہ محبت میں کیسی تیسرے کا انا یوں ہے جیسے کبھی کچھ پا کر اپنے ہاتھوں سے ہی مر دینا

سر میں محبت کو نہیں جانتی میں بس اتنا جانتی ہوں کہ میری بہن اس سزا سے نکل ائے

اگر اچکھو لگتا ہے کہ وہ مجھ سے شادی کر کے خوش رہے گی یا پھر اپنی تکلیف بھول جائے گی تو یہ اپنی غلط فہمی ہے وہ مجھ سے شادی کر کے مزید تکلیفوں میں مبتلا ہوگی۔

سر وہ اب بھی تو ایک تکلیف ہی تو سہ رہی ہے۔

یہ تکلیف برداشت ہو جائے گی مگر شادی کے بعد جو اسے مجھے کیسی اور عورت کے ساتھ دیکھ کر ہوگی وہ کبھی نہیں برداشت کر پائے گی۔

وہ خود اس تکلیف سے گزرا تھا اپنی من پسند شخص کو کیسی اور کے ساتھ دیکھنا جان لیوا ہوتا ہے

سر اپ میری بہن سے نکاح کرے گے یا نہیں؟؟؟؟

اس کا انداز اٹل تھا۔

زاریان حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا

سر بہت مان سے اپ سے میں اپنی بہن کی محبت کی بھیگ مانگ رہی ہوں خدا گواہ ہے کہ اپکی جگہ اگر کوئی اور شخص ہوتا تو مر جاتی مگر یوں اس طرح بھیگ نا مانگتی۔



زاریان نے اسے دکھا جہاں واقعی وہ بہت اس سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اپ جائے میں اچھو بتا دوں گا۔

میں ساری رات انتظار کروں گی۔ کہتی وہ اٹھ کر باہر چلی گئی

یہ کیسا امتحان لے رہی تھی زندگی۔ ایک طرف وہ لڑکی جیسے ابھی دیکھا بھی نہیں تھا اس کی فکر تھی اور دوسری وہ لڑکی جیسے وہ کبھی دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا اس کی پریشانی۔

باہر صحن میں ٹہلتی وہ ہاتھ میں پکڑے موبائیل کو بار بار دیکھ رہی تھی۔

تین بج کر دو منٹ ہو گئے تھے۔

اب اہستہ اہستہ اس ختم ہو رہی تھی۔

کچھ لمحے گزریں ہاتھ میں پکڑا موبائیل تھر تھر کانپا۔

بیل کی آواز اس تک نا جائے اس لیے موبائیل سائلنٹ پر لگا دیا۔

تین بج کر پانچ منٹ تھے اسکی کال آئی تھی۔

یا اللہ میری ساری امیدیں آپ سے وابستہ ہیں۔ بہت شدت سے اللہ سے دعا مانگی

اسلام علیکم سر۔

وعلیکم اسلام۔

گہری خاموشی۔

کل عصر کے بعد اوں گا میں تیار رہنا۔

ایک خوشی کی لہر اسکے اندر دوری۔

مگر دوسری طرف موجود اپنے کمرے کے صوفے پر بیٹھے زاریان نے ضبط سے انکصیں

موندی۔

او کے سر۔ خوشی اسکی آواز سی جھلک رہی تھی۔

سر جتنا آپ یہ احسان کریں رہیں ہیں پلیز تھوڑا اور کردے پلیز اس بارے میں اپنی کو کچھ

نہیں بتائے گا کہ میں نے آپسے یہ کہا ہے پلیز۔

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ اسکی بات سن کر وہ بس اتنا ہی بول سکتا تھا \_\_\_\_\_

کیا زندگی تھی یہ کیسی زندگی تھی۔

اسنے کسی اور چاہا تھا مگر وہ ناملی اور اسے کوئی اور چاہ رہا تھا اور وہ اسے مل رہا تھا مگر وہ جو اس کے نام کی مہندی لگائے بیٹھی تھی اس کا کیا وہ کہاں جائے گی؟؟؟؟ اس کی تو ساری زندگی بدنامی سے گزر جائے گی

لوگوں نے یہ تو نہیں کہنا کہ لڑکا برا تھا بری تو ہمیشہ سے لڑکی ہی ہوتی ہے۔

یہ کیا ہے صائم؟؟؟؟

اس کے ہاتھ سے انوالپ لیتی وہ بولی

دیکھ لو۔

اس نے انوالپ کھولا اندر دو بئی کی ٹکٹس تھی۔

اوہ شکر میں بہت پریشان تھی اس بارے میں۔

اب پریشانی ختم کرو اور چلنے کی تیاری کرو تین دن ہیں اب ہمارے پاس\_\_

لیکن صائم اذلان کے تو پیپرز ہو رہے ہیں\_\_؟؟؟؟

وہ یہی رہے گا\_\_

نہیں صائم میں اسے یہاں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی\_\_

حیا اس کی پڑھائی ضروری ہے\_\_

ہے مگر میں اس کے بغیر ایک ہفتہ کیسے رہوں گی\_\_

جیسے اس کے بغیر تب بھی رہو گی نا جب وہ شادی کر کے الگ ہو جائے گا ویسے ہی یہ ایک ہفتہ بھی گزار لینا\_\_

اس وقت صبر اجائے گا مگر ابھی وہ بہت چھوٹا ہے میرے بغیر نہیں رہے گا\_\_

اما میں چوٹا نئی بہت بلا ہو\_\_ اپنی گاڑی سے کھیلے ہوئی کہا

ہاں دیکھو یہ اپنے باپ سے بھی بڑی باتیں کرتا ہے کہاں یہ چھوٹا ہے\_\_ بیڈ سے اسے

اٹھا کر گود میں بیٹھایا

اپ دائے ماما میں دادو کے پاش شو داو دا (اپ جائے ماما میں دادا کے پاس سو جاؤں گا)

میرا بیٹا میں کیسے سوگئی تمہارے بغیر تجھے نیند نہیں آتی۔۔۔ اسکے گال چومتی وہ بولی

اپ بابا پاش شو دانا (اپ بابا پاس سو جانا) مفت کا مشورہ دیا

صائم اسکی بات پر مسکرایا۔۔۔

ہاں دیکھو اس نے ایک دم مسئلہ ہی حل کر دیا تم میرے پاس سو جانا۔۔۔

حیا نے اسکی بات پر اسے گھورا۔۔۔

میلے لیے بہت زیادہ چبچبی لے ترانا (میرے لیے بہت زیادہ چیزیں لے کر انا)

ماما اپنے بیٹے کے لئے بہت کچھ لائی گی۔۔۔

چلو اب یہ ایمسٹونل سین ختم کرو اور پیپرز کی تیاری کرو فیل ہوئے یا کم نمبر لئے پھر کوئی چیز

نہیں ملے گی۔۔۔ صائم نے کہا

پیپر کے نام پر اسنے برا سامنہ بنایا تھا۔۔۔



بلکل تم پر گیا ہے پڑھائی کے نام پر بہت بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے برا سامنہ دیکھ کر صائم نے حیا سے کہا

اپ سے تو کم ہی ہوتی ہے۔۔۔ جل کر کہا

ہائے بابا ماما وہاں دا تر نئی لندا اتھے بے بنا میلانات نانتوا دینا (ہایے بابا ماما وہاں جا کر نہیں لڑنا اچھے بچے بن جانا میرا ناک ناکٹوا دینا) انہیں لڑتا دیکھ کر سر پر پاتھ مار کر بولا

چل ہٹ بڑا ایا تیرا ناک۔۔۔ اسکی ناک پکڑ کر کھینچی

چلو اذلان لے اوں اپنا بیگ۔۔۔ حیا کمرے سے باہر نکلتی بولی

اللہ مدھے نئی پسند پلائی مر داے لے یہ دندی پھانی (اللہ مجھے نہیں پسند پڑھائی مر جائے یہ گندی پڑھئی) برا سامنہ بنا کر وہ صائم کی گود سے اٹھا اور بیگ اٹھا کر باہر چلا گیا۔۔۔

اسکی بات پر صائم مسکرایا ایک وقت میں اسے بھی نہیں پسند تھی پڑھائی عذاب لگتی تھی مگر اب احساس ہوتا تھا اس وقت کی مشکل اب کے لئے آسانی تھی۔۔۔

فاطمہ دماغ سیٹ ہے؟؟؟؟ اسکی بات سن کر تو وہ بس اتنا ہی بولی

ہاں اپنی —

ہاں اپنی تو یہ کیا بول رہی ہو پتا بھی ہے؟؟؟؟

اپنی سچ بول رہی ہوں —

میں کیسے یقین کر لو —

اپنی قسم لے لو سر نے خود کہا کہ وہ تم سے شادی کرنا چاہتے ہیں —

اس دن تم بتا رہی تھی کہ اسکی شادی ہونے والی ہے اور اب یہ کیا ہے کیوں تم۔ مجھے پاگل بنا رہی ہو؟؟؟؟

اپنی مجھے نہیں معلوم مگر انہوں نے کہا

وہ پاگل ہو گیا ہے نشہ وشہ کر رہا ہو گا اجکل جو یہ بول دیا —

اپنی حوش میں تھے وہ کوئی نشہ نہیں کرتے —

میں جب تک نہیں مان سکتی تب تک وہ خود نا مجھ سے کہے۔

فاطمہ کا دل دھڑکا اب کیا پھر سے اسے ایک اور آحسان لینا ہوگا؟؟؟؟

وہ تمہیں خود کال کر لے گے۔

وہ کہتی کمرے سے باہر نکل آئی

کیا فاطمہ جو بول کر گئی ہے یا وہ واقعی سچ تھا؟؟؟ کیسی صورت یقین نہیں آیا

اگر یہ سچ تھا تو وہ کیا تھا جو کل فاطمہ نے بتایا تھا۔

یہ کیا ہو رہا ہے کونسی گیم کھل رہے ہیں یہ لوگ میرے ساتھ آخر؟؟؟

ٹھیک ہوں اور حوش میں بھی ہوں۔

بھائی اپ ٹھیک نہیں ہیں اگر ٹھیک ہوتے تو یہ نہیں بولتے۔

اشال جو کہ رہے ہوں وہ کرو۔

بھائی شام کو اپ اس سے نکاح کرے گے اور کل اپکی مایوں ہے۔

جانتا ہوں۔

بھائی اپ ان لوگوں کا کیا کرے گے پٹھان ہیں وہ لوگ نسلیں ختم کر دے گے بدلے کی آڑ میں۔

ان لوگوں کو میں دیکھ لوں گا تم سے جو کہ ہے وہ کرو۔

بھائی اپ ایک بار پھر سوچ لے جزبات میں اگر کچھ ایسا نہیں کرنا جو بعد میں آپکے لیے ایک بہت بڑا عذاب بن جائے۔

وہ اسکی بات سنتا باہر نکل گیا۔

اللہ۔ جی اب کیا ہوگا اب بھائی کیا کرے گے؟؟؟؟

انٹی کو کال کر کے بتاتی ہوں۔ اسے ہر مشکل میں اگر کوئی یاد آتا تھا تو وہ زاریان کے بعد نورین بیگم تھی۔

اما وہ پاگل ہو گیا ہے شادی سے زیادہ اسے کیسی ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو اس کا علاج کریں۔۔۔ نورین بیگم کی بات سن کر وہ بولا

مجھے خود حیرت ہو رہی ہے ابھی اشال کی کال آئی اور مجھے اس نے یہ خبر دی۔۔۔

میں جا کر اس کا دماغ سیٹ کرتا ہوں۔۔۔ گاڑی کی چابی اٹھاتا وہ بولا

مرتضیٰ کوئی زبردستی نہیں کرنا اسکے ساتھ۔۔۔ نورین بیگم نے کہا

نہیں کرتا آپ خوا مخواہ پریشان نا ہو۔۔۔

اچھا نور کو بتا کر جاو۔۔۔

آپ بتا دیے گا۔۔۔

خود بتا کر جاو۔۔۔

کہاں پر ہیں؟؟؟؟

نیچے ہے۔۔۔



اوکے\_\_ کہتا وہ سیڑھیاں تیز تیز اتر کر نیچے آیا\_\_

ہائے اللہ آرام سے کونسی قیامت آگئی\_\_ اسے تیز تیز اتا دیکھ کر نور نے کہا

نور حیا میں زاریاں کے پاس جا رہا ہوں کچھ دیر تک اوں گا اوکے\_\_ اسے بتایا

خیریت؟؟؟؟ اسکی جلد بازی پر اسنے کہا

اما سے پوچھے کونسا دورا پڑا ہے اسے میں اسے سیٹ کرنے جا رہا ہوں\_\_ وہ کہتا باہر چلا گیا\_\_

کیا ہوا ہوگا؟؟؟ اسنے سوچا اور اوپر نورین بیگم کے پاس ان سے پوچھنے چلی گئی\_\_

پاگل ہو گیا ہے یا پھر دماغ کہی بھول آیا ہے؟؟؟؟ اسکے افس میں اتے ساتھ ہی وہ بولا

وہ اسے دیکھ کر چیئر سے اٹھا\_\_

کیوں؟؟؟

یہ کیا سن رہا ہوں میں؟؟؟؟ گاڑی کی چابی اس کے سامنے ٹیبل پر اچھالی اور خود ٹانگ پر  
ٹانگ چڑھا کر وہ اسکے سامنے چیئر پر بیٹھا

بیٹھ پھر تیرا دماغ سیٹ کرتا ہوں\_\_\_ اسے بیٹھنے کا کہا

وہ بیٹھا\_\_\_

خیر ہے نا خان صاحب دودو شادیاں؟؟؟؟

مرتنی اگر تم اس بارے میں مجھ سے بات کرنے آئے تو میں پہلے بتا رہا ہوں میں تمہارے  
کیسی سوال کا جواب داہ نہیں\_\_\_

تم واقعی میرے کیسی سوال کے جواب داہ نہیں\_\_\_

وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا\_\_\_

تم جو مرضی کرو جو دل میں ایے مگر یاد رکھنا دو کشتی کے مسافر کہی کے نہیں رہتے\_\_\_ وہ  
کہتا چیئر سے اٹھ گیا

تم لوگ نہیں سمجھو گے جو میں سمجھ سکتا ہوں\_\_\_

ہم واقعی ہی نہیں سمجھے گے تمہیں جو دل اے کرونا تم نے مجھے پہلے رشتے کے بارے میں کچھ بتایا اور ناب تم جو مرضی کرو \_\_\_\_\_ کہتا گاڑی کی چابی اٹھائی

وہ خاموشی سے اس دیکھ رہا تھا

یاد رکھانا زاریاں بدل تم گے ہو میں اب بھی ویسا ہو جیسے اب سے پندرہ سال پہلے تھا اگر کبھی پیچھے منہ کر کے دیکھو گے تو میں وہی کھڑا نظر اول گا میری ہر دعا تمہارے نام ہے \_\_\_\_\_

کہتا وہ باہر نکل گیا تھا \_\_\_\_\_

اس کا دل اس وقت سب سے زیادہ تب دکھا تھا جب اسے نورین بیگم نے بتایا تھا کہ وہ شای کر رہا ہے اور اب اسے بھی زیادہ دکھ ہوا تھا جب اس نے کہا تھا کہ وہ اس کے کیسی سوال کا جواب دہ نہیں \_\_\_\_\_

دوست کاراویہ جب بدل جائے تو سمجھ جاو اس کا دل بھی اب بدل گیا ہے۔

ایک نظر اس کے افیس کی بلند عمارت کو دیکھا جہاں کئی خوبصورت یادیں وابستہ تھی \_\_\_\_\_

بہت مان سے وہ آج یہاں آیا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے زاریاں اس کی بات کبھی نہیں رد کرے گا۔

مگر آج سارا مان ہوا ہو گیا

مان ٹوٹنا دل ٹوٹنے سے زیادہ اذیت ناک ہوتا دل ٹوٹتا ہے کیسی نا کیسی طرح جڑ جاتا ہے مگر مان جب ایک بار کیسی سے مان ختم ہو جائے تو پھر کچھ بھی ہو جائے واپس نہیں آسکتا آج پندرہ سال کی دوستی اختتام کو پہنچی تھی آج سدرہ کو اسکی منزل مل گئی تھی۔

آج اشال خان اپنی زندگی میں ایک انجان سفر طے کرے گی

آج ذلقرنین حیدر اپنی محبت پانے سے پہلے کھو دے گا

آج سید مرتضیٰ علی شاہ نورحیا کے سامنے بکھیرے گا۔

اور آج نورحیا کی اظہار کا وقت تھا۔

آج کیسی کی منزل مل جانے کا وقت تھا۔ تو کیسی کی منزل پانے سے پہلے کھو جانے کا

منزل کی اس کہانی میں کون بکھیرے گا کون ٹوٹے گا؟؟ کون کچھ حاصل کرے گا؟؟ کون کچھ پائے گا؟؟؟ یہ سب وقت بتائے گا۔

\*\*\*

بیڈ پر لیٹی وہ خالی خالی نظروں سے چھت کو دیکھ رہی تھی۔  
کیا فاطمہ نے جو کچھ کہا کیا وہ سچ ہے؟؟ کیا واقعی زاریان خان مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے؟؟؟

ایسے کئی سوال اس کے دماغ میں تھے مگر جواب بس خاموشی۔  
کچھ لمحے اسی طرح گزر گئے۔  
سائڈ پر پڑا موبائیل بجا۔

نم ہوتی آنکھوں کو صاف کیا۔ اور موبائیل اٹھایا

یہ نمبر انجان تھا مگر موبائیل کے لئے اسے تو یہ نمبر رٹا ہوا تھا۔

اس کا دل دھڑکا۔



یہ اج ہو کیا گیا ہے اس کو؟؟؟ خود سے پوچھا

دو تین بیلز کے بعد اس نے کال اٹھالی تھی۔

اسلام علیکم۔۔۔ سدرہ نے کہا

وعلیکم اسلام۔۔۔

گہری طویل خاموشی۔۔۔

شام کو نکاح کرو گئی میرے ساتھ۔۔۔ کچھ سمجھ نا آیا کہ کیا کہے بس یہی کہا دیا

دوسری طرف وہ حیران ہوئی۔۔۔

پرپوز کر رہے ہو بتا رہے ہو یا حکم کر رہے ہو؟؟؟

تم جو مرضی سمجھو۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سمجھ رہا نا اسی لئے پوچھا ہے

سدرہ ہاں یا ناں میں جواب دو۔۔۔ ضبط سے کہا

اوکے \_\_\_\_\_

یہ اوکے کس لئے تھا اس کی بات مانے کے لئے یا پھر نکاح کے لئے وہ سمجھ نہیں سکا \_\_\_\_\_  
لڑکی تم نہیں میں ہوں بولتی میری بند ہونی چاہئے تم کیوں خاموش ہو گے \_\_\_\_\_ مسلسل  
خاموشی سے اکتا کر کہا

شام کو تیار رہنا پھر اللہ حافظ \_\_\_\_\_ اسکی بات کو اگنور کرتا وہ بول کر فون بند کر گیا  
جو مرضی بن جاو رہو گے تو جلا د خان ہی نا \_\_\_\_\_  
تپ کر کہا

شام کو تیار رہنا ولیمہ ہے نا تمہارا \_\_\_\_\_ غصے سے سوچا اور پھر بیڈ پر بیٹھے بیٹھے ہی فاطمہ کو آواز  
دی \_\_\_\_\_

کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا؟؟؟؟

ہیممم \_\_\_\_\_ بس اتنا کہا

کوئی بات ہوئی ہے۔؟؟؟؟ نور نے پوچھا

کوئی بات نہیں ہوئی نور حیا اسی بات کا ہی تو دکھ ہی۔۔۔ کہتا وہ بیڈ پر بیٹھا

مجھے بتائیں کیا ہوا؟؟؟؟ اس کے ساتھ بیٹھی

کچھ نہیں ہوا۔۔۔

اپ مجھ سے پردے کر رہے ہیں۔؟؟؟؟

نہیں۔۔۔

پھر بتائیں۔۔۔ اس کا ہاتھ اپنی ہاتھ میں لیتی وہ بولی

نور حیا جب دوست بدل جائے تو انسان ٹوٹ جاتا ہے بس آج میں بھی ٹوٹ گیا۔۔۔

زاریان بھائی سے لڑائی ہوئی ہے اکی؟؟؟؟

بور حیا ہم لڑتے نہیں ہیں۔۔۔

تو ہوا کیا ہے؟؟؟

میرا مان ٹوٹا ہے اج۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟؟

اپ کو نہیں سمجھ ائے گی۔۔۔

اے گی اپ سمجھئے تو سہی۔۔۔

نورحیا میں اپنے زاریاں اور اپنے بچ کیسی کو نہیں لاتا۔۔۔

میں بچ میں ابھی نہیں رہی میں بس اتنا پوچھ رہی ہوں کہ آخر ہوا کہا ہے؟؟؟؟

ہو سکتا ہے وہ پریشانی میں ہو اس وجہ سے کچھ بول دیا ہو اور اپ بھی اگے بندہ سمجھاتا ہے

اور دوست کو تو دو لگا کر بھی سمجھا سکتے ہیں۔۔۔ نور نے کہا

نورحیا پریشانی میں کیسی دوسرے کا دل نہیں دکھاتے اور جب مان ٹوٹ جائے تو پھر پیچھے

کچھ نہیں بچتا۔۔۔

اچھا بس چھوڑے موڈ سہی کریں زراہ بھی نہیں اچھے لگ رہے اداس اداس سے۔۔۔ اسکے

بال بگارتی لاڈ سے کہا۔۔۔

وہ اسکی انداز پر بے اختیار مسکرا گیا۔

انسان کی زندگی میں کوئی ایسا شخص ہونا چاہیے جو آپ کو ناچاہتے ہوئے بھی ہسنے میں مجبور کر دے۔ اگر آپ کی زندگی میں کوئی ایسا شخص ہے تو آپ خوش قسمت ہیں۔

چھوڑے یہ بتائیں چائے پی کے؟؟؟

ہیمم بنا لائے۔

اوکے۔ کہتی وہ بیڈ سے اٹھی اور دروازہ بند کر کے نیچے چلی گئی۔

اس نے اپنی آنکھیں موندی۔

وہ اپنے والدین اپنی دوستی اور اپنی محبت کے درمیان کیسی تیسرے کو کبھی نہیں لاتا تھا۔

وہ اپنے رشتوں کے دکھ صرف اپنے تک رکھتا تھا۔

کچھ دیر یونہی بیٹھا رہا پھر اٹھ کر ٹیرس پر گیا۔

ٹھنڈی ہوا چہرے سے گزرتی ایک خوبصورت احساس دے رہی تھی



مگر دل میں لگے زخم پر کچھ اثر نا ہوا۔

دل پر بہت گہرے زخم لگ جاتے ہیں جب کوئی دل میں رہنے والا چھوڑ جائے۔ کچھ دیر وہ وہی کھڑا وہ سب منظر یاد کرتا رہا جو اسکے ساتھ گزراے تھے۔

صرف عشق کا روگ درد نہیں دیتا دوستی میں بھی روگ بہت گہرے ہوتے ہیں۔

اللہ یہاں کھڑے ہیں میں کب سے ڈھونڈ رہی تھی اُپکو۔؟؟ چائے کا کپ اسے پکڑاتی بولی اس نے خاموشی سے کپ اسکے ہاتھ سے لیا۔

میں اپنی زبان واقعی نکال دوں گی اگر اب اب کچھ نا بولے تو۔۔۔ اسکی مسلسل خاموشی اسے چڑھا رہی تھی

نور حیا ابھی بالکل بھی دل نہیں کر رہا کچھ بھی بولنے کو بس خاموش رہے۔

مجھ سے نہیں رہا جاتا اب خاموش۔

پھر بولتی رہے میں سن لوں گا۔

اب کو کونسا دورا پڑا ہے ہو سکتا ہے وہ بہت پریشان ہو اس وجہ سے کچھ ایسا بول دیا ہو اب  
دل میں کیوں لے رہے ہیں۔۔۔

نور حیا اب اسکو ڈسکس مت کریں۔۔۔

اچھا نہیں کرتی اب چائے پیئیں۔۔۔ ہاتھ میں پکڑے چائے کے کپ کی طرف اشارہ کیا

اسنے ایک گھونٹ بھرا۔۔۔

نور حیا کیا ڈالا ہے اس میں؟؟؟؟ ایک عجیب سا ذائقہ تھا چائے کا

کیوں اچھی نہیں ہے کیا؟؟؟؟

نہیں سہی ہے۔۔۔ اسے بالکل نہیں پسند آئی تھی مگر وہ اس کا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا جیسے  
رات کو کھیر کی باری ہوا تھا

میں نے ادراک اور الاپچی ڈالی ہے چائے میں اس لیے اتنے مزے کی ہے۔۔۔ اسے پسند  
تھی الاپچی اور ادراک والی چائے۔۔۔

اللہ لڑکی ادراک کون ڈالتا ہے چائے میں۔۔۔

کون ڈالتا ہے میں ڈالتی ہوں اب نخرے نا کریں \_\_\_\_\_

وہ بس مسکرا گیا۔ پسند نا ہونے کے باوجود بھی پسند کرنا یہ کام صرف محبت ہی کروا سکتی ہے۔

کس دل اور کتنی مشکل سے اسے وہ چائے پی تھی یہ صرف وہ اور اس کا رب جانتا تھا۔

مجھے فاطمہ نے انوائٹ کیا ہے نکاح پر۔ نور نے کہا

اچھا۔

میں جاؤ کیا؟؟؟؟

جائے بے شک۔

اپ بھی چلے نا۔

اسنے حیرانی سے اسے دیکھا۔ میں نہیں جاسکتا۔ بس اتنا ہی کہا

چلے پلیز۔

نورحیا میں کیسی صورت نہیں جاؤں گا اپ جائے بے شک۔۔۔

میری خاطر؟؟

میں اس وقت کیسی کی خاطر بھی نہیں جاؤں گا اپ مجھے فورس مت کریں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے مت جائے۔۔۔

ناراض ہونے کی اس میں کماز کم کوئی بات نہیں ہے۔۔۔

ناراض تو نہیں ہو رہی۔۔۔

اوکے جائے تیاری کریں۔۔۔

میرا دل نہیں کر رہا آپکے بغیر جانے کا۔۔۔

دوست ہیں نا فاطمہ آپکی دوست کے لئے دل کریں یا نا کریں اس کی خوشی کے لئے سب کرنا ہوتا ہے۔۔۔

اچھا اپ یہاں اکیلے کیا کرے گے۔۔۔؟؟؟

نور حیا پانچ سال کا بچہ نہیں چھوڑ کر جارہی اپ ہزاروں نہیں کڑوروں کام ہیں میرے کوئی بھی ایک کر لوں گا۔

اپ بھی میری باری اسی طرح کرتے ہیں ناکہ میں آپکے لیے بچی ہوں اسی لئے اپ بھی میرے لئے بچے ہی ہیں۔

ہاں ہم ایک دوسرے کے لئے بچے اور جو ہمارے بچے وہ ہمارے بڑے رائٹ۔  
نور نے اسے دیکھا۔

سیر سلی اپ واقعی بچی ہی ہیں۔ اسے خود کو دیکتھا پا کر کہا  
اپ بھی بچے ہی ہیں بس۔  
نو۔

یس بلکل یس۔ اسکے ہاتھ سے خالی کپ لیا

اچھا ایک کام کر دینا پھر۔

کیا کام؟؟؟



واڈروب ساری صاف کر دینا سیر سلی بہت بکھیری پڑی ہے ایک بھی چیز ڈھنگ سے نہیں رکھی ہوئی۔۔۔

وہ حیران وہا۔۔۔

اور یہ ساری بکھیری کس نے ہیں؟؟؟؟

اپ نے میں نے تو نہیں کی۔۔۔

استغفر اللہ۔۔۔ اسکی بات پر کانوں کو ہاتھ لگیا

کیوں اپنے ہی بکھیری ہیں۔۔۔

زراہ جا کر دیکھے کس کے کپڑے بکھیرے ہیں میرے یا آپکے۔۔۔

کوئی بات نہیں ابھی آپکے بھی بکھیر جائے گے بکھیرنے میں بڑا بہت دیر لگتی ہے۔۔۔

جائے۔۔۔ اسے جانے کا کہا

میں اول تو سب صاف ہو۔۔۔

جی بلکل سب صاف ہوگی اپ جائے تو سہی۔

ہونی بھی چائیے۔ کہتی وہ نیچے چلی گئی۔

وہ واڈروب ہی جیسے صاف کرنے کے لئے رہے گیا تھا نا۔

اپنی ہر چیز وہ جگہ پر رکھتا تھا مگر جب سے وہ کمرے میں اپی تھی اب ایک چیز بھی اس جگہ سے نہیں ملتی تھی جہاں وہ رکھتا تھا۔ سارا نظام الٹ پلٹ کر کے رکھ دیا تھا اس نے اور اب وہ واڈروب صاف کرے گا۔

نیور نیو نیور۔ خود سے کہا

بے حد سادگی سے ان کا نکاح انج رکھا گیا تھا۔

نا کوئی پھول نا کوئی گجرے۔

سدرہ امین والد امین رحمان اپکا نکاح زاریان خان والد ارسلان خان کے ساتھ باحق مہر پانچ

لاکھ تہ پایا ہے کیا اپکو قبول ہے۔؟؟؟؟ مولوی صاحب نے پوچھا

اسنے اپنے منہ کے سامنے سے دوپٹہ اٹھایا جو نورین بیگم نے اسے اوڑھایا تھا

نہیں مولوی صاحب۔۔۔

سب وہاں بیٹھے حیران ہوئے۔۔۔

اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھا زاریان نے حیرانی سے اسے ہی دیکھا۔۔۔

نہیں اگر قبول نا ہوتا تو کیا آپ میرا جنازہ پڑھوانے آئے ہیں کیا۔۔۔

مولوی صاحب نے حیرانی سے سامنے بیٹھے زاریان کو دیکھا جس کی بیوی یہ لڑکی بننے جارہی تھی۔۔۔

سائن بتائیں کہاں کرنے ہیں۔۔۔؟؟

مولوی صاحب نے پھر زاریان کو دیکھا جو جتنی سخت نظروں سے اسے گھور رہا تھا بس نہیں

چلا یہاں سے اٹھے اور دو تھپڑ لگا دے۔۔۔

پھر اسے سائن کے لئے پین پکڑوایا۔۔۔

کماز کم پین تو کوئی اچھا رکھے تاکہ پتا بھی چلے نکاح نامے پر دستخط کر رہی ہوں \_\_\_ ان سے  
پین لیتی وہ بولی

پھر سائن کئے \_\_\_

دل دھڑکا تھا مگر عیاں نہیں کیا \_\_\_  
یہاں اکر سخت سے سخت دل لڑکی کی بھی یہاں روح لرزتی ہے \_\_\_

اور پھر مولیٰ صاحب نے زاریاں سے پوچھا

ایک نظر سامنے بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا پھر اسکے عین پیچھے کھڑی سات پردوں میں چھپی  
نور حیا کو دیکھا اور ایک سیکنڈ میں نظروں کا رخ بدلا \_\_\_

قبول ہے قبول ہے قبول ہے \_\_\_

یہاں سائن کرے \_\_\_ انہوں نے نکاح نامہ اسے پکڑایا

اسنے بغیر کیسی کو دیکھے سائن کئی \_\_\_

زندگی میں پہلی بار اسے اپنے سائن برے کل رہے تھے اس نکاح نامہ پر \_\_\_

دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔۔۔

ساری دعائیں ارزو تمنا اب کچھ نہیں رہا تھا مانگنے کو۔۔۔

دعا مانگ کر وہاں موجود سب نے اسے مبارکباد دی۔۔۔

مگر ایک شخص بے حد یاد آیا اس موقع پر۔۔۔ ایک خواہش تھی کہ اس موقع پر سب سے پہلے وہی گلے لگے مگر ناہی تو آج وہ تھا اور ناہی اسکی رضامندی۔۔۔

آج کچھ بھی اسکی مرضی سے نا تھا

بہت بہت مبارک ہو۔۔۔ نور نے سدرہ سے کہا۔۔۔

وہ بس مسکرا گئی۔۔۔

پھر باری باری اشال فاطمہ نورین بیگم بھی اسے ملی تھی۔۔۔

کچھ دیر گزری تھی جب اشال اسکے پاس آئی۔۔۔

چلے۔۔۔



کہاں؟؟؟ حیرانی سے پوچھا

اپنے گھر۔

میرا گھر تو یہی ہے۔

ہاں مگر ابھی کچھ دیر پہلے ایک اور بھی تمہارا گھر بن گیا ہے۔

میں نہیں جاؤں گی اشال۔

اشال تم جاؤ۔ زاریان کمرے میں اتا اسے باہر بھیج گیا

اس وقت ابھی نورین بیگم اور زاریان تھے اسکے پاس

انٹی میں ابھی رخصتی نہیں کرنا چاہتی فاطمہ کیسے یہاں اکیلی رہے گی۔

اسنے نورین بیگم سے کہا۔

یہ تو نکاح سے پہلے سوچنا تھا نا اب ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ زاریان نے اسے کہا

میں ڈرامے نہیں کرتی \_\_\_ سختی سے اسے دیکھتی ایک ایک لفظ چبا کر کہا

بیٹا آج نہیں تو کل رخصتی ہونی ہے نا تو آج ہی ہو جائے تو بہتر ہے نا \_\_\_ نورین بیگم  
زاریان کے سخت تیور دیکھ کر اسے بولی

لیکن انٹی فاطمہ \_\_\_؟؟؟

اسکی فکر مت کرو وہ یہاں ہم سب کی ذمہ داری ہوگی وہ \_\_\_

آپ اسے بلا دے \_\_\_

میں بلاتی ہوں \_\_\_ نورین بیگم نے کہا اور باہر چلی گئی

دس منٹ ہو گے تمہارے پاس رونے کے لئے اسکے بعد سارا ڈرامہ ختم کر کے باہر آجانا \_\_\_

سختی سے کہتا اسنے قدم باہر نکالا تھا جب پیچھے سے وہ بولی

ڈرامے ڈامے مت کرو زاریان خان جب میں نے ڈرامے کرنا شروع کئے نا تو تمہاری عقل

بھی ڈھکانے لگ جائے گی \_\_\_

موڑ کر اسے دیکھا جو کہی سے اج دولہن نہیں لگ رہی تھی تیاری کے نام پر اس نے اج ہلکی سی  
لپسٹک بھی نہیں لگائی تھی۔

بغیر اسے جواب دے وہ باہر نکل گیا۔

اپی بس کردو رونا۔۔۔ کب سے اسکے گلے لگی وہ روئی جارہی تھی۔  
فاطمہ تم وعدہ کرو اس زاریان خان کی وجہ سے یہ سب نہیں کر رہی۔  
کیا سب اپی؟؟؟

یہ میری رخصتی تم اسکی ڈر سے نہیں کر رہی۔

اپی تم پاگل ہو میں کیوں ڈرو گی بھلا نکاح جب ہو گیا ہے تو رخصتی بھی ہوگی نا۔  
اچھا تم بھی ساتھ چلو پھر۔

اپی عقل سے کام۔ لو میں کیسی جاؤں گی۔

جیسے جاتے ہیں۔

پاگل لڑکی رخصتی کے وقت دولہن کے ساتھ نہیں جاتے اس کے گھر والے۔۔۔

فاطمہ تم بس چلو۔۔۔

اپہ یار نا کرو۔۔۔

فاطمہ۔۔۔ پھر سے اسکے گلے لگی

ہر دکھ درد خوشی ہر چیز کی وہ اسکی ساتھی تھی آج یوں اسے چھوڑ کر جانا اسان نہیں تھا۔۔۔

چلو بس کرو سدرہ باہر تمہارا خان بہت جلدی جلدی مچا رہا ہے۔۔۔ انہیں روتا دیکھ کر نور نے کہا

نور میری بہن کا خیال رکھنا۔۔۔ اسکے گلے لگتی کہا

بلکل تم بے فکر رہو اس کو دودھ دینا وقت پر کھانا کھلانا سب میری ذمہ داری ہے۔۔۔ اسنے ہنس کر کہا

سب سے مل ملا کر آخر وہ زاریان کے سنگ اسکے گھر آگئی تھی۔۔۔

وہ جب سے یہاں آئی تھی تب سے اسنے ایک بار بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

ناجانے کہاں مر گیا ہے میں تو سونے لگی ہوں بھاڑ میں جاے۔ انتظار کی بھی حد ہوتی ہے  
بھلا۔

غصے سے کہا اور لیٹ گئی۔

کچھ دیر ہی گزری تھی جب وہ سو بھی گئی تھی۔

نیند اسے بے حد عزیز تھی۔

اپنے کمرے میں موجود وہ بس سگڑیٹ پر سگڑیت پھونک رہا تھا۔

کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اسکی زندگی یہ سب ہوگا۔

اب کل مہندی تھی اسکی امنہ خان کے ساتھ۔

وہ کیا جواب دے گا اسے۔

کیسے سمجھائے گا اس کے گھر والو کو۔



کچھ بھی ہو جائے مگر وہ چھپائے گا کیسی صورت بھی نہیں۔۔۔

زیادہ سے زیادہ ہو گا بھی کیا؟؟؟؟

یہ بیسواں سگریٹ تھا اس کا جو اس نے ابھی جلایا تھا۔۔۔

مرتضیٰ تمہاری مجھے اب ضرورت تھی تم بھی اب نہیں میسر۔۔۔

کوئی ایسا شخص اب نہیں میسر جس سے دکھ بانٹ سکو۔۔۔

کیا اب ماں باپ ہوتے تو یہ سب ہوتا؟؟؟

کیا اگر نور اسے مل جاتی تو یہ سب ہوتا؟؟؟

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔

ماں باپ کا چلے جانا اٹل تھا ان کی موت اٹل تھی انہوں نے جانا ہی تھا۔۔۔ ان کے بچھڑنے

کا دکھ ساری زندگی نہیں مدہم ہو سکتا تھا

مگر کاش اگر نور اسے مل جاتی۔۔۔

اتنی ہی اسانی سے جتنی اسانی سے مرتضیٰ کو مل گئی ہے۔

اپی سب ختم ہو گیا۔ کمرے میں اتی ایمان نے بہت اہستہ سے اسے کہا

اللہ خیر کیا ہوا؟؟؟ اپنی مہندی کو سوکھاتی وہ پریشانی سے بولی

اپی تمہارا ہونے والا شوہر نے شادی کر لیا۔

ایک ب ب تھا جو اسکے سر پر ایمان نے پھوڑا تھا۔

انکھیں نم ہونے لگی تھی۔

اپی ابھی ابھی وہ یہاں آیا ہے لالہ اور داجی کو بتا رہا تھا ہم نے سن لیا۔

وہ ابھی بھی کچھ نا بولی۔

اپی کچھ تو بولو۔ اسے مسلسل خاموش پا کر ایمان نے کیا

کیا بولو؟؟؟

اپی تمہارا ہونے والا شوہر پہلے سے شادی شدہ ہے اور تم بالکل خاموش بیٹھا اپنے لیے آواز اٹھاؤ اپی اج اگر تم چپ رہا تو ساری زندگی ایسا ہی رہے گا۔

کیا بولو ایمان فاطمہ۔۔۔؟؟

تم جاو اور سب کے سامنے اس رشتے سے انکار کرو۔

کیوں انکار کرو؟؟؟

کیا تم پوچھ رہا کیوں انکار کرو اپی تمہارا ہونے والا شوہر شادی شدہ بندہ ہے اور تم پوچھ رہا ہے کیوں انکار کرے تم۔

تو کیا ہوا شادی شدہ ہے نا کیسی لڑکی سے چکر تو نہیں نا چلایا اس نے۔

اپی تم کیسا لڑکی ہے اپی یہاں عورت اپنے مرد پر ایک نظر برداشت نہیں کرتا اور تم پورا کا پورا مرد کیسی اور عورت کے حوالے کر رہی ہو۔ وہ حیرانی سے بولی رہی

ایمان فاطمہ اسنے شادی کیا ہے نکاح کیا ہے جو ہمارے دا جی نے بھی تین بار کیا ہے ہمارا دادی نے بھی اپنے مرد کے ساتھ دو عورتوں کو برداشت کیا ہے اور ہماری موڑے نے بھی برداشت کیا ہے تو ہم کیا ایک عورت نہیں برداشت کر سکتا۔۔۔

اپنی وہ عورت پاگل تھی جو نا بولی تم بولو اپنے حق کے لئے لالہ تمہارے ساتھ ہو گے۔۔۔ ایمان فاطمہ اگر ارج میں کچھ بولا تو میں اپنے خاندان کا سب سے نافرمان بیٹی بن جائے گا اور ہم وہ نہیں چاہتا۔۔۔ ایک انسو آنکھ سے نکل کر گال میں بہ گیا۔۔۔ اپنی تم تم کیسے برداشت کرے گا اپنی۔۔۔ ایمان نے روتے ہوئے کہا ایمان ہمارے خاندان میں یہ رسم ہے کہ ہر وہ لڑکی سب سے اچھا ہے جو چپ چاپ خاموشی سے لال کفن پہن لے ہمیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ اپنی مت کرو خود کے ساتھ یہ ظلم۔۔۔

یہ ظلم نہیں ہے یہ فرما بنداری ہو گا جو ہم اپنے خاندان کی کرے گا۔۔۔

اپی تم بولو لالہ نے کہا ہے مجھے وہ تمہارا ساتھ دے گا تم کچھ بولو تو سہی اگر وہ لوگ نامانے  
تو لالہ تمہیں اپنے ساتھ لے جائے گا۔

اور تم کو لگتا ہے کہ ہم خاندان کی نافرمانی کر کے زندہ رہے گا؟؟؟؟

اپی تم بعد میں خون کے انسو روگی۔

ہم نے آج نافرمانی کی تو ساری زندگی خون بہاتا رہے گا دل سے انکھ سے۔

ایک سخت سی آواز آئی تھی باہر سے۔

اگر تم کو یہ منظور نہیں تو ہمارا لڑکی کا قتل کا ذمہ دار تم ہوگا۔ یہ داجی کہ آواز تھی جو  
امنہ کے کانوں میں پڑی تھی

کیسی خنجر کی طرح دل پر لگے تھے یہ الفاظ۔

یہ کونسی بات کا کہ رہے ہیں؟؟؟ اسنے ایمان سے پوچھا

داجی نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنی بہن کو لالہ کی بیوی نہیں بنائے گا تو وہ۔ وہ خاموش ہوگی

اگے بولنے کی ہمت بھی نا رہی تھی



تم لالہ سے کہو میرے لیے اپنی زندگی داو پر مت لگئے لالہ سے کہو وہ اپنا سامان لے کر واپس چلا جائے ہمیشہ کے لیے۔۔۔

اپی تمہیں کہا لگتا ہے لالہ ایسا کرے گا تو سب ٹھیک ہو جائے گا اپی ہر طرح سے نقصان صرف تمہارا ہو گا۔۔۔

ہم نے جو کہنا تھا کہا دیا۔۔۔ ایک اور آواز آئی

دیکھے میں اپکی عزت کرتا ہوں مگر میں اپنی بہن کی زندگی برباد نہیں کر سکتا اگر اب اپنی بیٹی ہمیں ہمیں نہیں دینا چاہتے تو بیٹھا کر رکھے آپے اگھر مگر میں اپنی بہن کیسی صورت نہیں دوں گا۔۔۔ زاریان نے کہا

تمہیں لگتا ہے کہ ہم بے غیرت ہے ہمارا بیٹی تمہارے نام کا مہندی لگا چکا ہے اور اب ہم اسے گھر پر بیٹھائے گا ہم ایسی لڑکیوں کو صرف قبر پر پہنچاتا ہے گھر پر نہیں۔۔۔ ایک اور آواز امنہ کے سماعت سے ٹکرائی

کیا کوئی باپ اتنا بھی ظالم ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟؟؟ یہ اس وقت امنہ اور زاریان نے اکٹھے سوچا تھا۔۔۔

اشال کہاں ہے؟؟؟ گھراتے ساتھ ہی اس نے سدرہ سے پوچھا

پالر۔ ایک لفظی جواب

کیوں گئی ہے وہ پالر؟؟؟ سختی سے پوچھا

دانت نکلوانے گئی ہے۔۔۔ جل کر کہا

اسکی بات سن کر وہ بس صبر کا کڑوا گھونٹ ہی بھر سکتا تھا۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھا۔۔۔

کچھ دیر وہ خاموشی سے کھڑی اسے دیکھتی رہی پھر وہی اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھی

شادی کر رہے ہو؟؟؟

اس کی بات پر اسنے نظریں اٹھا اسے دیکھا۔۔۔

ہاں کر رہا ہوں۔۔۔ سخت سے لہجے میں کہا

اجازت لی ہے مجھ سے؟؟؟؟

تم ہوتی کون ہو جس سے میں اجازت لوں۔۔۔ ایبرو اچکا کر پوچھا

وہی جس سے کل شام عصر کے بعد اپنی رضا سے تم نے نکاح کیا ہے۔۔۔ یاد دلایا

نکاح کیا ہے تو اسی حد میں رہو زیادہ سر پر چڑھنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

زاریان خان منہ نوچ لوں گی تمہارا میں۔۔۔ غصے سے کہا

تمہیں اس وقت میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

میں لگوں گی کیوں تم ایک بیوی ہوتے ہوئے کیوں دوسری شادی کر رہے

ہو۔۔۔؟؟؟؟

میری زندگی میری مرضی سبھی نکاح میں ہو تو صرف نکاح میں رہو ورنہ حد میں لے لوں

گا۔۔۔

کیا ہے زاریان پلیز بتاؤں لیکن یوں شادی مت کرو۔۔۔ دکھ سے کہا

سدرہ میں اس وقت بھی مجبور تھا جب تم سے نکاح کیا اور میں آج بھی مجبور ہوں میری تمام زندگی مجبوری میں گزر رہی ہے۔۔۔ اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ ڈھالا پڑ گیا۔۔۔

کیوں میری باری آخر کونسی مجبوری تھی۔۔۔؟؟؟؟

تمہیں نہیں معلوم اس لیے چپ رہو۔۔۔

بتاؤں زاریاں پلیز۔۔۔

سدرہ خاموش بالکل خاموش بیٹھو یہاں ورنہ اندر چلی جاو۔۔۔ وہی سخت لہجہ

زاریاں پلیز نا کرو یہ ظلم مجھ پر پلیز۔۔۔ ایک اور بار کہا

سدرہ تم اس وقت میرے ساتھ یہ ظلم مت کرو۔۔۔ لہجہ عاجزانہ تھا

کیوں کر رہے ہو پھر یہ ظلم خود پر آخر؟؟؟؟

مجبوری ہے۔۔۔

تو بتاؤں مجھے میں کوئی حل نکال لوں گی۔۔۔

وہ اسکی بات پر ہنسا۔۔۔

ہنسو مت زاریانِ خدا کے لئے مت کرو۔۔۔ وہ اب صوفے سے اٹھ کر اسکے قدموں میں گری تھی

وہ ساکت ہوا انا غرور تکبر میں رہنے والی وہ لڑکی آج اسکے قدموں میں تھی۔۔۔

عورت سب طرداشت کر سکتی ہے مگر اپنے مرد پر کیسی دوسری عورت کا سایہ تک نہیں برداشت کر سکتی اور یہاں تو اس کا پورا کا پورا مرد کیسی اور عورت سے نکاح کر رہا تھا

سدرہ اٹھو پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ اسکی بازو سے پکڑ کر اسے اٹھایا اور صوفے پر بیٹھایا

مت کرو زاریانِ پلینز۔۔۔ روتے ہوئی کہا

سدرہ تم تو رحم کرو مجھ پر ظلم کرنے کے لئے یہ زندگی کافی ہے نا۔۔۔

مت کرو شادی زاریان۔۔۔ وہ اب بھی وہی بات کر رہی تھی۔۔۔

تم اس وقت چپ ہو جاؤ۔۔۔ اسے مسلسل روتا دیکھ کر اسنے کہا

تم مت کرو نا یہ شادی۔۔۔



سدرہ میں شادی کرو یا نا کرو یقین کرو میرا رویہ ہمیشہ تمہارے ساتھ ایک سا رہے گا چاہئے  
کوئی دوسری عورت اے یا نا اے۔۔۔

میں جانتی ہوں تم بے شک مجھے گھاس بھی نا ڈالو کچھ بھی نا دو کچھ بھی نا مرو مگر خدا را یہ  
شادی مت کرو۔۔۔

سدرہ کیوں تم اپنی انا غرور سب بھول گئی ہو۔۔۔ وہ اسے بار بار منتیں کرتا دیکھ کر بس یہی  
بول سکا

میں سب بھول گئی زاریاں سب انا غرور فخر اکڑ سب مجھے بس تم چاہیے صرف تم  
اسکی آنکھوں میں دیکھتی وہ بولی

اسکی نم آنکھیں اور بھیگا لہجہ۔۔۔

سدرہ مت خود کو جھکاؤ۔۔۔

میں جھک جاؤں گی تمہارے اگے۔۔۔

محبت جھکنے کا نام تو نہیں۔۔۔ زاریاں نے کہا

جب محبت اخری سانسیں لے رہی ہو تو جھک ہی جانا چاہیے۔

رو جتنا رونا ہے تمہارے ٹسوے بہانے سے حقیقت نہیں بدلے گی۔ اسے مسلسل روتا دیکھ کر وہ کہتا اٹھ گیا۔

کاش وہ آج اسے گلے سے لگا کر تھوڑی تسلی دے دیتا۔

مگر وہ زاریان خان تھا غرور انا اس میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔

مر جاؤں بھاڑ میں جاؤ دفاع ہو جاؤ اپنی اسی ہونے والی بیوی کے ساتھ۔ غصے سے وہ اونچا سا بولی

سیڑھیاں چڑھتے زاریان نے روک کر پیچھے منہ کر کے اسے دیکھا جو کچھ دیر پہلے اسکے قدموں میں گر کر گر گڑا رہی تھی مگر ابھی اپنے انسوؤں کو بے دردی سے صاف کرتی اسے گالیاں دے رہی تھی۔

بہت عجیب شے ہو تم۔ اسنے دل میں سوچا اور اوپر اگیا۔

وہ روتی تھی پڑپتی تھی بکھرتی تھی مگر عیاں نہیں کرتی تھی۔

وہ عام لڑکیوں کی طرح کیسی دوسرے کا سہارا نہیں مانگتی تھی۔

وہ اپنے لئے خود ہی سرتا پیر سہارا تھی۔

بھائی اپ میرے لئے اپنی زندگی کی خوشیاں داو پر مت لگائیں۔ اسکی بات سن کر وہ بس اتنا ہی بولی

اسنے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

جہاں چہرہ تو کھلا سا تھا فیشل کے ساتھ مگر آنکھیں بے رونق سی تھی۔

چہرے کی اداسی چھاپی جاسکتی ہے مگر آنکھوں کی اداسی چاہ کر بھی نہیں چھپا سکتے ہم۔

اچھا تو اپنے لیے میں تمہاری زندگی بے شک داو پر لگا دو۔؟؟؟

لگا دے بھائی۔

برداشت کر لو گی۔

جہاں اتنا سب برداشت کیا ہے وہاں یہ بھی سہی۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا

یہ اسان نہیں ہوگا اشال ساری زندگی کا سوال ہے۔

بھائی زندگی تو گزاری ہے نا چاہیے اداس ہو کر یا خوش ہو کر۔

تمہیں کوئی مسئلہ نہیں اس رشتے سے ؟؟؟

نہیں۔

وہ اسکے پاس سے اٹھا۔

پھر ایک نظر اس پر ڈالی جو گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی

اور پھر صبر کی انتہا ہو گئی تھی۔

وہ وہاں مزید نہیں روک سکتا تھا اب۔

اپنے کمرے کی کھڑکی میں کے سامنے کھڑی وہ لڑکی رو رہی تھی۔

پیلا جوڑا پہنیں بڑی سی چادر کو خود کو چھپائے۔

مہندی سے بھرے دائیں ہاتھ سے اسنے اپنے انسو صاف کئے۔

سامنے اس جگہ کو دیکھا جہاں سے آج اسنے پہلی بار اسے دیکھا تھا۔

وہ حاشر سے بات کر رہا تھا۔

میں نہیں جانتا نا تمہیں نا تمہاری بہن کو مگر میں ایک ڈیل کرنا چاہتا ہوں تم سے۔ حاشر  
نے زاریان سے کہا جو جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے بہت گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا  
تھا

کیسی ڈیل؟؟؟؟

میں تمہاری بہن کو خوش رکھو گا وعدہ کرتا ہوں تم سے ایک خان کا وعدہ ہے مگر بدلے میں  
تم بھی میری بہن کو خوش رکھو گے۔

لیکن میں نے اپنی بہن کے لئے ہاں نہیں کی۔



زاریان خان اگر آج تم نے اپنی بہن کے لئے ہاں نہیں کہ تو کل جو میری بہن کے ساتھ  
پورے خاندان کے سامنے جو میرا باپ کرے گا اس کے ذمہ دار بھی تم ہو گے۔

کیوں ظلم کرو گے تم لوگ اس کے ساتھ؟؟؟؟

ہمارے خاندان میں اس کو ظلم نہیں غیرت کا نام دیتے ہیں۔

لعنت ہو ایسی غیرت پر۔

میں دس بار لعنت بھیجتا ہوں اس غیرت پر مگر میں مجبور ہوں۔

مجبور ہو مگر مرد تو ہونا ڈٹ جاؤں نا اپنی بہن کے لئے۔

اگر میں ڈٹ گیا نا تو میرا باپ کا اٹھے کندھے شرمندگی سے جھک جائے گے۔

مجھے نہیں معلوم جو مرضی کرو میں اپنی بہن کے ساتھ نا اصافی نہیں کر سکتا۔

تو پھر بتاؤں میں کیسے کر سکتا ہوں میں اپنی عزت نفس کو کچل کر تمہارے سے یہ بات کر رہا  
ہوں کہ میری بہن کو ظلم سے بچا لو۔

اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھتی امنہ کی بس ہوگی تھی وہ کب سے اپنے بھائی کو اس لڑکے سامنے جھکتا دیکھ رہی تھی مگر اب اور نہیں۔۔۔

وہ بڑی سی مہرون چادر اسنے اپنے اوپر سہی سے اوڑھی چہرہ اچھے سے چھپایا۔۔۔ اج داجی اے یا مورے وہ نہیں ڈرے گی۔۔۔

وہ رولر کھڑکی پیچھے کی اور باہر نکلی۔۔۔

اپنی بیس سالہ زندگی میں وہ اپنے ہی گھر کے لان میں پہلی بار قدم رکھ رہی تھی۔۔۔

لالہ بس کر دو خود کو جھکنا اگر یہ نہیں چاہتا تو اب تم بھی منت کرنا چھوڑ دو۔۔۔ وہی سے کھڑے ہو کر اسنے اونچی سی آواز میں کہا تھا

دل بہت بڑی طرح سے دھڑک رہا تھا مگر اج وہ اس دل کے خوف سے نہیں ڈرے گی۔۔۔

زاریان نے پیچھے منہ کر کے اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔

بڑی سی چادر میں خود کو مکمل چھپائے وہ لڑکی اپنا دفاع کر رہی تھی یا اپنے بھائی کا وہ سمجھنا  
سکا تھا۔

\*\*

دل بہت بڑی طرح سے دھڑک رہا تھا مگر آج وہ اس دل کے خوف سے نہیں ڈرے  
گی۔

زاریان نے پیچھے منہ کر کے اس لڑکی کو دیکھا۔  
بڑی سی چادر میں خود کو مکمل چھپائے وہ لڑکی اپنا دفاع کر رہی تھی یا اپنے بھائی کا وہ سمجھنا  
سکا تھا۔

وہ اہستہ اہستہ چلتی ان کے قریب آئی۔

پھر اپنے بھائی کے ساتھ کھڑی ہوئی۔

لالہ تم کو جھکنے کی ضرورت نہیں۔ اور آپ۔۔۔ زاریان کی طرف مڑی۔۔۔ وہ ہے ہم کے گھر  
کا دروازہ آپ جاسکتا ہے آپ کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں۔۔۔ سختی سے کہا

وہ اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا بے اختیار نور حیا یاد آئی۔ اسی طرح خود کو مکمل چھپائے ہوئی۔  
پھر ایک نظر حاشر پر ڈالی اور بے اختیار دوبارہ اس کو دیکھا۔

اس کے ہاتھ تک بھی چادر میں چھپے ہوئے تھے۔

اگر کچھ نظر ا رہا تھا تو وہ اسکی آنکھیں تھیں جو ہر احساس سے خالی تھیں۔

بغیر کچھ کہے وہ دروازے تک آیا پھر روکا مگر پیچھے منہ نہیں کیا۔

باہر نکل آیا گاڑی سٹارٹ کی اور گھر کی طرف چلا گیا۔

لالہ تم کیوں میری خاطر اپنا زندگی برباد کر رہا ہے۔ اب کی آواز نم تھی

وہ کچھ نا بولا۔

اسے زندگی میں پہلی بار اپنے سینے سے لگایا اسکے سر پر دلا سہ دیا۔

اور ایک لڑکی اس وقت خود کو ہواؤں میں محسوس کرتی ہے جب اس کا محرم اسکے سر پر ہاتھ  
رکھ کر تسلی دیتا ہے۔

پھر اسے پیچھے کیا اور چلا گیا۔

ایک نظر اسے اپنے گھر کو دیکھا پہلی بار اپنے بنگلے کو وہ باہر سے دیکھ رہی تھی۔

اندر کی طرف اسی کھڑکی سے ائی تھی۔

کھڑکی بند کر کے وہ پیچھے موڑی تھی جب ایک زور دار تھپڑ اسکے گال پر پڑا تھا۔

سفید نرم گال یکدم لال ہو گئے تھے۔

تم کو شرم نا ایا اپنے باپ کا عزت اچھالتے ہوئے۔ اسنے حیرانی سے نظریں اٹھا کر اپنی دادی کو دیکھا۔

اپنے ہونے والے شوہر کے سامنے آج تک ہمارا خاندان کا لڑکی نہیں گیا اور تم اسے اونچی آواز میں بات کرایا ماڑا ہم تو تم کو سمجھدار سمجھتا تھا مگر تم بھی تو ایک بیٹی تھا باپ کا عزت تم کو کیا معلوم۔

ان کے الفاظ کیسی تیر کی طرح اسکے دل کو لگے تھے۔



باپ کی عزت۔۔ اسی عزت کی خاطر تو گئی تھی۔۔ باپ کی عزت کا سوال بیٹی سے پوچھنا کم عقلی ہے۔۔

باپ کی عزت کیا ہے یہ بیٹی سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔۔

اگر آج ہماری جگہ تمہارا باپ تم کو دیکھتا تو وہی اسی زمین میں زندہ دفن کر دیتا تم کو۔۔ وہ ابھی بھی گردن جھکائیں بس انہیں سن رہی تھی۔۔

ایک انسو بھی نہیں نکلا تھا آنکھ سے۔۔

مر جائے تم آج۔۔ غصے سے کہتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

اسنے پھر وہ دروازہ دیکھا جو اس وقت بند ہوا تھا اور اب رات ہوگی تھی کوئی نہیں آیا تھا بس ایمان آئی اور اپنی جگہ پر جا کر لیٹ گئی۔۔

پھر اپنا دایاں ہاتھ اس گال پر رکھا جہاں اسکی دادی نے آج زندگی میں پہلی بار تھپڑ مارا تھا وہ انکی لاڈلی تو نہیں تھی مگر باقیوں کے مقابلے وہ اسکے ساتھ اتنی سختی نہیں کرتی تھی۔۔

وہ ایسی دولہن تھی جس کو شادی سے دودن پہلے ہی زندگی میں پہلی بار تھپڑ پڑا تھا۔

اپی تم ابھی تک سویا نہیں۔۔۔ کڑوٹ بدلتی ایمان نے پوچھا۔

وہ اس سب واقعے سے انجان تھی۔

سونے لگا ہے۔۔۔ وہاں سے بیڈ کی طرف آئی

چادر اتار کر سائڈ پر رکھی چھوٹا دوپٹہ اوڑھا اور لحاف خود پر اوڑھ کر انکھیں موندی۔

نیند انکھوں سے دور تھی۔

مگر انسو اب تکیہ کو بھگو رہے تھے۔

یہ گہری سیاہ راتیں بکھیرے لوگوں کے لیے کیسی نعمت سے کم نہیں ہوتی۔

پورے دن کے بردشت کیے ہوئے انسو اب انکھوں سے نکل کر تکیہ میں جذب ہو رہے

تھے۔

وہ نہیں جانتی تھی اب اگے موت ہوگئی یا شادی۔؟؟؟

لال کفن پہنا چائے گا یا سفید؟؟

زندگی کہاں لے کر جائے گی کچھ معلوم نہیں تھا۔

کاش آج ہم واقعی مر جاتا۔۔۔ دل میں سوچا اور گالوں سے آنسو صاف کئی مگر ایک آنسو پھر انکھ سے نکل کر رخسار میں بہ رہا تھا

کچھ یاد ہے اچھو؟؟؟ اسے اپنا موبائیل سائنڈ ٹیبل پر رکھتا دیکھ کر وہ اس سے بولی  
کیا؟؟؟ نا سمجھی سے کہا

کچھ کہا تھا اپنے؟؟؟ اپنا تکیہ سیٹ کرتی اس نے کہا

مجھے نہیں یاد نور حیا۔۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھا

کہا تھا کہ امی کے گھر لے کر جاؤں گا۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کی۔۔۔ اسے واقعی نہیں یاد رہی تھی۔۔۔

انکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

نور حیا اپنے سامنے تھا سب کچھ کیسے آج کا دن گزرا آپ اس بات سے بے خبر نہیں۔

میں جانتی ہوں بس ویسے ہی بتا دیا ہے خیر کوئی بات نہیں پھر کبھی چلے جائے گے۔

اسکی بات پر وہ سکون سے لیٹ گیا تھا۔

لائٹ آج ان ہی تھی۔

لائٹ آف نہیں کرے گے؟؟؟ نور نے پوچھا

نہیں۔۔۔ انکھیں موندے وہ بس اتنا ہی بولا

کیوں؟؟؟

مجھے نیند نہیں آئے گی آپ سو جائے۔

اٹھے۔۔۔ خود اٹھتی وہ اسے بولی

کیوں؟؟؟

ایک منٹ میں اٹھ کر بیٹھے۔

وہ اٹھا۔

بتائیں کیا بات ہے آخر کیوں یوں کر رہے ہیں دوست ہیں دوستی میں ناراضگیاں ہوتی رہتی ہیں تو پھر آپ کیوں اسے دل پر لے رہے ہیں۔

نور حیا میں نے کہا تھا نا کہ اب آپ اس کو ڈسکس نہیں کرے گی۔

بھئی کیسے نا کرو جب آپ یوں کرے گے تو۔

میں کیا کر رہا ہوں؟؟؟

کیا کر رہے ہیں آپ زراہ خود سے یہ پوچھے نا ڈھنگ سے کھانا کھایا نا کوئی بات کر رہے ہیں مجھے تو چھوڑے آپ انکل انٹی سے بھی سہی سے بات نہیں کر رہے۔

کر تو رہا تھا اور کیسے کرتے ہیں۔؟؟؟



کر رہے تھے بہت اچھا کر رہے تھے کوئی بھی بات انکل اپ سے پوچھ رہے تھے تو اپ اگے سے بس ہوں ہاں کر رہے تھے مجھے بہت غصہ ا رہا تھا جب اپ انہیں سہی سے جواب نہیں دے رہے تھے۔

میرا دل نہیں چاہ رہا تھا اس وقت۔

دل چاہئے یا نا چاہئے والدین کے ہر سوال کا جواب دل جان سے دینا چاہئے۔

اچھا سہی ہے۔ وہ کہتا واپس لیٹا۔

کس نے کہا ہے کہ لیٹے؟؟؟؟

کیا مطلب اب لیٹ بھی نہیں سکتا؟؟؟

پلیز ٹھیک ہو جایے جیسے پہلے تھے ناراضگی اپکی اپنے دوست کے ساتھ ہے نا انہیں تک رکھے اس کا اثر اپ ہمارے پر کیوں کر رہے ہیں۔

اسکی بات پر وہ خاموش رہا۔

پھر دوبارہ اٹھا۔

اوکے اب نہیں ہوگا ایسا۔۔۔

ہاں چلے آئے آپ کو گیم کھیلنا سیکھاؤ۔۔۔

جی ضرور سیکھائے مگر اپنے موبائیل پر۔۔۔

نہیں آپ اپنا دے۔۔۔

پھر رہنے دے۔۔۔

تو بہ ہے اپنا موبائیل نہیں دے سکتے مجھے۔۔۔

نہیں۔۔۔

اچھا چھوڑے اسے ویسے ایک بات یاد آئی مجھے۔۔۔

کونسی۔۔۔؟؟؟

نا تو اپنے مجھے منہ دیکھائی دی اور نا آپ مجھے شہید اور چاند پر لے کر گئے۔۔۔

یہ منہ دیکھائی والی بات تو ٹھیک ہے مگر یہ شہید اور چاند یہ سمجھ نہیں آئی؟؟؟؟

اللہ کیا کرو ایک تو اپکو انگلش بھی نہیں اتی\_\_\_\_\_

اسکی بات پر بے اختیار وہ مسکرا گیا۔

وہ جہاں جس فیلڈ میں تھا وہاں انگلش کے سوا کچھ بولتے نہیں تھے اور اسکی بیوی کہ رہی تھی کہ اسے انگلش نہیں اتی\_\_\_\_\_

ہنی مون یعنی شہید اور چاند\_\_\_\_\_

اف نور حیا اپ ہنی مون کا بول رہی تھی\_\_\_\_\_

جی اسی کا بول رہی تھی\_\_\_\_\_

اپ کو پتا ہے وہاں یعنی آپکے شہید اور چاند پر جا کر کیا کرتے ہیں\_\_\_\_\_؟؟؟؟

کیا کرتے ہیں گھومتے ہیں اور کیا کرتے ہیں\_\_\_\_\_

اسکی بات سن کر وہ چہرہ جھکا کر بس مسکرا گیا۔

اسے اچھا لگتا تھا اس کا اس انداز میں مسکرنا\_\_\_\_\_

بے اختیار اسکے ہونٹ بھی مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔

ہنس کیوں رہے ہیں؟؟؟؟

کچھ نہیں اپ بس اس وقت سو ہی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔۔۔

اپ میری بات کا مزاق بنا رہے ہیں۔۔۔

نہیں۔۔۔

پھر ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔

اے نور حیا اپکی باتیں ہی ایسی ہوتی ہیں جس میں ناچاہتے ہوئے بھی بندہ ہنس پڑتا ہے۔ وہ واپس سے بیڈ پر لیٹتا بولا

اصل میں آپکے پاس عقل نہیں ہے اس لئے میری باتیں آپکو ایسی ہی لگتی ہیں میری باتیں صرف عقل والے لوگ سمجھ سکتے ہیں۔۔۔ اپنے تکیہ پر سر رکھتی ہوئی بولی

کل بازار جاؤں گا لے اوں گا تھوڑی سی عقل اپنے لئے۔۔۔ لائٹ اف کرتا وہ بولا

ابھی تو کہہ رہے تھے کہ لائٹ ان ہی رہے گی۔۔۔

کہ رہا تھا اس لئے کیونکہ نیند نہیں انی تھی مگر اب اجائے گی۔

کیسے؟؟؟ سائڈ سے اپنا موبائیل اٹھاتی ہوئی بولی

جب ائے گی دیکھ لینا۔

اسکی بات پر مسکرائی۔ پھر اپنے موبائیل کی ٹاریج ان کر کے سائڈ پر رکھا۔

اسے دیکھا جو آنکھیں موندے ہوئے تھا۔

ناجانے کیسے اہستہ اہستہ یہ بندہ دل کے بے حد قریب ہوتا جا رہا تھا۔

اج اسکی مہندی تھی۔

مہمان انا شروع ہو گے تھے۔

سدرہ سدرہ یار یہ بند کرنا۔ اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی وہ اسکے اگے کرتی بولی

یہ لو۔ بند کر کے کہا۔



اس نے ایک نظر سدرہ کو دیکھا۔

ایم سوری سدرہ۔ شرمندگی سے بس اتنا ہی کہا

کس لئے۔؟؟؟

میں آج تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتی۔

وہ بس اسکی بات پر مسکرائی۔

میری آج نائٹ ڈیوٹی ہے اپنے بھائی کو بتا دینا۔

آج تو آف کر لو۔

ہاں آج آف کر لو تاکہ یہاں آئے سب لوگوں کے لئے سوالیہ نشان بن جاؤ ایک نیا موضوع

گفتگو بن جاؤ ان کے لئے۔ اپنا بیگ کندھے پر لٹکاتی بولی۔

وہ کچھ نا بولی۔

آخر کب تک یہ بات چھی رہے گی کبھی نا کبھی سب کو پتا تو چلے گا ہی نا۔ اشال سوچتی

وہاں سے چلی گئی تھی

کیب سے کیوں جاو اخر اپنی مرضی سے نکاح کیا تھا نا اس نے اب ذمہ داری بھی اٹھائے۔۔۔

کیب سے جانے کا ارادہ ترک کرتی وہ خود سے بولی

پھر بیگ سے اپنا موبائیل نکالا۔۔۔ اس کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

ایک دو بیلز کے بعد اسنے کال اٹھائی

کہاں ہو؟؟ بغیر سلام کے اسنے پوچھا

کیوں؟؟

مجھے ہسپٹل جانا ہے چھوڑ کر اوں۔۔۔ حکم دیا

کہی نہیں جاوں گئی تم اج کے دن۔۔۔

کیوں؟؟

بتا دوں گا۔۔۔

مجھے جانا ہے۔

دفاع ہو جاؤں پھر۔۔۔ غصے سے کہا

تو اوں اور مجھے دفاع کرو۔۔۔

خان بابا چھوڑ ائے گے۔۔۔

کیوں تمہاری ٹانگیں نہیں ہیں جو خان بابا چھوڑ ائے گا۔۔۔

اگر جانا ہے تو خان بابا کے ساتھ جاو ورنہ گھر بیٹھو۔۔۔

کچھ دیر خاموش رہی پھر بولی

زاریان مجھے چھوڑ دو مجھے۔۔۔

تم مجھے چھوڑ دو۔۔۔

زاریان دوسرا نکاح کرنے سے پہلے مجھے طلاق دو۔۔۔

اوکے۔۔۔ وہ بس اتنا کہتا خاموشی سے فون بند کر گیا

پاگل سے صرف پاگل ہی پوری ڈال سکتا ہے۔۔۔ زاریان نے کہا

مر جاو تم زاریان خان۔۔۔

چلی جاؤں گئی میں خود ہی۔۔۔ واپس سے کیب مانگوانے کا ارادہ کیا۔۔۔

سب اچکے تھے مہندی کی تقریب عروج پر تھی۔۔۔ مرتضیٰ بظاہر تو اس کے ساتھ ہی تھا مگر خاموشی تھی ان کے درمیان۔۔۔

لیکن کوئی تیسرا یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ناراض ہیں۔۔۔

مرتضیٰ نے نور کو اپنے سب دوستوں سے ملوایا تھا۔۔۔

ہاے مرتضیٰ کیسے ہو۔۔۔ اسکی اگے ہاتھ کرتی عدینہ نے کہا

مرتضیٰ نے اپنا ہاتھ دل پر رکھا گردن جھکائیں۔ الحمد للہ بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔

لاچار عدینہ کو شرمندگی سے اپنا ہاتھ پیچھے کرنا پڑا۔۔۔

اپ کیسی ہیں۔؟؟؟ اب اس نے اسکے ساتھ کھڑی نور سے پوچھا

ٹھیک ہوں اللہ کا شکر ہے اپ کیسی ہیں؟؟؟ وہ اج بھی مکمل حجاب میں ہی تھی۔

میں بھی ٹھیک۔

فرقان آیا ہے اج؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

پتا نہیں۔ ناک چڑھا کر کہا

تمہیں نہیں پتا تو کس کو پتا ہوگا پھر۔؟؟؟

مجھے نہیں پتا میرا بریک اپ ہو گیا ہے اسکے ساتھ۔

نور بس حیرانی سے اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔

کیوں؟؟ مرتضیٰ کے سوال پر پھر اسے دیکھا۔

اسی مینڈک سے پوچھ لینا۔

تم دونوں اخر انسان کیوں نہیں بنتے۔



وہ مینڈک ہے میں تو انسان ہی ہوں۔

اب اگر کیسی انسان کو میڈک کہہ رہی ہیں تو یہ غلط بات ہے۔ بار بار اس کا مینڈک کہنا نور کو اچھا نہیں لگا۔

اسکی بات سن کر اسنے مرتضیٰ کو دیکھا۔

اب کی بار تم لوگ صلح کرو اور شادی کر لو بات ہی ختم۔

وہ فرقان ہے شادی کے لائق بے غیرتوں کی طرح کبھی کس لڑکی پر لائن مار رہا ہوتا ہے تو کبھی کس پر اس بے شرم آدمی نے تو میری کزن کو نہیں چھوڑا۔

نور حیران تھی بے حد حیران کس قدر یہ لڑکی بے حیا تھی نا کوئی شرم نا کوئی حیا۔ اس لڑکی سے زیادہ تو اسے اپنے شوہر پر غصہ تھا۔ نا جانے کن لفنگو کے ساتھ دوستی کی ہوئی ہے۔

مرتضیٰ تم ہی اس کو سمجھاو یا تو وہ میرے ساتھ سیرس ہو جائے یا پھر پانی میں ڈوب کر مر جائے۔

اس لڑکی کا اسے یار کہنا دل چاہ منہ نوچ لے۔

اپ۔ کو انٹی بلا رہی تھی۔ کچھ سمجھ نا یا اس لئے کہا دیا

ویسے بھی نورین بیگم اسے بلا رہی تھی

اچھا میں اسے سمجھاؤں گا ابھی ماما کی بات سن لو۔ اسے کہتا وہ اسکے ساتھ چل پڑا

گھر چلے بتاتی ہوں کیسے کرتے ہیں دوسروں کی سیٹنگس اور بریک اپ۔ اسے ساتھ چلتی

وہ اہستہ سے بولی

اسکی بات پر وہ مسکرا گیا۔

ماما بلا رہی تھی کہ نہیں؟؟؟ اسکی بات سن کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کیوں اسے وہاں سے لے آئی

جھوٹ بولنے کا شوق نہیں ہے۔

اچھا۔ مسکرا کر کہا

بہت فری کر رکھا ہے اسے اپنے ساتھ اپنی زبان میں کہ دے اسے کہ حد میں رہے اب۔

کیا کیا ہے اسنے ہاتھ وہ ملا رہی تھی میں نے نہیں ملایا اب اور کیا ہوا ایسا؟؟؟

یار کس حق سے بولا اس نے اپ کو

دوست ہوں اسکا

محرم اور نامحرم کی کوئی دوستی نہیں ہوتی سمجھے

اچھا سمجھ گیا باقی گھر جا کر سمجھانا

گھر تو چلے ایک بار

نور نے کہا

کیوں ائی تم ہسپتال منع کیا تھا

اسے روم میں اتا وہ بولا

اسے وہاں دیکھ کر وہ بس حیران ہوئی تھی

کچھ پتا ہو کہ تم نے ہی کہا تھا کہ دفاع ہو جاو اس لئے دفاع ہو گئی تھی

بکواس مت کرو اور چلو میرے ساتھ

کیوں میرا تماشا بنوانا ہے سب کے سامنے اس لیے لینے آئے ہو۔

میڈم تماشا تمہارا اس وقت بھی بنے گا جب ولیمے والے دن سب کے سامنے میں تمہاری عقل ڈھکانے لگاؤں گا اس سے بہتر ہے ابھی چلو۔

کیا کرو گے تم اس دن؟؟؟ دل دھڑکا تھا اسکی بات پر

جو کروں گا دیکھ لینا ابھی چلو میرے ساتھ۔

یہ میرے باپ دادا کا ہسپتال نہیں ہے جو جب دل چاہ منہ اٹھا کر چلی جاؤں گی۔

مگر میرے دوست کا ہے یہ ہسپتال اب باقی کی جو بکواس کرنی ہوگی وہ گھر جاکر کرنا۔

نہیں جانا میں نے گھر۔

سدرہ میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں یہاں سب کے سامنے تمہیں گھسیٹ کر لے کر جاؤں گا اس

لئے عزت اور شرافت کے ساتھ خاموشی سے چلو میرے ساتھ۔

زاریان آخر تمہارے ارادے کیا ہے خدا کا واسطہ ہے مجھے بتاؤ۔

گھر چلو بتاؤں گا۔

میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتی ہوں کہ میں تمہارے ساتھ گھر جاؤں گی جیسا کہو گے ویسا ہی کروں گی مگر پلیز ایک بار بتاؤں آخر کیا کرنے لگے ہو کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں۔ پلیز مجھے بتاؤ۔

میرے دماغ میں جو چل رہا ہے وہ عنقریب تمہیں خود سمجھ اجائے گا۔  
مجھے ابھی سمجھا دو۔

Dr Sidra you have only 10 sec

کہتا وہ باہر نکل گیا۔ وہ سیکنڈز کے حساب سے چلتا تھا  
بغیر اسے کچھ کہے وہ بیگ اٹھا کر اسکے پیچھے چل پڑی تھی۔

گھر آکر سب سے پہلے تو اسے اچھے سے دوپٹہ کروایا تھا پھر سیٹج پر لے جا کر سب مہمانوں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

میں زاریان خان جانتے ہو گے مجھے اب سب۔



اور ضرور اس لڑکی کو بھی جانتے ہو گے۔۔۔ ساتھ کھڑی سدرہ کی طرف اشارہ کیا

سب مہمانوں کے درمیان بیٹھی فاطمہ کو دل بھی دھڑکا تھا

یہ سدرہ امین تھی مگر کل عصر کے بعد یہ سدرہ زاریان خان بن چکی ہیں۔۔۔ اور جس کی

مہندی پر اب آج آئے ہیں وہ زاریان خان اور امنہ خان کی مہندی ہے۔۔۔

سب حیران تھی شاکد تھے۔۔۔

مرد کو چار شادیاں جائز ہیں اور میں صرف دو کر رہا ہوں۔۔۔

اور میں اور میری بیویاں کیسی کے بھی سوال جواب کے پابند نہیں ہو گے۔۔۔

وہ بس اتنا کہتا وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔ اکیلا نہیں ہٹا تھا اسے ساتھ لے کر ہٹا تھا۔۔۔

وہ خان تھا ڈرنا جھکنا اسکے ہاں نہیں ہوتا تھا وہ سرعام کہہ رہا تھا کہ اسنے دو شادیاں کی ہیں وہ

کیسی کو کوئی حق نہیں دے رہا تھا سوال جواب کرنے کے۔۔۔

امنہ خان اگر تم اب بھی کہو کے میں نے تمہارے لئے کچھ نہیں کیا تو یہ تمہارا ایمان ہے۔۔۔

میں نے تمہاری لئے ایک لڑکی کی زندگی کو برباد کر دیا اسکی خوشیوں کا قاتل بنا۔ ایک انا سے بھری لڑکی کو مجبور کر دیا اپنے قدموں میں گرنے کے لئے۔ اپنی بہن کو قربان کر دیا اسکی ساری زندگی داو پر لگا دی۔ صرف تمہارے لئے۔ مجھے محبت نہیں ہوئی تم سے مگر تمہارا سات پردوں میں بھی چھپا چہرہ مجھے اپنا لگا تھا۔

مرد اپنی ضد میں اے تو سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔  
وہ ابھی بھی کوشش میں تھا کہ اشال کا نکاح نا ہو حاشر سے مگر شاید ہی وہ کبھی کامیاب ہو۔

جار ہے ہو اپنی بارات لے کر؟؟؟؟ اسکے کمرے میں اپنی اسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر بال سیٹ کرتا دیکھ کر اسنے کہا

ہاں جارہا ہوں۔ بغیر اسے دیکھے کہا

مت جاو۔

وہ اسکی بات پر مسکرایا۔

زاریان خان میں سدرہ امین تمہیں صرف آخری بار کہ رہی ہوں کہ مت کرو یہ شادی۔۔۔ لہجہ سخت تھا

اور میں زریان خان اپنی پہلی بیوی سے پہلی اور آخری بار کہ رہا ہوں کہ اب وہ میرے سامنے مت جھکے۔۔۔ اسی کے انداز میں کہا

اسکی بات پر اسے دیکھا۔۔۔ جواب پر فیوم کی بوتل سے ڈھکن اتار رہا تھا

پر فیوم مت لگانا۔۔۔

کیوں؟؟؟

میں نے کہا نہیں لگانا تو نہیں لگانا بس۔۔۔

اسکی بات کو نظر انداز کرتا وہ پر فیوم لگانے ہی لگا تھا جب اس نے جھٹ سے اسکے ہاتھ سے لیا اور دیوار کے ساتھ مارا۔۔۔

ایک زور سے کانچ کے ٹوٹنے کی آواز آئی تھی پورا کمرہ پر فیوم کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔۔۔

کوبی بات نہیں میرے پاس دوسرا بھی ہے۔۔۔ کانچ کے ٹکروں کو بکھیرا دیکھ کر زاریان نے کہا

تم پرفیوم لگا کر نہیں جاو گے۔۔۔

اب بھی اسے نظر انداز کیا۔۔۔

اور ایک نئی پرفیوم کا ڈبے سے پیکنگ اتاری۔۔۔

ڈبہ کھولا اندر موجود پیکنگ سے اس نے پرفیوم نکالا

ڈھکن اتار کر اسی ڈھکن کے ساتھ رکھا جس کے کانچ کے ٹکرے زمین پر بکھیرے تھے۔۔۔

زاریان خان مت لگاؤ پرفیوم۔۔۔ آواز اونچی تھی

بغیر کچھ کہے اس نے وہ پرفیوم اٹھایا مگر ایک لمحے میں ہی وہ پرفیوم دوسری دیوار سے جا کر لگا

تھا دیوار پر نشان پڑا کانچ ٹکرے ٹکرے بکھر گیا دوسرے پرفیوم کے ساتھ مل کر ایک

عجیب سی مہک کمرے سے اٹھ رہی تھی۔۔۔

کوئی بات نہیں دس پندرہ اور بھی ہیں میرے پاس\_\_\_ اپنے نیچے دراز سے پرفیوم نکالتا وہ بولا

اور خبردار سدرہ کہ تم نے یہ پرفیوم پھینکا یہ میرے دوست کا بتایا گیا پرفیوم ہے جس کی خوشبو سے لڑکیاں زیادہ اٹریکٹ ہوتی ہیں\_\_\_ اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ سخت لہجے میں بولا

شرم سے ڈوب مرو ایک بیوی کے ہوتے ہوئے بھی اپنی دوسری بارات لے کر جارہے ہو اور اوپر سے یہ بے غیرتی کر رہے ہو\_\_\_

میڈم مرد کو چار شادیوں کی بھی اجازت ہے اور تم دوسری شادی کی بات کر رہی ہو\_\_\_

تم جیسے ہی مرد ہوتے ہیں جو کیسی عورت کے قابل نہیں ہوتے وہ عورت کو مزاق سمجھتے ہیں جو عورت کو ٹشو پیپر سمجھتے ہیں اپنی حوس پوری کرتے ہیں اور انہیں پھر کچڑے کے ڈبے میں پھینک دیتے ہیں\_\_\_

وہ بول کر خاموش ہوئی تھی\_\_\_

ایک بہت زور کا تھپڑ اسے پڑا تھا\_\_\_



یہ زندگی کا پہلا تھپڑ تھا جو آج اسے پڑا تھا۔

جانتی ہو آج یہ سب جو میں کر رہا ہوں نا یہ ایک عورت کی عزت کی خاطر ہی کر رہا ہوں ایک عورت کی خاطر ہی اپنی خوشیوں کی قربانی دے رہا ہوں اور تم میرے سے عورت کی بات کر رہی ہو سدرہ میڈم آج جو میں کر رہا ہوں اور پر سو تم سے نکاح کر کے جو کیا ہے ان سب کی وجہ تم عورتیں ہی ہو سبھی آج اگر میں دنیا والوں کی نظر میں ظالم جابر انسان بنا ہوا ہو نا اس سب میں بھی تم عورتیں ہو تم عورت کی بات مجھ سے نا کرو سبھی غصے سے کہتا وہ پرفیوم خود پر چھڑکا اور زور سے دروازہ بن کر کے باہر نکل آیا۔

وہ کمزور مردوں میں سے نہیں تھا جو عورتوں پر ہاتھ اٹھاتے مگر آج جو تھپڑ سدرہ نے اسکی کردار پر ماڑا تھا وہ اس سے بھی زیادہ سخت تھا۔

ناجانے کیا ہو رہا ہے تمہاری زندگی میں زاریان خان ناجانے کونسی مجوریاں ہیں تمہیں؟؟؟؟ جس لئے تم یہ سب کر رہے ہو بند دروازے کو دیکھ کر وہ بولی۔

جاو زاریان خان آج سے تم پر کوئی زبردستی نہیں ہوگی جو دل میں آئے کرو۔

آج تم آزاد ہو گے ہو میری محبت کی قید سے۔

میرا بیٹا کیسی کو بھی تنگ نہیں کرے گا وقت پر کھانا کھائے گا وقت پر سوئے گا اور سب سے زیادہ امپورٹس اپنے ایگزیم کو دے گا۔ اسکے گال چومتی حیا اسے سمجھا رہی تھی جو چاکلیٹ کھانے میں اتنا معصروف تھا کہ بس گردن ہاں میں ہلا رہا تھا۔

اج ان کی فلائٹ تھی دوپہی کے لئے اور حیا کو اگر کیسی چیز کی فکر تھی تو وہ اذلان کے پیپرز تھے پہلے پیپرز تھے اسکے اسی میں ہی وہ اسکے ساتھ نہیں تھی۔

اما اپ تینشن نالے میں شب تام کلو گا (اما اپ ٹینشن نالے میں سب کام کروں گا) اسے تسلی دی۔

حیا چلو یار لیٹ ہو جائے گے۔ صائم جو کب سے یہ ایموشنل سین دیکھ رہا آخر تھک کر بولا تھا۔

جارہی ہوں۔ کہتی اس نے انکھوں سے انسو صاف کئے۔

نور میرے بیٹے کا خیال رکھنا۔ نور کے گلے لگتی وہ اسے بول رہی تھی

بیٹے کی اماں تمہارا بیٹا ہمارا بھی کچھ لگتا ہے۔۔۔

وہ اسکی بات پر مسکرائی۔۔۔

دنیا جہاں کی محبتیں ایک طرف اور دوسری طرف ممتا کی محبت۔۔۔

پھر وہ باری باری سب سے ملے۔۔۔

اذلان اچھے پیپرز دینے ہیں۔۔۔ صائم اسے ملتا بس اتنا ہی بولا۔۔۔

اسنے ہاں میں گردن ہلائی۔۔۔

سب سے ملنے کے بعد حیا ایک بار پھر اذلان کی طرف آئی جسے دادا نے اٹھایا ہوا تھا

سارے منہ میں چاکلیٹ لگی ہوئی تھی۔۔۔

پھر اسے پیار کیا۔۔۔

چاکلیٹ کی مٹھاس حیا کو محسوس ہوئی تھی۔۔۔

چاکلیٹ سے بھرے منہ سے ساتھ اس نے حیا کے گال پر پیار کیا۔۔۔

میں اپنے بیٹے کے لئے ڈھیر ساری چیزیں لاؤں گی۔۔۔ حیا نے کہا

پتا نہیں دل بالکل بھی نہیں مان رہا تھا اسے یہاں چھوڑ کر جانے کو۔۔۔

ہاں میڈم وہاں کی وزیراعظم لگنے لگی ہیں نا۔۔۔ اسکی بات پر صائم نے دل میں سوچا

اسے بھی دکھ تھا اذلان کو یہاں چھوڑ کر جانے کا مگر وہ اپنے ماں باپ پر خود سے زیادہ  
بھروسہ کرتا تھا اس لئے بے فکر تھا مگر حیا اسے تو جو مرضی کہ دو اذلان کے بارے میں وہ  
شاید اپنی ماں پر بھی بھروسہ نہ کرتی۔۔۔

انہیں ایئرپورٹ چھوڑنے فاروق صاحب اور صرف اذلان نے ہی جانا تھا۔۔۔

نور اور صفیہ بیگم انہیں دروازے سے رخصت کر کے اب باہر صحن میں رکھی چارپائی پر بیٹھی  
تھی۔۔۔

میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں ہے جس نے مجھے اتنی نیک اور اچھی بہو دی ہے۔۔۔ صفیہ  
بیگم نے کہا

بلکل امی کہی سے بھی نہیں لگتا کہ یہ دوہی رہی ہے وہ بھی ماں باپ کے بغیر بہت اچھی ہے  
اللہ پاک اس کے نصیب بھی اچھے کرے۔۔۔

امین ثم امین تم بتاؤ اب تم کتنی اچھی بہو ہو۔۔۔ وہ اب اسکے بارے میں پوچھ رہی تھی

ان کی بات پر وہ مسکرائی۔۔۔ اپ بھی میری ساس سے پوچھ لینا بے شک۔۔۔

مرتضیٰ کب تک اے گا تمہیں لینے۔۔۔؟؟؟

کیوں اپ کو اچھا نہیں لگ رہا میرا یہاں انا۔۔۔؟؟؟

ایسی بات نہیں ہے نور جب لڑکی بیاہ دی جائے نا تو اس کا سسرال میں ہی رہنا زیادہ اچھا  
ہوتا ہے۔۔۔

اچھا تو پھر شادی ہونے کے بعد لڑکی اپنے ماں باپ کو بھول جائے؟؟؟؟

نہیں مگر پہلی ترجیح اپنے گھر کو یعنی اپنے سسرال کو دینی چاہئی۔۔۔

اچھا شام تک اجائے گے ابھی تو آج ان کے دوست کی شادی ہے۔۔۔

تو تم کیوں نہیں گئی؟؟؟



میں کل مہندی پر گئی تھی اور اب کل جاؤں گی۔

اچھا۔۔۔ انہوں نے کہا

کہاں جا رہی ہیں؟؟؟؟ انہیں چارپائی سے اٹھتا دیکھ کر اسنے پوچھا

کچن میں دال لینے یہاں فالتو بیٹھنے سے اچھا ہے ناکہ دالیں ہی صاف کردوں۔۔۔ کہتی وہ کچن کی طرف چلی گئی

ان کی بات پر وہ بس مسکرا ہی سکتی تھی جب سے وہ بڑی ہوئی تھی تب سے وہ اپنی ماں کو اسی طرح کوئی نا کوئی کام کرتا ہی دیکھتی اتی تھی اگر فری بیٹھی ہوگی تو کوئی دال وغیرہ صاف کر دے گی اگر وہ صاف ہو تو کمرے کی صفائی شروع کر دے گی بس وہ فری نہیں بیٹھ سکتی تھی۔۔۔

بیگ میں رکھے موبائیل میں میسیج ٹون بجی تھی۔۔۔

دل بھی دھڑکا تھا۔۔۔

ہونٹ بھی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔۔

بہت خوشی سے اس نے اپنے بیگ سے موبائیل نکالا۔

مگر یک دم ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہوئی

سیم کی کمپنی والوں کا میسج تھا۔

خوشخبری۔

اپ کو ہماری طرف سے آج کے دن کے لئے ملے پورے دس ایم بی۔

دل چاہ منہ پر مار ایے یہ میسج ایک تو دئے چنو پھر ایم بی تھئی اور خوشخبری یوں سنا رہے ہیں جیسے دس مرلے کا پلاٹ گفٹ کر دیا ہو۔

غصے سے موبائیل واپس بیگ میں رکھا۔

فالتو آدمی ایک عدد میسج نہیں کر سکتا۔

اسے یہی لگا کہ شاید اس کا میسج ہو اس لیے بہت خوشی سے موبائیل بیگ سے نکالا تھا مگر میسج دیکھ کر اس کا دل چاہ کے کمپنہ والوں کو اور اپنے شوہر کو آج چھوڑے نا مگر لاچار اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف آگئی۔

اس کا کمرہ اب بھی ویسا ہی تھا جیسے شادی سے پہلے تھا۔

کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔

چلتی چلتی وہ اپنے بکس ریک کی طرف آئی جہاں اس کے سمیسٹر کی اسلامی تاریخ گرائمر کی ہر طرح کی بکس پڑی تھی۔

پھر الماری کی طرف آئی جہاں اسکی جائے نماز رکھی ہوئی تھی۔

ہر چیز ویسی ہی تھی بس اگر بدل گئی تھی تو ان چیزوں کی مالکن۔

اس چھوٹے سے کمرے میں اس نے ہر طرح کی راتیں گزاری تھی۔

خوشی کی غم کی بے چینی کی پریشانی کی ہر قسم کا وقت گزرا تھا اس کمرے میں۔

اے نور کہاں سے کہاں چلی گئی۔ اپنے کمرے کی کھڑکی سے وہ باہر گلی میں جمع پانی دیکھ کر خود سے بولی تھی۔

کہاں اس محلے کی چھوٹی چھوٹی تنگ سی گلیاں اور کہاں وہ بنگلہ۔

کبھی نہیں مانگا تھا اللہ سے یہ سب مگر پھر بھی اللہ نے اسے وہ دیا۔

اگر ہم تنگئی میں اللہ کا شکر ادا کرے گے تو یقیناً خوشحالی بہت جلد آئی گی۔

بہت سے ایسی چیزیں تھی جس کی وجہ سے وہ اپنا دل مار دیتی تھی مگر اب چیز دل میں سوچتی تھی اگے حاضر پہلے ہوتی تھی۔

الحمد للہ رب العالمین۔۔۔ اسنے بہت شدت بہت دل سے کہا تھا۔

اپنے کمرے میں وہ دولہن بنے بیٹھی تھی۔

ان کے ہاں بیٹی کی رخصتی گھر سے ہی ہوتی تھی چاہئے گھر چھوٹا ہو یا بڑا بیٹی رخصت اسی گھر سے ہوگی جہاں پیدا ہوئی ہے۔

لال جوڑا پہنے لال چوڑیوں سے بھری کلایاں۔

وہ آج اتنا تیار نہیں ہوئی تھی مگر وہ سادگی میں بھی کیسی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

سفید چمکتی رنگ ہر کیسی کریم سے پاک تھی۔

حاشر نے نکاح نامہ اس کے اگے کیا۔

اس کا دل کیسی سکھنے پتے کی ماند لرز رہا تھا۔

انکھوں سے انسو نکل کر اسکا چہرہ تر کر رہے تھے۔

کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اسنے سائن کئے تھے۔

اسان تھوڑی نا ہوتا ہے ایک بیٹی کے لئے اپنے نام کے ساتھ سے اپنے باپ کا نام ہٹا کر  
محرم کا نام جوڑنا۔ اس کے لئے روح تک کانپتی۔ ہاتھ لرزتے ہیں۔ وجود ایک بار  
بکھر کر جوڑتا ہے۔

ہاتھ کانپ چاتے ہیں بیٹیوں کے جب کیسی انجان شخص کو محرم بنایا جاتا ہے۔

دعا کے بعد حاشر اسے دلاسہ دے کر باہر نکل آیا تھا۔

اسکے کے لیے بھی آج کا دن آسان نہیں تھا ابھی اس کا بھی امتحان باقی تھا۔

وہ اسکے جانے کے بعد پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔



ان کے ہاں ہر لڑکی پردہ کرتی تھی اس کے لئے شادی والے دن بھی لڑکی کے پردے کا احترام کرتے تھے۔

زاریان سے مولوی صاحب نے پوچھی تھی اس کی مرضی۔

دو سیکنڈ کے دوران ہی اسکی سوچ بہت اگے گئی تھی اور واپس آئی تھی۔

قبول ہے۔ اسے اپنی ہی آواز کیسی گہری کھائی سے اتنی محسوس ہوئی۔

تین بار قبول ہے کہنے کے بعد اسنے دستخط کروائیں گے۔

اسنے وہ جگہ دیکھی جہاں اسکے سائن تھے۔

تم خوش قسمت ہو بے انتہا خوش قسمت مجھے تمہاری قسمت میں رشک آتا ہے۔ اسنے اپنے دل میں سوچا

اسے اس دوران کوئی یاد نہیں آیا تھا نا نور نا ہی امنہ۔ اگر کوئی یاد آیا تھا تو وہ سدرہ امین کا اسکے قدموں میں بیٹھنا۔ اپنی محبت کی بھیگ مانگنا اس کا تڑپنا۔

مگر اسنے دستخط کر دئے تھے

امنہ خان کو اپنا بنالیا تھا۔

دعا کے بعد وہ سب سے پہلے اگر کیسی سے ملا تھا تو وہ کوئی اور نہیں اسکا جگری یار سید مرتضیٰ علی شاہ ہی تھا۔

ناراضگیاں اپنی جگہ مگر جہاں بات محبت کی ہو وہاں کوئی چیز معنی نہیں رکھتی۔

بہت مبارک ہو زاریان۔ بے حد سیرس ہو کر کہا تھا

کاش وہ اسے بتا سکتا کہ آج وہ خوش نہیں ہے مجبور ہے بے حد مجبور۔

آخر مجبوریاں کھا ہی جاتی ہیں مردوں کو بھی ہر بار مجبور صرف لڑکی ہی نہیں ہوتی کبھی کبھی خاندان کی لاج رکھنے کے لئے لڑکے بھی قربان ہوتے ہیں۔

ہم نے اپنا وعدہ پورا کیا اب تم بھی اپنا وعدہ پورا کرے زاریان خان۔

اسفندیار خان نے زاریان سے کہا۔

ان کی بات سن کر اس نے حاشر کو دیکھا۔

میں بھی اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں حاشر خان۔۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ اسے کچھ یاد دلا رہا تھا

جوابا اسنے بھی گردن ہاں میں ہلا کر اسے یقین دلایا تھا۔۔۔

اشال خان کو لال دوپٹہ اوڑھایا گیا۔۔۔

اسکے اگے نکاح نامہ رکھا گیا۔۔۔

پھر اسے پین پکڑایا گیا۔۔۔

ناہی تو اس کا دل دھڑک رہا تھا ناہی آنکھ اشک بہا رہی تھی۔۔۔

سید مرتضیٰ علی شاہ تمہاری بد قسمتی کے لئے یہی کافی ہے کہ تم آج مجھے اپنی آنکھوں کے سامنے کیسی اور کی دولہن بنا دیکھو گے۔۔۔

لال جالی دار دوپٹے سے وہ اسے دیکھتی بس اتنا ہی سوچ سکی۔۔۔

اس نے نکاح نامے پر سائن کیے۔۔۔

وہ اشال خان تھی وہ اگر ٹوٹی تھی تو صرف محبت میں وہ آج بھی بہادر تھی لڑ جانے والی ڈٹ جانے والی اپنے بھائی کا مان اس کی ہر بات کو دل و جان سے قبول کرنے والی آج دل پر پتھر رکھ کر تین بار بھی قبول ہے کہ چکی تھی۔۔۔

وہ اشال خان سے اشال حاشر خان بنی تھی۔۔۔  
سائن کرنے کے بعد وہ زاریان کے گلے لگی انکھ سے ایک آنسو بھی نہیں نکلا تھا۔۔۔  
دل پتھر سا ہو گیا تھا۔۔۔

وہ آج چاہ کر بھی اسکے لئے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔  
پھر حاشر سے سائن کروائیں گے تھے۔۔۔

وہ اس لمحے کو سوچ رہا تھا جب امریکہ میں بیٹھی انعم نعمان کو یہ سب معلوم ہوگا وہ اسے امید دلا کر یہاں آیا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں کو منا کر آئے گا۔۔۔

مگر اکثر ماں باپ کی فرمانبردار اولاد محبوب کی نظر میں بے وفا ہو جاتی ہے۔۔۔

اور ایسا ہی ایک بے وفا حاشر خان بھی ہو گیا تھا۔۔۔

۔ وہ آج ایک ایسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کر چکا تھا جس کے نام کے سوا وہ اسے ابھی تک نہیں جانتا تھا۔

حاشر میں نے تمہیں اپنا دل دیا ہے تمہیں خدا کا واسطہ اسے توڑنا مت اگر بوجھ بن جائے تو مجھے واپس لوٹا دینا۔

زندگی میں پہلی بار آج زاریان خان نے کیسی کے سامنے التجا کی تھی۔  
زاریان خان میں نے بھی تمہیں اپنی جان سے عزیز بہن دی ہے اسکی خوشیاں تم سے وابستہ ہیں اب۔

حاشر نے اسے یاد دلایا  
وہ دونوں آج ایک ہی کشتی کے مسافر تھے

میرا زندگی تو برباد تھا ہم جانتا تھا مگر لالہ اسکا زندگی کیوں برباد کر دیا دا جی۔ لال  
جوڑے میں موجود وہ آج پہلی بار اپنے باپ سے بول رہی تھی



وہ اسے دلا سے دینے ائے تھے مگر اسکی بات سن کر وہ وہی روک گے تھے۔

جو بات ہم سمجھتا ہے نا وہ یہاں موجود کوئی دوسرا کبھی نہیں سمجھ سکتا۔ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ بولے

زندگی کا پہلا دلا سے تھا یہ جو اس کے باپ نے اسے دیا تھا۔

اسکی خواہش تھی کہ بس ایک بار ہی سہی اس کا باپ اسے صرف اتنا بول دے کہ وہ اس پر اعتبار کرتا ہے وہ ان کا مان ہے غرور ہے۔ مگر وہ کچھ بولے بغیر ہی اسے دلا سے دے کر چلے گے تھے۔

ہم اپ کو اپنے لئے معاف کرتا ہے حاجی مگر جو زندگی برباد اپنے لالہ کا کیا ہے ہم اس کے لئے روز محشر اللہ سے کہے گا کہ وہ پوچھے اپ سے۔ اپنے انسو صاف کرتی وہ بولی۔

وہ حاشر اور انعم کے بارے میں جانتی تھی۔ ساری خاندان کو چھوڑ کر اس کے بھائی نے صرف اسے بتایا تھا کہ وہ ایک لڑکی کو پسند کرتا ہے مگر وہ انج اپنے بھائی کا مان بھی نارکھ سی۔

وہ ایک اچھی بیٹی تو بن گئی تھی مگر ایک ساتھ دینے والی بڑی بہن نا بن سکی۔

رخصتی کا وقت ہوا۔

اشال کی رخصتی ایک ماہ بعد رکھی گئی تھی ایک ماہ بعد وہ واپس اس گھر میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آئی گی۔

رخصتی کے وقت وہ روئی تھی بے تحاشہ روئی تھی مگر ایک اس تھی کی شاید ایک بار ہی سہی مگر اس کا باپ اسے سینے سے لگا کر کہے دے کی وہ اسکا مان تھی ان کا غرور مگر اسنے رخصتی کے وقت تو انہیں دیکھا بھی نہیں تھا۔

محرم کے نام پر اگر وہ کیسی کے گلے لگ کر روئی تھی تو وہ آج بھی اس کا بھائی ہی تھا۔

آج آمنہ خان اپنے محرم کے سنگ چلی گئی تھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

آج وہ ان کے انگن کو ویران کر گئی تھی۔

وہ زیادہ ہس مکھ لڑکی نا تھی مگر اس کے ہونے سے اس گھر کے انگن میں ایک رونق سی تھی

ہمیشہ بڑی سی چادر میں خود کو چھپائے رکھنا دھیمی سی آواز میں سب سے بات کرنا زارہ سی بات پر خود ہی اکیلے بیٹھ کر گھنٹوں رونا۔

مگر کیسی سے ایک لفظ بھی نا کہنا

وہ نازک خاموش طبعیت کی لڑکی آج سب کو رلا کر ان کے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے انگن ویران کر گئی۔ تھی

وہ ایک ایسی چڑیا تھی جو چھیکچھیتی تو نا تھی مگر اس کے ہونے سے باغ کھلا کھلا سا تھا مگر آج وہ چڑیا اپنے شوہر کے سنگ اڑ گئی تھی اور ان کا باغ ویران کر گئی تھی۔

گھر آکر اسے زاریاں کے کمرے میں بیٹھا دیا گیا تھا۔

اور زاریاں کہاں تھا اس کا کیسی کو بھی نہیں معلوم تھا۔

سڈی روم میں بیٹھا وہ سگریٹ پھونک رہا تھا۔

یہ اس کا اٹھارواں سگریٹ تھا۔

انکھیں موندے ہوئے تھا وہ

کہاں لے گئی تھی یہ زندگی— کیا سوچا تھا

کیا ہوا؟؟

کیوں ہوا؟؟

کیسے ہوا؟؟

کیوں زندگی اتنی سنگدل بن گئی؟؟؟

کیوں زندگی اتنی مجبور کر گئی؟؟؟

کس لڑکی کو چاہ تھا اور ملی کون؟؟

یہ کیسی محبت تھی؟؟؟

جیسے اللہ سے مانگا وہ نامی

اور جیسے کبھی سوچا تک بھی نہیں تھا

وہ آج دولہن بنی اسکے کمرے میں موجود تھی۔

انکھیں کھولی۔

کوئی کمرے میں آیا تھا۔ دروازہ کھلا تھا

باہر کی روشنی انکھوں کو چھپ رہی تھی۔

پھر دروازہ بند ہوا

کوئی بہت پاس آیا تھا۔

پھر دور گیا اور لائٹ ان کی۔

وہ سدرہ تھی۔

آج زندگی میں پہلی بار وہ اسے سگریٹ پیتا دیکھ رہی تھی۔

اسے دیکھ کر فوراً سے سگریٹ پاؤں سے مسلا۔

ڈرومت زاریان آج کچھ نہیں کہو گی بس تمہارے ساتھ بیٹھ کر اپنا دکھ بانٹو گی۔



اسکے قدموں میں بیٹھی۔

وہ کرسی سے اٹھا اسکے ساتھ قریب ہو کر بیٹھا تھا۔

محبت کو نا پانا اور پا کر کھو دینا بتاؤں کیسا لگا؟؟؟؟ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی

محبت کو نا پانا بہتر ہے اس سے پہلے کے پا کر کھو دیا جائے۔

تو اس رب کا شکر ادا کرو نا یہاں اندھیرے میں بیٹھے کیوں اذیت دے رہے ہو خود کو۔

سدرہ محبت کا نا ملنا تکلیف دیتا ہے یا پھر پا کر کھو دینا؟؟؟؟ اسے دیکھتا وہ اسے پوچھ رہا تھا

محبت کا نا ملنا بہتر ہے زاریاں محبت کا مل جانا اور پھر مل کر بھی نا ملنا موت سے زیادہ سخت ہے۔

اسکی بات پر اسے دیکھا۔ جہاں اب انکھیں لال تھی۔

وہ چمکتی شرارت سے بھری آنکھیں اب ان آنکھوں میں کرچی کرچی ہوئی تھیں سارے ارمان۔

جاو اسکے پاس اور اسے صرف اتنا کہ دو کہ تم اس کا مان نہیں توڑو گے۔

اسکی بات پر نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

اور پھر مسکرایا۔

برداشت کر لو گی؟؟؟

اسکی بات پر وہ بھی اسے کے انداز میں مسکرائی

جاو زاریان خان قسم کھاتی ہوں ہمیشہ خوش رہنے کے دعائیں دوں گی۔

دل توڑا ہے تمہارا پھر بھی دعائیں دو گی؟؟؟

محبت تو یہی ہے نازاریان کے محبوب کی بے وفائی کے باوجود بھی اس سے وفا کرنا۔

اور پھر اسکی بات پر وہ پہلی بار اندر تک ہلا تھا۔

اسے اپنے سینے سے لگایا

یہ عمل بے اختیار تھا اس پر کیسی کا اختیار نہیں تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ زاریان کو اپنا

دل کٹتا محسوس ہوا اس کا لہجہ درد سے چور تھا۔

میں آج دل سے تسلیم کرتا ہوں کہ سدرہ امین ایک بہادر لڑکی ہے میں آج ایمان لاتا ہوں

سدرہ امین کی سچی اور پاکیزہ محبت پر

دل دھڑکنا بھول گیا تھا اس کی بات پر

اسے سے پیچھے ہوئی

میری محبت کو قبول کرنے کا شکریہ

اسکی بات پر وہ بس اتنا ہی کہ سکتی تھی آگے کچھ کہنے کی ہمت نہیں تھی

یہ زبان ہمیشہ تمہارے لیے دعا کرے گی

یہ آنکھ ہمیشہ تمہیں خوش دیکھنے کی خواہش مند ہوگی

یہ دل ہمیشہ تمہارے نام پر دھڑکے گا

جاؤ تم میرے نا ہو کر بھی میرے ہی رہو گے

اسے کہتی وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی

امنہ خان ایک اچھی لڑکی ہے تم خوش رہو گے اسکے ساتھ۔

جاتے جاتے روکی پھر پیچھے چہرہ کر کے دیکھا جہاں وہ ابھی بھی زمین پر بیٹھا تھا۔

بس ایک احسان کرنا مجھ پر۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

کبھی میرے نام کے ساتھ سے اپنا نام مت ہٹانا میں چاہتی ہوں کہ روز محشر میری ایک پہچان تمہارے نام سے بھی ہو

میری قبر پر زوجہ زاریان خان لکھا جائے۔

میری وفات کا اعلان تمہارے نام کے ساتھ کیا جائے۔

اسے بس ایک خواہش سمجھو یا پھر التجا۔

کہتی وہ وہ وہاں سے باہر نکل گئی تھی۔

اب مزید روکنے کی ہمت نہیں تھی۔

وہ آنکھیں موند گیا۔

تم میری رہو گی سدرہ تا قیامت تا حیات موت جدا کر سکتی ہے مگر دنیا میں کوئی نہیں۔

اور خدا کرے تمہاری موت سے پہلے میری موت ہو۔

کہتا وہاں سے اٹھا اور لائٹ اف کر کے باہر نکل آیا۔

ایک بار پھر سے وہ کمرہ اندھیرے میں ڈوپ گیا تھا۔

وہ کمرے میں آیا جہاں وہ ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی تھی اسکے انتظار میں۔

اسکے پاس بیٹھا۔

تم جانتی ہو مجھے؟؟؟؟

عجیب سوال۔ تھا

بے حد عجیب۔



اسنے گردن نفی میں ہلائی۔

مگر میں جانتا ہوں۔ وہی

عجیب اندا تھا

بے حد عجیب۔

باوقار اپنی اپ میں چھپی ایک امنہ خان کو میں جانتا ہوں۔

کی کیسے؟؟؟ الفاظ اٹکے تھے

تب جب وہ پہلی بار میرے سامنے اپنے بھائی کے لئے لڑنے آئی تھی۔

ہم لڑنے تو نہیں آیا تھا۔۔۔ اہستہ سے کہا

مگر تم اپنے بھائی کے حق میں بولنے تو آئی تھی نا۔۔۔

ہاں ہم آیا تھا ہمارا بھائی کے ساتھ زیادتی ہوا ہے اس کا خوابوں کا قتل ہوا ہے تو کیا ہم بول

بھی نہیں سکتا تھا؟؟؟

صرف تمہارے بھائی کے ساتھ ہی نہیں تمہارے شوہر تمہارے شوہر کی بہن اور تمہارے شوہر کی بیوی کی خوشیوں کا بھی قتل ہوا ہے۔

اسکی بات پر حیرانی سے اسے دیکھا۔

امنہ میں تمہیں خوش رکھو گا یا نہیں مگر میں کم از کم تمہارے باپ کی طرح تمہارا مان نہیں توڑوں گا۔ کہتا وہ بیڈ سے اٹھا

ہمارے باپ نے ہمارا مان نہیں توڑا۔

چھوٹ بولا اسے گوارہ نا تھا اپنے باپ کے بارے میں کچھ ایسا سننا وہ بس مسکرا گیا۔

تم جیسے ایک اچھی بیٹی ثابت ہوئی ہونا بس ویسے ہی میری بیوی بھی ثابت ہونا امنہ خان۔ کہتا وہ واشروم چلا گیا۔

وہ حیران ہوئی تھی۔ وہ کیا بول کر گیا تھا کچھ سمجھ نا ایا

وہ ایک اچھی بیٹی بن گئی تھی۔ کیا واقعی؟؟؟

کیا واقعی وہ ایک اچھی بیٹی بن گئی تھی؟؟؟؟؟

حیرانگی تھی بے حد حیرانگی۔۔۔

اشال اسکے کمرے میں آئی۔۔۔

اس وقت اگر اسے لگا کہ کوئی اسکا درد بانٹ سکتا ہے تو وہ سدرہ تھی۔۔۔

وہ صبح کے بکھیرے کانچ سمیٹ رہی تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر وہ سائنڈ پر رکھے۔۔۔

زمین سے اٹھی۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟ اسکی بھیگی آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا

بس اسکے پوچھنے کی دیر تھی وہ اسکے گلے سے لگ کر رونے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

وہ اج۔۔۔

-

سدرہ اج میں ہار گئی۔

میں اج ہار گئی خود سے۔

اپنی محبت سے۔

اسکے گلے لگی وہ بول رہی تھی

ہوا کیا ہے اشال؟؟؟

میرا وجود کیسی اور کے نام ہو گیا۔

کیا مطلب؟؟؟

انکھیں صاف کی۔ اس سے پیچھے ہوئی

میں اپنے سارے حق کیسی اور کو دے آئی۔

اشال سہی سے بتاؤ۔ وہ اب بھی نہیں سمجھتی تھی

مجھے خوشیوں کے بدلے مار دیا گیا ہے مجھے کیسی انجان کے ساتھ نکاح کے بدھن میں باندھ دیا گیا ہے۔۔۔ اسے بتایا

اسکی بات پر وہ حیران ہوئی زاریان خان خود تو ہار ایا تھا مگر ساتھ اپنی بہن کو بھی ہارا کر لایا تھا۔۔۔

یہ کیا کر کے ایا تھا اج وہ؟؟۔۔۔

کیوں اپنی اور اپنی بہن کی زندگی برباد کر ایا تھا۔۔۔

سدرہ میں نے اج سب کچھ کھو دیا اسکی یادیں تک کھودی۔۔۔ روتے ہوئے کہا

سانس اٹک سی رہی تھی۔۔۔

یہاں بیٹھو۔۔۔ اسے پکڑ کر بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔

سدرہ میں م ر م ر رہی ہوں جل رہی ہوں بکھر رہی ہوں۔۔۔ بچکیوں کے بیچ وہ بے حد مشکل سے بولی

وہ اسے کن لفظوں میں تسلی دیتی وہ تو خود اج اپنی محبت میں جل رہی تھی۔۔۔



ایک جلا ہوا شخص کیسے دوسرے کو بچا سکتا تھا۔

سدرہ آخر کیوں ہوا یہ سب؟؟؟؟ وہ اب اس سے پوچھ رہی تھی

اس وقت دل ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو رہا تھا۔

بس وہ کیسی سے پوچھنا چاہتی تھی کہ آخر کیوں کیوں ہوا یہ سب ایک یادیں ہی تو تھی پاس  
اب اس کا حق بھی نہیں رہا تھا۔

اللہ کی مرضی۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہ سکی تھی خود کو بھی تو اسی جملے سے تسلی دی تھی ناکہ  
بس جو اللہ کی مرضی۔

کیوں کیوں آخر اگر ملنا نہیں تھا تو کیوں محبت ڈالی دل۔ میں۔ اور نکاح کیسی اور سے کر دیا  
کیوں سدرہ میں بھی تو اللہ کی بندی تھی نا تو کیوں اللہ نے یہ۔ کیا؟؟؟؟؟

صبر کرو اشال۔۔۔ چند جملے تھے بس

ہمت اسکی بھی نا تھی آج۔

نہیں۔ ہو گا اب صبر۔

کرنا ہو گا نہیں ہو گا تب بھی۔۔۔

سدرہ محبت کو کھو دینا کا دکھ ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔۔۔

اپنے انسو صاف کرتی وہ بولی

اور محبت کو پا کر کھو دینے کا دکھ؟؟ کبھی وہ سمجھا ہی کیسی نے؟؟ اس رب کا۔ شکر ادا کرو  
آشال۔ کے اسنے تمہیں اذمائش سے نہیں گزرا ورنہ تم جیسی نازک لاڈ پیار میں پلی لڑکی آج  
واقعی ٹوٹ جاتی۔۔۔

اسکے چہرے سے بال ہٹاتی وہ بولی

ایک انسو اسکے آنکھ۔ سے نکل۔ کر گال۔ میں۔ بہ گیا تھا۔۔۔

ہاں یہ بھی تو ایک اذمائش ہی تھی نا محبت کا مل جانا اور مل۔ کر بھی کیسی اور کا۔ ہو جانا۔۔۔

بھلا کیا وہ۔ یہ برداشت کر سکتی۔۔۔؟؟؟

اشال اسکے گلے لگی۔۔۔

اور پھر دونوں مل کر رو رہی تھی۔۔۔

محبت کھو دینے کا دکھ صرف وہی سمجھ سکتا تھا جو اس درد سے گزرا ہو۔

\*\*

وہ اوپر اپنے کمرے میں ائی۔

اج یہ کمرہ بھی پرایا سا لگ رہا تھا۔

چینچ کر کے وہ اب اپنے بیڈ پر اکے بیٹھی۔

ٹائم دیکھا گیارہ بج چکے تھے۔

اب تو عادت سی ہو گئی تھی لیٹ سونے کی بھی۔

یا اللہ آخر یہ اج ہوا کیا ہے میرے ساتھ؟؟؟ وہ اب سر تکیہ پر رکھ کر اللہ سے پوچھ رہی تھی

محبت کیسی اور کی دل میں ڈالی اور محرم کیسی اور کو بنا دیا۔

کیا اللہ یہ آزمائش ہے مجھ پر؟؟؟

کیا واقعی اپنے مجھے اس قابل سمجھا کہ میرا امتحان لے سکے؟؟

انکھوں کے گوشے اب نم ہو رہے تھے۔

یا اللہ میں آپکے ہر فیصلے پر راضی ہوں مگر یا اللہ آپ تو میرے دل کی افیت سے واقف ہیں نا  
یا اللہ بس مجھے صبر عطا کر دے وہ صبر جو آپ نے یعقوب (ع) کو حضرت یوسف (ع) کی  
جدائی کے بعد عطا کیا تھا۔

میرے پاس اتنا صبر نہیں ہے یا اللہ میرا دل کرچی کرچی تھا اچ وہ کرچیاں میرے ہی روح  
کو چھب رہی ہیں۔

یا اللہ اب یہ زندگی اتنی بیزار سی لگنے لگی ہے کہ بہت دور چلی جاؤ اتنا دور کے وہاں آپ کے  
سوا کوئی نا ہو مگر یا اللہ میں لڑکی ذات ہو میرا گھر سے چلے جانا میرے بھائی کے لئے ایک نیا  
عذاب بنائے گا۔

انکھیں صاف کی

بس یا اللہ مجھے صبر دے۔

وہ بیڈ سے اٹھی اسنے کے سامنے آئی۔

بچپن میں لگتا تھا کہ ایک بس ایک مرتبہ زندگی سے پڑھائی ختم ہوگی تو زندگی سکون سے گزرے گی مگر آج سمجھ میں آئی کہ جب دنیا کی پڑھائی ختم ہوتی ہے تو زندگی اپنا سبق پڑھانا شروع ہو جاتی ہے اور اس سبق کا امتحان اتنا سخت ہوتا ہے کہ انسان کی روح تک کانپ جاتی ہے۔

یا اللہ میرا امتحان ختم کر دے۔ ایک بار پھر سے انسو انکھ سے نکل کر گال میں بہ رہے تھے۔

"عجیب ہے رسمِ محبت بھی  
کی کیسی اور سے جاتی ہے اور حق کیسی اور کا ہوتا ہے۔"

اپ کتنس سخت دل ہے اپ کو زراہ سا بھی دکھ نہیں ہے بیٹی کے رخصتی کا۔۔۔ امنہ کی  
ماں نے اسندیار خان سے پوچھا تھا



ان کی بات پر انہیں دیکھا۔۔۔ اپنا جان کا ایک ٹکڑا دیا ہی ہم نے زمینہ خان اور تم کہتا دکھ نہیں ہے ہمیں شاید تم سب سے زیادہ دکھ بھ مگر ہم مرد ہے تم عورت کی طرح رو نہیں سکتا۔۔۔

یہاں بیٹی کا رخصتی کے وقت تو سب روجاتا ہے مرد بھی تو تم کیوں نہیں رویا۔۔۔

زمینہ خان تم چپ ہو کر سو جائے۔۔۔

ان کے ہاں رونے والا مرد کمزور ہوتا تھا اور اسفندیار خان کمزور نہیں تھے۔۔۔

ہم نہیں سوئے گا آج آج تم نے ہمارا دو اولاد کا زندگی تباہ کر دیا۔۔۔

زمینہ خان اگر تم اولاد کا زندگی برباد ہونے کا آج اگر روگ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے تو جائے باہر بیٹھ کر کرے ہم کو صبح بہت کام ہیں ابھی سوئے گا تو وہ کر سکے گا۔۔۔ کہتے وہ بیڈ پر لیٹے تھے

آپ ہم کو بس اتنا تو بتائیں کہ آخر ہمارا بیٹے کا نکاح کیوں اس لڑکی سے کر دیا۔۔۔

تاکہ ہمارا بیٹی خوش رہے۔۔۔

ہمارا بیٹی کا اس سے کیا تعلیق \_\_\_\_\_

تعلق ہے زرمینہ جب اس کا بہن یہاں خوش رہے گا تو وہ بھی ہمارا بیٹی کو وہاں خوش رکھے گا اگر وہ وہاں ہمارا بیٹی کو زراہ سا بھی دکھ دے گا تو اس کا ڈبل ہم اسکی بہن کو دے گا \_\_\_\_\_

اپ کا یہ فیصلہ بہت غلط ہے \_\_\_\_\_ انکی بات پر وہ بس اتنا ہی بولی زرمینہ خان جو بات ہم سمجھتا ہے وہ تم یا اور کوئی نہیں سمجھے گا سو جائے ہمارا دماغ نا خراب کرے \_\_\_\_\_

ہمارا اکلوتا بیٹا تھا بہت ارمان تھا اسکی بیوی کا سب اپ نے بہا دیا \_\_\_\_\_ زرمینہ خان تم اج باہر ہی چلا جائے وہاں جا کر اپنا سارا ارمان کا دکھ بنائے بہت ظالم ہے اپ اسفندیار خان \_\_\_\_\_

ہم جانتا ہے \_\_\_\_\_ دوسری طرف کڑوٹ کرتے وہ بولے

وہ ویسے ہی بیٹھی رہی تھی امنہ ان کی بیٹی تھی مگر حاشر اکلوتا بیٹا تھا ڈھیروں ارمان تھے دل میں مگر ایک بھی پورا نہیں ہوگا۔

دوسری طرف کڑوٹ کیے اسنفندیار خان اپنی بیٹی کو یاد کر رہے تھے اس نے آج تک اپنے باپ سے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی ان کے ہر حکم کو انکھیں بند کر کے مانا تھا تو کیا انہیں اپنی فرمانبردار بیٹی کی رخصتی کا دکھ نہیں تھا؟؟؟ دکھ تھا بے تحاشہ تھا بس وہ ظاہر نہیں کر رہے تھے ورنہ کون باپ اتنا ظالم ہو سکتا ہے؟؟؟ انہوں نے اپنی بیٹی کی خوشی کی خاطر تو اپنے اکلوتے بیٹے کی خوشیوں کو قربان کیا تھا اور ایک لڑکی کی زندگی برباد کی تھی وہ بس اپنی بیٹی کی خاطر ہی تو ایک خود غرض باپ اور مرد بنے تھے۔

شوہر صاحب آخری بار شرافت سے اٹھا رہی ہوں اٹھ جائے۔ یہ کوئی تیسری بار اسنے کہا تھا

نور حیات کو اپ لائٹ اف نہیں کرنے دیتی اور دن کو اپ سونے نہیں دیتی پلیز سونے دے یار۔ دوسری کڑوٹ لے لے وہ تقریباً نیند میں ہی بول رہا تھا

وہ صبح نماز پڑھ کر ہی سویا تھا اور اب دس بج رہے تھے نور نے سب کے ساتھ ناشتہ بھی کر لیا تھا مگر وہ ابھی بھی سویا ہی تھا

اچھا جی میں نہیں سونے دیتی۔۔۔ اس کے اوپر سے لحاف اٹھایا تھا

ہیممم۔۔۔ تکیہ سینے سے لگیا

ایک سیکل میں میرا تکیہ دے۔۔۔

ظالم لڑکی ناجود سینے سے لگاتی ہیں اور نا ہی اسے رہنے دیتی ہیں میرے پاس۔۔۔

اپ اس وقت اٹھ جائے دوست کے ولیمے پر نہیں جانا کیا؟؟؟؟

میڈم دوست کا ولیمہ رات کو ہے اسی لئے نیند پوری کر رہا ہوں۔۔۔ اج نجانے کیوں اسے بے وقت سی نیند بھی آگئی تھی

اٹھ جائے نا۔۔۔

کیا ہے یار۔۔۔ وہ اب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا

بہت کچھ ہے۔۔۔

دیکھے نور حیا اپ کا جو یہ لاڈ پیار ہے یہ رات کو دیکھایا کرے۔۔۔

اسکی بات پر اسے گھورا۔۔۔

گھورے مت۔۔۔

اٹھے نیچے ائے۔۔۔

اپ جائے میں تین بجے تک اجاؤں گا۔۔۔ کہتا وہ واپس لیٹ گیا تھا

بتاتی ہوں تین بجے تک۔۔۔ اسکے بال کھینچے تھے۔۔۔

لڑکیاں مرتی ہیں ان بالوں کے پیچھے اور اپ کھینچ رہی ہیں۔۔۔ انکھیں موندے وہ بولا

یہ جو لڑکیاں اپ پر مرتی ہیں وہ مر ہی جائے تو بہتر ہے۔۔۔

جلنے کی تھوڑی تھوڑی بدبو ارہی ہے۔۔۔

اٹھتے ہیں یا نہیں۔۔۔؟؟؟؟

نیور نیور نیور۔۔۔



اوکے اوکے اوکے \_\_\_ اسی کے انداز میں کہا

کچھ دیر خاموشی رہی تھی \_\_\_

پھر مرتضیٰ کو اپنے اوپر کچھ محسوس ہو تھا \_\_\_

انکھیں کھولی وہ اسکے عین اوپر پانی کا جگ لے کر کھڑی تھی جس میں سے زراہ زراہ سا پانی  
نکل رہا تھا اور اس کے اوپر گر رہا تھا \_\_\_

نور حیا یار اپ کیوں زحمت کر رہی ہیں میں فرش ہو جاؤں گا \_\_\_

وہ ڈھیٹ نہیں بقول حیات صاحب کے وہ ڈھیٹھوں کے ڈھیٹھوں کا بھی سردار تھا \_\_\_  
اسکی بات پر بس حیران ہوئی تھی \_\_\_

سوچا تھا اٹھ جائے گا مگر مجال ہے وہ زراہ سا ہلا بھی ہو \_\_\_

انتہائی کوئی وہ ادمی ہیں \_\_\_

کون؟؟؟ انکھیں بند ہی تھی

اب شوہر ہیں بتمیزی کی تو گناہ ملے گا ورنہ بتاتی۔۔۔

نہیں بتائیں میں کون ادمی ہو۔۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس اپنے پاس بیٹھایا۔

سن لے گے؟؟؟۔

ہیم سننائیں تو سہی اپ۔۔۔

ڈھیٹ ادمی ہیں۔۔۔

اسکی بات پر وہ ہنسا

لویار اپ کو ابھی پتا چلا ڈیڈ سے پوچھے میں پیدا ہی ڈھیٹ ہوا تھا۔۔۔

پتا چل گیا ہے اج مجھے۔۔۔

اچھا میں اٹھ جاؤں گا اگر اپ ایک بات بولے گی۔۔۔

کیا؟؟؟

ابی لو یو اب اس کا انسر کرے ہری اپ۔۔۔

بے اختیار دل بہت زور سے دھڑکا۔

نظریں ارگرد گھمائیں

وہ دیکھے وہ کیا گیا ہے ابھی۔ کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

اٹھے اٹھے جلدی کرے۔

اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا

کیا ہے؟؟؟ وہ حیرانی سے اٹھ رہا تھا

پتا نہیں اسنے کیا دیکھ لیا تھا۔

وہ دیکھے۔ کھڑکی کی طرف اتی اسے اس طرف اشارہ کیا جہاں ابھی ابھی کبوتر اکر بیٹھا تھا

اپ نے یہ دیکھا تھا؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

جی اپ کو پتا ہے مجھے یہ کبوتر بہت پسند ہیں اتنے کہ کیا بتاؤں مگر ابو کہتے ہیں کہ انہیں قید

نہیں کرنا چاہئے۔

لوں جی ہو گیا اس کے سارے رومینس کا کباڑ اب وہ جانتا تھا کہ تقریباً دو گھنٹے ہی یہ کبوتر نامہ چلے گا۔

اپ کو پتا ہے یہ جب اڑتے ہیں اور ان کے پروں کی جب اتنی پیاری پیاری سئی اواز آتی ہے اتنی بھلی لگتی ہے کانو کو اف بہت عرصے بعد دیکھا ہے میں نے آج کبوتر \_\_\_\_\_

اپ کو پسند ہیں کبوتر؟؟؟؟

بہت بہت بہت زیادہ \_\_\_\_\_

منہ دیکھائی میں یہی نا دو \_\_\_\_\_؟؟؟

اسے تنگ کرنا چاہ

لے تو لیتی مگر انہیں قید نہیں کرنا چاہئے نا اس وجہ سے یہ نا دے \_\_\_\_\_

جار ہوں ہوں میں فرش ہونے \_\_\_\_\_

جائے \_\_\_\_\_ وہ ابھی بھی کبوتر کو ہی دیکھ رہی تھی \_\_\_\_\_

کبوتر کے بچے تیرا یہ ظلم کبھی نہیں بھولا گا میں۔۔۔ اس سفید مخملی کبوتر کو دیکھتا وہ دل میں کہتا واشروم چل گیا۔۔۔

پیچھے صرف کچھ ہی لمحے گزرے تھے کہ وہ کبوتر بھی اڑ گیا تھا۔۔۔

وہ بھی نیچے چلی گئی تھی۔۔۔

اشال سدرہ کہاں ہے؟؟؟؟ کھانے کے میز پر سب تھے سوائے سدرہ کے اس لئے زاریاں نے پوچھا

بھائی اسے بخار ہے کمرے میں ہے۔۔۔

جاو اسے بلا کر لاو۔۔۔

بھائی میں گئی تھی نہیں ارہی۔۔۔

ہم جائے اسے بلانے۔۔۔ امنہ نے پوچھا

زاریاں نے اسے دیکھا پھر کہا جاو۔۔۔



وہ اٹھی اور اسکے کمرے کی طرف آئی۔

دروازہ لاک کیا۔

اجائے۔ اندر سے آواز آئی

اسلام علیکم۔۔۔ امنہ نے سلام کیا۔

وہ اسکی آواز سن کر اٹھ کر بیٹھی۔

وعلیکم اسلام۔۔۔

کیسا ہے تم؟؟؟

ٹھیک ہوں۔۔۔ اسے دیکھ کر مسکرا کر کہا

جوابا وہ بھی مسکرائی۔

سدرہ نے اس کے گال پر پڑتے ڈمپلز کو دیکھا۔

باہر آئے ہمارے ساتھ ناشتہ کرے۔

نہیں مجھے بھوک نہیں۔

ماڑا بھوک ہو یا نا صبح کا ناشتہ کرنا ہوتا ہے چلو اٹھو۔

نہیں میرا دل بھی نہیں کر رہا۔

تمہارا دل بھی کرے گا تم باہر تو او۔

نہیں امنہ مجھے نہیں جانا۔

تم واقعی ہمارے ساتھ نہیں چلے گا؟؟؟

اسکا انداز اٹل سا تھا۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا

چلو۔

وہ اسکے ساتھ باہر آئی۔

امنہ نے اسے اپنے ساتھ بیٹھایا

تم کیا کھایے گا؟؟؟؟ امنہ نے سدرہ سے پوچھا

یہ میرا دماغ کھانے کے سوا کچھ نہیں کھاتا امنہ۔۔۔ زاریان نے کہا تھا

اسکی بات پر نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

اسکی آنکھیں بتا رہی تھی کہ وہ آج نہیں سوئی۔۔۔

اشال اور امنہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔

سدرہ جلدی سے کھاؤ پھر میڈیسن لینا۔۔۔ اشال نے کہا

اسنے خاموشی سے سامنے رکھا ٹوس اٹھایا اور منہ کے قریب کیا

دل نہیں چاہ رہا تھا مگر وہ امنہ کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔۔

بمشکل ایک ہی کھایا اور بس کردی۔۔۔

اشال ناشتہ کر کے اسے میڈسن دو اور پھر تینو لاتیج میں اوں۔۔۔ وہ نیپکین سے ہاتھ صاف

کرتا چٹیف سے اٹھا اور اشال کو کہتا وہاں سے چلا گیا

اونہوں لاونچ میں اوں بڑا ایا \_\_\_\_\_ سدرہ اسکے انداز میں منہ بناتی خود سے سوچا

کچھ دیر بعد وہ تینوں اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھی تھی \_\_\_\_\_

دیکھو اب جو میں تم تینوں سے جو بات کرو گا یا تو دوپٹے سے پہلو سے باند لو یا دماغ میں سیو  
کر لو \_\_\_\_\_

اشال اور امنہ کا دل دھڑکا تھا مگر سدرہ اسے کچھ نہیں ہوا تھا

وہ اسے نہیں ڈرتی تھی \_\_\_\_\_

تم تینو اب اس گھر کی عورتیں ہو رائٹ اور اس گھر کا سکون تم لوگوں سے ہی وابستہ ہے \_\_\_\_\_  
اور میں نہیں چاہتا کہ تم تینوں ٹیپکل اور جاہل عورتوں کی طرح روزانہ لڑائی کر کے گھر کا  
سکون برباد کرو \_\_\_\_\_ وہ ان تینوں پر نظریں جمائیں سخت لہجے میں بول رہا تھا

وہ بچے میں اشال کو بھی رکھ رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنی بہن کو سائڈ پر رکھ کر ان  
دونوں پر حکم کرے \_\_\_\_\_

سمجھ ائی \_\_\_\_\_ مسلسل انہیں خاموش دیکھ کر اسنے ہو چھا

جی بھایا۔ اشال۔ نے کہا

امنہ اپ کو؟؟؟ اسنے نظریں جھکائیں بیٹھی امنہ سے پوچھا تھا

ج جی لالہ۔۔۔ ہڑبڑا کر کہا

اسکی بات پر بے اختیار سدرہ نے اسے دیکھا۔۔۔

زاریان کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔

اشال۔ نے اسے بازوؤں پر ہاتھ مارا جیسے کہ رہی ہو کہ یہ کیا بولا ہے

امنہ نے اشال کو دیکھا۔۔۔

اور پھر ایک جھٹکے سے دماغ نے وہ بات دھرائی تھی جو اسنے کچھ سیکنڈ پہلے کہی تھی۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

اپکو سمجھ آئی ہے امنہ خان۔۔۔ اسے وہاں سے جاتا دیکھ کر زاریان نے پیچھے منہ کر کے اسے

سے پوچھا



جی جی۔۔۔ کہتی وہ وہاں سے ہی کمرے میں چلی گئی تھی

چلو اب لگ جاؤ تم دونوں بھی اپنے اپنے کاموں میں۔۔۔

اشال وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

چلو اب تم بھی جاؤ۔۔۔ سدرہ کو وہی بیٹھا دیکھ کر وہ بولا

مسٹر زاریان خان یہ اپنا روب نا تم امنہ اور اشال پر ہی دیکھا سکتے ہو وہی تم سے ڈرتی ہوگی میں تم جیسے مرد سے ذرا برابر بھی نہیں ڈرتی۔۔۔

میں کوئی جن نہیں ہو جو تم مجھ سے ڈرو اور یہ میں اپنا روب نہیں بلکہ سپیشلی تمہیں سمجھا رہا تھا۔۔۔

لیکن میں نہیں سمجھی۔۔۔

تمہاری اوپر کی منزل خالی ہے وہاں کچھ نہیں پڑتا۔۔۔ وہ کہتا وہاں سے اٹھ گیا

اسکی بات پر گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

اسے مت دیکھو محترمہ میں کل والا زاریان نہیں جو تمہیں اسے دیکھنے پر خود پر قابو نہ کر سکو۔۔۔ وہ اسے کہتا وہاں سے چلا گیا

بھاڑ میں دفاع ہو جاؤ تم ہو ہی اسی قابل تمہیں دنیا کے جتنے دکھ ملے کم ہیں۔۔۔ غصے سے وہ اسے بدعا دے گئی تھی

وہ جزبات میں کیا کیا بول جاتی اسے خود ہی نہیں معلوم۔ ہوتا تھا۔۔۔  
دفاع ہو جاؤ زاریان خان خود ہی تم مجھ سے بددعائیں لیتے ہو مجبور کر دیتے ہو مجھے۔۔۔ اپنے غصے کو قابو کرتی وہ اب مغسوس کر رہی تھی کہ اس نے کیا بول دیا تھا

وہ کمرے میں آیا جہاں وہ بیڈ پر بیٹھی مسلسل اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔

اس کے کمرے میں آنے سے دل بہت زور سے دھڑکنے شروع ہو گیا تھا۔

کچھ بات کرنی ہے آپ سے؟؟؟؟ اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتا وہ بولا

جی۔۔۔ نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

اُئی نو ابھی یہ وقت نہیں ہے یہ بات کرنا کا بٹ مجھے لگتا ہے اج ہی کر دینا چاہیے یہ معاملہ کلئیر\_\_\_\_\_

دل بہت زور سے دھڑکنا شروع ہو گیا تھا\_\_\_\_\_

اس کی گود میں رکھے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے\_\_\_\_\_

امنہ اپ مجھے عزیز تب ہی ہوگی تھی جب میں نے پہلی بار اپکو دیکھا تھا\_\_\_\_\_ مگر امنہ اپ مجھے عزیز ہیں مجھے اپ سے محبت نہیں\_\_\_\_\_

وہ اسکی بات پر بس گردن ہی ہلا سکی\_\_\_\_\_

سدرہ کا میری زندگی میں انا ایک مجبوری تھا اور اپ سے شادی کرنا بھی ایک مجبوری ہی تھی \_\_\_\_\_ وہ روکا پھر اسکا چہرہ دیکھا

ہم سے شادی کونسا مجبوری تھا؟؟؟ اسنے پوچھا

میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی لڑکی میری وجہ سے بے فضول موت مرے\_\_\_\_\_

بے اختیار اسے شرمندگی نے گھیرا\_\_\_\_\_

بس میں چاہتا ہوں کہ میری زندگی بے شک خوشیوں سے بھری نا ہو مگر سکون ہو پر سکون غم اتے جاتے رہتے ہیں مگر سکون ہونا چاہئے زندگی میں آپ سمجھدار ہیں امنہ مگر سدرہ وہ جزباتی ہے بے حد جزباتی نا کچھ سمجھتی ہے نا ہی عقل سے کام لیتی ہے بس جو دل میں اتا ہے بولتی جاتی ہے \_\_\_\_\_

وہ پھر سے روکا اور اس کا چہرہ دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

میں چاہتا ہوں کہ اس سب میں آپ سمجھداری کا مظاہرہ کرے پلیز امنہ میری زندگی کو مشکلوں میں مت گھیرے گا اگر آپ میرے لئے سکون کا باعث نہیں بن سکتی تو پلیز بے سکونی کا ذریعہ مت بنئے گا اپنی ہوپ آپ سمجھ گئی ہوگی \_\_\_\_\_ آخر میں کہتا اسنے اس کا ہاتھ چھوڑا

مجھے آپ دونوں میں سے کیسی سے بھی محبت نہیں ہے امنہ خان مگر آپ دونوں کی عزت احترام خوشی خواہش ان سب کا احترام خیال رکھنا مجھ پر فرض ہے اور زاریاں خان فرض ادا کرتا ہے چائے کچھ بھی ہو جائے \_\_\_\_\_

ہم آپ کو کوئی شکایت کا موقع نہیں دے گا \_\_\_\_\_ اہستہ سے کہا

گڈ۔۔۔ وہ کہتا جتنے آرام سے آیا تھا ویسے ہی آرام سے باہر نکل گیا۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی بس۔۔۔ وہ غصے سے کہتی بیڈ پر بیٹھی۔۔۔

تم جاؤں گی دیکھتا ہوں کیسے نہیں جاؤں گی۔۔۔

زاریان کیوں تم لوگوں کے سامنے میرا تماشہ بنوانا چاہتے ہو؟؟؟

کون بنائے گا تماشہ کیسا تماشہ سدرہ میڈم تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا ڈرامے بند کرو اور چلو۔۔۔

نہیں جانا بس۔۔۔

عزت اور شرافت سے کہ رہا ہوں چلو ورنہ مجھے اپنی بات منوانے کے بہت سے طریقے اتے ہیں۔۔۔

میرے پاس اچھے کپڑے نہیں ہیں جو پہن کے جاؤ تمہارے ویسے پر۔۔۔ آخری لفظ چبا کر کہا



لیکن پاکستان میں بہت سے کپڑے ہیں تم اشال یا خان بابا کے ساتھ جاؤں جا کر لے آؤں  
ابھی وقت ہے۔۔۔

نہیں جانا میں نے کہی بھی۔۔۔

کچھ دیر وہ کھڑا رہا بہت سوچنے کے بعد کہا

چلو اٹھو۔۔۔

کہاں؟؟؟

جو لینا ہے لے لینا ایک گھنٹے میں اب جلدی کرو۔۔۔

میں تمہارے ساتھ بالکل بھی نہیں جاؤں گی سمجھے۔۔۔

تمہارے اچھے بھی جائے گے۔۔۔

لے جاؤں انہیں۔۔۔

اٹھو سدرہ ضد مت کرو جانا تو ہے تم نے رات کو ولیمے پر اگر انہیں کپڑوں میں جانے کا

ارادہ ہے تو کوئی ایشو ہی نہیں ہے۔۔۔

تم میں دل نام کی چیز ہے؟؟؟؟ بہت تھک ہار کر کہا تھا

نہیں میرے پاس ہارٹ نام کی چیز ہے۔۔۔

خدا تمہیں پوچھے زاریاں۔۔۔

ان شاء اللہ وہ سب کو پوچھے گا۔۔۔

مر جاو۔۔۔ غصے سے کہا

اگر تمہارے کہنے سے میں مر جاتا تو ابھی میرے قل کی دعا ہوتی ولیمہ نہیں۔۔۔

اسکی بات پر نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

انکھیں انسو برداشت کرنے سے لال پوچھی تھی۔۔۔

ناجانے کیوں اسکی لال ہوتی انکھوں نے اسکے دل میں کچھ زخمی سا کر دیا تھا

اٹھو شاباش۔۔۔

مجھ سے نہیں ہو گا برداشت پلیز مجھے مت فورس کرو۔۔۔ وہ اب عاجز ہو کر کہ رہی تھی

سدرہ ائی نو یہ مشکل ہے لیکن پلیز میں چاہتا ہوں کہ آج سب کو بتاسکوں کہ تم بھی میری ہی بیوی ہو۔

لوگ تمہارا مزاق بنائے گے زاریان کے تم نے دودو شادیاں کی ہیں۔

اور نیلی تمہیں لوگوں کی پراوہ ہے لیکن مجھے نہیں ہے لوگ کیا کہے گے کہنے دو تم سے ابھی میں جو کہ رہا ہوں نا وہ کرو۔

زاریان پلیز مت کرو میں نہیں جاؤں گی پلیز۔ ایک اور بار منت کی گی

سدرہ یو نو تم آج جاؤں گی اس لئے اپنا اور میرا ٹائم ضائع مت کرو چلو شاباش۔

زاریان پلیز۔ اب باقاعدہ وہ رونا شروع ہو گئی تھی

تم رو پیٹو جو مرضی کرو آج تم جاؤں گی۔

وہ بیڈ سے اٹھتا ہوا بولا

اسے اسی طرح بیڈھ کر روتا دیکھ کر وہ بولا

اٹھو وقت برباد مت کرو میرا۔

وہ کچھ نابولی بس گردن جھکائیں روتی رہی

سدرہ جسٹ لاسٹ ٹائم کہ رہا ہوں چلو ورنہ گھسیٹ کر بھی لے جاؤں گا

میرے پاس ہیں میں وہی سے کچھ پہن لوں گی۔ چہرہ جھکا کر کہا

کون سے ہیں دیکھاؤ

ہیں بس جو بھی ہیں۔ انسو صاف کئے

اوکے کچھ دیر تک تیار ہو جانا

وہ کہتا دروازے کے پاس گیا

زاریان۔ پیچھے سے پکارا

گردن موڑ کر پیچھے سوالیہ نظروں سے دیکھا

وہ اٹھ کر اسکے پاس آئی۔

مجھے آزاد کر دو مجھے طلاق دے دو۔

ابھی میرا کوچ ارادہ نہیں ہے تمہاری بکواس سنے کا۔

اسنے دروازہ کھولا

زاریان خدا کا واسطہ ہے چھوڑ دو مجھے۔

سدرہ مت مجبور کرو کہ میں بزدل مردوں کی طرح تم پر ہاتھ اٹھاؤ۔

مارو زاریان جتنا مارنا ہے مگر پلیز مجھے اس کے بعد آزاد کر دو مجھ سے نہیں ہوگا برداشت تمہیں کیسی اور کے ساتھ دیکھنا۔

اسے دیکھا جو آج پھر سے اسکے سامنے گڑگڑا رہی تھی۔

اور بغیر کچھ کہے وہ وہاں سے چلا گیا۔

وہی دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر وہ منہ پر ہاتھ رکھ رو رہی تھی بے انتہا جس کی کوئی حد نا ہو۔

آسان تھوڑی نا تھا اپنے ہی من پسند شخص کو کیسی اور کے ساتھ دیکھنا۔

محبت امتحان مانگتی ہے اور سدرہ امین کی محبت اس سے بہت مشکل امتحان لے رہی تھی۔



وہ پیشے کی ڈاکٹر لڑکی تھی ہر مرض کا علاج جانتی تھی مگر آج اپنے ہی ٹوٹے بکھیرے دل کا علاج نہیں کر سکتی تھی۔

بیڈ پر تین قسم کے رنگ کے کپڑے پڑے ہوئے تھے۔

لائٹ پینک ڈارک گرین اور بلیک۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر ان میں سے آج کونسا پہنے۔

کتنے ارمان سے لیے تھے نا یہ سب کپڑے وغیرہ کتنی خواہش تھی کہ اگر کب وہ دن آئے گا جب وہ اپنے بھائی کی شادی دیکھے گی۔

مگر آج وہ دن تو آگیا تھا مگر وہ خوشی نہیں رہی تھی۔

اونہوں جب بخت سیاہ ہیں تو سیاہ رنگ ہی زیادہ بچے گا نا۔ بلیک کلر کا سوٹ اٹھاتی وہ

بولی

اسنے ایک نظر اس سوٹ کو دیکھا۔ وہ لمبا فراک تھا اور ساتھ میں ایک باریک سا دوپٹہ تھا اسے تو وہی سہی لگا تھا کہ وہی سر پر رکھ لے گئی مگر زاریان نے منع کر دیا اور اسکے ساتھ الگ سے ایک دوپٹہ لینا پڑا۔

کپڑے لے کر وہ اب ڈرئسنگ روم میں چلی گئی تھی۔

اف شکر الحمد للہ خیر خیریت سے ہم اج پیہنچ ائے۔ لانچ میں رکھے صوفے پر وہ بیٹھتی بولی۔

خیر خیریت سے تم پہنچی ہو میرا تو کندھا توڑ دیا دس من کا سر رکھا رہا تم نے اس پر۔ اسکے ساتھ صوفے پر بیٹھتا صائم نے کہا

تم چالیس من کے بندے دس من کا وزن نہیں برداشت کر سکتے کیا؟؟؟

اچھا اب باتیں بعد میں کرنا پہلے کچھ کھانے کو لاو بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔

اپ کی اطلاع کے لئے بتاتی چلو کہ گھر میں سوائے چوہے مار گولیوں کے کچھ نہیں باہر سے  
منگواں \_\_\_\_\_

اسکی بات پر گھور کر اسے دیکھا \_\_\_\_\_

ساری زندگی کنگلی ہی رہنا \_\_\_\_\_ کہتا اپنی جینز کی جیب سے ایک چیونگم نکالا اور منہ میں  
ڈالا \_\_\_\_\_

مجھے بھی بہت بھوک لگ رہی ہے صائم جلدی سے کچھ منگوا دے \_\_\_\_\_

اذلان کے ساتھ سفر کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بندہ اسکے ساتھ ساتھ خود بھی  
چیزیں کھا لیتا ہے \_\_\_\_\_ اسے اذلان کی یاد آئی جو جب تک کھانے کے لئے ڈھیر ساری چیزیں  
نالے اس وقت تک گاڑی میں ہی نہیں بیٹھتا تھا وہ

صائم کال کرے نا گھر \_\_\_\_\_ اسے پھر سے اذلان یاد آیا تھا

یہ سیم پکڑو ایکٹو کرو میں جب تک کھانے کے لئے کچھ لے اتا ہوں \_\_\_\_\_ وہ اسے وہاں کی  
سیم پکڑا تا بولا \_\_\_\_\_

اور خود باہر نکل گیا تھا۔

بس کردے دس منٹ سے کھڑے ہیئر سٹائل ہی بننا رہے ہیں اتنی دیر تو لڑکیاں بھی نہیں لگاتی جتنی آپ لگاتے ہیں تیار ہونے میں۔ وہ پچھلے دس منٹ سے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا آپے بالوں کے ساتھ ہی لگا ہوا تھا۔

ویسے ہی تو نہیں تھے اتنے پرکشش محنت لگتی ہے۔

اگر آپ کو تیار ہونا تو اجائے میں سائنڈ پر ہو جاؤں گا۔

ہو ہی جائے تو بہتر ہے ورنہ آج صبح یہی ہوگی مجھے۔ وہ ڈریسنگ کے سامنے اتی بولی تھی

وہ اب پورے ڈسینگ ٹیبل پر اپنا جیولری بکس کھول چکی تھی۔

ان میں سے کونسے پھینوں۔؟؟؟؟ وہ اسے جھمکے دیکھا رہی تھی

کوئی بھی پہن لے۔

نہیں آپ بتائے کونسے زیادہ اچھے لگے۔

پرفیوم لگاتا ہاتھ روکا پھر ایک نظر اسکے لباس پر ڈالی۔

گہرے مہرون رنگ کی میکسی تھی جس میں بہت ہلکا سا گولڈن رنگ کا کام کیا ہوا تھا۔

ہہ براون والے پہن لے۔

براون؟؟ زیر لب دھرایا۔

ہیممم۔ واپس سے پرفیوم اٹھایا

یہ میچ نہیں ہو رہے زیادہ گولڈن پہن لیتی ہوں۔

مرتضیٰ نے موڑ کر اسے دیکھا۔ جو اب گولڈن کلر کے جھمکے پہن رہی تھی۔

نور حیا یار اتے ساتھ ہی سب کچھ خراب کر دیا ہے واچ رکھی تھی میں نے یہاں پر۔ وہ

ڈریسنگ پر پھلی اس کی جیولیری کو سائنڈ پر کرتا بولا

ہاں ہاں یہ بھی کہ دے کہ جب سے زندگی اور کمرے میں اپنی ہوں اپنی زنگی بھی برباد

خراب کر دی ہے۔

ابھی کوئی لڑائی نہیں کرنی۔ وہ اس کا بدلتا موڈ دیکھ کر بولا



یہ ہے اپکی وایچ ادھورا کام خود کرتے ہیں سارا الزام مجھ پر لگاتے ہیں۔۔۔ اسے وایچ دیتی بولی

اسکی بات پر بس مسکرا ہی گیا ابھی کچ اور بولتا تو لڑائی پکی تھی۔۔۔

میں تو ہو گیا ہوں تیار اب آپکے پاس بھی دس منٹ ہیں ہری آپ۔۔۔ وہ ڈرینگ کے سامنے سے ہٹتا بیڈ پر جا کر بیٹھا۔۔۔

خود تو دس گھنٹے لگائے ہیں تیار ہونے میں اور مجھے دس منٹ۔۔۔

اچھا بیس منٹ لے لیں جیس کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔

خاموش ہو کر بیٹھ جائے ورنہ میں تیار ہونا بھول جاؤ گی۔۔۔

واہ نور حیا آپ تیار ہو رہی ہیں یہ نیوٹن کا کوئی لایا دکر رہی ہیں۔۔۔

بس ایسا ہی سمجھے۔۔۔

اسکی بات سن کر وہ بس گردن تاسف سے ہلاتا موبائیل کے ساتھ لگ گیا۔۔۔

کچھ دیر گزری تھی جب سائڈ ٹیبل پر پڑا اس کے موبائیل پر کال آئی۔۔۔

کس کی کال ہے؟؟؟؟ وہی ڈرینگ کے سامنے ہیر سٹائل بناتی اسنے پوچھا

حیا کی\_\_

اچھا مجھے لا کر دے دیں پلیز اگر ابھی چھوڑ دیے یہاں سے بال تو دوبارہ سے بنانی پڑے

گی\_\_

وہ بیڈ سے اٹھا پھر اس کا موبائیل ٹیبل سے اٹھایا اور اسکے پاس آیا\_\_

ریسیو کر کے میرے کان سے لگا دے\_\_

اسنے ریسیو کر کے کان سے لگا کر پکڑی رکھا تھا موبائیل\_\_

اسلام علیکم حیا کیسی ہو۔؟؟؟؟

وعلیکم اسلام ٹھیک تم کیسی ہو؟؟؟؟

الحمد للہ یہ بتاؤں پہنچ گئے ہو\_\_؟؟؟

ہاں ہم پہنچ ائے تھے\_\_

شکر الحمد للہ امی کو بھی کال کر کے بتا دینا۔

ہاں ابھی ہی کال کر کے بتایا ہے۔

بھائی ٹھیک ہیں۔؟؟؟ نور نے پوچھا

پھر اسے دیکھا جو اسکے کان سے موبائل لگا کر کھڑا تھا

ہاں جی ٹھیک ہیں۔

اچھا سہی ہے حیا میں رات کو کال کروں گی پھر بھائی سے بھی بات کروں گی ابھی تیار ہو رہی ہوں۔

اوکے سہی ہے اللہ حافظ۔

اللہ حافظ۔

اس نے موبائل اسکے کان سے ہٹایا۔

پھر واپس بیڈ کے پاس آیا اور سائڈ ٹیبل پر رکھا۔

اور واپس سے اپنے موبائیل میں معصوف ہو گیا۔

پانچ منٹ بعد اس پر نظر ڈالی جو ابھی بھی تیار ہی ہو رہی تھی۔

واپس سے موبائیل دیکھنے لگ گیا۔

تقریباً پندرہ بعد اس کی آواز آئی تھی۔

کیسی لگ رہی ہو؟؟؟ اسکی جانب منہ کرتی وہ بولی

موبائیل سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

پھر موبائیل سائڈ پر رکھا۔

بیڈ سے اٹھا اور اسکے پاس آیا۔

لیپ سٹک ڈارک ہو گئی ہے۔ اسکے ہونٹوں کو دیکھ کر کہا

اسکی بات سن کر دل چاہ دیوار سے سر مار دے۔

بجائے تعریف کے نقص نکال رہا تھا یہ بندہ۔

اپکی اطلاع کے لئے بتاتی چلو کہ میں نے لیپ سٹیک لگائی ہی نہیں ہے۔

اچھا پھر یہ پنکی پنکی سا کیا ہے؟؟؟

لب گلوں۔

جو بھی ہے لب سٹک یا گلوں ڈاک ہے کم کریں۔

اسی بات پر اینے میں دیکھا۔

کہاں ڈاک تھا زراہ سا بھی نہیں ہے؟؟؟ دل میں سوچا اور ٹشو اٹھایا۔

مجھے دے۔ اسکے ہاتھ سے ٹشو لیا اور ہونٹوں سے اہستہ اہستہ صاف کیا

لوگوں کو شوہر کہتے ہیں لال لپسٹک لگایے یا لگائے فلاں لگائیں ایک میرا شوہر ہے جو ہلکے

سے بھی گلوں کو کم کر رہا ہے۔ اسے ہونٹوں سے صاف کرتا دیکھ کر دل میں سوچا

سادگی میں اپ دل میں اترتی ہیں میری جان۔ کہتا اسکی پیشانی میں لب رکھے۔

دل دھڑکا بے حد تیزی سے دھڑکا تھا۔



شادی میں پھر کیوں اتنا تیار کروایا تھا۔؟؟؟؟

شادی میں میں نے اپکو انکھ بھر کر دیکھا ہی کہاں تھا۔؟؟؟

کیوں نہیں دیکھا تھا؟؟؟

اپ کے درد ہی نہیں ختم ہو رہے تھے کبھی کمر درد تو کبھی سر درد۔۔۔

پہلے سر درد پھر کمر درد۔۔۔ جملہ سہی کہا

سچ سچ بتانا یہ سب پلیننگ تھی نا۔؟؟؟؟

اسکے سوال پر دل مزید بہت زور سے دھڑکنے لھا تھا

مجھے ڈر لگتا تھا۔۔۔ نظریں جھکا کر کہا

اسکی بات کو سمجھ کر وہ بس مسکرایا۔۔۔

نور کا دل بہت تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا اس کے تیز دھڑکتے دل کی دھڑکن کو وہ بہت

اچھے سے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

نور حیا یار اپ چھونے کی بات کر رہی ہیں یار میں تو اپکی اجازت کے بغیر اپ کو دیکھتا بھی نہیں۔۔۔

اسکی بات پر بے اختیار اسکی آنکھیں نم ہوئی۔۔۔

میں اپ کو جانتی تو نہیں تھا نا۔۔۔ اہستہ سے کہا

اچھا اب تو جان گئی ہیں نا۔۔۔ اسکی پیشانی پر پیار کیا

اس کا پیشانی پر پیار کرنا بے اختیار اس کا دل دھڑکا دیتا تھا۔۔۔

اپ مجھے یہاں پیار نا کیا کرے۔۔۔ اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتی وہ بولی  
کیوں؟؟

میرا دل بہت گھبرا جاتا ہے۔۔۔

میری جان یہی تو وہ جگہ ہوتی ہے جہاں عقیدت سے محبت کی مہر لگائی جاتی ہے۔۔۔ اب  
جلدی سے تیار ہو کر اجائے نیچے۔۔۔

وہ کہتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

پیچھے وہ مسکرائی۔

مجال ہے یہ بندہ کبھی اچھے سے لفظوں میں تعریف ہی کر دے۔ اپنے اپکو آخری نظر ڈالتی وہ خود سے بولی پھر مکمل تیار ہو کر نیچے چلی گئی جہاں سب اسی کا ہی انتظار کر رہے تھے۔

انہیں اپنا انتظار کرتا دیکھ کر اسے شرمندگی ہوئی۔

یہ اتنا لیٹ تیار ہوتے ہیں مجھے اب پتا چلا۔ نور نے نورین بیگم سے کہا۔

ہاں یہ اور اس کی ڈیڈ دونوں ایک دفعہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو جائے پھر اس وقت تک نہیں ہلتے جب تک اگلا بندہ عاجز نہ ہو جائے کہی بھی جاو پہلے خود تیار ہوا کرو پھر اسے ہونے دینا۔ اسکی عادت کے بارے میں بتاتی ساتھ میں اسے مشورہ بھی دے رہی تھی۔

ایسا ہی کرنا ہوگا خود تو تیار ہو جاتے ہیں اور جب ہماری باری آتی ہے جلدی جلدی مچا دیتے ہیں۔ نور نے کہا

ایسے ہی ہیں پہلے خود ہی تیار ہونا۔ نورین بیگم نے کہا

اگر ہم جیسے شریف بندوں کی برائیاں کر لی ہو تو چلے \_\_\_ مرتضیٰ نے کہا \_\_\_

اس کی بات پر وہ دونوں مسکرائی \_\_\_

برائیاں نہیں کر رہی ہیں بہو کو اپنے بیٹے کے نیک اور اچھی عادات سے آگاہ کر رہی

ہوں \_\_\_ نورین بیگم نے کہا تھا \_\_\_

انکی بات پر وہ مسکرایا \_\_\_

ولیمے کے تقریب عروج پر تھی \_\_\_

گولڈن کلر کی میکسی پہینے ساتھ میں اچھے سے اپنے چہرے کو حجاب میں چھاپے وہ آج بھی

کیسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی \_\_\_

اس میں کوئی شک نہیں تھا وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی \_\_\_

زاریان کہاں تھا اسے پتا ہی نہیں تھا اسکی ساری کزن اکر پوچھ رہی تھی کہ کہاں ہے ہمارا  
دولہا بھائی مگر دولہا بیچارہ اپنے دوستوں کے چنگل میں پھسا ان کی ٹریٹ ڈسائنڈ کر رہا  
تھا۔

ابھی ہی وہ ان کے درمیان سے جان بچا کر اٹھا تھا جب حاشر اسکے پاس آیا۔  
زاریان میں نے اپ کی بہن سے کچھ بات کرنی ہے۔ بغیر لگی کپٹی کہ وہ سیدھا بات کر گیا  
زاریان نے اسے دیکھا۔

پھر کچھ سوچا۔

اوکے اگر وہ مان جائے گی تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

میں یہی پر انتظار کر رہا ہوں۔

اسکی بات پر گردن ہلاتا وہ اشال کی طرف آیا۔

جی بھائی؟؟؟

تم سے حاشر بات کرنا چاہتا ہے۔



چہرے سے دکھاوے کی ہی سہی وہ بھی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

تم اگر کہو گی تو ٹھیک ورنہ منع کر دیتا ہوں۔ اسکی مسلسل خاموشی دیکھ کر وہ بولا

اپ کو جو سہی لگے۔ وہ اب بھی اسی پر ساری بات چھوڑ رہی تھی

میرے خیال سے ایک بار بات کر لیتی چائیے۔

اسکی بات پر وہ بس خاموش ہی رہی۔

کتنی اسانی سے آج اسکا بھائی مان گیا تھا کیسی لڑکے سے بات کرنے کے لئے کیوں کیونکہ وہ اسکا محرم تھا چاہئے جیسا بھی تھا وہ جانتی تھی اس کا بھائی کیسی صورت بھی کیسی بھی لڑکے کو اسکے قریب بھی نہیں آنے دیتا تھا اور آج خود ہی اجازت دے رہا تھا۔ بس فرق تھا تو محرم اور نا محرم کا۔

وہ اسکے سامنے کھڑا مسلسل اسے دیکھ رہا تھا جو نظریں جھکائیں کھڑی ہوئی تھی۔

مس اشال خان اپ اچھے سے جانتی ہیں ہمارے نکاح کی ڈیل کو\_\_\_ حاشر نے بات شروع کی

اسی بات پر نظریں اٹھا کر اسے دیکھا\_\_\_

دل دھڑکا\_\_\_ بلاشبہ وہ ایک حسین مرد تھا\_\_\_

نظریں جھکائیں\_\_\_

خوشیوں کے بدلے ہی تو زندگی برباد کی گئی ہے میری\_\_\_ اہستہ سے کہا

صرف اپکی ہی نہیں میری بھی ہوئی ہے زندگی برباد اگر مجھے پتا ہوتا کہ پاکستان اگر مجھے اس امتحان سے گزرنا پڑے گا تو میں وہی امریکہ میں ہی مرنا پسند کرتا\_\_\_ لہجہ سخت تھا یہ اشال نے بخوبی سمجھ لیا تھا\_\_\_

میں بس یہ بات کرنے آیا تھا کہ اپ ایک عام لڑکی کی طرح کمزور مجھ سے کیسی قسم کی امید مت رکھئے گا میرے سے واسطہ کوئی خواب مت دیکھیے گا\_\_\_ میری زندگی میں اگر کوئی عورت بیوی کا مقام حاصل کرے گی تو وہ انعم نعمان ہوگی باقی اپنی زندگی میں ایسی کوئی عورت نہیں آئے گی\_\_\_ وہ بے دردی سے بول رہا تھا

اور حیرت کی بات یہ تھی کہ اشال کو یہ سب برا بھی نہیں لگ رہا تھا۔

جب انسان کو کیسی سے کوئی امید ہی نا ہو تو پھر اسکے سخت الفاظ اتنی تکلیف نہیں دیتے۔

ائم کارڈیلوجسٹ ڈاکٹر حاشر خان میں پاکستان سے امریکہ گیا واحد ڈاکٹر ہوں جو امریکہ کے سب سے بڑے ہسپتال کا سنیر ڈاکٹر ہوں اب میرا جینا مرنا امریکہ میں ہے اسی چاہیے اپ پاکستان سے غرداری سمجھت یا خاندان سے مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

وہ اب بھی خاموشی سے ں نظریں جکھائیں سن رہی تھی۔

اپ اس ایک ماہ میں فیصلہ کر لیے گا کہ اپ کو میرے ساتھ امریکہ جا کر انتظار کرنا ہے یا یہاں پاکستان رہے کر۔

جھکی نظریں اٹھائی۔

نگاہیں ہر احساس سے خالی تھی۔

ای ہوپ کہ اپ ٹیپکل عورتوں کی طرح بیہیو کرنے کے بجائے عقل سے کام لے گئی۔

اسے کہتا وہ وہاں سے چلا گیا۔

وہ اسے پیچھے سے دیکھ رہی تھی۔

اسنے نے بھی ارج بلیک کلر کے ہی قمیض شلوار زیب تن کئے ہوئے تھے۔

یہ میچینگ اتفاقا ہوگی تھی۔

وہ چل رہا تھا اسکی چال میں ایک وقار تھا ٹھراوسا تھا۔

بلاشبہ یہ مشرقی شہزادہ وہاں مغربی لڑکیوں میں اپنے اسی وقار کی وجہ سے ان کے دل پر راج کرتا ہوگا۔

وہ وہی ویسے ہی کھڑی اسے دور جاتا دیکھ رہی تھی۔

نظر اسکے ہاتھوں پر پڑی جہاں کلائی میں سیلور برنینڈڈ واچ اسکی شخصیت کو مزید پرکشش بنا رہی تھی۔

تمہاری خوبصورتی کا کیا فائدہ ڈاکٹر حاشر خان جب تم میں ایک خوبصورت اخلاق ہی نہیں

تمہارے دل کے ڈاکٹر ہونا کا بھی کوئی فائدہ نہیں جب تمہیں کیسی دوسرے کا دل رکھنا بھی نہیں آتا۔

اپنی آنکھوں میں اپنی نئی کو صاف کیا۔

زاریان اب امنہ کے ساتھ بیٹھا تھا جب مرتضیٰ اور نور سامنے سے اتے دیکھائی دئے۔  
وہ اس کے سنگ ا رہی تھی۔

دل کے کیسی کونے میں ہی بہت درد محسوس ہوا تھا۔

مرتضیٰ نے وہاں کھڑے کیمرہ مین سے کچھ کہا تھا۔

شاید تصویر بنانے سے منع کیا تھا۔ وہ یہی سمجھ سکا تھا۔

مرتضیٰ اگر زاریان کے ساتھ بیٹھا۔ اور نور امنہ کے ساتھ۔

بہت مبارک ہو آپ کو ان شاء اللہ آپ خوش رہے گی۔ نور نے امنہ سے کہا



اسکی بات پر وہ نقاب کے اندر سے ہی مسکرائی۔<sup>^</sup>

ان شاء اللہ۔

بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ ماشاء اللہ۔۔۔ نور نے کہا

آپ بھی پیارا لگ رہا ماشاء اللہ۔۔۔ امنہ نے اہستہ سے کہا۔

اسکی بات پر وہ بھی مسکرائی۔

بلاشبہ ان دونوں دوستوں کو اللہ نے پاک عورتوں میں سے پاک عورتیں دی تھی۔

مبارکباد نہیں دوگے کیا؟؟؟؟ زاریان نے مرتضیٰ سے پوچھا

دی تھی ناکل۔

ہیمم سہی ہے۔۔۔ زاریان نے اہستہ سے کہا

مبارک ہو۔۔۔ کچھ دیر بعد کہا

کس چیز کی؟؟

شادی کی اور کس کی؟؟؟

تم نے پوچھا کہ یہ شادیاں خوشی سے کی یا مجبوری سے؟؟؟؟ شکوہ کیا

پوچھنا چاہتا تھا نا تم نے صاف صاف کہ دیا کہ تم میرے کیسی سوال کے جواب دینے کے پابند نہیں۔

وہ دونوں اتنی اہستہ آواز میں باتیں کر رہے تھے کہ پاس بیٹھی امنہ کو بھی آواز نہیں ارہی تھی۔

تو کیا ہماری دوستی یہی تھی کہ زراہ سی بات پر تم ناراض ہو جاتے۔

زاریان یہ زراہ سی بات نہیں تھی۔

سید صاحب یہ زراہ سی بات تھی جیسے تم نے دل پر لے لیا تھا میں اس وقت شدید پریشانی میں تھا مجھے حوصلہ چاہئے تھا میں اس وقت واقعی کیسی کے بھی سوالوں کے جواب نہیں دے سکتا تھا تم نے مجھے اس وقت چھوڑا جب مجھے تمہاری بہت شدید ضرورت تھی۔

بہت عرصے بعد کیسی نے سید صاحب کہا تھا۔

غلطی دونوں کی ہے۔۔۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد مرتضیٰ نے کہا

نوے پرسنٹ تمہاری اور دس پرسنٹ میری۔۔۔ زاریان نے کہا

ہاں میری ہی ساری غلطی ہے تو نے کب مانا ہے بیویوں کی طرح کہ تمہاری بھی کبھی غلطی  
تمہاری بھی ہوتی ہے۔۔۔

اسکی بات پر وہ ہنسا۔۔۔

پہلے تم ایک شادی کے لیے مان رہے تھے اب ماشاء اللہ سے دودو کر دی۔۔۔

دونوں ہی مجبوری تھی۔۔۔

کیسی مجبوری؟؟

کبھی ملو تو بتاؤں گا۔۔۔

ابھی بتا دو۔۔۔

ابھی وقت نہیں۔۔۔

اچھا پھر جب وقت ملے تو پھر سہی \_\_\_\_\_

سہی ہے بتاؤں گا اب بتاؤں ناراض تو نہیں ہونا \_\_\_\_\_

تنہیں کیا لگا کہ اتنی جلدی راضی ہو جاؤں گا کوئی خرچہ درجہ کرے گا پھر جا کر میں سوچو  
\_\_\_\_\_ گا

ہاں جانتا ہوں تجھے بیویوں کی طرح نخرے دیکھانے کا بچپن سے شوق ہے \_\_\_\_\_

بلکل اب اس شوق کو پورا بھی تم ہی کرو گے \_\_\_\_\_

اسکی بات پر زاریاں مسکرایا \_\_\_\_\_

سامنے سے اتنی سدرہ نے جس نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ صرف زاریاں ہی سمجھ سکتا  
\_\_\_\_\_ تھا

ہٹو میرے پاس دو ہی بیویاں ہیں وہی بہت ہیں \_\_\_\_\_ زاریاں وہاں سے اٹھتا بولا

پھر اسکے پاس آیا بغیر اسے کچھ کہے اس کا ہاتھ پکڑا اور امنہ کے پاس جا کر بیٹھایا اور خود بھی  
اسکے ساتھ ہی بیٹھا \_\_\_\_\_

سدرہ کا دل دھڑکا تھا \_\_\_\_\_

مبارک ہو سدرہ نکاح کے لئے \_\_\_\_\_ مرتضیٰ نے اسے مبارکباد دی

شکریہ \_\_\_\_\_ بغیر اسے ہی دیکھے کہا

حیران ہوا تھا وہ اج سدرہ کے رویہ عجیب سا لگا ورنہ اسے ایک بات کروا گئی دس باتیں وہ  
خود ہی کرتی تھی مگر اج تو بات ہی ختم کر دی \_\_\_\_\_

جب دل چوٹ کھاتے ہیں تو زبان اکثر خود ہی خاموش ہو جاتی ہیں \_\_\_\_\_

اپنے کمرے کی ڈرینگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ اپنے ٹاپس اتار رہی تھی جب دروازہ کھولا  
اور وہ اندر آیا تھا \_\_\_\_\_

زندہ ہوں ابھی نہیں مری \_\_\_\_\_ وہی کھڑے کھڑے کہا

جانتا ہوں \_\_\_\_\_ دروازہ بند کیا \_\_\_\_\_

تو پھر تشریف کیوں لائے ہو \_\_\_\_\_ ???



تمہاری عیادت کرنے آیا ہوں طبعیت کیسی ہے اب؟؟؟؟

موت کے منہ سے ہو کر آئی ہوں اب اتنی جلدی نہیں مروں گی۔۔۔

وہ میں جانتا ہوں تم جیسی لمبی زبان والی عورتیں مردوں کو گنجا کر کے ہی کہی سکون کرتی ہیں۔۔۔

تو مت کیا کرو نا ہم جیسی لمبی زبان والی عورتوں سے شادی۔۔۔

بس کبھی کبھی انسان کی مجبوری بھی ہوتی ہے۔۔۔

اسکی کہنے پر وہ اسکے پاس اپنی۔۔۔

زاریان تم نے امنہ سے شادی جس بھی مجبوری میں کی ہے مجھے کوئی غرض نہیں بس خدا کے لئے یہ بتا دو کہ آخر میرے سے شادی کونسی مجبوری تھی۔۔۔؟؟؟ عاجزی سے پوچھا

یہ بھی مجبوری ہے کہ تمہیں یہ نہیں بتا سکتا۔۔۔

پلیز بتادو زاریان قسم اٹھاتی ہوں کوئی ایکشن نہیں لوں گی خاموش ہی رہو گی۔۔۔

سدرہ میں کبھی نہیں بتاؤ گا چاہئے جو بھی کرو اس لئے وقت ضائع مت کرو۔۔۔

کیوں نہیں بتا سکتے ہاں؟؟؟؟ اب لہجہ سخت ہوا

پابند نہیں تمہیں بتانے کا

ہاں اب تم پابند ہو گے تو صرف اپنی دسری بیوی کے نخرے اٹھانے کے

اسکی بات پر مسکرایا

پہلی بیوی کے بھی اٹھالیتا مگر اسکی لمبی زبان یہ کبھی نہیں ہونے دے گی

زاریان تم مجھے بھول جاو گے

تم بھولنے والی چیز نہیں۔

زاریان امنہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے سمجھدار بھی ہے کم۔ بولتی ہے وہ تمہارے دل

میں۔ اپنی جگہ بنا لے گی تم خوش رہو گے اسکے ساتھ تم۔ لوگوں کے بچے ہو جائے گے پھر تم

مجھے بھول جاؤ گے پھر میری اہمیت سٹور میں پڑی ایک فالتو چیز کی طرح ہو جائے گی

اسکی بات پر دل کو کچھ ہوا

اس کا ہاتھ پکڑا

پہلی بات تم کوئی شے نہیں جیسے میں بھول جاؤں گا نکاح کیا ہے بیوی ہو میری زمہ داری ہو اور دوسری بات اس میں کوئی شک نہیں کہ امنہ اچھی ہے سمجھدار ہے اور خوبصورت بھی ہے کم بولتی ہے تمہاری طرح لمبی زبان نہیں ہے اسکی مگر کوئی بات نہیں اب میں نے اڈجسٹ کر لیا ہے اب میں تمہاری باتیں ایک کان سے سنتا ہوں اور دوسرے کان سے پھینک دیتا ہوں \_\_\_\_\_

زاریان مجھے بھول مت جانا \_\_\_\_\_ منت کی تھی

اسکی بات پر مسکرایا \_\_\_\_\_

سدرہ امین میں تمہیں بھول تو جاؤں مگر تمہاری باتیں مجھے کبھی تمہیں بھولنے نہیں دے گی اب معصوموں کی توہین مت کرو اور میڈیسن کھا کر سو جاؤ \_\_\_\_\_ اس کا معصوم سا چہرہ دیکھ کر وہ بولا

زہر لادو وہ کھا لو \_\_\_\_\_ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھس سے نکالتی غصے سے کہا

سوری وہ ہمارے گھر میں نہیں ہے \_\_\_\_\_

تمہارے گھر سوائے تمہاری جلی کٹی باتوں کے سوا کچھ ہے؟؟؟؟

ہیم ہے ایک عدد لمبی زبان والی لڑکی \_\_\_\_\_

کہتا وہ دروازہ تک آیا

جیسے تم بہت شوق سے گھر میں لائے تھے رائٹ \_\_\_\_\_

یس رائٹ عقل کھانس چڑھنے چلی گئی تھی نا اس وقت \_\_\_\_\_ کہتا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا \_\_\_\_\_

اونہوں عقل عقل ہوگی تو کھانس چڑھنے جائے گی نا \_\_\_\_\_ غصے سے کہتی چینچ کرنے چلی گئی \_\_\_\_\_

لے ہو گیا ہے سارا کمرہ صاف \_\_\_\_\_ ایک نظر کمرے میں ڈالی جو فکشن جانے سے پہلے اس نے کباڑ خانہ بنایا تھا \_\_\_\_\_

اور واپس اکر مرتضیٰ نے سب سے پہلے وہی صاف کروایا تھا اس سے

محبت اپنی جگہ اور صفائی اپنی جگہ \_\_\_\_\_

سہی ہو گیا۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا

وہ بیڈ کے قریب ائی پھر واپس دوسری طرف گئی وہاں سے اپنا موبائیل اٹھایا اور واپس ائی  
اور اچانک سے پاؤں بیڈ کے ساتھ لگا۔۔۔

درد کی ایک لہر پورے پاؤں میں پھیلی۔۔۔

اونچ۔۔۔ وہی زمین پر بیٹھتی بولی۔۔۔

مرتضیٰ نے اسے دیکھا پھر بیڈ سے اٹھ کر اسکے پاس آیا۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟؟؟ پاؤں کے بل اسکے پاس بیٹھا پوچھا

میرا پاؤں ٹوٹ گیا۔۔۔ روتے ہوئے کہا

کہاں سے ٹوٹا ہے دیکھائیے۔۔۔

اسے ٹوٹنا بولتے ہیں بس زراہ سا ناخن ٹوٹا ہے۔۔۔ اسکے پاؤں کو دیکھتا بولا

زراہ سا خود لگتا تو پتا چلتا نا۔۔۔ روتے ہوئے کہا



اچھا اٹھے یہاں سے \_\_\_ اسے بازوں سے پکڑتا اٹھایا \_\_\_

کہاں پر رکھ دیا ہے اس منہوس کو کہی کا نہیں چھوڑا میرا پاؤں \_\_\_ بیڈ کو کہا

بس صبح ہونے دے پھر اسے ٹیرس پر رکھوا دوں گا سہی ہے \_\_\_ ہنس کر کہا

ہائے اللہ جی بہت درد ہو رہا ہے \_\_\_

نور حیا یار اتنا نہیں لگی خاموش ہو جائے میں فردٹ اینڈ فکس لاتا ہوں \_\_\_

اونہوں زراہ خود کو لگتا تو پوچھتی \_\_\_

اپنے پاؤں کو دیکھتی ہوئی بولی

مجھے اس سے بھی زیادہ لگتی تھی \_\_\_

فرسٹ اینڈ بکس لایا اور اسکے پاس بیٹھا \_\_\_

وہ اپ کو اپنے کرتوتوں کہ وجہ سے لگتی ہوگی نا مجھے ویسے ہی بلا وجہ لگ گئی \_\_\_

اچھا دیکھائے مجھے \_\_\_ اسکے پاس بیٹھا \_\_\_

دے میں خود لگاؤں گی۔۔۔ اسے ہاتھ سے کاٹن لیتی بولی

میں لگا دیتا ہوں۔۔۔

نہیں۔۔۔ منع کرتی اسکے ہاتھ سے کاٹن لے کر خود ہی لگانا شروع ہوگی۔۔۔

دوائی لگا کر مزید درد ہو رہا تھا۔۔۔

ایک انسو نکل کر گال پر بہ گیا۔۔۔

پھر پیٹی باندھی۔۔۔

نور حیا یار اپ اتنی کمزور ہیں۔۔۔ فرسٹ امینڈ بکس واپس اپنی جگہ پر رکھتا بولا

کمزور نہیں ہوں بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔

درد ہوتے ہیں تو کیا اتنا روتے ہیں کیا؟؟؟

بہت درد ہو تو اتنا ہی روتے ہیں۔۔۔

جانتی ہیں جب میدان کربلا تھا وہاں عورتوں کے سامنے ان کے مردوں کو شہید کیا گیا وہاں بھی تو عورتیں ہی تھیں نا جو ہمت نہیں ہاری تھی رونے کے بجائے بہادر بنی رہی نورحیا عورت کو مضبوط ہونا چاہئے اتنا مضبوط کے کوئی بھی درد دکھ انہیں نا توڑ سکے زراہ زراہ سی بات پر اگر روئے گی تو کمزوروں میں شامل ہو جائے گی۔

بہت پیار سے سمجھانا چاہ مگر نورحیا کو فلحال بہت درد تھا اور درد میں وہ اپنے ابو کی بھی نہیں ستی تھی۔

سب جانتی ہوں فلحال سبق نا پڑھائے مجھے۔

اف نورحیا اتنی نہیں لگی جتنا اپ فیل کر رہی ہی۔

خود کو لگے تو پتا چلے نا کتنی لگی ہے پہاڑ دور سے اچھے لگتے ہیں۔

اچھا آرام اجائے گا۔۔۔ اسے مزید کچھ کہنے کے بجائے وہ بس اتنا ہی بولا

اجائے گا آرام اتنا درد ہو رہا ہے۔

تو اب کیا کیا جاسکتا ہے سوائے صبر کے۔

کچھ نا کرے اپ اپ بس دعوے ہی کرتے ہیں محبت کے کرتے کوئی نہیں ہیں \_\_\_ غصے  
میں کیا بول دیا سمجھ ہی نہیں سکی \_\_\_

اہ شاید واقعی میں اپ سے محبت نہیں کر سکا نور حیا \_\_\_

دل کو کچھ چھپا سا تھا

اسکی بات پر اسے دیکھا پھر نظریں جھکائیں \_\_\_

نور حیا اگر اپ کو یہ لگتا ہے کہ اپ کی اس زراہ سی چوٹ پر لگ جانے سے میں جنونی  
ہو جاؤں گا اپنے اپ پر اختیار مھو دوں گا تو یہ میں ایسا کچھ نہیں کروں گا میں کما ز کم جنونی  
مردوں کی طرح نہیں اپ مجھے عزیز ہیں بے حد عزیز اتنے کہ شاید ہی کبھی لفظوں میں بیان  
کر سکو مگر نور حیا مجھے جنونی نہیں بنے اتنا جنون عقل کو کھا جاتا ہے جیسے دیمک لکڑی کو  
اندر سے ختم کرتا ہے \_\_\_

ائم سوری \_\_\_ ارام سے کہا

درد کو جتنا فیل کرے گی اتنا ہی شدید لگے گا یہ زراہ سئی چوٹ ہے کچھ دن میں ٹھیک  
ہو جائے گی \_\_\_

لیکن درد ہو رہا ہے نا تو فیل کیسے نہیں ہوگا۔

درد ہو رہا ہے مجھے پتا ہے ظاہری سی بات ہے اچو چوٹ لگی ہے درد تو ہوگا مگر یوں رونے سے کیا آرام اجائے گا؟؟؟

اسنے گردن نفی میں ہلائی۔

تو پھر رونے کا فائدہ۔ نورحیا عورت کے انسو اسکی کمزوری ہوتے ہیں ہر وقت انسو بہانے والی عورت کمزور ہوتی اور مجھے کمزور عورت نہیں پسند۔

اسکی بات سن کر نور نے انسو صاف کئے۔

اب نہیں روتی۔

ائی نو اپ کو درد ہے بس میں چاہتا ہوں کہ میری بیوی چھوٹے چھوٹے دکھوں پر بالکل بھی نا روئے۔ اس کا سر سینے پر رکھتا بولا

وہ خاموش رہی پاؤں میں اب بھی بہت درد ہو رہا تھا مگر وہ اب رو نہیں رہی تھی۔

نورحیا انسان کو حقیقت پسند بنا چاہئے چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونا اچھا نہیں ہوتا۔



اچھا اب نہیں روتی۔۔۔

رونا چاہئے بھی نہیں کماز کم میری بیوی ہو کر تو بلکل بھی نہیں۔۔۔

کیوں اپکی بیوی ہو کر کیوں نہیں رونا چاہئے؟؟؟

کیونکہ مجھے رونے والی کمزور لڑکیاں نہیں پسند۔۔۔

اچھا اور جب درد ہو رہا ہو پھر بھی نا روئے کیا بندہ؟؟؟

روئے مگر صرف وہاں جہاں انسو کی قدر ہو۔۔۔

تو کیا اپ میرے انسو کی قدر نہیں کرتے۔۔۔؟؟؟

اسکی بات پر بے اختیار مسکرایا۔۔۔

قدر کرتا ہوں تو تب ہی نہیں رونے دیتا نا۔۔۔

اچھا مجھے پانی ہی پلا دے۔۔۔

اس کا سر سینے سے اٹھایا پھر سائیڈ سے جگ سے پانی ڈالا اور اسے دیا۔۔۔

عجیب شوہر ہے نا کے خود ہی پلا دے پانی \_\_\_ واپس اسے گلاس تھامتی دل میں سوچا \_\_\_

اب سو جائے صبح تک ٹھیک ہو جائے گا \_\_\_ واپس اپنے تکیہ پر سر رکھتا بولا

نور نے اسے دیکھا جو اب انکھیں بند کر چکا تھا \_\_\_

بہت بہت کوئی عجیب مرد ہیں \_\_\_

انکھیں کھولی \_\_\_ کیوں؟؟؟ حیرانی سے پوچھا آخر اب کیا کر دیا \_\_\_

لاڈ پیار نہیں کر سکتے کماز کم \_\_\_ روکی اور اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

کیا کماز کم؟؟؟؟

کچھ نہیں \_\_\_ دوسری طرف رخ کرتی بولی \_\_\_

اللہ پوچھے نور تمہاری زبان کو \_\_\_ خود کو ہی دل میں کہا

نہیں کچھ ہے کماز کم \_\_\_ اب وہ مسکرا رہا تھا

کماز کم بندہ تھوڑ سا تو کر ہی دیتا ہے نا کھڑوسیت کی ساری حدیں اپ پر ختم ہیں \_\_\_

اچھا۔ کہتا اسے پکڑ کر واپس سے اسکا سر اپنے سینے پر رکھا۔

اب تھوڑا سا پیار ایسا ہی ہوتا ہے۔

ایک بات بتاؤں؟؟؟؟

ہیمم۔ انکھیں موندی

اپ جیسے جو مرد ہوتے ہیں نا پہلے انہیں ایک شادی کرنی چاہئے تاکہ وہ ٹرینگ لے سکے کہ بیوی کو کیسے خوش کیا جاسکتا ہے پھر انہیں شادی کرنی چاہئے زراہ نہیں طریقہ اپکو کیسی بھی چیز کا۔

نور حیا مجھے بہت سے طریقے اتے قسم سے بس مگر اختیار نہیں کرتا۔

کوئی طریقہ نہیں اتا ابھی مجھے لگی ہے ہمت دینے کے بجائے سبق پڑھانا شروع کر دیا۔

یہ سبق نہیں تھا ایک ہمت ہی تھی جو اپ کو دے رہا تھا اگر اپکو لگتا ہے کہ ہمت دس بارہ پیار شیار دے کر بچوں کی طرب گود میں بیٹھا کر دی جاتی یے تو میری جان مجھے وہ والی ہمت دینا نہیں اتی۔

اپ۔ کو کچھ نہیں اتا سوائے باتوں کے۔۔۔

ہیتمم مجھے واقعی کچھ نہیں اتا۔۔۔ وہ بات ختم کرتا بولا مزید کچھ کہتا تو اسنے پھر سے شروع ہو جانا تھا اور ابھی اسے نیند آئی ہوئی تھی۔۔۔ اس لئے بات ختم کر دی

\*\*

فجر کی آذان کی آواز ہر طرف سے ارہی تھی۔۔۔

اج اسکی آنکھ آلارم سے پہلے ہی کھل گئی تھی۔۔۔

آذان سنی۔۔۔ اور نا جانے کیسے وہ وقت یاد آیا جب آذان ہوتی تھی تو اس کا دل کہی ڈوب سا جاتا تھا موڈ یک دم بدل سا جاتا تھا وہ بے حد غفلت کے گہرے کنویں میں تھا۔۔۔

اور اس کنویں سے کس نے نکالا تھا؟؟؟ کیسی نے بھی نہیں بس سینے پر سر رکھے اس لڑکی کی محبت نے۔۔۔

ہاں اسکی محبت نے ہی اسے ہدایت کی راہ دیکھائی تھی۔۔۔

کون کہتا ہے کہ محبت انسان کو کہی کا نہیں چھوڑتی؟؟؟ ناجانے کونسے لوگ ہوتے ہیں جو محبوب کی محبت میں اللہ کو بھول جاتے ہیں۔؟؟؟

محبت تو وہ ہوتی ہے جیسے بہت گڑگڑا کر اللہ سے مانگا جائے۔

محبت وہ نہیں جو رات کے اندھیرے میں کیسی نامحرم کو اپنی محبت کا یقین دلایا جائے۔

اس سے زندگی بھر ساتھ جینے مرنے کے دعوے کئے جائے۔

محبت تو وہ ہے جو سید مرتضیٰ علی شاہ نے نورحیا سے کی تھی۔

محبت تو وہ ہوتی ہے جو چہرے سے نہیں بلکہ کردار سے کی جائے۔

جیسے اس نے نورحیا کے کردار سے کی تھی۔

اور اس کی ذات کیسی کے لئے سوالیہ نشان نابنے اس لیے اس کے گھر رشتہ بھی ایسے بھیجا تھا کہ وہ کہی پر شرمندہ نہیں ہوئی تھی۔ وہ کم از کم اپنے والدین کے سامنے نہیں شرمندہ ہوئی۔

اے مرتضیٰ کہاں چلا گیا۔ مسلسل دماغ میں چلتے خیالات کو بریک مارتا وہ خود سے بولا



پھر سائیڈ سے گھڑی پر سے آلازم بند کیا۔

اور سینے پر سر رکھے اپنی شریک حیات کو دیکھا۔

وہ اکثر اس سے پہلے ہی اٹھ جاتی تھی مگر شاید آج تھکاوٹ کی وجہ سے نہیں اٹھ سکی تھی۔

بغیر دیکھے ہی سائیڈ ٹیبل پر رکھے موبائیل کو ٹائم دیکھنے کے لئے اٹھایا۔

ٹائم دیکھا اور پھر نظر وال پیپر پر پڑی جہاں مرتضیٰ فاروق صاحب اور صائم اذلان کی تصویر لگی تھی۔

موبائیل پلٹ کر دیکھا اس کا موبائیل ہاتھ میں آگیا تھا۔

واپس سے والپیپر دیکھا۔ مسکراہٹ لبوں پر بکھیری۔

۱

اہستہ سے اس کا سر اپنے تکیہ پر رکھا اور فرش ہونے واشروم چلا گیا۔

پندہ منٹ بعد وہ فرش ہو کر واپس آیا وہ ابھی بھی اسی طرح سوئی ہوئی تھی جیسے وہ چھوڑ کر گیا تھا۔

بے اختیار بے حد پیارا یا اس پر۔

پھر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر بال بنائے پھر پرفیوم لگایا واچ پہینی وہ اب تیار تھا مسجد جانے کے لئے مگر وہ ابھی بھی سوئی ہوئی تھی۔

وہ واپس چلتا بیڈ کے قریب آیا نظر اسکے پاؤں پر پڑی بالکل اناڑیوں کی طرح اس نے پٹی باندھی تھی جو اب بے حد ٹھیلی ہو چکی تھی۔ اور کھلنے والی تھی۔

وہ اسکے قریب آیا۔

نور حیا۔۔۔ پکارا مگر وہ ہلی بھی نہیں۔

نور حیا۔۔۔ کندھے سے پکڑ کر ہلایا۔

ہیم۔۔۔ نیند میں ڈوبی آواز آئی۔

نماز کون پڑھے گا؟؟؟

فجر ہوگی۔۔۔ انکھیں موندے ہی پوچھا

جی ہوگی اٹھ جائے۔۔۔

انکھیں کھولی اٹھ کر بیٹھی بالوں کو سہی کیا۔۔۔

پاؤں کا درد کیسا ہے اب؟؟؟ جاتے جاتے مرتضیٰ کو یاد آیا

ٹھیک ہے اب۔۔۔

گڈ کوشش کرے کے ایسے پانی نہیں لگنے دینا ورنہ زخم جلدی نہیں سہی ہوگا۔۔۔

پھر میں وضو کیسے کروں گی۔۔۔؟؟

کوئی ٹشو یا پاک کپڑا لے کر اسے گلا کرنا اور بہت لہکے ہلکے ہاتھ سے اس طرف لگا دینا

ہو جائے گا اپ کا وضو۔۔۔

اچھا سہی ہے۔۔۔ گردن اثبات میں ہلائی۔۔۔

وہ اسکی بات سن کر باہر چلا گیا۔۔۔

پیچھے وہ بھی بیڈ سے اٹھی اور اسی کے بتائے گئے طریقے سے اسی طرح وضو کیا۔

جب ہم چھوٹے چھوٹے زخم کی وجہ سے نماز چھوڑ دیتے ہیں نا تو وہی سے اللہ سے ہمارا رشتہ کمزور پڑ جاتا ہے جب درد اللہ نے دیا ہے تو اسکی شفا بھی تو اللہ ہی دے گا نا۔

کہاں جارہی ہو۔؟؟؟ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھتے زاریاں نے سدرہ سے پوچھا جو اپنا بیگ لئے جارہی تھی۔

اپنی جنت میں۔ وہی کھڑے کھڑے جواب دیا

ناشتہ کر کے جاو نا سدرہ۔ اشال۔ نے کہا

بھوک نہیں ہے مجھے۔ کہتی وہ وہی سے باہر نکل گئی۔

اشال مجھے چائے دو۔۔۔ یک دم اس کا بھی موڈ بدلا اچھا خاصہ موڈ تھا اس کا لہجہ برداشت کر کے سارا موڈ بھی برباد ہو گیا۔

بھائی اپ تو ناشتہ کر لے۔۔۔ اسے چائے پیتا دیکھ کر اشال نے کہا تھا

افیس میں کرلوں گا\_\_\_ کہتا کرسی کی پشت سے کوٹ اٹھایا ٹیبل پر رکھا موبائیل لیا اور باہر نکل گیا\_\_\_

چھوڑو ان کو اوں ہم تو کھائے\_\_\_ اشال۔ نے امنہ سے کہا جو خاموشی سے بیٹھی تھی\_\_\_

بہت عجیب ہے یہ دونوں ہی پل میں بدل جاتا ہے\_\_\_ شکوہ کر رہی تھی یا بتا رہی تھی اشال یہ سمجھ نہیں سکی تھی\_\_\_

وہ دونوں بس خاموشی سے ہی ناشتہ کرنے لگی تھیں\_\_\_

نہیں خدیجہ یار میں تمہیں کیوں بھولو گی بس اتنی اچانک نکاح ہوا مجھے خود نہیں اندازہ تھا\_\_\_ وہ اپنے روم میں ابھی اتنی ہی تھی جب وہاں پہلے سے ہی اسکی دوست خدیجہ بیٹھی تھی اور اس سے شکوہ کر رہی تھی\_\_\_

اچھا ٹھیک ہے نکاح میں نہیں بلایا اس اوکے بٹ ٹریٹ تو دو گی\_\_\_

ٹریٹ خاک ٹریٹ جب سے نکاح ہوا ہے خود پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا\_\_\_



کیوں؟؟؟؟؟ جدید نے حیرانی سے پوچھا

بس دل ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اچھا انج پانچ بجے میرا عائشہ کا اور باقی بھی کچھ لوگوں کا اف ہو جائے گا شام کو کہی چلے گے  
باہر اوکے۔۔۔

ہیم بٹ میرا اف سات بجے ہے نا۔۔۔

خیر ہے بات کر لے گے کوئی جنگاڑ لگا ہی لے گے۔۔۔

میم میم جلدی چلے ایمر جنسی ہوگی ہے۔۔۔ ایک نرس روم میں اتی بولی۔۔۔

ہاتھ میں پکڑا فون ٹیبل پر رکھا۔۔۔

اللہ خیر چلو۔۔۔ سدرہ چیئر سے اٹھتی بولی۔۔۔

ایے ڈاکٹر سن۔۔۔ وہ اپریشن تھیٹر جارہی تھی جب پیچھے سے کیسی مرد نے پکارا۔۔۔

پیچھے منہ کیا۔۔۔

ہم کو بیٹا چاہئے دو بیٹی ہے اب کا اگر بیٹی ہوا تو \_\_\_ وہ مرد خاموش ہو گیا

سدرہ نے اوپر سے نیچے تک اس مرد کو دیکھا \_\_\_

اور پھر اسکی آنکھوں میں \_\_\_

شہزادیاں پالنے کی ہمت بھی اللہ کیسی کیسی کو ہی دیتا ہے \_\_\_ سختی سے کہا اور اندر چلی گئی \_\_\_

ہائے منہوس ماری پھر ایک بیٹی ہی لائے گی اشفاق لکھا والے مجھ سے تو ابھی ہی \_\_\_ پاس کھڑی ایک عورت نے کہا \_\_\_

کچھ دیر گزری تھی جب وہ باہر آئی تھی \_\_\_

چہرے سے ماسک اتارا \_\_\_

ہوسکے تو اپنے گریبان میں جھکنے کہ ایسی کونسی نیکی ہوگی تم سے جو آج اللہ نے تمہیں ایک اور رحمت سے نوازا ہے بیٹی ہوئی ہے اپکی مبارک جتنی دے جائے کم ہے \_\_\_ وہ نہایت سیرس انداز میں کہتی اپنے روم میں چلی گئی \_\_\_

دیکھا میں نے کہا تھا مہنس ماری نے تیسری بار بھی بیٹی ہی دی مرجانی۔ وہی عورت بولی۔

واش بیسن کے سامنے کھڑی وہ ٹھنڈے پانی سے منہ دھو رہی تھی۔

یا اللہ یہ کیسے لوگ ہیں جو اپنی رحمت سے منہ موڑتے ہیں۔

اس نے بہت سے ایسے کیس دیکھے بہت سے ایسے لوگ دیکھے جو بیٹی ہونے پر بہت غصہ ہوتے تھے مگر انہیں سب میں اس نے ایسے بھی لوگ دیکھے تھے جو بیٹی ہونے پر خوشی سے جھوم اٹھتے۔

اگر زاریان بھی ایسا ہی نکلا جو بیٹی ہونے پر ایسا ہو گیا؟؟؟؟ بے اختیار اسے اسکی یاد آگئی

نہیں وہ ایسا نہیں ہو گا وہ پڑھا لکھا ہے۔ خود کو تسلی دی۔

ٹیبیل پر رکھا فون بجا۔

فاطمہ کی کال تھی۔

بے اختیار وہ مسکرا گئی۔

کوئی تو تھا جو اس زندگی میں سکون کا باعث تھا۔۔۔

اسلام علیکم کیسی ہو؟؟؟ کال اٹھاتے ساتھ ہی سدرہ نے پوچھا

بلکل ٹھیک جیسے تم چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔ فاطمہ نے کہا

اچھا میں تو تمہیں ڈھیٹ ہی چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔ مسکرا کر کہا

ہاں بس ویسی ہی ڈھیٹ ہوں تم سناؤ۔۔۔؟؟؟

کیا سناؤ؟؟؟ اداسی سے کہتی ہاتھ میں پکڑے پین کو خالی کاغذ میں بے فضول چلانے لگی

کچھ بھی یہ بتاؤ کہ طبعیت کیسی ہے اب؟؟؟؟

ٹھیک ہوں۔۔۔ لہجہ اداسی سے بھرا تھا

اور باقی سب کیسے ہیں گھر میں؟؟؟

ٹھیک ہیں۔۔۔

اچھا ہسپتال میں ہو کیا؟؟؟

ہیم۔

اچھا۔

کب جاتی ہو گھر۔؟؟؟

شام پانچ بنے تک۔

اچھا پھر کیا کرتی ہو۔؟؟؟

اے یہاں سے جاتی ہوں ریسٹ کرتی ہوں پھر چائے بناتی ہوں وہ پیتی ہوں پھر مغرب ہو جاتی ہے نماز پڑھ کر کھانا بناتی ہوں پھر کھاتی ہوں پھر عشا کی نماز پڑھتی ہوں پھر دو تین ڈرامے دیکھتی ہوں اب تم تو ہو نہیں جس کے ڈرامے دیکھو اس لئے موبائیل۔ میں ہی دیکھتی ہوں پھر ایک عدد ناول خریدا تھا وہ تھوڑا سا پڑھتی ہوں اور پھر بیڈ پر ٹن ہو جاتی ہوں۔۔۔ اسے ساری تفصیل بتائی

اے کاش وہ زاریان خان سے محبت کرنے سے پہلے اپنی بہن کا سوچ لیتی کہ وہ کیا کرے گی اسکی شادی کے بعد اکیلے گھر میں۔۔۔



میں کوشش کروں گی کہ آج اوں۔۔۔

اچھا سر بھی آئے گے کیا ساتھ؟؟؟

کون سے سر؟؟؟

تمہارے شوہر اور کون؟؟

اس کا کیا کام وہاں۔۔۔؟؟؟

اچھا تم بتاؤں کب اوں گی۔۔۔ بے چینی سے پوچھا

سات بجے تو آف ہو گا اٹھ نو بج جائے گے۔۔۔

اچھا میں ویٹ کروں گی اوکے۔۔۔

اوکے اپنا خیال رکھنا او سوتے وقت گدھے گھوڑے بیچ کر سونے سے پہلے دروازے کھڑکیاں

اچھے سے بند کرنا۔۔۔

اچھا جب تم یہاں ہوتی تھی نا تو تب بھی یہ کام میں ہی کرتی تھی۔۔۔

ہاں سارے کام تو تم ہی کرتی تھی اللہ حافظ \_\_\_\_\_ مسکرا کر کہا

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ کہتی فون بند کیا \_\_\_\_\_

سدرہ سدرہ جلدی چلو \_\_\_\_\_ ڈاکٹر عاشہ نے اکر کہا

کیا ہوا؟؟ حیرانی سے پوچھا

وہ جو ابھی تم جس پیشے کا اپرشن کر کے اپنی ہو اسکی ڈیٹھ ہوگی ہے اور اسکے گھر والے بہت شور کر رہے ہیں جلدی آؤ \_\_\_\_\_

یا اللہ یہ کونسا نیا عذاب آیا \_\_\_\_\_ موبائیل پاکٹ میں ڈالتی وہ بولتی باہر نکلی \_\_\_\_\_

ایک ہنگامہ مچا ہوا تھا باہر \_\_\_\_\_

اس ڈاکٹر نے میری بیوی کو مارا ہے \_\_\_\_\_ وہ بندہ اسے اتنا دیکھ کر غصہ سے بولا

سر اپ یوں ہمارے کیسی بھی ڈاکٹر پر الزام نہیں لگا سکتے \_\_\_\_\_ ضرار نے کہا

اسی نے ہی مارا ہے \_\_\_\_\_ وہ عورت بولی

اپکے پاس کونسا ثبوت ہے جو میں نے مارا ہے اپکی وائف کو ہاں۔۔۔؟؟؟ اونچی آواز میں پوچھا

تم ہی تو اس کا اپریشن کیا ہے نا تم نے ہی مارا ہے۔۔۔ وہ مرد بھی غصے سے بولا

میں نے اپریشن ضرور کیا ہے مگر میں نے کیسی کو بھی نہیں مارا سمجھے۔۔۔

میں تمہارے خلاف ایف آئی ار کٹواؤں گا تم جیسے ہی نالائق ڈاکٹر ہی مریضوں کی زندگیوں سے کھیلے ہیں۔۔۔

جاو کوئی پاگل ہوگا جو میرے خلاف ایف آئی ار کٹوائے جو اپریشن سے پہلے جس کاغذ پر تم سے سائن لیے تھے نا وہ تمہارا دوسرا نکاح نامہ نہیں تھا غور سے پڑھتے تو معلوم ہوتا کہ کیا تھا۔۔۔

وہ بندہ حیران ہوا۔۔۔

ہم کٹوائے گے ہم اس ہسپتال کے خلاف رپورٹ کروایے گے یہاں کے ڈاکٹر قاتل ہیں۔۔۔

جاو کٹواؤں وہاں سے راستہ جارہا ہے۔۔۔

تم کہی کی نہیں رہو گی ذلیل کراوں گا میں تمہیں \_\_\_\_\_

تو دفاع ہو جاؤں نا جاؤ \_\_\_\_\_ غصے سے کہا

ہم تمہیں پوری دنیا کے سامنے ذلیل کرے گے قاتل ہو تم \_\_\_\_\_ وہ بندہ کہتا وہاں سے چلا گیا \_\_\_\_\_

سدرہ کم ڈاون یار \_\_\_\_\_ عائشہ نے کہا

کیا خاک کم ڈاون یہ جنگلی ادی \_\_\_\_\_

ڈاکٹر اسد کہا ہیں؟؟؟؟ سدرہ نے پوچھا وہی تو مالک تھا ہسپتال کا اسی سے ہی بات کرنی ہوگی اب

وہ اج نہیں آئے وہ تین دن کے لئے اوٹ اف کنٹری گے ہیں \_\_\_\_\_ ضرار نے بتایا

وہ واپس اپنے روم میں آئی \_\_\_\_\_

غصہ ضبط کرنے کی وجہ سے چہرہ لال ہو چکا تھا \_\_\_\_\_

کیا زندگی ہے عزابوں سے بھری \_\_\_\_\_ وہ بے اختیار اللہ سے شکوہ کر گئی

ایک مصیبت ختم نہیں ہوتی دوسری تیار ہوتی ہے زندگی زندگی نہیں عذاب بن گئی ہے یا اللہ  
اب ایک نئی مصیبت جنگلی جاہل آدمی ان پڑھ\_\_\_ وہ اب اس بندے کو گالیوں سے نواز  
رہی تھی\_\_\_

اسلام علیکم کیسے ہو؟؟؟؟

وعلیکم اسلام الحمد للہ بالکل ٹھیک\_\_\_

یار اُم سو سوری میں کیسی کام سے اوٹ اف کنٹری تھا ورنہ تمہاری شادی پر ضرور اتا\_\_\_  
شہریار نے زاریاں سے معذرت کی

اچھا اٹس اوکے کوئی بات نہیں\_\_\_

یار ڈاکٹر سدرہ تمہاری وائف ہے نا؟؟؟؟؟

ہاں کیوں؟؟؟ حیرانی ہوئی اسکے پوچھنے پر

اس کے خلاف اشفاق خان نام کے بندے نے رپورٹ کروائی ہے\_\_\_



کیوں؟؟

اسکی بیوی کا ڈیلوڑی کے وقت قتل کیا گیا ہے۔

اوہ مائے گڈ سدرہ لاپرواہ ضرور ہے مگر اپنے کام میں نہیں میں نہیں مانتا۔

یار اسی لئے ہی تو تمہیں کال کی ہے بتاؤں میں اب کیا کروں اس کیس کا۔؟؟؟

تم ابھی کچھ مت کرو میں پہلے خود پوچھو گا اپنی بیوی سے پھر بتاؤں گا۔

اوکے پھر آج ہی بتاؤں لازمی۔

اوکے اوکے اللہ حافظ۔ عجلت میں کہتا وہ فون بند کر گیا۔

وہ لاکھ لاپرواہ سہی زبان کی بے شک کڑی مگر وہ کما از مم اپنی جاب پورے خلوص سے کرتی

تھی اس بات کی گواہی وہ دے سکتا تھا۔

ایک دو بار اسے کال کی مگر وہ نہیں اٹھا رہی تھی پھر اسکے ہسپتال جانے کا ارادہ کیا اسے

جنگلی لوگوں سے وہ کسی بھی قسم کی امید رکھ سکتا تھا۔

یار سدرہ کیوں تم ہائپر ہو رہی ہوں کچھ نہیں ہوگا ہمارے پاس ثبوت ہے ہم سچے ہیں  
\_\_\_\_\_ خدیجہ نے اسے تسلی دی۔

یار وہ بندہ آج میری چھ سال۔ کی محنت کو خاک کر کے گیا ہے۔

کوئی کچھ خاک نہیں ہوا ہم سب جانتے ہیں تمہاری ایمانداری کو \_\_\_\_\_ عائشہ نے کہا  
وہ مسلسل ہونٹ چبا رہی تھی۔

پریشانی اسکے چہرے سے جھلک رہی تھی۔

کچھ دیر گزری تھی جب فائرنگ کی آواز انا شروع ہو گئی۔

یہ یہ کیا ہو رہا؟؟؟ دل کانپ رہا تھا

عائشہ نے نیچے جھٹکا جہاں وہی بندہ اب اپنے جیسے ہی کئی گنڈے لے آیا تھا اور اندر آنے کی  
کوشش کر رہا تھا مگر ہسپتال کی سیکیورٹی گارڈ مزاحمت کر رہے تھے۔

سدرہ وہ بندہ بہت سے بندے لایا ہے اپنے ساتھ اور اندر آنے کی کوشش کر رہا ہے۔

وہ بھاگتی ہوئی کھڑکی کے پاس آئی۔^

وہاں کا منظر دیکھ کر اسکی روح تک کانپ گئی تھی۔

اب کیا ہوگا؟؟ پریشانی سے پوچھا

کچھ نہیں ہوگا تم پریشان مت ہو اگے بی پی شوٹ ہو گیا ہے تمہارا۔

کیسے پریشان نا ہوں عائشہ وہ بندہ مجھے مارنے آیا ہے۔

تمہاری جان اتنی عام۔ نہیں جو جس کا دل چاہ مردے سبھی بیٹھو یہاں ہم دیکھتے ہیں۔

میں کسی صورت بھی یہاں خاموشی سے چھپ کر نہیں بیٹھو گی میں چور نہیں جو چھپو۔

سدرہ سدرہ وہ بندہ جنونی ہے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ ضرار نے سمھایا

مجھے نہیں۔ وہ کچھ بولتی کہ اب شور اسکے کمرے کے باہر سے اڑ رہا تھا۔

تم یہاں بیٹھو ہم دیکھتے ہیں۔ خدیجہ اسے کہتی وہ سب باہر نکلے۔

باہر سے اتنی آوازوں کو سنتی رہی ناجانے ان عقل سے پیدل لوگوں نے پولیس کو کیوں

نہیں انفارم کیا۔

پولیس کو کال کرنے کا سوچا۔

مگر پولیس کی گاڑی کی آواز انا شروع ہو گئی تھی نیچے سے۔

ایک قیامت سا منظر تھا پولیس کی گاڑی کی آواز۔ باہر سے اتنی گالیوں کا شور۔ گولیوں کی تیز دھاڑ سے اتنی آواز۔

ایک خوفناک سا منظر برپا تھا۔

زاریان۔ ہاں اسے بلاتی ہوں۔ کہتی وہ موبائیل میں اسکا نمبر ڈائل۔ کرنے لگی

نہیں وہ میرا مزاق بنائے گا نہیں میں اس سے کوئی مدد نہیں مانگو گی مرنا منظور ہے مجھے۔  
اب گالیاں اسکے ماں باپ کو دی جا رہی تھی۔

ہمت ختم ہوئی اپنی ذات کے بارے میں وہ سنتی رہی تھی مگر اب اپنے مرے ہوئے والدین کے بارے میں وہ ایک۔ لفظ بھی نہیں سن۔ سکتی تھی۔

تم جیسا خبیث مرد جو اللہ کی رحمت سے منہ موڑتا ہے وہ کیسی کے والدین کو گلی دے مر جائے۔ باہر اتنی وہ ہجوم کے درمیان اکر بول رہی تھی۔

دل کانپ رہا تھا ان سواب گالوں پر بہ رہے تھے۔

ہم تمہیں مر دے گا تم قاتل ہے ہمارے بیوی کا۔ وہ بندہ اسکی طرف اتا بولا مگر  
سیکیورٹی گاڈز نے اسے بہت زور سے جکڑا تھا

چھوڑو اسے انے دو جھے مارنے۔ وہ انچی آواز میں بولی

ایک گولی کی آواز آئی۔

اسکی آنکھیں کھول گئی تھیں۔

سانس بند ہوتا محسوس ہوا۔

وہاں کھڑے سیکیورٹی گاڈ کو وہ گولی ٹانگ پر لگی تھی۔

تم جاہل آدمی اپنی جاہلیت یہاں مت دیکھاؤں مر جاو ڈوب کر۔ ایک زوردار تھپڑ اس

بندے کو مارا جس نے گولی چلائی تھی۔

پولیس ہر طرح سے انہیں منع کر رہی تھی روک رہی تھی مگر وہ جنگلی رکنے کا نام ہی نہیں

لے رہے تھے۔



پیچھے سے کیسی نے اکر اسے بازوں سے پکڑ کر دور کیا۔

ایک جھٹکے سے وہ پیچھے ہوئی۔

میری بیوی پر الزام لگانے سے پہلے اپنے آپ کو دیکھا تمہاری بیوی کیسی کی وجہ سے نہیں بلکہ دماغی دباؤ کی وجہ مری ہے۔ رپورٹ اسکے منہ پر مرتے زاریاں نے کہا

شہریار نے زاریاں کو دیکھا۔

یہ رپورٹ تمہاری بیوی کی ہی جو ابھی دس منٹ پہلے ہسپتال کی لابرٹری سے آئی ہے اب تم جاؤ تھانے اور بتاؤ کہ ایسا کونسا دکھ تم نے اپنی بیوی کو دیا تھا جس کی وجہ سے وہ مری ہے۔

وہاں موجود سب حیران تھے شکڈ تھے سوائے ضرار کے اسی نے ہی یہ رپورٹ تیار کی تھی اور حقیقت یہی تھا کہ وہ دماغی دباؤ کی وجہ سے اسکی موت ہوئی ہے۔

ایسی حالت میں عورت کیس نازک پھول کی مانند ہوتی ہے اور جب اسے تکلیف دکھ درد سے گزرا جائے تو اسی طرح وہ مر جاتی ہیں۔

ایس پی شہریار اب اس کیس کی کیا سزا بنتی ہے وہ تم اچھے سے جانتے ہو گے میری بیوی ہر الزام سے بری ہے وہ آج بھی ایک اچھی اور سمجھدار ڈاکٹر ہے جیسے پہلے تھی۔ زاریان نے وہاں کھڑے شہریار سے کہا

لے کر چلو انہیں تھانے۔۔۔ شہریار نے وہاں موجود انسپکٹرز سے کہا۔۔۔

وہ سب بندے زاریان کو ہی دیکھ رہے تھے جو نجانے کہاں سے ٹپک پڑا تھا۔۔۔

شکریہ ڈاکٹر ضرار۔۔۔ وہ ضرار سے شکریہ ادا کرتا اسکی طرف آیا جو بس کیسی بت کی طرح وہاں کھڑی تھی۔۔۔

اب رش کم ہو گئی تھی سب اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔۔۔

چلو۔۔۔

وہ کچھ نا بولی بلکہ اسکی طرف دیکھا بھی نہیں۔۔۔

سدرہ چلو۔۔۔ کندھوں سے پکڑا۔۔۔

میرا ف سات بجے ہو گا اس سے پہلے میں کہی نہیں جاؤں گی۔۔۔

زاریان نے ٹائم دیکھا پانچ بجے تھے ابھی۔

کچھ دیر گہری نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

جیسے تمہاری مرضی جب دل چاہے اجانا۔ وہ کہتا وہاں سے چلا گیا۔

وہ وہی وہاں رکھے بیچ میں بیٹھی۔

سدرہ یہ پانی پیو۔ عائشہ نے پانی کا گلاس اگے کیا۔

بغیر کچھ کہے اس نے پانی کا گلاس لبو سے لگایا۔

دل ابھی بھی کانپ رہا تھا۔

گلاس اسے پکڑا اور اپنے روم۔ میں چلی آئی۔

ضرار نے اسکی پیٹھ دیکھی۔

یہ ہسبنڈ تھے اسکے؟؟؟؟ خدیجہ نے پوچھا

ظاہری سے بات ہے ہسبنڈ تھے تو تب ہی بیوی بیوی بول رہے تھے۔ عائشہ نے کہا

یار جب وہ ائے تھے قسم سے ہیرو والی فیلنگز ارہی تھی ایسے ہی وہ بھی اتے ہیں نا  
اچانک \_\_\_\_\_

فلنگز کی کچھ لگتی لگو اپنے کام پر شو ختم ہو گیا ہے \_\_\_\_\_ عائشہ نے کہا

تم کیوں بت بن گے ہو؟؟ خدیجہ نے ضرار سے پوچھا جو ویسے ہی خاموش کھڑا تھا  
کچھ نہیں \_\_\_\_\_

کیا واقعی وہ عورت ذہنی دباؤں سے مری ہے یا پھر؟؟؟ عائشہ خاموش ہوئی

اسکے مرتے وقت اگر تم لوگ عقل سے کام۔ لیتی تو آج یہ شو بھی نہیں بنتا وہ عورت ڈیلوری  
کے تین گھنٹے گزرنے کے بعد مری ہے اور مرئی بھی تب اس کا شوہر اسے ملنے اندر  
روم۔ میں۔ گیا تھا اور اس سب سے واضح ہے کہ وہ کیسی ڈاکٹر کی غفلت سے نہیں بلکہ ذہنی  
دباؤں سے مری ہے \_\_\_\_\_

اوہ مائے گڈ ضرار تم تم کتنے عقلمند ہو یار \_\_\_\_\_ خدیجہ نے حیرانی سے کہا

تم لڑکیاں پریشانی میں جذبات کے بجائے عقل سے کام۔ لو تو زیادہ بہتر ہوگا زراہ سی بات ہوئی تھی انسو بہانا شروع کر دیتی ہو نا کہ عقل کو باہر نکالو۔۔۔ وہ کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اللہ عائشہ یہ بندہ بھی ہیرو سے کم نہیں ہے ہیں نا۔۔۔؟؟؟

دفاع ہو جاؤں تم ہر وقت ہیرو و لگائی رکھتی ہوں فلموں میں ہی چھوڑاؤں گی۔۔۔

اونہوں ویلن کہی کی۔۔۔ ناک چڑھا کر کہتی وہ بھی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

یا اللہ وہ کیوں اگیا اج؟؟؟ مجھے نہیں چاہئے تھا اس کا احسان؟؟؟ اللہ اللہ یہ کیا ہو گیا؟؟؟؟؟ اپنی چیر پر بیٹھتی وہ سوچ رہی تھی

میں مرنا پسند کرتی مگر اس کا احسان لینا نہیں۔۔۔

کیا واقعی وہ عورت ذہنی دباؤں سے مری ہے؟؟؟ یا پھر مجھے بچانے کے لئے کیا گیا ہے یہ سب؟؟

دماغ میں ایک اور خیال آیا



اگر یہ سب مجھے بچانے کے لئے کیا گیا ہے تو زاریان خان سدرہ امین تمہاری طرح فراڈی نہیں ہے منہ نوچ لوں گی تمہارا\_\_\_ غصے سے کہا

پھر ٹائم دیکھا جہاں ابھی چھ بھی نہیں بچے تھے\_\_\_

وہ وہاں سے سیدھا اپنے گھر جائے گی وہی رہے گی آج\_\_\_ آج زاریان خان کی شکل نہیں دیکھنی تھی\_\_\_

صائم یار اللہ کے بندے اٹھ جائے یہاں آرام کرنے نہیں ایسے تھے آپ\_\_\_ اس کے اوپر سے لحاف اٹھاتی حیا نے کہا

تو کس لئے آیا تھا\_\_\_؟؟؟؟ انکھیں موندے ہوئے ہی پوچھا

جاب سے ریزائن کرنے ضروری کام کرنے\_\_\_

سونا بھی تو ضروری ہے نایار\_\_\_

اٹھے نو بج چکے ہیں آج جا کر ریزائن کرے\_\_\_

اٹھ رہا ہوں یہاں بھی سکون مت کرنے دینا تم۔

آرام کرنے نہیں ائے تھے اپ آج آذلان کا آخری پیپر بھی ہے پتا نہیں کیا کیا لکھ رہا ہوگا مجھے بہت ٹیں شن ہے صائم۔

جو بھی لکھ رہا ہوگا کما از کم اپنے باپ کی طرح اپنے بچپن کی کہاں یاں نہیں لکھ رہا ہوگا ایزی ہو جاو۔ بیڈ سے اٹھتا وہ بولا

آج بچپن میں یہی کہانیاں لکھتے تھے کیا؟؟؟

ایسی ویسی شروع کے سوال لکھتا پھر آخر کے درمیان میں اپنے قصے لکھتا تھا۔ بہت فخر سے بتایا

اور اپ پاس بھی ہو جاتے تھے کیا؟؟؟

الحمد للہ B گریڈ پکا میرا ہی ہوتا تھا۔

نجانے کونسے اندھے لوگ بیٹھے ہوتے ہیں جو اپ جیسوں کو پاس کر دیتے ہیں اگر میں ہوتی نا ہر سال فیل کرتی۔

تم نہیں تھی نا اسی لئے اج دبئی کی کمپنی سے دیزائن کرنے آیا ہوں۔۔۔ کہتا وہ واشر دم چلا گیا۔۔۔

اونہوں اگر ہوتی نا میں پھر دیکھتی کیسے پاس ہوتے ہیں بیس سال لگاتے میٹرک کرنے میں۔۔۔ دل میں سوچتی وہ باہر چلی گئی۔۔۔

بار بار اسے اذلان یاد ا رہا تھا ہر بار یہی فکر کہ پتا نہیں کیا لکھ رہا ہوگا۔۔۔

مگر پاکستان میں موجود وہ اپنے سکول میں اپنی چیئر پر بیٹھا پیپر پر مکمل جھکا نا خود کیسی کا دیکھتا اور نا ہی کیسی کو اپنا دیکھنے دیا وہ بس لکھے جا رہا تھا۔۔۔ جو جو اتا تھا لکھ رہا تھا باقی کیا ہوگا وہ اللہ پر چھوڑ دیا۔۔۔

وہ کمرے میں اتی اسے ڈھونڈا مگر وہ کمرے میں بھی نہیں تھا نا نیچے نا اوپر کمرے میں گئے کہاں ہیں؟؟؟؟؟ پریشانی سے سوچا

مس کلثوم مجھے اج ہی چاہیے وہ فائیل۔۔۔ ٹیرس سے اسکی اونچی سی آواز اتی۔۔۔

وہ مسکرائی۔

پھر ٹیرس میں اپنی

جہاں وہ لیپ ٹاپ گود میں رکھے فون پر بات کر رہا تھا۔

اُنی ڈوں ٹ ناو مجھے دو گھنٹوں کے اندر چاہئے جانتی بھی ہیں کتنی مشکل سے وہ حاصل کی تھی  
\_\_\_\_\_ غصے سے کہا

وہ اسکے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھی۔

اسے دیکھا جس کے چہرے سے غصہ جھلک رہا تھا۔

ان دو ماہ میں وہ آج اسے پہلی بار غصے میں دیکھ رہی تھی۔

جس طرح یہ بندہ پیار کرتا ویسے ہی غصہ بھی تیز کرتا ہے۔ دل میں سوچا اور  
\_\_\_\_\_ مسکرائی۔

اوکے یو ہیو انلی ٹو اہورز۔ وہ کہتا فون بند کر گیا۔

موبائیل سامنے ٹیبل پر رکھا۔

پھر اسے دیکھا۔

اسے مسکرتا دیکھ کر وہ بھی مسکرا گیا۔

محبوب کا یہی تو انداز ہوتا ہے سخت سے سخت غصہ بھی صرف ایک مسکراہٹ کی مار ہوتا ہے۔

اپ غصہ بھی کرتے ہیں؟

کیوں میں غصہ نہیں ہو سکتا کیا؟؟؟

ہو سکتے ہیں مگر آج پہلی بار دیکھنا آپکو غصے میں حیرت ہو رہی ہے۔

میری جان جس حساب سے میں پیار کرتا ہوں نا اس سے کہی زیادہ غصہ بھی۔ کہتا وہ واپس لیٹ ٹاپ میں معصروف ہو گیا۔

اچھا تو پھر کیا آپ مجھے بھی غصہ کرے گے؟؟؟ مسکرا کر پوچھا

لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

آپ کو کیا لگتا ہے؟؟؟ ائیر و اچکا کر پوچھا



ظاہری سی بات ہے جب آپ مجھ سے پیار کرے گے تو جب کوئی الٹا کام کروں گی تو غصہ بھی تو کرے گے نا۔۔۔

آپ کو لگتا ہے کہ آپ نے ان دوماہ میں کوئی الٹا کام نہیں کیا؟؟؟ ایک اور سوال پوچھا اگر کیا ہوتا تو ڈانٹتے نا۔۔۔

نور حیا آپ وہ واحد لڑکی ہیں یار جیسے دیکھ کر ہی میں غصہ ہی بھول جاتا ہوں اور آپ غصہ کرنے کی بات کرتی ہیں۔۔۔ کہتا وہ واپس سے لیپ ٹاپ میں معصروف ہو گیا۔۔۔

وہ اسکی بات پر مسکرائی

ایک فخر سا محسوس ہوا۔۔۔

چائے پئے گے؟؟؟؟ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پوچھا

پیوں گا مگر ادراک والی نہیں۔۔۔

انسان کو ہمیشہ وہی چیز بری لگتی ہے جو اسکے فائدے کے لئے ہی ہوتی ہے۔۔۔ کہتی وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

کچھ دیر گزری وہ واپس آئی ہاتھ میں دو کپ تھے۔۔۔

چائے کے کپ ٹیبل پر رکھا۔۔۔

مرتضیٰ نے ٹیبل پر رکھا کپ کو دیکھا۔۔۔ بھانپ اڑ رہی تھی۔۔۔ اور ادراک الایچی کی خوشبو واضح ارہی تھی۔۔۔

پھر ادراک ڈالی ہے۔۔۔؟؟؟

نہیں ادراک تو نہیں ڈالی۔۔۔ گردن نفی میں ہلائی

تو پھر خوشبو کیوں ارہی ہے؟؟؟

جینجر ڈالی ہے نا اس لئے۔۔۔ ہونٹو سے کپ لگاتی وہ مزے سے بولی

اللہ نور حیا یہ کہاں سے سیکھ لی ادراک والی چائے۔۔۔ بہت دل کر رہا تھا چائے پینے کا مگر ادراک والی اخ بالکل بھی نہیں۔۔۔

اپ کو نہیں پتا یہ ہمارے لئے اتنے فائدے مند ہے ہمارا معدہ سہی رکتھی ہے سر میں درد ہو تو چٹکیوں میں دور زکام یوں ختم اپ کو معلوم ہی کیا اس کے فوائد۔۔۔

وہ اسکی بات پر بس مسکرا ہی سکتا تھا۔

پھر کپ اٹھایا۔

خشبو ہی سونگھ کر دل خراب سا ہو رہا تھا۔

مگر آج دل خراب ہو یا پھپھڑے پینی تو تھی ہی نا بس سانس بند کر کے وہ پی رہا تھا۔

اپ کو ایک بات بتاؤں؟؟؟

ہیممم۔

اپ کا یہ جو لیپ ٹاپ ہے نا یہ کبھی کبھی مجھے اپنی سوکن لگتا ہے ہر وقت اپ اس سے ساتھ لگے رہتے ہیں جیسے اسی سے شادی کی ہو۔

اس سے شادی پہلے کی تھی اپ سے بعد میں۔ مسکرا کر کہا

زہر لگتا ہے۔ ناک چڑھا کر کہا

جیلز مت ہو یا اپکی جگہ کوئی دوسری بیوی نہیں لے سکتی۔

دوسری بیوی لائے تو سہی میری جگہ کیا اس کے لئے اس گھر میں ہی کوئی جگہ نہیں ہوگی۔

اچھا سہی ہے۔ کہتا کپ ٹیبل پر رکھا اور پھر سے لیپٹاپ پر معصوف ہو گیا

کپ دے مجھے اپ نے تو بات کرنی نہیں ہے نیچے ہی چلی جاؤں۔

لے لیں نا وہ سامنے رکھا ہے۔

خود دے۔

عجیب ہے۔ کپ پکڑاتا بولا

اپ سے کم ہی۔ کہتی وہ واپس سے چلی گئی۔

اہ یہ لڑکی اتی ہی تب تھی جب وہ معصوف ہوتا بے حد معصوف۔ کام اور پیار دو ایسی چیزیں ہیں جن میں ہمیشہ جنگ ہی رہتی ہے اور یہ جنگ بے چارے مرد برداشت کرتے ہیں۔

اپنی خیریت ہے پریشان لگ رہی ہو۔۔۔ اسکے پاس آکر بیٹھتی فاطمہ نے اس سے پوچھا  
ہیمم کیا ہوا؟؟؟

تمہیں کیا ہوا ہے پریشان ہو؟؟؟

ہاں تھی مگر اب نہیں ہوں۔۔۔

کیوں پریشان تھی؟؟؟

یار آج بہت برا ہونے والا تھا

کیوں؟؟؟

سدرہ نے اسے ساری بات بتائی جو آج دن کو ہوئی تھی۔۔۔

اچھا تو تب ہی سر سارا کام پینڈینگ چھوڑ گئے تھے۔۔۔ پوری بات سننے کے بعد فاطمہ نے  
کہا

کیا وہ کام ادھورا چھوڑ کر گیا تھا؟؟؟؟



ہاں اور میٹنگ بھی چھوڑ دی مجھے خود پریشان ہو گئی تھی۔۔۔  
اونہوں جاوں کچھ کھانے کے لئے لاؤ کھا سو نیند آئی ہوئی ہے۔۔۔  
بس کھاتی ہی رہنا ہر وقت۔۔۔ کہتی وہ کچن میں گئی۔۔۔

\*\*

اشال سدرہ اگئی ہے کیا؟؟؟ اسکے ہاتھ سے چائے کا کپ لیتا وہ بولا۔۔۔  
نہیں بھیا اسکی کال اپی تھی وہ کہ رہی تھی کہ آج رات وہ اپنے گھر جائے گی۔۔۔  
تمہیں کال کی؟؟؟  
جی ابھی کچھ دیر پہلے ہی۔۔۔

اونہوں عقل ہے نہیں محترمہ میں اور اکڑ دیکھو۔۔۔ کپ لبو سے لگاتا وہ بڑبڑایا۔۔۔  
کیا بھائی؟؟؟ اسکی بڑبڑاہٹ سن کر اشال نے پوچھا

Nothing۔۔۔

اوکے۔۔۔ وہ کہتی کمرے سے چلی گئی۔۔۔

دل چاہا ایک بار ہاتھ لگے عقل ٹھکانے لگائے اس لڑکی کی مگر خود پر ضبط کرتا وہ خاموشی سے چائے پینے لگا۔۔۔

کیسا ہوا ہے میرے بیٹا کا پیپر؟؟؟؟ ویڈیو کال پر بات کرتی حیا نے ازلان سے پوچھا  
بت اتھا۔ (بہت اچھا)

پکا یا پھر ویسے ہی بول رہے ہو؟؟ حیا نے کہا

ماما پتا ودا بت اتھا پیپل یوا (ماما پکا وعدہ بہت اچھا پیپر ہوا)

اللہ کرے زراہ برابر امید نہیں ہے مجھے۔۔۔

نہیں بیٹا سہی دیئے ہیں اس نے پیپر میں نے آج اسکی ٹیچر سے بھی پوچھا تھا۔۔۔ صفیہ بیگم  
نے یقین دلایا۔۔۔

چلے شکر ہے ورنہ اس لڑکے نے زراہ بھی دل لگا کر کچھ بھی نہیں پڑھا تھا۔۔۔

پڑھائی کے معاملے میں بالکل اپنے باپ پر گیا۔ صفیہ بیگم نے مسکرا کر کہا

ان کی بات پر حیا مسکرائی۔

وہ ابھی بات کر ہی رہی تھی جب ڈور بیل بجی موبائیل ہاتھ میں لیے ہی وہ باہر آئی اور دروازہ کھولا۔

سامنے صائم تھا۔

اسلام علیکم۔ گھراتے ساتھ ہی سلام۔ کیا۔

بابا اشلام۔۔۔ اسے دیکھ کر موبائیل کے پار اذلان خوشی سے اچھلا تھا۔

وعلیکم اسلام کیسا ہے میرا بیٹا۔۔۔ اسے فلائنگ کیس کرتا وہ بولا

تھیٹ اپ تیشے ہیں۔۔۔؟؟؟؟

بالکل ٹھیک تم سناؤ کونسے کارنامے سرانجام دئے ہیں؟؟؟؟ صوفی پر بیٹھتا اس سے پوچھا اور ساتھ ہی حیا سے پانی مانگا۔

بت اتھے اتھے کلنامہ تے تیں (بہت اچھے اچھے کارنامے کئے ہیں)

اچھا بچو یہ تو ریزلٹ والے دن پتا چلے گا کتنے اچھے کارنامے کئے ہیں چھترول کروں گا اگر گندے نمبر لئے تو \_\_\_\_\_ اسے کہتا پانی پیا۔

دادو نے تایا ہے تہ میں پلھائی تے معمے میں اپ تے دیا ہو (دادی نے کہ ہے کہ میں پڑھائی کے معاملے میں اپ پر گیا ہوں) اپنی ہنسی کنٹرول کرتے اسنے اسے بھی ائینیہ دیکھایا۔

بیٹا پھر تو تجھے ٹاپ کرنا چاہیے \_\_\_\_\_ گلاس حیا کو پکڑایا

دیشے اپ نے تیا تھا (جیسے اپ نے کیا تھا) \_\_\_\_\_

اسکی بات پر وہ مسکرایا \_\_\_\_\_ کہاں پر ہیں دادی؟؟؟

یہ ہیں \_\_\_\_\_ کیمرہ فسیہ بیگم کی طرف کیا۔

اسلام علیکم امی کیسی ہیں؟؟؟؟؟

وعلیکم اسلام اللہ کا شکر ہے تم سناؤں۔؟؟؟؟

الحمد للہ ابو کیسے ہیں؟؟

ٹھیک ہیں وہ بھی یہ بتاؤں نوکری کا کیا بنا \_\_\_\_\_؟؟؟؟

کچھ نہیں امی ریزائن کر دیا ہے۔

اچھا اب واپس کب ارہے ہو؟؟؟

ان شاء اللہ کل نہیں تو پرسو آپکے پاس ہو گے۔

ان شاء اللہ اللہ خیر خیریت سے واپس لائے گھر اتنا بے رونق سا ہو گیا ہے وہ تو شکر ہے  
اذلان ادھر ہی ہے۔

اتنا بڑا جن چھوڑ کر گے ہیں اسکے ہوتے ہوئے بھی آپ اداس ہوتی ہیں؟؟؟

جن کا کہاں شہزادہ ہے شہزادہ۔ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتی وہ بولی

صائم اور حیا دونوں مسکرائے۔

اچھا امی ابھی میں باہر جا رہا ہوں کچھ ضروری چیزیں لینی ہیں آپ بتائے آپکے لئے کیا لو؟؟؟

کچھ نہیں بس تم لوگو خیر خیرت سے اجاؤں واپس میرے لئے یہی سب کچھ ہے۔

بتائیں نا۔



کچھ نہیں لانا۔

بتائیں شاید ابو کو کوئی گفٹ دینا ہو ابو کی سالگرہ بھی تو ارہی ہے کوئی چیز بتائیں لے اوں گا  
اج تک کوئی گفٹ نہیں دیا اپ نے ابو کو۔؟؟؟ انہیں۔ تنگ کیا

تم دو نمونے تحفہ ہی تو ہیں ان کے لئے۔

نہیں امی کچھ اور بتائیں۔

کچھ نہیں ہے بس خود اجاؤں تم دونوں۔

صائم اپ مارکیٹ چلے میں بتاؤں گی کہ۔ کیا لینا ہے۔ حیا نے کہا

تم نے تو ضرور کچن کی چیزیں لینی ہیں ابھی تک میری ادھی دولت تو کچن کی چیزوں پر خرچ  
کردی تم نے۔ صائم نے کیا

تو عورتوں کو وہی تو ضرورت ہوتی ہیں۔ صفیہ بیگم نے کہا

بابا اپ تشہ نا لانا بش میلے لیے شب لانا وہ والی گاڈی بھی لانا (بابا اب کچھ نا لانا بس میرے

لئے سب لانا وہ والی گاڈی بھی لانا) اذلان نے کہا

اچھا جی اور کوئی حکم۔۔۔ سر کو جھکا کر پوچھا

اول بش (اور بس)

اچھا پھر رات کو بات کروں گا اپنا خیال رکھنا امی اور اذلان تنگ مت کرنا۔۔۔

اتھا بابا گردن ہلاتا فرمانبرداری سے کہا۔۔۔

حیا کا دل چاہ بس اڑ کر جائے اور اسے اپنے سینے سے لگا لے۔۔۔ بے اختیار آنکھیں نم ہوگی۔۔۔

کال بند کر کے وہ اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

تم کیوں رورہی ہو؟؟ اسے اپنے قریب کرتا بولا

صائم مجھے اذلان بہت یاد آرہا ہے۔۔۔ روتے ہوئے کہا

اف خدایا لڑکی چلے جائے گے دودن بعد اسکے پاس ہی رونا بند کرو۔۔۔

میرا دل چاہتا ہے کہ اڑ کر جاؤں میں اس کے پاس۔۔۔

اچھا اڑ کر ہی جاؤں گی یہ بتاؤں کیا کیا لینا ہے جلدی سے تیار ہو جاؤں پھر چلے گے۔

صوفے سے اٹھی پھر اسے دیکھا

صائم۔

ہیمم۔ نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

صائم مجھے ماما انٹی بہت یاد آرہی ہیں میرا دل نہیں کر رہا ہے دوئی کو خدا حافظ کہنے کو۔  
انسو گال۔ میں گرا

وہ صوفے سے اٹھا اسے اپنے ساتھ لگایا۔

حیا جہاں ہم۔ پیدا ہوتے ہیں جہاں کا نمک ہم۔ کھاتے ہیں اس مٹی سے بہت محبت ہو جاتی  
ہے اسے چھوڑنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر حیا اب ہمارا ایک مستقبل پاکستان میں ہے اذلان  
کے ساتھ امی ابو کے ساتھ رومت میں ہوں نا اپنی شہزادی کے پاس۔

صائم بس ایک بار ماما مل۔ جائے بس ایک بار میں ان کے گلے لگنا چاہتی ہوں۔^^

اگر تمہارے مقدر میں ان سے ملاقات لکھی ہوئی تو وہ کہی بھی ہو جائے گی چاہیئے پاکستان یا  
دوبئی جہاں بھی ہو۔

اسکی سینے پر سر رکھ کر وہ رو رہی تھی۔

اسان نہیں تھا اس جگہ کو چھوڑنا جہاں پیدا ہو جہاں ایک عمر گزاری ہو جہاں خوشی غم  
دونوں دیکھے ہو مگر اب ایک روشن مستقبل کے لئے یہ قربانی دیتی تھی جو حیا آج دے رہی  
تھی۔ صرف و صرف اپنے گھر کی خاطر۔

عورت سے قربانی کے بارے میں کبھی سوال نہیں کرنا چاہئے جب ایک عورت اپنا سب کچھ  
چھوڑ چھاڑ کر اپنے ساتھ ایک انجان رستے پر چلنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے تو اس سے بھر کر  
اور کیا قربانی ہوگی بھلا۔

اب رونا بند کرو اور جلدی سے تیار ہو جاؤ۔

صائم جاتے جاتے پھر روکی اور اسے پکارا۔

ہیمم۔

صائم ائی لو یو۔۔۔ بے اختیار پھر اسکی گلے لگی۔۔۔

حیا یار کیوں تم اج میرے سوئے ہوئے رو مینس کو جگا رہی ہو اسے سونے دو ورنہ تمہارا  
سب کچھ یہی رہے جائے گا۔۔۔ اسے پیار کرتا وہ بولا

دفاع ہو جاؤں ہو ہی نہیں پیار کے قابل۔۔۔ اسے پیچھے ہوتی وہ بولتی الماری کی طرف  
بڑھی۔۔۔

ان میں سے کونسا عبایا پہنو۔۔۔ بلیک اور وائٹ کلر کا عبایا اسے دیکھاتی پوچھا  
وائٹ سفید رنگ تم پر بہت اچھا لگتا ہے اسمان سے اتری چڑیل معلوم۔ ہوتی ہو۔۔۔  
چڑیل؟؟؟؟

نہیں نہیں پری یار غلطی سے سچ نکل گیا تھا۔۔۔ مسکرا کر کہا  
بتمیز ادمی۔۔۔ اسے کہتی وہ چینچ کرنے چلی گئی۔۔۔

پیچھے وہ مسکرایا۔۔۔



وہ اسکی محبت نہیں اس کا عشق تھی اسے بے حد عزیز تھی اسکی عادات اسکی باتیں سب دل میں اترتے تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ مارکیٹ اگے تھے۔۔۔

بس حیا بس اللہ کا نام ہے گھر چلو۔۔۔ تھک ہار کر کہا

بس صائم لاسٹ چیز رہے گئی ہے وہ اس شاپ سے اذلان کی چاکلیٹس لینی ہیں پھر گھر چلتے ہیں۔۔۔

یار وہ دور ہے یہی سے لو۔۔۔

نہیں اذلان کو وہی اچھی لگتی ہیں چلو پلینز۔۔۔

حیا یار بے حد تنگ کرتی ہو تم مجھ معصوم بے چارے کو۔۔۔

چلو چلو مظلوم کہے کے۔۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

آرام سے گاڑی ارہیں ہیں۔۔۔ صائم نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

چلو چلو وہ دور ہے۔۔۔ اسکا ہاتھ کھینچ کر لے کر گئی

مگر

منزل ادھوری رہے گئی

سانس تھم گئی۔

وہ سفید عبایا لال ہو گیا۔

چیزیں دوہی کی سڑکوں میں بکھیر گئی

وہ صائم کی باہوں میں اپنی آخری سانسیں لے رہی تھی

حیا حیا انکھیں کھولو۔ وہ چلایا

انکھوں کے سامنے اپنی ماں کا چہرہ لہرایا صائم سے نکاح کا منظر آیا اذلان کو پہلی بار گود میں

اٹھانا

صائم کا اظہارِ محبت کرنا

خون سے بھرے ہاتھ اسکی داڑھی پر رکھے۔

۔ اسے پسند تھا پورا کا پورا صائم مگر ڈاڑھی اس سے عشق سا تھا۔

حیا پلینز پلینز میری جان انکھیں کھولو۔

چاکلیٹ کی مٹھاس منہ میں ایی چاکلیٹ سے بھرا منہ لہرایا اور پھر زبان نے کلمہ ادا کیا  
ضروری یہ نہیں کہ آخری وقت اپ کیا کہ رہے تھے ضروری یہ ہے کہ اپ نے کلمہ پڑھایا  
نہیں۔

حیا حیا مت کرو مت کرو خدا کا واسطہ انکھیں کھولو میں مر جاؤں گا یار۔ وہ چلایا چیخا مگر  
اج حیا نے اسکی بات نہیں مانی  
اج حیا نے انکھیں بند کر لی کبھی نا کھولنے کے لئے۔

دبئی کی یہ سڑکیں گواہ تھی صائم فاروق نے حیا کو آخری سانس تک پکارا تھا مگر وہ نہیں مانی  
اسنے اپنی انکھیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہی بند کی جہاں اسنے پہلی بار انکھ کھولی تھی۔

سفید عابیا لال ہو چکا تھا صائم فاروق کا عشق آج اسکی آنکھوں کے سامنے اپنی زندگی ہار گئی۔  
تھی

اور آج اسی لمحے صائم فاروق بھی دوہی کی سڑکوں میں اپنی زندگی کو ہار گیا تھا۔

وہ مر گئی تھی وہ بھی مر گیا تھا فرق یہ تھا کہ اسکی سانس ختم ہوگی تھی اور صائم کی سانس  
چل رہی تھی۔

اسکی باہوں میں موجود حیا اب آنکھیں بند کئے ہوئی تھی سانس ختم ہو گئی تھی  
سفید رنگ سے آج صائم کو نفرت ہو رہی تھی۔

آج ہمت کرنی تھی آج ہی تو ہمت پکڑنی تھی آج رونا نہیں تھا کم از کم ابھی نہیں۔

وہاں موجود بہت سے ایسے لوگ جنہوں نے اپنے پیاروں کو کھویا تھا آج انکی آنکھیں بھی نم  
تھی۔

جس کار سے اکیسیڈنٹ ہوا تھا وہ بھاگ گیا تھا۔

صائم کو حوش نہیں تھا کیسی بھی چیز کا وہ بس اپنی باہوں میں۔ موجود اپنی شریک حیات کی  
اخری چلتی سانسوں کو محسوس کر رہا تھا۔<sup>^</sup>

اگر مکمن ہوتا کیسی کو اپنی سانس دینا

تو آج صائم فاروق اپنی اخری سانس بھی

اپنی شریک حیات کے نام کرتا۔

آج ایک اور کہانی ختم ہوئی تھی مگر بظاہر تو کہانی ختم ہوئی تھی مگر کہانی ابھی باقی ہے۔

آج حیا صائم اذلان کو چھوڑ گئی تھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

کہاں جانے کی تیاری کر رہے ہیں؟؟؟؟ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اسے بال۔ بناتا دیکھ کر نور  
نے پوچھا

ایک کام سے۔

اچھا ایک بات کرنی ہے۔ اسکے پاس اتنی نور نے کہا



برش کرتا ہاتھ رکا سے دیکھا جو اسکے پاس کھڑی تھی۔

جی کہے۔

مجھے امی کے گھر جانا ہے پلینز جانتی ہوں کچھ دن پہلے ہی گئی تھی مگر پلینز جانے دے مجھے  
بہت عجیب سا فیل ہو رہا ہے پلینز پلینز۔

برش ٹیبل پر رکھا۔

اسے اپنے قریب کیا۔

نور حیا اتنا ظالم تو نہیں میں جو اپ ایسے منتیں کر رہی ہیں۔

اسکا دل بہت زور سے دھڑکا۔

وہ اپ کو برا نہیں لگے اس لئے۔ اہستہ سے کہا

مجھے اپکی کوئی بات بری نہیں لگتی جب دل چاہئے کچھ بھی کہ دیا کرے۔

وہ مسکرائی۔

جاؤں امی کے گھر۔؟؟؟؟

چلی جائے اگر رات کو رہنے کا دل۔ کرے تو رہے بھی لینا مگر صبح سات بجے تیار بھی رہنا  
واپس آنے کے لئے۔۔۔۔۔

بہت بہت شکریہ۔۔۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔ پھر اسے مزید قریب کیا۔۔۔

اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔۔

نور حیا اج مانگے جو مانگنا ہے میں قدموں میں لا کر رکھوں گا اچکے بتائیں کیا چائے میری  
نور جہاں کو۔۔۔۔۔

بے اختیار دل مزید بہت زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔

کچھ بھی مانگو۔۔۔؟؟؟

ہاں کچھ بھی۔۔۔۔۔

سوچ لے۔۔۔۔۔

سوچ کر ہی کہا ہے بتائیں کیا چاہئے آج میں وہ ہی لا کر دوں گا \_\_\_\_\_

صبر سوچنے تو دے اتنی جلدی مچا رہے ہیں جیسے مرنے لگی ہوں اور آخری خواہش پوچھ رہے ہیں \_\_\_\_\_

اونہوں رو مینس برباد مت کرے \_\_\_\_\_  
اچھا جو مانگو گی نا وہ پھر لا کر دینا ہو گا \_\_\_\_\_ چہرے پر مسکراہٹ سجا کر کہہ  
یار اپ حکم تو کرے \_\_\_\_\_

نہیں نہیں حکم۔ نہیں خواہش کروں گی \_\_\_\_\_

جو بھی کرے میری جان بس کرے \_\_\_\_\_

لگتا ہے زیادہ پیسا آگیا ہے ^ \_\_\_\_\_

اف لڑکی جلدی کرے بتائیں \_\_\_\_\_

اس کی مسلسل باتیں اف

صبر ناسوچنے دے۔

کچھ بھی بول دے۔

اچھا پھر جو بھی بولوں گی لا کر دینا ہوگا۔ اب کے انداز مختلف تھا

بس کوئی فکشنل کریکٹر مت مانگنا یار۔

نہیں نہیں فکشنل کریکٹرز کا مکسچر ہے میرے پاس۔ اس کے چہرے کو دیکھتی بولی

پھر بولے کیا چاہئے۔

اپ چاہئے تاحیات چاہئے بس۔ اس کے سینے پر سر رکھا۔

وہ مسکرایا۔

یار اللہ کی بندی یہ پورا کا پورا اللہ کا بندہ اپ کا ہی تو ہے کچھ اور بتائیں۔

کچھ اور اپکی یہی محبت یہی پیار یہی توجہ یہی وقت بس یہی سب کچھ چاہئے اور کیسی بھی چیز

کی تمنا نہیں ہے۔

سوچ لے مجھے یہ والا رو مینس پھر کبھی نہیں چڑھے گا

یہ دورا پڑا ہے اپکو

میں خود اپنی مرضی سے دوں گا جو بھی دیا

کچھ مت دیجئے گا صرف خود کو ہی میرا کر دیجیگا اس سے بھر کر میرے لئے کچھ نہیں

اسے خود میں سمایا

کچھ کہنے کے لیے لب کھولے مگر ٹیبل میں رکھا موبائیل بجا

واللہ یہ اپکی ظالم دنیا کبھی مجھے سکون سے اپنی بیوی سے پیار نہیں کرنے دے گی

چھوڑتا وہ بولا

اسکی بات پر نور مسکرائی

اپ کو پیار کے دوڑے بھی تو بے وقت پڑتے ہیں نا کہتی وہ ٹیبل پر رکھے موبائیل کی طرف گی

اسنے پھر سے برش اٹھایا اور بال بنانے لگا



وہ بات کر رہی تھی اور بات کرتے کرتے خاموش ہو گئی۔

اسنے پیچھے منہ کر کے دیکھا۔

وہ سانس روکے کھڑی تھی۔

اسکے پاس آیا۔

کیا ہوا؟؟؟

وہ کچھ نابولی۔

نور حیا کیا ہوا ہے؟؟؟

وہ صوفے پر بیٹھی۔

حیا چلی گئی۔ اہستہ سے کہا

حیا کون حیا؟؟ اسنے ذہن میں سوچا۔

اف ایک تو اسے لڑکیوں کے نام یاد نہیں رہتے تھے۔

حیا ہاں وہی حیا جو اسے بھائی بھائی کہتی تھی صائم کی بیوی افلاطفون کی ماں۔۔۔ وہی حیا۔۔۔ ایک جھٹکے سے یاد آیا

اہ مائے گڈ نور حیا یہ کب ہوا؟؟؟؟

پ پتا نہیں مجھے امی کے گھر لے جائے۔۔۔ انسو گال میں گرا

وہ اسکے انسو نہیں براشت کر سکا

اس کے انسو اپنے ہاتھ سے صاف کئے۔۔۔

روئے نہیں پلینز۔۔۔ منت کی تھی

اسنے اسے دیکھا۔۔۔

مجھے اذلان کے پاس لے جائے۔۔۔

اوکے اوکے چلے۔۔۔

وہ کہتا صوفے سے اٹھا اور نورین بیگم کو بتا کر اسے وہاں لے آیا۔۔۔

اگلے چار گھنٹوں میں صائم حیا کو لے آیا تھا پاکستان۔

بابا۔ ہجوم کے درمیان سے اذلان بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا۔

وہ نہیں رویا تھا وہ ایک بار بھی نہیں رویا تھا مگر اپنے بیٹے کو دیکھ کر وہ ہمت کھو رہا تھا

گھوٹنو کے بل بیٹھا اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔

اور پھر انسو بے اختیار نکل پڑے۔

اسے اپنے گلے سے لگا کر وہ آج رو گیا۔

اذلان کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی وہ سب کو دیکھ رہا تھا کہ آخر کیوں آج سب اگلے تھے ماما کہاں تھی؟؟ بابا کیوں رو رہے ہیں؟؟؟ یہ سب کیا ہو رہا ہے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا؟؟؟

بابا ماما؟؟؟ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتا وہ حیا کا پوچھ رہا تھا

بیٹا ماما چھوڑ گئی ہیں آپ کو مجھے ہم سب کو وہ اب کبھی نہیں آئے گی۔ صائم نے اسے پیار کیا اور بتایا۔

اذلان نے سفید کفن میں لپٹا وجود دیکھا۔

اور یہ پہلی بار ہوا تھا جب اذلان صائم کو خود سے نفرت محسوس ہوئی۔

اسے سفید رنگ سے نفرت محسوس ہوئی

اسے ہجوم سے نفرت ہوئی

اسے سب سے نفرت محسوس ہوئی

وہ پھول کی مانند بچہ آج سب سے نفرت کر رہا تھا

ارد گرد سے اتنی رونے کی آواز۔

باپ کی خاموش نظریں۔

پھوپھو کی آنکھ میں آنسو۔

گھر کے صحن میں رکھی چارپائی میں رکھا اس کی ماں کا بے جان وجود۔

سب عجیب تھا بے حد عجیب۔

اذلان کی آنکھ سے ابھی تک ایک آنسو بھی نہیں نکلا تھا۔

وہ نور کی گود میں بیٹھا تھا

وہ پھول اج مر جھا گیا تھا

اس پھول کے ساتھ لگے کانٹے بہت تیز ہو گئے تھے۔

وہ خاموش نظریں سب کو بہت گہری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

جنازہ اٹھایا گیا پھر دفنایا گیا وہ تب بھی نہیں رویا وہ خاموش تھا بے حد خاموش۔

رات کے گیارہ بج رہے تھے صائم اپنے کمرے میں تھا اذلان کو وہ ابھی سلا کر آئی تھی۔

مگر یہ نور کے لئے تھا کہ وہ سو گیا ہے وہ کیسے سو سکتا تھا۔ وہ تو ماں کے سینے میں سر رکھ کر سونے کا عادی تھا۔

بیڈ کے درمیان میں لیٹا وہ چھت کو گھور رہا تھا۔

اپنے چھ سالہ زندگی میں ہی وہ خاموش ہو گیا تھا چھ سالہ زندگی نے ہی بہت گہرا دکھ دے دیا تھا



اما ائی مش یو پلچ کم۔ بیک (اما ائی مس یو پلچ کم بیک)۔ اور یہ پہلا انسو تھا جو اذلان کی انکھ سے نکل کر تکیہ میں جذب ہو گیا تھا۔

وہ ابھی سے ہی تن تنہا رو رہا تھا۔

نیند نہیں انی تھی یہ بات اسے معلوم۔ تھی مگر پھر بھی انکھیں موندے ہوئے تھا وہ۔  
ماں کے چلے جانے کا دکھ واللہ دنیا کا سب سے گہرا روگ ہوتا ہے جو اولاد کے لئے آخری سانس تک تازہ ہی رہتا ہے۔

ابھی ایک داستان باقی ہے اذلان صائم کے جنون کی انتقام کی نفرت کی۔  
صفیہ بیگم اور فاروق صاحب بھی آج بہت دکھی تھی وہ انہیں نور کی طرح عزیز تھی مگر وہ آج سب کو روتا چھوڑ کر مٹی تلے سو گئی تھی۔

صبح کا سورج نکل آیا تھا یہ طرف روشنی کی کرن پھیلی ہوئی تھی مگر صائم اور اذلان کی زندگی میں اب روشنی کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔

ارے ارم یہی تو موقع ہے صائم کے دل میں جگہ بنانے کا جا جا کر اسے یہ چائے پکڑا

اماں وہ مجھے دیکھتا تو ہے نہیں چائے خاک پیئے گا ناک چڑھا کر کہا

ارے مرجانی اسکی بیوی مری ہے دکھ میں ہے جا اسکا دکھ بانٹ

اچھا دے چائے انکے ہاتھ سے چائی لی

نور تم کچن سے باہر نکلی تو سامنے ہی نور کھڑی تھی

ہیمم کہتی وہ کچن میں ائی

اونہوں دونوں بہن بھائی میں اکڑ دیکھو جیسے دنیا تو انہیں کی ہے نا بڑبڑاتی وہ اسکے کمرے میں گئی

کیا چاہئے تھا بیٹا میں دے دیتی ارم کی ماں نے پوچھا جو رشتے میں نور کی ممانی لگتی تھی

کچھ نہیں چائے کی پتیلی چولہے پر رکھی

لاو میں بنا دیتی ہوں

نہیں میں بنا لوں گی۔۔۔ اسنے کہا

کچھ بھی ہو جائے ممانی میرا بھائی کم از کم ارم جیسے لڑکی کے ہاتھوں بے قوف نہیں بنے گا۔۔۔  
اس نے دل۔ میں سوچا اور سب کے لئے ناشتہ بنانے لگی۔۔۔

یہ میں آپکے لیے چائے لائی تھی۔۔۔ اسکے سائیڈ ٹیبل پر چائے کا کپ رکھتی ارم نے کہا  
صائم نے ایک نظر کپ کو دیکھا اور پھر اسے دیکھا۔۔۔

ہلکے گلابی رنگ کے قمیض شلوار پہنے سر پر دوپٹہ رکھے وہ خوبصورت تھی مگر صائم فاروق کی  
نظر صرف ایک چہرے کی پابند تھی جو آج مٹی تلے تھی۔۔۔  
اسنے نظریں اس پر سے ہٹائی۔۔۔

مجھے نہیں چاہیے۔۔۔ روکھا سا لہجہ تھا

چائے پیے تاکہ آپ کا مائنڈ فریش ہو

ارم جائے یہاں سے آپ ابھی کے ابھی ورنہ میں ہر لحاظ بھول جاؤں گا۔۔۔ سختی سے کہا

اسکا دل کانپا۔

کمرے سے باہر نکلنے لگی تھی جب پیچھے سے آواز آئی

یہ بھی لے کر جائے۔ وہی سخت لہجہ

وہ اہستہ سے چلتی اپنی اور کپ اٹھا کر ایک سو دو کی سپیڈ سے باہر بھاگی تھی۔

جب دل صرف ایک نام پر دھڑکتا ہو تو ہر کیسی کا قریب انا گوارہ نہیں ہوتا۔

اماں آج تمہارے وجہ سے میں ذلیل ہو گئی۔ کچن میں اتے ساتھ بغیر دیکھے ہی بولی

مگر نور کو وہاں کھڑا دیکھ کر زبان دانتوں تلے دبائی۔

نور نے موڑ کر اسے دیکھا۔

اور پھر بغیر کچھ بولے واپس سے چولہے کی طرف متوجہ ہوئی۔

چائے کپ میں ڈال ہی رہی تھی جب شلف میں رکھا موبائیل پر کال آئی۔

مر تھی کی کال تھی۔ وہ رات کو ہی واپس سے چلا گیا تھا۔

نورین بیگم اور حیات صاحب بھی چلے گئے تھے وہ وہی تھی۔

ایک ہاتھ سے چائے والی پتیلی سے کپ میں چائے ڈالی اور دوسرے ہاتھ سے اسے میسج لکھا کہ کچھ دیر بعد وہ خود کال کرے گی۔ جھٹ سے ریپلائی آیا تھا اوکے۔ موبائیل۔ بند کیا۔

اج حیا کو گزرے تین دن ہو گئے تھے۔

ہر کوئی اپنی زندگی میں معصوف ہو گیا تھا۔

مگر گھر میں مہمانوں کی آمد اسی طرح ہی تھی۔

اس سب میں سب سے زیادہ ڈسٹرب اذلان ہوا تھا۔

بہت گہری نظروں سے وہ ہر بندے کو دیکھ رہا تھا۔

ہر آنے والا شخص اسے اپنی ماں کا قاتل ہی لگ رہا تھا۔



وہ اس بات سے ناواقف تھا کہ قتل کیا ہوتا ہے کیوں میری ماں مری کیسے مری بس وہ اتنا جانتا تھا اس دنیا میں وہ اب نہیں رہی اور اسکی وجہ سب ہیں سب \_\_\_\_\_

بھائی \_\_\_\_\_ صائم کے کمرے میں اتنی نور نے اسے پکارا

بیڈ کراون سے ٹیک لگائیں پیشانی میں بکھیرے بال سفید کپڑے خالی خالی نظریں وہ صدیوں کا بیمار لگ رہا تھا \_\_\_\_\_

بھائی \_\_\_\_\_ نور نے پھر سے پکارا \_\_\_\_\_

جھکی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا \_\_\_\_\_

نور کا دل کٹ سا گیا تھا اپنے بھائی کی یہ حالت دیکھ کر \_\_\_\_\_

کہاں وہ ہر وقت ہسنے ہنسانے والا صائم اور کہاں آج ویران سی آنکھیں \_\_\_\_\_

نور کے پاس الفاظ نہیں تھے جس سے وہ اسے تسلی دیتی \_\_\_\_\_

بس اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھی \_\_\_\_\_

اسکے بال پیشانی سے ہٹائے \_\_\_\_\_

اور پھر اسکے سینے سے لگی۔

بھائی اپ کا غم لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا میرے پاس ایسے الفاظ ہی نہیں جس سے میں اپ کا غم بانٹ سکوں۔ ایک انسو نکل کر صائم کی قمیض میں گرا۔

نور وہ میری زندگی تھی اس کا چلے جانا میری زندگی چلے جانے ایک ہی ہے۔ لہجہ درد سے بھرا ہوا تھا۔

وہ کچھ نا بولی۔

اسکے سینے سے سر اٹھایا۔

اسکی آنکھیں دیکھی جو لال تھی ضبط کرنا اسان تھوڑی نا ہے۔

بھائی اپ دعا کرے اسکے لئے اللہ اسکی اگلی منزلیں اسان کرے۔

نور وہ کہتی تھی کہ اسنے اپنی ماں سے ملنا ہے مگر شاید وہ اپنی ماں سے ہی ملنے ہمیشہ ہمیشہ چلی گئی ہے۔

لیکن بھائی ہی بھی تو ہو سکتا ہے نا کہ اسکی ماں زندہ ہو؟؟؟؟

پتا نہیں \_\_\_\_\_

کچھ دیر گہری خاموشی رہی \_\_\_\_\_

بھائی مجھے گھر جانا ہے چار دن مسلسل یہی ہوں \_\_\_\_\_

صائم نے اسے دیکھا \_\_\_\_\_

بھائی میں اذلان کو بھی ساتھ لے کر جانا چاہتی ہوں وہ یہاں بہت ڈسٹرب ہو رہا ہے مہمانوں کا انا جانا اس سے وہ بے حد پریشان ہے \_\_\_\_\_

نور میرے پاس ایک وہی تو ہے تم اسے بھی ساتھ لے کر جانا چاہتی ہو؟؟؟؟

بھائی میں کل واپس آؤں گی اسے بھی ساتھ لے کر آؤں گی مگر ابھی اسے ساتھ لے کر جانے دے اس کا ذہن فرش ہو جائے گا \_\_\_\_\_

اگر اسکا دل کرے تو لے جاؤ \_\_\_\_\_

اسنے گردن ہلائی \_\_\_\_\_

بھائی اب یوں خود کو کمرے میں بند مت کرے باہر نکلے ابو امی بہت پریشان ہیں \_\_\_\_\_

صائم کچھ نا بولا۔

میں کل واپس اوں گئی۔ بیڈ سے اٹھتی وہ بولی۔

صائم ابھی بھی بس خاموش ہی تھا

وہ باہر نکل گئی۔

صائم نے وہ جگہ دیکھی جہاں وہ سوتی تھی۔

بے اختیار انکھیں نم ہوئی۔

مگر انسو نہیں نکلے۔

حیا کچھ تو رحم کرتی کچھ تو خیال کرتی یار اتنا ظالم کون ہوتا ہے؟؟؟؟؟ بھیگی آواز میں وہ بول

رہا تھا۔

وہ اسکی شریک حیات تھی ہر دکھ سکھ کی ساتھی۔ ہمیشہ ہر حال میں خوش رہنے والی پھر

کیسے وہ اس سے عشق نا کرتا وہ تو اسکی روح میں بسی ایک جان تھی اور جان نکلنا کہاں

آسان ہوتا ہے۔

اس گھر میں سب اتے جاتے تھے مگر وہ اب وہ نہیں تھی جو چلتے چلتے بیڈک چادر سہی کر دیتی کشن اٹھا کر جگہ پر رکھتی بغیر کہے ابو کو دوائیاں دے دیتی امی سے ڈھیر ساری باتیں کرتی اذلان کو ہوم ورک کرواتی صائم کو بار بار نماز کا کہتی ہاں اب صائم فاروق کی دنیا خالی خالی سی ہو گئی تھی سب تباہ ہو گیا تھا صائم فاروق اب تن تنہا رہے گیا تھا۔

نور حیا اب بے شک رہے لیتی وہی پر۔۔۔ گاڑی چلاتے مرتضیٰ نے کہا

نہیں کل واپس اوں گئی۔۔۔

اوکے۔۔۔

اس کا دل نہیں تھا کہ وہ اے مگر صفیہ بیگم نے کہا کہ ایک چکر گھر کا لگا اوں میکہ کے غم میں سسرال والو کو مت بھولو بس اسی لئے وہ آگئی ورنہ مرتضیٰ یا کیسی نے بھی اسے نہیں کہا تھا۔۔۔

میرے بیٹے نے کچھ کھانا ہے؟؟؟؟ بیک سیٹ پر بیٹھے اذلان سے نور نے پوچھا



نو\_\_\_ روکھا سا انداز تھا\_\_\_

اہ بے بی انیس کریم کھائے گا\_\_\_ مرتضیٰ نے کہا تھا

نوائی ڈونٹ لائیک انش کیم\_\_\_ لہجہ بدلا\_\_\_

مرتضیٰ نے نور کو دیکھا\_\_\_

اذلان بدل گیا تھا بے حد بدل گیا تھا وہ اب کیسی سے بھی سہی سے بات نہیں کرتا تھا نا  
صائم سے نا ہی نور سے\_\_\_

وہ اسی طرح خاموشی سے گھر آگے تھے\_\_\_

گھر آکر نورین بیگم نے بھی اسے ڈانٹا کہ کیوں آئی ہے ابھی تو مہمان رہے تھے وہی  
رہے لیتی مگر اسنے یہی کہا کہ وہ صبح واپس جائے گی\_\_\_

اذلان نے کھانا بھی سہی سے نہیں کھایا تھا\_\_\_

خاموش خاموش سا تھا وہ\_\_\_

یہاں سو جاؤ بیٹا\_\_\_ نور نے اذلان سے کہا وہ صوفے پر بیٹھا اپنے ہاتھوں سے کھیل رہا تھا\_\_\_

بیڈ کے قریب آیا\_\_\_

بیڈ کافی اونچا تھا نور نے اٹھا کر بیڈ پر بیٹھایا\_\_\_

وہ ان کے درمیان میں نہیں لیٹا وہ نور کے ساتھ لیٹا تھا\_\_\_

بیٹا یہاں اجاؤ\_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

عجیب سا بچہ تھا\_\_\_

نو\_\_\_ کہتا وہ دوسری طرف چہرہ کر گیا\_\_\_

ناجانے اس کو کیا ہو گیا ہے ہر بات پر نو ہی بولتا ہے\_\_\_ نور کو شرمندگی ہوئی تھی

ماں کو کھونا آسان نہیں ہوتا نور حیا اس کا تو صرف لہجہ بدلا ہے یہاں ماں کو کھونے کے بعد انسان بدل جاتے ہیں\_\_\_

اسکی بات سن کر نور کو محسوس ہوا جیسے وہ اذلان کے روایہ کا برا نہیں بناتا\_\_\_

اپ سو جائے \_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

سو جائے یہی اپ بھی \_\_\_

جس طرح اپ سوتی ہیں نا اس طرح میری اور اذلان کی صبح بیڈ کے نیچے سے ہوگی \_\_\_

وہ واقعی اس طرح سوتی تھی کہ اگلا بندہ بیڈ سے نیچے پڑا ہوتا تھا \_\_\_

بے اختیار مسکرائی \_\_\_

اتنی بھی بری نہیں سوتی \_\_\_

اتنی نہیں اتنی سے بھی زیادہ \_\_\_

اچھا پھر اپ کہاں سوئے گے \_\_\_

میں دوسرے روم میں چلا جاؤں گا \_\_\_

نہیں یہی سوئے ہمارے ساتھ پکا سہی سے لیٹو گئی \_\_\_

اچھا پھر سوئے جائے میں ابھی جاگ ہی رہا ہوں \_\_\_

کیوں اپ کیوں جاگ رہے ہیں؟؟؟؟

کچھ کام ہیں \_\_\_\_\_

صبح کر لینا \_\_\_\_\_

نہیں ابھی ہی کرنے ہیں اپ سو جائے \_\_\_\_\_

مجھے نیند نہیں آئے گی \_\_\_\_\_

اچھا \_\_\_\_\_ انداز مختلف تھا \_\_\_\_\_

سو جائے بچے کے سامنے میں اب اپکو بچوں کی طرح نہیں سلا سکتا \_\_\_\_\_

دل بہت زور کا دھڑکا \_\_\_\_\_

ہاں اسے تو یاد بھی نہیں رہی تھی کہ آج وہ اکیلی نہیں ہے \_\_\_\_\_

پھر لیٹ تو جائے \_\_\_\_\_

نور حیا اپ سوئے مجھے سیریلی کام ہے میں یہی ہوں \_\_\_\_\_

وہ اسکی بات پر لیٹی پھر جھک کر اذلان کو پیار کیا۔

وہ سو گیا تھا یہ صرف انہیں لگا وہ نہیں سوتا تھا وہ جاگتا ہی رہتا تھا۔

کچھ دیر گزری وہ ابھی بھی لیپ ٹاپ گود میں رکھے بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر بیٹھا کام کر رہا تھا۔

وہ اٹھی۔

مرتضیٰ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

پانی چاہئے۔ اس کے سائیڈ ٹیبل پر رکھے پانی کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

اس نے اسے جگ سے پانی ڈال کر دیا۔

پانی پی کر گلاس اسے تھمایا۔

جزاک اللہ۔

امین۔ مسکرایا۔



بس کردے اور کتنا کام۔ کرنا ہے۔ پچھلے دو گھنٹے سے وہ کام ہی کر رہا تھا۔

بس تھوڑا سا اور ہے۔ معصروف سا انداز تھا۔

کچھ دیر مزید گزری۔

نور کو نیند نہیں آرہی تھی۔

پھر اسنے واپس سے اذلان کو دیکھا۔

جو انکھیں موندے اس کی طرف منہ کر کے سویا ہوا تھا۔

اج وہ سو گیا تھا۔

نور نے اسکی پیشانی سے بال ہٹائے پھر پیار کیا۔

کتنا کیوٹ لگ رہا ہے سوتے ہوئے۔ اہستہ سے نور نے کہا

بچے شرارتیں کرتے کیوٹ لگتے ہیں۔

نور مسکرائی۔

کچھ دیر پھر سے خاموشی رہی

ٹائم دیکھا۔۔۔ دو بج رہے تھے۔۔۔

اتنا وقت ہو گیا تھا مگر نیند اب بھی انکھوں سے بہت دور تھی۔۔۔

سو جائے نور حیا۔۔۔ اسے ٹائم دیکھتا دیکھ کر مرتضیٰ نے کہا

نیند نہیں ارہی۔۔۔

کیوں نہیں ارہی نیند۔۔۔ لیپ ٹاپ بند کرتا اس نے پوچھا

پتا نہیں۔۔۔

میں اپکو اس طرح سلا تو دیتا مگر اچانک اگر بچے کی آنکھ کھل گئی تو اچھا نہیں لگتا معصوم سا

ذہن ہے بچے کا۔۔۔ اسے کہتا وہ مسکرا گیا۔۔۔

میں نے کب کہا ہے؟؟؟

ارادے وہی ہیں میڈم آپ کے۔۔۔ اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔۔

میرے نہیں ہیں اپنی بات کرے۔۔۔

اپنی بات تو یہ ہے کہ میرا بھی یہی ارادہ ہے مگر بچہ ہے نا اچھا نہیں لگتا۔۔۔

نور مسکرائی۔۔۔

ماشاء اللہ تھوڑی ہی سہی مگر کچھ شرم و حیا ہے۔۔۔ نور نے کہا

بس آپ سے ہی لی ہے۔۔۔

اب جو پیار کیا ہے وہ کیا ہے؟؟؟

میں نے پیار آپ کو کیا ہے مگر میری نظریں بچے پر ہی تھی۔۔۔

ڈرتے ہیں کیا بچے سے؟؟؟

بچوں کے سامنے کم از کم ایسی حرکت کرنے سے ڈرنا ہی چاہیے آپ دیکھائے زخم کیسا ہے

اب۔۔۔ اسے اسکے پاؤں میں لگے زخم کی یاد آئی

ٹھیک ہے ویسے بھی چار پانچ دن تو ہو گے ہیں۔۔۔

ہیمم چھوٹی سی تو لگی تھی ٹھیک ہی ہونا تھا۔

چھوٹی سی نا درد اتنا تھا کہ کیا بتاؤں۔

اچھا جی۔

جی ایک بات کرنی ہے۔

ہاں جی بولے۔

اپ یہ پتا کروا سکتے ہیں کہ آخر کون تھا جس کی گاڑی سے حیا کا ایکسیڈنٹ ہوا۔؟؟؟؟

ہیمم ہو سکتا ہے اگر صائم چاہیے تو کیس بھی کیا جاسکتا ہے۔

میں صبح بھائی سے بات کروں گی ایسے ہی تو نہیں نا چھوڑے گے حیا کے قاتل کو۔

اوکے اس سے پوچھ لے پھر اگے دیکھ لے گے۔

حیا بہت اچھی تھی اس کا اخلاق ہمیشہ دلوں میں زندہ رہے گا۔

واقعی وہ ایک اچھی لڑکی تھیں۔

اپ کو پتا ہے بھائی بہت اداس دکھی ہیں نا کچھ کھایا نا پیا بس خاموش خاموش ہیں\_\_\_\_\_

نور حیا میاں بیوی ایک دوسرے میں بسی جان ہوتے ہیں اور جب جان جاتی ہے تو دکھ تو ہوتا ہے نا\_\_\_\_\_

ہیممم\_\_\_\_\_ وہ کہتی انکھیں موند گئی\_\_\_\_\_

مرتضیٰ اسے دیکھ کر مسکرایا\_\_\_\_\_

تین دن اس کے بغیر کیسے گزرے تھے یہ صرف وہی جانتا تھا\_\_\_\_\_

جھک کر اس کی پیشانی پر پیار کیا\_\_\_\_\_

انکھیں موندے وہ مسکرائی\_\_\_\_\_

اب بچے پر براا

پھر مرتضیٰ نے اذلان کو دیکھا\_\_\_\_\_

اس کے بال پیشانی پر سے ہٹائیں\_\_\_\_\_



بچے تو بچے ہوتے ہیں چاہیے اپنے ہو یا کیسی اور کے \_\_\_\_\_

نور کی آنکھیں بند تھی مگر وہ محسوس کر رہی تھی کہ مرتضیٰ اذلان سے پیار کر رہا

جس طرح مرد کے دل کا راستہ معدے سے ہو کر گزرتا ہے نا اسی طرح عورت کے دل کا بھی راستہ اس کے میکے والوں سے ہو کر گزرتا ہے جب آپ اس کی میکے والوں کی عزت کرے گے بلاشبہ وہ آپ کے قدموں میں بھی بیٹھ جائے گی \_\_\_\_\_

تم کس کی اجازت سے گھر گئی تھی \_\_\_\_\_ اس کے سامنے کھڑا وہ اس سے پوچھ رہا تھا جو پرفیوم لگا رہی تھی

تم باپ ہو میرے جو سب کچھ پوچھ کر کروں گی \_\_\_\_\_ اپنے میں خود کو دیکھتی معصوم سے انداز میں کہا

ہر وقت بکواس مت کیا کرو اور پرفیوم کس خوشی میں لگا رہی ہو \_\_\_\_\_

شادی ہو رہی ہے نا تمہاری اس خوشی میں \_\_\_\_\_

ان شاء اللہ تیسری \_\_\_\_\_ مسکرا کر کہا

اونہوں دو کو تو سنبھال نہیں سکتے تیسری \_\_\_\_\_

واقعی میں پہلی بیوی کو نہیں سنبھال سکتا \_\_\_\_\_

جو کہنا کہو ٹائم نہیں ہے میرے پاس \_\_\_\_\_ واچ پہنتی بولی \_\_\_\_\_

پہلی بات اب تم سدرہ امین نہیں سدرہ زاریان خان ہو اور میرا ایک نام ہے جو تم ننگے سر کے ساتھ خاک میں ملا رہی ہو پردہ نہیں کر سکتی کما از کم سر تو ڈھانپ سکتی ہو اور دوسرا یہ پرفیوم مت لگایا کرو اتنی تمیز عورت کے اندر ہونی چاہی خیر تم کیا جانو تمیز کیسے کہتے ہیں \_\_\_\_\_

اسکی بات پر گھور کر اسے دیکھا \_\_\_\_\_

تیسری اور آخری بات شوہر ہوں تمہارا جیسا بھی ہوں ہر وقت میرے ساتھ بتمیزی تمہیں ہی بتمیز کہلاؤ گی اگے تم۔ ماشاء اللہ سے کافی عقل مند ڈاکٹر ہو سمجھدرا ہو گی \_\_\_\_\_

کہتا وہ دروازے تک آیا \_\_\_\_\_

روکو۔۔۔ پیچھے سے پکارا

وہ روکا مگر پیچھے نہیں دیکھا۔۔۔

پہلی بات میں کل بھی سدرہ تھی اور آج بھی سدرہ ہی ہوں آخری نام تبدیل ہونے سے کوئی نہیں بدلتا دوسری بات جب تم دس دس بوتلیں پرفیوم۔ کی خود پر چھڑکنسکتے ہو تو میں کیوں نہیں اور تیسری بات میں سر پر دوپٹہ لوں یا گلے میں تمہیں اس سے کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہئی زیادہ بڑے مت بنو میں اشال اور امنہ نہیں جو تم سے ڈرے گی۔۔۔

پہلی بات تم ایک نمبر کی پاگل ہو پسپال سے زیادہ تمہیں پاگل خانے کی ضرورت ہے دوسری بات کبھی اسلام کو سمجھنا جہاں خوشبو لگانے والی عورت کو کہا گیا ہے اور تیسری بات تم جو بھی ہو بیوی ہو باقی اگر سر پر دوپٹہ لینے والی جو بات ہے تو جب تم میں حیا ہی نہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں اب جاؤں تم جاؤں یا بھاڑ میں میری طرف سے کنویں میں دفاع ہو جاؤ ہو ہی نہیں عزت کے قابل۔۔۔ غصے سے کہتا وہ باہر نکل گیا۔۔۔

اس کا چہرہ پل بھر میں لال ہو گیا۔۔۔

اونہوں تم دفاع ہو جاو میری زندگی سے یہ نا کرو وہ نا کرو میری مرضی میں جو مرضی کروں  
ایا بڑا \_\_\_ غصے سے کہتی وہ باہر نکلی تھی \_\_\_

امنہ ایک بات پوچھنی تھی \_\_\_ اشال نے امنہ سے کہا

جی پوچھو \_\_\_ اسکی طرف متوجہ ہوئی

اشال کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا مگر یہ بات کرنی تھی اور بہت ضروری کرنی تھی \_\_\_  
امنہ انعم کون ہے؟؟؟؟

امنہ حیران ہوئی اسے اشال سے اس سوال کی امید بالکل بھی نہیں تھی \_\_\_

وہ بہت بری طرح سے پھسی تھی اگر سچ بولتی تو اشال کا دل ٹوٹا اور جھوٹ؟؟ جھوٹ وہ  
کیسے بولتی؟؟؟

امنہ پلیز مجھ سے سچ بولنا \_\_\_

لالہ پسند کرتا تھا اس لڑکی کو \_\_\_ ظریں ارد گرد گھماتی وہ بولی

کیا وہ تمہاری کچھ لگتی ہے میرا مطلب کزن وغیرہ؟؟؟

نہیں وہ لالہ کے ساتھ کام کرتی ہے۔

اچھا۔۔۔ نادل دکھانا ہی دکھ لگا۔

اپ کو کس نے بتایا ہے؟؟؟

تمہاری بھائی نے۔۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتی وہ بولی

وہ خاموش رہی کچھ نا بولی۔

امنہ میرا ایک کام۔ کرو گی؟؟ کچھ دیر خاموشی کے بعد اشال نے کہا

ہاں جی کر دے گا۔

تم اپنے بھائی سے کہو کہ مجھے چھوڑ دے اب بس تم اور بھائی سیٹل۔ ہو گے ہو نا اب اسے کہو کہ۔

اسکی بات کو درمیان میں کاٹا۔



اشال میرا بھائی مر جائے گا مگر وہ تم کو چھوڑے گا نہیں اس نے وعدہ کیا ہے۔

مگر میں تمہارے بھائی کے ساتھ خوش نہیں رہوں گی امنہ پلیز۔۔۔

میں کچھ نہیں کر سکتا اس بارے میں اپنے لالہ سے بات کرو۔۔۔ وہ صاف مکر گئی

تم بات کرو اپنے بھائی سے۔۔۔

ہمارا بھائی تمہارا شوہر ہے خود کرے بات ہم اپنی زندگی سے بہت پریشان ہے۔۔۔

کیوں۔ تمہیں کیا ہوا؟؟؟

تمہارا بھائی پاگل ہے اور ہمیں بھی پاگل۔ کر دیا۔۔۔

کیوں کیا ہوا امنہ؟؟؟؟۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔ ناک چڑھا کر کہا

تو پھر تم کیوں تنگ ہو اپنی زندگی سے؟؟؟؟

تمہارا بھائی کی زندگی میں کتنا لڑکی تھا۔۔۔؟؟؟؟ سوا بے حد عجیب تھا

کیوں؟؟؟؟

وہ بہت عجیب ہے وہ کہتا کہ وہ ہم سے پیار نہیں کرتا مگر پھر بھی وہ ہمارا خیال رکھتا ہے  
ہمارا بات مانتا ہے اور کہتا کہ محبت کیسی اور سے کرتا ہے وہ کہتا کہ وہ سدرہ سے بھی محبت  
نہیں کرتا تو بتاؤں پھر اسنے شادی کیوں کیا؟؟؟؟؟

اشال خاموش رہی۔

بہت عجیب بندہ ہے موڈی سا بندہ ہے۔

ٹھیک ہو جائے گے اہستہ اہستہ۔

ہم کو نہیں لگتا۔

تم پلیز میرا کچھ کرو میں تمہارے بھائی کے ساتھ کیسے رہوں گی امنہ وہ جب محبت ہی کیسی  
اور سے کرتا ہے۔

ہم نہیں جانتا۔

پلیز امنہ کچھ کرو میری زندگی تباہ ہو جائے گی یار۔

ہم کیا کرے

اپنے لالہ سے بات کرو

کیا بات کرے؟؟؟؟

اشال۔ کا دل۔ چاہ سر دیوار سے مار دے

تم کہو اسے کہ مجھے چھوڑ دے اور اپنی مرضی سے کہی بھی شادی کر لے۔ اشال اسے دیکھتی بول رہی تھی

اشال پہلا بات ہمارا لالہ نے وعدہ کیا ہے تمہارے بھائی سے دوسرا بات یہ تم دونوں کا معاملہ ہے ہم بیچ میں نہیں پڑے گا جدا خواستہ اگر تمہارے بھائی کو پتا چلا تو ہم کو نہیں چھوڑے گا

امنہ امنہ یہ میری زندگی کا سوال ہے؟؟؟؟

ہاں پر ہم اس سوال کا جواب نہیں دے گا۔ ایک ادا سے کہا

انفنفنف۔۔۔ وہ بس یہی کہہ سکتی تھی اس کی بات سن۔

ناجانے اب کیا ہوگا جیسے جیسے دن قریب رہے تھے اسی طرح اسے اپنی سانسیں بھی کم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔

اپ ٹیرس پر تھے جب ذلقرنین بھائی کی کال آرہی تھی۔ اسے اس کا موبائیل پکڑاتی نور نے کہا

اس نے سائیڈ ٹیبل سے موبائیل اٹھایا۔

وہ بہت دنوں سے سوچ رہا تھا کہ ذلقرنین کو بتا دیا جائے مگر وقت ہی نہیں مل رہا تھا۔ موبائیل ہاتھ میں لیا ہی تھا جب واپس سے کال آئی۔

اسلام علیکم۔!!!! مرتضیٰ نے سلام کیا

وعلیکم اسلام یار بندہ کال اٹھا لیتا ہے۔

سوری بزی تھا تم بتاؤں خیریت؟؟؟ وہ کہتا ٹیرس کی طرف چلا گیا۔

نور وہی اذلان کے ساتھ لگی رہی تھی۔

جب وہ خود باہر نکل گیا تھا تو اس کے پیچھے جانا اچھا نہیں لگا۔

یار میں تمہیں بتانا چاہتا تھا مگر وقت اور موقع ہی نہیں ملا۔

وہ کچھ نا بولا۔

ذقرنین۔۔۔ مرتضیٰ نے پکارا

ہیم۔

یار ابی نو بہت مشکل ہے یار مگر صبر رکھو۔۔۔ اس نے تسلی دیا۔

یار یہ کیا ہوا ہے آخر کیوں؟؟؟ وہ دکھ سے پوچھا

اس میں بہتری ہوگی۔

پتا نہیں۔۔۔ اس نے عینک اتاری سامنے ٹیبل پر رکھی اسے اپنی آنکھیں نم محسوس ہوئی۔

میں بعد میں کال کرتا ہوں۔۔۔ ذقرنین نے کہا

اوکے یار۔۔۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر الفاظ ہی نہیں تھے



سائیتھو سکوپ اتار کر ٹیبل پر رکھی۔

یہ کیا ہو گیا تھا آخر؟؟؟

آخر کب کیسے؟؟؟؟

کیوں آخر؟؟؟

انکھیں نم ہوتی گئی۔

ادھوری یکطرفہ محبت کا روگ اج ڈاکٹر ذلقرنین حیدر کو بھی لگ گیا تھا۔

یار ذلقرنین حاشر کو کال کرو پتا نہیں کہاں ہے۔؟؟؟ انعم اسکے روم میں اتی بولی

اسنے نظریں اٹھا اسے دیکھا۔

انکھیں ضبط سے لال ہو رہی تھی۔

کیا ہوا تمہیں؟؟؟ انعم نے پوچھا

وہ کچھ نا بولا۔

کیا ہوا ہے سب خیریت تو ہے نا انٹی ٹھیک ہیں نا \_\_\_\_\_ اسے اسکی امی کی ٹینشن ہوئی \_\_\_\_\_

خیریت ہے سب \_\_\_\_\_ لہجہ بدلا تھا \_\_\_\_\_

تو پھر انکھیں کیوں لال ہیں ؟؟؟؟

وہ کچھ نا بولا \_\_\_\_\_

اچھا یار حاشر کا نمبر تو ملا وپتا نہیں کال ہی نہیں اٹھا رہا \_\_\_\_\_

ٹیبیل سے موبائیل اٹھایا اور اسے دیا \_\_\_\_\_

انداز یوں تھا جیسے خود کرلو \_\_\_\_\_

اسنے موبائیل۔ لیا اور حاشر کا نمبر ڈائل کیا \_\_\_\_\_

اسلام علیکم \_\_\_\_\_

انعم کی اواز سن کر اسنے موبائل کان سے ہٹا کر پھر سے نمبر چیک کیا \_\_\_\_\_

نمبر تو ذلقرنین کا ہی تھا \_\_\_\_\_

اف وہ اسکی لڑکی سے بچنا چاہتا تھا اسکے سوالات سے۔

وعلیکم اسلام۔

کہاں غائب ہو ہاں کب سے کالز کر رہی ہوں حاشر کے بچے مجھے بھول گے نا۔ وہ شروع ہو گئی تھی

نہیں بھولا تمہیں بس معصوفیات تھی بہت۔

بہن کی شادی ہو گئی ہے؟؟؟

ہاں ہو گئی ہے۔

تم کب ارہے ہو پاکستان سے امریکہ۔

نیکسٹ منٹھ تک۔

اچھا۔

ذقرنین کہاں ہے؟؟؟

ادھر ہی۔۔

اچھا میں تمہیں خود کچھ دیر تک کال کروں گا اللہ حافظ۔۔ وہ کہتا فون بند کر گیا۔۔

وہ حیران ہوئی۔۔

پھر موبائیل ذلقرنین کو دیا۔۔

تمہیں کونسا دوڑا پڑا ہے کیوں مجنوں بنے ہو۔۔

وہ ابھی بھی کچھ نا بولا بس خاموشی سے کیسی غیر مرئی نقطہ پر نظریں جمائیں رکھی۔۔

میں گھر جا رہا ہوں۔۔ وہ کہتا چئیر سے اٹھا۔۔

موبائیل لیا اور روم سے باہر نکل گیا۔۔

اونہوں دونوں دوستوں کے دماغ الٹ گئے ہیں۔۔ وہ بڑبڑاتی روم سے باہر نکل گئی۔۔

وہ واپس ٹیرس سے روم میں آیا۔۔

نور اذلان کے بال بنا رہی تھی۔

اسے دیکھا۔ پھر واپس سے اذلان کی طرف متوجہ ہو گئی۔

وہ اسے بتا دینا چاہتا تھا مگر ذلقرنین کی ذاتی بات تھی وہ اسکی اجازت کے بغیر تو بالکل بھی نہیں بتا سکتا تھا۔

چلیں۔ نور نے کہا۔

بیٹے اپ جائے ہم ارہے ہیں۔ مرتضیٰ نے اذلان سے مسکرا کر کہا۔  
وہ بغیر کچھ کہے باہر چلا گیا۔

Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔



اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پرموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یوٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پرموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : **03335586927**

Prime Urdu Novels Group Link

<https://www.facebook.com/groups/517883045059344/>

نور حیا میں نے اپ سے کچھ بات کرنی ہے۔ وہ نور کی طرف آیا۔

جی۔ نا سمجھی سے کہا

لہجہ عجیب تھا۔

اسے اپنے قریب کیا۔

نور حیا نیکسٹ ویک میں نے جانا ہے واپس۔ وہ بولا

دل بہت تیز رفتاری سے دھڑکا۔۔۔

کہاں؟؟؟ دھڑکتے دل سے پوچھا

واپس اپنے کام پر۔۔۔ اسکی تیز دھڑکن کو وہ اچھے سے محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

کہاں واپس ڈائریکٹ بتائیں نا۔۔۔ پریشانی نے گھیرا

نورحیا میں کراچی جا رہا ہوں۔۔۔

کیوں؟؟؟ حیرنگی سے پوچھا۔۔۔

نورحیا ائی ایم ارمی انیسریار دومہ کا اف تھا اب جا رہا ہوں۔۔۔

ایک منٹ ایک منٹ اپ اپ اوہ مائے گڈ۔۔۔ اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔

حیرانی ہی حیرانی سی تھی۔۔۔

نورحیا اپ کو پتا نہیں ہے۔۔۔؟؟؟؟

نہیں مجھے نہیں پتا مجھے کیسی نے بھی نہیں بتایا۔۔۔

تو نور حیا اپ نے پوچھا بھی نہیں

\_\_\_\_\_ وہ خود حیران تھا اس لڑکی کی بیوقوفی پر \_\_\_\_\_

اپ ار می میں ہیں؟؟؟؟ حیرانگی سے پوچھا

جی یار اپ نے واقعی پوچھنے کی زحمت نہیں کی؟؟؟؟

مجھے کیا پتا مجھے لگا کہ اپ بزنس ہی دیکھتے ہیں \_\_\_\_\_ انکھیں اب نم پور ہی تھی

میری جان اگر میں بزنس سنبھالتا ہوتا تو یہ جو دوماہ سے آپکے ساتھ ویلیاں اڑا رہا ہوں تو یہ نا اڑاتا ایک ہفتے بعد ہی واپس سے افس جوائن کرتا \_\_\_\_\_

اپنے مجھے دھوکہ دیا ہے \_\_\_\_\_ انکھوں سے انسو نکل کر گال پر گرا

اف نور حیا میں نے آپکو دھوکہ دیا ہے یا اپنے کم عقلی دیکھائی ہے \_\_\_\_\_؟؟؟؟

مجھے نہیں پتا آپ کا کام تھا مجھے بتانا \_\_\_\_\_

تو جان آپ کا بھی تو کام تھا کہ میں کیا کام کرتا ہوں کہاں سے پیسے اتے ہیں کیسے

ضروریات پوری کی جاتی ہیں \_\_\_\_\_

مجھے نہیں پتا بس اپ کا کام تھا مجھے بتانا \_\_\_\_\_

تو نور حیا جب میرا پرپوزل ایا تھا تو اپ نے اس وقت پوچھنا تھا نا؟؟؟؟؟

مجھے حوش ہی کہا تھا؟؟؟؟؟

حوش رکھنا تھا یار یہاں لڑکیاں پہلے یہی پوچھتی ہیں کہ بندہ کماتا کتنا ہے؟؟؟؟؟

میری پہلی شادی تھی مجھے نہیں پتا تھا \_\_\_\_\_

اچھا تو کونسے لوگ ہوتے ہیں جو اسمان سے شادیاں کر کے اترتے ہیں سب کی ہی پہلی شادی ہوتی ہے \_\_\_\_\_

بس مجھے نہیں پتا کچھ بھی \_\_\_\_\_

اب پتا رکھے یار میں سنڈے تک چلا جاؤں گا \_\_\_\_\_

کہاں پر جائے گے \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

کراچی \_\_\_\_\_



اتنے دور؟؟؟؟

جی اگے اس سے بھی دور \_\_\_\_\_

میں بھی ساتھ جاؤں گی \_\_\_\_\_

جی جی ضرور میں تو پکنک بنانے جاؤں گا نا اپ بھی ساتھ چلنا \_\_\_\_\_

طنز مت کریں ایک تو غلطی کی اور اوپر سے باتیں \_\_\_\_\_

میری کوئی غلطی نہیں ہے اپکو خود پوچھنا چاہئے تھا \_\_\_\_\_

اچھا میں نے نہیں پوچھا تو اپ بتا دیتے نا \_\_\_\_\_

مجھے لگا کہ اپ کو پتا ہے \_\_\_\_\_

پتا ہے خاک پتا ہے \_\_\_\_\_ اب کی بار لہجہ سخت سا تھا

اچھا غصہ مت کرے \_\_\_\_\_

اپ بات مت کرے مجھ سے \_\_\_\_\_

اوکے نہیں کرتا ابھی چلے بچہ ویٹ کر رہا ہے۔

اسے دیکھا۔ اور یہ نظریں اس قدر مرتضیٰ کو خوبصورت لگی کہ اس نے آنکھوں میں پیار کیا۔

اونہوں دل چاہتا سر کھول دوں اپکا جہاں دماغ کے بجائے بوسہ ہے نا عقل ہے نا شعور۔ اس سے پیچھے ہوتی وہ بولی

جی جی سب تو ہے ہی آپ میں۔

اسنے پھر اسے دیکھا۔

چلے نظروں سے گولیاں مت چلائیں۔ اس کا اس طرح دیکھنا مرتضیٰ کو بے حد اچھا لگا

چلے عجیب قسم کی ادمی ہیں آپ بھی۔

ہیمم رائٹ۔ بولا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

دیکھتی ہوں کیسے جاتے ہیں اونہوں۔ وہ بڑبڑاتی اسکے پیچھے گئی۔

\*\*

تجھ سے کچھ نا ہوا اچھا بھلا لڑکا تھا پیسے والا عیش کرتی تو عیش\_\_\_ ٹرین میں بیٹھی صائمہ نے کہا

اماں تجھے نا یہ دیکھنے میں اسان لگتا ہے نا ان دو باپ بیٹے کے تو مزاج ہی نہیں ملتے وہ چھوٹا دوفٹ کا بچہ منہ بھی نہیں لگاتا اور ماں خاک بنائے گا\_\_\_ ناک چڑھا کر کہا

اونہوں اگر تو کرتی تو ہو جاتا\_\_\_

کیا کرتی باپ بات نہیں کرتا بیٹا دیکھتا بھی نہیں ہے اور اپ مجھے شادی کے خواب دیکھا رہی ہیں\_\_\_

اونہوں تجھے بس زبان چلانا ہی اتی کمبخت\_\_\_

ہاں بس اتی تو ہاں نا اس نور کی طرح گوئی تو نہیں نا اور نا ہی اسی طرح امیر امیر لڑکوں کو پٹا سکتی ہوں سدھی سادی ہوں\_\_\_ اپنے بال پیچھے کرتی ادا سے بولی

ہاں بہت سدھی سادی ہے تو\_\_\_ صائمہ نے کہا\_\_\_

انہوں صائم صاحب گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکلا تو کیا ہوا میں انگلی ٹیرھی بھی تو کر سکتی ہوں نا۔۔۔ اپنے ذہن میں سوچتی وہ مسکرائی۔۔۔

اج وہ لوگ واپس اپنے گھر لاہور جارہی تھی دو ہفتے تو ہو گے تھے صائم کو قابو کرنے کی کوشش میں مگر وہ صائم فاروق تھا حیا کا صائم۔۔۔

امی کیوں ہم حیا کے قاتل کو اتنی اسانی سے چھوڑ دے اخر۔۔۔؟؟؟ نور نے صفیہ بیگم سے کہا

تم لوگ جزابات میں ارہے ہو مگر میں نہیں کوئی ضرورت نہیں کیس کرنے کی نجانے کون لوگ ہو۔۔۔ صفیہ بیگم نے کہا

انٹی وہ جیسے بھی ہو گے ہم ہینڈل کر لے گے نا۔۔۔ اگے ہو کر بیٹھتے مرتضیٰ نے بھی کہا

نہیں بیٹا تم لوگ جوان خون ہو جزابات میں ہو مگر ہم جانتے ہیں ایسے لوگوں کو نسلے برباد کر دیتے ہیں بدلے کی آڑ میں۔۔۔ صفیہ بیگم نے مرتضیٰ سے کہا

وہ خاموش ہو گیا اور پھر سے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائیں۔

بھائی اب بتائیں کیا کرے گے؟؟؟؟ نور نے صائم سے پوچھا

رہنے دو نور جب حیا نہیں رہی تو کچھ بھی نہیں رہا۔

مرتضیٰ نے صائم کو دیکھا۔

پھر صفیہ بیگم نے بھی صائم کو ہی دیکھا۔

فاروق صاحب کا دل کٹ گیا سا تھا۔

وہاں موجود سب کا یہی حال تھا۔

فاروق صاحب کی گود میں بیٹھے اذلان نے بہت غور سے اپنے باپ کو دیکھا۔

نظریں بے حد گہری تھی۔

نور اب خاموش ہو گی تھی۔



نور دودن مزید وہی رہی پھر واپس سے وہ گھر آگئی تھی۔

اج ہفتہ تھا اور کل اتوار۔

وہ پیکنگ کر رہا تھا جب وہ روم میں آئی۔

لائے میں کر دوں۔ اسے پیکنگ کرتا دیکھ کر نور نے کہا

نہیں میں اپنا کام خود ہی کرتا ہوں۔ مسکرا کر کہا

طنز مت کریں۔ ہر باری کی طرح وہ اب بھی بات کو غلط رخ دے رہی تھی۔

وہ بس گردن جھانک لگا رہا اپنے کام میں۔ اس وقت کم از کم وہ اس سے بحث نہیں کر سکتا تھا۔

وہ سامنے رکھے صوفے پر جا کر بیٹھی۔ بے حد غور سے وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی جو مسلسل اپنی پیکنگ ہی کر رہا تھا۔

پھر اسکے بیگ کو دیکھا۔

مسلسل پانچ منٹ اسی طرح ہی گزر گے

وہ اب پیکنگ کر کے بیگ سائیڈ پر رکھ چکا تھا۔

پھر ڈریسنگ ٹیبل کا دراز کھولا۔

کچھ ہاتھ میں لیا۔

اور اسکے پاس آیا۔

اس کا ہاتھ پکڑا اور کھڑا کیا۔

اپنے قریب کیا سر پر رکھے دوپٹے کو تھوڑا سا سائیڈ پر کیا مگر اتارا نہیں۔

وہ بہت غور سے اسکی ساری کاروائی ہی دیکھ رہی تھی

وہ اب اسکے گلے میں کچھ پہنا رہا۔

وہ پہنا چکا تھا۔ نور نے اپنے گلے میں دیکھا۔

انکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہے گئی تھی۔

وہ ڈائمنڈ نیگلز تھا۔

یہ۔۔۔ یہ کیوں لائے؟؟؟؟

حیرت سے پوچھا

اسے اپنے مزید قریب کیا بے حد قریب۔۔۔ پیشانی پر پیار کیا۔۔۔

نور حیا آپ کے اگے تو یہ بھی بہت عام سا ہے۔۔۔

عام عام نہیں ہے یہ پاگل ادی میں نے یہ تو نہیں مانگا تھا آپ سے۔۔۔

آپ نے نہیں مانگا مگر میں نے دیا ہے اب اسے قبول فرمائیں۔۔۔ مسکرا کر کہا

جو مرضی دے میں ناراض ہی ہوں آپ سے دھوکہ دیا ہے اپنے مجھے۔۔۔

اففففف نور حیا پلیز ابھی نا کوئی لڑائی نہیں کرنی۔۔۔

لڑائی نہیں کر رہی میں سچ میں ہی ناراض ہوں۔۔۔

میں منالوں گا۔۔۔

نہیں جائے نا۔۔۔ اب کا لہجہ بدلا۔۔۔

کیوں نا جاؤں \_\_\_؟؟؟؟

بس نا جائے \_\_\_

وجہ بتائیں \_\_\_؟؟؟

وجہ \_\_\_ وجہ کچھ بھی ہو بس اپ نا جائے \_\_\_

نور حیا اپ جو مرضی کرے چاہیے کچھ بھی کر لے میں رکو گا نہیں اس لئے بار بار کہ کر مجھے  
شرمندہ نہیں کرے \_\_\_

آخر کہاں سے اپ چلے گے ارمی میں اچھا بھلا خود کا کاروبار ہے وہ دیکھے \_\_\_

اہ ڈیڈ کو لگتا تھا کہ میں پی ایم اے جاکر سدھر جاؤں گا بس اسی لئے \_\_\_

تو کیا سدھرے ہیں اپ پی ایم اے جاکر؟؟؟؟

نہیں یار پی ایم اے کیا مجھے کوئی نہیں سدھار سکتا تھا وہ تو بس اپ کے عشق میں سدھرا  
ہوں میں البتہ میں بگڑا کبھی نہیں تھا یہ بس باتیں ہیں \_\_\_

اونہوں عشق میں لوگ بگڑتے ہیں اپ سدھر گے؟؟؟؟

یہی نا نوریہا میں عشق میں سدھر گیا ہوں۔۔۔

اونہوں مجھے باتوں میں مت الجھائے۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔

مسکرائیں مت بہت غصہ ارہا ہے مجھے اپ پر۔۔۔

اوکے کرے غصہ جتنا کرنا ہے میں انجوائے کروں گا۔۔۔

مت جائے نا۔۔۔ ایک بار پھر سے کہا

اپ مت کریں نا۔۔۔ اسی کے انداز میں کہا

میں بھی ساتھ چلوں گی۔۔۔

اچھا میں کراچی جاؤں گا رہے لے گی وہاں۔۔۔؟؟؟

ہاں رہے لوں گی اپ کے ساتھ جہاں میں جائے گے اپ۔۔۔



اچھا اور میں وہاں کبھی دو دن بعد اوں گا تین دن بعد ایون مہینے بعد بھی تو کیا کرے گی  
وہاں اکیلی یہاں تو پھر سب ہیں اپنی فیملی میری فیملی وہاں اکیلی کیا کرے گی۔؟؟؟؟  
کروں گی۔

کیا؟؟؟

کچھ بھی بس ساتھ لے چلے۔

اسے اپنے سینے سے لگایا۔

مت مجھ پر ظلم کرے یار۔

ظلم میں کر رہی ہوں یا آپ؟؟؟؟

آپ مجھ پر کر رہی ہیں۔

اچھا ٹھیک ہے جائے مگر بتائیں واپس کب آئے گے؟؟؟؟

اے یہ سوال کبھی مت پوچھنا۔

کیوں؟؟؟

پتا نہیں نورحیا میں کب اول گا شاید ایک ماہ دو ماہ یا پھر اس سے بھی زیادہ۔۔۔

اتنا وقت؟؟؟؟؟

ہیممم۔۔۔

وہ بس اسی کے سینے پر سر رکھی کھڑی رہی۔۔۔

اچھا نہیں کر رہے آپ۔۔۔ کچھ دیر خاموشی کے بعد کہا

وہ کچھ نا بولا۔۔۔

اچھا کھڑے رہنے کی سزا تو مت دے۔۔۔

وہ پیچھے ہوئی۔۔۔

انکھیں صاف کی۔۔۔

اس کا ہاتھ پکڑا اور بیڈ پر لایا۔۔۔

اس کا سر اپنے سینے پر رکھا۔

پیشانی پر پیار کیا۔

میں یہ سنبھالوں گی کیسے گم ہو جائے گا؟؟؟ نیکس کو دیکھتی وہ بولی۔

خیر ہے میں اور دلا دوں گا۔

ہاں جی سارا پیسا تو آپکے پاس ہی ہے نا۔

آپکے لئے سب کچھ حاضر ہے۔

ہاں اگر نہیں حاضر تو آپ۔

یہ بندہ بھی حاضر ہے۔

نہیں ہے کل تو نہیں نا ہو گا نا اس وقت۔

ہیمم لیکن دل میں تو ہوں گا نا؟

لیکن یہاں تو نہیں ہو گے نا۔

اب محسوس کرنا یہی ہوں گا

ڈرامے مت کیا کرے یہ

اسکی ناک کھینچی

ڈرامہ تو میں لائیو دیکھتا ہوں

اونہوں باتیں کرنا بہت اتا ہے کال کیا کرنا اور میری کال بھی فوراً سے ریسو کرنا اور میسجز کے بھی فوراً سے ریسپلائی کرنا

اوکے میڈم جی اور کچھ مسکرا کر کہا

بس یہی ہے اسی پر ہی عمل کر دینا

جی جی ضرور

وہ تو جیسے وہاں مہمان جا رہا تھا نا جسے

وہ اسی طرح اسکے سینے پر سر رکھے لیٹی رہی نیند نہیں آرہی تھی انہیں آج

اتوار کی صبح کا سورج نکلا۔

صبح فجر کی نماز ادا کی ناشتہ کیا اور اب وہ ڈرینگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنی واج پہن رہا تھا۔

انکھوں میں آنسو لئے ڈرینگ ٹیبل سے ٹیک لگا کر نور اسے دیکھ رہی تھی۔

واج پہن کر وہ اسکی طرف متوجہ ہوا۔

اسے دیکھا جو انکھوں میں آنسو لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

میری جان روتے ہوئے بالکل بھی پیاری نہیں لگ رہی اب۔ اسے خود سے لگاتا وہ بولا

جب دور جانا ہے تو نزدیک مت کرے۔ نظریں جھکا کر کہا

بے اختیار اسکی بات پر دل دکھا۔

پیشانی پر پیار کیا۔



انکھیں موندی \_\_\_\_\_

مجبوریاں اتی رہتی ہیں زندگی میں نورحیا مگر ان مجبوریوں میں ساتھ نہیں چھوڑتے \_\_\_\_\_

کونسی مجبوری ہے آپ کو؟؟؟؟ اسکی طرف دیکھ کر پوچھا

بہت سی \_\_\_\_\_ اسے دیکھتا بولا

مثلاً \_\_\_\_\_؟؟؟

پھر کبھی بتاؤں گا ابھی جانے دے \_\_\_\_\_

اوکے جائے \_\_\_\_\_ اس سے پیچھے ہوئی

مرتضیٰ نے اسکی طرف دیکھا پھر ڈرینگ ٹیبل سے موبائیل اٹھایا \_\_\_\_\_

ایک بار پھر اسے دیکھا \_\_\_\_\_ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی \_\_\_\_\_

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ کہتا دروازے تک آیا \_\_\_\_\_

اتنا بھی بے رحم نہیں ہونا چاہئے بندے کو؟؟؟؟ پیچھے سے کہا

وہ پیچھے مڑا۔

پھر اجائے۔ اپنے بازوؤں کھلے اور اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔

وہ چلتی نہیں دوڑتی ہوئی اس کے سینے سے لگی تھی۔

وہ رو رہی تھی بے انتہا بے حد شاید وہ اتنا اپنی رخصتی میں بھی نہیں روئی ہوگی۔

وہ ویسے ہی کھڑا رہا اسے اپنے سینے سے لگا کر رکھا۔

وہ روتی گئی اور وہ اس کے انسو صاف کرتا رہا۔

دس منٹ گزرے پندرہ منٹ اور اب بیس منٹ گزرے وہ اسی طرح اسکے سینے سے لگی روتی رہی۔

دس منٹ مزید گزرے۔

اسنے اسے خود سے الگ کیا۔

اسکی آنکھوں پر پیار کیا۔

پھر باری باری اسکے رخسار پر پیار کیا۔۔۔

پھر پیشانی پر پیار کیا۔۔۔

وہ بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔

نور حیا اب میرا نور ہیں مجھ میں بسی میری جان ہیں اب سے جدائی مجھے مار رہی ہے مگر مجھے  
اج مرنا ہے اس لئے اپنی آنکھوں کا نور مت ضائع کرے میری جان میں کبھی نہیں رکو گا  
مت روئے مت مجھے کمزور کرے مجھ پر ظلم مت کرے یار۔۔۔ وہ عاجزی سے کہتا ایک  
بار پھر سے اسے اپنے سینے سے لگا گیا۔۔۔

وہ اب کی بار روئی نہیں تھی اب اسے محسوس کیا تھا۔۔۔

اب نہیں رونا اوکے کچھ بھی ہو جائے بلکل بھی نہیں رونا اپنا خیال رکھنا ہے ڈیڈ اور ماما کا  
خیال رکھنا ہے اپنی فیملی کا بھی خیال رکھنا ہے اور رونا بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔

رونا تو اتا ہے نا میں جان بوجھ کر تو نہیں نا روتی۔۔۔

انداز مختلف تھا معصومت سے بھرا۔۔۔

رونا ایسے نائے بس میری جان نے نہیں رونا\_\_\_\_\_اسکی آنکھوں پر پیار کیا

اپ مجھے بھولے گے تو نہیں نا؟؟؟؟؟ ایک خدشہ ظاہر کیا

میں خود کو بھول سکتا ہوں مگر خود میں بسی اپنی جان کو نہیں\_\_\_\_\_یقین دلایا

مجھے روزانہ کال بھی کرے گے؟؟

جب تک پوسل ہوا\_\_\_\_\_بغیر اسے امید دلائے سچ بولا

پوسل ہونا ہو اپ مجھے کال کرے گے\_\_\_\_\_

اوکے کروں گا\_\_\_\_\_

ایک بار پھر گردن اٹھا کر اسے دیکھا\_\_\_\_\_

اسکی آنکھوں میں دیکھا\_\_\_\_\_انکھیں سیاہ تھی عام تھی مگر ایک چمک سی تھی ایک عجیب

چمک\_\_\_\_\_

پھر اس کے چہرے کو دیکھا\_\_\_\_\_

نظریں یوں تھی جیسے وہ اسے حفظ کر رہی تھی۔۔۔ دل میں بسا رہی تھی۔۔۔

جائے میں اب نہیں روگی۔۔۔ انکھیں رگڑی پھر اس سے پیچھے ہوئی۔۔۔

میری جان بہادر ہے میں جانتا ہوں نور حیا نے ہر حالت سے مقابلہ کیا ہے۔۔۔ اسے تسلی دینا چاہی

پلیز اب کچھ مت بولنا کچھ بھی نہیں ورنہ میرا سارا ضبط کبھی کھو جائے گا میں ضبط کے کنارے پر کھڑی ہوں اگر اب کچھ بولے گے تو میں اس گر جاؤں گی کبھی نا اٹھنے کے لئے۔۔۔ لہجہ نم تھا گلے سے آواز بمشکل نکل رہی تھی۔۔۔

وہ کچھ نا بولا کچھ بھی نہیں بس دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔۔۔

وہ بھی اسکے پیچھے پیچھے آئی تھی

نیچے ایک اور امتحان تھا جو اسے ابھی دینا تھا۔۔۔

ماں باپ سے جدائی شریک حیات سے جدائی کیا کچھ نہیں برداشت کرنا پڑتا اور جب بات اتنی ہے وردی والوں کی تو کچھ بے حس زبانیں ان کے لئے زہرا گلتی ہیں۔۔۔



یہ سب اگر یہ وردی والے واقعی پیسوں کے لئے ہی کرتے تو یقیناً ان میں عقل ہے کہ وہ پیسے کیسی کے ساتھ فراڈ کر کے بھی حاصل کر سکتے ہیں مگر یہ وہ راستہ اختیار کرتے ہیں جہاں موت بھی شہادت بن جاتی ہے۔

وہ اب اپنے سینے سے لگی اپنی ماں کو تسلیاں دے رہا تھا جو بس روئے جارہی تھی۔  
اسان کہاں تھا اپنے اکلوتے بیٹے کو خود سے جدا کرنا۔  
روح تک تو کانپ جاتی ہے ماؤں کی۔

وہ انہیں بھی تسلیاں ہی دے رہا تھا جیسے نور کو دے رہا تھا۔  
نور حیا اور نورین بیگم یہ دو ایسی شخصیت تھی اس کے لئے جو اس وقت اس کے لئے کیسی امتحان سے کم نہیں تھی۔

پہلے بیوی کو سمجھایا اسے بے حد تسلیاں دی اور اب وہ اپنی ماں کو تسلی دے رہا تھا۔

بیٹا کال کرتے رہنا تمہیں اللہ کا واسطہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا میرے ساتھ وہ ظلم مت کرنا جو پچھلے دو سال تم نے کیا تھا اب مجھ میں ہمت نہیں ہوگی۔ وہ اسے واسطے دے رہی تھی

انکی بات پر ایک بار پھر اس کا دل دکھا انکی پیشانی چومی۔

جب تک میرے اختیار میں ہوا میں اس وقت تک اپ کو اپنی خیریت سے اگاہ کرتا رہوں گا اگے کا اللہ مالک ہے۔ وہ ان کے ہاتھ پر پیار کرتا بولا

نور کو اب احساس ہوا کہ وہ اکیلی صرف نہیں تھی جدائی برداشت کرنے کے لئے اس کے ساتھ اور بھی بہت تھے۔

وہ اب حیات صاحب سے مل رہا تھا جو اسے تسلی دے رہے تھے

کوئی تو تھا جو اسے بھی تسلی دے رہا تھا۔

ڈیڈ میری ماما اور اپنی بہو کا خیال رکھنا۔ ان کے گلے لگتا وہ ان کے کان کے قریب بول رہا تھا

بیٹا تم میری ڈھیٹ اولاد کا خیال رکھنا باقیوں کی ذمہ داری میری ہے۔۔۔ وہ اسکے مقابلے میں اونچا بولے۔۔

ان کی بات پر وہ مسکرایا۔۔۔

ڈھیٹ اولاد واقعی وہ ڈھیٹ ہی تھا۔۔۔

اسے مسکراتا دیکھ کر نور بھی مسکرائی نورین بیگم بھی ہنس دی۔۔۔

دل رو رہے تھے مگر چہرے پر سب کی مسکراہٹ تھی۔۔۔

جانے والوں کو اگر مسکرا کر الوداع کیا جائے تو سفر اچھا گزرتا ہے۔۔۔

وہ اب نور کی طرف آیا ایک بار پھر اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

نور کا دل دھڑکا کمرے کی حد تک ٹھیک تھا یوں باہر سب کے سامنے۔۔۔

اف خدایا یہ بندہ ہر قسم کی شرم و حیا سے ہاتھ دھو کر بیٹھا کے۔۔۔ دل میں سوچتی وہ خود پیچھے ہوئی۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ کہی وہ اپنی عادت سے مجبور اسے پیار نہ کرے۔۔۔

اور ہوا بھی یوں ہی وہ سب کے سامنے اپنی پسندندہ جگہ پر لب رکھ چکا تھا۔

یکدم چہرہ لال ہوا شرم سے نظریں اٹھانا مشکل ہو رہا تھا۔

وہ اب پیچھے ہو رہا تھا۔

نور کی نظریں جھک گئی تھی بے حد جھک گئی تھی اتنی کے گردن بھی جھک گئی

اب اس کو یا کیسی اور کو دیکھنے کی ہمت بھی نا ہوئی۔

وہ اب گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔

ڈرائیور گاڑی گیٹ سے باہر نکال رہا تھا۔

نور نے گاڑی کی طرف دیکھا وہ شیشے سے پار انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سیاہ گاڑی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

اور پھر اسی لمحے اسی وقت نور حیا کے دل میں بھی اندھیرا چھا گیا تھا۔

ماں باپ دعا دیتی رہے اور وہ بس اسی جاتا دیکھتی رہی۔

اس وقت اسے نہیں یاد تھا کہ ایک شے دعا بھی ہوتی ہے جو جانے والے کو دی جاتی ہے۔

اگر یاد تھا تو صرف اتنا کہ آج کچھ چلا گیا تھا۔

حیات صاحب نے اسے دلا سہ دیا۔

نورین بیگم اسے اپنے ساتھ لگائیں اندر کی طرف لے کر جا رہی تھی۔

اور وہ خاموشی سے نظریں جھکائیں ان کے سنگ چل رہی تھی

وقت کا کام تھا گزرنا تو وہ بس گزر رہا تھا۔

آج اشال کی مایوں تھی۔

پیلے رنگ کے بالکل سادہ سا لہنگا پہنے ہاتھوں میں پہینے گجرے اسے ہتھکارہاں لگ رہی تھی۔

انکھیں نم تھی یہ انکھیں ایک بار بھی خشک نہیں ہوئی تھی۔



وہاں اس وقت سب موجود تھے مگر نور اور مرتضیٰ نہیں تھے مرتضیٰ تو یہاں تھا ہی نہیں اور نور کا اس کے بغیر کہی جانے کا دل نہیں کرتا تھا۔

اپنے کانوں سے جھمکے اتارے انہیں ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی۔

وہ کل اس گھر سے اس کمرے سے چلی جائے گی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہی گھر جہاں وہ پیدا ہوئی تھی۔

انکھ سے انسو نکل کر گال پر گرا۔

اینے میں دیکھا۔

جہاں ان آنکھوں میں ہمیشہ سے ایک ہی شخص کا عکس دیکھا۔

یا اللہ جی میرا دل مضبوط کر دے مجھے میرا محرم کا مخلص بنا دے۔ یا اللہ جی یا اللہ جی مجھے مضبوط کر دے نا۔

یا اللہ جی میں نہیں جانتی میرے ساتھ اگے کیا ہوگا مجھے کہاں جانا ہوگا بس یا اللہ اپ میرا ساتھ دینا۔ مجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑنا اللہ جی۔

وہ دعا مانگتی مانگتی اب نیچے زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

گڑگڑا رہی تھی اج آخری رات تھی یوں تڑپنے کی۔ اگے نا جانے زندگی کہاں لے جائے

اس نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا تھا کہ وہ کہاں جائے گی امریکہ یا یہی پاکستان؟؟؟؟

دل عجیب سی کشمکش میں مبتلا تھا۔ دل چاہ کے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بس بھاگ جائے یہاں سے بہت دور بے حد دور ایک ایسی جگہ جہاں صرف وہ ہو بس۔

کاش بس ایک دفعہ ہی سہی بس وہ کہی دیکھ جائے بس ایک ہی نظر ہی سہی مگر کہی مل جائے کہی دیکھ لے وہ اسے۔

کاش کاش وہ مجھے کبھی نا ملا ہوتا یا اللہ جی۔

یا اللہ میری زندگی اسان بنا دے۔

وہ اس شادی سے زراہ برابر بھی خوش نہیں تھی مگر بھائی کا مان بھی تو رکھا تھا نا۔

دیکھتے ہی دیکھتے رات گزری اور پھر صبح کا ایک سورج طلوع ہوا۔

لال رنگ کے بھاری سے لہنگا پہینے کلاياں لال چوڑیوں سے بھری ہوئی تھی۔

دائیں ہاتھ سے انسو صاف کئے۔

رخصتی کا وقت آیا۔

زاریان نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

وہ اسے سب کچھ دے گیا اگر نادے سکا تو اس کا من پسند ہمسفر۔

اسکے گلے لگی وہ روئے جاری تھی بے انتہار بے تحاشہ۔

تقریباً پندرہ منٹ وہ روتی رہی تھی پھر زاریان نے اسے الگ کیا۔

اسے دلا سہ دیا۔

سدرہ نے اسے پیار کیا۔

پھر امنہ ملی۔

کاش بس ایک بار وہ بھی کہی سے اجائے اور آخری بار دیکھ لے

دل میں ایک خواہش تھی کہ بس ایک بار ایک بار دیکھ لے

مگر وہ نہیں آیا تھا

اسنے نور کو دیکھا

اور پھر ساری خواہشات کاگلا خود ہی گھونٹ دیا

وہ حاشر خان کے سنگ چلی گئی تھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے

\*\*

اسے بہت پیار سے اس کے کمرے میں لا کر بیٹھایا گیا تھا

پچھلے دو گھنٹوں سے وہ اس کا انتظار ہی کر رہی تھی

کمرے میں دیوار پر لگی گھڑی کے چلنے کی آواز اور اس کے دل کی چلتی تیز دھڑکن کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

کچھ دیر مزید گزری۔

دروازہ کھلا۔

اشال کا دل روکا۔

گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز ابھی بھی چل رہی تھی۔

وہ کمرے میں آیا دروازہ بند کیا۔

اسے دیکھا جو گردن جھکائیں اسی طرح سبھی سنواری بیٹھی تھی۔

اس نے تو یہاں اس طرح کیسی اور کو تصور کیا تھا مگر؟؟؟

ہم سوچتے کچھ ہیں اور ہوتا کچھ ہے مگر ہوتا وہی ہے جو بہترین ہوتا ہے۔

وہ بغیر کچھ بولے ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔



بیڈ پر بیٹھی اشال نے وہ دروازہ دیکھا جو ابھی ابھی بند ہوا تھا۔

زور سے آنکھیں بند کی۔

اور پھر تب کھولی جب وہ دروازہ کھلا تھا۔

وہ اب ٹراوڑ اور شرٹ میں ملبوس تھا۔

وہ بیڈ کے قریب آیا پھر اسے دیکھا۔

جو ابھی بھی گردن جھکائیں بیٹھی ہوئی تھی۔

اس کے بالکل سامنے بیڈ پر بیٹھا۔

سو اشال خان بتائیں پھر کیا کیا سوچا میرے بارے میں؟؟؟؟ اسے اپنی نظروں کے حصار میں رکھتا وہ بولا

سوال عجیب سا تھا یا پھر یہ صرف اشال کو لگا تھا وہ یہ بات سمجھ نہیں سکی تھی۔

اُس اوکے میں بتا دیتا ہوں ہوں۔

اشال نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

یہ اس دن والا حاشر تو نہیں تھا۔

یہی سوچا ہوگا نا بتمیز ہے بات کرنے کا ڈھنگ نہیں اور فلاں فلاں رائٹ،؟؟، آخر میں تصدیق کی

وہ کچھ نا بولی بس گردن واپس سے جھکالی۔

ہاں یہی کچھ تو سوچا تھا۔

اشال خان میں وہ نہیں ہوں جو اپنے مجھے سمجھا ہے۔ میں جانتا ہوں اس دن بہت بہت سخت الفاظ بولے ہیں مگر میں مجبور تھا سمجھ نہیں آئی کہ کیا کروں جاؤں تو جاؤں کہاں۔ یوں پل میں سب کچھ تباہ ہوا ہے میرا۔ میں وہاں کیسی کو یقین دلا کر آیا تھا کہ میں اپنے والدین کو راضی کروں گا میں زبان دے کر آیا تھا وعدہ کر کے آیا تھا۔ اور دیکھے مجھے پل بھر میں جھوٹا بنا دیا گیا وعدہ خلاف بنا دیا گیا۔ میری سچی محبت کو میرے ہی گھر والوں نے بے وفائی کا شرف بخشا ہے۔

وہ خاموش ہوا پھر اسے دیکھا جو گردن جھکائیں بس سن رہی تھی۔

بتائیں آسان ہوتا ہے اپنی ہی سچی محبت کا گلہ گھونٹنا؟؟؟؟

اشال نے فوراً سے نفی میں گردن ہلائی۔ اس سے بھر کر بھلا کون جانتا ہو گا یہ؟؟؟؟

تو پھر خود سوچے میں نے یہ کیسے کیا ہو گا؟؟؟؟

آشال نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

وہ کتنی اسانی سے کتنی دلیری سے اپنی نئی نویلی دولہن کو اپنی ادھوری محبت کی داستان سنا رہا تھا۔

اگر آج ابھی اس وقت ایک عورت سناتی تو کیا ایک مرد سن لیتا برداشت کر لیتا یہ برداشت صبر ضبط سب ہی تو عورت کو ملا ہے۔

اے نو اچکے ساتھ بھی زیادتی ہوئی ہے شاید آپ بھی کہی اور شادی کی خواہشمند ہو مگر اشال میں بے قصور ہو کر بھی محبوب کی نظر میں بے وفا ٹھہروں گا۔

آشال کا دل چاہ وہ یہاں سے دور بھاگ جائے بہت دور۔

جو چاہ وہ نا ملا اور جو ملا وہ بھی مل کر بھی نا ہی ملا۔

اپ نے اگر فیصلہ کیا ہے کہ کہاں رہنا ہے تو جلدی بتائیں \_\_\_\_\_

وہ خاموش رہی \_\_\_\_\_

ایک گہری طویل خاموشی \_\_\_\_\_

اج کی رات ہے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرے \_\_\_\_\_ وہ کہتا بیڈ سے اٹھا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا \_\_\_\_\_

پیچھے وہ بس بند ہوتے دروازے کو دیکھتی رہی \_\_\_\_\_

کہاں پر لا کھڑا کر دیا تھا قسمت نے \_\_\_\_\_؟؟؟؟

اپنے کمرے میں موجود بیڈ پر لیٹی وہ مسلسل چھت کو گھور رہی تھی \_\_\_\_\_

اج اس کو گے دودن ہو گے تھے اور اس دوران صرف ایک بار ہی ان سے کال کی تھی \_\_\_\_\_

ایک انسوانکھ سے نکل کر تکیہ میں جذب ہو \_\_\_\_\_

بہت یاد آتا تھا وہ اس کی عادتیں اسکی باتیں اس کا ہنسنا سب کچھ۔

گردن موڑ کر اس جگہ کو دیکھا جہاں وہ لیٹتا تھا آج وہ جگہ خالی تھی۔

اس کا تکیہ اٹھایا اور اپنے سینے سے لگایا۔

کیا واقعی مجھے آپ سے محبت ہوگئی ہے؟؟؟

کیا واقعی نکاح میں اتنی طاقت ہوتی ہے؟؟؟

مجھے بہت یاد آرہے ہیں آپ۔۔۔ اسے خیال میں لاتی وہ خود سے ہی بول رہی تھی۔

روتے روتے کب انکھ لگ گئی اسے پتا ہی نہیں چلا۔

رات کے تین بج رہے تھے جب سدرہ کی انکھ کھلی۔

سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ کو دیکھا۔ وہ خالی تھا۔

پیاس سے گلا خشک ہو رہا تھا۔



بال سمیٹے دوپٹے گلے میں ڈالا اور جگ اٹھا کر باہر کچن کی طرف ائی۔

باہر نکلی ہی تھی کہ سامنے زاریان بیٹھا تھا۔

صوفے پر بیٹھا وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔

وہ اسکے قریب ائی۔

مسٹر زاریان خان جس طرح اچھی لڑکی بنے کا سبق تم مجھے پڑھاتے ہو اس طرح کبھی اچھے

لڑکا بنے کا سبق بھی پڑھ لیا کرو نا۔

اسے اس وقت یہاں دیکھ کر وہ حیران ہوا۔

وہ کچھ نا بولا بس گردن جھکا گیا۔

جس طرح اچھی لڑکیاں پریشانی میں اللہ کو یاد کرتی ہیں نا ویسے ہی اچھے لڑکے بھی ہر پریشانی

دکھ میں اللہ کو بی یاد کرتے ہیں نا کہ ادھی ادھی رات کو سگریٹ پھونکتے ہیں۔

کہتی وہ کچن کی طرف چلی گئی۔

وہ حیرانی سے اسکی پیٹھ ہی دیکھ رہا تھا آخر کیا بول گئی تھی وہ اج۔۔۔۔۔

اسنے اپنے ہاتھ میں موجود سگریٹ کو دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ سگریٹ پاؤں کے نیچے  
مسل ڈالا۔

وہ کچن سے جگ بھر کر واپس آئی وہ ابھی بھی اسی طرح بیٹھا تھا مگر اب سگریٹ نہیں تھا  
پاس۔

وہ مسکرائی۔

سو جاؤں جا کر خود ہی اپنے ہاتھوں سے اپنی بہن کی زندگی برباد کی ہے اب بچھتانے کا کیا  
فائدہ۔

سدرہ سب کو یہی کیوں لگ رہا ہے کہ میں نے جان بوجھ کر یہ کیا ہے ہاں؟؟؟ مجبوری بھی  
تو کیسی چیز کا نام ہے نا مجبور تھا اگر اس کا نکاح نا کرتا تو اج۔

وہ خاموش ہوا۔

تو اج کیا ہوتا اج؟؟؟؟ اسکے سامنے اتی وہ بولی

اج بہت کچھ ہوتا۔

مثلاً؟؟؟؟

میں کیسی کی خوشیوں کا قاتل بنتا \_\_\_\_\_ گردن جھکا کر کہا

قاتل تو تم اب بھی بنے ہو زاریاں کیسی کے خوابوں کے \_\_\_\_\_

وہ خواب ادھورے ہی تھے \_\_\_\_\_

ادھورے تھے یا مکمل تم نے بہت برا کیا ہے اشال کے ساتھ \_\_\_\_\_

پلیز خاموشی سے چلی جاؤں یہاں سے \_\_\_\_\_

تم بھی جاؤں یہاں سے یوں رات کو بیٹھ کر پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے \_\_\_\_\_ :

وہ خاموش ہوا \_\_\_\_\_

ایک بات پوچھو؟؟؟؟

چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا \_\_\_\_\_

تم خوش ہو امنہ کے ساتھ؟؟؟؟

اس کا چہرہ دیکھا بھی گردن واپس سے جھھکائیں۔۔۔

شاید۔۔۔ اہستہ سے کہا

بس اشال بھی خوش رہے لے گی۔۔۔

کیسے؟؟؟؟

تم اسکی بہن کو خوش رکھنا اور وہ تمہاری بہن کو بس اسی طرح زندگی گزر ہی جائے گی۔۔۔

گلے میں کچھ اٹکا تھا۔۔۔

اور تم خوش ہو میرے ساتھ۔۔۔؟؟؟؟؟ چہرہ اٹھا کر اسے پوچھا

محبوب کا مل جانا ہی نعمت ہے زاریان باقی محبت کا کیا وہ تو سو میں سے دس کو ہی ملتی ہے۔۔۔ وہ کہتی واپس اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

یا خدا یا یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔

تین تین زندگیاں برباد کر رہا ہوں میں ایک ساتھ۔۔۔

آخر کب تک چلتا رہے گا یہ۔

آشال اسکی بہن اسکی جان اسکی زندگی بھ برباد ہو گئی۔

امنہ وہ بھی کشمکش میں ہی زندگی گزار رہی تھی۔

اور سدرہ وہ جو محبت کو حاصل کر کے بھی لا حاصل ہی رہی۔

آخر کیا ہو گا ہم سب کا انجام آخر کہاں لے کر جائے گی ہماری تقدیریں ہمیں؟؟؟؟

ایسے کئی سوال اسکے ذہن میں گردش کر رہے تھے مگر جواب کچھ نہیں تھا۔

انکھیں موند کر وہ بس صوفے کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔

ناجانے کس سفر کی مسافر بنا رہی تھی یہ زندگی؟؟؟

صبح کا سورج طلوع ہوا۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ بال سنکھا رہی تھی۔



پوری رات اس کے انتظار میں گزاری تھی مگر مجال ہے جو وہ بندہ آیا ہو \_\_\_\_\_

فجر کی نماز ادا کر کے وہ فرش ہونے چلی گئی

اور اب وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ ٹاول سے بال خشک کر رہی تھی \_\_\_\_\_

اس نے انج تک اپنے بالوں میں کوئی الیکٹریک چیز استعمال نہیں کی تھی \_\_\_\_\_

کچھ دیر گزری جب دروازہ کھلا \_\_\_\_\_

وہ کیسی ہارے ہوئے مجنوں سے کم نہیں لگ رہا تھا \_\_\_\_\_

اسے دیکھا \_\_\_\_\_

بس پہلی نظر تھی جو اس پر پڑی تھی اور دوسری نظر میں وہ اپنی ہی نظریں جھکا گیا \_\_\_\_\_

اشال نے فوراً سے گلے میں پڑے دوپٹے کو سر پر رکھا \_\_\_\_\_

وہ واشروم چلا گیا \_\_\_\_\_

اشال وہی کھڑی رہی تھی سمجھ نہیں رہا تھا کہ کیا کرے باہر جائے یا یہی رہے دل عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہو گیا تھا۔

کچھ دیر گزری جب وہ گیلے بالوں کے ساتھ وٹروم سے باہر نکلا تھا۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس سے ہٹ کر بیڈ پر بیٹھی۔

وہ اب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا۔

پھر پرفیوم لگایا۔

واج پہنی۔

سفید شرٹ کے ساتھ اس نے بیلو جینز پہنی ہوئی تھی۔

وہ اچھا لگ رہا تھا مگر صرف دیکھنے کی حد تک۔

کیا فیصلہ کیا آپ نے؟؟؟؟ اسکی طرف رخ کرتا وہ بولا

بیڈ پر بیٹھی اشال نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

کہاں رہنا چاہتی ہیں اشال اپ \_\_\_\_\_؟؟؟ ایک بار پھر سے پوچھا

اشال بیڈ سے اٹھی اس کے پاس اتنی \_\_\_\_\_

مجھے یہی رہنا اپنے بھایا کے پاس \_\_\_\_\_ اہستہ سے کہا

بھایا یہاں کوئی نہیں ہوگا اشال خام یہاں میری فیملی ہوگی \_\_\_\_\_

لیکن اس ملک میں تو ہوں گے نا \_\_\_\_\_ ایک انسو آنکھ سے گرا

حاشر نے اسے دیکھا جو نجانے کیوں رو رہی تھی \_\_\_\_\_

پہلی بات اپ یہ اپنے آنکھیں صاف کرے سیکنڈ اپکی مرضی ہے جہاں بھی رہے \_\_\_\_\_

اشال نے آنکھیں صاف کی \_\_\_\_\_

وہ اسکے قریب آیا \_\_\_\_\_

اشال کا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا \_\_\_\_\_

میں اپکی ہر خواہش ہر شوق ہر حقوق کو پورا کروں گا مس خان مگر بدلے میں مجھے صرف  
اپ سے مخلصی چاہئے سمجھی۔۔۔ اس کے کان کے قریب جھکتا وہ بولا

سانس لے لیں۔۔۔ اس سے دور ہوتا وہ بولا

ایک انسو بھر گال پر گرا۔۔۔

روئے نہیں ابھی کچھ نہیں کروں گا اور پلیز یہ رو دھو کر کماز کم اپ مجھے ایک انکھ بھی نہیں  
اچھی نہیں لگتی اور معصوم تو بالکل بھی نہیں سو انسو ویسٹ مت کرے۔۔۔

بھگی انکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

کس قدر ظالم شخص تھا نا یہ۔۔۔

چلے اب رونے سے بھوک نہیں مٹی۔۔۔ اسے باہر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

وہ سائیڈ پر ہوئی وہ اس کے قریب سے ہو کر گزرا۔۔۔

چلے بچی نہیں ہیں جو ہاتھ پکڑ کر لے کر جاؤں گا۔۔۔

جھکی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

انتہائی نے شرم ادی تھا یہ پل میں تولہ پل میں ماشہ\_\_\_\_\_

وہ اسکے پیچھے پیچھے چل پڑی تھی\_\_\_\_\_

حاشر نے دروازہ کھولا\_\_\_\_\_

اور اسے اگے چلنے کا اشارہ کیا\_\_\_\_\_

بے اختیار اسے زاریاں یاد آگیا\_\_\_\_\_

وہ بھی اسی طرح ہی اسے خود سے اگے رکھتا تھا\_\_\_\_\_

وہ وہی رک گئی\_\_\_\_\_

حاشر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا\_\_\_\_\_

بھایا سے بات کرنی ہے\_\_\_\_\_ اہستہ سے کہا

محترمہ مس خان یہ جو نخرے ہوتے ہیں نا یہ اپنے گھر تک ہی محدود رکھے میں آپکے نخرے

نہیں آپ کو اٹھا کر پھینک اوں گا وہی جہاں سے لایا تھا سمجھی\_\_\_\_\_ انتہائی سختی سے وہ کہتا

اس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر گیا تھا\_\_\_\_\_



وہ خاموشی سے بس اسکے اگے چل پڑی تھی۔

بیڈ پر لیٹی وہ دنیا جہاں سے بے خبر سوئی ہوئی تھی۔

سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائیل چیخ چیخ کر اب تھک چکا تھا۔

اور دوسری طرف اسے کال کرتے مرتضیٰ کا میٹر بھی اب گھوم رہا تھا۔

بہت غصہ اتا تھا جب کوئی کال نہیں اٹھاتا تھا۔

دو دن سے وہ نہیں سوئی تھی اور آج جب نیند ائی تو اتنی شدید کے دنیا کا ہی حوش نارہا۔

مسلل بجتے فون کی کی بیل سے وہ ہلی۔

سائیڈ ٹیبل سے موبائیل اٹھایا۔

دن کے چار بج رہے تھے ظہر کی نماز پڑھ کر وہ سو گئی تھی۔

نمبر دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔

اٹھ کر بیٹھی

کال ریوسیو کی

اسلام علیکم نور نے سلام کیا

وعلیکم اسلام کہاں ہیں یار کب سے کالز کر رہا تھا بندہ ایک بار میں اٹھا لیتا ہے وہ غصہ کنٹرول کرتا بولا

وہ سوئی ہوئی تھی میں جمائی روکتی وہ بولی

سو یا ہوا بندہ بہرا ہو جاتا ہے کیا؟؟؟؟

اہ میرے ساتھ کچھ ایسا ہی ہوتا ہے

ایک بار میں ہی میری کال اٹھا لیا کرے

کیوں؟؟؟؟ تنگ کرنا چاہ

کیوں کیا مطلب کیوں؟؟؟؟

بس کیوں کیوں اٹھاو \_\_\_\_\_

تنگ مت کرے یہ بتائیں کیسی ہیں \_\_\_\_\_؟؟؟

ویسے آپ کو تنگ کرنے میں مزہ بھی بہت اتا ہے کیونکہ اتنے سے دور سے

آپ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتے \_\_\_\_\_ وہ ہنستی ہوئی بولی

میں یہاں سے بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں \_\_\_\_\_ وہ بھی مسکرایا

مثلاً؟؟؟؟

بہت کچھ ابھی خاموش ہو جائے \_\_\_\_\_ مسکراہٹ لبوں سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی

بتائیں نا کیا کر سکتے ہیں \_\_\_\_\_؟؟؟؟

یارا ٹائم نہیں ہے بتائیں کیا حال ہے \_\_\_\_\_؟؟؟

سہی ہوں بس \_\_\_\_\_

اچھا پھر الحمد للہ کہے \_\_\_\_\_

الحمد للہ

کیا کر رہی تھی ؟؟؟؟

بیڈ پر سوئی ہوئی تھی

اچھا ا جی

جی اپ بتائیں کیسے ہیں ؟؟؟؟

بلکل ٹھیک الحمد للہ

ہیمم زیادہ ہی ٹھیک ہو گے نا ؟؟؟؟

جی بے حد مسکرایا

اچھی بات ہے

کیا ضرورت ہے پھر کال کرنے کی بھی نا کرے خوش رہے

بس عادت سے مجبور ہوں نا

نا مجبور ہو \_\_\_\_\_

اچھا چھوڑے یہ بتائیں ماما کہاں پر ہیں کالز کر رہا تھا انہیں بھی \_\_\_\_\_

وہ بھی نیچے روم میں ہی ہیں \_\_\_\_\_

اچھا ااا \_\_\_\_\_

نیچے جا رہی ہوں وہی بات کرتے ہیں \_\_\_\_\_ وہ کہتی بیڈ سے اٹھی \_\_\_\_\_

پھر وہ نیچے نورین بیگم نے اور اس نے بات کی \_\_\_\_\_

ایک الگ سی خوشی محسوس ہوئی تھی \_\_\_\_\_

\*\*

مس خان اپکا ائی ڈی کارڈ کہاں ہے؟؟؟؟ کمرے میں اتے ساتھ ہی حاشر نے اشال سے پوچھا

وہ وہ تو بھایا کے پاس ہے \_\_\_\_\_ ڈرتے ڈرتے ہی بتایا

ان کے پاس کیا کر رہا ہے؟؟؟؟ انیسبرو اچکا کر پوچھا



جواباً وہ خاموشی سے نظریں جھکا گئی۔

اپ میرے ساتھ جارہی ہیں امریکہ سو جو تیاری ویاری کرنی ہے کر لے۔

حیرانی سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

می میں نن نہیں جان اچاہتی۔ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں کہا

اپ سے نہیں پوچھا بتا رہا ہوں۔ کہتا وہ صوفے پر بیٹھا

اشال حیرانی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

کل بی تو کہا تھا اسنے کہ اسکی مرضی جہاں رہنا چاہئے اب کیا ہو گیا؟؟؟؟

اس میں اتنی حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے بیوی ہیں میری اپ اچکو ساتھ رکھنا کوئی گناہ نہیں

ہے بلکہ ثواب کا ہی کام ہے۔ اسے دیکھتا وہ بولا

میں یہی رہنا چاہتی ہوں میں اپ کے ساتھ نہیں جانا چاہتی۔ اب کا لہجہ بدلا۔

وہ صوفے سے اٹھا اسکے قریب آیا۔

اسکے چہرے کے قریب جھکا۔۔۔

بیوی ہیں آپ میری جہاں لے کر جانا چاہوں لے کر جاسکتا ہوں جو تین بار قبول ہے بولا  
تھانا وہ یہی اقرار کیا تھا کہ شوہر کا ہر حکم سرانکھوں پر ہوگا۔۔۔

مگر تین بار قبول ہے تو اپنے بھی تو بولا۔ تھانا آپ نے بھی اقرار کیا تھا نا یہی۔۔۔ دل بہت  
زور سے دھڑک رہا تھا مگر آج بولنا تھا۔۔۔

مس خان جو کہ رہا ہوں وہ کرتی جاو ورنہ جب میں نے کروانا شروع کیا نا پھر تم کہی کی  
نہیں رہی رہو گی سمجھی۔۔۔ انتہائی سخت لہجے میں وہ کہتا اب پیچھے ہوا۔۔۔

آپ کیوں زبردستی کر رہے ہیں میرے ساتھ۔۔۔ اب وہ رو رہی تھی

پہلی بات اپنے انسو صاف کرو سخت قسم کی نفرت ہے مجھے ان سے اور دوسری بات میں  
زبردستی کر رہا ہوں مجھے یہ پتا ہے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

اسکی بات پر وہ اب باقمذہ رونا شروع ہو گئی تھی

مت کرے پلیز۔۔۔

اشال یو نو اس وقت زہر لگ رہی ہو تم مجھے اس لیے یہ رونا دھونا بند کرو اور اپنے ڈاکو منٹس دو مجھے اگے ہی اسکام میں بہت وقت لگے گا۔

مجھے نہیں نا جانا پلینز۔ وہ ابھی بھی اسی بات پر اٹکی تھی

میں وعدہ کرتا ہوں تم سے کہ وہاں تم پر کوئی سختی کیسی قسم کی پریشانی نہیں دوں گا بس تم میرے ساتھ وہاں رہو گی۔ اسے یقین دلانا چاہ

مجھے یہی رہنے دے میں یہی سہی ہوں بھائی کے پاس پلینز۔

یہاں نا ہی تو تمہارا بھائی ہو گا نا ہی تمہارا شوہر اور جو زندگی اس گھر میں لڑکیاں گزار رہی ہیں نا یقین کرو مس خان تم وہ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں گزار سکتی اس لئے شرافت سے چلو میرے ساتھ ورنہ جو میں کروں گا نا وہ پھر سوچ لو کیسا ہو گا۔ آخر میں اسے دھمکی دی۔

وہ اب خاموشی سے بیڈ پر بیٹھی۔

کچھ لمحے وہ وہی کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر اسکے قریب بیڈ پر بیٹھا۔

وہ سائیڈ پر ہوئی۔

وہ وہی اسی طرح بیٹھا رہا۔

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ کیسی قسم کی کوئی تکلیف پریشانی نہیں ہونے دوں گا خوش نہیں رکھ سکا تو دکھ بھی نہیں دوں گا یہ حاشر خان کا تم سے وعدہ ہے۔

اشال نے ایک نظر اسے دیکھا۔

اور پھر کچھ یاد آیا اتنا کچھ کہ سارا وجود کانپ گیا تھا۔

اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے نظریں جھکا لی۔

یہ شخص پیارا تھا اس میں کوئی شک نہیں مگر جو بات دل کے قریب اس شخص کی تھی شاید ہی وہ کیسی اور کی ہو۔

اپنے ڈاکومنٹس دے۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اس نے کہا

وہ سب بھایا کے پاس ہی مجھے نہیں پتا۔

وہ لاپرواہ تھی بے انتہا لاپرواہ اپنے ان معاملات میں تو وہ بالکل ہی لاپرواہ سی تھی۔

سب کچھ بھائی کے پاس ہے تو آپ میرے پاس کیا کر رہی ہیں \_\_\_\_\_ مسکرا کر کہا

اشال نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا \_\_\_\_\_

اف اللہ یہ بندہ مسکراتا بھی ہے \_\_\_\_\_ ایک لمحے کے لئے اسنے سوچا

پھر واپس سے نظریں جھکائیں \_\_\_\_\_

اور پلیز اشال میرے سامنے رویا بنا کر مجھے انسو سے نفرت ہے اور جب آپ روتی ہیں نا تو مجھے آپ سے بھی نفرت محسوس ہوتی ہے عورت کو بالکل انعم کی طرح ہونا چاہئے مضبوط رونا دھونا یہ کمزور لڑکیوں کا کام ہوتا ہے \_\_\_\_\_

انعم کے ذکر میں بے اختیار اسکا دل بہت دکھا تھا \_\_\_\_\_

وہ ویسے ہی خاموشی سے بیٹھی رہی تھی \_\_\_\_\_

شام تک اپنے سارے ڈاکو منٹس منگوائیں \_\_\_\_\_ وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتا بولا \_\_\_\_\_

اشال نے اسے دیکھا \_\_\_\_\_

اور پھر بے اختیار اسے زاریان کی یاد آئی \_\_\_\_\_



وہ بھی ایسے ہی دلاسہ دیا کرتا تھا۔

ایک بار پھر سے رونا آیا مگر خود پر ضبط کیا۔

وہ باہر چلا گیا۔

پیچھے اسنے بھی زاریاں کو کال کر کے سارے ڈاکو منٹس مانگوا لیے۔

ڈریننگ ٹیبل کے سامنے کھڑا وہ تیار ہو رہا تھا۔

خود پر پرفیوم چھڑکا پھر واچ پہینی موبائیل ڈریننگ ٹیبل سے اٹھانا اور باہر نکل آیا۔

کچن کے پاس سے گزرتا وہ ڈائینگ ٹیبل کی طرف آیا۔

کچن سے اتنی برتنوں کی آوازیں واضح چیخ چیخ کر بتا رہی تھی کہ آج سدرہ ان پر ظلم کی انتہا کر رہی ہے۔

افسوس! آج سارا برتن توڑے گا۔ امنہ سر پر ہاتھ مارتی بولی

خیر ہے یار تمہارے شوہر کے پاس بہت پیسا ہے اور لے آئے گا۔

چائے کا پانی چولیے پر رکھتی وہ بولی

اچھا ماڑا باتیں نا کرو خان اگیا ہے اب ناشتہ ناشتہ کرے گا جلدی کرو۔

اسکی بات پر وہ مسکرائی۔

تم اسے خان جلا د بولا کرو وہ زیادہ سوٹ کرتا ہے اس پر۔

ہمارا توبہ ہے۔ کانوں کو ہاتھ لگاتی وہ بولی

باہر بیٹھا وہ کب سے ناشتہ کا بی انتظار کر رہا تھا۔

ہم یہ لے کر جاتا ہے تم جب تک چائے لے آئے۔ وہ دوسری کھانے کی ایشیا باہر ٹیبل

پر لے گئی۔

شکر ہے ورنہ مجھے لگا کہ آج رات مجھے یہی ناشتہ کے انتظار میں گزرے گی۔

زاریان نے امنہ سے کہا

جواباً وہ مسکرائی۔

زاریان نے اسکے ڈمپلز کو دیکھا۔

اور انہیں دیکھ کر وہ بھی مسکرا گیا۔

اسکی عادت تھی ناشتے سے پہلے چائے پنی کی مگر آج چائے کہاں بن رہے تھے آج تو پائے بن رہے تھے جو بنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

امنہ مجھے چائے ملے گی آج۔؟؟؟؟

وہ ماڑا ہم لاتا ہے۔ وہ کہتی کچن کی طرف گئی

بس بس لا رہی ہوں۔ اسکے کہنے سے پہلے ہی سدرہ بول پڑی۔

پھر چائے کی ٹرے لے کر وہ باہر آئی۔

زاریان نے اسے دیکھا۔

اسکے سامنے چائے رکھی۔

پیو جلا د خان اج کیا یاد رکھو گے سدرہ امین نے چائے پلائی تھی \_\_\_\_\_ معنی خیزی سے  
مسکراتی وہ چیئر گھسیٹ کر بیٹھی \_\_\_\_\_

چائے کا پہلا گھونٹ لیا اور اگلے گھونٹ میں زاریان کو بہت بری طرح سے اچھو لگا \_\_\_\_\_

امنہ نے پہلے زاریان کو دیکھا پھر سامنے بیٹھی سدرہ کو دیکھا \_\_\_\_\_

سدرہ میڈم اج سارا شوگر میری ہی چائے میں ڈال دی ہے \_\_\_\_\_ کھانسی روکتے وہ بولا

کیوں زیادہ پڑ گئی کیا؟؟؟؟ معصومیت سے انکھیں چھپکاتی وہ بولی \_\_\_\_\_

زاریان بہت اچھے سے سمجھ گیا تھا اس کی یہ چال \_\_\_\_\_

ہم اور لادے \_\_\_\_\_ امنہ نے کہا

نہیں یار رہنے دو اب تم کچھ اور ڈال کر بدلہ لوگی \_\_\_\_\_ وہ چیئر سے اٹھتا بولا

اسکی بات سن کر امنہ کو دکھ سا محسوس ہوا \_\_\_\_\_

زاریان نے اسے دیکھا \_\_\_\_\_

اُس اوکے ماڑا میں مذاق کر رہا تھا \_\_\_\_\_ امنہ کے گال کو تھپکاتا وہ بولا \_\_\_\_\_

ایک لمحے میں امنہ کا چہرہ لال ہوا \_\_\_\_\_

سدرہ نے انہیں دیکھا \_\_\_\_\_

اور پھر نظریں گھمائیں اور چائے کا کپ لبوں سے لگایا \_\_\_\_\_

واقعی چینی بہت زیادہ تھی اتنی زیادہ کے دل میں جا کر لگ رہی تھی \_\_\_\_\_

اور تم ڈاکٹر صاحبہ تم بس لوگوں کو دوائیاں ہی دو مہربانی کر کے کچن کا رخ مت کرو \_\_\_\_\_

وہ اسے سر پر ہاتھ رکھتا بولا \_\_\_\_\_

سدرہ کا دل بہت بری طرح سے دھڑکا \_\_\_\_\_

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ کہتا وہ باہر نکل گیا \_\_\_\_\_

سدرہ نے امنہ کو دیکھا \_\_\_\_\_

میں جارہی ہوں امنہ \_\_\_\_\_ اسنے کہا



چئیر سے اٹھی اور اپنا بیگ لے کر باہر نکل گئی۔

اب پیچھے امنہ اکیلی تھی اسے اشال یاد آرہی تھی۔

سب کچھ رک گیا تھا اسکی خوشیاں جو ہشتات سب کچھ اب کچھ بچا بھی تھا تو صرف حیا کے ساتھ گزارے وہ لمحے۔

صائم کو ایک اچھی کمپنی میں جاب مل گئی تھی سیلری بھی اچھی تھی اذلان نے بھی دوبارہ سے سکول جانا شروع کر دیا تھا۔

مگر دل دونوں باپ بیٹے کے بند ہو چکے تھے۔

ابھی بھی وہ افیس سے آیا تھا جب سامنے ہی صوفے پر نور بیٹھی ہوئی تھی۔

وہ اجائی تھی۔ اسے دیکھ کر کھڑی ہوئی پھر اس سے ملی۔

کیسی ہو گڑیا؟؟؟ سامنے صوفے پر بیٹھتے صائم نے پوچھا

احمد اللہ آپ سنائیں۔؟؟؟

ٹھیک ہوں۔۔۔

کچھ دیر گزری تھی جب اذلان ہاتھ میں پانی کا گلاس لیے کچن سے باہر آیا۔۔۔

نور نے اسے دیکھا۔۔۔

اور بے اختیار وہ مسکرائی۔۔۔

یہ وہ کام تھا جو کبھی حیا کرتی تھی۔۔۔

صائم نے اسے ہاتھ سے گلاس لیا پھر اسے اپنی گود میں بیٹھایا باری باری اس کے گال

چومے۔۔۔

اذلان مسکرایا۔۔۔

نور نے اسے مسکراتا دیکھا۔۔۔

وہ مسکراتا تھا اور یوں لگتا تھا جیسے حیا مسکرا رہی ہو۔۔۔

اس کے دائیں گال میں ڈمپل پڑتا تھا اسی طرح جس طرح حیا کو پڑتا تھا۔۔۔

دیکھتے بی دیکھتے نور کی آنکھیں نم ہوئی۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔

کما از کم یوں صائم کے سامنے وہ نہیں رو سکتی تھی۔۔۔

اندر کچن میں امی شام کی چائے بنا رہی تھی۔۔۔

چھوڑے امی میں بنا دیتی ہوں۔۔۔

انہوں نے اسے دیکھا۔۔۔

پھر واپس سے اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟ نور نے پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔ کہتی اوپر کین سے چینی والا ڈبہ نکالا۔۔۔

کچھ تو ہوا ہے اب مجھ سے بھی چھپائے گئی کیا؟؟؟

حیا یاد آگئی تھی۔۔۔ انہوں نے بتایا

۔ وہ بھی اسی طرح ہی کرتی تھی جب بھی صفیہ بیگم کوئی کام کرتی تو وہ اسی طرح کہتی تھی۔۔۔ زیادہ تر تو وہ یہ نوبت ہی نہیں آنے دیتی تھی۔۔۔

نور نے انہیں اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

پھر ان کے گال پر پیار کیا۔۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔۔ دوپٹے سے انسو صاف کئے۔۔۔

نور میری حیا ہیرا تھی ہیرا اس جیسی کوئی لڑکی نہیں ہے۔۔۔ وہ نم لہجے میں بولی۔۔۔

ان کا لہجہ ایسا تھا کہ نور خود رونے لگ گئی۔۔۔

چولہے میں رکھے پانی کو دیکھا جو اب ابل رہا تھا۔۔۔

چولہہ ابیستہ کیا پھر انہیں اپنے گلے سے لگایا۔۔۔

نور کے جانے کے ساتھ ہی آس گھر میں حیا آگئی تھی اب حیا کے جانے کے بعد نہ گھر ایک

بار پھر سے ویران ویران سا ہو گیا تھا۔۔۔

ان کے انسو صاف کئے پھر انہیں پیار کیا۔۔۔

جب سے حیا کی ہے گھر کاٹنے کو اتا ہے میرا \_\_\_\_\_ ابلتے پانی میں چینی پتی ڈالتی وہ بولی \_\_\_\_\_

کچھ دیر ان کے درمیان خاموشی رہی \_\_\_\_\_

امی بھائی کی شادی کروا دے نا \_\_\_\_\_

انہوں نے اسے دیکھا \_\_\_\_\_

دیکھے گے ابھی کچھ اس بارے میں \_\_\_\_\_ کہتی کپ میں چائے ڈلنا شروع ہو گئی \_\_\_\_\_

پھر نور نے ٹرے اٹھا کر باہر لائی \_\_\_\_\_

فاروق صاحب بھی اگے تھے اب باغیچے میں وہ سب بیٹھے چائے پی رہے تھے \_\_\_\_\_

وقت بھی وہی تھا شام بھی وہی تھی چائے بھی وہی تھی جگہ بھی وہی ہی بس نہیں تھی تو وہ

خوشی وہ اطمینان نہیں تھا کیسی کے چہرے پر بھی خوشی نہیں تھی \_\_\_\_\_

سب بس ایک روٹین پوری کر رہے تھے \_\_\_\_\_



دن گزرتے گے اج زاریان اور امنہ کی شادی کو بھی تین ماہ ہو گے تھے حیا کو گے بھی دو ماہ اور چار دن ہو گے تھے۔

سب کچھ ویسے ہی چل رہا تھا کچھ نہیں رکا تھا بس اگر رک گنا تھا تو صائم فاروق۔

کیا ہوا ہے تمہیں اج؟؟؟ سدرہ نے امنہ سے پوچھا جس کا چہرہ اج مرجھایا ہوا تھا۔

بس ماڑا طبعیت عجیب ہو رہا ہے۔ گندا سا منہ بناتی وہ بولی

ظاہری سی بات ہے جب عجیب عجیب سے شگفے کے ساتھ رہو گی تو طبعیت بھی تو عجیب ہی ہو گی نا۔

ماڑا تم کو ڈر نہیں لگتا خان سے؟؟؟؟ امنہ حیران ہوتی تھی اسکی ان باتوں سے وہ تو اسکی آواز سے بھی ڈرتی تھی اور ایک سدرہ تھی جو منہ میں ہی اسے سنا دیتی تھی۔

اونہوں ڈر اس سے ایک چوہا نا ڈرے میں ڈروں گی تم بتاؤں کیسا فیل ہو رہا ہے؟؟

پتا نہیں ماڑا دل عجیب عجیب ہو رہا ہے۔

تم نے زاریان کو بتایا؟؟؟؟

\_\_\_\_\_ نہیں

\_\_\_\_\_ کیوں نہیں بتایا جاو اسے بتاؤ کہ تمہاری طبیعت خراب ہے ڈاکٹر کو دیکھائے تمیس

\_\_\_\_\_ تو ماڑا تم بھی تو ڈاکٹر ہے نا تم بی دیکھ لے

\_\_\_\_\_ ہیمم میں ڈاکٹر ہوں خیر یہ بتاؤں کبھی پہلے ایسا ہوا ہے فیل؟؟؟؟

\_\_\_\_\_ نہیں ماڑا قسم سے ہمیں تو جلدی جلدی کھانسی بھی نہیں لگتا تھا

\_\_\_\_\_ اچھا

\_\_\_\_\_ ایک عجیب سا خیال ذہن میں آیا

\_\_\_\_\_ میرے ساتھ کل ہسپتال چلنا وہاں میشینری ہوگی ٹیسٹ کروں گی پھر پتا چلے گا

\_\_\_\_\_ ویسے ماڑا اتنا بڑا مسئلہ تو نہیں ہوگا تم کوئی دوائی لکھ دو خان لے ائے گے

\_\_\_\_\_ اسے دیکھا اور پھر مسکرا گئی

\_\_\_\_\_ اسکی مسکراہٹ میں کچھ تھا مگر امنہ وہ نہیں سمجھ سکی تھی

وہ آج امریکہ آگے تھے یہاں ایک فلیٹ تھا چھوٹا تھا مگر خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا

اشال کا اگر کچھ اچھا لگا تھا اس گھر میں تو وہ بالکونی تھی

جو انتہا کی خوبصورت تھی

حاشر نے اسے دیکھا

کچن وہ اس طرف ہے جائے جلدی سے چائے بنا کر لے آئے میرے لئے اسے گھر کا جائزہ لیتا دیکھ کر وہ بولا

اشال نے اسے دیکھا ابھی ہی تو سفر سے تھکی ہاری آئی تھی

واقعی شادی کے بعد عورت کی کوئی تھکاوٹ معنی نہیں رکھتی

وہ یہ سوچتی کچن کی جانب موڑی

رکو صوفے پر بیٹھتے ہوئے حاشر نے اسے پکارا

جی۔۔۔

اپنے لئے بھی چائے بنا کر باہر لے او۔۔۔۔۔

اشال نے حیرانی سے دیکھا پھر بغیر کچھ کہے کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔

ابھی ایک امتحان اور بھی باقی تھا اس کا جو اسے انعم نعمان کو دینا تھا۔۔۔۔۔

وہ بے حد پریشان تھا آخر کیسے وہ یہ سب انعم کو بتائے گا۔۔۔۔۔

\*\*

اج گھر پر کوئی نہیں تھا۔۔۔ نورین بیگم اپنی کیسی دوست کے گھر گئی ہوئی تھی جو نور نے ہی انہیں بھیجا تھا وہ جانا نہیں چاہتی تھی مگر انکی دوست کی طبیعت بہت ناساز تھی اس وجہ سے نور نے ہی کہا کہ چلی جائے۔۔۔ حیات صاحبہ تو آفیس میں تھے۔۔۔۔۔

اج وہ اکیلی ہی تھی۔۔۔۔۔

ابھی اسے بے انتہا بے حد مرتضیٰ یاد آ رہا تھا۔۔۔۔۔

کالز کر چکی تھی مگر اس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔۔۔۔۔

رات کو اس نے میسج بھی کیا تھا کہ وہ اپنا نمبر بند کر رہا ہے جب کھولے گا تو کال کرے گا۔ مگر دل کہاں سنتا تھا بار بار اسے ہی پکار رہا تھا۔

لاونچ میں صوفے پر بیٹھی وہ اب اس کے سارے میسیجز دوبارہ سے پڑھ رہی تھی۔

وہ سارے میسیجز جب سدرہ ہسپتال تھی تو ساری رات میسیجز پر ہی بات کی تھی پھر ابھی کے بھی وہ میسیجز جو وہ کرتا رہا تھا۔

کچھ موبائیل سکرین پر گرا۔

وہ رو رہی تھی۔

بے حد یاد آ رہا تھا آج وہ۔

دل بند سا ہو رہا تھا اس کے میسیجز پڑھ کر تصویریں دیکھ کر ایک تصویر پر وہ رکی۔

یہ اسکی آرمی یونیفارم میں تصویر تھی۔

یہ جانے سے پہلے اس نے خود ہی اسکے موبائیل سے سینڈ کی تھی اپنے موبائیل پر۔



آرمی یونیفارم پہنے جیبوں میں ہاتھ ڈالے چہرے پر دلکش سی مسکراہٹ لئے وہ اپنی پرکشش شخصیت سمیت کھڑا دوسری جانب دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

اسکی مسکراہٹ بہت عجیب تھی بے حد عجیب یا یہ صرف اسی کو لگی تھی یہ نور سمجھ نہیں سکی تھی۔

بے اختیار تصویر چومی۔

ایک آنسو پھر آنکھ سے نکل کر گال میں گرا۔

کاش بس کہی سے وہ ائے اور گلے لگا لے۔

بے انتہا رونا آیا۔

اور روتی بھی رہی۔

مسلسل ایک گھنٹہ وہ اسی طرح اسکی تصویریں دیکھتی روتی رہی۔

اللہ جی پلیز ان کی حفاظت کرنا یا اللہ جی پلیز مجھے وہ بہت عزیز ہیں اللہ جی۔ اللہ اللہ

پلیز۔ اسکے رونے میں اب شدت آگئی تھی۔

یادیں انسان کو اندر سے مارتی ہیں۔

اسکے ساتھ گزرے لمحے اس کی باتیں اسکی عادتیں اس کا لہجہ سب یاد ا رہا تھا۔

کیسی احساس کے تحت اسنے اپنی پیشانی کو چھوا۔

یہی تو وہ اپنی پاکیزہ محبت کی مہر لگاتا تھا۔

بہت عقیدت سے بہت محبت سے وہ اس جگہ کو چومتا تھا۔

اج اسے ابھی اسی وقت اپنی پیشانی اسے بے حد عزیز ہوگی تھی۔

وہ کہی بھی اتنے پیار محبت سے لب نہیں رکھتا تھا جیسے اسکی پیشانی پر پیار کرتا تھا۔

اللہ جی۔ ایک شدت سے اسنے پکارا۔

یا اللہ جی میرے شوہر اچکے بندے ہیں یا اللہ اپ اپنے بندے کو اپنے امان میں رکھنا۔ بس

اب اگر یہ محبت میرے دل میں ڈالی ہی ہے تو اسے ہمیشہ کے لیے اسی طرح رکھنا یا اللہ مجھ

سے جدائیاں نہیں برداشت ہوتی۔ اللہ جی بس ان کو اپنے امان میں رکھنا۔

وہ مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی۔

کچھ دیر اسی طرح بیٹھے بیٹھے گزر گئی۔

کوثر اسکی طرف اتی دیکھائی دی۔

اسکے ہاتھ میں کچھ تھا۔

ایک انوالپ اسکے اگے کیا۔

باجی یہ آپکے لئے آیا ہے۔

میرے لئے؟؟؟؟ حیرانی سے پوچھا

جی اور ساتھ میں یہ بھی۔ وہ ایک بیگ اسے تھماتی بولی۔

کون دے کر گیا ہے؟؟؟؟

وہ جی ڈاکیہ آیا تھا۔

اچھا۔

باجی وہ کہہ رہا تھا یہاں سائن بھی کر دے۔ وہ اسے ایک پیپر تھماتی بولی۔

نور نے پیپر میں موجود اڈریس کو دیکھا \_\_\_\_\_

یہ تو اسی گھر کا اڈریس تھا \_\_\_\_\_ اور پارسل بھی حیات صاحب کے نام آیا تھا \_\_\_\_\_

اوکے یہ لو \_\_\_\_\_ اسے سائن کر کے واپس پیپر تھمایا \_\_\_\_\_

شاید انکل کا ہو \_\_\_\_\_ دل میں سوچا \_\_\_\_\_

مگر ایک عجیب سا احساس ہوا \_\_\_\_\_

اسنے جھک کر اس بیگ میں دیکھا \_\_\_\_\_

اور اسکی پہلی نظر ہی ایک کتاب پر پڑی تھی \_\_\_\_\_

وہ ایک اسلامی بک تھی \_\_\_\_\_

کچھ سوچے سمجھے بغیر ہی اسنے وہ اس بیگ سے نکال لی \_\_\_\_\_

اسکے نیچے مزید اور بھی بکس پڑی تھی \_\_\_\_\_

ایک ایک کر کے ساری نکالی \_\_\_\_\_





اندر ایک خط تھا یا کیا تھا اسے سمجھ نہیں آئی۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اسنے وہ نکالا۔

ایسے سوٹیشن میں نے نا جانے کیوں وہ بہت ڈر جاتی تھی۔

ایک بند اور انجان انوالپ سے کچھ نکالنا مشکل ترین کاموں میں سے ایک ہے۔

خیر اسنے وہ نکالا۔

اسلام علیکم میڈم کیسی ہیں؟؟؟ ان شاء اللہ سے ٹھیک ہوگی الحمد للہ۔ پہلی سطر پڑھی دل کی حالت یوں ہو رہی تھی جیسے باہر نکلنے والا ہو۔

فرسٹ ٹائم یوں کیسی کو خط لکھ رہا ہوں بچپن میں بہت مشکل سے خطوط کے ٹٹے مارا کرتا تھا۔ دوسری سطر پڑھ کر وہ دھڑکتے دل کے ساتھ مسکرا گئی۔

یہ بندہ اتنے دور رہے کر بھی اسے مسکرانے کا ہنر رکھتا تھا۔

خیر یہ کچھ بکس تھی جن میں سے چند تو اسلامک ہیں اور کچھ ناولز بہت مشکل سے انٹرنیٹ سے ناولز سرچ کئے اور پھر اس سے بھی زیادہ مشکل سے میں نے یہ ڈسائیٹ کیا کہ ان میں

سے کونسا اچھا دیا جائے سو ابھی جتنے بھی ناولز آپکے پاس ہیں انکا اختتام اور ابتدا سے میں نے پڑھا تھا سہی لگے دل کو تسلی ہوئی تو پھر آپکو بھیجے۔۔۔

نور کی مسکراہٹ گہری ہوتی گئی۔۔۔

امید ہے یہ تحفہ اچھا لگا ہوگا۔۔۔

ویسے تو آپ کو سٹڈی روم میں بہت سے کتابیں مل جائے گی مگر ناولز مشکل ہے کیونکہ ہمارے گھر کوئی بھی نہیں پڑھتا تھا نا اس لئے۔۔۔

ماما نے تو کوئی ڈول لاکر تو دی ہی نہیں تھی اب ایک شہزادی ہے جو کتابوں کی ملکہ ہے اس لئے شاید اب اجائے۔۔۔

ادھر وائس زیادہ بالکل بھی نہیں پڑھنا ایک ٹائم اڈجسٹ کرنا اور اسی میں ہی پڑھنا۔۔۔  
ورنہ یہ پہلی اور آخری بار ہوگی۔۔۔

اپنا اور اپنے سسرال اور میرے سسرال کا خیال رکھنا۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔

آخری لائن میں بہت خوشی سے یہ لکھا تھا \_\_\_\_\_

اپکے حجاب میں واروں میں اپنی ساری دولت

پھر شکر ادا کروں اس رب کا کروڑوں کروڑوں بار \_\_\_\_\_

تحریر ختم ہوگی تھی \_\_\_\_\_ کاش یہ چلتی رہتی ہمیشہ ہمیشہ کبھی نا ختم ہوتی \_\_\_\_\_

اس نے اس خط کو چوما \_\_\_\_\_

اور بے اختیار چومتی ہی گئی \_\_\_\_\_

انسواب گال میں بہ رہے تھے \_\_\_\_\_

پھر وہ خط اپنے سینے سے لگایا \_\_\_\_\_

یوں محسوس ہوا جیسے وہ قریب ہو \_\_\_\_\_

پھر پاس رکھی کتابوں کو دیکھا اور بے اختیار باری باری انہیں بھی چوما \_\_\_\_\_

اس نے سب کچھ اٹھایا اور اوپر کمرے میں لے آئی \_\_\_\_\_

بہت پیار و عقیدت سے اس نے انہیں الماری میں رکھا۔

ایک بار پھر سے خط کو چوما۔

انکھوں سے لگایا۔

پھر سینے سے لگایا۔

اج کے دور میں جہاں لوگ میسیجز کالز پر بات کرتے تھے وہی ایک ایسا بھی بندہ تھا جو اپنی بیوی کو خط لکھ رہا تھا۔

کتنا خوبصورت سا احساس ہے نا کیسی کا خط بھیجنا میسیج انا کال کرنا۔ دور رہے کر بھی قریب محسوس ہوتا ہے۔

حاشر تمہیں ایک بار بھی مجھ پر ترس نا آیا؟؟؟ اس کے سامنے بیٹھی وہ اپنے انسو صاف کرتی پوچھ رہی تھی۔

انعم بات کو سمجھو یار میں مجبور تھا۔ وہ عاجزی سے بولا

کیا سمجھوں ہاں کیا سمجھوں زندگی برباد کردی تم نے میری اور میں بات کو سمجھو\_\_\_\_\_ دبی  
دبی آواز میں وہ غرائی

جوابا وہ خاموش رہا\_\_\_\_\_

افسوس حاشر خان تم بھی ایک ایسے ہی مرد نکلے جو عشق کیسی اور عورت سے کرتا ہے اور  
بیوی کیسی اور عورت کو بناتا ہے\_\_\_\_\_ وہ اپنے انسو صاف کرتی بولی

انعم پلیز ایسا مت بولو یار میں ایسا نہیں تم میری محبت پر شک نا کرو پلیز\_\_\_\_\_

مرد-!-مرد مجبور نہیں ہوتا مسٹر حاشر خان مرد اگر اپنی ضد میں اے تو ایک لڑکی کے لئے  
سب کچھ تباہ و برباد کر دیتا ہے مجبور نہیں تھے تم درحقیقت محبت میں کچے نکلے تمہاری محبت  
کا دھاگہ کچا نکلا\_\_\_\_\_ وہ کرسی سے اٹھتی بولی

خدا گواہ ہے انعم میں بے بس تھا مجبور تھا ورنہ میرے دل میں آج بھی تم ہی ہو اور تاحیات  
تم ہی رہو گی پلیز میری محبت میں شک مت کرو\_\_\_\_\_

خدا کا واسطہ ہے مجھے جھوٹے قصے مت سناؤ\_\_\_\_\_ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتی وہ بولی



میرا یقین کرو

یقین یقین جب ایک بار ختم ہو جائے تو پھر کچھ بھی کر لیا جائے کبھی دوبارہ نہیں کیا جاسکتا

وہ کہتی وہاں سے چلی گئی

پھر دور جا کر رکی

پیچھے منہ کر کے دیکھا

وہ وہی بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا

وہ واپس اسکی کرسی کے قریب آئی

یہ لو اسے ہی دینا وہ سامنے ٹیبل پر سفید رنگ کی چمکتی انگھوٹھی رکھتی واپس چلی گئی

حاشر نے اسکی پیٹھ دیکھی

وہ چلی گئی تھی کبھی نانا کے لئے

اس نے وہ انگھوٹھی ٹیبل سے اٹھائی۔

کتنی محبت سے کتنی چاہ سے کتنے ارمانوں سے اس نے یہ خریدی تھی۔

کچھ محبتیں کچھ چاہتیں کچھ ارمان مکمل ہو کر بھی نامکمل ہی ہوتے ہیں

اس نے بہت زور سے انکھیں مھینچی۔

ضبط صبر حوصلہ رکھنا تھا آج۔۔۔ آج اگر بکھیر گیا تو کبھی نہیں جوڑ سکو گا۔

ان شاء اللہ سب بہتر ہو گا تم پریشان مت ہو۔۔۔ اپنے سامنے بیٹھی سدرہ نے امنہ سے کہا  
جو پریشانی سے اپنی گود میں رکھے ہاتھ کو مسل رہی تھی۔

ماڑا تم۔۔۔ وہ اسے دیکھ کر بول ہی رہی تھی جب دروازہ لاک ہوا۔

یس۔۔۔ سدرہ نے کہا

میم یہ رپوٹ۔۔۔ ایک نرس اسے رپوٹ دیتی بولی۔

اوکے \_\_\_ اسکے ہاتھ سے رپوٹ لی \_\_\_

وہ نرس تعبد رای سے سر ہلاتی باہر نکل گئی \_\_\_

اس وقت سدرہ اور امنہ دونوں کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا \_\_\_

سدرہ نے رپوٹ انوالپ سے نکالی \_\_\_

جیسے جیسے پڑھتی گئی \_\_\_ اسکے تاثرات بدلتے گئے \_\_\_ چہرہ لال ہوتا گیا \_\_\_

اور پھر اسنے زور سے آنکھیں بند کی \_\_\_

امنہ کی نظریں مسلسل اسے کے گرد گھوم رہی تھی \_\_\_ وہ اسکے بدلتے تاثرات دیکھ کر گھبرا  
سی گئی تھی \_\_\_

آنکھیں کھولی \_\_\_ چہرے پر مسکراہٹ سجائی \_\_\_

امنہ \_\_\_ اسے پکارا \_\_\_

جی \_\_\_ دھڑکتے دل سے پوچھا

پھر اپنی چیمبر سے اٹھ کر اسکے پاس آئی۔

ایک بار پھر سے انکھیں بند کی

ک\_ک کی اہ وا \_\_\_ دھڑکتے دل کے ساتھ وہ لفظ توڑ توڑ کر بولی

اس کے چہرے کو دیکھا

تم ماں بنے والی ہو امنہ۔۔۔ کہتی ایک بار پھر سے اسے گلے لگایا۔۔۔

امنہ حیران ہوئی اتنے حیران کے کوئی حد نہیں تھی۔

سدرہ اس سے پیچھے ہوئی۔

پھر اسے دیکھا جو اب انسو بہا رہی تھی۔

رو کیوں رہی ہو پاگل؟؟ اس کے انسو صاف کرتی وہ بولی

پتا نہیں ماڑا ہم کو رونا ارہا ہے۔ نظریں جھکاتی وہ بولی

اس کا سر اپنے سینے سے لگایا۔

رو مت پاگل شکر ادا کرو۔ اس نے کہا

رونا تو میرے مقدر کا حصہ ہے۔ دل میں سوچتی وہ زخمی مسکراہٹ چہرے پر سجا چکی تھی۔

عربی کے ایک کہاوت ہے کہ:

وہ ہستی ہیں مگر ان کے دل میں ڈھیروں دکھ ہوتے ہیں بس وہی مضبوط ترین عورتیں ہیں۔

بس آج وہ کہاوت سدرہ امین پر پوری اترتی تھی۔





اسکی آنکھیں واللہ سیدھا دل پر اترتی تھی۔۔۔

وہ چمکتی گہری ہیزل آنکھیں تھی۔۔۔

اج سدرہ کو معلوم ہوا تھا کہ امنہ خان خوبصورت ہے بے انتہا خوبصورت۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھی۔۔۔ سدرہ نے وہ فائیل اسے پکرائی۔۔۔

گاڑی کی چابی اٹھائی۔۔۔ اور روم سے باہر نکل آئی۔۔۔

بتاؤں کیا کھاو گی؟؟؟؟ گاڑی چلاتی سدرہ نے اس سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں بس گھر چلو۔۔۔

ایسے کیسے بھی گھر چلے کچھ تو کھلاؤں گی ہی تمہیں۔۔۔ اسے دیکھتی وہ بولی۔۔۔

اچھا پھر بس ہم کو انیس کریم کھلا دو۔۔۔ انیس کریم تو اسے بچپن سے ہی بے انتہا پسند تھی۔۔۔

اچھا کونسا فلیئور۔۔۔؟؟؟؟

ایس کریم ایس کریم ہوتا ہے فلیئور و فلیئور ہم نہیں دیکھتا \_\_\_\_\_

اوہ گڈ \_\_\_\_\_ سدرہ نے کہا

گاڑی ایک اس کریم پالر کے سامنے روکی \_\_\_\_\_

یہی مانگواؤں یا اندر چلے \_\_\_\_\_؟؟؟ سدرہ نے پوچھا

جیسا تمہارا مرضی \_\_\_\_\_

یہی ٹھیک ہے \_\_\_\_\_ کما از کم اس وقت وہ ہجوم کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی \_\_\_\_\_

اس نے ایک دو بار ہارن بجایا \_\_\_\_\_

جی میم \_\_\_\_\_؟؟؟؟ ایک لڑکا ان کی گاڑی کے قریب اتا بولا

دو و نیلا فلیئور ایس کریم \_\_\_\_\_ سدرہ نے کہا

وہ لڑکا گردن ہلاتا چلا گیا \_\_\_\_\_

سدرہ نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی امنہ کو دیکھا \_\_\_\_\_

زور سے آنکھیں بند کی \_\_\_ چہرے پر مسکراہٹ سجائی \_\_\_

پھر آنکھیں کھولی \_\_\_ اور ایک نظر دوبارہ اسے دیکھا \_\_\_

جو نظریں جھکائیں نجانے کیا سوچ رہی تھی \_\_\_

بے انتہا بے حد خوش قسمت ہو تم امنہ خان بے حد بہت زیادہ \_\_\_ اس کے جھکی گردن کو دیکھتی

وہ دل میں بولی \_\_\_

کیا سوچ رہی ہو؟؟؟؟

کچھ نہیں \_\_\_

اچھا پھر مسکرا کیوں رہی تھی \_\_\_ وہ اسے تنگ کرنا چاہ رہی تھی \_\_\_

ہیں ہم کب مسکرایا؟؟؟ حیرت سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا \_\_\_

سدرہ نے نقاب میں چھپی اسکی آنکھیں دیکھی \_\_\_

کیسے نازاریان خان ان آنکھوں میں ڈوبتا \_\_\_

یہ ہیزل انکھیں تھی ہی اتنی پرکشش \_\_\_\_\_

وہ اسی طرح اسے دیکھ رہی تھی جب وہی لڑکا ایس کریم لے آیا \_\_\_\_\_

تھینکس \_\_\_\_\_ اسکے ہاتھ سے ایس کریمز لیتی سدرہ نے کہا \_\_\_\_\_

ایک اسے پکڑائی \_\_\_\_\_

یہ اتار لو کوئی نہیں دیکھے گا \_\_\_\_\_ سدرہ نے امنہ سے کہا جو نقاب کے اندر سے ہی کہا رہی تھی

نہیں ماڑا کوئی دیکھ لے گا \_\_\_\_\_

کوئی نہیں دیکھتا اتنا ٹائم کیسے کے پاس نہیں جو ہمیں ہی دیکھے \_\_\_\_\_

نہیں ماڑا ہمارا دل نہیں مانتا سڑک پر نقاب اتارنے کو \_\_\_\_\_ وہ کیسی صورت مطمئن نہیں تھی \_\_\_\_\_

اچھا سہی جیسے تمہیں اسانی ہو \_\_\_\_\_ سدرہ نے مسکرا کر کہا

تقریباً دس منٹ وہ دونوں ایس کریم کھاتی رہی ساتھ ساتھ باتیں بھی کرتی رہی تھی \_\_\_\_\_



پھر انیس کریم کی پیمٹ کر کے وہ اب گھر کی طرف ارہی تھی۔

وہ سنگلز پر رکی ہوئی تھی جب ایک کم عمر بچا گجرے اٹھائیں ان کی گاڑی کے قریب  
ایا۔

سدرہ نے شیشہ نیچے کیا۔

کتنے کے ہیں۔؟؟؟؟

دوسوں کے۔ وہ بچا پٹھان تھا اور اسکے منہ سے اردو بہت اچھی لگ رہی تھی۔

اچھا دو دے دو۔ اپنے پرس سے پیسے نکالتی وہ بولی۔

باجی ٹوٹا پیسا نہیں ہے کیا؟؟ وہ بچہ اسکے ہاتھ میں ہزار کا نوٹ دیکھ کر بولا۔ ابھی ہی تو کام  
شروع کیا تھا جیب خالی تھی۔

اے ایک منٹ۔ وہ واپس اپنے پرس پر جھکی۔

وہاں سو سو کے چار نوٹ پڑھے تھے۔

نہیں ہیں یہی رکھ لو۔ جھوٹ بولا۔

باجی ہم کیسی اور سے لے اتا ہے ٹوٹا پیسا \_\_\_\_\_

نہیں نہیں سنگنلز کھلنے لگے ہیں مجھے یہ دو اور یہ لو \_\_\_\_\_ وہ اسکے ہاتھ سے گجرے لیتی اور پھر  
اسے ہزار کا نوٹ تھماتی عجلت میں بولی \_\_\_\_\_

وہ بچہ منع کرتا رہے گیا اور وہ سنگنلز کھلتے ہیں گاڑی اگے لے گئی \_\_\_\_\_

شکل سے تقریباً وہ بچہ دس بارہ سال کا تھا \_\_\_\_\_

اس کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ ائی \_\_\_\_\_

مورے کا دوائی اجائے گا ج \_\_\_\_\_ آسمان کی طرف دیکھتا وہ بولا \_\_\_\_\_

کچھ اگے جاکر سدرہ نے سائیڈ پر گاڑی روکی \_\_\_\_\_

ہاتھ لاو \_\_\_\_\_ اپنے ہتھلی امنہ کے سامنے کرتی وہ بولی

امنہ نے ایک نظر اسے دیکھا \_\_\_\_\_ اور پھر اسکے ہاتھ میں اٹھائے لال گجروں کو دیکھا \_\_\_\_\_

دو یار شرمایوں رہی ہو لڑکا تو نہیں ہوں \_\_\_\_\_

امنہ نے اپنی کلائی اسکے سامنے کی۔

بہت پیار سے اسے گجرے پیہینائے۔

پھر اسے دیکھا۔

جو اب آنکھوں میں۔ نمی لئے اسے دیکھ رہی تھی۔

عورت بہت کچھ برداشت کرتی ہے مگر آج سدرہ امین نے برداشت کی حد کر دی تھی۔

عموما شوہر اپنی بیوی کو سنگنل میں گاڑی روک کر گجرے لے کر دیتے ہیں مگر آج ایک لڑکی نے اپنی سوتن کو لے کر دئے تھے۔

امنہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اور وہ بھی چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اور پھر ضبط کو چھوٹی آخری حدیں بھی پار کی۔

ایک جھٹکے سے امنہ نے اسے اپنے گلے سے لگایا۔

کیا اتنی بھی کوئی مضبوط عورت ہوتی ہے۔؟؟؟

کیا کوئی سدرہ امین ہو سکتی ہے؟؟؟

امنہ مسلسل رو رہی تھی۔۔۔

کاش مقدر میں یہ سب کچھ نا لکھا ہوتا۔۔۔

کاش وہ زاریان خان کی زندگی میں نا اتی تو آج یہ پہاڑ سے بھی مضبوط لڑکی خوش ہوتی۔۔۔

ہٹو یار اس طرح کا سین تم اپنے خان سے کرنا۔۔۔ انکھیں صاف کرتی وہ اسے بولی

اگر ابھی وہ ایسا نا کرتی تو آج شاید وہ بکھیر جاتی۔۔۔

امنہ اس سے پیچھے ہوئی۔۔۔

ماڑا تم کو دکھ نہیں ہو رہا تم کو ہم برا نہیں لگ رہا تم کیوں ہمارا اتنا ساتھ دے

رہا؟؟؟؟؟ انکھوں میں انسو لئے وہ حیرت سے اسے پوچھ رہی

پاگل مجھے کیوں دکھ ہوگا۔۔۔ گاڑی واپس سٹارٹ کرتی وہ بولی

ہم نے تمہارا حق مارا ہے۔۔۔

اسکی بات پر ایک نظر اسے دیکھا \_\_\_ اور پھر سامنے دیکھا \_\_\_

تم بہن ہو میری جیسے فاطمہ ہے ویسے ہی اور زاریانِ عشق ہے عشق یکطرفہ ہوتا ہے اور بہن کا پیار کبھی یک طرفہ نہیں ہوتا اُنیند ایسی بات مت کرنا اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی ہمارا مقدر لکھ دیا جاتا ہے اور تمہارا اور میرا مقدر بھی لکھ دیا گیا ہے سمجھی \_\_\_ اسکی گود میں رکھے ہاتھوں پر دباؤں ڈالتی وہ بولی

تم بہت بہادر ہے سدرہ امین تم چوہے سے ڈر جاتا ہے مگر تم حالات سے نہیں ڈرتا اگر ہمارا بیٹی ہوا تو اس کا تربیت تمہارے ذمہ ہم اس کو بھی تم سا بہادر دیکھنا چاہیے گا ہم بہت ڈرپوک ہے بہت ڈرپوک ہم نہیں چاہتا کہ جو زندگی ہم نے گزرا وہی ہمارا بیٹی گزارے

اور اگر تمہارا بیٹا ہوا تو؟؟؟؟

تو وہ ہمارے خان جیسا ہو \_\_\_

اچھا جی \_\_\_ مسکرا کر کہا





کیوں۔ نہیں کیا تھا؟؟

مدھے یاد نئی لا تھا میں نے شب کا تام تیا بش ادورو تانی تیا میم نے تایا تہ میں دندہ بتا ہوں۔

اچھا کوئی بات نہیں ٹیچر ہیں کہ دیتی ہیں اپ ایندہ سب کام کر کے جانا۔ وہ نظریں چرا گیا

وہ جانتا تھا جب سے حیا گئی تھی اذلان کی پڑھائی سے لے کر اسکے کھانے پینے سونے جاگنے تک سب کچھ ڈسٹرب ہو گیا تھا۔ صفیہ بیگم ہر ممکن کوشش کرتی تھی کہ اذلان کو کیسی چیز کی کمی نا ہو مگر وہ اب عمر کے اس حصے میں تھی کہ کوئی ان کی خدمت کرے۔ بابا مدھے نئی پتا اپ میم تو تائے تے میں دندہ بتا نہی وہ دندی بتی ہیں۔ ناک چڑھا کر بولا

بری بات اذلان استاد کو ایسا نہیں بولتے۔ الو چھیتی صفیہ بیگم نے کہا

وہ بی تو مدھ تو دندا بتا بول۔ لی تھی نا۔ انکھیں گھمائیں۔

وہ اس وقت غصہ میں تھا اور غصہ میں وہ بھی زیادہ کیوٹ لگ رہا تھا۔

اچھا اب جاو اور بیگ لے کر آو میں کرواتا ہوں ہوم ورک۔ صائم نے کہا

اسکی بات سن کر وہ صائم کی گود سے اٹھا اور اندر کمرے کی طرف چلا گیا۔

دیکھ رہے ہو خود پر نہیں تو کم از کم اپنے بچے پر ہی ترس کھا لو۔ صفیہ بیگم نے اس سے کہا

وہ خاموشی سے گردن جھکائیں بیٹھا رہا۔

صائم کرلو شادی کم از کم اذلان کے لئے ہی۔ اب کا لہجہ نرم تھا

امی میں کیسی صورت دوسری شادی نہیں کروں گا مجھے پتا ہے کہ میں نے اذلان کو کیسے سنبھلنا ہے میں اپنی اولاد کے لئے اپنے والدین اور نور کے سوا کیسی دوسرے پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ وہ دو ٹوک انداز میں بولا

اچھا جو میری بوڑھی ہڈیاں دن رات لگی رہتی ہیں کام میں ان کے بارے میں کچھ سوچا ہے۔ ایک اور طریقہ اختیار کیا اسے منانے کا

میں کوئی میڈ رکھ دوں گا آپکو۔۔۔ حل پیش کیا گیا

اچھا تو اب ہمارے گھر ملازم آئے گے مرتی مر جاؤں گی مگر کیسی غیر سے اپنے گھر کا کام نہیں کرواں گی۔۔۔ اسکی بات پر ان کا پارا ہائی ہوا

کوئی بات نہیں ہے میں خود کر لیا کروں

گا سارے کام۔۔۔

اچھا کبھی خود اٹھ کر پانی تو پیا نہیں ہے گھر کے کام کرو گے۔۔۔؟؟؟

کر لوں گا۔۔۔ نظریں جھکا کر کہا

مت ضد کرو بیٹا مت خود پر اذلان پر ظلم کرو۔۔۔ وہ اب عاجزی سے بول رہی تھی

امی میں حیا کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا۔۔۔ وہ بھی اتنی ہی عاجزی سے بولا

یہ بے وفائی نہیں ہوگی میرے بیٹے یہ تم اپنی اولاد کے لئے قربانی دو گے۔۔۔

امی مجھے مت مجبور کرے پلیز۔۔۔

مجبور نہیں کر رہی ہیں ایک درخواست کر رہی ہوں۔

جواباً وہ خاموش رہا۔

کچھ فاصلے پر کھڑے اذلان نے بہت گہری نظروں سے اپنے باپ کی جھکی گردن کو دیکھا۔

اور پھر اپنا بیگ لے کر اسکے پاس چلا گیا۔

بے حد گہری خاموشی سے اس

وقت کھانا کھایا جا رہا تھا۔

سدرہ نے امنہ کی طرف دیکھا۔

جو نظریں جھکائے کھا کم رہی تھی اور سوچ زیادہ رہی تھی۔

امنہ سہی سے کھاو۔۔۔ سدرہ نے کہا



زاریان نے ایک نظر امنہ کی طرف دیکھا پھر سدرہ کو دیکھا۔۔۔

بس ہمارا بھوک نہیں ہے۔۔۔ وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتی بول رہی تھی

تمہارا بھوک کبھی ہوا بھی ہے۔۔۔ کھانا کھاتے زاریان نے کہا

امنہ نے اسے دیکھا۔۔۔

ہائے اللہ جی ہم کیسے بتائیں گا خان کو۔۔۔؟؟؟؟ اسے دیکھتی وہ دل میں بولی

تقریباً دس منٹ بعد وہ لوگ کھانا کھا چکے تھے۔۔۔

سدرہ چیمبر سے اٹھی اور لاونچ میں رکھے صوفے پر سے وہ سیاہ کور والی فائیل اٹھا کر زاریان کے عین سامنے ٹیبل پر رکھی۔۔۔

جانتی ہوں Biology نہیں پڑھی تم نے مگر انگلش تو اتنی ہی ہوگی زراہ غور سے اس فائیل کا مطالعہ کرو۔۔۔ کہتی وہ اب ٹیبل پر سے برتن اٹھانے لگی تھی۔۔۔

امنہ نے حیرت سے اسے دیکھا جو بغیر کیسی تاثر کے خاموشی سے برتن اٹھا رہی تھی۔۔۔

زاریان کو اگر کچھ سمجھ آیا تھا تو صرف اتنا کہ اسے یہ پڑھ کر بھی ذرا سی بھی سمجھ نہیں آئی تھی اس چیز کی \_\_\_\_\_

???So Dr sidra amin what is this

کچن کی طرف جاتی جاتی وہ رکی \_\_\_\_\_

زور سے انکھیں بند کی \_\_\_\_\_

تم جیسا چول نالائق اور کم عقل ایک کامیاب بزنس مین باپ بنے والا ہے

\_\_\_\_\_ she is pregenent نظریں جھکائیں بیٹھی امنہ کی طرف اشارہ کرتی وہ کہ کر اب کچن

میں چلی گئی تھی \_\_\_\_\_

کچھ لمحے وہ اس دروازے کو دیکھتا رہا جہاں سے وہ ابھی اندر گئی تھی \_\_\_\_\_

پھر وہ امنہ کی طرف موڑا \_\_\_\_\_

حیادار بیوی کی خواہش کی تھی مگر تم تو حیادار کے ہونے کے ساتھ ساتھ کچھ ultra pro

max حیادار نکلی \_\_\_\_\_ اسکی جھکی گردن کو دیکھ کر وہ چہرے پر مسکراہٹ سجا کر بولا

اسکی مسکراہٹ بہت خاص تھی۔

وہ ایسے تب مسکرایا تھا جب نور نے کہا تھا کہ وہ اسکے خلاف ایف ای آڑ کٹاوائے گی جب وہ مری ٹرپ پر گے تھے۔

تم بہت عجیب مخلوق ہو امنہ خان۔ اسکا چہرہ اوپر کرتا وہ بولا

اسکے گال لال ہو رہے تھے۔

یہ خوشخبری اگر تم مجھے اپنے منہ سے سناتی تو مجھے زیادہ اچھا لگتا خیر۔

وہ ماڑا ہم سناتا مگر۔ وہ کہتے کہتے رکی

مگر؟؟؟ ایسبرو اچکا کر پوچھا

مگر سدرہ باجی تھا یہاں۔ اب پھر سے گردن جھکائی

ریلی تم سدرہ کی وجہ سے مجھے نہیں بتا رہی تھی؟؟؟؟ تصدیق کی

اس نے گردن ہاں میں ہلائی۔

اس نے تاسف سے گردن نفی میں ہلائی۔۔۔

پھر وہ اسکے قریب ہوا۔۔۔

جھک کر اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔۔

میرے پاس کوئی الفاظ نہیں ہیں جس سے میں اپنی خوشی بیان کر سکوں۔۔۔ وہ اس سے پیچھے ہوتا بول رہا

وہ نظریں جھکائیں بس اسے سن رہی تھی۔۔۔

اور کچن میں سنک کے اگے کھڑی وہ انتہائی دلچسپی سے برتن دھو رہی تھی۔۔۔

خود کو برتن دھونے میں اتنا مگن کر لیا تھا کہ اسے یہ بھی نہیں معلوم ہو سکا کہ وہ ہے کہاں؟؟؟

اسنے آج سے پہلے گھر کا کوئی بھی کام ایسے اتنی دلچسپی سے نہیں کیا تھا۔۔۔

تم روم میں جاو امنہ میں اتا ہوں۔۔۔ وہ اسے کہتا چیمبر سے اٹھا

وہ اٹھی اور کمرے کی طرف چلی گئی

زاریان کچن کی طرف آیا۔

اور اسکی کمر کو دیکھا۔

ڈھیلے سے جوڑے سے بال نکل کر کمر پر بکھیرے ہوئے تھے۔

سدرہ۔۔۔ زاریان نے پکارا

اس نے نہیں سنا تھا۔

وہ اسکے قریب آیا۔

کچن کی شلف سی ٹیک لگائیں اور اسے دیکھا جس کی ناک اور انکھیں دونوں لال ہو رہی تھی۔

کافی اچھے برتن دھو لیتی ہو۔۔۔ اسے اتنی توجہ سے برتن دھوتا دیکھ کر وہ بولا

برتن کے ساتھ ساتھ انسانوں کو بھی بہت اچھے سے دھو لیتی ہوں۔۔۔ اسکی بات سن کر سدرہ نے کہا

بے اختیار وہ مسکرایا۔



کچھ دیر وہ اسے ہی دیکھتا رہا جو بے حد توجہ اور آرام آرام سے برتن دھو رہی تھی۔

زاریان نے ٹیپ بند کیا۔ اسکے ہاتھ سے پلیٹ لے کر سنک میں رکھی۔

اسکے ہاتھ پاس پڑے ٹاول سے خود صاف کئے۔

سدرہ بغیر کچھ کہے اسے دیکھ رہی تھی۔

تمہارا مقام آج بھی میرے دل میں ویسا ہی جیسے آج سے پہلے تھا اگلے سال بعد بھی ویسے ہی

رہے گا اور تاحیات اسے ہی رہے گا۔ اس کا سر اپنے سینے سے لگایا۔

زاریان خان نے اپنی دونوں بیویوں کے حقوق پورے کرتا تھا۔

مگر

اللہ نے اولاد اسے امنہ خان سے دے رہا تھا یہ قدرت کا فیصلہ تھا۔

وہ اسکے سینے سے لگی اب رو رہی تھی۔ برداشت کی ساری حدیں ختم ہو گئی تھی۔

زاریان مجھے بس بھول مت جانا۔ اس سے الگ ہوتی وہ بولی

سانس لینا بھول سکتا ہوں مگر تمہیں کبھی نہیں بھولو گا \_\_\_\_\_ جھک کر اسکے گال چومتا وہ بولا  
دل کی دھڑکن تیز ہوئی \_\_\_\_\_

اب جاؤں یہاں سے \_\_\_\_\_ واپس سے سنک کی طرف موڑتی وہ بولی  
ایک کپ چائے بنا دو \_\_\_\_\_

وہ رہا چولہا بنا لو زیادہ پھیلو مت \_\_\_\_\_ واپس سے برتن دھوتی وہ بولی  
کچھ بھی ہو جائے رہو گی تم بد زبان ہی \_\_\_\_\_  
اچھی بات ہے \_\_\_\_\_

چائے بنا کر لاؤ میرے لئے \_\_\_\_\_  
زہر دوں گی بنا لو خود ہی \_\_\_\_\_ سارے برتن سمیٹتی وہ بولی

شرم نہیں آئے گی دودو بیویوں کے ہوتے ہوئے جو د چائے بناؤں گا \_\_\_\_\_  
ہٹوں آئے بڑے \_\_\_\_\_ اسے شیف سے پیچھے کرتی وہ بولی

اور پھر چولہے بند کیا جہاں پر چائے بن چکی تھی۔

چار ماہ ہو گئے تھے اسکے ساتھ اسکی ہر عادت اب حفظ ہو چکی تھی۔

زاریان مسکرایا۔ اسنے چولہے کی طرف توجہ ہی نہیں دی تھی۔

کپ میں چائے ڈال کر اسے دی۔

یہ لو۔

شکریہ۔ کہتا وہ کچن سے باہر نکل گیا۔

پیچھے اسنے کچن سہی کیا اور باہر نکل آئی۔

ٹھیک ہے وہ اسے کبھی اولاد نہیں دے سکے گی مگر وہ اسکے دل میں تو رہے گی نابے شک وہ

اس سے محبت ناکرے۔ خود سے سوچتی وہ کمرے میں آئی۔

یہ اپکی چائے۔ اسکے سامنے ٹیبل پر چائے رکھتی اشال نے کہا

ہوں تھینکس\_\_\_ اسکی طرف دیکھتا وہ بولا

وہ واپس کمرے میں جانے کے لئے موڑی تھی\_\_\_

کہاں جارہی ہیں\_\_\_؟؟؟؟ پیچھے سے پکارا

گردن گھما کر اسے دیکھا\_\_\_

کچھ سوچنے کے بعد وہ واپس اسکے پاس آئی\_\_\_

یہاں بیٹھے\_\_\_ اپنے قریب رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا

کچھ دیر وہ خاموشی سے بیٹھے رہے\_\_\_

کیا کوئی کام تھا؟؟؟؟ اشال اسے مسلسل خاموش دیکھ کر بولی

ہیمممم\_\_\_ چائے پیتا وہ بولا

کیا؟؟؟

کچھ نہیں\_\_\_

عجیب بات ہے کام تھا کچھ نہیں۔۔۔؟؟

ایک سوال پوچھنا تھا؟؟؟؟؟ حاشیہ نے کہا

جی۔۔۔؟؟؟

اگر ابھی مجھے کچھ ہو جاتا ہے تو کچھ پتا ہے کہ کہاں جائے گی کیسے واپس پاکستان جائے گی۔۔۔؟؟؟؟

اشال کا دل بہت بری طرح سے دھڑکا۔۔۔

وہ جُسا بھی تھا مگر تھا تو اس کا محافظ ہی اس کی اس بات سے وہ بہت بری طرح سے ڈر گئی تھی۔۔۔

اشال میں نے کچھ پوچھا؟؟؟؟؟ اسے مسلسل خاموش پا کر وہ بولا

اپ کو رحم نہیں آیا یہ بات پوچھتے ہوئے؟؟؟؟؟

وہ حیران ہوا اسکی بات سن کر۔۔۔



کیوں آپ کو تو نا ہی مجھ سے محبت ہے نا ہی کچھ اور تو پھر کیوں ایسا ریکٹ کر رہی ہیں۔۔۔

مجھے واقعی آپ سے محبت نہیں ہے مگر آپ جسے بھی ہیں میرے محافظ ہیں صرف اپنی ہی وجہ سے میں یہاں اپنی ہوں۔۔۔

اوکے میں آپ کو واپس بھیج رہا ہوں۔۔۔ وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتا بولا  
اشال کے چہرے کے تاثرات بدلے۔۔۔

حاشر خان میں انسان ہوں کوئی کھولونا نہیں جب دل چاہ کہی بھی پھینک دیا اب اگر میں یہاں سے گئی تو آپکے ساتھ ہی جاؤں گی چاہئے وہ میرا جنازہ ہی کیوں نا ہو۔۔۔  
اور اگر وہ میرا جنازہ ہوا تو پھر کیا کرے گی؟؟؟

اپنی ادھوری محبت کا رنگ کیسی اور طرح سے بنائے مجھے اس میں مت شامل کرے۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ آج کیوں وہ اس طرح کی باتیں کر رہا۔۔۔  
اشال یو نو آج مجھے مرجانے کا دل کر رہا ہے۔۔۔

جانتے ہیں اپکی یہ خواہش اللہ کو کتنی ناپسند ہے یہ تو اللہ سے ناامیدی ہوتی ہے \_\_\_\_\_

میں نے ایک لمبا عرصہ انعم کے ساتھ گزرا ہے اب اس کا چھوڑنا مجھے تکلیف دے رہا ہے \_\_\_\_\_

محبت تو محبت ہوتی ہے حاشر چاہیے وہ ایک لمبے عرصے سے کی گئی ہو یا ایک لمحے میں محبت کا پچھڑنا یکساں ہی تکلیف دیتا ہے \_\_\_\_\_ اس کے چہرے کو دیکھتی وہ بول رہی تھی حاشر نے اسے دیکھا \_\_\_\_\_

اور پھر بے اختیار اسے ہی دیکھتا رہا \_\_\_\_\_

ایٹم سوری \_\_\_\_\_ گردن جھکا کر کہا

کیوں؟؟؟؟

مجھے اپ سے یہ بات نہیں سنیر کرنی چاہئی تھی \_\_\_\_\_

اسکی بات پر وہ مسکرائی \_\_\_\_\_

محبت تو محبت ہوتی ہے کبھی بھی کیسی سے بھی ہو جاتی ہے اس پر کیسی کا اختیار تھوڑی نا ہے۔۔۔

اسکی بات دل پر لگی تھی۔۔۔

اپ کو بھی ہوئی ہے محبت؟؟؟ وہ یہ سوال نہیں پوچھنا چاہتا تھا مگر نجانے کیوں وہ پوچھ رہا تھا اسکی بات پر وہ بس مسکرا گئی۔۔۔

جو حاصل ہو وہ محبت ہوتی ہے اور جو لا حاصل ہو وہ عشق۔۔۔

تو کیا اِکو بھی عشق ہے۔۔۔؟؟؟ ایک اور سوال

عشق ایک بیماری ہے اور میں اس بیماری کی دوا لیتی ہوں۔۔۔

کہاں سے؟؟؟

وہاں سے؟؟؟؟ اسماں کی جانب دیکھتی وہ بولی

کیسے؟؟؟؟ نا سمجھی سے پوچھا

وہ مسکرائی۔

پتا نہیں بس اللہ مجھے دے دیتا ہے۔

میں یہ نہیں پوچھ سکتا کہ وہ کون تھا مگر اب اب میری بیوی ہیں اب کیسی اور کو سوچنا مجھے  
گوارہ نہیں ہوگا۔ اب کا لہجہ بدلا تھا

وہ پھر سے مسکرائی۔

یہ مسکراہٹ زخمی سی تھی۔

وہ کیسے بھول گئی تھی کہ وہ مرد تھا اور مرد کہا اپنے عورت کے منہ سے کیسی اور مرد کی  
محبت کو برداشت کر سکتا تھا۔

یہ برداشت تو صرف اللہ نے عورتوں کو ہی دی ہے۔

خیر چلے اندر۔ وہ کرسی سے اٹھتا بولا

وہ بغیر کچھ کہے اسکے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

وہ کمرے میں آیا پھر اپنی جگہ پر جا کر خاموشی سے لیٹ گیا۔

ایم سوری\_\_\_ اشال نے کہا

وہ اسکی طرف کڑوٹ کرتا مسکرایا\_\_\_

وہ بیٹھی ہوئی تھی بیڈ پر\_\_\_

اور پھر بغیر کچھ کہے انکھیں بند کردی\_\_\_

کیا بندہ ہے عجیب سا کبھی تولہ تو کبھی ماشہ\_\_\_

اونہوں خود کے محبت کے قصے مجھے ایسے سناتا ہے جیسے میں کوئی دوست ہوں اور جب میں  
زراہ سا کچھ کہ دوں تو غیرت انا سب اجاتا ہے\_\_\_ وہ اپنے من میں سوچتی لحاف لے کر  
سو گئی\_\_\_

سیاہ گہری رات سارے جنگل میں چھائی ہوئی تھی\_\_\_

بڑے بڑے درخت جنگل کو مزید خوفناک بنا رہے تھے\_\_\_

زمین پر سوکھے پتے سارے جنگل میں پھیلے ہوئے تھے\_\_\_



اور ان پتوں پر کوئی وجود درد کی شدت سے کراہا رہا تھا۔

وہ وجود ہر ممکن کوشش کرچکا تھا اٹھنے کی مگر ہر کوشش ناکام ہوتی گئی۔

مگر وہ ہمت نا ہارا وہ وجود ایک بات پھر سے اس گھنے لمبے درخت کا سہارا لے کر اٹھ رہا تھا۔

کہ ایک شیر کے دھاڑنے کی آواز اب قریب سے آنے لگی تھی۔

وہ وجود اب سر تھام کر ایک بار پھر سے زمین بوس ہو گیا۔

لال خون اب ان سوکھے پتوں میں اپنا نشان چھوڑ رہا تھا۔

اس شیر کی انکھیں لال تھی ایسے ہی جیسے سوکھے پتوں میں مجود لال خون تھا۔

\*\*

لال خون اب ان سوکھے پتوں میں اپنا نشان چھوڑ رہا تھا۔

اس شیر کی انکھیں لال تھی ایسے ہی جیسے سوکھے پتوں میں مجود لال خون تھا۔

وہ بدک کر اٹھی تھی۔۔۔ سارا وجود پسینے سے شربور تھا۔۔۔

اسنے اپنے ارگرد دیکھا۔۔۔

وہ تو اپنے کمرے میں تھی۔۔۔ ناہی کوئی جنگل تھا ناہی شیر۔۔۔

وہ خواب تھا۔۔۔ اتنا ڈراونا خواب۔۔۔ یا اللہ اج سے پہلے کبھی نہیں آیا۔۔۔

فورا سے تعوز پڑھا پھر ایتہ الکرسی پڑھی۔۔۔ جو کچھ اس وقت اسے یاد ارہا تھا وہ سب کچھ وہ پڑھ رہی تھی۔۔۔

ٹائم دیکھا رات کے دو بج رہے تھے۔۔۔

یا اللہ جی یہ کیسا خواب تھا۔۔۔؟؟؟؟

اتنا خطرناک خواب میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔۔۔

وہ خود سے کہتی اب بیڈ سے اٹھی۔۔۔

واشر و م گئی وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر تہجد ادا کرنے لگی۔۔۔

نماز تہجد پڑھ کر اب وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھا چکی تھی۔

یا اللہ میں آپ کو کیا سناؤں اپنا حال دل۔

میرا حال تو آپ کے سامنے ہی ہے۔

یا اللہ جی مجھے اب نہیں پتا کہ میں آپ سے کیا مانگوں۔؟؟؟ یا اللہ میں نہیں جانتی اب یہ جو خواب آیا یہ شیطانی خواب ہے یا پھر واقعی کچھ برا ہونے والا ہے۔ مگر اللہ جی آپ جانتے ہیں آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ آپ ازل سے اب تک ہر ایک شے سے واقف ہیں۔ یا اللہ جی آپ رحیم ہیں۔ یا اللہ جی آپ کریم ہیں۔ یا اللہ جی میرے شوہر کی حفاظت فرمانا۔ یا اللہ جی انہیں اپنے امان میں رکھنا۔ میرا دل بہت پریشان ہے یا اللہ۔ یا اللہ مجھے قلبی سکون عطا فرما۔

یا اللہ میرے ہمسفر کی حفاظت فرما۔

وہ دعائیں مانگتی مانگتی اب واپس سے سجدے میں چلی گئی تھی۔

یہ اس کا ایک انداز تھا اپنے اللہ سے مانگنے کا۔

کچھ دیر وہ اسی طرح سجدے میں رہی۔۔۔ پھر سر سجدے سے اٹھایا۔۔۔

درد کی ایک لہر پورے سر میں پھیلی تھی۔۔۔

انکھیں کچھ نیند سے اور کچھ درد سے لال سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اٹھی جائے نماز تہ لگائی۔۔۔ اور عادت سے مجبور وہی صوفے پر رکھ دی۔۔۔

سائیڈ ٹیبل سے گلاس میں پانی ڈالا۔۔۔

بیڈ پر بیٹھی اور پانی پیا۔۔۔

دل اب قدرے سکون میں تھا مگر مکمل سکون نہیں ملا تھا۔۔۔

نجانے کس احساس کے تحت اس نے موبائیل اٹھایا اور مرتضیٰ کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اس وقت وہ کہاں اس کی کال اٹھائے گا مگر پھر بھی اس نے ایک کوشش کی۔۔۔

بیلز جارہی تھیں۔۔۔ مطلب اس کا نمبر ان تھا۔۔۔

شکر الحمد للہ اللہ جی\_\_\_ دل میں اللہ پاک کا شکر ادا کیا

مزید بیلز جاتی رہی\_\_\_

دوسری طرف سے کیسی چیز کی آواز ائی\_\_\_

نور سمجھ نہیں سکی تھی کہ یہ کس چیز کی آواز ہے مگر جس چیز کی بھی تھی بہت سخت تھی

دل دہلا دینے والی\_\_\_

اسلام علیکم\_\_\_!!!! سپیکر سے آواز ائی

بے یقینی سے موبائیل دیکھا\_\_\_

یہ اسکی آواز تھی جس کو سننے کے لئے وہ اتنے دن سے تڑپ رہی تھی\_\_\_

انکھ سے ایک انسو نکل کر گال میں بہ گیا\_\_\_

وعلیکم اسلام\_\_\_ بہت مشکل سے اس نے یہ بولا تھا\_\_\_

کیسی ہیں؟؟؟؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا



میں جیسی بھی ہوں اب بتائیں کیسے ہیں؟؟؟؟؟

ٹھیک ہوں۔۔۔ بہت مشکل سے کہا تھا یہ

ٹھیک ہوں مجھے کیا ہو گا؟؟؟؟

بہت کچھ ہوا ہے شرافت سے بتائیں

سریسلی نور حیا مجھے کچھ نہیں ہوا

مجھ سے جھوٹ نہیں بولے سمجھے اب کا لہجے میں سختی تھی

یار میں اپ سے جھوٹ کیوں بولوں گا

دیکھے پلیز مجھے بتا دے میں بہت اذیت میں ہوں پلیز\_\_\_\_\_

کچھ نہیں ہوا سو جائے اتنی رات ہوگی ہے\_\_\_\_\_ بات ٹالنی چاہتی

مجھے نیند نہیں آرہی مجھے سکون بھی نہیں مل رہا پلیز پلیز مجھے بتا دے\_\_\_\_\_

میری جان کچھ نہیں ہوا مجھے\_\_\_\_\_

اپ جھوٹ بول رہے ہیں\_\_\_\_\_

میں جھوٹ کیوں بولوں گا\_\_\_\_\_؟؟؟

بس بول رہے ہیں بتائیں پلیز\_\_\_\_\_

دوسری طرف بیڈ کراون سے ٹیک لگائے اسنے زور سے آنکھیں بند کی\_\_\_\_\_

بس زراہ سی چوٹ لگی ہے\_\_\_\_\_ اپنے بازوؤں میں بندھی پٹی کو دیکھا وہ بولا

میں جانتی ہوں اپ کو زراہ سی نہیں لگی اپ کو بہت زیادہ لگی ہے\_\_\_\_\_

میں صبح اوں گا تو دیکھ لینا۔۔۔ وہ اسے نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ اے گا صبح مگر اب صورتحال پیچیدہ ہو رہی تھی

واقعی اپ اے گے صبح۔۔۔؟؟؟؟

جی۔۔۔ انکھیں بند کی۔۔۔ درد اب برداشت سے باہر ہو رہا تھا

کب تک اے گے۔۔۔؟؟؟؟ ایک اور سوال کیا

پتا نہیں۔۔۔ اسکی آواز میں درد کو محسوس کیا جاسکتا تھا۔۔۔

جو نور نے باقاعدہ محسوس بھی کیا تھا

اوکے میں اپ کا بہت بہت زیادہ ویٹ کروں گی۔۔۔ خوشی لہجے سے جھلک رہی تھی۔۔۔

وہ درد کی شدت برداشت کرتے کرتے مسکرا گیا

اوکے جان من ابھی سو جائے۔۔۔

ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ۔۔۔

او کے اللہ حافظ\_\_\_ کہتا فون بند کر دیا

زور سے انکھیں بھینجی\_\_\_

بازوں میں دو جگہ گولیاں لگی تھی\_\_\_

وہ دو گھنٹے اپریشن تھیٹر میں رہا تھا\_\_\_

اللہ نور انتہائی پاگل ہو یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ دوائی کھائی پٹی کروائی\_\_\_ افف اللہ جی مجھے

کیوں بعد میں باتیں یاد آتی ہیں\_\_\_ موقع میں سب کچھ بھول جاتی ہوں\_\_\_

سر پر ہاتھ مارتی وہ خود سے بڑبڑائی\_\_\_

تو یہاں کیا کر رہا ہے\_\_\_؟؟؟؟؟ ذلقرنین نے حاشر سے پوچھا جو رات کے دو بجے ایک

ریسٹورینٹ میں بیٹھا تھا\_\_\_ سامنے ٹیبل پر بھاپ اڑاتا چائے کا کپ رکھا تھا\_\_\_

حیرانی سے اسکی طرف دیکھا\_\_\_

تمہیں مجھ سے کما ز کم یہ سوال نہیں پوچھنا چاہیئے\_\_\_

حاشر نے کہا

وہ چئیر گھسیٹ کر اسکے سامنے بیٹھا

ذقرنین نے اسے دیکھا

وہ ہر احساس سے عاڑی چہرہ لیا کیسی غیر مری نقطہ میں نظریں جمائیں ہوئے تھا

گھر جاو حاشر اب تم اکیلے نہیں ہو ایک بیوی بھی ہے تمہاری ذقرنین نے کہا

اسکی بات سن کر حاشر نے اسے دیکھا

اسی سے ہی تو بھاگ کر یہاں بیٹھا ہوں اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ بولا

کیوں بھاگ رہے ہو اس سے؟؟؟؟ نا سمجھی سے کہتا وہ بولا

اس پیچاری کے ساتھ مجھ سے زیادہ زیادتی ہوئی ہے یار

کیا مطلب؟؟؟؟ اسے سمجھ نہیں آئی تھی



مطلب مجھے بھی نہیں معلوم بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے کہ میں اکیلا ہی نہیں قربان ہوا  
میرے ساتھ وہ بھی اپنی خواہشات قربان کر چکی ہے۔

وہ ابھی بھی نہیں سمجھا تھا اسکی بات۔

خیر جو بھی ہے تم ابھی گھر جاو جو بھی ہے وہ ابھی اس ملک سے انجان ہے ابھی اس وقت  
اس کا گھر پر اکیلا رہنا سہی نہیں ہے۔ ذقرنین نے کہا۔

میرا دل ہیں کر رہا ابھی۔

ذقرنین بس خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

اسے ابھی نہیں معلوم تھا کہ حاشر کی بیوی کون ہے۔؟؟

اگر اسے معلوم ہوتا تو شاید وہ ابھی یہاں بیٹھا اس سے سوال نا کر رہا ہوتا۔

پیو گے؟؟؟؟ حاشر نے چائے کے کپ کی طرف اشارہ کرتے اس سے پوچھا

جوابا اسے گردن نفی میں ہلائی۔

کچھ دیر یوہنی خاموشی سے گزر گے تھے۔

ذقرنین اسے دیکھ رہا تھا مگر سوچو میں وہ کہی بہت دور چلا گیا تھا۔

کمرے میں ارگرد چکر کاٹتی وہ مسلسل اپنے ہاتھ مسل رہی تھی۔

دل عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہو گیا تھا۔

سارا وجود اسی طرح ہو رہا تھا جیسے قطرہ قطرہ بکھیر رہا ہو۔

ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے۔

پیشانی پر پسینے کے ننھے ننھے پسینے کے قطرے نظر آرہے تھے۔

ابھی تو ٹھیک ہی تھی عشاء پڑھی تھی بلکل سہی مگر نجانے ان دس منٹ میں کیا ہو گیا تھا

اسے۔

اسنے دیوار پر لگی گھڑی میں ٹائم دیکھا۔

دو بج کر چالیس منٹ ہو رہے تھے۔

کھڑکی ست باہر دیکھا جہاں گہری کالی رات چھائی ہوئی تھی۔

وہ ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔ عموما وہ دس گیارہ بجے تک اجاتا تھا

یا اللہ۔ وہ لرزے لبوں سے کہتی بیڈ پر بیٹھی۔

دل یوں ہو رہا تھا جیسے کیسی نے مٹھی میں لے لیا ہو۔

بے حد مجبور ہو کر اسے سائیڈ ٹیبل پر رکھے موبائیل کو اٹھایا اور حاشر کا نمبر ڈائیل کیا۔

ٹیبل پر رکھے موبائیل میں اس نمبر کو دیکھا جہاں سے کال آرہی تھی۔

پہلے حیران ہوا پھر پریشان۔

اسنے آج تک اسے کبھی کال نہیں کی تھی وہ خود ہی کر دیتا اگر دل چاہتا مگر ابھی اس کی کال

انا اسے حیرت میں مبتلا کر گیا۔

کال ریسوی کی۔ اسلام علیکم۔!!

دوسری طرف اسکی آواز سن کر دل مزید بند ہو رہا تھا

وع لِّل کیم سلام۔ دھڑکتے دل سے اسنے توڑ پھوڑ کر سلام کا جواب دیا

حاشر بے حد پریشان ہوا تھا۔

کیا ہوا سب خیریت ہے؟؟؟؟ انیرو اچکا کر اسنے پوچھا

ننن ہنن طبب عیت بیہت خراب ہو رہی ہے۔ اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا

اسکی آواز سے حاشر کو اندازہ ہو چکا تھا۔

اوکے میں ارہا ہوں۔ کہتا اسنے فون بند کیا۔

چمیر سے اٹھا پھر پاکٹ میں موبائیل ڈالا۔

ذقرنین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

کیا ہوا ہے؟؟

کچھ نہیں اشال کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ علجت میں کہتا اسنے ٹیبل پر سے گاڑی

کی چابی اٹھائی اور باہر نکل گیا۔

پیچھے وہ بھی کچھ دیر وہی بیٹھا رہا پھر اٹھ کر گھر چلا آیا۔

یہ پہلی مرتبہ تھا جب ذلقرنین بغیر کچھ کھائے پیے واپس آگیا تھا۔

گھر آکر اسنے ڈوپلیٹ چابیوں سے گھر کا لاک کھولا اور اسکے کمرے کی طرف آیا۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تھا کہ سامنے وہ بیڈ کے کنارے پر بیٹھی بہت بری طرح سے کانپ رہی تھی۔

وہ اسکے قریب آیا۔

اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھا۔

کیا ہوا ہے؟؟؟ اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھے اسکا ٹیمپیراچر چیک کرتا وہ بولا

اسکی پیشانی حد سے زیادہ ٹھنڈی تھی۔

وہ کچھ نا بولی بس خالی نظروں سے اسے دیکھا۔



اسکی آنکھوں میں کچھ تھا \_\_\_ بہت کچھ تھا مگر حاشا اسے سمجھنے قاصر تھا \_\_\_

م جھے بب ہائیالک پاس جان ا ہے \_\_\_ لفظ توڑ توڑ کر بولی

ابھی کیسے جاسکتی ہیں اپ اشال مجھے بتائیں کیا چاہئے ؟؟؟؟

م جھے بھائی ک کے پاس جانا ہے \_\_\_ وہ ابھی بھی اسی بات کو دہرا رہی تھی

کیا ہوا مجھے بتائیں \_\_\_ اس کے گود میں رکھے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتا وہ بولا

وہ اب کچھ نہیں بولی بس خاموش انسو بہانا شروع ہو گئی تھی \_\_\_

تقریباً پانچ منٹ وہ اسے روتا دیکھتا رہا \_\_\_

سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ واقعی اپنے بھائی کی یاد میں رو رہی ہے \_\_\_

ادھر دیکھے میری طرف \_\_\_ اس کا چہرہ اپنی طرف موڑتا وہ بولا

اشال کا چہرہ تو اسکی جانب تھا مگر نظریں ابھی بھی جھکی ہوئی تھی \_\_\_

کیا ہوا مجھے بتائیں اپی پرومیں کچھ نہیں کہو گا بتائیں مجھے \_\_\_ نرم لہجے میں پوچھا

کک چھ نہنہیں \_\_\_\_\_ نظریں جھکا کر بولی

اچھا پھر روکیوں رہی ہیں؟؟؟؟

پ تا نہی \_\_\_\_\_ نظریں ابھی بھی جھکی ہوئی تھی \_\_\_\_\_

بے اختیار حاشر کو اس پر ترس آیا \_\_\_\_\_

اسکے انسو صاف کئے \_\_\_\_\_

ادھر دیکھے میری طرف \_\_\_\_\_ حاشر نے کہا

اشال نے اسکی طرف دیکھا \_\_\_\_\_

روئے مت اشال میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی کی آنکھوں میں انسو آئے \_\_\_\_\_ اسکی لال

ہوتی آنکھوں کو دیکھتا وہ بولا

کچھ دیر ان کے درمیان خاموشی رہی \_\_\_\_\_

اشال مجھے پہلے بہت غصہ تھا جب میری اپ سے شادی ہوئی تھی مگر آج وہ سارا غصہ دکھ

ختم ہو گیا ہے \_\_\_\_\_

اس کی بات سن کر جھکی نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔

اللہ فرماتے ہیں نا کہ ہم جیسے ہو گے ویسا ہی ہمیں ہمسفر عطا کیا جائے گا آج مجھے اس بات کی بہت اچھے سے سمجھ آگئی ہے۔

وہ خاموش ہوا۔ پھر اسے دیکھا جو اب نظریں جھکائیں ہوئی تھی

اشال اپ بھی کرچی کرچی بکھیری ہوئی ہیں اور میں بھی۔ اشال ہم ایک دوسرے کے لئے ہی بنے ہیں ایک دوسرے کی کرچیوں کو سنبھلانے کے لئے۔ وہ کہتا اسے اپنے سینے سے لگا گیا۔

یہ عمل اشال کے لئے اتنا حیران کن تھا کہ ایک لمحے کے لئے اسے اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہوئی۔

اس کے سینے پر سر رکھے وہ ایک لمحے کے لئے اپنی آنکھیں موند گئی۔

کچھ دیر اسی طرح گزر گئی۔

حلال رشتوں میں جتنی محبت سکون مل سکتا ہے وہ حرام سے کبھی نہیں ملتا۔

اس سے خود سے علیحدہ کیا۔

اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا۔

میں کوشش کروں گا کہ آپ کو کیسی قسم کا دکھ پریشان نا پہنچاؤں۔ آپ کی ہر خواہش کو پورا کرنا مجھ پر فرض ہوگی۔ بس بدلے میں مجھے آپ سے وفاداری چاہئے میری ساتھ وفاداری۔ اس کے چہرے کو دیکھتے وہ بول رہا تھا

اشال نے ایک نظر اسے دیکھا۔

کیا واقعی مردوں کے لئے محبت کو بھلا دینا اتنا اسان ہوتا ہے ؟؟؟؟

اشال محبت کو کبھی بھلایا نہیں جاسکتا یہ آپ بھی جانتی ہوگی مگر محبت کی خاطر دوسرے کے دل بھی نہیں دکھائے جاتے۔ ہمارے دلوں میں کہی بہت دور کیسی ویران سے جگہ میں ہماری محبتیں آج بھی اور ہمیشہ رہے گی۔

ہاں وہ سہی بول رہا تھا محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔ اور اگر محبت ختم ہو بھی جائے تو یادیں یادیں کبھی ختم نہیں ہوتی۔

مجھے پاکستان جانا ہے۔۔۔ بغیر اسے کچھ کہے وہ بول گئی

کیوں؟؟؟

مجھے بھائی بہت یاد آتے ہیں۔۔۔ وجہ ایک ہی تھی۔۔۔

اوکے میں اس بارے میں کچھ سوچتا ہوں۔۔۔

کہتا وہ بیڈ سے اٹھا

اشال نے اسکی کمر دیکھی۔۔۔

اگر آج ابھی اس وقت حاشر کی جگہ کوئی اور مرد ہوتا تو وہ جو کہتا وہ اشال اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

مگر وہ حاشر خان تھا وہ دردوں سے گزرا ہوا تھا وہ لفظوں کے تیر نہیں برساتا تھا۔۔۔

اسے ایک بار پھر سے رونا آیا۔۔۔

اسے آج معلوم ہوا تھا جو ہمارا نہیں ہوتا وہ کبھی ہمارا نہیں بن سکتا اور جو ہمارا ہوتا ہے وہ

دنیا میں کیسی بھی کونے میں ہو ہمیں مل ہی جاتا ہے۔۔۔



مرتضیٰ اسکی تہجد میں مانگی گی دعاوں میں شامل تھا اور حاشر بن مانگے اسے دیا گیا تھا۔

ایک ایسا مرد اسے دیا گیا تھا جو انا غرور اور غیرت کے نام پر بیویوں پر ظلم کے پہاڑ نہیں توڑتا تھا وہ بیوی کو بھی انسان مانتا تھا اپنی بیوی کی غلطی پر اس سے نفرت نہیں کرتا تھا بلکہ سمجھاتا تھا۔

کہاں رہے گے تھے ذقryn کب سے انتظار کر رہی ہوں تمہارا۔ اسے دروازے سے اندر اتا دیکھ کر شفا بیگم نے کہا جو اسکی ماں تھی اور کب سے اس کا انتظار کر رہی تھی سوری می۔ وہ کہتا لاونچ میں موجود صوفے پر بیٹھا۔

کیا ہوا طبعیت تو ٹھیک ہے نا؟،؟

جی۔۔۔ بس اتنا ہی کہا

وہ اسکے پاس صوفے پر بیٹھی۔

ذقryn نے ان کی گود پر اپنا سر رکھا۔

پھر ان کا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا۔

اور آنکھیں موند لی۔

دنیا میں اگر سجدے کے بعد کیسی دوسری جگہ میں سکون ہے تو وہ ماں کی گود ہے۔

وہ اکثر اسی طرح اپنی سارے دن کی تھکاوٹ اتارتا تھا۔

کیا ہوا ہے میرے شہزادے کو؟؟؟ اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتی وہ بولی

آنکھیں موندے وہ بس مسکرا ہی سکتا۔

وہ انہیں کیسے بتاتا کہ ان کا شہزادہ کسے تنکا تنکا بکھیر رہا ہے۔

کچھ نہیں۔

اچھا کھانا کھایا؟؟؟

جی۔۔۔ جھوٹ بولا

پکا۔۔۔ تصدیق کی

جی۔۔۔

اچھا پھر ابھی میں نے سینڈوچ بنائے ہیں وہ کھاتے ہیں۔۔۔ وہ اس کے جھوٹ کو پہچان گئی تھی

نومی۔۔۔

وہ کچھ نا بولی بس اس کا سر گود سے اٹھایا پھر کچن مں آئی اور وہ سینڈوچ والی پلیٹ اٹھائی اور باہر آگئی

مل کر کھائے گے نا۔۔۔ اس کے سامبے رکھتے وہ بولی

وہ بس بے بسی سے مسکرا گیا۔۔۔

کاش ہر کوئی ماں کی طرح محبت کرتا۔۔۔

اسنے واقعی کچھ نہیں کھایا تھا یہ بات اسکی ماں اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

امنہ تم یہ دیکھنا میں زاریان سے ایک بات کر کے آئی۔۔۔ وہ امنہ کو کہتی کچن سے باہر نکلی

اسکے کمرے کا دروازہ کھولا۔

سامنے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا۔

دروازہ کی اہٹ سن کر اسکی طرف دیکھا اور پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔

وہ چلتی چلتی اسکے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آئی۔

کیسی کے کمرے میں آنے کی کوئی تمیز ہوتی ہے۔ زاریان نے کہا

ہاں ہوتی ہے مگر شوہر کے نہیں۔

لیکن جب شوہر کیسی اور کا بھی ہو تو تمیز رکھنی پڑتی ہے۔

سدرہ مسکرائی۔

یہ مسکراہٹ درد سے چوڑ تھی۔

لاؤں میں باندھ دیتی ہوں۔ اسے گھڑی باندھتا دیکھ کر وہ بولی

وجہ بتاؤں میڈم کیا چاہئے۔ اسکی طرف دیکھتا وہ بولا

میں ہر باری کچھ مانگنے ہی تو نہیں اتی \_\_\_\_\_

ہاں مگر یہ لہجہ تم تب ہی دیکھاتی ہو جب کچھ چاہیے ہوتا ہے \_\_\_\_\_

دفاع ہو جاو تم ہو ہی نہیں پیار کے قابل \_\_\_\_\_ غصے سے کہا

ہاں پیار کے قابل نہیں محبت کے قابل ہوں نا \_\_\_\_\_ اسکے چہرے کے قریب جھکتا وہ بولا

سدرہ کا سانس روکا \_\_\_\_\_

مجھے پرفیوم پر اتنا لیکچر سناتے ہو اور خود پرفیوم میں نہاتے ہو جلا د خان \_\_\_\_\_ اسکے پاس سے

اتی پرفیوم کی خوشبو کو محسوس کرتی وہ بولی

میں مرد ہو ڈاکٹر صاحبہ مرد کا پرفیوم لگانا سنت ہے اور عورت کا گناہ \_\_\_\_\_

اچھا \_\_\_\_\_ انداز بدلا

بتاؤں اب کیا چاہیے \_\_\_\_\_؟؟؟؟

دس ہزار \_\_\_\_\_ اپنی اصل بات پر اتی



کیوں؟؟؟؟ ائیبرو اچکا کر پوچھا

وہ زاریان میری ساری سیلری ختم ہوگی ہے اور اب تم جانتے ہو مہینے کا آخر ہے اور مہینے کے  
آخر میں تو ہم تنخواہ دار لوگ کنگے ہوتے ہیں پلیز مجھے دس ہزار دو میں سیلری ملتے ہی تمہیں  
دے دوں گی۔۔۔

اسکی بات سن کر وہ بس مسکرای سکتا تھا

میں پھر بیس ہزار لوں گا۔۔۔ اس کے قریب اتا وہ بولا

اتجھا۔۔۔ لفظ ٹوٹ رہے تھے

کتنی سیلری ہے تمہاری؟؟؟؟

ایک لاکھ بیس ہزار۔۔۔

اچھا اور کہاں خرچ کرتی ہو ساری۔۔۔؟ ایک اور سوال

سدرہ نے اسے دیکھا پھر اس کے خود کے قریب ہونے کو

اپنے ماتم کے اخراجات کے لئے کمیٹی ڈال رکھی ہے اگر کبھی مر گئی تو تم پر بوجھ نہیں بنے گا۔ وہ سدرہ تھی سہی سے جواب تو وہ پیپرز میں بھی نہیں لکھتی تھی

اوہ جان من اسکی فکر مت کرو اب اتنا پیسا ہے میرے پاس کہ تمہارے ماتم کے اخراجات اٹھا سکوں۔ اسکے چہرے پر پھونک مارتا وہ بولا

زاریان پیچھے ہو۔

یہ لو ہو گیا۔ اسے خود سے پیچھے کیا مگر خود نہیں ہوا تھا

بہت بہت بتمیز ہو بندہ تمہارا محتاج نا ہو۔ اب کے لہجہ نم تھا

جب تم موت کی باتیں کر کے مجھ پر ترس نہیں کھاتی تو میں کیوں تم پر ترس کروں۔ کوٹ پہنتا وہ بولا

تو سہی کہ رہی ہوں نا۔

تم سہی نہیں تم بکواس کہتی ہو۔ اسکی طرف دیکھتا وہ بولا

تم مت سنا کرو میری بکواس۔

مجبوری ہے ناب بیوی جو ہو \_\_\_\_\_ اسکی ناک کھینچا وہ بولا۔

رات کو کوسئی موی دیکھتی تھی \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اس کا مسلسل خود کو ٹچ کرنے کی وجہ سے اس نے  
پوچھا

کیوں تم نے بھی دیکھنی ہے \_\_\_\_\_؟؟؟\*

جی نہیں تمہاری طرح ویلی نہیں ہوں \_\_\_\_\_

ویلی واہ تمہاری اور امنہ کی اردو سن کر میری اردو بھی نیلی پیلی ہوتی جارہی ہے \_\_\_\_\_ وہ  
ہنستا ہوا بولا

پیسے دو گے یا نہیں \_\_\_\_\_؟؟؟؟

دو گے مگر سود سمیت واپس لوں بیس ہزار \_\_\_\_\_

شرم نہیں آئے گی بیوی سے سود لیتے ہوئے \_\_\_\_\_

بیوی سے کیسی شرم \_\_\_\_\_؟؟؟؟

ہو ہی بے شرم \_\_\_\_\_

شکریہ\_\_\_ کہتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

اونہوں شکریہ بتمیز ادی بیس ہزار کیا تمہیں ایک ہزار بھی دے گی تو کہنا اے بڑے  
\_\_\_\_\_ خود سے بڑبڑاتی وہ باہر نکلی

سانے زاریان امنہ کی پیشانی پر پیار کر رہا تھا۔

وہ سب کچھ ان دیکھا کرتی اندر کچن میں چلی گئی۔

کہاں سے اجاتا ہے میرے پاس اتنا صبر؟؟؟؟ خود سے پوچھا

وہ تو جزباتی تھی بے حد جزباتی اور پھر اب صبر؟؟؟ کیسے اجاتا تھا؟؟؟

اپنے افیس روم میں بیٹھا وہ اس جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں کبھی وہ بیٹھتی تھی۔

اج ایک سال ہو گیا تھا اسے جاب چھوڑے وہاں سے۔

وہاں اب کوئی اور لڑکی بیٹھتی تھی۔

جانے والے تو چلے جاتے ہیں ان کی جگہ تو کوئی اور اہ ہی جاتا ہے مگر یاد کرنے والوں کے دل و دماغ میں وہ ہمیشہ قیام کرتے ہیں۔۔۔

اس نے زور سے آنکھیں بند کی۔۔۔

دودو بیویاں تھی دونوں ہی مخلص ہے تو پھر مجھ پر فرض ہے ان کے ساتھ وفادار رہنا۔۔۔ اس نے اپنے دل میں سوچا۔۔۔

میں آج عہد کرتا ہوں اپنے رب کے ساتھ کہ آئندہ کبھی نہیں سوچا گا اسکے بارے میں۔۔۔ آنکھیں کھولتا وہ بولا

سر میں اتم کم ان۔۔۔؟؟؟؟ امجد نے کہا

یس۔۔۔

وہ اندر آیا۔۔۔

امجد مجھے احمد انڈسٹری والا فائیل لا کر دو۔۔۔

والا؟؟؟ مطلب آج بوس لگ رہے ہیں پٹھان۔۔۔ امجد نے سوچا اور وہ فائیل لینے چلا گیا



زاریان نے اپنے جملے پر غور کیا تھا۔

اف امنہ خان تمہاری نیلی پیلی آردو سن کر میری اردو کا بھی ستیاناس کر دی ہے۔ وہ بڑبڑاتا مسکرایا۔

عصر کی نماز ادا کر کے وہ جائے نماز تہ کر رہی تھی۔

گھڑی میں ٹائم دیکھا۔

پانچ بج رہے تھے۔

ابھی تک نہیں آئے بس مجھے لاڑے لگا دیتے ہیں۔ غصے سے کہتی وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بالوں میں بے فضول کنگھی کرنے لگ گئی۔

دس منٹ ویسے ہی بالوں کے ساتھ لگی رہی پھر سے ٹائم دیکھا۔

اللہ جی کب آئے گے؟؟؟

پھر ایک نظر کمرے کو دیکھا۔

صبح دو گھنٹے لگا کر اس نے ہر چیز اپنی اپنی جگہ پر رکھی۔

تین ماہ بعد ارہا تھا۔ لیکن اسے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے تین سال بعد ارہا ہو۔

ایک بار پھر سے سارے کمرے کو دیکھتی وہ سر پر دوپٹہ اوڑھ کر نیچے چلی آئی۔

لاونچ سے مسلسل باتوں کی آواز آرہی تھی۔

یہ آواز وہ بند کانوں سے بھی پہچان سکتی تھی۔

اللہ یہ بندہ یہاں بیٹھا قہقہے لگا رہا ہے اور میں پریشانی سے پاگل ہو رہی ہوں۔ اسے ہستا ہوا دیکھ کر وہ بولی

اسلام علیکم۔۔۔!! لاونچ میں اتے ساتھ ہی سلام کیا

وہ اسے دیکھ کر کھڑا ہوا۔

بائیں بازووں مکمل سفید پٹی سے بدھی ہوئی تھی۔

پریشانی پر بھی چوٹ واضح نظر آرہی تھی۔

وہ کہ رہا تھا کہ بس ہلا سا زخم ہوا ہے۔

نور کا ایک لمحے کو دل چاہ کہ اس کی عقل ڈھانکنے لگائے

مگر بغیر کچھ کہے اسکے پاس آگئی۔

عادت مرتضیٰ نے اسے اپنے ساتھ لگایا پھر جھک کر پیشانی پر پیار کیا۔

آف اللہ جی۔ اس کا بہ عمل دل پر لگتا تھا مگر یوں کیسی کے سامنے جب وہ یہ کام کرتا

تھا تو اس وقت زہر لگتا تھا۔

شکر ہے ابھی صرف انٹی ہی بیٹھی تھی ورنہ یہ شرم سے ہاتھ دھو کر بیٹھے اس بندے سے

کوئی بھی امید رکھی جاسکتی ہے۔ وہ دل میں سوچتی

اسکے ساتھ ہی بیٹھی۔

کیا حال ہیں میڈم؟؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

میرے حال الحمد للہ مگر اپنا بتائیں کہاں زراہ سا زخم ہوا ہے؟؟ اسکی بازوؤں کو دیکھتی بولی

وہ مسکرایا۔ یہاں۔۔۔ پیشانی کی طرف اشارہ کیا

یہ زراہ سی ہے؟؟

جی بلکل زراہ سی۔۔۔

انٹی یہ کیا واقعی زراہ سی ہے؟؟ اسنے نورین بیگ م سے تصدیق کروائی

کہاں زراہ سی ہے اچھی بھلی لگی ہے یہ بد تیز اولاد جھے اسی طرح پریشان کرتی ہے۔۔۔ وہ اب پھر سے غصہ ہو گئی

انکی بات پر نور مسکرائی۔۔۔

کیسے لگی ہے؟؟؟؟ نور نے پوچھا

پرائے پھڈے میں عبداللہ دیوانہ بن کر گیا تھا۔۔۔ اسکی بات پر وہ بولا

بھئی کیسے لگ سکتی ہے ظاہری سی بات ہے اپریشن کے دوران لگی ہوگی نا۔۔۔

پرائے پھڈے میں نہیں پرانی شادی میں عبداللہ دیوانہ ہوتا ہے۔۔۔ نور نے کہا

اچھا لیکن میرا پرائے پھڈے میں عبداللہ دیوانہ ہو گیا۔۔۔ ہنس کر کہا

پانی لاؤں۔۔۔؟؟؟ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اسنے پوچھا

نہیں چائے بنا دے۔۔۔

اچھا۔۔۔ کہتی وہ صوفے سے اٹھی اور کچن کی طرف چلی گئی

پیچھے نورین بیگم نے اسکی اچھی خاصی کلاس لی تھی کہ کیوں نہیں اسنے بتایا تھا۔۔۔

اور وہ بس گردن جھکا کر سنتا رہا تھا۔۔۔

ماؤں کی تو ڈانٹ میں بھی پیار ہوتا ہے۔۔۔

کچھ دیر بعد نور اپنی پسندیدہ ادراک اور الاپچی والی چائے بنا کر لے آئی تھی۔۔۔

اپ نے جینجر ڈالی ہے اس میں؟؟؟ کپ کی طرف اشارہ کرتا مرتضیٰ بولا

جی۔۔۔ گردن اثبات میں ہلائی

یار میں یہ نہیں پیتا یہ۔۔۔

ہاں ہاں فائیدے مند چیز کب تم نے کھائی ہے۔۔۔ نورین بیگم نے کہا



اما اب کو بھی نہیں پسند لاپچی والی چائے؟؟؟؟ اسنے یاد دلانا چاہ کہ وہ بھی نہیں پیتی تھی  
لاپچی والی چائے

نور بناتی ہی اتنے ذائقے دار ہے کہ انکار کر ہی نہیں سکتی۔۔۔ اسے کپ پکڑاتی وہ بولی

بہت ذائقے دار۔۔۔ ایک سیپ لیتا وہ طنزیہ بولا

چائے پی کر کچھ دیر بعد حیات صاحب بھی افس سے اگے تھے ان کے ساتھ بھی کچھ دیر  
باتیں کی پھر رات کا کھانا وغیرہ کھا کر وہ اور نور اوپر اگے تھے۔۔۔

نور حیا مجھے فرسٹ اینڈ بکس لا کر دے دیں۔۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھتا بولا

کیوں؟؟؟

میک اپ کرنا ہے اپنا۔۔۔ اسے دیکھ کر مسکرا کر کہا

کیسی بھی بات کا سہی سے جواب نہیں دے رہے خیر تو ہے نا۔۔۔ الماری سے فرسٹ  
اینڈ بکس اسے لا کر دیتی بولی

تو اپ کے بھی سوال ایسے ہی جن کے جواب بنتے ہی نہیں ہیں۔۔۔

مجھے دے میں کروں۔۔۔ اسے زخموں پر دوائی لگا تا دیکھ کر اسنے کہا

اب خاموشی سے میرے پاس بیٹھ جائے بس۔۔۔

مجھے دیں۔۔۔ اسکے ہاتھ سے کاٹن لینی چاہی

نور حیا جسٹ گولیاں لگی ہیں معزور تو نہیں ہوا جو آپ سے اپنے کام کرواں۔۔۔

اللہ نا کرے آپ کو کچھ ہو میں بیوی ہوں آپکی مجھ پر فرض ہے آپکی خدمت کرنا۔۔۔

میں شوہر ہوں آپکا مجھ پر بھی فرض ہے کہ اپنے کام خود کروں۔۔۔ اسی کے انداز میں مسکرا کر کہا

اللہ جی کتنی زیادہ لگی ہے آپکو۔۔۔ اسکے زخم کو دیکھتی بولی

مجھے سب سے کم لگی ہے میرے ساتھ کہ سولیڈرز کو مجھ سے زیادہ لگی ہیں۔۔۔

کتنا مشکل کام ہے نا یہ؟؟؟؟ اسے دیکھتی بولی

ہیمم بہت۔۔۔ زخم میں مرہم لگا تا وہ بولا

اپ خود کیوں یہ پٹی وغیرہ کر رہے ہیں \_\_\_\_\_؟؟؟

تو کون کرے پھر؟؟؟

ڈاکٹرز \_\_\_\_\_

وہاں لیڈی ڈاکٹرز ہوتی ہیں \_\_\_\_\_ اسے دیکھ کر کہا اور پھر بکس اسے پکرایا

بینڈج کرنی ہوتی ہے اپ لائین نامارے تو کچھ نہیں ہوتا \_\_\_\_\_

ایسا ہو سکتا ہے کیا؟؟؟؟ اسے دیکھ کر پوچھا

اپ بس ایک دفعہ کیسی لڑکی کو لائن تو مارے پھر دیکھے کیا ہوتا ہے \_\_\_\_\_ بکس اپنی سامنے  
ڈرینگ پر رکھتی بولی

کیا ہوگا؟؟؟؟

پہلے اپ ٹرائے کرے پھر دیکھتا \_\_\_\_\_

اچھا جی \_\_\_\_\_ وہ بیڈ سے اٹھتا سامنے ڈرینگ ٹیبل سے وہ بکس اٹھایا اور واپس اپنی جگہ پر  
رکھا \_\_\_\_\_

نور نے اس کا یہ عمل دیکھا۔۔۔

بے اختیار شرمندگی نے گھیرا۔۔۔

افس نور نور کیوں تم چیز اپنی جگہ پر نہیں رکھتی۔۔۔ دل میں سوچتی خود سے ہی غصہ ہوئی

میری نور حیات جہاں سے چیز اٹھایا کرے وہی پر واپس رکھا کرے۔۔۔ جھک کر اسکے گال

چومتا وہ بولا

یاد ہی نہیں رہتی۔۔۔ اہستہ سے کہا

کیوں یاد نہیں رہتی؟؟؟

بیڈ پر بیٹھتا بولا

پتا نہیں۔۔۔ وہ بھی اپنی جگہ پر جا کر بیٹھی

پتا کرے جلد از جلد یہ عادت بہت بری ہوتی ہے۔۔۔

مجھے سبق مت پڑھایا کرے۔۔۔

یک دم موڈ بدلا

میں نہیں پڑھاؤں گا تو کون پڑھائے گا پھر \_\_\_\_\_ اسے مزید تنگ کیا

بچی نہیں ہوں اتا ہے سب کچھ مجھے \_\_\_\_\_

میرے لئے تو بچی ہی ہیں نا \_\_\_\_\_ اسے پکڑ کر اپنے قریب کرتا بولا

ایک تو اتنے ٹائم بعد ائے اور اوپر سے لیکچر سنا رہے ہیں \_\_\_\_\_ اسے دیکھتی خفگی سے بولی

تو کیا میں اپنی جان کو لوڑیاں سناؤں \_\_\_\_\_؟؟؟؟ مسکرا کر کہا

کچھ ناسنائے \_\_\_\_\_ اسکے سینے پر سر رکھتی بولی

وہ اسکے اس عمل پر مسکرایا \_\_\_\_\_

یہ تین ماہ کیسے گزارے تھے یہ صرف مرتضیٰ ہی جانتا تھا \_\_\_\_\_

کچھ دیر وہ اسی طرح اسکے سینے پر سر رکھی خاموشی سے روتی رہی \_\_\_\_\_

پھر یکدم اسکے بازوؤں کا خیال آیا جیسے بہت مضبوطی سے اس نے کب سے پکڑا ہوا تھا \_\_\_\_\_



اللہ اللہ سو سوری۔۔۔ فوراً سے پیچھے ہوتی بولی

وہ ایک بار پھر سے مسکرایا۔۔۔

درد ہو گیا ہو گا نا۔۔۔؟؟؟؟ معصومیت سے پوچھا

اگر اس طرح قریب رہے گی تو ہر درد برداشت کر لوں گا۔۔۔ اسے دیکھتا مسکرا کر بولا

نور مسکرایا۔۔۔

لیٹ جائے۔۔۔ اس کا تکیہ سہی کرتی بولی

کیوں؟؟؟

ڈانس کرنے کے لئے۔۔۔

اچھا پھر چلے آئے کرے۔۔۔ وہ بھی اپنے آپ میں ایک تھا نور کی طرح چڑھنے کے بجائے

اگلے بندے کو خاموش کرواتا تھا

اے اپکو ایک بات تو بتائی ہی نہیں۔۔۔ کچھ یاد آنے پر بولا

کیا؟؟؟؟

اپ کو پتا ہے کہ آپکے دوست ابا حضور بنے والے ہیں۔۔۔ دن کو ہی نورین بیگم نے اسے بتایا تھا

ایسا ہو سکتا تھا بھلا کہ جو بات نور کو پتا ہو وہ مرتضیٰ کو نا بتایے۔۔۔

زاریان؟؟؟؟ اس کے دوست تو بے تحاشہ تھے

جی۔۔۔

اچھا جی۔۔۔

ہاں اور آپ کو ایک بات اور بھی بتاؤں۔۔۔؟؟؟؟

جی جی بتائیں۔۔۔

سدرہ نے ہی ان کی وائف کا سارا چیک آپ کیا ہے کتنی بہادر ہے نا وہ۔۔۔؟؟؟ آخر میں اس سے پوچھا

اوہ تو وہ دوسری لڑکی تھی۔۔۔ اس نے سدرہ کا سمجھا تھا

اچھا اور بھی محلے کی تین چار خبرے سنا دے \_\_\_\_\_

محلے کی کیا سناؤں؟؟؟؟ ہاں یاد آیا ہمارے گھر کے ساتھ جو اصغر انکل رہتے ہیں نا ان کی بیٹی کی بھی شادی ہوگی \_\_\_\_\_ پرسوں ہی یہ بات پتا چلی تھی انہیں دعوت بھی ملی تھی مگر معذرت کر لی تھی \_\_\_\_\_

اچھا اقصیٰ کی یا فروا کی؟؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

اسے تو آج تک انکی بیٹیاں دیکھی بھی نہیں تھی بس ویسے پی اسے زچ کرنے کے لئے نام بولے

سبحان اللہ آپ کو نام بھی اتے ہیں \_\_\_\_\_

ہاں آپ نیبرز ہیں وہ ہمارے نام تو اتے ہوگے نا ایون ہم تو کھیلتے تھے ساتھ میں \_\_\_\_\_ مزید تنگ کیا

اچھا اچھا ان کی تو ایک ہی بیٹی ہے دوسری کے ساتھ آپ کب کھیلتے تھے \_\_\_\_\_ فوراً سے یاد آیا کہ بس ان کی ایک ہی بیٹی تھی جس کا نام زارا تھا

اس کی بات پر چہرہ جھکا کر مسکرا گیا۔

مجھے نا الو بنایا کرے اچھانا۔ اس کے بال کھینچتی بولی

میری شہزادی اپ تو بنی بنائے الو ہو بنانے کی کیا ضرورت۔

اچھا الو ہوں ساتھ میں اپ بھی الو ہیں جو رات کے گیارے بجے باتیں کر رہے ہیں الو کی طرح۔

اس کے ساتھ رہے کر تھوڑی بہت باتیں اہی گی تھی۔

اب باتوں میں مقابلہ کر سکتی ہیں۔ اسکی ناک کھینچتا بولا

اللہ مت کھینچا کرے ناک فلو ہوتا ہے مجھے۔ اپنی ناک پر ہاتھ رکھتی

نور حیا یہ والی حرکتیں میرے ساتھ مت کیا کرے یار۔ منہ بناتا بولا

محبت اور جنگ میں سب جائز ہے نا۔؟؟؟

نہیں کچھ کچھ جائز ہے۔

اللہ بس اتنی سی محبت اصل والی محبت تو بس وہی ہوتی ہے جس میں محبوب محبوبہ کی  
جوئیں بھی نکالے۔۔۔ مزید تک کرتی وہ بولی

اونہوں ایسی محبت سے میری پناہ۔۔۔

ہیم اجکل کی آرٹیفیشل محبتیں۔۔۔ اسے سینے پر سر رکھتی وہ لیٹتی ہوئی بولی

اج کل سب کچھ چائینہ کا مال چلتا ہے۔۔۔

اچھا اپکی محبت بھی چائینہ والی ہے کیا؟؟؟

نہیں۔۔۔

پھر کس والی ہے؟؟؟؟

پلاسٹک والی۔۔۔ جیسے جتنا موڑے کبھی نہیں ٹوٹتی۔۔۔

مگر کاٹنے سے تو ٹوٹ جائے گی نا۔۔۔

کاٹنے سے کٹے گی ٹوٹے گی نہیں۔۔۔



بس پھر سے شروع ہو جائے گی محبت کے فلسفے جڑھنے۔

جب نیوٹن موشن کے فلسفے چاڑھ سکتا ہے تو کیا میں محبت کے نہیں جاڑھ سکتا؟؟؟

اپ نیوٹن ہیں کیا؟؟؟؟ اسکی طرف دیکھتی بولی

نیوٹن اور مجھ میں فرق ہی کیا ہے بس اسکے بالوں میں بمب پھٹا ہوا ہے اور میرے بالوں میں حسن کے کرشمے ہیں۔

باہا با حسن دیکھنا۔ وہ ہستی ہوئی اسکے بال بگاڑتی بولی

اپ پکا میرے بالوں سے جلیس ہوتی ہیں نا جوہر وقت انہیں بگاڑتی رہتی ہیں۔

میں اپ کے بالوں سے جلیس نہیں ہوتی میں تو اپ کے شیمپو سے جلیس ہوتی ہوں جو اپ لگاتے ہیں۔

اچھا تو لیمن مکس سے جلیس ہوتی ہیں اپ۔

بات سنے زراہ اپ سب کو الو بنا سکتے ہیں مجھے نہیں سمجھے مجھے پتا ہے کہ اپ لیمن مکس نہیں لگاتے۔

تو پھر کیا لگاتا ہوں \_\_\_؟؟؟

پتا نہیں \_\_\_

اسکی بات پر وہ مسکرایا \_\_\_

ہمارے بعد کے لوگ ترقی کر رہے ہیں اور اپ اور میں بس لڑائی ہی کرتے ہے جائے  
گے \_\_\_ اس کے گال کھینچتا بولا

جس طرح اپکی حرکتیں ہیں نا اپ ترقی کرے گے بھی نہیں \_\_\_ اتنے زور کے گال کھینچتا  
تھا وہ

کس طرح کے؟؟؟؟

گال اور ناک کھینچنے والی \_\_\_

میں ایک دفعہ ترقی تو کروں سب سے پہلے یہ عادت ہی چھوڑ دوں گا \_\_\_

نور اب خاموش ہوگی تھی \_\_\_

کیا ہوا؟؟؟ اسکی مسلسل خاموش پا کر وہ بولا

کچھ نہیں\_\_\_ لہجہ بدلا ہوا تھا

نیند آگئی ہے بچے کو،؟؟؟ اسکے گال کھینچتا بولا

بچہ بچہ مت کیا کرے ہر وقت\_\_\_

اوکے بچی بچی کروں گا\_\_\_

مجھے بچہ چاہئے\_\_\_ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بولی

بنا بنایا بچہ آپکے پاس ہے اور کونسا چاہیے\_\_\_

میرے ساتھ مزاق مت کرے بس مجھے کہی سے لا کر دے بچہ اب اذلان بھی نہیں اتا

یہاں میں بے حد بور ہو جاتی ہوں بس مجھے بچہ لادے\_\_\_

اچھا میں صبح ہی جاؤں گا اور مال سے بچہ لے آؤں گا بتائیں کونسے برینڈ کا لاؤں\_\_\_

آپ سیریس ہو جائے\_\_\_ اب غصہ سے کہا

نور حیا اولاد اللہ دیتا ہے اور یہ مرد کی قسمت سے ملتی ہے جب میری قسمت میں ہوگی مل

جائے گی\_\_\_

جب اللہ نے چاہا —

یہ آپکے پاس بھی تو کیسی کابچہ ہی ہے نا \_\_\_\_\_

میرا تو نہیں ہے نا

اچھا اب ختم کرے اس بات کو \_\_\_\_\_

نہیں کرتی \_\_\_\_\_ ضد سے کہا

او کے کرتی رہے اللہ حافظ گڈ نائٹ \_\_\_\_\_ وہ انکھیں بند کرتا بولا

اپ ایک زراہ بھی مجھ سے پیار نہیں کرتے جائے سو جائے \_\_\_\_\_ ایمو شنل کیا

ہیمنم \_\_\_\_\_ وہ واقعی سو رہا تھا

نور نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

اب بات کرنا مجھ سے۔۔۔ واپس سے سر اس کے سینے پر رکھتی بولی

انکھیں موندے ہی اسنے اس کا سر کو دبایا۔۔۔

ہاتھ بھی نا لگائے۔۔۔

ہیمیم۔۔۔ ہاتھ پیچھے کئے

تین دن سے مسلسل جاگ رہا تھا اب بہت سخت نیند آگئی تھی

اونہوں ہیمیم ہیمیم۔۔۔ اس کا مسلسل ہیم کہنا اسے مزید غصہ دلا رہا تھا

صبح اٹھے گے نا پھر دیکھنا ہیمیم ساری نکالوں گی۔۔۔

جان ابھی تو سونے دے پھر صبح اٹھوں گا۔۔۔

میں باجے بجارہی ہوں کیا۔۔۔؟؟؟

ہیمیم۔۔۔



اب اگر ہیمم کہا پھر دیکھنا \_\_\_\_\_

ہیمم \_\_\_\_\_ ڈھیٹھوں کی طرح پھر ہیمم کہا

ہیں ہی کوئی ڈھیت انکل سہی کہتے ہیں اپ ڈھیٹ نہیں بلکہ ڈھیٹھوں کے سرداروں کے بھی

سردار \_\_\_\_\_

ہیمم \_\_\_\_\_

ہیمم صبح ہو جائے پھر دیکھنا \_\_\_\_\_

سو جائے یار تین دن سے نہیں سویا \_\_\_\_\_

اچھا اور جو میں تین ماہ سے سکون سے نہیں سوئی وہ؟؟؟؟

اس کا بدلہ صبح لینا ابھی ترس کھائے مجھ پر \_\_\_\_\_

اونہوں ترس کھاوں \_\_\_\_\_

اسکی بات پر وہ انکھیں موندے ہی مسکرا گیا

پھر جھک کر اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔۔

سو جائے۔۔۔ کہتا وہ اب واقعی سو گیا تھا

گردن اٹھا کر اسے دیکھا جو انکھیں موندے ہوئے تھا

بے اختیار مسکرائی۔۔۔

پھر واپس سر سینے پر رکھا اور انکھیں موند لی۔۔۔

سارا وجود سکون میں تھا۔۔۔

اج قلبی راحت مل رہی تھی۔۔۔

\*\*\*

اس کی آنکھ اچانک سے کھلی تھی۔۔۔ سامنے دیوار پر لگی گھڑی پر ٹائم دیکھا۔۔۔ صرف بیس

منٹ باقی تھے نماز کا وقت ختم ہونے میں۔۔۔

گھڑی سے نظرے ہٹا کر اس نے اپنے سینے پر سر رکھی سکون سے سوئی ہوئی نور کو

دیکھا۔۔۔

بے اختیار وہ مسکرا گیا۔۔۔

پھر جھک کر اس کے گال چومے۔۔۔

نور حیا۔۔۔ ساتھ میں ہلایا بھی

ہیمم۔۔۔ نیند سے بوجھل آواز میں بولی

صرف اٹھارہ منٹ رہتے ہیں فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے جلدی کرے۔۔۔

اللہ اللہ اٹھارہ منٹ۔۔۔ دس منٹ تو مجھے بیڈ سے اٹھتے اٹھتے لگتے ہیں پہلے کیوں نہیں

اٹھایا۔۔۔ جلدی سے اس کے سینے سے اٹھتی بال سیٹ کرتی ہوئی بولی

تو اپ اٹھ جاتی اگر میں نے نہیں اٹھایا تھا۔۔۔ خود بھی بیڈ سے اٹھا

صبر پہلے میں وضو کروں گی۔۔۔ فوراً سے بیڈ سے اٹھتی بولی

اچھا جائے۔۔۔ وہ واپس سے بیڈ پر بیٹھا۔۔۔

جلدی سے وہ وشروم گئی اور دو منٹ میں وضو کر کے ائی۔۔۔

اپ کسے کرے گے وضو؟؟؟؟ اس کے زخم پر لگی پٹی کو دیکھتی بولی

جیسے اپ نے کیا ہے ویسے ہی۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھتا ہوا بولا

اچھااا۔۔۔

یہ میرے بازوؤں فولڈ کر دے۔۔۔ اس کے سامنے پٹی شدہ بازوؤں کرتا بولا

بغیر کچھ کہے بازوؤں اوپر کر دئے۔۔۔

یہ بٹن بھی بند کر دوں؟؟؟ اسکی شرٹ کے اوپر کے بٹن کھلے دیکھ کر پوچھا

جی کر دے۔۔۔ لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔

بغیر کچھ کہے اس نے وہ بند کر دی۔۔۔

تھینکس۔۔۔ کہتا وہ واشروم چلا گیا

پیچھے نور نے بھی نماز کی نیت کی۔۔۔

وہ سنت پڑھ کر سلام پھیر رہی تھی جب وہ واپس آیا تھا۔۔۔

فورا سے اٹھ کر اسے دوسری جائے نماز اپنے سے اگے بیچھا کر دی۔

میں خود کر لوں گا۔ اسے پسند نہیں تھا یوں اپنے کام کیسی دوسرے سے کروانا۔

مگر مجھے اچھا لگتا ہے اپنے شوہر کے کام کرنا۔ کہتی وہ واپس سے اپنی جائے نماز میں کھڑی ہوئی اور فرض ادا کرنے لگی تھی۔

سلام پھیر کر اسے دیکھا جو اگے کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔

بازوں میں پٹی باندھی ہوئی تھی اب پیشانی پر سے پٹی اتار دی تھی اس نے۔

کہنیوں سے اوپر ہی دونوں گولیاں لگی تھی اس لئے وضو کرنے میں اتنی مشکل نہیں پیش آتی تھی۔

جائے نماز میں بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھی اور ساتھ ساتھ بہت توجہ سے اسے دیکھ رہی تھی۔

دیکھتے ہی دیکھتے انکھیں نم ہونے لگی۔

ایک آنسو آنکھ سے نکلا اور گال میں بہ گیا۔



ایک ایسا ہی ہمسفر کی خواہش کی تھی جسا اللہ نے اسے دیا تھا۔

ایک ایسا ہمسفر جو صبح نماز کے لئے اٹھائے۔

جس کا تعلق اللہ سے بے حد گہرا ہو۔

جو محبت کو پاک رکھنا جانتا ہو۔

یک دم رونے میں شدد آگئی تھی۔ مگر وہ اپنے آپ پر کنٹرول کر گئی۔

کما از کم کیسی کے ہوتے ہوئے وہ اللہ کے سامنے نہیں رو سکتی تھی۔

وہ سجدے میں چلی گئی تھی۔

یا اللہ نجانے ایسی کونسی نیکی کردی ہے جس کے صلہ میں آپ نے میرے مقدر میں ایسا

ہمسفر لکھ دیا ہے۔ وہ سجدے کی حالت میں تھی

کچھ دیر اسی طرح رہی پھر سجدے سے سر اٹھایا۔

انکھیں لال ہو رہی تھی۔

اس نے اپنے سے اگے جائے نماز پر بیٹھے مرتضیٰ کو دیکھا۔

یہ پہلی نماز تھی جو ان پانچ ماہ میں اکٹھی پڑھی تھی انہوں نے ورنہ مرتضیٰ ہر نماز باجماعت مسجد میں ادا کرتا تھا مگر آج درد کی وجہ سے نہیں جاسکا تھا۔

دعا کے بعد اس نے جائے نماز تہ کر کے پہلی بار الماری میں رکھی تھی۔

میں اٹھا دوں گی۔ اسے جائے نماز اٹھاتا دیکھ کر نور نے کہا

اتنی تو انرجی ہے اب مجھ میں۔ جائے نماز تہ کرتا وہ بولا

وہ مسکرائی۔ اچھا! سہی ہے۔ کہتی وہ قرآن پاک سینے سے لگا کر اب سامنے صوفے پر بیٹھ گئی

یہاں ایک اور بھی قرآن پاک رکھا ہوا تھا؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

جی وہ میں نے نیچے رکھ دیا تھا۔

اسکی بات پر گردن اثبات میں ہلاتا وہ موبائیل پر قرآن پاک پڑھنے لگا۔

کچھ آیات پڑھی تھی سورہ یسین کی سکون نہیں ملتا موبائیل سے پڑھنے میں۔

مگر اب جیسا بھی تھا مکمل تو کرنی تھی نا۔۔۔

دس منٹ بعد اس نے سورہ مکمل کی اور سامنے بیٹھی نور کو دیکھا جو ابھی بھی پڑھ رہی تھی۔۔۔

بغیر کچھ کہے وہ باہر ٹیرس پر اگیا۔۔۔

دس منٹ وہ وہاں چہل قدمی کرتا رہا تھا۔۔۔

صبح صبح کی تازہ ہوا۔۔۔ چڑیوں کا چہکچہنا۔۔۔ پرسکون سانس لینا کا ایک سنہیری موقع ہوتا ہے یہ وقت۔۔۔

اور آج تو لوری رات بارش بھی برستی رہی تھی موسم مزید خوشگوار ہو گیا تھا

کچھ دیر اسی طرح وہ چلتا رہا تھا پھر وہ بھی اگئی تھی۔۔۔

ابھی واپس سے سوئے گے آپ۔؟؟؟ نور نے پوچھا

پتا نہیں۔۔۔

پھر چلے نیچے ہی ناشتہ کر لے۔۔۔

اب بھی اب ڈیڈ کے ساتھ کرتی ہیں؟؟؟؟

جی اب انکل انٹی کے ساتھ ہی کر لیتی ہوں۔۔۔۔۔

اچھا پھر چلے۔۔۔۔۔

بغیر کچھ کہے وہ اسکے پیچھے چلنے لگی تھی۔۔۔۔۔

مرتضیٰ نے ایک نظر کمرے میں ڈالی جو اب صاف ستھرا تھا۔۔۔۔۔

وہ بغیر کوئی تاثر دے دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔۔۔۔۔

اونہوں گندگی فوراً نظر آجاتی ہے صفائی نظر نہیں آتی۔۔۔۔۔ دل میں کہتی وہ اسکے پیچھے چل پڑی

صبح صبح صرف اس کی خاطر سارا کمرہ صاف کیا تھا کہ خوش ہو جائے گا مگر مجال ہے جو ایک نظر دیکھ کر تعریف ہی کر دی ہو۔۔۔۔۔

ناکرے میں تھوڑا نا مر رہی ہوں اور ویسے بھی صفائی نصف ایمان ہے میں نے ان کے لئے تھوڑی نا کی ہے۔۔۔۔۔ خود کو تسلیاں دی

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا وہ افس جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا جب نظر گریبان کے کھلے  
بٹن پر پڑی۔

بے اختیار وہ یاد آگئی۔

اس کی افس کی تیاری میں وہ کچھ اور کرے یا نا کرے اسکے گریبان کے بٹن حیا ہی بند کرتی  
تھی۔

کہاں۔ کہاں یاد کروں میں۔ تمہیں حیا۔۔۔ اداسی سے بر بڑایا اور ہاتھ بٹن بند کرنے کے  
لئے گریبان تک کئے  
مگر وہاں بٹن ٹوٹا ہوا تھا۔

اسنے زور سے آنکھیں مھینچی۔

رات کو خود ہی شرٹ پرنس کی تھی دیکھا ہی نہیں۔

وہ ویسے ہی کھڑا خود کو ایسے میں دیکھتا رہا۔



وہ ایک ایسے بیٹے بھائی شوہر میں شامل۔ ہوتا تھا جس نے آج تک خود اٹھ کر پانی نہیں پیا تھا۔ مگر بہن کی رخصتی کے بعد ماں کے بوڑھے ہو جانے کے بعد اور بیوی کے چھوڑ جانے کے بعد وہ اب اپنا کام خود کرتا تھا اور کبھی کبھی اپنی ماں کی مدد بھی کروا دیتا تھا۔

وقت حالات اور زندگی انسان کو کیا سے کیا بنا دیتی ہے آج یہ بات صائم کو سمجھ آگئی تھی۔ اب اتنا ٹائم بھی نہیں تھا کہ دوسری شرٹ پریس کرتا۔

وہ آج کھلے گریبان کے ساتھ ہی باہر نکلے گا۔

صائم اگر آپ کبھی کھلے گریبان کے ساتھ باہر نکلے نا تو پھر دیکھنا کیا کرتی ہوں میں آپ کے ساتھ۔ کبھی بہت دور سے آواز آئی

ایک بار پھر سے آنکھیں بند کی۔

کیوں یاد آجاتی ہوں جب انا ہی نہیں ہے۔ خود سے بڑبڑایا۔

اس نے بہت مشکل سے سوئی دھگے والا ڈبہ امی کی سلائی مشین سے ڈھونڈا اور شرٹ اتار کر وہ ٹوٹا بٹن جوڑنے لگا۔

دروازے کی اوٹ میں کھڑے اذلان نے اپنے باپ کو دیکھا جو بیڈ پر بیٹھا بٹن لگا رہا تھا۔

وہ باپ جس نے ہل کر اسے بھی فیڈر نہیں بنا کر دیا تھا۔

حیا نے کبھی وہ موقع ہی نہیں آنے دیا جو اس کا لاڈلا شوہر کوئی کام کرتا۔

عموما لڑکے اپنی ماؤں کے لاڈلے شہزادے ہوتے ہیں مگر وہ پہلا لڑکا تھا جو اپنی بیوی کا لاڈلا شوہر تھا۔

اوجہ شہادت کی انگلی سے خون کی لکیر نکل کر فرش پر خون گرا

بابا۔ اذلان بھاگ کر اسکے قریب آیا۔

اس نے بہت زور سے منہ سے دھاگہ شرٹ سے توڑا۔

ڈھیلا سا ہی تھا مگر بٹن لگ گیا اندھے کو بھی نظر آجاتا کہ یہ کیسی انارٹی نے ہی لگایا ہے۔

بیٹا اجاوا ناشتہ۔ وہ مزید کچھ کہتی ہی کہ نظر اس کی انگلی سے نکلتے خون پر پڑی۔

یا اللہ خیر یہ کیا کیا ہے۔؟؟؟؟ اسکی انگلی اپنے ہاتھ میں لیتی وہ بولی

کچھ نہیں امی \_\_\_ ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ ہٹایا

اور شرٹ پہینی \_\_\_

کیا ہوا؟؟؟ صفیہ بیگم نے پوچھا

بٹن ٹوٹ گیا تھا وہی لگایا ہے \_\_\_ شیشے کے سامنے کھڑا بٹن بند کرتا بولا

صفیہ بیگم نے اسکی کمر دیکھی \_\_\_

انہیں بے اختیار بے حد ترس آیا تھا اپنے بیٹے کی اس حالت پر \_\_\_

وہ دن بدن بدلتا جا رہا تھا خاموشی کی گھیری چادر خود پر اوڑھ رہا تھا \_\_\_

صائم مت کرو بیٹا خود پر اتنے ظلم \_\_\_

ظلم تو قسمت مجھ پر کر رہی ہے امی \_\_\_ انکی طرف رخ کرتا وہ بولا

کب تک یوں تنہا رہو گے \_\_\_؟؟؟

جب تک سانسیں ہیں \_\_\_

مت کرو اس پر ہی ترس کھا لو۔ اذلان کے سر پر ہاتھ رکھتی بولی

امی حیا آج بھی میرے پاس ہے اور تاحیات رہے گی موت صرف ظاہری طور پر ہمیں جدا کر گئی ہے ہم ابھی بھی ساتھ ہی ہیں۔

تو کون بول رہا ہے کہ اس سے دور جاؤ وہ تمہاری بیوی ہے اس سے بھولا نہیں جاسکتا مگر یہ بھی تو دیکھو تمہار بیٹا ہے نا اس کی خاطر ہی سہی۔

امی آپ کو کیا لگتا ہے کہ آج کل کی لڑکیاں ایسی ہیں کہ وہ آپ کو گھر کو میرے بیٹے کو اور ایک بیمار شدہ آدمی کے ساتھ رہے گی کبھی نہیں امی۔

صائم تم ایک بار ہاں تو کرو۔

اس نے انکا چہرہ دیکھا۔

وہ کمزور تھی پہلے بھی مگر اب کمزوری کی یہ حد تھی کہ ان کے ہاتھ میں کوئی بھی پکڑی چیز کانپاتی تھی۔

یہ کیسی آزمائش تھی کیسا امتحان تھا۔

ڈھونڈ لے کر لوں گا جس سے بھی کہے گی مگر یاد رکھنا امی صائمہ فاروق کی اگر کوئی بیوی ہے تو صرف و صرف حیا صائمہ \_\_\_ وہ کہتا کمرے سے باہر نکل گیا

اذلان بھی اسکے پیچھے ہی چل گیا

تم میری اولاد ہو اور مجھے اپنی تربیت پر بھروسہ ہے \_\_\_

وہ کہتی کمرے سے باہر نکلی اور اسے ناشتہ دینے لگی \_\_\_

بابا اد میتینگ ہے \_\_\_ ناشتہ کرتے اذلان نے بتایا

کس وقت؟؟؟ صائمہ نے پوچھا

تیر نے تایا تھا شیخ شیخ ماما تے نمبل پل تیر نے میسج بی تئی ہوگا \_\_\_ اسکے سکول میں حیا کا نمبر ہی دیا ہو ہوا تھا جو اجکل صائمہ نے بند کیا ہوا تھا \_\_\_

اوکے \_\_\_ اسے ناشتہ کرواتا ایک نئی ٹینشن اسے مل گئی تھی \_\_\_

کیا کیا دیکھے آخر وہ زندگی کی تلخیاں یا پھر اپنی بیٹے کے مستقبل کو؟؟؟؟



اپ ریڈی ہیں؟؟؟؟ حاشر نے کمرے میں اتے ساتھ ہی اس سے پوچھا جو ڈرینگ کے سامنے کھڑی اپنے حجاب کو پن کر رہی تھی

جی۔۔ اسکی طرف رخ کرتی وہ بوی۔۔

اوکے چلے پھر۔۔

وہ بغیر کچھ کہے اس کے ساتھ چلنے لگی۔۔

میں تو اب بھی یہی کہتی ہوں رہنے دے کچھ خاص بات نہیں ہے یہ۔۔ اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتی وہ بولی

اشال اپ کو یہ بات کچھ نہیں لگ رہی یہی تو اپ لوگوں کی بیوقوفیاں ہوتی ہیں سپیشلی پاکستانیوں کہ وہ عام سی بیماریوں کو کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔۔

اپ میرے پاکستان کو کچھ مت بولے۔۔ اسے برا لگا

کیوں کیا پاکستانی بیوقوف نہیں ہوتے؟؟

نہیں وہ عقل مند ہوتے ہیں۔۔

جی وہ تو اندازہ ہو رہا ہے مجھے \_\_\_\_\_ گاڑی سٹارٹ کی

اپ مجھ پر طنز کر رہے ہیں ^\_\_\_\_\_

اور اپ کو یہ کیوں لگ رہا \_\_\_\_\_

اپ کا۔ لہجہ ایسا ہے \_\_\_\_\_

اچھا میرے لہجے کو چھوڑے اپ نے اپنی ساری کنڈیشن ڈاکٹر کو بتانی ہے جو جو اپ اس  
سٹیوشن میں فیل کرتی ہیں \_\_\_\_\_

وہ خاموشی سے بس گردن اثبات میں ہلا گئی

گاڑی میں اب گہری خاموشی چھا گئی تھی۔

پورے بیس دن بعد وہ پہلی بار آج گھر سے باہر نکلی تھی۔

جب سے انی تھی بس گھر میں ہی رہی تھی آج پہلی بار وہ اسے باہر لایا تھا اور وہ بھی ہسپتال  
کے لئے \_\_\_\_\_

چلے اترے \_\_\_\_\_ گاڑی سائیڈ پر روکتے حاشر نے کہا

بغیر کچھ کہے بغیر وہ باہر نکل آئی گاڑی سے۔

اجائے گاڑی کو لاک کرتے وہ بولا

وہ اسکے پیچھے چلنے لگی۔

بے اختیار زاریاں یاد آیا جو جہاں جاتا ہمیشہ اسے اپنے آگے رکھتا تھا۔

اب ہر جگہ والدین اور بہن بھائیوں والا پیار ملتا تو زندگی اتنی تلخ ہی کیوں ہوتی۔

آج کل لڑکوں کو لگتا ہے کہ لڑکیاں صرف وہی لڑکے پسند کرتی ہیں جو ہینڈ سم ہو امیر ہو مگر

یہ انکی غلط فہمی ہیں ایک لڑکی کو صرف وہی لڑکا اچھا لگتا ہے جو اسکی عزت کرتا ہو جو اسکے

گھر والوں کی عزت کرتا ہو جو بھری محفل میں اسکے لئے لڑ سکے۔

کما از کم ایک اچھی لڑکی کو تو ایک ایسا ہی لڑکا چاہیے ہوتا ہے۔

آپ تھکتے نہیں ہیں یہاں انگریزوں کے ساتھ انگلش بول بول کر۔؟؟؟ ڈاکٹر کے روم سے

باہر نکلتی وہ بولی

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ ڈاکٹر کے ساتھ اپنی ساری کنڈیشن کلئیر کرتی رہی وہ بھی انگلش میں منہ تھک جاتا تھا

اتنا عرصہ ہو گیا ہے اب عادت ہو گی ہے \_\_\_\_\_ حاشر نے کہا

اب ہم کہاں جا رہے ہیں \_\_\_\_\_ وہ مسلسل کوریڈور میں چل رہے تھے \_\_\_\_\_

ڈاکٹر نے سیٹی سکین کا کہا \_\_\_\_\_ بغیر اسے دیکھے بولا

نہیں چھوڑے اسے \_\_\_\_\_ وہ ایک جگہ سائیڈ پر رکتی ہوئی بولی

کیوں؟؟؟

ویسے ہی چھوڑ دے بس کچھ خاص نہیں ہے میڈیسن ہیں نا وہ لوں گی ٹھیک ہو جاؤں گی \_\_\_\_\_

ایک نظر اسے دیکھا \_\_\_\_\_ ضروری ہے وہ \_\_\_\_\_ کہتا واپس سے چلنے لگا

نہیں کروانا چاہتی تھی وہ یہ سیٹی سکین بس گزر رہی تھی نا زندگی گزر جائے گی \_\_\_\_\_

رہنے دے نا پلینز \_\_\_\_\_ ایک بار پھر سے کہا

مس اشال سیٹی سکین تو میں کرواں گا اپکا چاہیے کچھ بھی ہو جائے اسلیے اپ فالتوں میں منتیں  
نا کرے۔۔ ایک کمرے کے اگے جا کر رکتا وہ بول

کمرے کا دروازہ کھولا سامنے ہی مشینزری تھی ڈاکٹرز تھے ایک عجیب سا ماحول تھا اس  
کمرے نماحال کا

بے اختیار گھبراہٹ ہونا شروع ہو گئی تھی۔۔

مجھے نہیں کروانا۔۔ اب کی بار لہجہ نم ہوا

کیوں نہیں کرونا۔۔؟؟؟ وہ کوئی ڈاکو منٹس پڑھ رہا تھا

مجھے اس سب سے ڈر لگ رہا ہے۔۔ وہ کمرے کو دیکھتی بول۔ رہی

تھی

میرا سارا دن یہی گزرتا ہے یقین کرے ان میں سے ایک بھی جن بھوت نہیں ہے۔۔

اپ ڈاکٹر ہیں نا اس لیے ڈر نہیں لگ رہا۔۔



تو اب بھی پٹھان ہیں نا اور اب تو ایک ڈاکٹر کی وائف بھی تو بہادر بنے۔۔۔ اسے ایمو شنل کیا

رہنے دے یہ سب ویسے ہی سب کروائے گے کچھ نہیں ہے مجھے۔۔۔ ایک بار پھر سے کہا کچھ نہیں ہے نا اپکو بس یہی چیز مجھے عملی طور پر مل جائے گی دیکھنے کو۔۔۔

وہ خاموشی سے گردن جھکا گئی

کچھ دیر وہ اسی کرسی پر بیٹھی رہی خود کو مضبوط کرتی رہی۔۔۔

مجھے بھایا سے بات کرنی ہے۔۔۔

اوکے کرلینا مگر سیٹی سکین کے بعد۔۔۔

ابھی کرنی ہے۔۔۔

اشال جسٹ کچھ دیر ویٹ کرے یار۔۔۔ وہ معصروف سے انداز میں بولا

وہ اپنا موبائیل گھر ہی چھوڑ آئی تھی۔۔۔

وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔

چلے۔ کچھ دیر بعد حاشر نے کہا

کہاں؟؟؟؟

سٹی سکین کروانے۔

تو اتنی دیر سے یہاں بیٹھے کیا کر رہی تھی پھر؟؟ حیرانی سے پوچھا

اس نے تو آج تک بس سیٹی سکین کا نام ہی سنا تھا

اتنی دیر آپ بیٹھی صرف فالتو کی باتیں اور فالتو سوچ رہی تھی۔

مجھے نہیں کروانا۔ آخری بار کوشش کی

کچھ دیر بعد میں اپکی یہ بات مان لوں گا ابھی چلے۔ اسکی دائیں کلائی سے پکڑ کر اندر

روم میں لے کر جاتا وہ بولا

اسے سیٹی سکین کے لئے اندر لے گے۔

دل انتہائی بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔

سارا پروسس ہوا اس کے سیٹی سکین کا اور پھر کچھ دیر بعد وہ اس کمرے سے باہر نکل  
اے۔

وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چل رہی تھی

حاشر۔ پیچھے سے کیسی نے پکارا

دونوں نے بیک وقت پیچھے دیکھا۔

انعم چلتی چلتی ان کے قریب آئی۔

اسلام علیکم۔ اشال کے سامنے مصاحف کے لئے ہاتھ پڑھایا

اشال نے ایک نظر حاشر پر ڈالی اور بغیر دیر کی اس سے ہاتھ ملایا۔

وعلیکم اسلام۔

میں انعم نعمان ہوں۔ مسکرا کر بتایا

میں اپنی بیوی کو بتا چکا ہوں یہ \_\_\_ حاشر اس کے ارادے سمجھتا بولا

اوہ اچھا خیر میں بھی تمہیں یہی بتانے آئی تھی کہ نیکسٹ ویک میری شادی ہے ضرور انا \_\_\_

اسکی طرف دیکھتی مسکرا کر بولی

وقت ملا تو ہم آئے گے \_\_\_ اسی کے انداز میں مسکرا کر بولا

پوچھو گے نہیں کہ کس سے کر رہی ہوں میں شادی \_\_\_

جس مرضی سے کرو \_\_\_ کندھے اچکائے

وہ مسکرائی \_\_\_

اشال نے حیرانی سے ان دونوں کو دیکھا \_\_\_

کیا واقعی محبت کو بھلا دینا اتنا آسان ہوتا ہے؟؟؟؟ اسے سمجھ نہیں رہا تھا

چلے \_\_\_ حاشر نے اشال کا ہاتھ پکڑا \_\_\_

اور آگے چلا گیا \_\_\_

حاشر خان تم وہ واحد مرد ہو جس کی خواہش تاحیات دل۔ میں رہے گی۔۔۔ اسکی کمرے دیکھتی وہ بوبلی

وہ اب خاموشی سے گھر تک کا سفر طے کر رہے تھے۔۔۔

اپ کو دکھ نہیں ہو رہا؟؟؟؟ وہ یہ سوال نہیں پوچھنا چاہتی تھی مگر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر پوچھ رہی تھی

کس چیز کا؟؟؟؟ گاڑی چلاتے وہ بولا

اشال نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔۔

شادی کا۔۔۔

کس کی شادی کا؟؟؟؟

اشال حیرانی سے اس آدمی کو دیکھ رہی تھی

ابھی جس نے اپ کو بتایا ہے۔۔۔ نام۔ لینا اچھا نہیں لگ رہا تھا

نہیں۔۔۔ ایک لفظی جواب



کیوں؟؟

کیونکہ ہمیں ایک ایسی محبت تھی جو لا حاصل ہے۔

پھر بھی دکھ تو ہوتا ہے نا جس کی خواہش آپ کرے اور وہ ناملے اور کیسی دوسرے کو وہ بن مانگے مل جائے۔

اسکی طرف دیکھا۔

اشال جب محبت دو طرفہ ہو اور گہری بھی ہو مگر ناملے تو دکھ نہیں ہوتا روگ ہوتا ہے اور جب یہی محبت یکطرفہ ہو اور ناملے تو تب دکھ ہوتا ہے۔

کیا آپ کو روگ ہے۔؟؟؟

روگ ہے نہیں روگ لگ چکا ہے ہمیشہ کے لئے۔ کتنی دیلری سے بول رہا تھا

وہ خاموش رہی کیا بولتی سمجھ ہی نہیں آیا۔

کیا حقیقت میں اتنا اسان ہوتا سب کچھ بھلا دینا وہ تو آج بھی نہیں بھلا سکی تھی۔

حاصل ہو کر بھی لا حاصل رہنے والا دکھ بہت گہرا ہوتا ہے۔۔۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد حاشر نے کہا

اور حاصل نا کر کے بھی لا حاصل رہنے والا دکھ؟؟؟

پتا نہیں۔۔۔

وہ خاموشی سے نظریں جھکا گئی

کبھی کچھ حاصل نا کر کے بھی لا حاصل رہنا اور کبھی حاصل کر کے بھی لا حاصل رہنا بس اسی چکر کو زندگی کہتے ہیں۔۔۔

وہ اپنے روم میں بیٹھی ابھی ہی ایک پشینٹ کا چیک اپ کیا تھا۔۔۔

سائیتھو سوک اتار کر سامنے ٹیبل پر رکھی۔۔۔

کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔۔۔

اس جلاد خان کے بچے نے ابھی تک پیسے نہیں بھیجے۔۔۔

اونہوں اللہ کبھی کیسی کا محتاج نا کرے \_\_\_ دل میں سوچتی موبائیل کھولا

میج دیکھ کر حیران ہوئی \_\_\_

دو گھنٹے پہلے ہی اکاونٹ میں پیسے آگے تھے \_\_\_

اللہ ویسے ہی بیچارے کو گالیاں دی \_\_\_ میج اوپن کرتی وہ بولی

کچھ دیر پہلے اتنی معصروف تھی اس لیے میج کب آیا پتا ہی نہیں چلا \_\_\_

انکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہے گئی تھی \_\_\_

ایک لاکھ اکاونٹ میں آیا تھا \_\_\_

اف خدا یا \_\_\_ سر پکر کر کہا

بغیر کچھ سوچے سمجھے اسے کال ملائی \_\_\_

دو تین بیلز کے بعد کال اٹھالی

اسلام علیکم \_\_\_ زاریان نے سلام کیا

وعلیکم اسلام

اب کونسی افت اگئی ہے جو میری یاد آئی ہے۔۔۔؟؟

تم سے بڑی کوئی مصیبت ہے کیا؟؟؟

جی ہے ڈاکٹر سدرہ امین۔۔۔

اسکی بات پر نجانے کیوں لب مسکرائے۔۔۔

زیادہ پیسا اگیا ہے کیا؟؟؟؟

جی بلکل کل ہی تو دونوں نے مل کر بینک لوٹا تھا یاد نہیں۔۔۔

زیادہ ہیرو بننے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے دس ہزار کہا تھا میں نے مجھے بس وہی چاہئے۔۔۔

تو میں کونسا تمہیں باقی کے نوے ہزار کا تحفہ دے رہا ہوں شام کو گھر جانا اور گھر کی

گروسری لے کر انا میڈم دن کو خواب دیکھنا چھوڑ دو۔۔۔

اسنے زور سے آنکھیں بند کی۔۔۔

کیوں اس بندے سے ایسی امید رکھی سدرہ تم نے یہ ایک نمبر کا کنجوس مکھی چوس بندہ ہے

انتہائی فالتو اور بے عقل بندے ہو\_\_\_\_\_ غصے سے کہا

ڈاکٹر صاحبہ اپ کو کیا لگا کہ میں اپکو نوے ہزار تحفے میں دے رہا ہوں میں یعنی زاریان خان  
اوہ میری کم عقل ڈاکٹر دن کو خواب دیکھنا چھوڑ دو\_\_\_\_\_

بھاڑ میں جاو بتمیز ادی\_\_\_\_\_ غصے سے کہتی کال ڈسکنیکٹ کر کے موبائیل زور سے ٹیبل پر  
پٹخا\_\_\_\_\_

پوری کی پوری چول ہوں۔ میں جو اس بندے سے ایسی امیدیں رکھتی ہوں\_\_\_\_\_ خود سے  
بڑبڑاتی وہ اپنی چیزیں سمیٹنے لگی\_\_\_\_\_

اف ہوچکا تھا اس کا\_\_\_\_\_

اونہوں اب گروسری بھی میں کروں\_\_\_\_\_ گاڑی کا دروازہ کھولتی وہ بولی



پھر گاڑی گھر کی طرف موڑی وہاں سے خان بابا سے ہی پوچھے گئی کہ کیا کیا چاہیے۔۔۔ اسے تو بس سب کچھ کچن میں مل جاتا تھا۔

پہلے اپنے گھر میں بھی اور اب یہاں بھی۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔!!! صوفے پر بیٹھتی اسنے تھکے سے انداز میں سلام۔ کیا

وعلیکم اسلام۔۔۔ امنہ نے سلام کیا اور ساتھ میں ٹائم دیکھا

اج وہ جلدی اگئی تھی حیرت تھی۔۔۔

امنہ نے اسے دیکھا جو صوفے کی پشت پر سر رکھے انکھیں موندے ہوئی تھی۔۔۔

وہ کچن میں چلی گئی اور پانی لے کر واپس آئی۔۔۔

یہ لو ماڑا پانی پیو۔۔۔

اس نے جھٹ سے انکھیں کھولی

تم کیوں لائی میں لے لیتی۔۔۔ اس کے ہاتھ سے گلاس لیتی وہ بولی

تمہارا طبعیت ٹھیک ہے نا؟؟؟

اس۔ کا لال ہوتا چہرہ دیکھ کر امنہ نے پوچھا

پتا نہیں یار۔۔۔ پانی کا گلاس سائیڈ پر رکھتی بولی

امنہ نے اسکی پیشانی کو چھوا۔۔۔

اوہ خدایا ماڑا تم کو تو بخار ہے۔۔۔

شاید۔۔۔ گردن جھکاتی وہ بولی

دوا یاں کھایا؟؟؟؟ امنہ نے پوچھا

جوابا سدرہ نے نفی میں گردن ہلائی

ہم لاتا ہے۔۔۔

نہیں رہنے دو میں لے لوں گی تم بس یار خان بابا کو یہاں بلا دو۔۔۔

کیوں خیریت؟؟؟؟

ہاں گروسری وغیرہ کا پوچھنا ہے ان سے \_\_\_\_\_

کیوں؟؟؟؟

یار زاریان نے کہا تھا کہ آج گروسری لانی ہے \_\_\_\_\_

اچھا وہ تو خان بابا صبح ہی لے آیا تھا \_\_\_\_\_ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھی آمنہ نے کہا

کیا خان بابا صبح لے آئے تھے؟؟؟؟

حیرانگی سے پوچھا

جی لے آیا تھا \_\_\_\_\_

سدرہ نے زور سے انکھیں بند کی دل چاہ بس ایک باریہ بندہ سامنے آئے شوٹ کر دے

ڈرامے باز کو

کیا ہوا \_\_\_\_\_ آمنہ نے پوچھا

یہ جو زاریان خان ہے نا ایک نمبر کا فراڈی آدمی ہے \_\_\_\_\_ غصے سے دانت پیس کر کہا

کیوں ماڑا؟؟؟

مجھے صبح کال کر کے کہتا ہے کہ گروسری لینے جانا اور اور دیکھو خان بابا سے کہا۔

شاید وہ بھول گیا ہو۔۔۔ وہ تو یہی سمجھی تھی

بھولا نہیں ہے وہ بس مجھے ذہنی بیمار کرنے کا شوق ہے اسے اس وقت سے پریشان ہو رہی ہوں کہ

کیسے جاؤں گی۔۔۔

اوہ ماڑا چھوڑوں بس۔۔۔

کیا یار یہ بندہ ایک نمبر کا فراڈی اور ڈرامے باز ہے۔۔۔

شاید اس نے تم سے مزاق کیا ہو۔۔۔

اج انے دو اسے سارا مزاق نکالوں گی۔۔۔

امنہ مسکرائی۔۔۔

وہ اسے بھی اسی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پر چھیڑتا رہتا تھا مگر وہ اگے سے چیرتی نہیں تھی  
مگر سدرہ یہ چیرھ جاتی تھی

ماڑا وہ تم کو چھیڑ ہے اور تم چیرھ جاتا \_\_\_\_\_

اج انے تو دو اس دو نمبر فراڈی ادی کو \_\_\_\_\_

اچھا غصہ کو چھوڑے ہم چائے بنا کر لاتا ہے \_\_\_\_\_

نہیں رہنے دو میں خود بناؤں گی \_\_\_\_\_ وہ صوفے سے اٹھتی بولی

ارے تم بیمار ہے ہم بنائے گا \_\_\_\_\_ وہ بھی اٹھی

ایک کا۔م کرو جاو ایک چائے بنائے اور ایک ساتھ میں پکوڑے بنا لائے موسم پکوڑے ولا

ہی ہو رہا ہے \_\_\_\_\_ پیچھے سے پتا نہیں وہ کب ٹپکا تھا

سدرہ نے اسے دیکھا \_\_\_\_\_

اوں اوں مسٹر فراڈی میں تمہیں پکوڑے ہی کھلاتی ہوں \_\_\_\_\_ اسے دیکھتی غصے سے کہا

ضرور بس مرچ کم رکھنا \_\_\_\_\_ کہتا وہ اپنے اکمرے میں چلا گیا



ہم چائے بنا دے گا پکوڑا ہم کو اچھا بنانے نہیں اتا \_\_\_\_\_ امنہ نے کہا

وہ رمضان میں بھی ایمان سے ہی پکوڑے بنا دیا کرتی تھی سب کچھ اتا تھا سوائے پکوڑے بنانے کے

او ہاں ہاں اج اس بندے کو ایسے پکوڑے کھلاؤں گی ناکہ ساری زندگی یاد رکھے گا میرا نام بھی سدرہ امین ہے \_\_\_\_\_ دل میں سوچتی وہ کچن کی جانب چلی گئی

اور پھر اپنا سارا غصہ اسنے لال مرچ کے ذریعہ پکوڑے پر نکالا \_\_\_\_\_

امنہ تم پکوڑے نہیں کھانا تمہارے لئے فراز بناؤں گی \_\_\_\_\_ اسے فوراً امنہ کی یاد آئی  
کیوں؟؟؟؟

بس اس کنڈیشن میں یہ اچھے نہیں ہوتے \_\_\_\_\_

اچھا ماڑا \_\_\_\_\_

پکوڑے تو بہت پسند تھے مگر اب کچھ قربانیاں تو دینے ہی ہوگی نا۔

اشال اپ ابھی تک سوئی کیوں نہیں\_\_\_ کڑوٹ اسکی جانب کرتے حاشر نے پوچھا

جو ابھی تک بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اور ناجانے کیا سوچ رہی تھی\_\_\_

اشال نے اسکی جانب دیکھا\_\_\_

کتنے سکون سے وہ پوچھ رہا تھا نا کہ سوئی کیوں نہیں\_\_\_

نیند نہیں آرہی ہے\_\_\_ چہرہ دوسری جانب کرتی وہ خفگی کا اظہار کرتی بولی

اس کا لہجہ وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا\_\_\_

وہ اٹھا اور بند کروان سے ٹیک لگائی\_\_\_

پھر اس کے دائیں ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا\_\_\_

اشال کے ہاتھ تخی ٹھنڈے تھے\_\_\_

اسکی طرف دیکھا\_\_\_

اللہ پر یقین ہے نا؟؟

بہت زیادہ بے حد بے انتہا \_\_\_\_\_

تو پھر یقین رکھے ان شاء اللہ بہتر ہو گا ہمارے لئے \_\_\_\_\_

مجھے ڈر ہے مجھے ڈر ہے کہ زندگی کے دودن بھی بیماری میں نا گزر جائے \_\_\_\_\_ ایک ڈر سا لگ رہا تھا

کچھ نہیں ہو گا آتش کچھ بھی نہیں اللہ کی ذات کے بعد مجھ پر بھروسہ رکھے \_\_\_\_\_

وہ کچھ نا بولی بس خاموش رہی \_\_\_\_\_

سو جائے آتش کچھ نہیں ہو گا \_\_\_\_\_

مجھے نیند نہیں آرہی \_\_\_\_\_

اپ یہاں لیٹے نیند بھی اجائے گی \_\_\_\_\_ اس کا تکیہ سہی کر کے رکھتا وہ بولا

وہ لیٹی \_\_\_\_\_

انکھیں بند کرے اور دروپاک پڑھے سکون مل جائے گا اور نیند بھی اجائے گی \_\_\_\_\_

اس نے اسی طرح کیا انکھیں بند کی اور دردِ پاک پڑھنا شروع ہوگی۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ہی سکون مل رہا تھا۔

دردِ پاک میں شفا ہے ہر مرض کی شفا۔ اسے انکھیں موندنا دیکھ کر حاشر بھی لیٹ گیا۔

ابھی ہی صفیہ بیگم اور فاروق صاحب صائم گھر کی طرف چلے گئے تھے۔

انہیں نور نے صبح ہی کال کر کے بتایا تھا کہ مرتضیٰ گھر آیا ہوا ہے اور اسے گولی لگی ہیں۔

سارا دن تو صفیہ بیگم نے بہت مشکل سے گزرا تھا پھر شام ہوتے ہیں وہ صائم کے افیس کے آنے کے بعد وہ سب یہاں آگے تھے۔

اور ابھی کچھ دیر بیٹھنے کے بعد چلے گئے تھے۔

وہ اوپر کمرے میں بیٹھا اپنی پیشانی والے زخم پر مرہم لگا رہا تھا۔

مجھے دے میں لگاؤں۔ نور نے کہا

اسکی طرف دیکھا۔

پہلے مجھے تو لگانے دے۔۔۔ جھک کر اسکی پیشانی پر لب رکھتا بولا

درد نہیں ہو رہا کیا۔۔۔؟؟؟؟ اپنے چہرے کے تاثر چھپاتی وہ بولی

نہیں درد کیوں ہو گا بھلا میک اپ تو کر رہا ہوں۔۔۔

یہ تو صرف وہ اور اس کا رب جانتا تھا۔۔۔

وہ اسے دیکھ رہی تھی جو زخم پر مرہم لگانے کے ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہا تھا۔۔۔

اگر اتنی مجھے لگتی نا تو ابھی میں رو رو کر پاگل ہو جاتی۔۔۔

اسکی بات سن کر وہ مسکرایا۔۔۔

اصل میں نور حیا اپ کا سین کچھ یوں ہے نا کہ شادی سے پہلے باپ اور بھائی اچکے نخرے

اٹھاتے رہے اور شادی کے بعد اب میں اس وجہ سے اپ بہت لاڈلی بن چکی ہیں زارہ سا

درد بہت زیادہ فیل ہوتا ہے اچکو اب ہمیں پتا ہے ہمارے نخرے اٹھانے والا کوئی نہیں بس

معصوم خود ہی خاموش ہو جاتے ہیں۔۔۔ بچا رگی سے کہتا وہ اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا



ہاہا ہا معصوم —

اسے ہستا دیکھ کر بے اختیار وہ بھی مسکرایا —

نور ابھی مزید کچھ کہنے ہی لگی تھی جب دروازہ لاک ہوا —

زاریان صاحب اے ہیں نیچے — کوثر نے بتایا —

اوکے میں ارہا ہوں — مرتضیٰ نے کہا

کوثر سر ہلاتی واپس چلی گئی

اسے دیکھا — پھر جھک کر باری باری اسکے گال چومے —

نیچے اجائے گا — کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا

پیچھے اس نے ایک نظر کمرے کو دیکھا سب سیٹ تھا —

پھر اینے کے سامنے کھڑے ہو کر سہی سے حجاب کیا —

پھر دروازہ کھول کر وہ بھی نیچے ہی چلی آئی —

سامنے ہی وہ دونوں ایک صوفے پر بیٹھے تھے۔

زاریان مرتضیٰ کے پیشانی والے زخم کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا یوں جیسے ڈاکٹر تو وہی ہو۔

اسلام علیکم۔۔۔ وہی کھڑے کھڑے سلام کیا۔

وہ اسکی جانب مڑا۔

وعلیکم اسلام۔ اگلے ہی لمحے نظریں جھکالی۔

نور بغیر کچھ اور کہے کچن کی جانب چلی گئی۔

جہاں پہلے سے ہی نورین بیگم کوثر کو کچھ بتا رہی تھی۔

بتمیز ادنیٰ تو جاتے وقت مجھ سے مل کر بھی نہیں گیا تھا۔۔۔ زاریان کو فوراً سے یاد آیا

یار قسم لے لے بہت ایمر جنسی میں گیا تھا۔۔۔ یقین دلایا

دیکھ بیٹا صرف پہلی بار ہی تو میرے دیدار کے بغیر گیا تھا دیکھ لے نتیجہ۔۔۔ اس کی بازوؤں

کی طرف اشارہ کیا جہاں پٹی بندھی ہوئی تھی

اوہ ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ یہ منہ اور پتا نہیں کونسی دال\_\_\_\_\_

چنے کی دال\_\_\_\_\_ زاریان نے بتایا جو کہ اسکی طرف سے بالکل درست تھا

چنے کی دال نہیں ہوتا ہے یار\_\_\_\_\_ مرتضیٰ نے کہا

وہی ہوتی ہے\_\_\_\_\_

نکل یار اتنا تو مجھے پتا ہے کہ چنے کی دال نہیں کوئی اور دال ہوتی ہے\_\_\_\_\_

اچھا چھوڑ جو بھی دال ہوتی ہے یہ بتا کہ کچھ مرہم پٹی کرتا ہے\_\_\_\_\_

کرتا ہوں\_\_\_\_\_

لا مجھے لا کر دے فرسٹ اینڈ بکس میں کرو\_\_\_\_\_

رہنے دے ضرورت ہے اپنی بازوں\_\_\_\_\_

بیٹا ہلکے میں نالے اب ایک ڈاکٹر کا شوہر ہوں\_\_\_\_\_

کونسی باتیں؟؟؟؟

مسکرامت

او کے نہیں مسکراتا

مجھے کیوں نہیں بتایا۔

جاہل آدمی تجھے کیا بتاتا اب اتنی باتیں بھی تجھے بتایا کروں شادی شدہ ہو گیا ہوں اب یہ نہیں بتا سکتا کہ دن میں کتنی روٹیاں کھائی ہیں۔

اچھ تو موصوف شادی شدہ رہو گے ہیں واہ \_\_\_\_\_ طنز کیا

نہیں مرتضیٰ دیکھ پہلا نمبر تو یہاں تھا نہیں اور دسرا نمبر یہ کہ وہ خاموش ہوا

بک اگے۔۔

مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

لعنتی دفاع ہو چیل مارنے کا دل کرتا ہے تجھے۔۔ اسکی بات پر وہ بولا

سیر سلی مجھے۔۔

شرم ارہی تھی رائٹ۔۔ مرتضیٰ نے کہا

وہ کچھ نا بولا واقعی اسے عجیب سا محسوس ہو رہا تھا یہ بتانے میں

شکر ہے تو لڑکی نہیں ورنہ تو تو شرما شرما کر ہی اللہ کو پیاری ہو جاتی۔۔

اسکی بات پر وہ مسکرایا۔۔

اسے مسکراتا دیکھ کر مرتضیٰ بھی مسکرایا۔۔

خیر مبارک ہو۔۔

اب میں کیا کہوں۔۔؟؟؟؟



تو صرف شرماء

ہائے اللہ مت کرے نا ایسا خالص لڑکیوں والی آواز نکالتا وہ بولا

اسکی کا یہ انداز بہت عرصے بعد مرتضیٰ نے دیکھا تھا

وہ دونوں اب ہنس رہے تھے

ان کے ہنسنے کی آوازیں کچن تک ارہی تھی

سلاد بناتی نور نے باقاعدہ وہ آوازیں سنی تھی

اج بہت عرصے بعد زاریان آیا ہے اور اس طرح یہ دونوں باتیں کر رہے ہیں مجھے تو بے انتہا

خوشی ہو رہی ہے نورین بیگم نے کہا

ان کی بات سن کر نور بھی مسکرائی

پچھلے دو گھنٹوں سے وہ باتیں کی جارہے تھے ہنس رہے تھے اب تو حیات صاحب بھی اگے

تھے

تھوڑی تھوڑی دیر بعد نورین بیگم بھی چلی جاتی تھی انکی محفل کا حصہ بنے مگر پھر کچن میں موجود بہو کا خیال اتا تو فوراً اجاتی۔۔۔

اج گھر کا ماحول وہیسا ہی ہو گیا تھا جیسے اج سے پانچ چھ سال پہلے تھا۔۔۔

خوشگوار قہقہے ہنسی مزاق۔۔۔

اج نور کو بھی زاریاں اور مرتضیٰ کو دیکھ کر فاطمہ یاد آئی۔۔۔

کتنا عرصہ ہو گیا تھا اسے ملے ہوئے۔۔۔

اج ضرور کال کروں گی۔۔۔ دل میں پکا ارادہ کیا

زندگی میں ایک مخلص دوست لازمی ہونا چاہئے اج یہ بات نور کو سمجھ اگئی تھی۔۔۔

اسنے محسوس کیا تھا جب سے فاطمہ سے دوستی ہوئی ہے اب وہ اپنا ہر دکھ اس سے شئیر کر دیتی تھی۔۔۔

ایک مخلص دوست کیسی ویران سے لمحے میں مسکرانے کا باعث بن جاتا ہے۔۔۔

\*\*

وہ کافی دیر سے کمرے میں آگئی تھی۔

مگر وہ ابھی بھی نیچے ہی تھا زاریان کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔

کھانا کھا کر چائے وغیرہ پی کر وہ تو فاطمہ سے بات کرنے کے غرض اوپر آگئی تھی۔

ٹائم دیکھا تو نو بج رہے تھے۔

جاگ ہی رہی ہوگی ابھی۔ اس کا نمبر موبائیل میں تلاش کرتی وہ خود سے بڑبڑاتی

ایک دو بیلز جانے کے بعد اسنے کال اٹھالی تھی۔

اسلام علیکم۔۔۔ نیند سے ڈوبی آواز میں سلام کیا

وعلیکم اسلام سوئی ہوئی تھی کیا؟؟؟ نور نے پوچھا

جی سو گئی تھی تم بتاؤ کیسے مجھ ناچیز کی یاد آگئی آج؟؟؟ بیڈ کروان سے ٹیک لگاتی وہ بولی

مجھے تو آگئی جیسے بھی آئی لیکن تمہیں تو وہ بھی نہیں آئی۔

بس یار۔۔۔

کیا یار بھول گئی ہو کیا؟؟؟؟

نہیں نہیں بھولی نہیں ہوں بس زندگی بہت معصوف ہوگی ہے۔

ہیں تمہیں کونسے ملک کی ذمہ داری مل گی ہے سارا سارا دن تو اکیلی گھر میں رہتی ہوں پھر  
کونسی معصوفیات؟؟؟

خاوشیاں ویرانیاں تنہائیاں یہ سب ہی تو میری معصوفیات ہیں۔ لہجہ یک دم بدلا تھا  
نور کو محسوس ہوا جیسے وہ دکھ سے بول رہی ہو۔

اچھا چھوڑو یہ بتاؤں کیسی ہو طبعیت کیسی ہے۔؟؟؟ نور نے بات کا رخ بدلا  
ٹھیک ہوں تم سناؤ۔؟؟؟

الحمد للہ میں تو ٹھیک ہوں لیکن میرے وہ نہیں ٹھیک ہیں۔

اللہ خیر کیا ہوا بھائی کو؟؟؟؟

گولیاں لگی ہیں۔

اومائے گڈ نور یہ کب ہوا\_\_\_؟؟؟؟ حیرانگی سے پوچھا

تقریباً چار دن پہلے\_\_\_

اف خدایا کیسے ہیں اب وہ؟؟؟؟

الحمد للہ ٹھیک ہیں اب تو پہلے سے\_\_\_

اچھا شکر ہے تم مجھے بتاتی یار میں آج گھر پر تھی دیکھنے آجاتی\_\_\_

کل آجانا\_\_\_

ہیمن دیکھتی ہوں اب\_\_\_

اور سناؤں کیا ہو رہا ہے آجکل\_\_\_؟؟؟ نور نے پوچھا

کچھ نہیں بس وہی جو اکیلے لوگ کرتے ہیں\_\_\_

یہاں آجایا کرونا میں بھی اکیلی ہی ہوتی ہوں\_\_\_



ایسے مت بولو نور تم کہاں اکیلی ہو شوہر ہے ساس سر ہیں والدین ہیں اور بھائی ہے  
تمہارے پاس تو ایک مکمل فیملی ہے اکیلی تو میں ہوں \_\_\_\_\_

سب ہیں اللہ کا شکر ہے مگر ایک بہن تو نہیں ہے نا \_\_\_\_\_

اسکی بات پر فاطمہ مسکرائی \_\_\_\_\_

کیوں میں نہیں ہو کیا؟؟

ہو لیکن کتنا عرصہ ہو گیا ہے ملاقات ہوئے \_\_\_\_\_

اچھا میں کل ضرور آؤں گی \_\_\_\_\_

میں تمہارا بہت انتظار کروں گی \_\_\_\_\_

ویسے تم مجھے اب خالہ خالہ کہینے والی ڈول کب لا کر دو گی \_\_\_\_\_

اسکی بات کرنور کا دل کبھی ڈوب سا گیا \_\_\_\_\_

جب قدرت کو منظور ہو گا \_\_\_\_\_

قدرت کو بھی منظور ہوگا انشاء اللہ بس تم ہمت جذبہ مت ہارنا \_\_\_ آخری بات وہ وہ کھکھلا کر  
ہنسی تھی

بتیمیز اکیلی رہے کر بگڑ تو نہیں گئی کہی؟؟؟؟ مسکراہٹ دباتی وہ بولی

بہت بگڑ گئی ہوں \_\_\_

میں صرف ایک منٹ میں سدھار لوں گی \_\_\_

اچھا وہ تو دیکھے گے پھر \_\_\_

کل انا یار لازمی انا \_\_\_ نور نے ایک بار پھر سے کہا

خیر تو ہے نا کچھ زیادہ ہی نہیں یاد ارہی میں \_\_\_

بہت زیادہ یاد ارہی ہوں جب جب و شینگ مشین دیکھتی ہوں تو تم یاد آتی ہوں کچن میں  
موجود بکھیری شلف دیکھتی ہوں تو تم یاد آتی ہو گھر کو گندا دیکھتی ہوں تو تم یاد آتی ہو اب  
اور کیا کیا بتاؤں کہ کب کب تم یاد آتی ہو \_\_\_

اچھا میڈم اچھا میں ان کاموں کی لئے تمہیں یاد آتی ہوں \_\_\_

تو اور کس لیے

مجھے بھی تم بہت یاد آتی ہو جب میں بسکٹس کھاتی ہوں

چلو شکر کام کے لئے نہیں یاد آتی

مجھے تم اس وقت یاد آتی ہو جب میں بسکٹس کھا لیتی ہوں اور اس کا ریپر ڈسٹبین میں ڈالنا ہوتا ہے

چلو کام کے لئے ہی سہی یاد تو آجاتی ہوں اسنے کھلتے دروازے کو دیکھا جہاں سے وہ ابھی اربا تھا

اچھا پھر میں کل شام تک آؤں گی

اوکے میں ویٹ کروں گی

اوکے اللہ حافظ

اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا نور نے کہا اور فون بند کر دیا

ختم ہوگی اپکی باتیں توبہ ہے اتنی باتیں تو ہم لڑکیاں نہیں کرتی جتنی اپ کرتے ہیں

اسکی بات سن کر سائیڈ ٹیبل پر موبائیل رکھتا مرتضیٰ مسکرایا۔

بہت ٹائم بعد اس طرح اتنی باتیں کی ہیں ہم نے۔۔۔ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتا وہ بولا

ایسی کونسی باتیں تھی آپ کی جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

آپ کو نہیں بتا سکتا۔۔۔

کیوں؟؟؟

وہ بس مسکرا گیا۔۔۔

اگر میں نے آپکو AtoZ سب باتیں بتا بھی دی تو آپ کو کچھ سمجھ نہیں آئی گی۔۔۔ اپنا تکیہ

سیٹ کرتا وہ بولا

کیوں ایسی کونسی باتیں ہوتی ہیں۔۔۔

وہی باتیں جو ہر کیسی کی سمجھنے سے باہر ہوتی ہیں ہماری باتوں کو سمجھنے کے لئے ultra pro

max بے شرم ہونا پڑتا ہے۔۔۔

اچھا جو بھی ہوتی ہیں میری کل دوست آئی گی۔۔۔

اچھا اا

نور نے اسکی طرف دیکھا جو اب اپنے موبائیل کے ساتھ لگا ہوا تھا۔

ایک لمحے کے لئے نور کی سوچ بہت اگی گی تھی۔

فاطمہ اور صائم بھایا کی شادی؟؟؟؟ اس کا ذہن ابھی اس بات پر اکر اٹکا تھا۔

فاطمہ اچھی ہے سمجھدار ہے گھر کو سنبھلا سکتی ہے کما از کم۔ مجھ سے تو زیادہ ہی سمجھدار ہے۔ امی سے بات کروں گی پہلے۔ وہ خود سے سوچتی اب اپنا تکیہ سیٹ کر کے لیٹ گئی تھی۔

کچھ دیر انکھیں موندی مگر نیند انکھوں سے کوسو دور تھی۔

پھر ایک نظر اپنے ساتھ لیٹے مرتضیٰ پر ڈالی جو ابھی بھی موبائیل ہی دیکھ رہا تھا۔

بغیر اسے کچھ کہے وہ خاموشی سے اٹھی اور بکس ریک سے تین چار کتابیں اٹھالائی۔

اس وقت مجھے تاریخی کتاب پڑھنی چاہیے ویسے بھی ہسٹری کو پڑھ کر مجھے نیند ہی اتی

ہے۔ ایک تاریخی کتاب چنی اور باقی کی واپس اسی طرح رکھ دی۔



کتاب لے کر وہ بیڈ پر اگئی۔۔۔ بیڈ کراوں سے ٹیک لگائی اور پڑھنے لگی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد مرتضیٰ نے اسے دیکھا جو کتاب کا ورق پلٹ رہی تھی۔۔۔

بغیر اسے متوجہ کیا وہ واپس سے موبائیل میں مشغول ہو گیا۔۔۔

تقریباً اسی طرح ادھا گھنٹا گزر گیا۔۔۔

مرتضیٰ نے موبائیل بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا پھر نور کے ہاتھ سے بھی کتاب لے کر اپنے موبائیل کے ساتھ رکھ تھی۔۔۔

مجھے پیچ تو فولڈ کرنے دیتے اب مجھے کہاں یاد رہے گی کہ کہاں سے چھوڑا تھا۔۔۔

246 نمبر پیچ تھا۔۔۔ اس کا سر اپنے سینے پر رکھتا اسے بتایا

اپ کو کیسے پتا۔۔۔؟؟؟؟

مجھے یہ بھی پتا ہے کہ اپنے ابھی کتنے صفحے پڑھے ہیں۔۔۔ اس کے سر کے ساتھ اپنے گال لگاتا

وہ آنکھیں موند کر بولا

کتنے پڑھے ہیں؟؟؟

ایکس۔۔۔ انکھیں موندے ہی کہا

نور مسکرائی وہ سہی بول رہا تھا 225 صفحے پر اسنے پڑھنا شروع کیا تھا۔۔۔

اپ کو کیسے پتا چلا یہ؟؟؟؟ حیرانگی سے پوچھا

وہ تو موبائیل میں معصروف تھا پھر کیسے پتا چل گیا

نور حیا جو اپ سوچتی ہیں نا مجھے اس کا بھی علم ہو جاتا ہے۔۔۔

کیسے؟؟؟؟

بس ہو جاتا ہے۔۔۔

مجھے بھی بتائے نا۔۔۔

جب اپ کو مجھ سے واقعی محبت ہو جائے گی تو یہ سب کچھ اپ بھی محسوس کر لے گی۔۔۔

اسکی بات پر حیرانگی سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

کیا واقعی مجھے ابھی محبت نہیں ہوئی۔۔۔

محبت میں اظہار ہوتا ہے اور نور حیا نے ابھی اظہار نہیں کیا تھا۔

اپکو کیا لگا کہ مجھے اپ سے محبت نہیں ہوئی۔؟؟؟؟ لہجہ بدلا تھا

کیونکہ میں نے ابھی اپکی محبت محسوس کی ہے اپ نے محسوس نہیں کروائی۔

کیا مطلب؟؟؟؟

مطلب اپ کو کبھی سمجھ میں نہیں آئے گا۔

اپ سمجائے گا تو اجائے گا۔

فلحال سو جائے۔

نہیں سوں گئی جب تک مطلب نہیں سمجھاتے۔

مطلب یہ ہوتا ہے۔ جھک کر اسکی پیشانی پر لب رکھتا وہ بولا

نور نے آنکھیں بند کی۔

دل دھڑکا۔

اور پھر زبان خود ہی بند ہوگی۔

کچھ دیر خاموشی کے بعد مرتضیٰ کے لب مسکرائے۔

آخر کار پانچ ماہ بعد ہی سہی مگر اسے خاموش کروانے کا طریقہ اسنے ڈھونڈ ہی لیا تھا۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا وہ برش سے بال بنا رہا تھا۔

اینے سے بیڈ کی جانب دیکھا جہاں وہ بلیکٹ اوڑھے سوئی ہوئی تھی۔

وہ عموماً اس سے پہلے اٹھ جاتی تھی تاکہ ناشتہ بنائے مگر آج نہیں اٹھی تھی۔

حاشر نے اسے اٹھایا بھی نہیں کیونکہ جانتا تھا کہ ساری رات تو وہ فضول کی سوچے سوچتی رہی تھی۔

وہ واپس سے اپنی تیاری میں مصروف ہو گیا۔

کچھ دیر بعد اشال نے کڑوٹ بدلی۔

اور نیند سے بوجھل آنکھوں سے اس نے سامنے کی طرف دیکھا اور بدک کر اٹھی تھی۔

اسے یوں اچانک بدک کر اٹھتا دیکھ کر حاشر نے موڑ کر اسے دیکھا۔ جو اب گھڑی میں ٹائم دیکھ رہی تھی۔

اپ نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں۔؟؟؟؟ بیڈ سے اٹھتی بالوں کا ر ف سا جورا بناتی وہ اس سے پوچھ رہی تھی

اپ بہت سکون سے سوئی ہوئی تھی مجھے اچھا نہیں لگا اپ کو ڈسٹرب کرنا۔

نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر بغیر کچھ کہے وشروم کی طرف چلی گئی۔

وہ ایک بار پھر سے اپنی تیاری میں معصروف ہو گیا۔

کچھ دیر بعد وہ و آشروم سے باہر نکلی۔

اشال میں بریک فاسٹ ہو سپٹل میں ہی کرلوں گا۔ اسے کمرے سے باہر نکلتا دیکھ کر وہ

پیچھے سے بولا

نہیں میں بنا دوں گی۔



میں نہیں کھاؤں گا اپ آرام کرے۔۔۔

مجھے کچھ بھی نہیں ہوا تو پھر میں کیوں آرام کروں۔۔۔

اوکے صرف چائے بنائے گا۔۔۔

وہ گردن اثبات میں ہلاتی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ بھی اپنی تیاری مکمل کر کے کچن کی طرف آگیا۔۔۔

وہ کچن میں آیا سامنے ہی وہ چائے کہ میں ڈال رہی تھی۔۔۔ کچن میں اتے ہوئے حاشر کو دیکھا

۔۔۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس چائے کے گرم کپ سے اٹھایا۔۔۔

دیہان سے۔۔۔ اس کے پاس اتا وہ بولا

اس کا ہاتھ جلا نہیں تھا بس چائے کا کپ بے حد گرم تھا جس وجہ سے جلن ہو رہی تھی۔۔۔

دیکھائے کہاں سے جلا ہے۔۔۔؟؟؟ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا وہ پوچھ رہا تھا

جلا نہیں ہے۔۔۔ ہاتھ کھینچھنا چاہ مگر گرفت مضبوط تھی۔۔۔

ہیمم \_\_\_ ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا اور چائے کا کپ اٹھا کر وہ ڈائینگ ٹیبل پر آکر بیٹھ گیا۔

اشال نے اسکی پیٹھ دیکھی۔

اگر اس وقت زاریاں ہوتا؟؟؟اپنے بھائی کا سوچتے ہی آنکھیں نم ہونے لگی تھی۔ مگر انسوؤں کو ضبط کیا۔ یہ وقت نہیں تھا رونے کا۔ دن پڑا ہے ویسے بھی گھر میں اکیلی رہے کر وہ کرتی بھی کیا تھی سوائے رونے کے۔

یہاں آئے۔ ہاتھ سے اپنے قریب رکھی چیئر کی طرف اشارہ کیا۔

بغیر کچھ کہے وہ خاموشی سے وہاں آکر بیٹھ گئی تھی۔

اپ کا ناشتہ کہاں ہے۔؟؟؟

میں بعد میں کروں گی۔ اہستگی سے کہا

بعد میں کب؟؟؟؟اسکی جھکی گردن دیکھتا وہ بولا

تھوڑی دیر بعد۔

ابھی کرے گی اپ میرے سامنے\_\_\_\_\_

بے یقنی سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا\_\_\_\_\_ یہ اج کونسا دوڑا پرا تھا اج سے پہلے تو کبھی خیال نہیں آیا؟؟؟؟

بھوک نہیں ہے\_\_\_\_\_ نظریں جھکائی

پھر بھی کرے گی اپ ناشتہ\_\_\_\_\_

میں نے اپنے لئے ناشتہ نہیں بنایا\_\_\_\_\_

اُس اوکے\_\_\_\_\_ کہتا وہ چیئر سے اٹھا اور فریج میں رکھا بریڈ جیم اس کے سامنے ٹیبل پر رکھا\_\_\_\_\_ پھر ایک بڑ نائف اور پلیٹ بھی اسکے سامنے رکھی\_\_\_\_\_

اشال اسے دیکھ رہی تھی جس کا رویہ لہجہ سب کچھ بدلا بدلا سا تھا\_\_\_\_\_

یہ کھائے\_\_\_\_\_

مجھے نہیں کھانا\_\_\_\_\_ جیم اخ بالکل بھی نہیں پسند تھا\_\_\_\_\_

کیوں؟؟؟

مجھے جیم نہیں پسند۔۔۔

کوئی بات نہیں بڑ بھی ہے۔۔۔ وہ واپس سے فریج کی طرف گیا اور اب کی بار بڑ لایا

اور واپس اپنی چیئر پر بیٹھا۔۔۔

بغیر کچھ کہے وہ خاموشی سے بریڈ پر بڑ لگانے لگا۔۔۔

ہری اپ یہ ابھی فینش کرے۔۔۔ اسے بریڈ تھماتے وہ بولا

ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسکے ہاتھ میں موجود بریڈ کو دیکھا۔۔۔

اور پھر بے اختیار زاریاں کی یاد آئی۔۔۔

انکھیں نم ہونے لگی۔۔۔

اشال۔۔۔ اسے پکارا جو بت بنی اسکے ہاتھ میں موجود بریڈ کے سلائس کو دیکھ رہی تھی

اسکی کہنے کی دیر تھی اشال کا سارا ضبط ٹوٹ گیا اور پھر گردن جھکا کر وہ بہت بری طرح سے

رونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

حاشر نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔۔ صرف زور سے نام ہی پکارا تھا۔۔۔ اسنے دل میں سوچا

اشال کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟ اب کی بار لہجہ نرم۔ تھا

گردن زور زور سے نفی میں ہلائی۔۔۔

پھر رو کیوں رہی ہیں۔۔۔؟؟؟؟ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا وہ بولا

بھایا یاد ارہے ہیں۔۔۔ ہچکیوں کے درمیان وہ بولی

حاشر نے بہت زور سے آنکھیں مچینجی۔۔۔

وہ سمجھتا نہیں کیا ہو گیا ہے اففف خدایا یہ لڑکی۔۔۔!!!!!! دل میں سوچا

اُس اوکے اشال اپ کال کر لے انہیں۔۔۔

مجھے بھائی کے پاس لے جائے بس۔۔۔ انسو صاف کئے

اوکے لے جاؤں گا پہلے اپ یہ کھائے۔۔۔ واپس سلاٹس اسے پکڑایا

میں کھالوں گی لیکن اپ پکا وعدہ کرے۔۔۔ اسکے ہاتھ سے سلاٹس لیا



پکا وعدہ \_\_\_\_\_ یقین دلایا

ایک بار پھر سے انسو صاف کئے اور ایک چھوٹی سی بانٹ لی \_\_\_\_\_

حاشر نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی \_\_\_\_\_

اور اسے دیکھا جو اب چھوٹی چھوٹی بریڈ کی بانٹ لے رہی تھی \_\_\_\_\_

اسنے آج پہلی بار محسوس کیا تھا کہ اشال خان خوبصورت نہیں ہے بلکہ وہ پرکشش ہے بے حد  
پرکشش \_\_\_\_\_

اسکے نقش عام سے تھے مگر ان میں ایک خاص کشش تھی ایک ایسی کشش جو دیکھنے والے  
کو اپنی جانب کھینچتی تھی \_\_\_\_\_

اور اب تو رونے کے باعث اس کے گال اور ناک لال ہو رہی تھی جس سے وہ مزید  
پرکشش لگ رہی تھی \_\_\_\_\_

اسکے چہرے کا طوائف کرتے کرتے وہ اب اسکی جھکی نگاہوں کو دیکھ رہا تھا \_\_\_\_\_

جہاں بھیگی پلکیں وہ چھپکا رہی تھی \_\_\_\_\_

ایک عجیب سا احساس طاری ہونے لگا۔

زور سے آنکھیں بند کی۔

وہ اس سب سے انجان بس خاموشی سے نظریں جھکائیں کھا رہی تھی۔

حاشر نے آنکھیں کھولی۔ ایک بار پھر اسے دیکھا۔

وہ اب پرکشش ہونے کے ساتھ ساتھ اسے پیاری بھی لگی۔

بے اختیار لب مسکرائے۔

اشال کا بریڈ سلائس ختم ہو گیا تھا۔

بغیر اسے کچھ کہے حاشر نے اسے دوسرا لگا دیا تھا۔

اشال نے ایک نظر اسے دیکھا۔ اور پھر سلائس کو دو ٹکروں میں تقسیم کیا۔ ایک اسے  
تھمایا۔

مجھے بڑ نہیں پسند۔ اسے سلائس واپس پکڑتا وہ بولا

جیم لگا دوں۔؟؟؟

اپ کھالے میں لگا لوں گا۔ وہ جیم والا جار قریب کرتا بولا

میں لگا دیتی ہوں۔ اسکے ہاتھ سے جار لیا

اپ پہلے میرے سامنے یہ فینش کرے میں لگا لوں گا۔ اسکے ہاتھ سے جار لیتا وہ اسے  
سلاٹس پکڑتا بولتا اب ایک بریڈ پر جیم لگا رہا تھا

بہت مشکل سے اشال نے وہ ختم کیا تھا۔

نہیں بس۔ اسے ایک اور لگا تا دیکھ کر وہ بولی

اور اب ان دو سلاٹس کے بعد اور کچھ کھانے کی زحمت نہیں کرے گی نارائٹ؟؟؟؟

اشال حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اج کہاں سے اتنا خیال ا رہا تھا اسے۔؟؟ پہلی بار وہ  
اس کا یہ روب دیکھ رہی تھی۔

کچھ اور لازمی کھانا میں کچھ دیر بعد جب کال کروں گا تو اپنے کھانا کھا لیا ہو۔ وہ چیئر سے  
اٹھتا بولا

وہ بھی چیئر سے اٹھی۔

اپ پکا مجھے بھائی کے پاس لے کر جائے گا نا۔ ایک بار مزید تصدیق کی

اسنے پیچھے منہ کر کے اسے دیکھا۔

اور پھر چلتے چلتے اس کے قریب آیا۔

میں اپنی زبان سے نہیں پھیرتا۔ اس کے چہرے کے قریب جھکتا وہ بولا

یکدم اشال کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا۔

کچھ لمحے وہ اسے دیکھتا رہا جو سانس روکے بار بار پلکیں چھپکا رہی تھی۔

اور پھر یک دم بے اختیار وہ اس کی لرزتی پلکوں پر اپنے لب رکھتا پیچے ہوا۔

اشال کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔ نظریں مزید جھک گئی۔

گھر میں سب کچھ پڑا ہے کچھ نا کچھ لازمی کھانا ہے ورنہ ہو سپٹل سے گھر تک کا راستہ پندرہ

منٹ کا ہے اور میں یہ پندرہ منٹ کا راستہ سات منٹ میں طے کرتا ہوں۔ اس سے

پیچھے ہوتا وہ بولتا دروازے تک آیا

وہ بھی اس کے پیچھے آئی۔

اب بالکل ٹھیک ہیں روپوش صاف آئی ہیں آپکی۔ جاتے جاتے اسے بتایا

اشال نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

الحمد للہ اب بالکل ٹھیک ہیں اب کیسی قسم کاسٹریس نہیں لینا۔ اس کے سر پر دلا سے دیا

اج اسے کیا ہو گیا تھا آخر۔؟؟؟ اشال کو سمجھ نہیں آیا

اللہ حافظ دروازہ اچھے سے لاک کرنا۔ کہتا وہ وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا

اس کا اللہ حافظ بھی نہیں سنا تھا۔

اشال نے دروازہ بند کیا۔ اور پھر نجانے کیوں انکھیں بھیگتی گئی اور اہستہ اہستہ سے روتے

روتے وہ کب اونچا اونچا رونے لگی تھی اسے معلوم نہیں ہوا۔

یقربا ادھا گھنٹا وہ وہی بیٹھی روتی رہی اور پھر یک دم کچھ یاد آیا۔

اب نہیں رونا بالکل بھی نہیں رونا کما از کم اسکی غیر موجودگی میں تو بالکل بھی نہیں۔ اپنے

انسو صاف کرتی وہ خود سے بولتی زمین سے اٹھی اور سارا گھر صاف کرنے کا ارادہ کیا۔



معصرونیات بہتر ہیں تنہایوں سے \_\_\_\_\_

امنہ سدرہ کہاں ہے \_\_\_\_\_ کچن کے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر زاریان نے پوچھا \_\_\_\_\_

انڈا توڑتی امنہ نے ہاتھ روک کر اسے دیکھا \_\_\_\_\_

وہ افس جانے کے لئے بالکل تیار تھا \_\_\_\_\_

ماڑا تم کو بتایا بھی تھا اس کا طبعیت خراب ہے \_\_\_\_\_ کہتی واپس سے اپنے کام میں مصروف ہوگی

اچھا ااا \_\_\_\_\_ وہ کہتا وہاں سے چلا گیا اور سدرہ کے کمرے کے سامنے آیا \_\_\_\_\_

ایک بار لاک کیا دو بار مگر دوسری طرف سے جواب خاموشی تھی \_\_\_\_\_

وہ جانے لگا تھا واپس مگر کیسی احساس کے تحت وہ واپس موڑا اور اب کی بار بغیر دروازہ لاک کیا ہی دروازہ کھولا \_\_\_\_\_

سامنے ہی وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی \_\_\_\_\_

بال بکھیرے ہوئے تھے دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا۔ انکھیں بے حد لال تھیں۔

اسے دیکھ کر رخ پھیرا۔ یوں جیسے خفگی کا اظہار کر رہی ہو۔

اس کے اس طرح رخ پھیرنے کے عمل سے زاریان مسکرایا۔

لیکن اس کے سخت تیور دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ ابھی اگر اپنے بال چاہیے تو سیریس ہو جائے ورنہ اس شیرنی کا کیا بھروسہ۔

وہ چلتا چلتا اس کے قریب آیا۔

کیسی ہو دو نمبر ڈاکٹر صاحبہ۔؟؟؟

اس کی بات پر نظریں اٹھا کر دیکھا۔

اور یہ نظریں زاریان کو اس قدر دل پر لگی تھیں کہ اس کا دل چاہ کہ ایک لمحے کے لئے

سب کچھ رک جائے اور وہ بس اسے دیکھتا جائے۔

تمہیں اس سے کیا مروں جیوں تم جاؤں نا اپنی اسی بیوی کے پاس جو تمہیں اولاد دے رہی ہے میں ہوں ہی کون تمہاری ہاں؟؟؟ بس گھر کی ایک ملازمہ اور اس کے سوا میری اوقات ہی کیا\_\_\_\_\_؟؟؟ وہ پھٹ پڑی تھی

ساری رات وہ شدید بخار میں تپتی رہی تھی مگر مجال ہے جو وہ ایک بار بھی پوچھنے آیا ہو اور  
اج تو امنہ نے بھی حد کردی تھی وہ بھی نہیں آئی تھی\_\_\_\_\_

بغیر اسے جواب دیے وہ اسکے قریب بیڈ پر بیٹھا\_\_\_\_\_

گہری خاموشی چھا گئی تھی ان کے درمیان\_\_\_\_\_

ایم سوری\_\_\_\_\_ زاریان نے کہا

بھاڑ میں جائے تمہارا سوری اور تم\_\_\_\_\_ غصے سے کہا

اج دل بہت بری طرح سے بکھیرا تھا\_\_\_\_\_

اوکے پھر سامان پیک کرو جہاں میں جاؤں گا وہی تم بھی جاؤں گی\_\_\_\_\_

زاریان اس وقت مجھ سے کوئی مزاق نہیں کرو\_\_\_\_\_ لہجہ یکدم ڈھیلا پڑا\_\_\_\_\_

زاریان کو محسوس ہوا جیسے وہ ابھی ہی رونے والی ہو۔

اوکے ایم سوری میری غلطی ہے مجھے ایک بار تمہاری خبر لینی چاہیے تھی۔

کیا سوری زاریان جو تھوڑا بہت مان تھا تم پر وہ بھی آج ختم ہو گیا کم از کم تم سے یہ امید نہیں رکھی تھی میں نے ایک تم بدل جاو گے وعدہ کیا تھا تم نے کہ کبھی نہیں بھولو گے مگر تم تو ابھی ہی بھول گے پھر اس وقت کیا ہو گا جب تمہاری گود میں اولاد آجائے گی تم تو بھول ہی جاو گے کہ کوئی سدرہ امین بھی تھی۔ لہجہ نم تھا اب

زاریان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر بغیر کچھ کہے اس کا سر اپنے سینے سے لگایا۔

میں منتا ہوں کہ یہ میری بہت بڑی خطا ہے۔

زاریان میں نے تم سے مانگا ہی کیا تھا آخر؟؟؟ بس یہی نا کہ کبھی بھولا مت دینا۔ اب انسو گال میں بہ رہے تھے

سدرہ میں سانس لینا تو بھول سکتا ہوں مگر تمہیں نہیں تم میرے سینے میں موجود میرے دل کی دھڑکن ہو جب جب یہ دل دھڑکتا ہے اسی لمحے تم بھی میرے دل میں دھڑکتی

ہو

وہ کہہ رہا تھا اور سدرہ بے یقینی سے سن رہی تھی

اس سے پیچھے ہوئی۔ اور پھر انکھیں صاف کی۔

تم روتے ہوئے کیسی کاٹون سے کم نہیں لگتی۔ اسے چھیڑنا چاہ

جیسی بھی لگتی ہوں کماز کم تمہاری تو نہیں نا لگتی۔ انکھیں رگڑی

اس کی بات پر وہ مسکرایا۔

اگر تم چڑیل بھی لگو گی نا پھر بھی میری ہی لگو گی۔

جاؤں یہاں سے۔ اس وقت کماز کم وہ اسکی باتوں پر نہیں پگھل سکتی تھی

کہاں جاؤں۔؟؟؟ اپنے ہاتھ کی پشت سے اسکی پیشانی چھوتا وہ بولا

اسے اس وقت بخار نہیں تھا۔ مگر اسکی انکھیں بتا رہی تھی کہ اسے رات میں بہت شدید

بخار ہوا ہے صرف ایک رات میں ہی وہ بے حد کمزور ہوگی تھی

میرے سر میں۔



وہاں عقل کے لئے جگہ نہیں ہے میں کہاں سے اوں گا\_\_\_\_\_

زاریان تم جیسے مرضی مجھے تنگ کرو جو مرضی کرو میں تم سے خفا ہی ہوں\_\_\_\_\_

اچھا اب میڈم خفا بھی ہوگی واہ\_\_\_\_\_

نظریں دوسری جانب پھیری\_\_\_\_\_

اٹھو ڈرامے نا کرو میرے ساتھ\_\_\_\_\_

تو تمہی کس نے دعوت دی ہے کہ اگر میرے ڈرامے دیکھو\_\_\_\_\_

پاگل ہو گیا تھا عقل سو گئی تھی\_\_\_\_\_

عقل ہے ہی کہاں جو سوئے گی\_\_\_\_\_ ناک چڑھاتی وہ بڑبڑائی

اٹھو لیٹ ہو رہی ہو تم ہسپتال سے اور میں انیس سے\_\_\_\_\_

نہیں اٹھتی کر لو جو کرنا ہے\_\_\_\_\_ لہجہ ضد سے بھرپور تھا

سو ڈاکٹر سائیکو میں نے جو کرنا ہے نا وہ عموماً رات کو کرتے ہیں اس لئے اگر آج کا دن چاہئے تو شرافت سے اٹھو۔۔۔

دھمکی دے رہے ہو مجھے۔۔۔

میں اپنی دھمکی کو عملی طور پر پورا بھی کر کے دیکھا دوں گا۔۔۔

اسکی بات پر غصے سے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا

زاریان تم مجھے اس وقت اکیلا چھوڑ جاؤ۔۔۔

نہیں ایسی غلطی میں نہیں کروں گا۔۔۔

تم تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔

میں تمہارے ساتھ بہت کچھ کر سکتا ہوں ڈاکٹر صاحبہ۔۔۔ اس کے قریب ہوا

ساری ساری رات میں بخار میں تڑپتی رہی ہاں اور اب تم بغیرت اور بے حس مردوں کی طرح آگے ہو بیوی بیوی کرتے۔۔۔ بیوی کے بھی حقوق ہوتے ہیں سمجھے صرف ایک وہی حق نہیں ہوتا۔۔۔

بکواس بند کرو ورنہ مجھے کروانی اتی ہے اٹھو اور ڈرامے ختم کرو کہا ہے جب ایک بار کہ  
سوری تو کیوں اسی بات کو لے کر بیٹھی ہو۔۔۔ اس کی باتیں دل کو چھبی تھی

کیوں نالے کر بیٹھوں ہاں بیوی ہونا میں بھی تمہاری جیسے امنہ ہے جب تم چوبیس چوبیس  
گھنٹے اس کے ساتھ چپک سکتے ہو تو میری خاطر مجھے منا نہیں سکتے۔۔۔

اوہ اچھا مجھے اب سمجھ آیا سہی گڈ ویری گڈ میڈم ویری گڈ کہاں گئی تمہاری وہ ساری باتیں  
ہاں کہاں گئی وہ سارے دعوے؟؟؟ بڑا کہتی تھی کہ امنہ میری بہن ہے فلاں فلاں اب آخر  
بتا دیا نا کہ تم بھی ایک ایسی ہی لڑکی ہو جو دوسری لڑکی سے جیلس ہوتی ہے۔۔۔

اس کے الفاظ تھے یا پھر تیر جو دل پر برس رہے تھے۔۔۔

اسکے کہنے کا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا۔۔۔

امنہ مجھے اب بھی فاطمہ جیسی عزیز اور پیاری ہے اور ہمیشہ رہے گی۔۔۔

جھوٹ۔۔۔ بے دردی سے کہا

تم جو بھی مانو مجھے اس سے کوئی پروا نہیں میرا اللہ میری نیت جانتا ہے۔۔۔

اسکی اس بات پر یکدم تن اعصاب ڈھیلے پڑے۔

مجھے امنہ سے کوئی مسئلہ نہیں ہے نا ہی تم لوگوں کی اولاد سے مجھے مسئلہ ہے تو صرف اتنا کہ جب تم نے وعدہ کیا تھا کہ کبھی نہیں بھولو گا تو پھر رات کو کیوں مجھے اکیلے تڑپنے دیا اگر مر جاتی تو؟؟؟؟

سدرہ سدرہ دس ہزار بار کہ چکا ہوں سوری سوری سوری بھول گیا تھا دماغ سے نکل گیا تھا یار افیس کے ہزار مسائل ہوتے ہیں ایسے میں اگر ایک خطا ہوگی ہے مجھ سے تو کیوں تم اب بار بار ایک ہی بات دہرا رہی ہو۔ وہ اب کی بار بہت عاجزی سے کہ رہا تھا یوں جیسے تھک گیا ہو

مجھے دکھ ہے بس۔ نظریں جھکا کر اہستہ سے کہا

مجھے بھی دکھ ہے ایتم ریلی سوری ایندہ ایسا نہیں کروں گا۔

اس کی بات پر نظریں اٹھا کر سامنے بیٹھے اپنے محرم کو دیکھا جو واقعی اب تھک چکا تھا۔

اور مزید بغیر کچھ کہے وہ خود اس کے سینے سے جا لگی۔

ناچاہتے ہوئے بھی انسو انکھ سے نکل کر اسکی شرٹ کو بھگو رہے تھے

چلو اب ساری ناراضگیاں ختم کرو\_\_\_\_ زاریاں نے کہا

کچھ دیر وہ اسی طرح اسکے سینے سے لگی پھر پیچھے ہوئی اور بغیر اسے دیکھے وہ الماری سے اپنے کپڑے لے کر واشروم چلی گئی\_\_\_\_

زاریاں وہی بیٹھا اس کا انتظار کرنے لگا\_\_\_\_

اشال کے بعد اگر وہ کیسی سے سوری بولا بھی تھا تو وہ سدرہ تھی\_\_\_\_

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ نئے کپڑے زیب تن کئے باہر آئی تھی\_\_\_\_

اسے ابھی بھی وہی بیٹھا تھا کہ وہ حیران ہوئی تھی\_\_\_\_ بس ایک نظر اسے دیکھ اور پھر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی\_\_\_\_

بال سمیٹے پھر انہیں کیسیچڑ لگایا\_\_\_\_

ایک کریم چہرے پر لگائی\_\_\_\_

زاریاں اب اٹھ کر اسکے سامنے کھڑا ہوا تھا\_\_\_\_



اسے دیکھا جو اب لیپ سٹیک لگا رہی تھی۔

لیپ سٹیک کے بعد اب وہ اپنی انگلی میں ایک انگوٹھی میں پہن رہی تھی جو عموماً وہ پہنتی تھی۔

پھر کلائی میں گھڑی باندھی۔ اس سب میں ایک بار بھی اس نے اسے نہیں دیکھا تھا بلکہ وہ ایسا اظہار کر رہی تھی جیسے وہاں کوئی دوسرا موجود ہی نہیں تھا۔

پھر اس نے پرفیوم اٹھایا۔

ڈھکن اتارا۔ اور ہاتھ روکا۔

تم سچ میں شرمندہ ہو۔؟؟؟؟؟ اس سے پوچھا جو کب سے ٹک ٹکی باندھے اسے دیکھ رہا تھا

اب سٹام پیپر پر لکھ کر دوں کیا۔؟؟؟

نہیں بس ایک کام کرو۔

کیا۔؟؟؟؟؟ ایبرو اچکائی۔

وہ جب ایبرو اچکا تھا بے اختیار اسے اچھا لگتا تھا۔

یہ پرفیوم لگا کر جاو اج افس \_\_\_\_\_ وہ اپنا پرفیوم اس کے سامنے کرتی وہ بولی

دماغ سیٹ ہے یہ لیڈیز ہے \_\_\_\_\_ وہ حیران ہوا تھا اسکی بات سن کر

شرمندہ ہونا تم مجھ سے اور واقعی سوری بھی بول رہے ہو تو میں تمہیں معاف کر رہی ہوں  
کیا اب تم میرے لئے یہ نہیں لگا سکتے \_\_\_\_\_؟؟؟؟

اور جو بھی کہو گی مان لوں گا کیوں بھری جوانی میں مشکوک بنا رہی ہو مجھے دوسروں کی نظر  
میں \_\_\_\_\_

سزا ہے یہ تمہاری مسٹر لگاؤں یا پھر \_\_\_\_\_

جملہ ادھورا چھوڑا

یا پھر؟؟؟؟

یا پھر میں میں تم سے خفا ہی رہوں گی \_\_\_\_\_

ایک شرط ہے \_\_\_\_\_ کچھ دیر سوچنے کے بعد زاریان نے کہا

کیسی شرط \_\_\_\_\_؟؟؟

کہ آج کے بعد تم پر پرفیوم حرام ہوگا منظور ہے تمہیں اگر یہ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔

اسکی بات پر وہ کچھ دیر محویت سوچتی رہی۔۔۔

اوکے۔۔۔ اس کی آنکھوں پر دیکھتی وہ بولی

زاریان نے اسکے ہاتھ سے پرفیوم۔۔۔ لیا۔۔۔

میں خود لگاؤں گی۔۔۔ واپس لیا پرفیوم

اور پھر اس پر لیڈیز پرفیوم کی برسات کی تھی۔۔۔

کمرایکم خوشبو میں نہا گیا۔۔۔

پرفیوم ہی اسنے اتنا لگایا تھا۔۔۔

اب خوش ہو مل گئی خوشی۔۔۔ زاریان نے پوچھا

خوش نہیں ہوں بس کل رات جو مان تم نے توڑا تھا وہ آج پھر سے تم پر ہو گیا ہے۔۔۔

معصوم دیکھنا \_\_\_\_\_ کہتی وہ اب ڈرینسنگ ٹیبل سے چیزیں سنبھلنے لگی۔

تین پرفیومز اسکے سامنے کیے۔

زاریان خاموشی سے اسے دیکھ ریا تھا جو اپنے پرفیوم دیورا پر زور سے پٹخ رہی تھی۔

کمرہ یکدم ایک عجیب سی خشبو میں نہا گیا تھا

اج سے سدرہ امین پر پرفیومز حرام ہیں \_\_\_\_\_ اس کی انکھوں میں دیکھتی وہ بولی

زاریان مسکرایا

اج میں نے تمہارا مان برقرار رکھا ہے نابس میرے پر ایک احسان کرو

اسے اپنے قریب کیا

سدرہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ جھکا کر اسکی پیشانی پر لب رکھے۔

پھر سامنے رکھے صوفے پر سے اس کا دوپٹہ اٹھایا۔

تمہیں اجازت ہے تم زاریان خان کے سامنے جس مرضی حلیہ میں اوں مجھے کوئی مسئلہ نہیں مگر کیسی اور مرد کے سامنے تم اس طرح بغیر دوپٹے کے جاو میری غیرت کو ٹھوکر لگتی ہے۔ اس کے گلے میں دوپٹہ ڈالا

دیکھو تم اس طرح زراہ برابر اچھی نہیں لگتی۔ رخ اینے کے سامنے کیا

اور اب دیکھو۔ سر پر دوپٹہ اوڑھایا

سدرہ نے دیکھا۔ وہ صرف نماز کے وقت دوپٹہ سر پر لیتی تھی

اب بالکل۔ میری لگ رہی ہو۔ رخ اپنی جانب کیا

وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔



بغیر کچھ بولے

وہ محرم تھا مکمل حق رکھتا تھا اس پر ورنہ آج تک کیسی مرد کی اتنی مجال نہیں تھی کہ وہ اس کے معاملے میں کچھ بولے

چلو اب زاریان نے کہا

زاریان میں اس میں اچھی نہیں لگتی ایک بار پھر اپنے میں دیکھتی وہ بولی  
تم اس میں دنیا والوں کو اچھی نہیں لگتی مگر خدا گواہ ہے تم اس طرح اللہ کو اور مجھے حد سے زیادہ پیاری لگتی ہو  
اسکی بات پر نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

وہ جب کہا رہا تھا کہ وہ اسے اور اللہ کو اچھی لگتی ہے تو پھر وہ جیسی بھی لگے اچھی یا بری وہ بس اللہ اور اپنے محرم کو اچھی لگتی ہے یہی دل کے اطمینان کے لئے کافی ہے  
من میں سوچتی وہ اب مطمئن تھی

چلو دروازہ کھولا اور اسے اگے چلنے کا اشارہ کیا

وہ جہاں جاتا اپنی عورتوں کو خود سے ایک قدم اگے رکھتا تھا۔ یہ عادت تھی یا پھر عزت یہ بات آج تک زاریانِ خود نہیں سمجھ سکا تھا۔

بغیر کچھ کہے وہ بس نظریں جھکا کر چل پڑی تھی۔

نو بیٹا اس طرح لکھو یہ۔ صائم اس کا لکھا لفظ مٹاتا بولا

اف بابا میں تھک دیا۔ وہ کب سے اسے "شخص" لکھنا سیکھا رہا تھا مگر مجال ہے جو اسے لکھنے ائے۔

تھک گے ہو مگر لکھنا ابھی بھی نہیں آیا ہری اپ لاسٹ ٹائم ہے یہ۔

اسنے ایک بار پھر کوشش کی اب کی بار قدرے بہتر تھا۔

اچھا نہیں ہے بس گزارا ہے خیر اگے لکھو۔

اسکی بات پر برا سا منہ بناتا وہ اگے لکھنا شروع ہو گیا تھا۔

اسکی اس حرکت پر صائم مسکرایا۔

سارے دن کی تھکاوٹ اس وقت اتر جاتی تھی جب وہ اسے ہوم ورک کرواتا تھا۔ وہ کام کے ساتھ ساتھ باتیں بھی کرتا تھا اس وجہ سے پتا ہی نہیں چلتا تھا۔ وہ اب کاپی پر جھکا کام کر رہا تھا۔

اور صائم اسکی دوسری ساری کتابیں کاپیاں چیک کر رہا تھا۔ یہ بات اسے امی نے ہی بتائی تھی کہ جو بھی ہو جائے روزانہ بچے کی ساری کتابیں چیک کیا کرو۔ وہ خود بھی اسی طرح کرتی تھی نور اور صائم کے ساتھ۔ اتنا انہیں کچھ بھی نہیں تھا مگر اپنے بچوں کی پڑھائی کے معاملے میں وہ کیسی قسم کا کوئی کمپرومائز نہیں کرتی تھی۔ ہر ہفتے دو ہفتے بعد سکول جاتی ان کی ٹیچرز سے ان کی خبر لیتی۔ پھر ٹویشن میں بھی ان کی خبر رکھتی تھی۔ مدرسہ کا تو وہ انہیں خود ہی پڑھاتی تھی۔ مگر پھر نظرے حد کمزور ہوگی تو مدرسہ بھیجنا شروع کیا۔ صائم کو مسجد میں اور نور کو ایک علمہ کے پاس۔ وہاں بھی صائم کی ساری خبریں فاروق صاحب رکھتے تھے اور نور کی صفیہ بیگم۔ غرض ان دونوں میاں بیوی نے مل کر اپنے بچوں کے ساتھ بہت محنت کی تھی۔ صائم کو ایک اچھی کمپنی میں جاب ملنا نور کے اتنے اچھے گریڈز یہ سب انہیں کی محنت تھی۔

ماں باپ کو کچھ اتا ہو یا نا ہو مگر وہ اپنی اولاد کے لئے سب سے بہترین اور اعلیٰ استاد ہوتے ہیں۔

ان سے سیکھے جو یہ سیکھاتے ہیں زندگی کے کیسی نا کیسی موڑ پر ان کی کہی ایک چھوٹی سی بات بھی اپ کو ہیرا لگے گی۔

وہ اسکی انگلش کی کاپی چیک کر رہا تھا کہ ایک صفحے پر جا کر وہ رک گیا۔

وہ اس کا پرسوں کا ٹیسٹ تھا مضمون تھا "میری ماں" کا

جس میں پانچ جملے لکھنے تھے۔

اور اس نے جو جملے لکھے تھے وہ صائم کی روح تک کو ہلا چلے تھے۔

My Mama is the best mama. 1

She is my Queen .2

I love my mama.3

I miss you my mama .4

i miss you soo much my mama.5

please mama come back.6

چھٹا جملہ اسنے شاید جذبات میں لکھا تھا۔

ٹیچر نے بس پہلے دو جملے سہی مانے باقی پر کر اس لگا دیا اور very bad لکھ دیا۔

صائم نے ایک نظر اسے دیکھا جو بے حد توجہ سے کام کر رہا تھا۔

please mama come back

صائم نے اس جملے کو زیر لب دہرایا۔

اور ایک بار پھر سے اسے دیکھا۔

محض چھ سالہ عمر میں وہ اس قدر ٹوٹ چکا تھا۔

بے اختیار اسے اپنے بیٹے پر ترس آیا۔

اذلان بیٹا What is this??



لہجہ سخت کیا

کام کرتا ہاتھ روک کر اسے دیکھا۔

اور پھر اسکے ہاتھ میں موجود کاپی کو

صائم نے نوٹ کیا تھا جیسے وہ ڈر رہا ہو۔

کیا ہے اذلان یہ کیوں نہیں مجھے بتایا کہ اپ کا ٹیسٹ تھا۔؟؟؟؟ اسے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ اس کا کوئی ٹیسٹ بھی ہے

بابا۔۔۔ اہستہ سے کہا

اذلان نیکسٹ ٹائم مجھے اتنے گندے مارکس نہیں چاہیے آپکے۔ انگلی سے وارن کیا

اس کا لہجہ سخت تھا جس کی سختی وہ نہیں برداشت کر سکا تھا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔

یکدم صائم کو احساس ہوا کہ اسنے غلط کیا اسے پیار سے سمجھانا چاہیے تھا۔

صائم نے اسے اپنی گود میں بیٹھایا۔

بیٹا اپکی غلطی ہے نا اپنے کیوں نہیں ٹیسٹ کی تیاری کی \_\_\_؟؟؟؟ اسکے گال چومتے وہ اب نرمی سے پوچھ رہا تھا

بابا مجھے شارٹسٹ اتا ہے \_\_\_ انکھیں اپنے ہاتھ کی پشت سے رگڑتا وہ معصومیت سے بولا  
تو پھر یہ کیا ہے؟؟؟؟

بابا تو پیرا گراف ٹیچر نے لکھوایا تھا وہ شب جھوٹ تھا اور ماما نے کہا تھا اچھے بچے جھوٹ نہیں بولتے \_\_\_

صائم حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا \_\_\_

کیا لکھوایا تھا ٹیچر نے؟؟؟؟

ٹیچر نے لکھوایا تھا

my mother is a housewife بٹ بابا میری تو ماما نہیں ہے

my mama is very beautiful

بٹ بابا میرے پاش ماما نہیں ہے

وہ اگے بھی کچھ بولنے لگا تھا جب صائم نے اسے خاموش کروا دیا۔

اور اسے اپنے سینے میں سے لگایا۔

ایک انسو صائم کا بھی نکلا تھا۔

وہ سہی بول رہا تھا جب اسکے پاس ماں ہی نہیں تو وہ کیا لکھے وہ تو بس یہی لکھ سکتا تھا جو اس نے لکھا ہے۔

بابا مجھے ماما یاد آتی ہے مجھے ماما پیاری نہیں لگتی مجھے ماما ہاوش وائف نہیں لگتی میں ماما کو یاد کرتا ہوں میں ماما تو ہگ کرنا چاہتا ہوں۔

صائم کچھ نا بولا بس خاموش رہا۔

کیا بولتا سمجھ ہی نہیں آیا۔

اسے سارا مضمون یاد تھا مگر وہ لکھ کر نہیں آیا تھا وہ اپنے دل سے نکلے الفاظ لکھ آیا تھا۔

اور وہ ٹیچر شاید دل کے الفاظ پڑھنے کا ہنر نہیں رکھتی تھی۔

ایک سادا الفاظ ہوتے ہیں اور ایک دل سے نکلے دل کے الفاظ۔

اور جو اذلان نے لکھے تھے وہ دل سے نکلے دل۔ کے الفاظ تھے۔

کچھ دیر یوہنی وہ باپ بیٹا ایک دوسرے کے سینے سے لگے رہے پھر صائم نے اذلان کے باری باری دونوں گال چومے اور اسے اپنی گود سے اتارا۔

جلدی سے کام ختم۔ کرو پھر انیس کریم کھانے چلے گے۔ درحقیقت خود کو بھلانا چاہ

مجھے ماما پاش جانا ہے۔

اج اسے بے حد حیا کی یاد آرہی تھی۔

اوکے چلے گے پہلے ہوم ورک ختم کرو۔

وہ بغیر کچھ کہے اب ایک بار پھر سے اپنے کام۔ میں معصوف ہو گیا۔

صائم نے اسے دیکھا۔

تم باغ میں کھلتے وہ پھول ہو جو سب سے منفرد ہے مگر مرجھایا ہوا ہے۔ اسے دیکھتا وہ

اپنے من میں سوچ رہا تھا۔

ہاں وہ سیاہ گلاب تھا جو نایاب ہے جیسے پانے کی تمنا ہر کوئی کرتا ہے مگر حاصل نہیں کر سکتا  
\_\_\_\_\_ اور حاصل کر بھی لے تو قسمت سے نصیب سے بخت سے \_\_\_\_\_

اور سیاہ گلاب ہر کیسی کے بخت میں نہیں \_\_\_\_\_ سیاہ گلاب ہر کیسی کی پسند بھی نہیں \_\_\_\_\_ سیاہ  
گلاب پسند کیا بھی نہیں جاتا \_\_\_\_\_ اس سے تو عشق کیا جاتا \_\_\_\_\_ جنون کی حد تک کا عشق \_\_\_\_\_

وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھا موبائیل پر کوئی ڈاکومنٹس ریڈ کر رہا تھا \_\_\_\_\_ جب  
واٹر روم کا دروازہ کھلا  
وہ نہا کر باہر نکلی تھی \_\_\_\_\_  
بال ٹاول سے لپٹے ہوئے تھے \_\_\_\_\_

ایک نظر مرتضیٰ نے اسے دیکھا اور پھر واپس سے اپنے کام میں معصروف ہو گیا \_\_\_\_\_

وہ اب ڈر سینگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بال سوکھا رہی تھی \_\_\_\_\_

مرتضیٰ نے اسکی کمر دیکھی جہاں بال کمر سے نیچے تک جھول رہے تھے \_\_\_\_\_



اسکے بال سیاہ تھے بے حد سیاہ اور لمبے گھنے تھے اور بالکل سیدھے مگر وہ خشک ہونے کے بعد بہت الجھے الجھے ہو جاتے تھے وہ جتنا سولجھائے پھر بھی الجھے ہی رہتے تھے۔

مرتضیٰ نے موبائیل بند کیا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

پھر بیڈ سے اسکا دوپٹہ اٹھایا وہ کونسے کپڑوں کے ساتھ کا تھا اسے یہ نہیں معلوم تھا مگر جو بھی تھا ابھی لازمی تھا۔

وہ اسکے قریب آیا۔ اور اس کا وجود دوپٹے سے چھپایا۔

یوں اچانک اسکا انا اور یہ عمل ے اختیار نور کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔

وہ بال گیلے۔ وہ کچھ کہتی کہ اس سے پہلے ہی وہ اسے خاموش کروا چکا تھا اسکی پیشانی پر لب رکھ کر

میری نظریں بہک رہی تھی ان پر اختیار کھوتا جا رہا تھا۔ وہ کہتا اب اس سے پیچھے ہوا۔

یہ اس کا جملہ تھا یہ کیا تھا جو دل کے اندر ایک عجیب سا طوفان برپا کر چکا تھا۔

نور بغیر اسے کچھ کہے بال ویسے ہی چھوڑ پر اب اپنے سر پر دوپٹہ رکھ چکی تھی۔

ویسے آپکے بال خوبصورت ہیں مگر یہ الجھے الجھے سے ہیں۔ وہ اسکے کچھ خشک بالوں کو دیکھتا بولا

نور نے اسے دیکھا۔

اور کچھ نظر نہیں آیا اس بندے کو بس یہ خامی نظر آئی تھی یہ نظر نہیں آیا تھا کہ بال سیاہ ہیں بے حد سیاہ لمبے ہیں گھنے ہیں اور بالکل سیدھے ہیں یہ سب نہیں نظر آیا تھا اگر نظر آیا بھی تھا تو کیا؟؟؟؟؟

ایسٹلنگ کیا کرے۔ مشورہ دیا

میں نہیں یوز کرتی ایل۔ وہ کوئی بھی ایل بالوں میں نہیں لگاتی تھی

ہیمم تبھی تو یہ حال ہے۔ وہ اسکے بالوں کو چھوتا بولا

اپ کو اور کچھ نظر نہیں آیا میرے بالوں میں جو خامی نظر آئی۔؟؟؟؟؟

اسکی بات پر وہ مسکرایا۔

نور حیا اچکے بال خوبصورت ہیں بے حد خوبصورت ان کا گہرا سیاہ رنگ اچھا ہے۔۔۔ اس نے کہا

رہنے دے اب نہیں چاہیے اپنی تعریف۔۔۔

میں تعریف کر بھی نہیں رہا۔۔۔

تو پھر یہ کیا کر رہے تھے؟؟؟

خود کو بتا رہا تھا۔۔۔

اسکی بات پر نظریں دوسری جانب موڑی۔۔۔

یوں نخرے مت دیکھائیے کرے یار اس غریب بندے کے پاس ایک ہی دل ہے ہر بار اپ

پر نہیں ہار سکتا۔۔۔ جھک کر اسکے گال چومتا وہ بول رہا تھا

دل دھڑکا۔۔۔

وہ کچھ نا بولی بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔

اے مجھے یاد آیا اب کو انکل نے کہا تھا کچھ؟؟؟؟

کیا؟؟؟ نا سمجھی سے کہا

یہی کہ اج اپ زراہ افیس تشریف لائے۔۔۔

اوہ مائے گڈ اج تو گیا۔۔۔ اسے فوراً یاد آیا کہ اج ناشتے کے ٹیبل پر اسے حیات صاحب نے کہا تھا کہ اگر بازوں میں درد نہیں ہے تو افیس اجائے ضروری کام ہے۔۔۔ اور وہ موصوف بھولے بیٹھے تھے

اگر پیار عشق محبت سے فرصت ملے تو کچھ یاد رہے نا۔۔۔ وہ کہتی الماری سے اپنے کپڑوں کے ساتھ کا دوپٹہ لیتی بولی

عشق فرصت نہیں دیتا۔۔۔ کہتا وہ سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا رہا تھا  
فرصت لے لیں۔۔۔

فرصت نہیں دیتا یہ عشق۔۔۔ ایک بار پھر اسکے قریب آیا

عشق کے ابا زراہ اپنے ابا حضور کا دیدار کرے نا وہ بتائے گے کہ کیسے فرصت ملتی ہے۔۔۔

یار نور حیا اپ میرے سارے رومینس کا اچار کیوں بنا دیتی ہیں۔۔۔ وہ بولا

کیونکہ میں عورت ہوں اور عورتیں تو مرچ کو نہیں چھوڑتی اس کا بھی اچار ڈال دیتی ہیں اپ  
اپنی خیر بنائے مسٹر کہ کہی رو مینس کے بجایے اپکا ہی نا بنا ڈالوں اچار\_\_\_\_\_ وہ مسکراتی ہوئی  
بولی

میں اگر بتاؤں گا کہ کیسے اچار ڈالتے ہیں\_\_\_\_\_ وہ گاڑی کی چابی لیٹا بولا  
نور مسکرائی\_\_\_\_\_

عورت کو گھر کے کام اور دل کے کام نہیں سیکھاتے\_\_\_\_\_  
اسکی بات پر بے اختیار وہ مسکرایا\_\_\_\_\_

جارہا ہوں\_\_\_\_\_

او کے اللہ حافظ\_\_\_\_\_

اللہ حافظ\_\_\_\_\_ وہ ایک بار پھر سے اسکی پیشانی پر پیار کرتا باہر نکل گیا\_\_\_\_\_

نور نے اس جگہ کو چھوا جہاں وہ ابھی اپنے لب رکھ کر گیا تھا\_\_\_\_\_

بے اختیار وہ خود سے مسکرائی\_\_\_\_\_



دن بدن اسکے محبت کے رنگ میں وہ رنگتی جا رہی تھی۔

اور یہ رنگ اسے کتنا بھاری پڑے گا یہ قسمت اسے اچھے سے سمجھائے گی۔

بیڈ کے درمیان بیٹھی وہ گھٹنوں میں سر رکھے انسو بہا رہی تھی۔

ابھی ہی سدرہ سے بات ہوئی تھی اور جو خبر اس نے دی تھی اس سے دل اب بند ہو رہا تھا۔

یا اللہ جی اب کیا مناگوں صبر یا مخلصی۔

یا اللہ جی مجھے میرے محرم کے لئے مخلص کر دے۔

مجھے اس اذیت سے نکال دے۔

آخر کب تک یوں میں اس ادھوری محبت کی آگ میں جلتی رہوں گی۔؟؟

اس کے رونے میں اب شدت آگئی تھی۔

روتے روتے اچانک سر بے حد شدید درد کرنے لگا تھا \_\_\_\_\_

دل بہت شدد سے خواہش کر رہا تھا کہ بس کہی سے کہی سے بھی بس ایک بار دیکھ لے  
\_\_\_\_\_ دیکھ لے کہ آخر کتنی لگی ہے؟؟؟ کہاں لگی ہے؟؟؟

محبت قید ہے اور قید سے رہائی اگر مل بھی جائے تو اس سے جڑی اذیتیں کبھی نہیں بھولائی  
جاسکتی تھی \_\_\_\_\_

\*\*\*

آخر کب تک یوں میں اس ادھوری محبت کی آگ میں جلتی رہوں گی \_\_\_\_\_؟؟

اس کے رونے میں اب شدد آگئی تھی \_\_\_\_\_

روتے روتے اچانک سر بے حد شدید درد کرنے لگا تھا \_\_\_\_\_

دل بہت شدد سے خواہش کر رہا تھا کہ بس کہی سے کہی سے بھی بس ایک بار دیکھ لے  
\_\_\_\_\_ دیکھ لے کہ آخر کتنی لگی ہے؟؟؟ کہاں لگی ہے؟؟؟

محبت قید ہے اور قید سے رہائی اگر مل بھی جائے تو اس سے جڑی اذیتیں کبھی نہیں بھولائی جاسکتی تھی۔

ڈور بیل بجی تھی اور مسلسل بج بھی رہی تھی مگر اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اٹھ کر دروازہ کھول سکے۔

وہی سر پکڑے وہ سر تکیہ میں رکھ چکی تھی۔

اب اسے محسوس ہوا جیسے کوئی دروازہ چابی سے کھول رہا ہو۔ یقیناً وہ حاشر یہ تھا کیونکہ گھر کی چابی صرف اسی کے پاس تھی۔

دروازہ بند ہوا اور قدموں کی آواز قریب سے ارہی تھی۔

مزید قریب ہوئی۔

حاشر نے اسے دیکھا جو بیڈ پر سر پکڑے لیٹی ہوئی تھی۔

وہ بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا۔

اشال۔۔۔ پکارا

نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

اور پھر حاشر کو ان نم آنکھوں کی نمی کی وجہ معلوم ہوگی تھی۔

زور سے آنکھیں بند کی۔ ایک تکلیف ہوتی تھی جب وہ کیسی اور کے لیے انسو بہاتی تھی۔

آنکھیں کھولی اور اسے دیکھا۔

پھر اسکے قریب بیٹھا۔

اس کا سر تکیہ سے اٹھایا۔

اسے بیٹھایا۔

مت کیا کرے ایسے اشال یا راکب تک روئے گی کیوں اذیت دیتی ہیں خود کو۔؟؟؟

اسکے پوچھنے کی دیر تھی اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

حاشر کو محسوس ہوا جیسے اس کا دل دکھ رہا ہو۔





اشال ادھر دیکھے اور بتائے کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟ اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

بھگی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

اور یکدم حاشر خان کا سب کچھ بدل گیا۔۔۔

وہ روتی تھی اور حسن تمام ہوتا تھا۔۔۔

وہ روتے ہوئے بہت پیاری لگتی تھی شاید اسی لئے اس کے مقدر میں رونا لکھ دیا گیا تھا۔۔۔

اشال۔۔۔ حاشر نے ایک بار پھر سے پکارا

کیا ہوا ہے ٹیل می۔۔۔ نرمی سے پوچھا

ان ہیں۔۔۔۔۔ فائر لگ گیا ہے۔۔۔ بچکیوں کے درمیان وہ بہت مشکل سے بولی

اسے فائر لگے یا جو بھی آپ کیوں رورہی ہیں اشال کیوں یار۔۔۔؟؟؟

مجھے انہیں دکھنا ہے۔۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتی وہ اس کے ضبط کا سخت امتحان لے رہی تھی

کیوں دیکھنا ہے؟؟؟

بس ایک بار صرف ایک بار۔۔۔ منت کی

اور اسکے بعد کیا ہوگا۔۔۔؟؟؟

دل کو تسلی ہو جائے گی۔۔۔

اپ کے دل کو تسلی کیوں ہوگی اشال آخر کیوں ہاں جب اپکا اس شخص سے کوئی رشتہ ہی نہیں تو پھر کیوں؟؟؟؟؟

رشتہ نہیں ہے مگر۔۔۔ دل لرز رہا تھا لب ساتھ چھوڑ رہے تھے

اشال اشال کیوں کر رہی ہیں اپ یہ سب بس کردے بھول جائے۔۔۔

بھولایا ہی تو نہیں جارہا۔۔۔ ایک بار پھر سر اسکے سینے پر رکھا

میری خاطر اشال صرف ایک بار\_\_ میں نے تو بھی کوشش کی ہے نا اپ بھی کر کے دیکھے\_\_

مجھ سے نہیں ہو رہا\_\_ انسو اب بہنا بند ہو چکے تھے

صرف کوشش کرے یار\_\_

میرا سانس بند ہو جاتا ہے جب میں انہیں بھلنے کی کوشش بھی کرتی ہوں\_\_

اور میرا دل بند ہو جاتا ہے اشال جب مجھ سے جری عورت کیسی اور مرد کی یاد میں روتی ہے\_\_

میرے اختیار میں نہیں ہے یہ\_\_

نجات دلائے خود کو اس قید سے\_\_

اس قید سے نجات نامکن ہے\_\_

کچھ ناممکن نہیں ہے سب ممکن ہے بس کوشش کرنی پڑتی ہے\_\_

اپ نہیں سمجھ سکتے\_\_

مجھ سے اچھا کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا \_\_\_\_\_ اس کے بال سہلاتا وہ بولا

اشال اس سے الگ ہوئی \_\_\_\_\_

میں کوشش کروں گی کی میں اب آپ کے سامنے نہیں رو \_\_\_\_\_ انسو اپنے ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی وہ اہستگی سے بولی

اشال آپ میرے سامنے نہیں روئے گی تو اکیلے میں روئے گی اور یہ مجھے گوارا نہیں کہ میری بیوی اکیلے میں انسو بہائے \_\_\_\_\_

نظریں اٹھا کر اسے دیکھا \_\_\_\_\_ یہ بندہ چاہتا کیا ہے پھر \_\_\_\_\_؟؟؟؟

پھر کیا کروں میں \_\_\_\_\_؟؟؟؟

آپ بس بھول جائے \_\_\_\_\_

نہیں بھول سکتی \_\_\_\_\_

کوشش کرے قسم سے آپ کوشش کرے ہو جائے گا \_\_\_\_\_

وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔ اس نے بے حد دعائیں مانگی تھی اسے بھول جانے کی مگر  
کوشش؟؟ کوشش تو آج تک نہیں کی تھی۔۔۔

چلے اب روئے نہیں۔۔۔ اس کے انسو صاف کئے۔۔۔

میں اب کوشش کروں گی۔۔۔ ایک ارادہ کیا  
اپ کوشش کرے اپکی اس کوشش میں اپکا بھرپور ساتھ دوں گا۔۔۔

اشال نے اسے دیکھا۔۔۔ انکھیں بے اختیار نم ہونا شروع ہوئی

بہتر کی کوشش میں تھی اللہ نے بہترین سے نوازہ۔۔۔ وہ کہتی ایک بار پھر سے اسکے سینے  
سے لگی

اشال ہمیں ایک دوسرے کے لئے بنایا گیا ہے ایک دوسرے کے سہارے کے لئے۔۔۔ ہم  
دونوں ایک دوسرے کے درد کے ساتھی ہیں۔۔۔ اپ مجھے اپنے ہر درد میں اپنا ہمسفر پائے  
گی۔۔۔

وہ بے اختیار نم ہوتی آنکھوں سے مسکرائی۔۔۔



میں نہیں جانتی آپ کیسے ہیں اچھے یا برے بس میں اتنا جان چکی ہوں آپ مردوں میں ایک بہترین مثال ہیں۔۔۔

اسکی بات پر وہ بے اختیار مسکرایا۔۔۔

اگر آپ اپنے ان انسو پر اختیار رکھے گی تو آپ مجھے کافی اچھی لگے گی۔۔۔

وہ اسکی بات پر مسکرائی۔۔۔

روتے ہوئے اچھی لگتی ہیں آپ مگر ہستے ہوئے بے حد پیاری لگتی ہیں۔۔۔

آپ مجھے مکھن لگا رہے ہیں۔۔۔ اس کا بار بار یوں تعریفیں کرنا اچھا سا لگ رہا

تھا۔۔۔ زاریان کے بعد وہ دوسرا شخص تھا جو یوں تعریف کر رہا تھا

مجھے بڑ نہیں پسند میں جیم لگا رہا ہوں آپکو۔۔۔

اشال بے اختیار مسکراتی رہی۔۔۔

میں اب نہیں روگی کماز کم اس معاملے کے لئے تو بالکل بھی نہیں۔۔۔ ارادہ پختہ کیا

گڈ گرل۔۔۔ اسکے گال چھوئے۔۔۔

اپ کو ایک گڈ نیوز دوں۔۔۔ اسے یاد آیا جو سدرہ نے اسے بتایا تھا  
بلکل دے۔۔۔

ناو میں پھوپھو بنے لگی ہوں اور اپ چاچو۔۔۔ اسنے چپکتے ہوئے بتایا

چاچو؟؟؟ ہیں اسکا تو بھائی نہیں تھا

ہاں نا امنہ کے بچوں کے اپ۔۔۔ وہ بولتی بولتی رکی

نہیں نہیں اپ ماموں لگے گے۔۔۔ جملہ درست کہا

رشتوں کی کمسٹری نہیں اتی اپکو۔۔۔ اسکی بات پر وہ بولا

اتی ہے لیکن کبھی کبھی کس ہعجاتے ہیں۔۔۔

سہی۔۔۔ گردن اثبات میں ہلائی

اب جائے گے نا پاکستان۔۔۔؟؟؟؟ اب تو بنتا بھی تھا جانا

ضرور۔۔۔

میں پکینگ شروع کر دوں۔۔۔ یکدم وہ کھل سی گئی تھی

میڈم امریکہ سے پاکستان جانا ہے اسلام آباد سے پنڈی نہیں وقت لگے گا۔۔۔

کتنا وقت لگے گا؟؟؟

دو سے تین ماہ اور تین سے چار ماہ اس سے بھی زیادہ۔۔۔ اندازہ لگایا

عجیب ہے۔۔۔ کہا

بہت زیادہ عجیب ہے۔۔۔

اپ چائے پیے گے؟؟؟؟

نہیں باہر چلتے ہیں اج۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ عارضی طور پر سب بھولی ہے وہ اسے مکمل طور

پر اس سب سے آزاد کرنا چاہتا تھا

کہاں باہر۔۔۔؟؟؟؟

امریکہ بے حد بڑا ہے کہی بھی۔۔۔

پھر چلے \_\_\_\_\_ وہ اسکے پاس سے اٹھتی ہوئی بولی

اپ جیکٹ پہن لے باہر ڈھنڈ ہے \_\_\_\_\_

اوکے میں تیار ہو جاتی ہوں \_\_\_\_\_ وہ کہتی وہاں سے واڈروب کی طرف گئی \_\_\_\_\_

وہ وہی بیٹھا رہا اسکی کمر دیکھی \_\_\_\_\_

وہ پتلی سی تھی بلکل تیلی کی طرح \_\_\_\_\_

یکدم حاشر نے نظریں جھکالی \_\_\_\_\_

وہ کچھ دیر بعد تیار تھی \_\_\_\_\_

تیاری کے نام پر اسنے صرف کپڑے چینج کیے لمبا کوٹ پینا سر اچھے سے لور کیا اور ہلکی سی

لیپسٹیک لگائی \_\_\_\_\_

گڈ پرفیکٹ \_\_\_\_\_ اسے دیکھتا وی بولا

اب بھی جینج کر لے \_\_\_\_\_ اشال نے اسے کہا

اگر میں یہاں سفید کرتا پہن کر نکلا تو آپکے لئے مشکل ہو جائے گا۔

کیوں؟؟؟ حیرانگی سے پوچھا

یہاں کی لڑکیوں کی کمزوری ہے پاکستانی لڑکوں کا سفید کرتا شلوار۔

اچھا اس لئے یہاں نہیں پہنتے سفید کپڑے۔

سفید کپڑے پہنتے ہیں مگر کرتا شلوار کیسی بھی رنگ کا یہاں مرد بہت کم پہنتے ہیں کماز کم مجھ جیسے تو پہنتے ہی نہیں۔

شاید مرد قمیض شلوار میں زیادہ اچھے لگتے ہیں بھایا بھی جب پہنتے ہیں تو بہت اچھے لگتے ہیں۔ یکدم کوئی سفید کرتے شلوار میں یاد آیا مگر ابھی نہیں ابھی بالکل بھی نہیں

اسنے گردن اثبات میں ہلائی۔ چلے اب۔۔۔؟؟؟

جی چلے۔

اس کے ساتھ وہ گھر سے باہر نکلا۔ حاشر نے گھر اچھے سے لاک کیا پھر گاڑی کے قریب

ایا۔



کچھ دیر سوچتے ہوئے وہ اسکی طرف موڑا۔

گاڑی میں چلے یا پھر پیدل۔؟؟؟؟

موسم کافی بہتر تھا آج گاڑی میں جانا اسے فالتو لگا

پیدل ہی سہی ہے۔

اوکے چلے۔ گاڑی کی چابی پھر جیکٹ میں ڈال دی۔

ہاتھ مجھے دیں ورنہ میرے پیچھے بھگنا پڑے گا۔ اس کا ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا وہ بولا

کیوں؟؟؟ ہاتھ پکڑنے کا کیا مقصد؟؟

میں ہمیشہ اکیلے ان سڑکوں پر چلتا ہوں تنہا اس لئے آج آپ ساتھ ہیں تو کہی آپ کو بھولنا جاؤں۔

وہ خاموشی سے بس نظریں جھکائی چلتی رہی۔

اس نے سڑک کے کناروں میں موجود برف کو دیکھا۔

دنیا کتنی خوبصورت ہے خاص طور پر برف والا منظر\_\_\_\_\_

اپ کب سے ہیں یہاں\_\_\_\_\_؟؟؟

تقریباً پانچ سال\_\_\_\_\_

کافی ٹائم سے ہیں\_\_\_\_\_پانچ سال پہلے تو وہ یونی میں ہوتی تھی

اپ کی اتج کتنی ہے اشال؟؟؟؟

کچھ دیر خاموشی کے بعد حاشر نے پوچھا

تائیس سال اور کچھ ماہ\_\_\_\_\_

ریلی\_\_\_\_\_

جی\_\_\_\_\_

اپ لگتی نہیں ہیں\_\_\_\_\_

کیوں؟؟؟

اتنی کمزور ہیں اٹھارہ سے سترہ کی لگتی ہیں۔۔۔

ایک بار پھر وہ مسکرائی۔۔۔ وہ آج بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا

کچھ کھایا پیا کرو لڑکی صرف رونے دھونے سے کچھ نہیں بنتا۔۔۔ اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتا وہ بولا

کھاتی تو ہوں۔۔۔

ہیمنم میں جانتا ہوں۔۔۔

آپ بھی تو کمزور ہی ہیں۔۔۔ اسے دیکھتی وہ بولی

میں کمزور نہیں ہوں مس میں بالکل ٹھیک ہوں نا موٹا نا پتلا سماٹ باڈی ہے۔۔۔

میں بھی نارمل ہوں۔۔۔

اوکے سہی ہے۔۔۔

کچھ دیر مزید خاموشی۔۔۔

اپنے کیا پڑھا ہے؟؟؟؟ حاشر نے پوچھا

انگلش لٹریچر \_\_\_\_\_

گڈ \_\_\_\_\_

اپنے \_\_\_\_\_؟؟؟ یکدم پوچھ لیا

میں نے انجمننگ \_\_\_\_\_

تو پھر اپ ڈاکٹر کیسے ہیں \_\_\_\_\_؟؟؟

یار عجیب بندی ہیں اپ جب ڈاکٹر ہوں تو ظاہر ہے میڈیکل ہی کیا ہوگا \_\_\_\_\_ وہ ہستا ہوا  
بولا

اپ میرے سوالوں سے تنگ آگے ہیں کیا \_\_\_\_\_؟؟؟

اپنے ابھی تک سوال کیا ہی کب ہیں جو میں تنگ ہوں گا \_\_\_\_\_

وہ خاموش رہی \_\_\_\_\_

اے اچھو اپنی فٹورٹ کافی پلاؤں \_\_\_\_\_ وہ اسے ایک ہوٹل کی طرف لے کر جاتا ہوا

کافی نہیں پسند تھی اسے مگر آج پی لے گی۔ کم از کم اس شخص کے لئے تو وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔

اسلام علیکم امی کیسی ہیں۔؟؟ نور نے پوچھا

وعلیکم اسلام اللہ کا شکر آپ سناؤں۔

آج امی نے آپ کہا تھا مطلب موڈ سہی ہے بی پی اپنی جگہ پر ہے۔ نور نے سوچا

میں بھی ٹھیک ہوں الحمد للہ۔

اور مرتضیٰ کیسا ہے۔؟؟

وہ بھی اب بہتر ہیں۔

شکر ہے اور سناو سب کیسے ہیں۔

سب ٹھیک ہیں آپ بتائے ابو بھائی اذلان کیسے ہیں۔؟؟؟



اللہ کا کرم ہے۔۔۔

اچھا امی اپ فری ہیں۔۔۔۔۔

ہاں فری ہوں۔۔

امی اپ سے ایک بات کرنی تھی۔۔

جی کہو۔۔

امی اپ میری دوست فاطمہ کو جانتی ہیں۔۔

ہاں ہاں جانتی ہوں۔۔

امی وہ اپ کو کیسی لگتی ہے۔۔۔۔۔

سہی ہے اچھی بچی ہے ماشاء اللہ شریف سی۔۔

نور مسکرائی۔۔ ایک بندے کی شرافت کا کوئی اسکے جگری دوست سے پوچھے نا۔۔

امی بھائی کے لئے کیسی ہے وہ۔۔۔؟

سہی ہے مگر نور وہ۔۔ وہ کہتی کہتی خاموش ہوئی

امی اب اس مجھے بتائیں کہ وہ اپکو سہی لگتی ہے۔۔۔

ہاں سہی ہے میں نے تو اسے تمہاری شادی والے دن ہی دیکھ لیا تھا۔۔۔

بس امی اب اب دعا کرے کہ وہ مان جائے پھر ان شاء اللہ سب بہتر ہو جائے گا۔۔۔

نور اس کے ساتھ کوئی زبردستی یا ملکہ میل نا کرنا۔۔۔ وہ کیسی کی بیٹی کے ساتھ کوئی زیادتی زبردستی نہیں چاہتی تھی

امی میں تھوڑی نا پولیس والی ہوں جو زبردستی کروں گی۔۔۔

پھر بھی بس تم اسے کہنا اگر وہ مان گئی تو سہی ورنہ زبردستی نا کر بس۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں ایسا ہی کروں گی۔۔۔

سہی ہے میں شام میں فون کروں گی ابھی کھانا بنے لگی ہوں۔۔۔

نور کو بے اختیار ان پر ترس آیا۔۔ کہاں انکی حالت تھی گھر کے کام کاج کرنے کی بے حد

افسوس ہوا اب اسے۔۔۔

اوکے اللہ حافظ \_\_\_\_\_

اللہ حافظ \_\_\_\_\_ کہتی وہ فون رکھ گئی

نور مسکرائی \_\_\_\_\_ ایسا کب ہوا ہوگا جب اسکی امی نے کال ڈسکنیٹ کی ہو وہ اللہ حافظ بول کر موبائیل رکھ دیتی تھی۔ اگلا بندہ بے شک چائے سنتا رہے \_\_\_\_\_ تھک گئے تھے انہیں سب سمجھا سمجھا کر مگر کوئی فائدہ نہیں \_\_\_\_\_

نور نے خود ہی کال ڈسکنیٹ کی اور موبائیل کی سکرین کو بے اختیار چوما \_\_\_\_\_ اگر ان کے پاس ہوتی تو انہیں پیار کرتی \_\_\_\_\_ مگر ابھی موبائیل پر ہی گزرا کرنا تھا \_\_\_\_\_ وہ مسلسل سوچو میں ابھی ہوئی تھی۔

اج جب فاطمہ ایسے گی تو بات کروں گی اگر مان گئی تو ٹھیک ورنہ امی کی کہی بات پر عمل کروں گی اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کروں گی \_\_\_\_\_

اہم کیا سوچا جا رہا ہے \_\_\_\_\_ اسکے بالکل ساتھ بیٹھتے وہ بولا

وہ کب آیا تھا پتا ہی نہیں چلا تھا \_\_\_\_\_

اپ کب ائے؟؟؟

جب اپ سوچنے میں معصروف تھی۔

اچھا!۔۔۔ کہتی وہ بلا جھجک اسکے سینے میں سر رکھ گئی۔

مرتضیٰ کے لب خود بخود مسکراہٹ میں ڈھلے۔ وہ ہچکچیتی نہیں تھی۔ یہی سوچ کر وہ مسکرا گیا

کچھ دیر ان کے درمیان خاموشی رہی۔

ایک بات پوچھنی تھی اپ سے۔ اس خاموشی کو نور نے توڑا

جی۔۔۔ اس کے ہاتھوں کی ہتھیلوں کو مسلتا وہ بولا

اپ میری فرینڈ فاطمہ کو جانتے ہیں نا؟؟؟

اہہ شاید۔۔۔ کچھ سوچنے کے بعد کہا

اپ کو سہی سے یاد ہے کیا؟؟؟؟ نور نے تصدیق کی

ہیم سہی سے بس تھوڑی بہت \_\_\_\_\_

مطلب پتا ہے کہ کون ہے \_\_\_\_\_؟

تقریباً \_\_\_\_\_

اچھا اب سے ایک بات پوچھنی تھی اسی کے بارے میں \_\_\_\_\_

جی پوچھے \_\_\_\_\_ تھوڑی حیرت ہوئی

وہ بھایا کے لئے ایکو سہی لگتی ہے \_\_\_\_\_

مرتضیٰ نے اسے دیکھا \_\_\_\_\_

میں کیا کہہ سکتا ہوں یہ بات تو آپ صائم اور فاطمہ سے پوچھے \_\_\_\_\_

میں ان سے پوچھ لوں گی ابھی میں آپ سے پرسنلی پوچھ رہی ہوں \_\_\_\_\_

اگر آپ کو لگتا ہے کہ فاطمہ سب کچھ سنبھال سکتی ہیں سپیشلی اذلان کو تو سہی ہے \_\_\_\_\_



میں یہ سب ریلی اذلان کے لئے چاہتی ہوں مجھے بہت فکر ہے اسکی وہ اب ناہی سہی سے بات کرتا ہے نا کھلتا ہے بس خاموش ہو گیا پ کو پتا ہے اسکی اتج میں میں اور بھائی لڑتے تھے کہ اج امی کے پاس سوئے گے۔۔۔

واقعی اس عمر میں بچوں کو ماوں کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔۔۔

میں اس بارے میں فاطمہ کے علاوہ کیسی پر بھروسہ نہیں کر سکتی۔۔۔

سہی ہے اپ سب سے پوچھ لے۔۔۔

اج میں فاطمہ سے پوچھوں گی۔۔۔

اپ نے صائم سے پوچھا؟؟؟

وہ مان گے ہیں وہ کہ رہے ہیں جس مرضی سے نکاح ہو جائے۔۔۔

او کے سہی ہے۔۔۔

نور کو اب اطمینان ہوا۔۔۔ ناجانے کیوں اب ہر بات جب تک اس سے شئیر نا کرے سکون کیسی صورت بھی نہیں ملتا تھا۔۔۔

ایک بار پھر سے خاموشی چھا گئی تھی ان کے درمیان۔۔۔

مرتضیٰ مسلسل اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ نرمی سے پھیر رہا تھا۔۔۔

اپ نے پھر کبھی مہندی نہیں لگائی۔۔۔؟؟؟؟ کچھ سوچنے کے بعد وہ گویا ہوا

نہیں مجھے لگانے نہیں اتی۔۔۔

تو کیا سیلون ختم ہو گے ہیں ملک سے میری فرینڈ ہے اپ اسی سے لگوا لیا کرے۔۔۔

اپکی کچھ زیادہ ہی نہیں ہیں فی میل فرینڈ۔۔۔

رکھتی پڑتی ہیں کیونکہ مستقبل میں بیو کو کام۔ اتی ہیں جیسے ابھی اپ کو وہ کام۔ اے گی۔۔۔

اپ نا ہی رکھے کوئی فیمیل فرینڈ تو بہتر ہے۔۔۔

اسکی بات پر وہ بے خاتیر ہنسنا۔۔۔

کالج میں کلاس میٹ تھی یار۔۔۔

اچھا اچھا کو لمبا کیا

اپ نے میرے جانے سے پہلے لگوانی ہے مہندی

اسکے جانے کی بات نور کو سب باتوں میں اب سے بری لگتی تھی

اپ کب جائے گے؟؟؟؟

جب بھی بلوائے گا

بلاوا کب آئے گا؟؟؟؟

جب انا ہوگا تب ہی

عجیب ہے آپکے یونٹ والے زراہ برابر بھی سکون سے میاں بیوی کو نہیں بیٹھنے دیتے۔ ناک چڑھا کر کہا

میڈم جی جتنی موبے میں اڑا چکا ہوں نا آپکے ساتھ اتنی شاید ہی پوری پاک فوج میں کیسہ ارمی مین نے اڑائی ہو پیلے دوماہ رہے کر گیا اور اب پھر ایک ہفتہ ہونے والا ہے

اونہوں احسان ہو رہا ہے مجھ پر نا

نور حیا اپ پر نہیں مجھ پر کرم ہو رہا ہے۔۔۔ اسکی ناک کھینچتا وہ بولا

اسکی بات پر وہ بس خاموش رہی۔۔۔

ایک اور بات پوچھو؟؟؟؟

اگر میں نہیں کہوں گا تو اب پھر بھی پوچھے گی ہی اس لئے پوچھے۔۔۔

شاباش سمجھ گے میں مجھے اب اب خیر یہ بتائے کہ اب مجھے پورے نام سے کیوں پکارتے

ہیں مطلب سب مجھے نور کہتے ہیں اور اب نور حیا وائے؟؟؟؟

کیونکہ مجھے اب کا نام بہت پسند ہے اب سے زیادہ اچکے نام سے عقیدت ہے اس لئے اور

ویسے بھی نور تو بہت ہیں مگر نور حیا صرف ایک ہی ہے۔۔۔

وہ بول رہا تھا اور نور بے اختیار مسکراتی رہی۔۔۔

مجھے اب کچھ چاہیے اب سے۔۔۔ مرتضیٰ اسے مسکراتا دیکھ کر بولا

کیا؟؟؟؟

بس ایک عدد کس۔۔۔

یکدم اسکی مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔۔ دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔

کم ان نور حیا ایک کس مانگی ہے اور تو کچھ بھی نہیں۔۔۔ اسکے بدلتے رنگ دیکھ کر وہ بولا  
بغیر اسے دیکھتی وہ بس اب نظریں جھکا گئی۔۔۔

کچھ دیر وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہ۔۔۔ وہ ایسے تاثرات دے رہی تھی جیسے اسنے بہت  
کچھ مانگ لیا ہو

وہ مسکرایا۔۔۔ اس اوکے نادے میں دے دیتا ہوں۔۔۔ جھک کر اسکے گال چومتا وہ بولا

وہ خاموشی سے اسکے سینے میں سر رکھتی اسے محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔

اس سے نا ہی تو کبھی اظہار ہو سے گا نا ہی کبھی یہ عمل وہ کبھی بھی یہ نہیں کر سکتی۔۔۔  
اپنے دل میں سوچا۔۔۔

کچھ دیر وہ اسی طرح ہی خاموش رہی۔۔۔

میرا پیار کرنا اپکی زبان کیوں بند کر دیتا ہے؟؟؟؟؟

نظریں اٹھا کر اسی دیکھا۔۔۔



پتا نہیں۔۔۔

تو پتا کرے۔۔۔

انہوں پتا کیسے کروں۔۔۔

جیسے کرتے ہیں۔۔۔

مجھے اپ باتوں میں مت الجھایا کرے۔۔۔ ناک چڑھا کر کہا ایسے ایسے باتیں کرتا تھا سمجھ ہی نہیں اتی تھی

اپ مت الجھا کرے۔۔۔

لڑائی کرنے کا دل ہے کیا؟؟؟؟

مجھے نہیں یے اپ اپنا باتایا۔۔۔

مجھ بہت شدد سے دل ہے مگر ابھی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

کیوں؟؟؟؟ حیرت ہوئی

کیونکہ ابھی میری دوست انے والی ہے۔

او اچھا دوست کے لئے۔

جی ورنہ آپسے لڑائی والی افر میں کبھی رد نہیں کرتی۔

ویسے نورحیا اپکی اگر کوئی نند ہوتی بے چارئی وہ تو گنجی ہو جاتی۔ کچھ سوچنے کے بعد اسنے کہا

میری اگر نند ہوتی تو کم از کم اپکی طرح بے شرم نہیں ہوتی اور پھر میں اس سے بکل بھی نہیں لڑتی۔

اسکی بات پر وہ مسکرایا۔

اپکو پتا ہے جب میں ڈرامہ وغیرہ اور ناولز وغیرہ پڑھتی تھی تو میرا بھی بہت شدد سے دل کرتا تھا کہ ایک بڑی سی فیملی ہوں سب کزن ہو ہنسی مزاق ہو مگر میری یہ خواہش خواہش ہی رہے گی سوچا تھا سسرال میں کوئی بڑی سی فیملی ہوگی مگر یہاں تو بس۔

اسکی مسکراہٹ گہری ہوتی گئی۔

اب کیا کیا جاسکتا ہے۔۔۔؟؟؟؟

کچھ نہیں بس افسوس کیا جاسکتا ہے۔۔۔

نہیں افسوس نہیں بس ہمت کرنی پڑے گی۔۔۔

اسکی بات کا مطلب سمجھتی وہ بولی

ویسے ہی تو نہیں کہتی انتہائی بے شرم آدمی ہیں آپ۔۔۔

شکریہ شکریہ۔۔۔

وہ کچھ بولنے کے لئے لب کھول ہی رہی تھ جب دروازہ لاک ہوا۔۔۔

وہ فوراً سے اس سے پیچھے ہوئی۔۔۔

مرتضیٰ اسکی اس حرکت پر مسکرایا۔۔۔

اور پھر اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔

وہ صاحب جی نیچے نور باجی کی دوست آئی ہیں۔۔۔ کوثر نے بتایا۔۔۔

فاطمہ اگئی۔۔ پیچھے سے اسنے کہا

جی بابی۔۔

اچھا اپ اسے بیٹھائے میں ابھی اتی ہوں۔۔ اسکی لہجے سے اسکی خوشی جھلک رہی تھی۔۔

اچھا بابی۔۔ کوثر سر ہلاتی واپس چلی گئی۔۔

بابی۔۔ مرتضیٰ نے اسنے جانے کے بعد کہا

جی میں بابی اور اپ بابا۔۔ کہتی وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی

اسے اچھا لگتا تھا جب وی گھر کے معاملات دیکھتی ملازموں سے اچھا رویہ رکھتی اس کے والدین کی عزت خرتی۔۔ سب کچھ اچھا لگتا تھا۔۔

شادی خرم کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ بس ایک شوہر اہو اور ایک بیوی اور دنیا ہو ہی نہیں اچھی عورت وہی ہو رہی ہے جو شوہر کے ساتھ ساتھ اسکے خاندان الووں کی بھی عزت کرے انہیں بھی اپنا مانے۔۔ اور جس طرح اچھی عورت ہوتی ہے اسی طرح اچھے نزد بھی

وہی ہوتے ہیں جو اپنی بیوی کے خاندان والوں کی اسی طرح عزت کرے جیسے وہ اپنے خاندان والوں کی کرتی ہے۔

گھر صرف پیار محبت سے ہی نہیں چلتے کبھی کبھی گھر قربانیوں سے بھی چلتے ہیں۔ اور قربانی بھی وہی دی جاتی ہے جہاں پیار ہو محبت ہو مان ہو۔

اسلام علیکم!!!! اس کے گلے میں باہیں ڈالتی سہ بہت پر ہوشی سے سلام کر رہی تھی

وعلیکم اسلام میڈم کیسی ہو،؟؟؟؟ فاطمہ نے پوٹھا

اب بالکل والی ٹھیک بیٹھو تم۔۔۔ اسے بیٹھنے کا کہا

تمہیں اڈریس اسانی سے مل گیا تھا۔۔۔ نور نے پوچھا کیونکہ پہلے تو وہ کبھی نہیں آئی تھی

ہاں سدرہ اپنی سے لے کیا تھا۔۔۔

اچھا اور طبعیت کیسی ہے اب۔۔۔؟؟؟؟

تمہارے سامنے ہوں۔۔۔

ہاں مجھے پتا ہے تم ڈھیٹ ہو۔۔۔



اور تم ڈھیٹ pro max رائٹ؟؟؟؟

بلکل بلکل\_\_\_ گردن زور سے اثبات میں ہلانی

باقی سب کہاں ہے\_\_\_؟؟؟ فاطمہ نے ارگرد نظریں گھمائی

انکل تو افس میں ہیں انٹی شاپنگ پر گئی ہیں اور مرتضیٰ اوپر ہیں ارہے ہوگے\_\_\_

اچھاااا\_\_\_

تم بیٹھو میں اتی ہوں\_\_\_

اگر چائے بنانی ہے تو وہ مت طنانا بس کچھ ڈھنڈا سا کچھ پلا دو\_\_\_

میں بڑا تمہارے لئے چائے بنانے لگی تھی\_\_\_

پھر کیوں اٹھی تھی\_\_\_؟؟؟

بس ویسے ہی\_\_\_

اب اٹھ گئی ہو تو کچھ ہلا ہی دو گھر ائے مہمان کی کوئی ریسپکٹ ہوتی ہے\_\_\_

مہمان کی نا\_\_\_؟؟؟

ہاں تو مہمان نہیں ہوں کیا\_\_\_

نہیں تم جگر کا ٹخڑا ہو\_\_\_

ہائے صدقے مجھے شرم ارہی ہے\_\_\_ انکھوں کے اگے ہاتھ رکھتی وہ شرمانے والی  
ایکٹینگ کرتی بولی

شرم تمہیں چھو کر نہیں گزری اور شرم ارہی ہے\_\_\_

تمہیں تو\_\_\_ وہ بولتے بولتے رک طئیونکہ سامنے ہی سے مرتضیٰ ارہا\_\_\_

کماز کم اسکے سامنے وہ یہ بات نہیں بوسکتی تھی جو ابھی بوسنے والی تھی\_\_\_

اسلام علیکم!!! وہ احترام کھڑی ہوئی\_\_\_

وعلیکم اسلام بیٹھے\_\_\_ وہ کہتا دوسری جانب والے صوفے پر بیٹھا

کیسے ہیں بھائی €؟؟؟؟

الحمد للہ بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔ وہ بہت خوش اخلاقی سے بول رہا تھا

مجھے نور نے رات کو بتایا تھا کہ ایکو فائیرز لگے ہیں۔۔۔؟؟؟

جی لگے تھے اب ٹھیک ہیں۔۔۔

شکر ہے۔۔۔

وہبا سکے اس انداز پر مسکرایا۔۔۔

اپ کیسی ہیں؟؟؟

میں بھی بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔

گڈ۔۔۔ کہتا وہ واپس صوفے سے اٹھ گیا

نور نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو کہاں؟؟

میں باہر جا رہا ہوں کیس کام سے تھوڑی دیر تک اوں گا۔۔۔ اسے بتایا

اچھااا۔۔۔

وہ گردن ہلاتا چلا گیا۔ دو لڑکیوں کے درمیان بیٹھنے کی اسے کیا ضرورت۔؟؟؟؟؟

نور بتمیز لڑکی پانی ہی پلا دے۔

لارہیں ہیں صبر کرو۔ اسنے کوثر سے کہا دیا

کچھ دیر وہ اس سے باتیں کرتی رہی اور تھوڑی دیر بعد ہی نورین بیگم بھی اگئی تھی۔  
انہوں نے بھی اس سے باتیں کی۔ پھر وہ اٹھ کر چلی گئی۔

نور کو یہی موقع سہی لگا اور اس سے بات ختمی۔

وہ کچھ دیر تو بالکل خاموش رہی کچھ بھی نا بولی۔

پھر نور نے اسے تسلیاں دی پھر جاکر اس نے کہا کہ وہ سوچے گی۔ اور نور نے بھی کوئی  
زور زبردستی نہیں کی۔ بس اتنا ہی کہا کہ

وہ اپنے والدین بھائی اور بھتیجے پر کیسی اور لڑکی پر اتنا بھروسہ نہیں کر سکتی۔ اور فاطمہ کو  
محسوس ہوا جیسے اب اسکی دوستی امتحان لے رہی ہو۔

کچھ دیر مزید بیٹھے رہنے کے بعد وہ گھر واپس چلی گئی تھی۔

ابھی ہی وہ اپنے سارے مریض چیک کر کے فری ہوئی تھی۔

اب نظر بھی کمزور ہوگی تھی۔ ایک وقت تھا جب اسے چشمہ برا لگتا تھا اور آج یہی چشمہ اس کے لئے نعمت تھا۔

ابھی وہ یہ سب چشمے کو دیکھ کر ہی سوچ رہی تھی۔

اے زندگی کیا کچھ نہیں سیکھا دیتی۔ ایک افسردہ سی سانس خرچ کرتی وہ خود سے بولی۔

اپنی کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔

انکھیں موندی۔

وہ کیا تھی اور زاریان خان نے اسے کیا بنا دیا تھا۔

کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ سر پر دوپٹہ لے گئی۔ اپنے پسندیدہ پرفیومز توڑے گئی۔

عشق اور زندگی انسان کو عام سے خاص اور خاص سے خاک بنا دیتے ہیں۔



وہ محویت سوچو میں گم تھی جب ایک جھٹکے سے یاد آیا کہ آج تو امنہ کی بھی اپونمنٹ تھی۔ اور زاریان اسے لے کر آج یسپتال آیا تھا۔

اف اللہ جی میں پھر بھول گئی۔۔۔ جلدی سے اپنا موبائیل ٹیبل سے اٹھاتی وہ بڑبڑاتی باہر نکل گئی

وہ اب یہ کیسیز نہیں لیتی تھی اسی لئے امنہ کا چیک ڈاکٹر عائشہ کرتی تھی اور یہ کیس بھی وہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ لیفٹ کے ذریعے ڈاکٹر عائشہ کے روم تک آئی۔۔۔

کچھ دیر وہ وہی روم کے باہر انتظار کرتی رہی۔۔۔ کچھ دیر بعد ہی وہ لوگ باہر آگے تھے۔۔۔

زاریان نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔ جو ابھی بھی سر پر دوپٹے لئے ہوئی تھی۔۔۔ زاریان اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔۔ جواباً وہ بھی مسکرائی۔۔۔

سدرہ ماڑا ہم کو نہیں لگوانا ڈرپ۔۔۔ امنہ نے سدرہ سے کہا

کیوں نہیں لگوانا۔۔۔؟؟؟؟؟ اسے دیکھتی وہ بولی

ماڑا ہم ٹھیک ہے کوئی ویکنس نہیں ہے نہیں لگوانا ہم کو \_\_\_\_\_

امنہ وہ تو ضروری ہے نا \_\_\_\_\_

لگے گی ڈرپس میں دیکھتا ہوں کون نہیں لگواتا \_\_\_\_\_ زاریان نے کہا

تم زیادہ روب مت جماو یہ اس کا اور میرا معاملہ ہے \_\_\_\_\_ سدرہ نے زاریان سے کہا

تمہارا اور اس کا معاملہ بڑا آیا \_\_\_\_\_ وہ کہتا پاکٹ سے موبائیل نکالتا تھوڑا سائیڈ پر جاکر کھڑا  
ہوا

افیس کال کی تاکہ انہیں بتا سکے کہ آج میٹنگ تھوڑی لیٹ سٹارٹ ہوگی \_\_\_\_\_

وہ ابھی کال کر کے موڑا ہی تھا جب اس نے دیکھا کہ امنہ سدرہ کی کیسی بات پر زور سے گردن  
ہلا رہی گئی \_\_\_\_\_

اونہوں جیسے میں تو فارسی بول رہا تھا نا \_\_\_\_\_ دل میں کہتا وہ انکی طرف آیا

چلو اب ڈرپس لگوانے \_\_\_\_\_ زاریان نے امنہ سے کہا

پہلے یہ کچھ کھائے گی پھر میں خود اسے ڈرپس لگاؤں گی \_\_\_\_\_ امنہ کے بجائے سدرہ نے کہا

اوکے چلو پھر \_\_\_\_\_

وہ ان دونوں کو ایک ریسٹورنٹ لے آیا تھا \_\_\_\_\_

میرے لئے ایک کافی \_\_\_\_\_ زاریان نے کہا

زاریان کا اڈر لکھ کر وہ وٹر اب سفدہ کی طرف متوجہ ہوا \_\_\_\_\_

میرے لیے اپ ایک پاستا لے آئے گا \_\_\_\_\_

اوکے میم \_\_\_\_\_

ہمارے لئے ایک انس کریم \_\_\_\_\_ امنہ نے کہا

زاریان نے اسے دیکھا جو گھر سے نکلتے ہوئے بھی انس کریم ہی کھا کر آئی تھی \_\_\_\_\_

کونسا فیلور میم \_\_\_\_\_؟؟؟

ونیلا \_\_\_\_\_

اوکے اور کچھ \_\_\_\_\_ وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے خوش اخلاقی سے پوچھ رہا تھا

ایک کریبی فورٹ چارٹ \_\_\_\_\_ سدرہ نے کہا \_\_\_\_\_

اوکے \_\_\_\_\_ وہ وٹر تابعدارہ سے گردن ہلاتا چلا گیا

محترمہ انس کریم کھانے میں کنٹرول رکھو \_\_\_\_\_ زاریان نے امنہ سے کہا

جوابا وہ کچھ نا بولی \_\_\_\_\_

کچھ دیر سدر امنہ دے باتیں کرتی رہی پھر ان کا آڈر بھی اگیا تھا \_\_\_\_\_

پہلے انس کریم فنش کرو پھر یہ بھی کھانا \_\_\_\_\_ سدرہ نے امنہ سے کہا

ہم فروٹس نہیں کھاتا \_\_\_\_\_ فروٹس کو تو دیکھ کر ہی اسکا دل خراب سا ہو جاتا تھا

ہاں فروٹس نہیں کھاتا فروٹس کے فلیور والی ایس کریم بڑے مزے سے کھاتا چپ کر کے

کھاو ورنہ خود کھلاؤں گا \_\_\_\_\_ کافی کا سیپ لیتے زاریان نے کہا

نہیں تمہیں ہر جگہ اپنا روب جمانا لازمہ ہوتا ہے \_\_\_\_\_؟؟؟ سدرہ نے پوچھا

اور تمہیں ہر جگہ اپنی زبان چلانا لازمی ہوتا ہے؟؟؟؟؟

جی بلکل تمہارے سامنے تو کم از کم۔ لازمی ہی ہوتا ہے۔

بد اخلاق بیوی۔ منہ میں بڑبڑاتا وہ اب خاموش ہو گیا۔ کم از کم یہاں اس وقت تو وہ اس سے کوئی بحث نہیں کر سکتا تھا۔

سدرہ نے ہی سے زبردستی فروٹ چارٹ کھلوائی تھی۔ کیونکہ اسے ڈرپس طاقت کی لگنی تھی اس وجہ سے کچھ کھانا لازمی تھا اور اس کریم سے تو بس چسکا پورا ہوتا ہے۔

کچھ دیر بعد وہ واپس ہسٹال آگے تھے۔

امنہ یار کم ان بہادر بنو تم ایک ڈرپ لگوانے میں یہ حالت کر رہی ہو اپنی آگے کیا کرو گی۔ اسے ڈرپ لگاتی سدرہ نے کہا جس کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسے اس کا ابھی ہی اپریشن ہونے والا ہو

بہت مشکل سے اس نے اسے ڈرپ لگائی ہی لی تھی۔

اور واپس اپنے روم۔ میں چلی گئی تھی

امنہ تم سدرہ کے ساتھ گھر چلی جاو گی کیا۔؟؟؟؟؟ زاریاں اسکے قریب بیٹھتا ابولا



جی چلا جائے گا۔۔۔ لہجہ نرم تھا

میری میٹنگ ہے بہت ضروری ورنہ میں تمہیں ضرور گھر ڈراپ کرتا۔۔۔ اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتا وہ بولا

کوئی بات نہیں ماڑا ہم چلا جائے۔۔۔ اسکی مجبوری کو سمجھتی وہ بولی

اوکے تھینکیو سوچ۔۔۔ شکریہ بنتا تھا کیونکہ یہ اسکی ذمہ داری تھی

امنہ مسکرائی۔۔۔ اسکے دونوں گال پر ڈمپل نمایاں ہوئی۔۔۔

اس بندہ ناچیز پر ظلم مت کیا کرو۔۔۔ جھک کر اسکے گال چومتا وہ بولا

یکدم امنہ کا چہرہ لال ہوا۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔ اسکے بدلتے تاثرات کو دیکھتا وہ مسکراہٹ دبا کر بولا

اللہ حافظ۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

وہ وہاں سے باہر نکل آیا اور سدرہ کے روم کی طرف آیا۔۔۔

اسکے ساتھ روم میں کوئی ڈاکٹر تھی اس لئے وہ باہر کھڑا انتظار کرنے لگا۔

یہ تمہارے ہسبنڈ ہیں۔؟؟؟؟؟ وفانے سدر سے پوچھا

جی۔۔۔ مسکراہٹ بے اختیار لبوں پر آئی

اوہ اچھااا۔۔۔ وہ اچھا کو لمبا کرتی بولی

سدرہ مسکرائی۔۔۔

وفا اپنا کام کر کے سدرہ کے روم سے باہر نکل آئی۔۔۔

باہر نکلتے ہوئے اس نے زاریان کو سلام کیا جس کا جواب زاریان بے بہت احترام سے دیا تھا۔۔۔

وہ ہر کیسی سے جوش اخلاقی سے ہی ملتا تھا چاہئے جانتا ہو یا نہی اسے دیکھ کر کوئی نہیں یہ کہا سکتا تھا کہ وہ پاکستان کا ایک کامیاب ترین بزنس مین ہے۔۔۔

غور اس میں نہیں تھا یہی وجہ تھی کہ اس سے ایک مرتبہ ہی ملنے والا شخص اسکی تعریف کئی بنا نہیں رہتا تھا

تم گے نہیں ابھی۔۔۔ سدرہ نے اس سے پوچھا

تمہاری قینچی کی طرح چلتی زبان کا دیدار کیسے جاسکتا ہوں۔۔۔ اس کے قریب اتا وہ  
بولا

اس کی بات پر وہ مسکرائی۔۔۔

چلو نکلو میرے روم سے اور دس م ٹ میں افسس پہنچو بہت ہوگی عیاشی۔۔۔ لو کر لیا  
دیدار اب جاو۔۔۔

ویسے تمہیں یہ معلوم ہے کہ تم بد زبان بیوی ہو۔۔۔ اس کے مزید قریب آیا۔۔۔

اتنا قریب کے اس کی تیز چلتی دھڑکن محسوس کر سکتا تھا وہ

زاریان یہ ہسپتال ہے۔۔۔ اسکی بے حد نزدیکی دیکھ کر وہ بولی

تو میں نے کب کہا کہ یہ گائے کا باڑا ہے۔۔۔ دوپٹے کے اندر سے اس کے بال سہی کرتا

وہ بولا

زاریان کے بچے کوئی اجائے گا نکلو یہاں سے۔۔۔

اچھا خود کی کتنی پروا ہے نا اور جو مجھے لیڈیز پرفیوم لگوا کر افس بھیجا تھا وہ \_\_\_\_\_

وہ تمہاری سزا تھی \_\_\_\_\_

اچھا یہ بھی تمہاری سزا ہے مسز \_\_\_\_\_ اس کا دوپٹہ سیٹ کیا

کس چیز کی \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

میری بات ماننے کی \_\_\_\_\_ اس کا اشارہ سر پر رکھے دوپٹے کی طرف تھا

انتہائی بے شرم بے حیا آدمی ہو خود کو تو شرم نہیں لیکن مجھے بہت ہے \_\_\_\_\_

کتبی شرم ہے تم میں \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ ایبرو اچکا کر پوچھا

جتنبی بھی ہے تم سے زیادہ ہی ہے \_\_\_\_\_ نظریں جھکائیں

کتنبی زیادہ \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

اب یہ فالتو کے سوال کرتے ہوئے تم لیٹ نہیں ہو رہے کیا؟؟؟؟؟

ہو رہا ہوں بہت زیادہ ہو رہا ہوں بلکہ بے حد ہو چکا ہوں \_\_\_\_\_

تو پھر افسس جاؤں نا یہاں میرے ساتھ دن دہیاڑے بے شرمیاں کیوں کر رہے ہو۔۔۔

دونمبر ڈاکٹر صاحبہ یہ بے شرمیاں نہیں پیار ہے۔۔۔

تمہاری طرح تمہارا پیار بھی بے شرم ہی ہے۔۔۔

اسکی بات ہر وہ ہنسا۔۔۔

میری دونوں بیوی کی ذمہ داری ساری تم پر ہے خیر خیرت سے انہیں گھر پہنچا دینا۔۔۔

تیسری بیوی کی بھی دے جاؤ۔۔۔ ناک چڑھا کر کہا

ان شاء اللہ بہت جلد۔۔۔ کہا کر اوہ اس سے پیچھے ہوا

شرم تو چھو کر بھی نہیں گزری نا۔۔۔

نہیں میں اپنے قریب ہر اڑی غیری چیز کو نہیں انے دیتا۔۔۔ اسے قریب اتا اس کے

گال چومتا وہ بولا

زاریان کے بچے یہاں سیٹی ٹپی کمرہ لگے ہیں سب کچھ سر کے پاس جا رہا ہے۔۔۔



اُس اوکے اسد کی شادی ہوئی ہے وہ جانتا ہے اب کچھ \_\_\_\_\_ وہ کہتا اسے حیران کر گیا

بتمیز بے شرم \_\_\_\_\_ اور کچھ سمجھانا آیا یہی کہا دیا

تھینکیو اللہ حافظ \_\_\_\_\_ کہتا وہ اب کمرے سے باہر نکل گیا

تم جیسے بندے کو اللہ ہدایت دے \_\_\_\_\_ اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتی وہ بولی \_\_\_\_\_

ابھی کچھ دیر ہی رہے گئی تھی امنہ کی ڈرپ ختم ہونے میں پھر وہ اسے لے کر کچھ شاپنگ کرے گی اور گھر چلی جائے گی \_\_\_\_\_ ارادہ کرتی وہ امنہ کے روم کی طرف چلی گئی۔

کچھ شاپنگ وغیرہ کر کے وہ دونوں گھر آگئی تھی کھانا تو باہر سے ہی کھا لیا تھا اب اسنے امنہ کو اس کے روم میں بھیج دیا کہ تھک گئی ہوگی تھوڑا آرام کرلو اور ویسے بھی امنہ آج واقعی بہت تھک گئی تھی \_\_\_\_\_

اپنے کمرے میں آکر اسنے ایک عجیب سی خوشبو آئی تھی \_\_\_\_\_ کچھ پل تو وہ بھول گئی تھی کہ یہ کہاں سے آئی ہے؟؟؟؟ پھر خود ہی صبح والا منظر یاد آیا \_\_\_\_\_ بے اختیار وہ مسکرائی \_\_\_\_\_

اہہ سدرہ اس زاریان جلا د خان نے کیا سے کیا بنا دیا تمہیں\_\_\_\_\_ خود سے کہتی وہ اب  
اپنے بیڈ میں ڈھے سی گئی تھی  
انکھیں موندی\_\_\_\_\_

نجانے کیوں زاریان تم مجھے اتنے اچھے لگتے ہو؟؟؟  
میری ساری زندگی میں اتنی محبت مجھے کیسی نے نہیں کی جتنی میں تم سے کر چکی ہوں اور  
کرتی ہوں\_\_\_\_\_  
وہ سوچ رہی تھی اور لب مسکرا رہے تھے\_\_\_\_\_  
محبوب کو سوچنا ہی مسکرا نے کا باعث بن جاتا ہے\_\_\_\_\_  
وہ انکھی موندے بس سوچ رہی تھی جب موبائیل بجا\_\_\_\_\_  
انکھیں کھولی اور موبائیل کی سکرین میں جگمگاتے نمبر کو دیکھا\_\_\_\_\_

اسلام علیکم کیا حال ہے؟؟؟ کال اٹھاتے ساتھ ہی سدرہ نے سلام کیا تھا

وعلیکم اسلام ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟؟؟؟؟

ویسی ہی جیسی تھی تم بتاؤ۔۔۔؟؟؟

اپی فری ہو۔۔۔؟؟؟

ہاں ہاں فری ہوں خیریت۔۔؟؟

اپی میری بات غور سے سننا اور سمجھنا پھر جواب دینا۔۔۔

فاطمہ یار بولو۔۔۔

اور پھر فاطمہ نے اسے ساری بات بتائی تھی جو نور سے ہوئی تھی۔۔۔

پوری بات سننے کے بعد سدرہ نے ایک لمبی سی سانس خارج کی۔۔۔

تم کیا چاہتی ہو؟؟؟؟؟ اس سے پوچھا

جو تم چاہتی ہو وہی۔۔۔

وہ شادی شدہ ہے ایک بچے کا باپ بھی سنبھال لو گی سب۔۔۔؟؟

جب دوستی کی ہے تو نبھانی تو ہو گی نا۔۔۔

دوستی کو سائیڈ پر رکھو اور اب بتاؤ۔۔۔

سائیڈ پر رکھی دوست کی خاطر سب قربان۔۔۔

ایمو شنل ہو کر نہیں عقل سے سوچو۔۔۔

وہ خاموش رہی۔۔۔

میں ایک بار زاریان سے پوچھ لوں اس بارے؟؟؟؟؟ سدرہ نے پوچھا۔۔۔ ہاں پوچھ

لو۔۔۔ اس سے زیادہ اعتبار کیسی پر نہیں تھا اسے اس دنیا میں اگر کیسی مرد پر بھروسہ تھا تو

وہ زاریان ہی تھا۔۔۔

اوکے افس سے اے گا تو پوچھو گی۔۔۔

اوکے۔۔۔

ایک بار پھر سوچ لو فاطمہ۔۔۔

سوچ کر ہی بتایا ہے۔۔۔

اوکے اللہ حافظ۔۔۔ کہتی فون بند کر دیا۔۔۔

فاطمہ نے ایک نظر خود کو اُسے میں دیکھا۔۔۔ یا اللہ اپ کا ہر فیصلہ مجھے قبول ہے  
\_\_\_\_\_ کہتی وہ انکھیں موند گی۔۔۔ اس کا ایمان اب کامل تھا ہر چیز پر کامل۔۔۔

شام کو جب زاریان گھر آیا تو سدرہ نے اسے سب بات بتائی تھی۔۔۔ جوابا اس نے یہی کہا  
تھا کہ وہ اس معاملے کے بارے میں مرتضیٰ سے پوچھے گا۔۔۔ پھر ہی کچھ بتائے  
گا۔۔۔ سدرہ نے اس کی بات مانتے ہوئے خاموش ہو گی۔۔۔ بات بھی تو سہی تھی وہ تھوڑا  
نا صائم فاروق کو جانتا تھا۔۔۔ لیکن مرتضیٰ تو جانتا تھا نا اور مرتضیٰ پر تو اندھے بہرے  
گو نگھے کی طرح اعتبار تھا اسے۔۔۔

پھر زاریان نے مرتضیٰ سے پوچھا تھا اس نے یہی کہا تھا کہ وہ ایک اچھے خاندان کا لڑکا ہے  
اور ہو سکتا ہے فاطمہ اس کے ساتھ خوش رہے۔۔۔ اس کی بات زاریان نے ڈائریکٹ سدرہ  
سے کروائی تھی جیسے سن کر سدرہ کو اطمینان ہوا تھا۔۔۔

ہر طرح کی تسلیوں کے بعد ان دونوں کا جمعہ والے دن نکاح فکس کر دیا گیا تھا۔۔۔ ایک  
سادہ سی تقریب مقرر کی تھی جس میں سب اپنے ہی شامل تھے۔۔۔



فاطمہ نے افس سے ریزان کر دیا تھا۔۔۔ زاریان کو دکھ تو ہوا تھا اس کا افس چھوڑنے کا مگر اس کا مستقبل تھا جیسے وہ اپنی مرضی سے گزارنا چاہتی تھی اور یہ اس کا حق تھا۔۔۔ پچھلے چھ سال سے وہ اس کے ساتھ کام کرتی تھی اس لئے اشال کی طرح ہی عزیز تھی۔۔۔

سدرہ تو چار دن پہلے ہی فاطمہ کے پاس ڈیرے ڈال چکی تھی۔۔۔

چھوٹی موٹی ہی تیاری تھی مگر تیاریاں تو تھیں نا اور یہ تیاری اس کے ہوتے ہوئے اس کی بہن کرتی یہ اسے گوارا کہاں تھا اس لئے ایک ہفتے کا ف بھی کر لیا تھا ہسپتال سے

نماز جمعہ ادا کر کے بیان سن کر وہ اب مسجد کی تپہلی صف میں اکیلا بیٹھا تھا۔۔۔

اج جمعہ تھا وہی دن جس دن وہ اس کی زندگی میں ای تھی۔۔۔

جس دن اس کا بیٹا اس دنیا میں آیا تھا۔۔۔

جمعہ والے دن ہی اسکا نکاح حیا سے ہوا تھا اور جمعے والے دن ہی اذلان بھی پیدا ہوا تھا

اور اج کوئی اور ارہی تھی۔۔۔ نجانے کیوں؟؟؟

ہاتھ ایک بار پھر سے دعا کے لئے اٹھائے۔

اے رب کائنات۔۔۔ اے میرے رب۔۔۔ اے رب۔۔۔ تو غفور و رحیم ہے۔۔۔ کریم ہے  
مہربان ہے۔۔۔ اے میرے مالک میرے لیے اسانیاں پیدا کر۔۔۔

یا اللہ میری حیا۔۔۔ حیا کی ذکر کی دیر تھی اور وہ مسجد میں تن تنہا بیٹھا پھوٹ پھوٹ کر رو  
دیا۔۔۔ سر ہاتھوں میں گرائے وہ اب بچوں کی طرح رو رہا تھا۔۔۔

میری حیا تیری بندی تھی اور تو نے واپس لے لی مگر اس کی محبت میری دل میں تاقیمات  
تک ڈال دی۔۔۔ اے میرے رب۔۔۔ میں بے وفا نہیں۔۔۔ مجھے میری شریک حیات کی  
نظر میں بے وفا نا ٹھہرانا۔۔۔ میں اب بس ہوں میں اس سے محبت نہیں عشق کرتا  
ہوں۔۔۔ پاک پاکیزہ عشق۔۔۔ اے میری رب تو جانتا ہے یہ سب مجبوری ہے میرے  
لئے۔۔۔ یا اللہ انے والی کو میرے والدین کے لئے میری اولاد کے لئے میرے لئے مخلص بنا  
دینا۔۔۔ یا اللہ پاک مجھے اس کا مخلص بنا۔۔۔

یا اللہ پاک میری حیا کو اپنے حبیب کے قدموں کی چھاؤں نصیب کرنا۔۔۔ اے رب تو روز  
محشر میری شریک حیات کے ہر گناہ پر پردہ ڈالنا جو اس نے انجانے جانے میں کئے

ہوگے۔ اے میرے رب میری شریک حیات کی بخشش کرنا۔ یا اللہ میری زندگی اسان بنا دینا۔ مجھ سے راضی ہو جا۔ مجھے اپنا نیک بندہ بنا۔ میرے بیٹے کو اپنا نیک بندہ بنا۔

مسلسل دعائیں مانگنے کے بعد وہ اب مکمل دعا مانگ کر وہاں سے اٹھ گیا تھا۔ وہ مسجد سے نکلا ایک نظر مسجد کو دیکھا۔ حیا کے جانے کے بعد اسے محسوس ہو رہا تھا دنیا جہاں کا سکون مسجد میں آکر اسے ملتا ہے۔

حیا کہتی تھی کہ نماز باجماعت مسجد میں ادا کیا کرے مگر وہ کبھی کرتا کبھی نہیں۔ مگر اب اسکے جانے کے بعد اس کی پانچ وقت کی اذان مسجد میں ہی ہوتی تھی وہ مسجد سے نکل کر قبرستان آگیا۔

وہ آنکھیں بند کر کے بھی اپنی حیا کی قبر تک پہنچ سکتا تھا۔

گھٹنوں کے بل بیٹھا۔ یہ اسکا معمول تھا ہر جمعہ کی نماز کے بعد وہ قبرستان اتا حیا سے ڈھیڑوں باتیں کرتا۔ ابھی بھی فاتحہ پڑھ کر وہ بیٹھا اس کی قبر میں موجود تختی پڑھ رہا تھا۔

زوجہ صائم فاروق \_\_\_\_\_

مقدروں سے لڑا نہیں جاتا \_\_\_\_\_

حیاء میں بے وفا نہیں ہوں نا \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟ اس سے تصدیق کی

حیاء گوار ہے میں بے وفا نہیں میں مجبور ہوں \_\_\_\_\_ کہا

میں جنت میں تم سے ملوں گا حیا ان شاء اللہ \_\_\_\_\_ کہتا وہ اٹھ گیا \_\_\_\_\_ اگر مزید کچھ دیر یہاں رہتا تو شاید دل پھٹ جاتا \_\_\_\_\_

وہ حیا جو اس کی ایک آواز مہں دوڑی چلی اتی تھی اج اسکے چیخ چیخ کر پکارنے میں بھی انکھیں نہیں کھول رہی تھی \_\_\_\_\_ دل پھٹنے والا منظر تو تھا نا یہ

ابھی ہی وہ امی کے گھر سے آئی تھی \_\_\_\_\_ جلدی سے فریش ہو کر اس نے جمعہ کی نماز ادا کی \_\_\_\_\_

مرتضیٰ اسے اس ہفتے ڈیلی خود اسے وہاں چھوڑا اور لے بھی اتا مگر رات کو رہنے نہیں دیتا تھا۔ چونکہ اس ہفتے تک اس نے چلے جانا تھا اور نجانے کب انا تھا اس لئے زیادہ سے زیادہ وقت وہ اس کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا اسلئے ابھی بھی اسے وہ واپس لے آیا تھا اور خود جمعہ پڑھنے چلا گیا جمعہ کی نماز کے بعد وہ لوگ واپس چلے جائے گے۔

سفید رنگ کا دوپٹہ اپنے گرد اچھے سے اوڑھے وہ اب دعا کے لئے ہاتھ اٹھا چکی تھی۔  
مرتضیٰ کے بے حد اصرار کرنے پر اس نے گول ٹکی والی سیمپل سی مہندی اپ ے دونوں ہاتھوں پر لگالی تھی۔

ایک نظر اپنی لال رنگ کی مہندی کی طرف دیکھا۔  
یا اللہ پاک اپ نے مجھے بے حساب دیا ہے اتنا جتنی میری اوقات نہیں تھی اگر ساری زندگی بھی سجدے میں رہو تو تب بھی اپ کا شکر ادا نہیں کر سکتی الحمد للہ اللہ پاک۔

بس یا اللہ پاک میرے بھائی کی زندگی بھی خوشیوں سے بھر دے۔ میرے بھائی کی بھی مشکلات حل کر دے۔ اسکے لئے فاطمہ کو سکون کا باعث بنا دینا۔ یا اللہ میری دوست کو بھی اچھا ہمسفر عطا م



یا اللہ میرے بھائی کو صبر دینا۔۔۔ یا اللہ اب جانتے ہیں نا کہ وہ حیا کو کتنا چاہتے ہیں یا اللہ اج حیا کی جگہ کیسی اور عورت کو اپنی زندگی میں شامل کرنا ان کے لیے بہت مشکل ہوگا۔۔۔ یا اللہ ان کی ہر مشکل اسان کر دینا۔۔۔ مسلسل اپنے بھائی کے لئے دعائیں مانگتی وہ اب رو رہی تھی۔۔۔ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتے بہینوں کو اپنے بھائی۔۔۔ اور اس کا بھائی بھی تو کڑوڑوں میں ایک تھا۔۔۔

دعائیں مانگ کر وہ اب جائے نماز تہ کر رہی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ اندر آیا۔۔۔

سفید رنگ کے کاٹن کے قمیض شلوار پہینے دائیں کلائی میں اپنی پسینیدہ گھڑی پہنے وہ اج بے حد پیارا لگ رہا تھا۔۔۔

کمرے میں اتے ساتھ ہی اس کی نظر سفید رنگ کے لمبے سے فراک پہینے اپنی شریک حیار پر پڑی جو مسلسل اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔ اونچی سی آواز میں کہتا وہ اب ڈریسنگ ٹیبل پر اپنی جیب سے سفید رنگ کی ٹوپی نکال رکھ رہا تھا۔۔۔

نور بے اختیار مسکرا بی۔

پیچھے موڑا۔ اسے مسکراتا دیکھ کر وہ بھی مسکرایا۔

ماشاء اللہ آج تو چاند زمین میں اتر آیا ہے۔

اس کی اس بات پر نور نے نظریں جھکائیں۔

مجھے آج تین چار لڑکیوں نے دیکھ کر ماشاء اللہ بولا ہے اور ایک نے تو حد کر دی۔ اس کے قریب آیا۔

نور بے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

کہ رہی تھی کہ آج تو چاند زمین میں اتر آیا ہے اس لئے بہت مشکلوں سے لوگوں کی نظروں سے بچ کر گھر تک آیا ہو اب کیا پتا کون اس چاند کو نظر لگا دے۔

نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

یعنی وہ خود کو چاند کہہ رہا تھا۔

اور ماشاء اللہ بھی خود کے لئے کہا تھا۔

اففف اللہ جی یہ بندہ۔۔۔

اس کے مزید قریب ہوا۔۔۔ اتنا قریب کے اسکی سانسوں کو محسوس کر سکتا تھا وہ

مگر اس لڑکی نے چاند دیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔ جھک کر اس کی پیشانی چومتا وہ اہستگی سے بولا

نور کے لب مسکرائے۔۔۔ نگاہیں جھکائیں۔۔۔

اسیدہ سفید رنگ اپ نہیں پہینے گی۔۔۔ اس کے مہندی سے بھری ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا

وہ بولا

کیوں جی؟؟؟؟

کیونکہ اس رنگ میں اپ مجھے بے حد اچھی لگتی ہیں ڈر ہے کہی میری ہی نظر نا لگ جائے

۔۔۔ اس کی مہندے والے ہاتھوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔

میں تو پہینوں گی۔۔۔ تنگ کرنا چاہ

پھر اپ میرے علاوہ کیسی کو بھی نہیں دیکھ پائے گی۔۔۔

یہ فیملی ڈائلاگ بعد میں بولنا ٹائم دیکھے دو بچیس یہی ہوگے ہیں تین بجے نکاح ہے۔۔۔

تو کس نے کہا تھا کہ اتنی پیاری لگے۔۔۔۔۔ جھک کر گال چومے

نور مسکرائی۔۔۔

دوپٹہ سر سے اتارا۔۔۔

ابھی وقت نہیں ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔ وہ جاتا تھا کہ وہ کیوں دوپٹہ اتار رہی ہے مگر  
پھر بھی تنگ مرنا لازمہ تھا

اپکی سوچ کو سلام۔۔۔ کہتی وہ الماری سی گولڈن رنگ کا حجاب نکال کر ڈریسنگ ٹیبل کے  
سامنے کھڑی ہوئی اور اچھے سے سر پر سیٹ کیا۔۔۔

وہ والا دوپٹہ اپنے شانوں کے گرد اچھے سے اوڑھا۔۔۔ وہ دوپٹہ اچھا خاصا بڑا تھا اس کئے  
سنہلنا مشکل تھا اس لئے سر پر اچھے سے حجاب لیا اور نقاب کیا اور بڑا والا دوپٹہ اپنے  
شانوں کے گرد اچھے سے رکھ لیا

جھک کر جوتوں کے سٹریپ بند کیے۔۔۔

اس سب میں وہ بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جس نے میک اپ کے نام پر کچھ بھی نہیں لگایا تھا اج۔۔۔ بالکل سیمپل سی تھی۔۔۔  
اج تو جیولری میں بھی بس ایک برسلیٹ پہنا ہوا تھا۔ اور گلے میں تو نیکلس اسنے کبھی اتارا ہی  
نہیں تھا۔۔۔

چلیں۔۔۔ اس کی طرف موڑتی بولی۔۔۔  
جلدی ورنہ میرے ارادے مشکوک ہو رہے ہیں۔۔۔ گاڑی کی چابی سائیڈ ٹیبل سے اٹھارا وہ  
بولا

اپ خود سارے کے سارے مشکوک ہیں ارادے کیا۔۔۔  
کھا جانے کو دل چاہ رہا۔۔۔ زور سے اس کا منہ پکڑتا وہ اسکے گال پر لب رکھتا ہوا  
پیار بھی ایکا اپنی طرح نرالہ ہے سارا جبراً ہلا دیا۔۔۔  
تو کس نے کہا تھا ایسے تیار ہونے کو۔۔۔ اس کی ناک کھینچتا وہ بولا

ایک تو اپ مجھ سے قد میں بڑے بہت ہیں ورنہ جب اپکی کھینچتی ناناک پھر دیکھتے اپ  
بھی۔۔۔



یہ لے حاضر ہیں آپ کے لئے ہم جھک جاتے ہیں۔ وہ اسکے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کرتا بولا

سگے اور اکلورے شوہر ہیں نا۔۔۔ اس کی ناک۔ کو اہستہ سے چھوا

سگی بیوی۔۔۔ ناک کھینچی۔۔۔

کاٹ ہی دوں گی میں یہ۔۔۔ اپنی ناک ٹگرتی بولی

اتنی بہادری۔۔۔ کہتا وہ کمرے سے باہر نکلا

چلے ڈرامے باز آدمی یہی اتنی دیر کردی ہے اب رات کو ایک ذراہ بھی نہیں اوں گی۔۔۔

دیکھتے ہیں۔۔۔

میں آج واقعی رات کو وہی رہوں گی۔۔۔ سیڑھیاں اترتی وہ بولی

انٹی کو وہی بیویاں اچھی لگتی ہیں جو اپنی شوہروں کی ہر بات مانتی ہیں۔۔۔

آپ مجھے امی کی دھمکی مت دیا کرے اچھا نا۔۔۔

دھمکی کہاں دے رہا ہوں بس انکی تھوڑی مدد لے رہا ہوں انکی بیٹی کو کنٹرول کرنے کے لیے۔۔۔ اسکی طرف رخ کرتا بولا

چلے ادھر۔۔۔ شانے سے پکڑ کر نیچے موڑی وہ بولی

پھر نورین بیگم کو بتا کر وہ اگے تھے۔۔۔ حیات صاحب اور نورین بیگم نہ کچھ دیر تک انا تھا۔۔۔

وہ وہی اسے ڈائریٹ ہی فاطمہ کے گھر گئی تھے۔۔۔ کیونکہ دیر ہوگی تھی اب امی کے گھر سے پھر فاطمہ کے گھر جانا مزید دیر ہو جاتی۔۔۔ ویسے بھی منزل تو وہی تھی باراستے الگ الگ تھے

نکاح کی تقریب گھر میں ہی مقرر کی گئی تھی چند مہمان تھے۔۔۔

سفید رنگ کی بالکل سادہ سی سیلک کی شرٹ جس کے دامن میں نارنجی رنگ سے بے حد خوبصورتی اور نفاست سے کام کیا گیا اور اسی طرح کا ٹراؤزر بھی تھا جس کے پانچے میں اسی طرح نارنجی رنگ سے کڈاہی کی گئی تھی۔۔۔

اپنے ہاتھ میں پہینے گجروں کو دیکھا۔

یہ گجرے نور نے اسے پہینائے تھے۔

اس کے ہاتھ میں سدرہ نے پین پکڑایا اور نکاح نامہ اگے رکھا

نم آنکھوں سے اسنے وہ نکاح نامہ دیکھا۔

اج تک دل میں کیسی کو نہیں بسایا تھا ہمیشہ خود کو اپنے محرم کے لئے بچا کر رکھا تھا۔ اور  
اج محرم مل رہا تھا۔

ہاتھ بہت بری طرح سے لرز رہے تھے۔

نور نے اسکے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ رکھا جیسے تسلی دینی چاہی۔

سدرہ اور نور کو اپنا نکاح کا منظر یاد آگیا تھا۔

یہ وہ منظر تھا جو ہر احساس دل والوں کی آنکھیں نم کر دیتا ہے۔

اسکی ہاتھوں کی لرزش بڑھ گئی تھی۔ دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ جیسے ابھی باہر  
اجائے گا۔

وہ جب ڈامہ ناولز میں نکاح ولا سین پڑھتی دیکھتی تو دل۔ میں خواہش کرتی کہ نجانے کب وہ  
بھی اسی طرح دھڑا دھڑا اپنے نکاح نامے پر سائن کرے گی مگر اج جب اپنا نکاح نامہ اپنے  
سامنے دیکھا تو اسے اپنے سائن ہی بھول گے تھے۔

زاریان اس کی سائیڈ پر کھڑا تھا۔

بے اختیار اسے اشال یاد آئی۔

دل کٹ جاتے ہیں جب اپنی جان کے ٹکڑے کیسی اور کو سوچتے ہیں۔

اسنے فاطمہ کے سر پر دلاسہ دیا۔ حمت بڑھائی۔

اور آج اس وقت فاطمہ کو محسوس ہوا کہ کاش بابا ہوتے کاش وہ نا جاتے اس وقت اگر کیسی لڑکی کو سب سے زیادہ کیسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ ایک باپ اور بھائی کا دلاسہ ہوتا ہے۔

اس کے رونے میں شدت آئی۔ نور نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

چادر کے اندر سے اسکے انسو صاف کئے۔

سدرہ نے بھی اسے پیار کیا۔

صفیہ بیگم نے اس کا سر اپنے سینے سے لگا کہ اتنا ہی کہا۔ کہ تم پہلے بھی میری بیٹی تھی

اور اب بھی بیٹی ہی رہو گی۔



سب کی تسلیاں اسے ایک طرف لگی تھی اور صفیہ بیگم کہ یہ چند جملے ایک طرف \_\_\_ دل  
تھوڑا مطمئن سا ہوا \_\_\_ مگر لرز ابھی بھی اسی طرح رہا تھا

بے حد تسلیاں پیار کے بعد جا کر اسے کانپتے ہاتھوں سے آخر سائن کر دیے تھے \_\_\_ خود کو  
صائم فاروق کے سپود کر دیا تھا \_\_\_

دعا کے بعد اگر وہ سب سے پہلے کیسی کے سینے سے لگی تھی تو وہ سدرہ تھی \_\_\_ اسکی  
ماں \_\_\_ اسکی بہن \_\_\_ اسکا باپ \_\_\_ اسکا بھائی \_\_\_ وہ اسکا سب کچھ تھی \_\_\_

سدرہ کو ارج معلوم ہوا تھا کہ اتنا دکھ تو اسے اپنی شادی کا نہیں ہوا تھا جتنا اسے فاطمہ کا ہو  
رہا تھا \_\_\_

اسنے کبھی یہ اسے محسوس نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ اسکی بہن ہے \_\_\_ اس نے تو اپنی بہن کو  
اپنی بیٹی سمجھ کر پالس تھا۔ شاید اتنی محبت توجہ ایک ماں اپنی بیٹی کو نہیں دیتی جتنی سدرہ نے  
اپنی بہن کو دی تھی \_\_\_

سب سے مل ملا کر آخر میں زاریان نے اسے ایک بار دوبارہ دلا سے دیا \_\_\_

زاریان کو فاطمہ میں اشال نظر آتی تھی \_\_\_

اسے بھی نجانے کیوں دکھ سا محسوس ہوا تھا اج۔۔۔

پھر وہ سب صائم کی طرف ائے تھے۔۔۔ سفید کرتا شلوار میں ملبوس وہ بے حد سنجیدہ تھا۔۔۔ اس کے پہلو میں اذلان بھی بیٹھا تھا جیس نے بھی اپنے باپ کی طرح ہی سفید لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔۔۔

وہ یہ سب بس خاموشی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بچہ تھا مگر اتنا بھی نہیں کہ اپنے باپ کی دوسری شادی کو نا پہچان سکے۔۔۔ اسے سب معلوم تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟؟؟

اسکے اگے نکاح نامہ رکھا۔۔۔

ایک بار پھر سوچ اج سے سات سال پہلے دو بی کے اس فلیٹ کے منظر پر گئی اور وہی رک گئی۔۔۔

اس وقت بھی اسکا دل ہر احساس سے عاری تھا اور اج بھی اس کا دل بالکل خالی تھا۔۔۔

زور سے انکھیں بند کی \_\_\_ اور پھر دھڑا دھڑ سائُن کر دیا \_\_\_ بغیر دیکھے \_\_\_ بس سائُن کر دئے \_\_\_

اس کے ہاتھ نہیں کانپے تھے \_\_\_ اسکی تو روح لرز گئی تھی \_\_\_ دل زخمی ہو گیا تھا \_\_\_

دعا کی اور پھر سب سے باری باری ملا \_\_\_ سب سے پہلے فاروق صاحب سے ملا اور پھر اپنے بیٹے سے \_\_\_ جو بس خاموش تھا بے حد خاموش \_\_\_

باپ کے یوں دل سے لگانے پر اسنے صائم کے گال پر پیار کیا تھا \_\_\_ اور یہ پیار صائم کے لئے اتنی حمت کا باعث بنا کہ روح کی لرزش ختم ہو گئی تھی \_\_\_ اور وہ زخمی دل کے ساتھ مسکرایا تھا \_\_\_

کچھ دیر وہی رہے کچھ رسے ہوئی اور پھر مغرب کی نماز سے پہلے ہی فاطمہ کی رخصتی ہو گئی \_\_\_

ایک نظر اپنے گھر کو دیکھا \_\_\_ جہاں وہ پیدا ہوئی تھی بڑی ہوئی تھی کھلکھائی تھی روئی تھی تنہا رہی تھی \_\_\_ مگر اس سب میں اس گھر کی چار دیواری اسکی محفوظ بنی رہی تھی \_\_\_

بیٹیوں کو تو اپنے گھر کی چار دیواری سے بھی محبت ہوتی ہے اور پھر اس میں رہنے والے اپنوں سے تو محبت کی کوئی حد ہی نہیں ہوگی۔

بیٹیاں کمزور تب تک ہوتی ہیں جب تک وہ والدین کے گھر ہوتی ہیں۔ ان کے ناز نخرے اٹھانے والے والدین جو ہوتے ہیں۔ جیسے ہی وہ بیاہی جاتی ہیں تو وہ میچور ہو جاتی ہیں۔ لڑکیاں میچور تب ہی ہوتی ہیں جب انہیں اپنی خواہشات کو مارنا ہوتا ہے۔ اور والدین کے ہوتے ہوئے تو کوئی بیٹی بھی اپنی خواہشات نہیں مارتی۔ والدین کے بس میں ہو تو اپنی والد کے ایک ستارے مانگنے میں سارے اسمان ان کے قدموں لا کر رکھ دے۔ زندگی میں بس والدین ہی لاڈ نخرے اٹھاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی بہن بھائی بھی۔ اور اگے تو پھر قسمت کی بات ہوت ہے کہ کبھی ہمسفر ایسا مل جائے جو قدرت کی طرف سے کرشمہ بن جائے اور اپکو اپنا لاڈلا بنا لے۔

جیسے حیا نے صائم فاروق کو اپنا لاڈلا بنایا

جیسے سید مرتضیٰ علی شاہ نے نور کو لاڈلا بنایا۔

جیسے حاشر خان نے اشال خان کو ہر عیب سمیت اپنایا۔

جیسے زاریانِ خان نے سدرہ امین سے محبت نا ہونے کے باوجود اسکی ہر خواہش کا احترام کیا۔

جیسے زاریانِ خان نے امنہ خان کے لئے اپنی زندگی کی خواہشات قربان کی۔

یہ سب حقیقت تو نہیں فرضی تھا مگر درحقیقت کبھی کبھی یہ فرضی کردار ہی حقیقت بن جاتے ہیں۔ اور زندگی سنوار جاتی ہے۔

بافرض یہ ہے کہ اچھے ہمسفر کی خواہش کے لئے اچھا اور نیک بنانا پڑتا ہے۔  
کیونکہ پاک کو ہی پاکیزہ ملاتا ہے۔

پاک رہے تاکہ پاکیزگی اپکا مقدر بنے۔

وہ کب سے اس کا انتظار ہی کر رہی تھی۔ مگر نجانے وہ کہاں تھا۔



نور کو بھی مرتضیٰ لے گیا تھا۔ پہلے تو اذلان پاس بیٹھا رہا پھر اسے بھی نیند آگئی تھی۔ اور وہ صفیہ بیگم کے ساتھ جاکر ان کے پاس لیٹ گیا۔ فاطمہ نے کہا تھا کہ یہی میرے پاس سو جائے مگر وہ منع کر گیا۔

دیوار پر لگی گھڑی میں وقت دیکھا۔ ایک بچ کر چالیس منٹ۔ دو ہونے والے تھے مگر نجانے وہ کہاں رہے گیا تھا۔ اب تو انتظار کی حد بھی ختم ہو گئی تھی۔

وہ کل سے سوئی بھی نہیں تھی اب ذرا سا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی اور سکون ملا اور وہی سو گئی تھی۔

اسی طرح وہی کپڑے پہینے وہ سو گئی تھی۔ جیولری کے نام پر تو بس جھمکے پہینے ہوئے تو جو سادہ سے ہی تھے اس لئے اسانی سے سو گئی تھی۔ اور میک اپ میں تو صرف ایک لیپ سٹیک اور کاجل لگایا تھا۔

نجانے رات کے کس پہر وہ آیا تھا۔ بکھیرے بال اور لال آنکھوں سمیت وہ کمرے میں آیا۔ اور سامنے اسے بیڈ میں پا کر دل بکھیر سا گیا۔

زور سے آنکھیں بند کی\_\_\_ ایک وقت تھا جب وہاں حیا ہوتی تھی\_\_\_

حیا\_\_\_ حیا ہر لمحے ہر سانس ہر جگہ ہر وقت\_\_\_ صرف اسے حیا یاد رہتی تھی\_\_\_ وہ بھولتی ہی کب تھی\_\_\_

بیڈ کے عین درمیان میں وہ سوئی ہوئی تھی\_\_\_  
اسے ہلانا یا جگانا مناسب لگا اس لئے اپنا تکیہ لے کر وہ صوفے پر ہی لیٹ گیا\_\_\_  
امی ابو کے کمرے میں گیا تھا کہ اذلان کو دیکھ لے مگر وہ تینوں سو گئے تھے\_\_\_ اور یہاں یہ بھی سو گئی تھی\_\_\_

مگر وہ کیسے سوتا\_\_\_؟؟؟ اس کی تو دنیا اجڑی ہوئی تھی\_\_\_ اسے کیسے نیند اتی اخر\_\_\_  
ساری رات بس سوچتے سوچتے ہی گزر گئی تھی\_\_\_

ایک صرف حیا کے چلے جانے سے اسکی زندگی کیا سے کیا بن گئی تھی\_\_\_؟؟؟؟  
کبھی کبھی صرف ایک شخص ہی ساری دنیا بن جاتا ہے\_\_\_ اور پھر اس شخص کے چلے جانے کے بعد ساری دنیا اجڑ جاتی\_\_\_

وہ محوہت سوچوں میں غرق تھا جب فجر کی اذانیں شروع ہوگی تھی۔

انکھیں بند کی اور بہت غور سے اذان سنی۔

اذان میں ہر درد کی شفا ہے بس کبھی غور سے سنا تو سہی۔

اذان سنتے سنتے ہی سکون ملا اور شیطان ہیوی ہو گیا اور اسکی انکھ لگ گئی۔

وہ کڑوٹ بدل رہی تھی جب اذانوں کی آواز کان میں پڑی۔

فجر کی اذان۔۔۔ دل میں سوچتی وہ بال سیمیٹی اٹھ کر بیٹھی۔

پھر اچانک نظر سامنے صوفے پر بے خبر سوئے اس پر پری۔

پیشانی پر بکھیرے بال۔۔۔ سلواٹوں سے بھرا سفید کرتا۔۔۔ اور سینے پر رکھا دائیاں

ہاتھ۔۔۔ وہ بے سود بہے گہری نیند میں تھا۔

فاطمہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔ اور بے اختیار اس پر ترس آیا۔

میں وعدہ کرتی اپنے رب سے کہ کبھی میں آپکے لئے اگر سکون کا باعث نہیں بنی تو بے سکونی کا باعث بھی نہیں بنوں گی۔ اس کے چہرے پر نظرے جماتی وہ خود سے عہد کر رہی تھی۔

وہ ایک خوبصورت اور وجیہ شخصیت کا مالک لڑکا تھا مگر وہ اپنے نصیبوں سے ہارا ہوا تھا۔ وہ خوبصورت تھا یہ بات فاطمہ نے آج مان لی تھی۔

اسے شہزادے کی چاہ تھی اور آج اسے ڈنرادہ مل بھی گیا تھا مگر قسمت سے ہارا شہزادہ۔ زخموں سے چور شہزادہ۔

وہ اٹھی اور الماری سے کپڑے نکالے اور واشروم چلی گئی۔

کچھ دیر بعد وہ ایک سادہ سے کاٹن کے سوٹ میں ملبوس تھی۔ چہرہ تر تھا۔

گیلے بالوں کو سمیٹا اور اچھے سے دوپٹہ اوٹھ کر نماز پڑھی۔ شکر اس نے نور سے قبیلہ کا رخ پوچھ لیا تھا۔ اسنے تو نور کی شادی میں مہندی والی رات بس ویسے ہی قبیلہ رخ پوچھ لیا تھا اسے کیا معلوم تھا کہ یہ چھوٹی سی بات ایک دن بہت کام آئے گی۔

خیر ایک نظر پیچھے سوئے ہوئے صائم کو دیکھا۔

پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوئی۔

اچانک کیسی کا سایہ آنکھوں پر پڑنے سے وہ آنکھیں مسلتا اٹھا تھا۔ اسکی نیند اب بے حد کچی سی ہو چکی تھی زراہ سی ابٹ میں آنکھ کھل جاتی۔

ابھی بھی اسکی آنکھ کھل گئی تھی۔ آنکھ کھلتے ساتھ ہی پہلی نظر اسمانی رنگ کے دوپٹے میں مکمل خود کو ڈھانپے نماز پڑھتی فاطمہ پر پڑی۔

آنکھیں بند کی۔ اور پھر کیسی ابٹ کے وہ اٹھا اور پاؤں پر چپل اڑستا وہ کمرے کا دروازہ آرام سے کھول کر اسکے پیچھے سے ہی چلا گیا تھا اور اسے علم بھی نہیں ہو سکا تھا۔

سلام پھیر کر اسنے دعائیں مانگی۔ اور دعا مانگتے مانگتے کب وہ رونے لگ گئی پتا ہی نہیں چلا۔

اللہ کو حال دل سنا کر وہ اب اٹھی اور جائے نماز تہ کرتی پیچھے موڑی۔

مگر اس کو وہاں ناپاکر اسے ایک جھٹکا لگا تھا۔



کہ کہاں گیا آخر؟؟؟ ابھی تو یہی تھے؟؟؟

واشروم۔؟؟؟ نہیں وہاں جاتے تو لائٹ ان ہوتی۔

اف یہ ادمی کیا کوئی جن ہے پتا ہی نہیں چلا۔؟؟؟ جائے نماز ریک میں رکھتی وہ بولی

پھر کمرے کا جائیزہ لیا۔

اچھا تھا چھوٹا سا مگر صاف ستھرا۔

اسے کمرے کی صفائی دیکھ کر اندزہ ہو چکا تھا کہ وہ صفائی پسند ہے۔

کمرے میں موجود ہر چیز کو الٹ پلٹ کر دیکھنے کے بعد اب وہ اسٹین کے سامنے کھڑی اپنے بال بنا رہی تھی۔

بال گیلے تھے اس لئے ادھے بال لے کر پیچھے کیپڑ لگا دیا۔

پھر ایک نظر اپنے چہرے کو دیکھا۔

وہ دولہن تھی نئے نویلی دولہن۔ مگر لگ تو نہیں رہی تھی۔؟ کیا کیا سوچا تھا۔؟؟ ناولز ڈرامے دیکھ کر یہی لگتا تھا کہ ہر کیسی کی زندگی ایسی ہی خوبصورت ہوتی ہے مگر آج جب

حقیقت کی روشنی اسکی آنکھوں کو چھب رہی تھی۔ اور اس چھپن کے باعث اس کی آنکھ سے آنسو نکل کر گال میں بہ گیا۔

وہ جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتی سر پر اچھے سے دوپٹہ اوڑھتی وہ دروازے تک آئی۔

نور تمہیں اللہ پوچھے دفاع ہوگی رات کو۔ اسے نور کی بہت شدت سے یاد آرہی تھی۔

کماز کم ابھی اسے وہاں ہونا چاہیے تھا۔ مگر مرتضیٰ کو اسکی زیادہ ضرورت تھی۔ کیونکہ وہ کچھ دن بعد چلا جائے اور نجانے پھر کب آئے؟؟؟؟؟

دروازہ کھولا ہی تھا جب سامنے وہ آگیا جو اندر کمرے میں ہی ا رہا تھا۔ وہ پیچھے ہوئی۔

اور وہ اسکی سائیڈ سے ہوتا اندر کمرے میں آیا۔

وہ پھس گئی تھی کیا کرے باہر جائے یا اندر؟؟؟؟؟ دروازہ کو پکڑے وہ بہت بری الجھن میں الجھ گئی تھی

چند لمحے گزرے پھر صائم نے دروازہ خود آگے بڑھ کر بند کیا۔

یہاں اے۔۔۔؟؟؟ آواز بھری تھی۔۔

اہستہ اہستہ چلتی وہ بیڈ کی بلکل کنارے پر بیٹھی

اسکی بات پر وہ بس خاموش رہی۔۔

رہے۔۔۔ بس یہی چاہیے۔۔۔ کہتا وہ اب اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو ہر احساس سے عاری تھا

احترام کروں گا آپکے سارے حقوق پورے کروں گا بدلے میں مجھے صرف سکون چاہئے

اپنے گھر کا سکون اور اپنے بیٹے کی زندگی میں سکون۔۔۔ اسے اگر ماں بن کر نہیں پال سکتی تو ایک فرینڈ بن جانا اسکی۔۔۔

میں اپکو شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔۔۔ اہستہ سے کہا۔۔۔

گڈ اپی ہوپ اپ سمجھدار ہوگی۔۔۔

سمجھدار۔۔۔؟؟؟ یہی سمجھداری ہی تو انسان کو کبھی کبھی کا نہیں چھوڑتی نا۔۔۔ اسنے سوچا

وہ کچھ دیر وہی اسکے سامنے بیٹھا رہا پھر الماری سے اپنے کپڑے نکال کر وائٹروم فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

\*\*\*

ایک نئی صبح کا سورج طلوع ہوا تھا۔۔۔ کچھ نئی امیدیں لے کر کچھ نئے خواب لے کر۔۔۔

تمہاری یہ والی شرٹ پریس کردی ہے میں نے۔۔۔ وہ اسکے سامنے سیاہ رنگ کی شرٹ کرتی اسے بتا رہی تھی

کیوں کی ہے؟؟؟؟

کیا مطلب خود ہی تو کہا تھا کپڑے پر پریس کر دو۔

میں نے کب کہا۔۔۔؟؟؟؟ وہ جان بوجھ کر انجان بن رہا تھا

زاریان کے بچے میرے ساتھ ڈرامے نا کیا کرو اچھا نا۔۔۔ اسکے منہ پر شرٹ مارتی وہ الماری سے اسکے اور کپڑے نکال رہی تھی۔

امنہ اج اپنے میکے گئی ہوئی تھی وجہ ایمان کے رشتے والے ائے تھے جس وجہ سے ایمان نے بہت ضد کی کہ وہ لازمی ائے۔۔۔

لیپ ٹاپ پر کام کرتے زاریان نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔ جو اب الماری میں نجانے کیا کھوج رہی تھی

کچھ دیر پہلے وہ اسکے کمرے میں گیا تھا جو کمرے میں بیٹھی فالتو میں موبائیل استعمال کر رہی تھی۔ چونکہ اج اتوار تھا اس لئے وہ دونوں ہی گھر پر تھے۔۔۔ اور زاریان کو کہاں گوارہ تھا

کہ کوئی فری بیٹھے۔۔۔ نا وہ خود فری بیٹھ سکتا تھا اور نا ہی دوسروں کو بیٹھنے دیتا۔۔۔ اور یہ دوسرے صرف اس کی ذات سے جڑے بہت گہرے رشتے ہیں۔۔۔ بس اسی فری بیٹھا

دیکھ کر اسنے اسے کہا کہ کپڑے پر پریس کر دے۔۔۔



میڈم کیسی کی الماری کو بغیر اجازت چھونا بھی گناہ ہے اور تم تو ماشاء اللہ سے اسکے اندر گھسی ہو کوئی تمیز تہذیب ہوتی ہے مگر تم جیسے دو نمبر لوگ کیا جانے۔۔۔ وہ اسے کہتا واپس سے لیپ ٹاپ میں معصروف ہو گیا۔۔۔

اسے دیکھا۔ ایک اچھے سے جواب سوچ رہی تھی۔ پانچ سیکنڈ گزرے جب چیزیں شوہر کی ہو تو دو نمبر ادنیٰ بھی پورا حق رکھتا ہے۔ کہتی وہ اب پھر سے الماری میں سر دے چکی تھی۔۔۔

اے اچھا اااا شوہر واہ۔۔۔ وہ ہنسا

اونہوں بڑا تم نے خزانہ دبا کر رکھا ہے یہاں تمہارے ہی کپڑے سیٹ کر رہی تھی مگر تم تو ہو ہی نہیں ناعزت کے قابل۔۔۔ غصے سے کہتی وہ بہت زور سے الماری بند کر رہی تھی مگر وہ نہیں ہوئی۔۔۔

میرا سب سے قیمتی خزانہ تو میرے پاس ہے۔۔۔ زاریان نے کہا

کونسا؟؟؟؟ ایک لمحے کے لئے دل دھڑکا تھا

یہ سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھایا۔

سدرہ کا دل چاہ کہ موبائل اور اسے دونوں کو کہی دور پھینک اے مگر ضبط کا کڑوا گھونٹ پیتی وہ اب الماری کھول رہی تھی

الماری بند اس وجہ سے نہیں ہو رہی تھی کیونکہ اسکے درمیان میں زاریان کے کوٹ کی استین پھنس گئی تھی۔

وہ کوٹ زاریان پہینتا ہی نہیں تھا جس وجہ سے وہ الماری میں کہی دور رکھا ہوا تھا مگر آج اسنے وہ بھی سامنے کر کے رکھ دیا تھا۔

اسے واپس سے سہی کر کے ہینگ کیا۔

پھر الماری میں رکھا اور الماری بند کی۔

وہ موڑی ہی تھی کہ پاؤں میں بہت زور سے کچھ چھپن سی ہوئی تھی۔

اسے رہے رہے کر اپنے اوپر غصہ آیا۔ بہت گندی عادت تھی اسکی۔ گھر میں جوتے ناپہینے والی۔

اسنے جھک کر اپنے پاؤں کی ایڑھئی دیکھی۔۔۔ جو لال سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

آخر چیز کیا تھی جو اتنے زور سے چھبی تھی۔۔۔ ارد گرد دیکھا۔۔۔

اور پھر فرش پر کوئی چیز چمکی تھی۔۔۔

اسنے وہ اٹھایا۔۔۔ اوہ خدایا یہ اسکا برسلیٹ تھا۔۔۔

جو وہ پچھلے پانچ سالوں سے اپنی کلائی میں پہنتی تھی مگر پچھلے ایک سال سے یہ لاپتہ

تھا۔۔۔ اور آج کہاں سے ملا تھا؟؟؟؟

اسنے وہ اٹھایا۔۔۔ اور بہت عقیدت سے چوما۔۔۔ کبھی کبھی بے جان چیزے بھی جان سے

زیادہ عزیز ہوتی ہیں انہیں میں سے ہی یہ ایک اسکا برسلیٹ بھی تھا۔۔۔

زاریان۔۔۔ اسے پکارا

ہوں۔۔۔ معصروف سے انداز میں کہا

یہ کس کا ہے۔۔۔؟؟ وہی کھڑے کھڑے پوچھا

کیا؟؟؟ اسکی جانب دیکھا مگر وہ نظر نہیں آئی تھی کیونکہ بیچ میں دیوار تھی

یہ \_\_\_ اس کے عین سامنے آتی وہ بریسلٹ اسے دیکھاتی بولی

اوہ یہ \_\_\_

ہاں یہ \_\_\_

یہ میرا ہے \_\_\_ لیپ ٹاپ بند کیا \_\_\_ گھنٹوں سے وہ اس طرح کے موقع کا انتظار کر رہا تھا جو ابھی مل گیا تھا

یہ لٹیڈیز ہے \_\_\_ یاد دلایا

تو کیا ہوا جب تم عورتیں جینٹس ڈریسنگ کر سکتی ہو تو کیا ہم صرف بریسلٹ نہیں پہن سکتے \_\_\_ وہ اب لیپ ٹاپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتا بیڈ سے اٹھ رہا تھا

خیر تو ہے نا جب سے لٹیڈیز پرفیوم کیا لگایا حرکتیں بھی وہی ہوتی جارہی ہیں \_\_\_

اسکی بات وہ مسکرایا \_\_\_

یہ کس ہے \_\_\_؟؟؟؟

میری دوست کا \_\_\_ اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ بولا

کوئی دوست کا \_\_\_؟؟؟؟

کالج ٹائم کی ایک دوست تھی \_\_\_

اوه اچھااا جھوٹ کی بھی کوئی حد ہوتی ہے لیکن تم نے تو فراڈ و لوجی میں ڈگری لی ہوئی ہے  
نا \_\_\_\_\_

بلکل جب تو بائو لوجی میں ڈگری لے سکتی ہو تو کیا میں فراڈ و لوجی میں نہیں لے  
سکتا \_\_\_؟؟؟؟؟ ائیر و اچکا کر پوچھا

زاریان یہ میرا ہے اس کی بیک پر دیکھو یہ بلیک نیل پینٹ یہ میرا ہی ہے \_\_\_ اسے یاد تھا  
اپنے برسلیٹ کی پچھلی سطح پر ایک مرتبہ غلطی سے نیل پینٹ لگ گئی تھی  
ہاں تمہارا ہی ہے جب تم میرے ساتھ گاڑی میں پہلی بار بیٹھی تھی تب ہی وہی رہے گیا  
تھا \_\_\_ سچ بتایا

اچھا پھر اتنا سنبھال کر کیوں رکھا ہوا تھا \_\_\_؟؟؟؟

تو کیا کچڑے میں پھینک دیتا؟؟؟



پھینک دیتے۔۔۔ کندھے اچکائے

تم پاگل ہو گولڈ اتنا سستا ہے جو کچڑے میں پھینکتا پھیرو میں۔۔۔؟؟؟؟

یہ گولڈ نہیں ہے۔۔۔

یہ گولڈ ہی ہے۔۔۔ اسے یقین تھا کیونکہ وہ برسلیٹ گولڈ ہی لگتا تھا

یہ میں نے ایک سو پچاس کا ایک سیل سے لیا تھا۔۔۔ سچ بتایا

رُلی۔۔۔ وہ حیرانگی سے پوچھ رہا تھا

تو کیا وہ ایک سال سے دھوکہ کھا رہا تھا

جی بلکل۔۔۔ وہ اب مسکرا رہی تھی

اسکے ہاتھ سے برسلیٹ لیا۔۔۔ الٹ پلٹ کر دیکھا۔۔۔ وہ دیکھنے میں تو گولڈ ہی لگتا تھا۔۔۔

میرے ساتھ فراڈ ہو گیا میں تو لٹ گیا۔۔۔ صدمے سے کہا

کیوں۔۔۔؟؟؟؟

سوچا تھا یہ گولڈ نیچ کر گولڈ لیف کے تین چار کاٹن لوں گا تقریباً ایک ماہ تو گزر ہی جائے گا  
اسانی سے مگر اس کا تو ایک بھی گولڈ لیف مجھے نادے کوئی۔

اسکی بات پر وہ اب کھل کر ہنس رہی تھی۔ اتنی ہنسی کہ آنکھوں سے نمی جھلکنے لگی

تم ہنسو مت میرے ساتھ فراڈ ہوا ہے۔

بہت اچھا ہوا ہے مجھے دو واپس مجھے اپنا ڈیڈ سو والا برسلیٹ بہت عزیز ہے۔ اس کے ہاتھ  
سے برسلیٹ لینا چاہ مگر وہ ہاتھ پیچھے کھینچ چلا تھا

یہ تو اب تمہیں نہیں ملے گا۔

کیوں نہیں ملے گا شرافت سے دو مجھے۔ واپس لینا چاہ مگر کوشش ناکام۔ ہوئی

اس کے بدلے میں میں تمہیں ریل گولڈ کا برسلیٹ خرید دوں گا مگر یہ نہیں۔

نہیں مجھے گولڈ نہیں چاہئے مجھے بس یہی چاہئے۔

یہ میں کیسی صورت بھی نہیں دوں گا اس لئے موقع کا فائدہ اٹھاؤں اور بتاؤں کیا

چاہئے۔؟؟؟؟

یہی چاہیے بس۔۔۔

یہ تو ایم پوسبل ہے۔۔۔

زاریان پلینز۔۔۔

اس کے بدلے میں جو کہو گی وہی دوں گا مگر یہ نہیں۔۔۔

وہ خاموش ہوئی۔۔۔

گہری سیاہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

کچھ پل محویت سوچتی رہی۔۔۔

ایک شام کی چائے ادھار چاہیے تمہارے ساتھ۔۔۔ بتاؤں دو گے؟؟؟؟

اونہوں چائے وہ بھی تمہاری ہاتھ کی نہیں تم بہت کڑوی چائے بناتی ہو۔۔۔ اسکی چائے سے

بہتر تھا کہ وہ کڑوا کر یدا کھا لے

او کے ابھی بنا کر لائی۔۔۔ وہ اپنا برلسیٹ بھول گئی تھی اور کچن میں چائے بنانے چلی گئی

تھی

وہ حیران پریشان سا بند دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ ابھی گزری تھی۔

اسنے منع کیا تھا اور وہ بہت مزے سے بول کر گئی تھی اوہ خدایا۔ کہتا وہ اب الماری کی طرف موڑا

دو نمبر کم عقل ڈاکٹر صاحبہ۔۔۔ وہ زیر لب کہتا مسکرایا۔

واپس بیڈ کے قریب آیا۔۔۔ لیپ ٹاپ اٹھایا۔

موبائیل پر کال آئی۔

نمبر دیکھ کر لب بے اختیار مسکراہٹ میں ڈھلے۔

اسلام علیکم جی۔۔۔ پر جوشی سے سلام کرتا وہ اب بیڈ پر بیٹھا

وعلیکم اسلام بھائی کیسے ہیں۔۔۔؟؟؟؟ قلبی راحت ملی تھی اسکی آواز سن کر

الحمد للہ بالکل ٹھیک میری گڑیا کیسی ہے۔۔۔؟؟؟؟

اہ گڑیا۔۔۔ گڑیا تو بس پیار سے کہا جاتا ہے لڑکیوں کو ورنہ لڑکیاں تو پہاڑوں سی مضبوط ہوتی

ہیں ہزاروں غم اپنے سینے میں رکھ کر مسکرانے والی

اللہ کا شکر ہے آپ سنائیں۔۔۔؟؟؟

الحمد للہ حاشر کیسا ہے۔۔۔؟؟؟

وہ بھی ٹھیک ہیں سدرہ اور امنہ کیسی ہیں۔۔۔؟؟؟

اس کا دل چاہ کہ وہ کہ کے ایک ڈھیٹ ہے اور ٹھیک۔۔۔ مگر وہ صرف الحمد للہ ہی بولا

کچھ دیر مزید اس کے ساتھ باتیں کی اور پھر سدرہ سے بات کروانے کا کہا۔۔۔

سدرہ یہ لو اٹھال ہے۔۔۔ اسے فون پکڑاتا وہ بولا

سدرہ نے اس کے ہاتھ سے مسکراتے ہوئے فون لیا۔۔۔

زاریان نے ایک نظر چولہے پر ابلتی چائے کو دیکھا۔۔۔ اور پھر فریج کی طرف پانی لینے

بڑھا۔۔۔

وہ مسلسل اس کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔۔۔

اف سدرہ تم تو توبہ ہو پاگل کر دیا مجھے ہنسا ہنسا کر۔۔۔ فون کی دوسری پار وہ بمشکل اپنی

ہنسی کنٹرول کرتی بولی



میری صحبت میں رہو گی تو مسکراتی ہی رہو گی ہاں البتہ جلا دلوگوں کی صحبت \_\_\_ وہ کہتی کہتی رکی

وہ بوتل سے پانی گلاس میں انڈیل رہا تھا \_\_\_ اور جتنی کری نظروں سے وہ اسے دیکھ رہا تھا یہ فرف سدرہ ہی محسوس کر سکتی تھی \_\_\_

اچھا چھوڑو یا تم تو بس ویسے ہی میرے معصوم سے کھڑوس بھائی کے پیچھے پڑی رہتی ہو یہ بتاؤ کیا کر رہی تھی \_\_\_؟؟؟؟؟

کچھ نہیں بس تمہارے بھائی نے کہا تھا کہ ایک اچھی سی اپنے ہاتھ کی چائے بنا دو بس وہی بنا رہی تھی \_\_\_ بغیر اسے دیکھے وہ اتہائی صفائی سے جھوٹ بول رہی تھی

زاریان بس حیرانی سے اسکی کمر دیکھ رہا تھا \_\_\_ کتنی صفائی سے کتنی دلیری سے وہ اسکے منہ پر ہی جھوٹ بول رہی تھی \_\_\_

اونہوں ہے نا دو نمبر ڈاکٹر صاحبہ \_\_\_ بڑبڑایا \_\_\_

اوکے اوکے بات میں بات کرے گے \_\_\_ سدرہ نے کہا اور فون بند کر کے شیف پر رکھا \_\_\_

زاریان نے شلف پر سے اپنا موبائیل اٹھایا۔

بہت جھوٹے فراڈی دو نمبر لوگ دیکھے مگر تمہارا تو لیلول ہی الگ ہے۔۔۔ اسے دیکھتا وہ بولا

تھینکو تھینکیو۔۔۔ کپس میں چائے ڈالتی وہ مسکراتی ہوئی بولی

زاریان نے اسے دیکھا۔۔۔ اور پھر اسکے سفید چمکتے دانتو کو۔۔۔

لوگوں کی کمزوریاں انکھیں ہوتی ہیں کیا کیا ہوتی ہیں مگر زاریان خان کی کمزوری سفید چمکتے دانت اور دو ڈمپلز تھے۔۔۔ جن کو دیکھ کر وہ اپنا اپ بھول جاتا تھا

اندر رکھا کرو ان دانتو کو۔۔۔ کہتا وہ اب اس کے پاس سے ہٹ گیا تھا

کیوں تم جیلس ہوتے ہو میرے دانتوں کے حسن سے۔۔۔ اسے چائے کا کپ پکڑاتی وہ بولی

اونہوں حسن دیکھنا۔۔۔

ماشاء اللہ ماشاء اللہ اللہ پاک شریکو کی نظر سے محفوظ رکھے۔۔۔ خود کو کہا

سبحان اللہ سبحان اللہ دو نمبر لوگوں کی خوش فہمیاں \_\_\_\_\_ اسی کے انداز میں کہا  
خود سے خود ہی خوش فہمیاں رکھی جاتی ہیں لوگ ہیں نا غلط فہمیاں رکھنے کے لیے \_\_\_\_\_  
اوہ واو تمہارے منہ سے گہرے الفاظ سن کر مجھے صدمے سے چکر انے لگتے ہیں \_\_\_\_\_  
آونہوں چکر \_\_\_\_\_ چلو باہر لان میں چلے \_\_\_\_\_  
چلو \_\_\_\_\_ اسے اگے چلنے کا ہاتھ سے اشارہ کیا  
نہیں تم چلو تم مرد ہو \_\_\_\_\_ وہ اسے اسی کے انداز میں اشارہ کر رہی تھی  
نہیں نہیں لیڈر از فرسٹ \_\_\_\_\_  
نہیں نہیں جینٹس از فرسٹ \_\_\_\_\_  
چلو یار \_\_\_\_\_ زاریاں اب سیریس ہو کر بولا  
ہو ہی نہیں عزت کے قابل اس لئے چلو دونوں اکٹھے چلتے ہیں \_\_\_\_\_ سدرہ نے کہا  
اور پھر وہ ایک ساتھ قدم سے قدم ملا کر لان تک آئے تھے \_\_\_\_\_

اور وہاں موجود کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

موسمِ اج کافی اچھا ہو رہا تھا۔ دن بدن سردیاں قریب آرہی تھی۔

سدرہ نے ایک نظرِ آسمان کی جانب دیکھا۔ اور پھر سامنے بیٹھے اس شخص کو جو دھڑکتا دل تھا۔

وہ مسکرائی۔

محبوبِ کامل جانا ہی نعمت ہوتا ہے۔

چائے کا سیپ لیتے زاریان نے اسے دیکھا۔

کیوں مسکرا رہی تھی؟؟؟

ہوں۔ وہ کہی بہت دور کھوئی ہوئی تھی

مسکرانے کی وجہ۔؟؟؟ اسکے مسکراتے ہونٹوں کی طرف اشارہ کرتا وہ بولا

کیوں مسکرانے میں پابندی ہے۔؟؟؟؟

ہاں پابندی ہے۔۔۔

اچھا کس نے لگائی ہے یہ پابندی؟؟؟؟

میں نے۔۔۔ اسے دیکھتا وہ بولا

کیوں لگائی ہے۔۔۔؟؟؟؟

کیونکہ جب لوگ اپنے ہی خیالوں میں مسکراتے ہیں تو مشکوک سے لگتے ہیں۔۔۔

مشکوک۔۔۔؟؟؟ واہ چھوڑو اس سب کو۔۔۔ یہ بتاؤ چائے کیسی ہے۔۔۔؟؟؟؟

یک دم تمہاری طرح کڑوی۔۔۔ اج قدرے بہتر تھی اس دن کی نسبت

اوہ تھینکس۔۔۔ وہ مسکرائی

ان کو اندر رکھا کرو لڑکی۔۔۔ وہ اسکے لبوں کو چھوتا بولا

اور تم اپنی نظروں کو کنٹرول میں رکھو کچھ زیادہ ہی بہک رہی ہیں اجکل۔۔۔

اسکی بات پر وہ دل کھول کر مسکرایا۔۔۔



محترمہ بہکنا اسے نہیں کہتے \_\_\_\_\_

پھر کیسے کہتے ہیں \_\_\_\_\_؟؟؟؟

بتاؤں \_\_\_\_\_ اس کا لہجہ شوخ تھا

دل بہت زور سے دھڑکا

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے \_\_\_\_\_

خالی چائے اگے رکھ دی کچھ کھانے کے لئے ہی دے دیتی \_\_\_\_\_ شام کی چائے کے ساتھ کچھ  
تو ہونا ہی چاہئے

میرا دماغ تو کھا رہے ہو اور کیا کھاو گے \_\_\_\_\_؟؟؟؟

تمہاری پاس ہے ہی کہاں دماغ \_\_\_\_\_،؟؟؟؟؟

تم سے زیادہ ہی ہے کم از کم \_\_\_\_\_ اسے دیکھتی وہ بولی

لیکن پھر بھی عقل تم میں نہیں ہے \_\_\_\_\_

تم میں بہت ہے نا جیسے۔۔۔

نہیں تم نے مجھ سے لڑائی کرنے کے لئے چائے کی افر دی تھی۔۔۔

اور نہیں تو کیا۔۔۔

چائے کے ساتھ ساتھ اگر موسم بھی مزے کا ہو تو پھر لڑائی نہیں کرتے۔۔۔ وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں اسکی چائے کی تعریف کر چکا تھا جو سدرہ نے بہت اچھے سے محسوس کر لی تھی

تو پھر کیا کرتے ہیں۔۔۔؟؟؟

گھومنے چلتے ہیں۔۔۔

کہاں۔۔۔؟؟؟؟

جہاں تم کہو وہی۔۔۔

کچھ دیر وہ سوچتی رہی۔۔۔

قبرستان چلو گے میرے ساتھ۔۔۔ بہت سوچنے کے بعد کہا

زاریان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ کیا بول رہی تھی یہ قبرستان؟؟؟؟؟

اپنے والدین سے تمہارے ساتھ ملنا چاہتی ہوں۔ اسکی نظروں کو مسلسل دیکھتی وہ بولی

وہ کچھ دیر اس کا چہرہ دیکھتا رہا۔ جو والدین کے ذکر پر اب بہت مر جھا سا گیا تھا۔

چائے کا کپ ٹیبل پر رکھا۔

اور اس کا سر اپنے سینے سے لگایا۔

امنہ کے پاس والدین تو تھے مگر اس کے پاس تو وہ میوہ بھی نہیں تھا۔

کوئی بات نہیں سدرہ ہم دونوں ہی یتیم ہیں۔ وہ یہ درد اچھے سے محسوس کر سکتا تھا

زاریان والدین کو بس نہیں جانا چاہئے کما از کم بیٹیوں کے والدین کو۔ انکھیں اب نم ہو چکی تھی

والدین والدین ہوتے ہیں سدرہ چاہیے انسان کے ہو جانور کے یا پھر بیٹیوں کے یا بیٹوں کے والدین کے بغیر اولاد کچھ نہیں۔

اسکی بات پر سر سینے سے اٹھا کر اسے دیکھا۔

مگر بیٹیوں کے لئے تو یہ دنیا صرف والدین کے ہوتے ہوئے جنت ہے نا جب وہ نہیں رہتے تو پھر یہ دنیا قید بن جاتی ہے ذمہ داریاں ہتھکریوں کی طرح تکلیف درد پریشانیاں کیسی جرم کی طرح ہم پر عائد ہو جاتے ہیں۔۔۔ اس کا لہجہ نم تھا جیسے ابھی ایک بار پھر سے رونے والی ہو۔۔۔

میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔ اسکی مسکراہٹ زخمی سی تھی۔۔۔

وہ بس گردن جھکا گئی۔۔۔

زاریان نے اسکے گال پر پتے انسو کو صاف پونچا۔۔۔

ایک عجیب سا احساس طاری ہوتا تھا جب وہ چھوتا تھا۔۔۔

تمہارے پرنسٹس کو کیا ہوا تھا۔۔۔؟؟؟؟ سدرہ نے پوچھا

کار ایکسیڈنٹ۔۔۔ وہ محض اتنا ہی بولا

جانتے ہو زاریان اگر صرف پاکستان کی بات کی جائے تو یہاں پچاس فیصد لوگ ایکسیڈنٹ میں مرتے ہیں ہر دن ایک ایسا کیس ضرور دیکھتی ہو جو روڈ ایکسیڈنٹ کا ہو \_\_\_\_\_

شاید \_\_\_\_\_ وہ کندھے اچکا کر بولا

وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر اسکی بازوؤں پر اپنا سر رکھا \_\_\_\_\_

زاریان تم فاطمہ اور اب امنہ تم لوگ میرا سب کچھ سب کچھ اور اس سب کچھ میں صرف تم میری کل کائنات ہو \_\_\_\_\_ وہ بول رہی تھی اور زاریان کے لب مسکرا رہے تھے

اور تم میری بد زبان بیوی \_\_\_\_\_ وہ مسکرا کر بولا

بد زبان ہوں مگر تمہاری ہی تو ہوں \_\_\_\_\_

بلکل بلکل \_\_\_\_\_

چلو گے اب \_\_\_\_\_؟؟؟؟

ضرور \_\_\_\_\_



آو کے میں اپنی چادر لے کر آئی۔۔۔ کہتی وہ اب ٹیبل پر رکھے خالی کپ اٹھا کر اندر کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

جمعہ کو ہی وہ قبرستان گیا تھا اپنے والدین کی قبروں میں اب تک وہ اکیلا جاتا تھا مگر آج سے وہ اسے بھی ہمیشہ ساتھ لے کر جائے گا۔۔۔ یہ ارادہ اس نے ابھی کر لیا تھا۔۔۔

چلیں۔۔۔ تقریباً پانچ مہٹ بعد ہی وہ کریم سی رنگ کی بڑی سی چادر میں خود کو ڈھانپے ہاتھ میں صرف اپنے موبائیل کو اٹھائے وہ آئی تھی۔۔۔ اسکے پاس نابیک تھا نا ہی کچھ اور بس موبائیل ہی تھا جو اس کے پاس موجود تھا۔۔۔

چابی تو لے اتی گاڑی کی۔۔۔

اوہ میں لی اتی ہوں۔۔۔ وہ کہتی تقریباً بھاگتی ہوئی واپس اندر کی جانب گئی

اور کچھ ہی لمحے بعد وہ اسکی گاڑی کی چابی لے آئی۔۔۔

Thank you Queen مسکرا کر کہا۔۔۔

Your Welcome بادشاہ سلامت۔۔۔ اسی کے انداز میں کہا

زاریان مسکرایا۔۔۔

بیٹھے۔۔۔ اسکے لئے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔

پھر دوسری طرف سے خود بھی گاڑی میں اکر بیٹھا۔۔۔

کس طرف ہے قبرستان۔۔۔؟؟؟؟ زاریان نے پوچھا

چلو بتاتی ہوں۔۔۔

وہ گردن اثبات میں ہلاتا گاڑی گیٹ سے باہر نکالی۔۔۔

پہلے وہ سدرہ کے والدین کی قبروں میں گے تھے وہاں فاتحہ پڑھئی کچھ دیر وہی بیٹھے اس قبرستان کی خاموشی کو محسوس کی۔۔۔

اور پھر وہ زاریان کے والدین کی قبروں پر گے۔۔۔ دونوں کے والدین کی قبریں ایک ہی قبرستان میں تھیں مگر فاصلہ بہت تھا۔۔۔

ہر شخص کو کم از کم مہینے میں ہی سہی مگر قبرستان ضرور انا چائے اس سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔۔۔ اسکے ساتھ چلتی سدرہ نے کہا

مجھے بھی ساتھ لے کر انا\_\_ سدرہ ایک الوداع نظر قبرستان میں ڈالتی بولی

نجانے کیوں اس دفعہ ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا یہاں سے جاتے ہوئے

ضرور نیکسٹ ٹائم امنہ بھی ساتھ آئے گی

ہیمممممم — یکدم لہجہ نم ہوا تھا یہ زاریاں نے بخوبی پہچان لیا تھا

اُس اوکے سدرہ۔ ہماری فیملی ایک یہاں ہے اور ایک گھر پر۔۔۔ اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتا وہ بولا

نجانے کیوں اج میرا دل۔ نہیں چاہ رہا یہاں سے جانے کو۔

یہ قبرستان ان لوگوں کو صرف قبرستان لگتا ہے جن کا یہاں کوئی پیارا نہیں ہوتا مگر جن کے یہاں پیارے مٹی تلے موجود ہوتے ہیں نا پھر یہ جگہ ان کا دوسرا گھر بن جاتی ہے۔۔۔ کہتا وہ اب گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا۔۔۔

زاریان بس ایک دفعہ پھر چلے پلینز \_\_\_\_\_ منت کی

بہت جانچتی نظروں سے زاریان نے اسے دیکھا \_\_\_\_\_

اگر ابھی منع کر دے گا تو شاید یہ گلٹ ہمیشہ اسکے دل میں رہے گا اس لئے کھلا ہوا گاڑی کا  
درواہ بند کیا \_\_\_\_\_

اور پھر سے اسکا ہاتھ تھاما اور واپس قبرستان کی جانب گئے \_\_\_\_\_

اب کی بار سدرہ پہلے اپنی والد کی قبر کے پاس گئی \_\_\_\_\_

نیچھے بیٹھی \_\_\_\_\_

قبر کی گیلی مٹی کو اٹھایا \_\_\_\_\_

انکھیوں سے اشک روا ہوئے \_\_\_\_\_

اپ ضرورت ہیں بابا اپ چاہیے تھے مجھے \_\_\_\_\_ کہتی وہ اب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی  
تھی \_\_\_\_\_

زاریان کو بے اختیار اس پر ترس آیا \_\_\_\_\_

پاؤں کے بل بیٹھا۔۔۔ اسکے شانے پر ہاتھ رکھا جیسے سہارا دینا چاہ ہو تسلی دی ہو۔۔۔

میری زندگی صرف اتنی سی تمنا ہے زاریان کے اگر میں مروں تو میری قبر میری بابا کے قدموں میں ہو۔۔۔ اپنے بابا کی نام کی تختی کو دیکھتی وہ بولی

زاریان کچھ نا بولا کچھ بھی نہیں۔۔۔ الفاظ نہیں تھے۔۔۔

موت تو برحق ہے تو پھر اس کے جواب میں وہ کیا کہتا کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔

وہ کچھ دیر وہی بیٹھی گہری نظروں سے وہ قبر دیکھتی رہی۔۔۔ پھر اٹھ کر اپنی والدہ کی قبر کی جانب گی۔۔۔ وہاں بھی وہی عمل کیا۔۔۔ گیلی مٹی کو ہاتھ میں لیا۔۔۔ دل میں ڈھیر ساری باتیں کی۔۔۔ اور پھر اسکے ساتھ واپس گاڑی تک آئی۔۔۔

سدرہ میں کوشش کروں گا کہ تمہارے لئے ایک باپ کی طرح شفقت سے پیش اوں ماں کی طرح پیار کروں بھائی کی طرح حفاظت کروں میں ان سب کی کمی تو نہیں پوری کر سکوں گا مگر کوشش کروں گا کہ ان سب کے کردار تمہاری زندگی میں ادا کر سکوں۔۔۔ وہ کہتا ایک بار پھر سے اسکے لئے گاڑی کا دروازہ کھول چکا تھا

وہ دوسری طرف سے گھوم کر گاڑی میں آکر بیٹھا۔۔۔



واقعی ان کی کمی کوئی پوری نہیں کر سکتا۔۔۔

زاریان بس تم میرے ساتھ ایسے ہی رہنا ہمیشہ ہمیشہ۔۔۔

وہ اسکی بات پر مسکرایا۔۔۔ ان شاء اللہ

گاڑی میں اب گہری خاموشی تھی بے حد گہری۔۔۔

ان دونوں کی سوچ اس وقت اپنے بچپن کے گرد گھوم رہی تھی۔۔۔

کتنا خوبصورت ہوتا ہے یہ بچپن۔۔۔ نا کوئی غم نا کوئی دکھ بس سکون ہی سکون بے فکری ہی بے فکری۔۔۔

کہاں جاؤں گی اب؟؟؟ زاریان نے پوچھا

جہاں تم لے جاؤ وہی۔۔۔

اہم۔۔۔ منصوبائی کھانسی کی۔۔۔

اتنی فرمانبرداری۔۔۔

کیوں ہضم نہیں ہو رہی کیا\_\_\_\_\_؟؟؟؟

بلکل بھی نہیں ہو رہی\_\_\_\_\_

تو مت کرو\_\_\_\_\_

اوکے نہیں کرتا اب یہ بتائیں میڈم جی کہ کہاں جانا پسند کرے گی اب\_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

جہاں تم چاہو وہی پر\_\_\_\_\_

میں پھر گھر لے کر جاؤں گا\_\_\_\_\_

لے جاؤ وہی پر\_\_\_\_\_

میں سیر سلی لے جاؤں گا\_\_\_\_\_

تو لے جاؤ\_\_\_\_\_

اسکی بات پر وہ مسکراہا\_\_\_\_\_

جب ایک بیگم کو سارا اسلام آباد گھوما سکتا ہوں تو دوسری کو کیوں نہیں چلو اوں اسلام آباد  
کہ بھیگی سڑکوں پر تمہیں گھماؤں

\_\_\_\_\_

سدرہ مسکرائی \_\_\_\_\_

"من پسند شخص ہو \_\_\_\_\_ آسمان سیاہ بادلوں سے ڈھکا ہو \_\_\_\_\_"

بھیگی سڑکیں اسلام آباد کی ہو \_\_\_\_\_ اور ساتھ محرم مخلص کا ہو \_\_\_\_\_ تو پھر تم اپنے رب کی  
کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے \_\_\_\_\_"

\_\_\_\_\_

اہم اہم کیا بنایا جا رہا ہے \_\_\_\_\_ کچن سے اٹھتی کھانے کی مہک کو سونگھتا وہ بولا

اشال نے ایک نظر اسے دیکھا پھر سالن میں چمچا ہلایا \_\_\_\_\_

مٹن \_\_\_\_\_ معصروف سے انداز میں کہا

حاشر مسکرایا \_\_\_\_\_ پھر اسے دیکھا \_\_\_\_\_

سیاہ اپرین پہنے۔۔۔ دوپٹہ سر سے سرک کر اب گلے میں پڑا تھا۔۔۔ بال ڈھیلے سے جوڑے  
میں مقید اب عنقریب کھلنے والے تھے۔۔۔

حاشر اسکے قریب آیا۔۔۔

پھر اسکے گلے سے دوپٹہ اتارا۔۔۔ دوپٹہ سیدھا کیا۔۔۔  
اشال کا دل دھڑکا اتنے زور سے دھڑکا کہ سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

حاشر نے دوپٹہ واپس سے اسکے سر پر سہی کر کے رکھا۔۔۔

کچھ بھی بنائے مگر کم از کم کچن میں دوپٹہ کا خاص خیال رکھا کرئی سپیشلی کھانا بناتے  
ہوئے۔۔۔ اسے کہتا وہ اب پیچھے ہوا

اشال کا سانس بھال ہوا۔۔۔

رکھا ہوا تھا اچانک اتر گیا۔۔۔ اہستہ سے کہا

اوکے نیکسٹ ٹائم احتیاط کیجئے گا۔۔۔ کیونکہ کچن میں سر ڈھاکنا بہت ضروری ہوتا ہے۔۔۔

جی۔۔۔ وہ محض اتنا ہی بولی

مجھے دے میں کاٹ دیتا ہوں۔ وہ سلاد کے لئے کھیرے کاٹ رہی تھی

نہیں اچھو نہیں کاٹنے اتے۔

اوہ اچھا! مجھے نہیں اتا۔ وہ طنز کر رہا تھا یا مزاق اسے سمجھ نہیں آیا۔

وہ خاموشی سے بس کاٹتی رہی۔

میں یہاں اپنے کام خود ہی کرتا تھا۔ یہاں کوئی کیسی کا کام۔ نہیں کرتا۔ وہ اب اسے بتا رہا تھا

اچھا! لیکن اب میرے ہوتے ہوئے آپ کام کرے اچھا نہیں لگتا۔

کام کام ہوتا ہے اس سے کیسی کی مجودگی معنی نہیں رکھتی۔

وہ بس اس کا چہرہ تکتی رہے گی۔

دو دن بعد میرے فرینڈ کی شادی ہے آپ نے بھی جانا ہے سو شاپنگ وغیرہ کرنے آج چلے گے۔

کون سے فرینڈ کی؟



اپ نہیں جانتی۔۔۔

وہ انعم کی بات کر رہا تھا یا کیسی اور دوست کی وہ سمجھ نہیں کی تھی۔۔۔

اسی کی شادی ہے جو ہمیں ہسپٹیل میں ملی تھی۔۔۔؟؟؟؟

ہیممم۔۔۔ محض اتنا ہی کہا

اشال کچھ نا بولی

اب ان کے درمیان گہری خاموشی تھی۔۔۔ وہ کھانا بنا رہی تھی اور وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اشال نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔ جو مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ برداشت کر رہا تھا؟؟؟ یا پھر وہ صبر کر رہا تھا؟؟؟

اپ مت جائے۔۔۔ اشال نے اسے دیکھتی بولی

کیوں؟؟؟؟

برداشت کرنا مشکل ہوگا۔ وہ جانتی تھی اس اذیت کو وہ واقف تھی اس درد سے اس تکلیف سے اس تڑپ سے

برداشت کرنا مشکل ہے مگر کرنا تو ہو گا نا۔

اشال اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ بہادر تھا یہ بن رہا تھا؟؟؟؟

گہری خاموشی چھا گئی تھی ایک بار پھر سے

ہم ہیں نا ایک دوسرے کے ساتھ سو کوئی درد درد نہیں اسکی دوا ہم ہیں۔ حاشر نے کہا

اسکی بات کر وہ مسکرائی۔

اپ اچھے ہیں۔ وہ بے اختیار بول گئی

میں جانتا ہوں۔ وہ بھی مسکرایا۔

وہ مسکرا رہے تھے مگر دل زخمی تھے۔ مگر وہ ایک دوسرے کے لئے مسکرا رہے تھے۔

چلیں اشال جلدی کرے پھر لیٹ ہو جائے گے۔ وہ کہہ رہا تھا

بس بس ہو گیا میں یہ بنا لوں پھر لگا رہی ہوں۔۔۔ وہ عجلت میں کہتی اپنے کام کی رفتار کو تیز کر چکی تھی

کچھ دیر بعد کھانا بن چکا تھا۔۔۔ کھانا کھا کر۔۔۔ تیار ہو کر۔۔۔ وہ لوگ اب شاپنگ کرنے اچکے تھے۔۔۔

اپ نہیں لے گے کچھ۔۔۔؟؟؟؟ اپنی ساری چیزیں لے کے بعد اشال نے پوچھا

نہیں۔۔۔

کیوں۔۔۔

میرے پاس سب کچھ ہے۔۔۔

مگر پھر بھی۔۔۔

نہیں اشال اب اتنا بھی بہادر تو کوئی نہیں ہوتا نا۔۔۔ لہجہ زخمی سا تھا

مگر میں تو ہوں۔۔۔ ہاں وہ تھی اتنی بہادر

حاشر نے اسے دیکھا۔۔۔

میں نے تو اپنے من پسند شخص کی دولہن کی شاپنگ بھی خود کی ہے۔۔۔

حاشر حیران ہوا۔۔۔ اتنی بہادر۔۔۔ اتنا بہادر کماز کم وہ نہیں تھا۔۔۔

وہ اپ تھی اشال خان اس لئے۔۔۔

اسکی اس بات پر وہ مسکرائی۔۔۔

اچھا اب کچھ کھلایے گے نہیں۔۔۔؟؟؟ موضوع کو بدلنا چاہ

کیا کھایے گئی۔۔۔؟؟؟ اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

کافی پیوں گئی وہی جو اس دن اپنے پلوئی تھی۔۔۔ وہ کافی اسے اچھی لگی تھی کیونکہ وہ اسکی پسند تھی

اوکے اپ کا سب کچھ کملیٹ ہے نا۔۔۔؟؟؟ آخری بار تصدیق کی

جی سب ہے۔۔۔

اوکے۔۔۔ کہتا وہ گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔ سارا راستہ وہ خاموش رہے۔

حاشرا سے وہی اسی کافی شاپ میں لے گیا تھا۔ کافی پیتے ہوئے کچھ باتیں کی اور پھر گہری خاموشی۔

وہ آج خاموش خاموش سا تھا۔

یہ بات اشال نے نوٹ کی تھی۔ وہ اب اسے کیسے سہارا دیتی کیسے تسلیاں دیتی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

وہ اذلان کے سکول کا یونفارم پریس کر چکی تھی۔

اب اس کشمکش میں مبتلا تھی کہ آخر صائم کے لئے صبح افیس کے کونسے کپڑے پریس کرے۔

وہ مسلسل اسے دیکھ رہی تھی۔ کہ بس ایک بار اسکی طرف دیکھے اور اس سے پوچھے کہ کونسے کپڑے پہینے گا مگر وہ تو کیسی کتاب کے مطالعے میں بے انتہا معصروف تھا۔



سامنے صوفے پر بیٹھے اذلان نے فاطمہ کو دیکھا۔

جو بار بار صرف صائم کو ہی دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا فاطمی۔؟؟؟؟؟

اسکے پوچھنے پر صائم نے پہلے اذلان کو دیکھا پھر فاطمہ کو۔

وہ پوچھنا تھا کہ آپ کے لئے کونسے کپڑے پریس کروں۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اسے ڈر رہی ہے

فاطمہ زندگی گزارنی ہے ایک ساتھ یوں ڈر ڈر کر رہے کر زندگی مشکل تر ہو جائے گی۔

اسکی بات پر وہ بس ں ظریں جھکا گئی۔

فاطمی دادو کہتے ہیں کہ ڈرتے شرف اللہ سے ہیں۔ اذلان نے بتانا ضروری سمجھا۔

اذلان لبیندہ تمہارے منہ سے میں یہ لفظ نا سنو۔ صائم نے اذلان سے کہا

کونشا بابا۔؟؟؟؟؟ مصومیومت سے پوچھا

اسکی معصومیت پر فاطمہ کو بے حد پیار آیا۔ کچھ بھی تھا یہ بچہ تھا بہت کیوٹ سا۔ اسے بہت اچھا لگا تھا

فاطمی والا۔

فاطمی میری دوست ہے اش لئے میں فاطمی ہی کہوں گا۔

تم کہو تو سہی پھر دیکھنا۔ صائم اسے کہتا بیڈ سے اٹھ رہا تھا

فاطمہ بس خاموشی سے ان دونوں باپ بیٹے کی بحث سن رہی تھی۔

اش شے فاطمی کو کوئی ترابلم نہیں ہے ہیں نا فاطمی۔؟؟؟ آخر میں اس سے تصدیق کی۔ کیونکہ وہ کل ہی اس سے پوچھ چکا تھا کہ اگر وہ اسے فاطمی کہے تو اسے برا تو نہیں لگے گا کیونکہ اسے فاطمہ سہی سے نہیں بولنے ارہا تھا اور ماما تو صرف ایک ہی ہے دوسری کوئی ماما ہو ہی نہیں سکتی۔

اذلان کے اس طرح کہنے پر صائم نے فاطمہ کی طرف دیکھا۔

نہیں کوئی بات نہیں اپ کہہ سکتے ہو۔ فاطمہ نے کہا

اسکی بات سن کر اذلان اب واپس سے گردن جھکا کر کاپی میں جھک کر اپنے کام میں معصروف ہو گیا۔

اسے اپنے منع کرنا ہے اچھا نہیں لگتا یہ وارڈ۔ وہ فاطمہ کے قریب سے گزرتا اہستہ سے کہ کر اب الماری میں سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا۔

وہ بس خاموشی سے اسکے ہاتھ سے کپڑے لے رہی تھی۔

صائم واپس سے بیڈ پر بیٹھا اور کتاب پڑھنا شروع ہو گئے۔

جب سے حیا گئی تھی تب سے اسنے اپنا دل کتابوں سے لگا لیا تھا۔

اور اسے اب محسوس ہوتا تھا کہ کتابوں میں یہ خاصیت ہے کہ چند لمحوں کے لئے ہی سہی وہ آپ کو خود سے دور لے جاتی ہیں۔ اور ابھی وہ خود سے بھاگ رہا تھا۔

کمرے میں اب ایک بار پھر سے گہری خاموشی چھا گئی تھی۔

بابا ایش کریم کھانی ہے۔ کام کرتے کرتے اچانک اس کا دل انیس کریم کھانے کا کرنے

لگا۔

باہر موسم دیکھا ہے اور تمہیں انیس کریم کھانی ہے۔ وہ کھڑکی کی طرف اشارہ کرتا بولا  
جہاں بارش کی بوندے گرتی نظر ارہی تھی۔

او اوہو بابا ایشے موشم میں ہی تو مجاہ اتا ہے۔ وہ سر پر ہاتھ مارتا بولا

کپڑے استری کرتی فاطمہ کی ہنسی کنٹرول۔ سے باہر ہوئی تھی اور وہ یک دم تھوڑا اونچا  
ہنسی۔ لیکن اگلے ہی لمحے ہنسی کنٹرول کر لی۔

فاطمی اپ نے بھی کھانی ہے نا ایش کریم۔؟؟؟ اذلان نے فاطمہ سے پوچھا

دل تو اسکا بھی بہت کر رہا تھا قلفہ انیس کریم۔ کا مگر منع کر دیا۔

نہیں اب موسم نہیں رہا انیس کریم کا۔

اوہو اپ لوگوں کو انیش کریم کھانا اتا نہیں۔ وہ منہ بنا کر کہتا واپس سے کام کرنے لگ گیا  
تھا

اسکی بات کر صائم مسکریا۔

ہاں میرے باپ سب کچھ تو تجھے ہی اتا ہے۔

اور یہ لہجہ فاطمہ نے ان دو دنوں میں پہلی بار صائم کا دیکھا تھا۔

میرا ہوم ورک ہو گیا میں دادا کے ساتھ جاؤں گا انیش کریم کھانے وہ اب اپنی کتابیں بیگ میں ڈال رہا تھا۔

لیٹل پرنس اپکا ابھی اردو کا ہوم ورک رہتا ہے۔ فاطمہ نے کہا۔

وہ میں بعد میں کروں گا۔ بیگ کندھے پر ڈالا۔

ادھر ادھر بعد کے دادا زراہ ادھر تشریف لائے۔ صائم نے اسے اٹھا کر اسے اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھایا۔

جو اپنا بوریا بستر سمیٹ کر بھاگ رہا تھا۔

ہائے بابا بعد میں کروں گا پکا۔ اردو پڑھتے ہوئے تو کوئی خاص تکلیف ہوتی تھی اسے۔

بعد میں نہیں ابھی۔

نہیں پڑھنا اردو میں نے۔ غصہ سے ناک چڑھا کر کہتا وہ اب بہت طیش سے اپنا بیگ کھول رہا تھا۔



فاطمہ حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جو غصہ کر رہا تھا۔

ہوم ورک کر لوں پھر فرانس بنا کر دوں گی۔ الماری میں صائم کے کپڑے ہنگ کرتی وہ اسے لالچ دے رہی تھی

اسکی بات پر اذلان نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔

جھوٹ بولنے والوں شے اللہ ناراض ہو جاتے ہیں فاطمی۔

میں جھوٹ کیوں بولوں گی پکا بنا کر دوں گی۔ وہ اب اسکے سامنے کھڑی تھی

میں شب پڑھ لوں گا مگر ادروں نہیں پڑھنی۔ وہ اب اپنی اردو کی کتاب کھول رہا تھا

اب پڑھنی تو ہوگی نا۔ فاطمہ نے کہا

وہ الگ بات تھی کہ اردو پڑھنا اسے بھی نہیں پسند۔ اردو کیا اسے تو پڑھنا ہی نہیں پسند تھا

۔۔۔ سوائے ناولز کے۔۔۔

گندی اردو۔۔۔ وہ صائم کو اب اپنا ہوم ورک دیکھاتا بولا

قومی زبان ہے یہ ہماری ایندہ کہا تھا پھر دیکھنا آیا بڑا انگریز کی اولاد \_\_\_\_\_ صائم اس سے کتاب لیتا بولا

اسکی بات پر وہ اب بس گندہ سامنہ بناتا اپنا کام کرنے لگا تھا \_\_\_\_\_

فاطمہ اب باہر چلی گئی تھی \_\_\_\_\_

اذلان \_\_\_\_\_ صائم نے اسے پکارا

جی بابا \_\_\_\_\_ کتاب سے سر اٹھا کر اسے دیکھا

فاطمہ اپکی دوست بن گئی ہے \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

یش بابا پھوپھو جانی نے کہا تھا کہ یہ میری ماما ہیں لیکن ماما تو شرف ماما تھی نا \_\_\_\_\_

اسکی بات سن کر صائم کو حیرانی ہوئی تھی \_\_\_\_\_

تو اپ نے فاطمہ کو دوست کیوں بنایا \_\_\_\_\_؟؟؟

فاطمی نے مجھ سے فریڈ شپ کی ہے \_\_\_\_\_

اچھا سہی ہے۔

بابا اب یہ بات بھی بتائی ہے اب جاؤں۔۔۔ اذلان نے اپنی جان بچانے چاہی

بس کرواں میں تمہیں مکمل کرو کام بگڑ گے ہو بہت سدھارتا ہوں۔۔۔ سخت آواز میں  
اسے ڈرانا چاہ

بابا۔۔۔ اسکی سختی کو برداشت نہیں کر سکا تھا اس لئے اب موٹے موٹے انسوں اپنی سیاہ گہری  
انکھوں میں لیے وہ اسے شکواہ کن نظروں سے دیکھ رہا تھا  
میرا بے بی۔۔۔ اسے گود میں اٹھایا۔

پھر گال چومے۔۔۔ کیا معلوم تھا کہ وہ اتنا احساس ہے کہ رونے لگ جائے گا  
وہ اب اپنی انکھیں رگڑ رہا تھا۔۔۔

میں تو مزاق کر رہا تھا اپنے بے بی کے ساتھ اس نے سیریس ہی مان لیا۔۔۔ اسے اپنے سینے میں  
بھیپچتا وہ بولا

اذلان اب بھی خاموش رہا۔۔۔ رونا برداشت کرنے کی وجہ سے اب ہچکیاں ارہی تھی

بس بیٹے بابا اب مزاق بھی نہیں کرے کیا اپنے بیٹے کے ساتھ؟؟؟؟؟ اسے احساس ہوا تھا کہ اب اسیدہ وہ اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کرے گا

بابا اپنے پرنس کو انیس کریم بھی لے کر دے گے۔

انیس کریم والی بات پر انکھیں رگڑتے ہاتھ کو روک کر اسے دیکھا۔

سیاہ انکھیں لال ہو رہی تھی۔

چلو اب جلدی سے ہوم ورک کرو ہری اپ۔ اسے گود سے اتارا

ایک طرف سے فرائیز اور دوسری طرف سے انیس کریم۔ خوشی ڈبل ڈبل تھی۔

وہ خوش ہوتا تھا ہستا بھی تھا کھیلتا بھی تھا۔ مگر جب وہ لفظ ماما سنتا تھا تو پھر وہ نہیں جانتا تھا کہ اسکے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ یکدم دل بھاری سا ہو جاتا تھا۔ ہر چیز سے اچاٹ بے زار سا ہو جاتا تھا۔

اس کو گے دو گھنٹے پینتالیس منٹ ہو گے تھے۔ گھڑی میں ٹائم دیکھتی وہ سوچ رہی تھی۔

وہ ساتھ تھا تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ دنیا کی ساری خوشیاں پاس ہیں۔

اور اب وہ نہیں تھا تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ دنیا کے سارے غم پاس ہیں۔

بیڈ کے درمیان میں بیٹھی وہ سرگھٹنوں میں رکھے بس گھڑی میں نظریں جمائی ہوئی تھی۔

انتظار۔ کیسی افیت ہے یہ انتظار؟؟؟ کیسی سزا ہے یہ انتظار؟؟؟

یا اللہ کیا اب ساری زندگی ایسی طرح گزرے گی۔؟؟؟ کبھی خود کو دنیا کا خوش قسمت بیوی سمجھ کر تو کبھی بد قسمت۔؟؟؟؟

ناجانے اس ودفعہ اس کا جانا عجیب لگا بے حد عجیب۔

کاش وہ ہمیشہ میرے پاس رہے۔ کہتی انکھیں موندی۔ ایک انسو انکھ سے نکل کر استین میں جرب ہوا۔

محبت ہو اور انتظار نا ہو یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ جب ع کے بعد غ کا انا لازمی ہے تو پھر عشق ہو اور غم نا ہو۔؟؟؟؟



اج تو ان کا پلان باہر ڈنر کا تھا جس میں نورین بیگم اور حیات صاحب بھی شامل تھے۔ یہ پلان بھی اسی کا تھا۔ مگر اچانک کال آئی تھی۔ اور وہ چلا گیا تھا۔ اسے چھوڑ کر۔

انکھیں کھولی۔ پاس پڑے موبائیل کو دیکھا جو سیاہ تھا۔

کہ رہا تھا کہ کال کروں گا نجانے کب آئے گی کال۔؟؟؟؟

دل ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا۔ بس دل چاہ کہ کوئی بھی نا ہو صرف وہ ہو اور کوئی بھی نہیں۔

مگر کچھ خواہشات ازل سے ادھوری رہتی ہیں۔^

اپنے رنگ میں رنگ کر اسے وہ اب نجانے کہاں گیا تھا۔

بس یہ اللہ پاک وہ جہاں بھی ہو خیر خیریت سے ہو انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔ کہتی وہ اپنا سر اب تکیہ پر رکھ رہی تھی۔

اس کی سائیڈ دیکھی جو اج خالی تھی۔

دل کٹ سا گیا تھا۔

اس کا تکیہ اٹھایا اور اپنے سیبے سے لگایا۔

انکھیں موندی۔

اسے محسوس کیا۔

وہ نہیں تھا تو کیا ہوا یادیں تو تھی نا اسکی۔ انہیں کا سہارا لے لوں گی۔

یا اللہ آپکے حوالے میرا سب کچھ۔ کہتی وہ اب رات کی دعائیں پڑھ رہی تھی۔

تقریباً دس منٹ بعد وہ اسے تصور کر کے اس پر پھونک رہی تھی۔

وہ اسے بے حد عزیز تھا اتنا عزیز کے اسے تصور کر کے وہ اسے الکرسی پھونک رہی

تھی۔ وہ ہر طرح کی الفت سے دور رہے۔ وہ بس اللہ کے امان میں رہے۔ اور جب کچھ

اللہ کے امان میں دیا جائے تو پھر فکر نہیں کرتے بس دعائیں کرتے ہیں مسلسل دعائیں۔

وہ اسکی ہر دعا میں شامل تھا۔

دعائیں مانگ کر وہ اب کافی مطمئن ہو چکی تھی۔

اس کے تکیہ کو سینے سے لگائیے انکھیں موندے وہ اس کی کال کا انتظار کر رہی تھی۔ جس نے آج کال کرنی ہی نہیں تھی۔ مگر اس نے انتظار تو کرنا تھا نا۔

کبھی نہیں سوچا تھا کہ کبھی اتنا انتظار کرنا پڑے گا وہ بھی صرف ایک کال کا صرف ایک کال۔

اجائے نا یہ کال کیوں نہیں کر رہے۔ گھڑی کی سوئیاں تین بج کر پچیس منٹ پر تھی۔

کردے کال یار۔ وہ اب اسے خود کو کال کر رہی تھی جس کا نمبر بند جا رہا تھا۔

دل چاہ موبائل اٹھا کر دیوار سے دے مارے۔

کیا فائدہ اتنی ٹیکنالوجی کا جو اتنا ہی نا بتا سکے کہ محبوب خیریت سے ہے کہ نہیں۔؟؟،

انتظار طویل ہوتا گیا۔ مگر صبر کا دامن ہاتھ سے نا چھوڑا۔

جہاں انتظار ہو وہاں صبر بھی ہوتا ہے۔ آج نور صبر کی آخری حد بھی پار کر چکی تھی۔

محض ایک فون کال کے لئے وہ ساری رات انتظار کرتی رہی تھی۔

اب تو فجر کی آذان بھی شروع ہو چکی تھی۔

اس پر حرام تھا آج کی رات زراہ سا بھی سونا۔

وہ بیڈ سے اٹھی اور واشروم وضو کر کے آئی۔

واشروم سے اتے ساتھ ہی اسنے پہلی فرصت میں موبائل دیکھا تھا۔ مگر کچھ نہیں تھا۔

تھا تو بہت کچھ مگر جس کی امید تھی وہ نہیں تھا۔

اب جائے نماز بچھائی اور نماز کی نیت کی۔

مکمل سکون سے نماز ادا کی مگر آج ذہن کے کیسی کونے میں وہ بھی تھا۔

دعائیں مانگی۔ پھر جائے نماز میں موجود وہ اب سجدے کی حالت میں تھی۔ ایک طریقہ

تھا ایک انداز تھا جس میں وہ اللہ کو بغیر کلام کے اپنا حال دل سناتی تھی۔

ابھی بھی وہ اللہ کو اپنا حال سنا کر جائے نماز اٹھا رہی تھی۔

عادتاً وہی صوفے پر رکھی جائے نماز۔ مگر۔؟؟

آج تو کوئی نہیں تگا جو اٹھا کر الماری میں رکھتا۔

سوچا اور جائے نماز اٹھا کر الماری میں رکھی۔

وہ اسے اپنی عادتیں ڈال کر چلا گیا تھا۔

وہ قرآن پاک لے کے ایک ٹیرس پر اگئی۔

ناکال ائی ناہہ میسج کچھ نہیں۔ وہ اب بس دل سے تلاوت کر رہی تھی۔

صبح کی تازہ ہوا۔ پرندوں کی حمد و ثنا۔

اور تلاوت قرآن۔ ایک خوبصورت ترین منظر میں سے ایک ہے۔

اور یہ منظر کا لطف گیارہ بارہ بجے اٹھنے والے کہاں جانتے ہیں۔

وہ دونوں ابھی ہی شادی سے واپس آئے تھے۔

اج اشال کو محسوس ہوا تھا کہ اسکی چھٹی حس کبھی کچھ غلط نہیں کہتی۔



وہ ذلقرنین حیدر کی نظروں کی گہرائی پہلے دن سے پہچان گئی تھی اور آج کی نظروں نے شک کو یقین میں بدل دیا تھا۔

وہ ابھی بھی اس منظر کو سوچ رہی تھی جب حاشر نے ذلقرنین سے اس کا تعارف کروایا تھا۔ اور پھر اس کا شکوہ ہو جانا۔ اشال کے شک کو یقین میں بدل چکا تھا

اے محبت آخر ملی بھی تو کیسے ہے آج تک؟؟؟ وہ ایک افسردہ سی سانس خرچ کرتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔

کب سے کمرے میں بیٹھی اس کا انتظار ہی کر رہی تھی جو ٹیرس میں نجانے کیا کر رہا تھا۔

ٹیرس پر جا کر اسنے اسے دیکھا۔ سیاہ جنیز پر سیاہ ہی شرٹ پہنے اور سیاہ لیڈر جیکٹ پہنے۔ وہ بازو باندھے کہی کھویا ہوا

تھا۔

کتنا دردناک لمحہ تھا نا وہ جب اپنی ہی محبت کو کیسی اور کاہوتے ہوئے دیکھا۔

اپ یہاں ہیں۔۔۔؟؟؟ اسے مسلسل سوچتا پا کر آشاں نے کہا

ہوں۔۔۔ اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

اندر اجائے۔۔۔

ہاں ارہا ہوں اپ جائے۔۔۔

اپ بھی ائے۔۔۔

میں ارہا ہوں اشال اپ جائے کچھ اوڑھ کر بھی نہیں آئی اپ ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔  
اسے دیکھتا وہ بولا جو صرف کپڑوں میں ملبوس تھی اور موسم ایسا نہیں تھا کہ صرف کپڑے  
ڈھنڈ سے بچا سکے۔۔۔

اپکو بھی تو لگے گی نا ٹھنڈ۔۔۔

نہیں میں نے جیکٹ پہینی ہوئی ہے۔۔۔

پھر بھی۔۔۔

اوکے چلے۔۔۔ اسکے مسلسل اصرار کرنے پر وہ اب اسے چلنے کا اشارہ کر رہا تھا

کمرہ باہر کی نسبت گرم تھا ہیٹر کی گرمائش نے کمرے کو گرم کر رکھا تھا۔

وہ اب نائیٹ سوٹ میں ملبوس تھا۔

اپ نے صبح ہستال جانا ہے؟؟؟ اشال نے پوچھا

دودن اف تھا اسکا

جی صبح گیارہ بجے تک۔

اچھا سہی۔

وہ جوابا بس خاموش رہا۔

وہ چلتا چلتا اب اس کے بالکل قریب بیڈ پر آکر بیٹھا تھا۔

تھینکس فور سپوٹنگ می۔

اشال مسکرائی۔

اپ بھی تو میرا سہارا بنے تھے نا۔

اشال آج سے آج سے اور ابھی اسی وقت سے ہماری زندگی میں کوئی تیسرا چوتھا نہیں ہے  
آپ ہیں میں ہوں اور بس ہم چاہیے ایک دوسرے سے محبت نا کرتے ہو مگر ایک دوسرے  
کا خیال ایک دوسرے کی پسند و ناپسند ایک دوسرے کی عزت کرنا ہم پر فرض ہے لیکن نا  
آپ کیسی کے لئے اپنے انسو ضائع کرے گی نا ہی میں کیسی کے نام پر اداس ہوں گا۔

وہ بات کر رہا تھا اور اشال بہت توجہ سے اسے سن رہی تھی۔

حاشر نے اس کا سر اپنے سینے سے لگایا۔

آپ میرے ساتھ خوش رہے گی اشال۔ حاشر خان کبھی بھی اشال خان کی آنکھوں میں آنسو  
کا باعث نہیں بنے گا۔

اشال کو محسوس ہوا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہو۔ کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایک ایسا ہمسفر  
کا ساتھ ملے گا۔

میں بھی آپکو خوش رکھوں گی۔ اس سے الگ ہوتی وہ اہستہ سے کہ رہی تھی

اسکی بات پر حاشر مسکرایا۔

گڈ\_\_\_ اسکے گال کو چھوتا وہ بولا

وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا تھا جو اب خاموش تھی\_\_\_

دل کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ بولنا مشکل تھا\_\_\_

چائے نہیں پلائے گئی اج\_\_\_؟؟؟ وہ عموماً سوتے وقت چائے پی کر سوتا تھا کیونکہ بقول اسکے

چائے میں ایک سکون ہے جو اسے ملتا ہے\_\_\_

میں بنا کر لاتی ہوں\_\_\_

شکر کم ہو اور پتی تیز\_\_\_ اسے بیڈ سے اٹھتا دیکھ کر وہ بولا

اوکے\_\_\_ کہتی وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی

وہ اشال کے ساتھ خوش رہے گا\_\_\_ انعم ذلقرنین کے ساتھ\_\_\_ اشال حاشر کے ساتھ\_\_\_

اور ذلقرنین\_\_\_؟؟؟

وہ بس خاموش تھا\_\_\_ ناخوش نا ادا اس\_\_\_ ماں کے کہنے پر بس شادی کر لی تھی\_\_\_



اٹھ ماہ گزر گے تھے۔۔۔ کیسی کو معلوم نا ہوسکا کیسے پر لگا کر یہ اٹھ ماہ بھی گزر گے تھے۔۔۔

فاطمہ صائم اور اذلان دونوں کی ذمہ داریوں کو بہت اچھے سے نبھا رہی تھیں نا صرف ان کی بلکہ سارے گھر کی ذمہ داری وہ بہت اچھے سے سرانجام دے رہی تھیں۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ اسنے ان اٹھ ماہ میں اس گھر کے مقینوں کے دل۔ میں اپنی جگہ بنا لی تھی۔۔۔ اکثر کبھی حیا کا ذکر ہوتا تو وہ بھی دکھ محسوس کرتی تھی مگر جلد ہی وہ سب کا خیال کہی اور کردیتی تھی جس سے ماحول ایک بار پھر سے سہی ہو جاتا۔۔۔

زاریان سدرہ۔ کی قینچی کی طرح چلتی زبان کو کنٹرول کرنے کی دعائیں کرتا تھا تو کبھی اپنے انے والی اولاد کے لئے۔۔۔

امنہ کا اب حد سے زیادہ خیال رکھتا تھا۔۔۔ نا صرف وہ بلکہ سدرہ بھی اب جلدی گھر اجاتی تھی۔۔۔ تین ماہ ہو گے تھے امنہ نے کوئی بھی کام نہیں کیا تھا۔۔۔ سدرہ سختی سے تاکید کر چکی تھی کہ اگر کوئی ایسا کام کیا تو وہ بھول جائے گی کہ وہ اسے بڑی ہے۔۔۔

محبوب کی اولاد میں بھی ایک کشش ہوتی ہے۔ وہ کبھی کبھی محسوس کرتی تھ جیسے اسے بے حد خوشی ہے۔

اور کبھی اپنی قسمت پر رونا بھی اتا تھا۔

زاریان اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ خوش تھا۔

اشال کو بھی حاشر نے اپنے گھر اور دل دونوں کی ملکہ بنا دیا تھا۔

وہ اسکی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کا خیال رکھتا تھا۔

اب تو اسی ماہ وہ لوگ پاکستان آرہے تھے۔ کیونکہ ایک سال سے ہونے والا تھا اب اشال

نے زاریان سے ملنا تھا چاہئے کچھ بھی ہو جائے۔ اور بھائی کی اولاد سے بھی تو ملنا تھا۔ اب

تو پاکستان آنے کی خوشی ڈبل ڈبل تھی۔ بس دل چاہتا تھا کہ انکھیں بند کرے اور پاکستان

پہنچ جائے۔ اپنے بھائی کے سینے سے لگے۔ اپنے بھائی کی اولاد کو اپنی گود میں

لے۔ وہ روزانہ دعائیں کرتی تھی بس ایک بار خیر خیریت سے وہ پاکستان پہنچ

جائے۔ اور حاشر اسکی اتنی ایکسائٹمنٹ دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔ اسنے ارادہ کر لیا تھا کہ

اب وہ اپنی ٹیم سے بات کرے گا کہ اسے پاکستان بھیج دیا جائے۔ چھ سال مکمل ہونے

والے ہیں۔ اب مزید وہ بھی نہیں یہاں رہے سکتا تھا۔۔۔ جلد از جلد امریکہ کو خیر آباد کہنا چاہتا تھا وہ۔۔۔

ذقرنین نے بھی انعم کو کبھی یہ محسوس تک نا ہونے دیا کہ وہ ایک ٹوٹا ہوا دل کا مالک ہے وہ اسکی ہر خواہش کو پورا کرتا تھا اسکی ہر خوشی میں خوش ہوتا تھا۔۔۔

غرض

سب اگے بڑھ رہے تھے۔ خوشیوں کے قریب۔۔۔ غم اب کہی پیچھے رہے گیا تھا۔۔۔ بہار اگی تھی۔۔۔ خزاں کی بے رونقی ختم ہوگی تھی۔۔۔

مگر کیسی کی زندگی میں آج بھی خزاں کا موسم عروج پر تھا۔۔۔

انتظار طویل سے طویل ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

نور آج بھی ہر لمحے اسکی راہ دیکھتی رہتی تھی۔۔۔

وہ ان اٹھ ماہ میں ایک بھی بار گھر نہیں آیا تھا۔۔۔

مگر کال وہ ہفتے میں ایک دوبار ضرور کر دیتا تھا۔۔۔

اپنی خیر خیریت کی خبر دیتا رہتا۔۔۔

نور کو محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اب اسے بھول گیا ہو۔۔۔ اب بات کرتا تو بس خیر خیریت ہی پوچھتا۔۔۔ نا کوئی ہنسی نا مزاق۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اب اسکی زندگی میں کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔۔

مگر ہمیشہ کی طرح یہ خود کا پکایا یہ اسکا جیا کی پلاو ہی تھا۔۔۔

وہ اب بھی اس کے دل میں پہلے کی طرح ملکہ تھی۔۔۔ ابھی اسکی جان ہی تھی۔۔۔

رابطے کم ہوئے تھے مگر محبت تو بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔ جاری ہے

اسلام علیکم انتظار کرنے کا شکریہ۔۔۔ !!! زندگی کی معصوفیات سے وقت نکالنا مشکل ہوتا

ہے۔۔۔ ان تین چار دنوں میں میں نے وقت نکالا اور پھر قسط لکھ پائی۔۔۔ ناول اب اختتام

کے قریب ہے اندازہ ہو چکا ہوگا۔۔۔ مگر ابھی کچھ حقیقتیں باقی ہیں۔۔۔ ابھی کچھ رازوں نے

فاش ہونا ہے۔۔۔

\*\*\*

وہ کب سے اسے دیکھ رہی تھی جو پچھلے دو گھنٹوں سے لیپ ٹاپ پر مسلسل کام کر رہا تھا۔ افسس سے اب وہ چار پانچ بجے اجاتا تھا مگر گھر آکر وہ تین تین گھنٹے کام کرتا رہتا تھا۔

خان ایک بات بولے ہم۔۔۔؟؟؟ اس سے اجازت لی

ہوں بولے۔۔۔ معصروف سے انداز میں کہا

اپ نے شادی ہم سے نہیں اپنا لیپ ٹاپ سے شادی کیا ہے ہر وقت اس کو گود میں لئے بیٹھا رہتا ہے اسی سے نکاح پڑھا تھا اپ نے کیا۔۔۔؟؟؟ اسے دیکھتی وہ بولی

اسکی بات پر زاریان نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

وہ شاید اپنی بات کا مطلب نہیں سمجھتی تھی۔۔۔

اور پھر زاریان سے ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔ اسکا قہقہہ بے اختیار کمرے میں گونجنے لگا۔۔۔



اسے ہستا دیکھ اب امنہ کو محسوس ہوا جیسے اسنے کچھ سہی نہیں بولا۔

تو تمہیں اس بات کا دکھ ہے کہ میں لیپ ٹاپ کو گود میں رکھتا ہوں۔؟؟؟؟ وہ اپنی ہنسی کنٹرول کرتا لیپ ٹاپ میں کچھ انٹر کرتا بول رہا

نہیں ہم کو اس بات کا دکھ نہیں۔ ہڑبڑا کر کہا

اب سمجھ آیا وہ اس وجہ سے ہنس رہا تھا

نہیں یہی وجہ ہے۔ زاریان نے کہا

ہم کو نہیں معلوم ہم نے کہی گھومنے جانا ہے۔ وہ بات کا رخ تبدیل کر رہی تھی

بلکل بتاؤ کہاں گھومنے جانا ہے۔؟؟؟؟

کشمیر۔ بغیر سوچے سمجھے ہی کہا

اسکی بات پر زاریان نے لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

لگتا ہے جیلیسی سر پر چڑھ گئی ہے۔

ہم کوئی نہیں جیس ہوتا

وہ تو مجھے نظر ارہا ہے

اپ بات کو نا گھمائے ہم کشمیر جائے گا بس

ابھی تمہاری کنڈیشن کشمیر جانے والی نہیں وہ کہتا اب لیپ ٹاپ بند کر رہا تھا

ہم۔ نہیں جانتا بس ہم جائے گا لہجہ اٹل تھا

کیوں جائے گا ؟؟؟؟ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا وہ بولا

بس جائے گا تو جائے گا

او کے کشمیر ہم بعد میں جائے گے جب اپ ٹھیک ہو جائے گی ابھی ہم یہی اسلام آباد میں

ہی کہی گھومنے چلے گے زاریان نے کہا

ہم اسلام آباد نہیں گھومے گا وہ ہم گھوم چکا ہے اب ہم کشمیر جائے گا

کہاں سے شوق چڑھ گیا ہے کشمیر کا ؟؟؟؟ وہ اس کے بار بار ضد کرنے پر بولا

ہم نے ایک وڈیو دیکھا تھا جہاں کشمیر کا وادی تھا اور اس بندے نے کہا تھا جس نے کشمیر نہیں دیکھا اس نے پاکستان ہی نہیں دیکھا بس ہم پاکستان دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔ اسنے وجہ بتائی

اچھا ٹھیک ہے میں اپکو پاکستان دیکھاؤں گا پروسس بٹ ابھی نہیں ابھی تو بالکل نہیں چاہیے کچھ بھی ہو جائے اپ روئے پیٹے جو مرضی کرے کہی اور لے جاؤں گا۔۔۔ ابھی اسکی کنڈیشن واقعی ایسی نہیں تھی جو وہ کشمیر جاتے

اچھا پھر ہم'۔۔۔ کچھ سوچا۔۔۔ پھر ہم مری جائے گا۔۔۔ فیصلہ کیا

مری بھی سہی نہیں ہے ابھی اس کنڈیشن میں۔۔۔ منع کر دیا

اپ ایک کام کرے ہمیں نا اس دیوار میں چنوا دے جب ہم ٹھیک ہوگا باہر نکال دے کہی نہیں جانے دیتا نا کہی گھومنے لے کر جاتا ہے نا کچھ کھانے دیتا ہے بس جوس پلا پلا کر ہمیں پاگل کر دیا ہم کہی نہیں جائے گا بس۔۔۔ وہ اب روٹھے پن سے کہتی بیڈ پر جاکر بیٹھی۔۔۔

بیٹھی وہ اس طرح تھی جیسے غلطی بیڈ کی ہو۔۔۔

اسکے اس انداز پر زاریاں مسکرا۔

وہ پہلے اس سے اتنی فرمائشیں نہیں کرتی تھی یہی کچھ دو ماہ ہوئی تھے جب وہ اس سے مانگتی تھی فرمائش کرتی تھی لڑتی جھگڑتی تھی۔ اور یہ سب زاریاں کو اچھا لگتا تھا

اچھا تو اب میڈم۔ کو ایموشنل ملکہ بھی آگئی ہے واہ۔ اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھا وہ اسکا ہاتھ تھمتا بولا

ہم سے بات نا کرے۔۔۔ چہرہ دوسری جانب کیا

اففف میڈم ضدی بہت ضدی ہو بتاؤں کہاں جاؤں گی۔۔۔

ہم نے بتایا ہے ہم مری جائے گا بس۔۔۔

اوکے ہم جائے گے ویک اینڈ پر جسٹ ایک دن کے لئے صبح سویرے جائے گے اور شام مغرب سے پہلے گھر ہو گے اس سے زیادہ نہیں۔۔۔

اسکی بات پر وہ چہرہ اسکی جانب کیا

ہم کو منظور ہے۔۔۔ وہ اب مسکرا رہی تھی

ہاں یہ تو منظور ہوگا \_\_\_ اسکے چہرے کو چھوتا وہ بوالا

وہ اب لب دانتوں میں دبائیں اپنی مسکراہٹ کو قابو کر رہی تھی \_\_\_ اسکے اس طرح کرنے سے اسکے گال۔ میں ڈلنز نمایاں ہو رہے تھے \_\_\_

حقیقی خوشی عورت کو تب ہی ملتی ہے جب اس کا محرم اسکی چھوٹی چھوٹی خواہشات کی قدر کرتا ہے \_\_\_

اج تک اسنے کبھی ضد نہی کی تھی جو ملتا تھا صبر شکر کر لیتی تھی کیونکہ جانتی تھی کہ کوئی ضد پوری نہیں کرے گا مگر جب سے زاریان اسکی زندگی میں آیا تب سے وہ اب ضدی ہوگی تھی اپنی بات منوانا اگیا تھا \_\_\_

وہ اپنے گھر جب کیسی بات پر ضد کرتی تو یہی کہا جاتا تھا کہ بیٹیاں ضد نہیں کرتی بس بات مانتی ہیں \_\_\_ مگر زاریان نے اسے یہ کہا تھا کہ تم مجھ سے اپنی ہر خواہش پوری کروا سکتی ہوں اللہ کے بعد تم۔ مجھ سے مانگنا میں قدموں میں لا کر رکھوں گا وہ \_\_\_

اب اس غریب بندے پر ان ہتھیاروں سے ظلم مت کرے \_\_\_ اسکے نمایاں ہوتے ڈلنز کو چھوتا وہ بول



کس ہتھیار سے؟؟؟؟؟ وہ واقعی نہیں سمجھ سکی تھی

ان سے \_\_\_ وہاں لب رکھے \_\_\_

اب اسے اچھے سے سمجھ اگیا تھا \_\_\_

وہ بس نظریں جھکا گئی \_\_\_

کبھی آپ نے سوچا ہے کہ یہ آپ کے لئے کتنے اہم ہیں \_\_\_؟؟؟؟؟ زاریان نے پوچھا

کیا؟؟؟؟؟ وہ بات گھما کر کر رہا تھا اس لئے اسے سمجھ نہیں آرہی تھی

پھر سے بتاؤں \_\_\_ اسکی نظروں میں دیکھتا وہ بولا

وہ اب سمجھ گئی تھی \_\_\_

خان آپ ہم سے سیدھا سیدھا بات کیا کرے گھما کر نہیں ہمیں سمجھ نہیں اتا \_\_\_

اچھا جی لیکن آپ ان کو سنبھال کر رکھا کرے کمزوری بنتے جا رہے ہیں یہ میری \_\_\_ وہ

ایک بار پھر سے اس کے ذمیلز کو چھوتا بولا

ان کو ڈل کہتے ہیں۔۔۔ اس کے علم۔ میں اضافہ کیا۔۔۔

نہیں ان کو ڈل نہیں کہتے۔۔۔

پھر کیا کہتے ہیں؟؟؟

ڈلنز کہتے ہیں۔۔۔

اچھا ان سے کیا ہوتا ہے پھر؟؟؟

ایک اچھا خاصہ سلجھا ہوا بندہ برباد ہو جاتا ہے۔۔۔ وہ بولا

خان اپکا باتیں بھی اپکی طرح عجیب ہی ہوتا ہے۔۔۔ اس کے سر کے اوپر سے گزر جاتی تھی  
زاریان کی باتیں

اچھا اب اس عجیب بندے کے لئے اپنے عجیب ہاتھوں سے عجیب چائے بنا لائے شاباش۔۔۔  
وہ اب کہتا بیڈ سے اٹھا

ابھی تو ہی پیا تھا چائے۔۔۔؟؟؟؟

ابھی کہاں پیا تھا چائے دو گھنٹا ہو گیا ہے۔۔۔ اسی کے لہجہ میں بولا

اچھا بناتا ہے ہم۔۔۔ وہ کہتی کمرے سے باہر نکل گئی

پیچھے وہ بھی ایک کتاب لے کر اسکا مطالعہ میں معصروف ہو گیا۔۔۔

امنہ کیا کر رہی ہو یہاں۔۔۔؟؟؟ اسے کچن میں کھڑے دیکھ کر سدرہ نے پوچھا

کچھ نہیں ماڑا بس خان کے لئے چائے بنا رہا۔۔۔ وہ البتہ پانی میں پتی ڈالتی بولی

اففف خدایا ایک تو تمہارا خان بھی ایک نمبر کا فالتو جاہل خان ہے شرم نہیں اتی بیمار بیوی سے کام کرواتے ہوئے ہٹو۔۔۔ وہ کہتی اسے چولہے سے دور کرتی بلی

ارے نہیں ماڑا ہم بنائے گا۔۔۔ اسنے منع کیا

اس زاریان کے بچے کو تو میں بتاتی ہوں ہر وقت چائے دیتے رہو اسے جیسے فیکٹریاں ہونا چائے کی۔۔۔ وہ اب فریج سے دودھ نکالتی بول رہی تھی

امنہ مسکرائی۔۔۔

ہم بنا لے گا ماڑا۔۔۔

میں جانتی ہوں تم بنا لو گی مگر اس کنڈیشن میں کچن میں کھڑے ہونا اس جاہل ادمی کو اب  
میں کیا کہو\_\_\_\_\_

امنہ کو اندازہ ہو گیا تھا اج اسکے خان کی خیر نہیں\_\_\_\_\_

چلو اوں اسکا دماغ سیٹ کروں\_\_\_\_\_ وہ کپ اٹھاتی بولی

امنہ بس خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑی

یہ لے بادشاہ سلامت اپکی چائے\_\_\_\_\_ اسکے سائیڈ ٹیبل پر چائے رکھتی وہ بولی

کتاب سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

عین نوازش\_\_\_\_\_ کہتا پھر سے کتاب کی طرف متوجہ ہو گیا

عین نوازش کے کچھ لگتے کچھ عقل شعور ہے تم میں یہ بیمار ہے چول ادمی اس کنڈیشن میں

عورت کو کوئی کام۔ نہیں بتاتے بلکہ خود اسکے کام کرتے ہیں اور تم بادشاہ سلامت کا چائے کا

چسکہ ہی نہیں ختم ہو رہا\_\_\_\_\_

اچھا تو ملکہ عالیہ صاحبہ اپ بنا دیا کرے نا\_\_\_\_\_

نہیں تمہارا چائے پینا بہت ضروری ہے ہر وقت بس چائے چولہے پر چڑھی رہے نا۔۔۔

بلکل۔۔۔ وہ اب بھی کتاب میں مصروف تھا

اینندہ احتیاط کرنا ایسے کیسی کام کا نہیں کہنا جو چاہئے مجھ سے کہ دینا۔۔۔ اس سے کہا

کس کا خیال رکھنا۔۔۔؟؟؟ زاریاں نے نظریں ارگرد گھمائیں

امنہ کا۔۔۔ اردگرد دیکھا۔۔۔ وہ اب وہاں نہیں تھی

کہاں گئی۔۔۔؟؟؟ سدرہ نے پوچھا

تم جنگلی شیرنی کی دھاڑ سے میں ڈر جاتا ہوں وہ۔۔۔ معصوم۔۔۔ میری کمزور دل بیوی ناجانے کیسے

تمہیں سارا دن برداشت کرتی ہوگی۔۔۔ وہ اب چائے کا کپ لبو سے لگاتا بولا

میں شیرنی ہوں نا؟؟؟؟ تصدیق کی

بلکل۔۔۔ جنگل کی سب سے خوفناک شیرنی۔۔۔

اچھی بات ہے جہاں تم جیسے ہو وہاں بنا پڑتا ہے۔۔۔ کہتی وہ اب باہر نکل رہی تھی



سدرہ اس ویک انینڈ پر امنہ نے کہا ہے کہ وہ مری جانا چاہتی ہے گھومنے کیا لے جاؤں۔؟؟؟؟ پیچھے سے کہا

اسکی طرف موڑی۔

میں کچھ نہیں کہہ سکتی اس بارے میں۔

تم چلو گی ؟؟؟ وہ اب اصل بات پوچھ رہا تھا

نہیں۔

کیوں ؟؟؟

تم اسے وقت دو اس کنڈیسن میں اسے تمہاری توجہ کی ملٹی وٹامنز سے زیادہ ضرورت

ہے۔

اچھا۔

ہاں لے جاو اسے تھوڑا مائیڈ فرش ہو جائے گا۔

اچھا جی۔ اس کا لہجہ بدل رہا تھا

اور کچھ چائے \_\_\_؟؟؟؟

ہاں \_\_\_

کیا \_\_\_؟؟؟

تمہاری قینچی کی طرح چلتی زبان کا دیدار \_\_\_

وہ تو کرچکے ہو ابھی پانچ منٹ پہلے ہی \_\_\_

نہیں وہ مزہ نہیں آیا \_\_\_

پھر میں نے ایسا دیدار کروانا ہے نا کہ ہمیشہ یاد رہے گا \_\_\_

کروا دو \_\_\_

دماغ مت کھاو کپ دو \_\_\_ اسکی طرف اتنی کپ کی طرف اشارہ کیا

ایک شرط پر دوں گا \_\_\_

نا دو میری بلا سے خود ہی دھو کر رکھنا \_\_\_

یہ لو یار \_\_\_ اسے تھمایا

وہ اس سے کپ لے کر باہر نکل آئی \_\_\_

کپ دھو کر اپنی جگہ پر رکھا \_\_\_

دل بے اختیار بوجھول سا ہو رہا تھا \_\_\_

دل چاہ سب کچھ چھوڑ کر کہی بہت دور بہت دور بھاگ جائے \_\_\_

اج نجانے کیوں دل چاہ اسکے پاس رہے \_\_\_ مگر جانتی تھی یہ ناممکن ہے \_\_\_

وہ اب کمرے میں آگئی تھی

یا اللہ جہاں اتنا صبر دیا ہے وہاں اور بھی دے دیں \_\_\_ ایک انسو انکھ سے نکل کر گال میں

بہ گیا

راہ عشق میں چل۔ کر وہ اب خود کو ہار چکی تھی \_\_\_

اج لگ رہا تھا جیسے وہ اب مکمل طور پر ختم ہو چکی ہو \_\_\_ وہ اج مکمل خود کو جیسے ہار چکی

ہو \_\_\_

یا اللہ دل کٹ رہا ہے خون بہ رہا مرہم لگا دیجئے نا \_\_\_\_\_ رونے میں اب شدد اگئی تھی  
مجھے میرا ہی عشق ختم کر رہا ہے \_\_\_\_\_

اج اسکی کمی بہت محسوس ہو رہی تھی \_\_\_\_\_ اج نجانے کیوں وہ چائے تھا \_\_\_\_\_

وہ کیا تھی اور کیا سے کیا بن گئی محض اسکے عشق میں \_\_\_\_\_

محبوب تو مل گیا مگر ؟؟؟؟ وہ اب صرف اسکا نہیں تھا \_\_\_\_\_

اسے نا ہی تو امنہ سے نفرت محسوس ہوتی تھی نا ہی زاریان سے کوئی شکواہ تھا \_\_\_\_\_

جب تقدیر ی ایسی لکھی تھی تو پھر شکوے کیسے ؟؟؟؟ \_\_\_\_\_

کتنی دعائیں مانگی تھی صبر کی \_\_\_\_\_ مگر اج نجانے کیوں صبر ریزہ ریزہ بکھیر گیا \_\_\_\_\_

یا اللہ پاک جی صبر صبر دیجئے \_\_\_\_\_ درد بڑھتا جا رہا تھا \_\_\_\_\_

نہیں رونا سدرہ امین تم بہادر ہو بہت بہادر \_\_\_\_\_ وہ خود تسلی دے رہی تھی

زاریان \_\_\_\_\_ نام پکارا \_\_\_\_\_

انکھیں موندی

اسے محسوس کرنا چاہ

وہ خوش ہو گا امنہ کے ساتھ وہ اس سے ڈھیر ساری باتیں کر رہا ہو گا امنہ اسے ہستے ہوئے  
بھی دیکھتی ہو گی

تم بہت خوش قسمت ہو امنہ

تم کیسی کا سکون ہو کیسی کی جنت بنے جا رہی ہو اور میں جو ازل سے بس ادھوری رہی

نا والدین کی محبت نصیب ہوئی اور نا شوہر کی میں ازل سے ہاری ہوئی ہوں

اور ابد تک ہارتی ہی رہوں گی

وہ اب بیڈ پر لیٹ چکی تھی

وہ جانتی تھی اج اسے نیند نہیں آئی گی

وہ اکثر اس کیفیت سے گزرتی تھی خود ہی بکھیرتی خود ہی خود کو سمیٹتی اج تک زاریاں

نے اسے نہیں سمیٹا تھا



وہ نماز پڑھ رہی تھی جب دروازہ کھولا اور کوئی اندر آیا۔

مسلسل پیچھے سے کھٹ پٹ کی اوزیں ارہی تھی۔ جیسے کوئی بہت زور زور سے دراز بند کر رہا ہو۔

سلام پھیر کر پیچھے دیکھا۔

صائم اب الماری میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔

کیا ڈھونڈ رہے ہیں؟؟؟؟ فاطمہ نے پوچھا

کچھ نہیں۔ غصے سے کہا

وہ اب خاموشی سے دعا مانگ رہی

وہ اب کمرے کا حشر نشر بگاڑ چکا تھا۔

ڈھونڈ کیا رہے باتیں تو سہی۔ جائے نماز تہ کر کے رکھتی وہ بولی

کچھ نہیں ڈھونڈ رہا یار \_\_\_\_\_ وہ غصے سے کاغذ ادھر ادھر پھینکتا بولا

اف خدایا کمرہ کباڑ خانہ بنا دیا بتائے تو سہی ڈھونڈ کیا رہے ہیں؟؟؟ جھک کر زمین سے کاغذ اٹھاتی وہ بولی

بیلو کلر کی ایک فائیل تھی جو اس آلماری میں رکھی تھی مل نہیں رہی \_\_\_\_\_

وہ میں نے الماری کے اوپر رکھی تھی \_\_\_\_\_ وہ پاؤں زمین پر سے اٹھا کر الماری کے اوپر ڈھونڈ رہی تھی

ہٹو \_\_\_\_\_ اسے پیچھے کیا اور خود اتاری

یہاں کیوں رکھی یار دماغ گھوم رہا تھا میرا ایک ماہ کی محنت ہے یہ \_\_\_\_\_

وہ پرنس اس پر ڈرامینگ کر رہا تھا اس لئے \_\_\_\_\_ وہ فائیل کور پر بنے کارٹون کی طرف اشارہ کرتی بولی

کون پرنس؟؟؟؟ کونسا پرنس اگیا

میرا پرنس \_\_\_\_\_

کونسا پرنس یار\_\_\_ وہ اب فائیل میں کاغذ سیٹ کر رہا تھا

اذلان\_\_\_

شبابش یہ کیا عجیب عجیب نام رکھے ہیں اپ لوگوں نے فاطمی پرنس\_\_\_ وہ اسے دیکھ کر  
مسکرا رہا تھا

بس\_\_\_ جوابا مسکرا گی\_\_\_

تھکنس میری محنت ک مچانے کے لئے ورنہ اس ارٹسٹ نے میری محنت کو خاک میں ملانا  
تھا

کوئی بات نہیں\_\_\_ مسکرا کر کہا

وہ اب اسے دیکھ رہا تھا\_\_\_

ہاں وہ اسکی حیا اسکی محبت تو نا تھی مگر وہ اسکی ایک اچھی بیوی ضرور بن چکی تھی^\_\_\_

\_\_\_\_\_Thank you soo much Fatima

وہ کہتا اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا\_\_\_

فاطمہ کو لگا یہ کوئی خواب ہے۔

ان اٹھ مہینوں میں وہ کبھی بھی اس طرح نہیں کرتا تھا آج پہلی بار وہ اسے خود سے لگا رہا تھا

سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔

اپ ایک اچھی بیوی ایک اچھی بہو اور ایک دوست ثابت ہوگی ہیں رب کی طرف سے تحفہ ہے۔ اللہ نے ایک تحفہ لیا تو دوسرا دیا۔ جھک کر اسکی پینائی پر لب رکھتا وہ بولا

اپ اچھے ہیں اس لئے آپکو اللہ ہمیشہ اچھا دیتا ہے۔ اہستگی سے کہا

شاید۔

یقیناً۔ فاطمہ نے کہا

اچھا کہاں ہے اچھا پرنس زراہ اس اڑتسٹ کی خبر تو لوں۔ وہ اسے خود سے پیچھے کرتا ابولا

وہ انکل کے ساتھ باہر گیا ہے۔

اپ میری ابو کو انکل کے بجائے ابو اور امی کو امی کہے گئی تو انہیں اور مجھے زیادہ اچھا لگے  
گا۔

امی ابو۔۔۔ وہ وہ الفاظ تھے جو کبھی زبان سے ادا نہیں کیئے تھے۔۔۔

وہ بس مسکرا گئی۔۔۔

میری وائٹ شرٹ پریس کر دیجئے گا۔۔۔ کہتا وہ اب فائیل لے کر باہر نکل گیا

وائٹ شرٹ دس شرٹس ہمیں وائٹ اب کونسی کرو۔۔۔

وہ اسے عجیب کشمکش میں ڈال گیا۔۔۔

یہ والی اچھی لگتی ہے یہی کر دیتی ہو۔۔۔ وہ خود سے کہتی اب وہ شرٹ الماری سے نکل چکی  
تھی

اف اللہ جی سارا کمرہ کباڑ بنا دیا۔۔۔ وہ بکھیرا کمرہ دیکھ کر بولی

اچھا لگتا تھا اسکی بکھیری چیزوں کو سنبھالنا۔۔۔



اچھے ہیں آپ نور کے بھائی۔۔۔ وہ زیر لب کہتی مسکرا گئی۔۔۔ اور پھر دس منٹ لگا کر سارا کمرہ صاف کیا اور اسکی شرٹ پریس کی۔۔۔

وہ اچھی بہو اچھی بیوی اچھی دوست اچھی لڑکی بن چکی تھی۔۔۔ وہ ان کے گھر میں حیا کی کمی کو تو پوار نہیں کر سکتی تھی مگر اب فاطمہ کی جگہ بھی کوئی نہیں لے سکتا تھا۔۔۔

وہ اب ہر چیز کو سمجھ گئی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی کب فاروق صاحب کو کونسی دوائی دینی ہے۔۔۔  
اج کھانے میں کیا بنانا ہے۔۔۔ اذلان کا ہوم ورک کب کروانا ہے۔۔۔ صائم کی چائے کا ٹائم کب ہوتا ہے۔۔۔ کھانا کب تک بنانا ہے۔۔۔ کب تک سرو کرنا ہے۔۔۔ غرض وہ ہر چیز کو سمجھ گئی تھی۔۔۔

ابھی ہی وہ نورین بیگم کے ساتھ شاپنگ کر کے آئی تھی۔۔۔

بس کچھ ضروری چیزے خریدی تھی۔۔۔ اور واپس آگئی تھی

وہ ہوتا تو بات الگ تھی۔۔۔

گھراتے ساتھ ہی اسے سار گھر کیسی بچے کی طرح دیکھا تھا کہ شاید وہ آیا ہو۔ مگر نہیں۔  
انتظار ابھی باقی تھا

اٹھ ماہ پندہ دن ہو گئے تھے۔ اور ان اٹھ ماہ میں تقریباً دس بار ہی اسے کال کی ہوگی اور  
ایا تو وہ ایک بار بھی نہیں تھا۔

وہ اب الماری میں چیزیں سیٹ کر رہی تھی۔ جب اسکا کیسی سمیستر کا ریزلٹ نیچے گرا  
تھا۔

جھک کر اٹھایا۔

ہر سبجکٹ میں اچھے مارکس تھے۔ A+ گریڈز تھے لیکن پھر وہ کیوں کہتا تھا کہ وہ اچھا  
نہیں تھا پڑاھٹی میں۔

\*\*\*

ہر سبجکٹ میں اچھے مارکس تھے۔ A+ گریڈز تھے لیکن پھر وہ کیوں کہتا تھا کہ وہ اچھا  
نہیں تھا پڑاھٹی میں۔

اچھی تو وہ نہیں تھی جس نے آج تک صرف A گرئڈ لیا تھا + A بہت کم تھا۔

بے اختیار وہ زلٹ چوما۔ اور پھر بہت پیار سے واپس سنبھال کر رکھ دیا۔

پھر سب کچھ سنبھال کر وہ اب بیڈ پر آکر بیٹھی۔

موبائل اٹھایا۔

وال پیپر پر اسکی تصویر تھی۔

انسو اب برداشت کرنا مشکل ہو رہے تھے

ہر گھڑی ہر لمحے ہر سانس کے ساتھ اسکی یادیں جڑی ہوئی تھی۔ وہ دور ہو کر بھی

ہر وقت اسکے پاس رہتا تھا۔ اسکے خیالوں میں رہتا تھا۔

اٹھ ماہ پندرہ دن۔ دھرایا۔

بے اختیار وہ اب اپنی گیلری میں اسکی تصویریں دیکھنے لگی۔

ہر تصویر میں ایک بار پھر سے اس سے محبت ہو جاتی تھی۔

وہ ہنڈسم تھا پرکشش تھا \_\_\_ اور جب مسکراتا تو اور بھی پیارا ہو جاتا \_\_\_

پیارا آدمی سزا بھی اپنی طرح پیاری ہی دے کر گیا ہے انتظار کی سزا \_\_\_ وہ ایک افسردہ سی  
سانس خرچ کرتی موبائیل بند کر کے سٹیڈ ٹیبل پر رکھتی بول

کچھ دیر گزری تھی \_\_\_

موبائیل فون کی سکرین جگمگی \_\_\_

او خدایا پورے چھ دن بعد اسکی کال آئی تھی \_\_\_

خوشی کی انتہا نہیں تھی \_\_\_

کال اٹھائی \_\_\_ اور خاموش رہی

اسلام علیکم محترمہ \_\_\_ دوسری طرف سے بہت پر جوشی سے سلام کیا

وعلیکم اسلام \_\_\_

کیا حال ہے \_\_\_؟؟؟

جو دوائیاں اپ دیتے ہیں نا اس سے بہت اچھا حال ہے۔

چلے اللہ اچھا حال ہی رکھے باتیں ساس سسر کا کیا حال ہے۔؟؟؟؟

اپ کو کیا جیسا بھی حال ہو۔

اے واقعی مجھے کیا؟؟؟؟

کیسے ہیں۔؟؟؟؟ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد پوچھا

الحمد للہ۔

ہاں ہاں خوش ہی ہو گے میرے بغیر۔

اف خدایا اس لڑکی کی سوچ۔ وہ بس یہ سوچ ہی سکتا تھا

پتا ہے آج اٹھ ماہ پندرہ دن ہو گے ہیں آپکو گے ہوئے۔

جانتا ہوں۔

تو پھر بھی نہیں اتے۔؟؟؟



نورحیا میں یہاں کیسی کا مہمان نہیں جو جب دل چاہ اجاوں جب اف ہوگا تب ہی اوں گا  
نا \_\_\_\_\_

اف خاک اف نا اپکا اف ہوگا نا ہی میرا انتظار ختم ہوگا اپ کو کیا مجھے لٹکایا ہوا نا انتظار کی  
سولی پر \_\_\_\_\_

نورحیا اپکو کیا لگتا ہے میں یہاں موجِ مستی کرتا ہوں بڑا خوش ہوں عیشایاں کر رہا ہوں اپکو  
کیا لگتا ہے کپٹن کی زندگی اسان ہوتی نورحیا جیسے اپ لوگوں کو فوجی کی لائف دیکھائی جاتی  
ہے نا ٹی ڈراما کتابوں میں ویسی نہیں ہوتی اپ کو لگتا ہے کپٹن کے عہدے تک انا اسان  
ہے بس انکھ بند کی اور صبح جب کھولی تو میں کپٹن بن گیا قربانیاں دی یں دو دو سال کی \_\_\_\_\_  
میں یہاں موجے نہی اڑا رہا \_\_\_\_\_ نا چاہتے ہوئے بھی وہ آج سخت الفاظ استعمال کر گیا تھا \_\_\_\_\_

اچھا ٹھیک ہے اب اپ مجھے ڈانٹے گے بھی سہی ہے آج میں بوجھ بن گئی ہوں نا پچھتا رہے  
ہیں نا مجھ سے شادی کر کے ٹھیک ہے اب کچھ نہیں کہتی اپکو \_\_\_\_\_ وہ اب رورہی تھی

پہلی بار اسکا یہ لہجہ دیکھا تھا \_\_\_\_\_ دل ٹوٹ سا گیا تھا

نورحیا نورحیا یا کہاں سے سوچتی ہیں ایسی باتیں \_\_\_\_\_ وہ عاجزی سے پوچھ رہا تھا

اپ کا لہجہ مجبور کرتا مجھے یہ سب سوچنے پر۔۔۔ انسو صاف کرتی وہ بولی

اچھا ایٹم سوری مجھے نہیں بولنا چاہئے تھا یہ سب سو سوری۔۔۔

ہاں دل دکھا کر سوری نہیں چاہئے سوری پاس رکھے یہ بھی اپنے یونٹ والو کو دے۔۔۔

لوں بھی اب بیچارے میرے یونٹ والے کہاں سے اگے بیچ میں۔۔۔؟؟؟؟

جہاں سے بھی اگے۔۔۔

اچھا اب ایمیشنل سین بند کرے یہ بتائیں کھانا کھایا۔۔۔؟؟؟؟؟ دل بہلانا چاہ

شاپنگ پر گے تھے وہی باہر ہی کھایا۔۔۔

اچھا جی کیا کیا خریدا پھر کتنا لوٹ اج مجھے۔۔۔؟؟؟؟

اپکی مطلب کی چیزیں نہیں تھی۔۔۔

کیوں کہی اسلحہ و سلحہ تو نہیں خرید لیا میرے استقبال کرنے کے لئے۔۔۔؟؟؟؟

اسکی بات پر وہ مسکرائی۔۔۔

اسلحہ خریدنے کی کیا ضرورے جب گھر میں موجود ہے۔۔۔۔۔

گھر پر کہاں موجود ہے۔۔۔؟؟

اپکی الماری میں۔۔۔۔۔

وہ بہت مزے سے کہتی اسے حیران کر گئی تھی

اوہ خدایا یہ لڑکی ہر چیز کو چھان مارتی ہے۔۔۔۔۔

خبردار نورحیا جو انیندہ اپ اس کے قریب بھی گئی۔۔۔۔۔

قریب کیا میں تو یوٹیوب سے اسے چلانے کا طریقہ بھی سیکھ رہی ہوں۔۔۔۔۔

پیار سے کہ رہا ہوں نورحیا انیندہ اسے چھونا دور دیکھنا بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

نہیں غصے سے کہ پھر سن لوں گی۔۔۔۔۔

میری جان جب میں نے غصے سے کہنا ہے نا پھر اپنے کبھی الماری کے پاس کیا دور سے دیکھنا

بھی نہیں ہے اسے اس لئے پیار سے سمجھا رہا ہوں دور رہنا۔۔۔۔۔

\_\_\_\_\_ نہیں رہتی

\_\_\_\_\_ پھر میں نے انا وہی ہے

\_\_\_\_\_ چلے کیسی بھی بہانے اپ ایے تو سہی

\_\_\_\_\_ اففف اتنا یاد آتا ہوں کیا؟؟؟؟ مسکرایا

\_\_\_\_\_ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی لہجہ یک دم خم ہوا

\_\_\_\_\_ میری شہزادی اب روئے تو نہیں اجاؤں گا ان شاء اللہ کچھ ٹائم تک

\_\_\_\_\_ پچھلے پانچ ماہ سے یہی کہہ رہے ہیں اب

\_\_\_\_\_ اگلے پانچ ماہ بھی یہی کہتا رہوں گا

\_\_\_\_\_ پانچ ماہ اور ابھی؟؟؟؟

\_\_\_\_\_ ہتا نہیں

\_\_\_\_\_ بہت بہت ظالم ہیں پاک فوج والے

نور حیا اب تو یہ کہ رہی ہیں لیکن یقین کرے اگر پاک فوج والے یہ ظلم ناکرے تو راتوں کو کڑوڑوں لوگوں کی سکون کی نیند برباد ہو جائے۔

وہ بس خاموش رہی۔

اما کہاں ہیں۔؟؟؟؟

وہ نیچے ہی ہیں۔

اچھا چلے میں اب انہیں کال کر لوں۔

اپ انہیں کال پہلے کیا کرے۔

پہلے ہی کرتا ہوں ڈیڈ اور انہیں لیکن آج ڈیڈ کا نمبر اف تھا اور اما کا بڑی تھا اس لئے اچھو کر لیا پہلے۔

اچھا سہی ہے انکل کا تو آج نمبر اف ہے کیونکہ ان کی آج بہت زیادہ والی آفیس میں کوئی میٹنگ ہے۔



اچھا اپنا خیال رکھنا اور خدا کا واسطہ ہے یار اپنے اس فالتو سے ذہن سے ساری اوٹ پٹاک باتیں نکال دے۔۔۔ اپ کل بھی میری نور تھی میری زندگی تھی میری جان تھی اور اب بھی ہیں اور ہمیشہ رہے گی عشق سے بڑھ کر بھی جو کچھ ہوتا ہوگا نا وہ ہے اپ سے۔۔۔ میری جان میں بسی میری روح ہیں۔۔۔

اسکا کہنا تھا اور اسکے انسو گال می بہ رہے تھے۔۔۔ لیکن اب لب مسکرا رہے تھے

اور اپ میرے ظالم سرتاج ہیں۔۔۔ مسکرا کر کہا

ظالم میں اور مظلوم اپ۔۔۔؟؟؟؟

جی۔۔۔

جی کی نیچی اپنا خیال رکھنا میرے ساس سسر اور اپنے ساس سسر کا بھی خیال رکھنا سب کو

سلام کہنا۔۔۔

اوکے اور کچھ۔۔۔

اور کچھ یہ کہ ایک کم عقل۔ لڑکی رہتی ہے میرے گھر اسکے لئے دعائیں کرنا کہ اللہ اسے عقل دے افالتو میں بے چارے شوہر پر شک کرتی ہے۔

بے چارہ شوہر دیکھنا

ماشاء اللہ دن میں بہت بار دیکھتا ہوں اللہ حافظ یار لیٹ ہو رہا ہوں۔ باتیں تھیں کہ ختم ہی نہیں ہو رہی تھی

اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا بہت زیادہ

اوکے اللہ حافظ جان من۔ کہتا وہ فون بند کر گیا ورنی یہاں سے بھی کوئی نا کوئی بات نئی چھیڑ جانی تھی

بے اختیار اسے موبائیل سکرین چومی

اب وہ جانتی تھی کماز کم دو تین دن تو وہ اسکے سحر میں جکڑی رہے گی۔

اس سے ہوئی ساری باتیں ذہن میں گھومتی رہے گی۔ اور وہ خود سے ہی پاگلوں کی طرح مسکراتی رہے گی۔

یہ کیا ہے؟؟؟؟ اپنے ہاتھ میں موجود بند انوالپ کو دیکھتی وہ اس سے پوچھ رہی تھی جس نے ابھی اسے یہ تھمایا تھا

خود دیکھ لیں۔۔ حاشر نے کہا

اشال کا دل ایک لمحے کے لئے بہت زور کا دھڑکا۔۔۔

پھر انوالپ کھولا۔۔۔

اور اندر موجود چیز کو دیکھ کر وہ تقریباً خوشی سے پاگل ہونے والی تھی۔۔۔

یہ یہ ٹیکٹس ہیں؟؟؟؟؟ اس سے تصدیق کی جس نے جواباً سر اثبات میں ہلایا

اوہ مائے گڈ مطلب میں میں تین دن بعد پاکستان بھایا کے پاس جاؤں گی اللہ اللہ تھینکو سو

مچ۔۔۔ وہ خوشی سے کہتی بے اختیار اس اپنے سینے سے لگا چکی۔۔۔

یکدم حاشر مسکرایا۔۔۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ لڑکی خوشی اور غم دونوں میں پاگل سی ہو جاتی

ہے

اس کے سینے سے علیحدہ ہوا اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔

ایموشنس میں کنٹرول رکھو لڑکی۔ حاشر نے کہا

کیا کرو یہی تو نہیں رکھا جاتا۔ کلکس دوبارہ اس انوالپ میں ڈالیتی بولی۔

اب تین دن بعد فلاٹ ہے ہماری ساری پکینگ وغیرہ کر لے۔ اسے خود سے علیحدہ کیا۔

تھینکیو تھینکیو سو مچ اپ بہت بہت اچھے ہیں حد سے زیادہ شاید کوئی شوہر اتنا اچھا نہیں۔ وہ جذبات میں کہتی اب رو رہی تھی

میں بہت اچھا ہوں جانتا ہوں مگر میری بیوی بہت بری ہے زراہ زراہ سی بات پر روتی ہے۔ جھک کر اسکے گال چومتا وہ بولا

اپ نے بھائی کو بتایا۔؟؟؟؟

نہیں ابھی پاکستان کیسی کو بھی نہیں پتا رات کو بتائیں گے ابھی ہم باہر چالتے کچھ یادیں بناتے ہیں۔

اپ کو دکھ ہو رہا ہو گا نایوں تجھے سال بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے امریکہ کو چھوڑنا \_\_\_\_\_  
بہت بہت زیادہ میں نے اس سر زمین پر پایا بھی ہے اور کچھ کھویا بھی ہے مگر جو پایا ہے وہ  
انمول تحفہ ہے \_\_\_\_\_

اشال کی مسکراہٹ گہری ہوئی \_\_\_\_\_  
ہم سب کے لئے گفتگو بھی لے گے \_\_\_\_\_ دل بہلانا چاہ  
جی ضرور \_\_\_\_\_  
میں بس دو منٹ میں تیار ہو کر آئی \_\_\_\_\_  
اوکے یہ سنبھال کر رکھنا \_\_\_\_\_ ٹیکس کی طرف اشارہ کیا جو اس کے ہاتھ میں تھے  
اچھا \_\_\_\_\_ کہتی وہ کمرے میں چلی گئی  
حاشر مسکرایا \_\_\_\_\_

اشال خان دن بدن دل کے قریب تر ہوتی جا رہی تھی \_\_\_\_\_



جی الحمد للہ انٹی بالکل ٹھیک ہیں وہاں بھی سب \_\_\_\_\_ حاشیہ نے کہا

اللہ پاک سلامت رکھے سب کو خوش رہو بیٹا۔۔۔۔۔ وہ اسے دلا سے دیتی بول رہی تھی

امین وہ مسکرایا

اب نجانے وقت کب ان سے دوبارہ ملاوائیں۔۔۔

ذلقرنین کب تک اُتا ہے۔۔۔؟؟؟

## حاشیہ نے پوچھا

بس بیٹا اتا ہی ہوگا

اچھا! وہ کہتا نظریں ارگرد گھما رہا تھا

اس کی نظریں کیسی کی تلاش میں تھی مگر جس کی تلاش میں تھی وہ آج خود پر ضبط کئے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔

کچھ دیر مزید انتظار کرنے کے بعد ذلقرنین اگیا تھا۔

اس کے ساتھ ایک گھنٹا باتیں کرنے کے بعد وہ اب خدا حافظ کہ رہا تھا۔

کوشش کرنا یا ر تم بھی پاکستان آجاو یقین کرو امریکہ میں دولت ہے سب کچھ ہے مگر جو سکون پاکستان میں ہے وہ یہاں نہیں۔ حاشر نے کہا

تم اس لئے یہ سب کہ رہے ہو کیونکہ یہ تمہارا ملک ہے تمہیں اس کی مٹی سئی محبت ہے تم وہاں پیدا ہوئے ہو میں یہاں اس سرزمین میں پیدا ہوا ہو مجھے اس کی مٹی سے محبت ہے۔ ایک وقت تھا جب پاکستان سے محبت ہوئی تھی۔ اب پاکستان کے نام پر دل پھٹتا تھا۔

تم سہی کہ رہے ہو ہر بندے کو اس کا ملک بہت عزیز ہوتا ہے۔

جواباً ذلقرنین بس گردن جھکا کر مسکرا گیا۔

حاشر اگے بڑھا۔۔۔ اسکے گلے لگا۔۔۔

کبھی نہیں بھلائے جاسکتا تھے زندگی کی کتاب میں ایک خوبصورت باب ہے تو۔۔۔

میری زندگی کی ایک خوبصورت منزل ہے تو۔۔۔ ذلقرنین نے کہا

محبت اپنی جگہ پر جب بات دوستی کی اتی ہے تو ہمیشہ دوستی اگے ہوتی ہے۔۔۔ بشرطہ دوست  
مخلص ہو۔۔۔

ذلقرنین انعم اچھی ہے مخلص ساتھی اس کے ساتھ مخلص رہنا یا میری طرح بے وفا نہیں  
بن جانا ورنہ اس کا مرد سے بھروسہ اٹھ جائے گا۔۔۔ اج بھی کہی بہت دور سہی مگر دل  
میں انعم نعمان کا نام موجود تھا

"وہ بیوی ہے میری اس کے ساتھ اگر بے وفائی کروں گا تو گناہگار ٹھراؤں گا"۔۔۔

حاشر مسکرایا۔۔۔

ذلقرنین نے اس کے چہرے پر سچی مسکراہٹ کو دیکھا۔۔۔

کاش وہ بھی اسے کہہ سکتا کہ وہ بھی اس کی ادھوری محبت کا خیال رکھے اس کے ساتھ مخلص رہے۔ لیکن یہ خاموش محبت تھی جو سوائے خاموشی کے کچھ نہ تھی۔

ایک ذقین حیدر تھا جس کا دل پاکستان نے دل توڑا تھا اور امریکہ میں اس ٹوٹے دل کی ذرا سی مرہم ملی تھی۔

اور ایک حاشر خان تھا جس کا دل امریکہ نے توڑا تھا مگر مرہم اسے پاکستان سے ہی ملی تھی۔

دوسرے ممالک میں ہم پیسہ تو خوب کما سکتے ہیں عزت بھی کما سکتے ہیں مگر جو سکون اپنی سرزمین میں ہوتا ہے وہ کہی بھی نہیں۔ یہ بات حاشر اچھے سے جانتا تھا

دوست کا الوداع کرنا محبت کو الوداع کرنے سے زیادہ دردناک ہوتا ہے یہ بات آج ذقین اور حاشر اچھے سے محسوس کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی محبتیں بھی الوداع کی تھی مگر جو دکھ دوست کو الوداع کرنے کا ہو رہا تھا وہ زیادہ تھا۔

چھ سال اکٹھے رہنا اکٹھے کھانا کام کرنا اور اب جدا ہونا مشکل نہیں مشکل تر تھا۔

مگر ہر ملن تاقیامت تو نہیں ملن میں جدائیاں بھی آتی ہیں۔۔۔ اور یہ جدائیاں انسان کو اندر سے کھوکھلا کرتی ہیں

اشال کا انتظار مختصر ہو گیا۔۔۔ جیسے جیسے جہاز سرزمین پاکستان کی طرف بڑھ رہا تھا ویسے ہی اشال کا دل بھی بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

جہاز سے اترتے ہوئے۔۔۔ جو ہوا کا پہلا جھونکا تھا اس کا ہی نعم و بدل نہیں تھا۔۔۔

اپنی پاک سرزمین پاکستان کی مٹی کی خوشبو اسکی ہوا اسے سب کچھ اپنا لگ رہا تھا۔۔۔ اسے لگ رہا تھا جیسے وہ آج ایک بار پھر سے پیدا ہوئی ہو۔۔۔ شوق تھا بہت پاکستان سے باہر کیسی ملک میں گھومنے کا۔۔۔ مگر آج معلوم ہوا دوسرے ممالک لاکھ خوبصورت سہی پاکستان کی مٹی کا ہی مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔۔

اس کا ہاتھ حاشر نے تھاما ہوا تھا۔۔۔

مہرون رنگ کا گاون سر کو بھی ہمرنگ سٹالر سے اچھے سے کور کئے وہ آج نو ماہ بعد اپنے ملک کی سرزمین پر قدم رکھ چکی تھی۔۔۔



انکھ سے ایک انسو نکلا اور چہرے پر بہ گیا۔

وہ بہت بری کنڈیشن میں یہاں سے گئی تھی وہ بہت گہرا روگ لے کر گئی تھی مگر وہ بہت مضبوط ہو کر آئی تھی کیونکہ ساتھ ایک مخلص محرم کا تھا۔

وہ نامحرم کی محبت کا روگ لے کر گئی تھی مگر واپسی میں وہ اپنے محرم کی محبت میں رنگ کر آئی تھی۔

کہاں ہیں بھایا نظر کیوں نہیں رہے۔ اس کے ساتھ چلتے وہ ہر گزرتے بندے کو دیکھ رہی تھی۔

یہاں نہیں ہوگے وہ دوسری سائیڈ پر ہوگے۔ حاشر نے بتایا

اسکی بات پر دل دھڑکا۔

نو ماہ۔ یہ صرف دیکھنے میں کم عرصہ ہوگا مگر یہ عرصہ اشال کو صدیوں کے برابر لگ رہا تھا۔

انتظار مزید مختصر ہوا۔

اسے دور سے ہی زاریاں نظر آگیا تھا۔۔۔ دل چاہ یہی سے ہجوم کو چیر کا بھاگ کر جائے اور اسکے سینے سے لگ جائے۔۔۔ مگر خود کو بہت مشکل سے کنٹرول کرتی وہ حاشر کے ساتھ ساتھ رہی تھی۔۔۔

جلدی چلے نا۔۔۔ اس کی رفتار اہستہ دیکھ کر اشال نے بے صبری سے کہا

میں اپنی بیگم کے لئے یہاں بھی جہاز مانگواتا ہوں۔۔۔ حاشر نے کہا

جوابا اس نے زاریاں کو دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

اسکی حالت اشال سے بھی برتر تھی مگر مرد تھا اسلئے ضبط کیئے ہوئے تھا۔۔۔

اب فاصلہ محض کچھ قدمو کا تھا۔۔۔

اشال نے آنکھیں بند کی۔۔۔ پھر کھولی۔۔۔

وہ اب دوڑ کر اسکے سینے سے آکر لگی تھی۔۔۔ چند قدموں کا فاصلہ اسنے بھاگ کر طے کیا

تھا۔۔۔

زاریاں نے اس اپنے ساتھ لگایا۔۔۔ اس کے سر پر پیار کیا۔۔۔

وہ اسکی جان تھی اس کا جگر کا ٹکڑا \_\_\_\_\_

" ایشال خان زاریان خان کے جگر کا ٹکڑا تھی تھی \_\_\_\_\_ "

وہ پھوٹ پھوٹ کر اسکے سینے سے لگی رو رہی تھی \_\_\_\_\_ سب کچھ بھلائے کی وہ ابھی ایئر پورٹ پر ہی موجود ہے \_\_\_\_\_

بہن بھائیوں کی جدائی ماں باپ کی جدائی دوست یار کی جدائیں میاں بیوی کی جدائی اولاد اور والدین کی جدائیں سب جدائیاں انسان کو اندر سے مارتی ہیں \_\_\_\_\_ وہ اب دیوانے وار زاریان کے ہاتھ چوم رہی تھی \_\_\_\_\_

وہ صرف اسکا بھائی نہیں تھا وہ اسکا ماں باپ بہن بھائی دوست سب کچھ تھا \_\_\_\_\_

بس گڑیا \_\_\_\_\_ اسے مسلسل روتا پا کر زاریان نے کہا

بھایا بھانا میری آنکھیں آج راحت حاصل کر رہی ہیں \_\_\_\_\_ کہتی ایک بار پھر سے وہ اسکے سینے سے لگی \_\_\_\_\_

میری چندہ باقی سب سے بھی ملنا ہے نا \_\_\_\_\_ اسکی یشابی پر پیار کرتے وہ اہستہ سے بولا \_\_\_\_\_

باقی سب؟؟؟ باقی سب یعنی حاشر کی فیملی \_\_\_ و بھول گئی تھی \_\_\_ و سب کچھ بھول گئی \_\_\_ وہ  
امنہ سدرہ یہاں تک کے حاشر کو بھی بھول گئی تھی \_\_\_

وہ زاریان سے علیحدہ ہوئی \_\_\_

پھر حاشر کے والد کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی \_\_\_  
انہوں نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا \_\_\_

پھر وہ امنہ سے ملی \_\_\_  
مبارک ہو گڑیا \_\_\_ امنہ نے اہستا سے کہا

اصل والی مبارک تو تمہیں ہو \_\_\_ اسے علحدہ ہوتی وہ بوکی  
جوابا امبی بس مسکرا گئی \_\_\_

پھر وہ سدرہ سے ملی \_\_\_ نجانے کیوں جن وہ سدرہ سے ملتی تو یوں مغاوس ہوتا جیسے کوئی  
بہت اہنا خلویا ہوا مل رہا ہو \_\_\_

تھوڑا سا بس اور روتی تو آج میرا جلاذ خان بھی رو دیتا \_\_\_ سدرہ نے اس سے کہا

تمہارے جلاد خان کو اج رانا تھا میں نے کیکن ر سوچا سب کے سامنے اچھا نہیں لگے  
گا۔۔۔ اشال نے کہا

اسکی بات پر سدرہ مسکرائی۔۔۔ زاریان خان اج تک نہیں رویا تھا۔۔۔ یہ دنیا والے کہتے تھے مگر  
سدرہ جانتی تھ وہ رویا تھا۔۔۔ وہ جب رویا تھا تو وہ اسکے پاس تھی۔۔۔

وہ سب سے مل کر چکی تھی۔۔۔  
ایک بار پھر سے نو ماہ پہلی عادت سے مجبور وہ زاریان کا ہاتھ پکڑ چکی تھی۔۔۔

یہ عافت تھی جب بھی کہی باہر ہوتی تو وہ اسکا ہاتھ تھامی رکھتی۔۔۔

اب مسئلہ یا امتحان نہ تھس کہ وہ جائے کہاں۔۔۔ سرال یا پھر ابے گھر۔۔۔؟؟

بھائی میں نے آپکے ساتھ جانا ہے۔۔۔ اہستہ سے کہا

زاریان نے اسے دیکھا۔۔۔ جو اج بھی اسے یہی لگتی تھی جیسے کوئی پانچ سال کی بچی ہو۔۔۔

جہاں حاشر کہے وہی جانا۔۔۔ زاریان نے کہا

اونہوں میری مرضی۔۔۔ ناک چڑھا خف کہا



زاریان نے اسے دیکھا اور انکھوں سے اشارہ کیا کہ بری بات \_\_\_ جو اب وہ بس گردن جھکا گئی

ہمارا بہو کا گھر جانے کا ارادی نہیں کہا \_\_\_؟؟؟؟ اسفندیار خان نے اشال سے پوچھا

اشال نے حاشر کی جانب دیکھا \_\_\_ جس نے کندھے اچکائے جیسے کہ رہا ہوں تمہاری مرضی \_\_\_

پھر زاریان کی طرف دیکھا \_\_\_ جو حاشر کی جانپ دیکھ کر مسکرا رہا تھا \_\_\_

وہ بہت بری سٹویشن میں پھنس چکی تھی \_\_\_

زاریان خان تم بھی چلے ہماری بہو کے ساتھ \_\_\_ اشال کا مسلسل زاریان کو دیکھنا انہیں سمجھ سگیا تھا کہ اشال کا دل نہیں کر رہا تھا مگر مجبوری ان کی نگہ تھی کہ سارا خاندان گھر میں ان کا انتظار کر رہا تھا \_\_\_

زاریان نے اپنے سر کی جانب دیکھا \_\_\_ وہ شادی کے بعد آج تک واپس اس گھر میں نہیں جاتا گنا تھا \_\_\_ امنہ کو وہ خود باہر گیٹ تک چھوڑتا تھا مگر اندر نہیں جاتا

چلے زاریان خان تم ہماری اولاد کی طرح ہے \_\_\_

زاریان نے بیرت سے انہیں دیکھا۔

ناجنے اس وقت کیوں نہیں جاگی نہ ممتا انکی۔۔۔ دل میں سوچا اور امنہ کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ گردن جھکائیں کھڑی تھی۔۔۔

بھائی اجائے پلیر۔۔۔ اسکے ہاتھ میں دباؤ ڈاکری اشال نے کہا

امنہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

زاریان نے اشارے سے ہی امنہ سے پوچھا کہ وہ جانا چاہتی ہے جو ابابنہ نے گردن جگلس کی جیسے کہ ہو جو ابکی مرضی۔۔۔

اوکے میں چلتا ہوں اپنے ساتھ اگر میری بیوی جائے گی تو تب۔۔۔ زاریان نے کہا

وہ تمہارا بیوی کا گھر ہے بیٹی ہے وہ اس گھر کا۔۔۔ اسفندیار خان نے کہا

میری ایک بیوی اور بھی ہے وہ جانا چاہیے گی تو تب ہی میں جاؤں گا ادھر وائس اپ امنہ کو ساتھ لے کر جاسکتے ہیں۔۔۔ وہ کہہ رہا تھیں اور وہاں موجود سب نے سدرہ کی جانب دیکھا۔۔۔ یہاں تک کہ امنہ نے بھی

اج پہلی پہلی بار امنہ کو سدرہ سے تھوڑی سی جیلیسی محسوس ہوئی۔

جب بھری محفل میں اس کا شوہر اہنی دوری بیوی کو ترجیح دے گا تو جیلیسی تو ہوگی نا۔

موئی عورت برداشت نہیں کر سکتی یہ بات۔

سدرہ تم چلو گئی۔؟؟؟؟؟ زاریان نے سدرہ سے پوچھا

جی جی چلو گئی۔ سب کی اپنی طرف اٹھتی نگائیں اسے کنفوز کر رہی تھی

امنہ کی جیلیسی کی دیوار میں جو ایک اینٹ کھڑی ہوئی تھی وہ نک دم ادھی ٹوٹ گئی تھی۔

وہ لوگ اب حاشر کے گھر آگے تھے۔ آگے کا منظر یوں تھا جیسے آج ہی حاشر کی برات ہو۔

طرح طرح کے مہمان تھے۔ اشال سب سے ملی۔ زاریان نے کہیں تھا کی سب سے اچھے طریقے سے ملنا ہے چاہیے اچھے لگے یس نا۔

ایک تو سفر کی تھکاوٹ اور اوپر سے اتنے مہمان\_\_\_ یا اللہ ایسے لوگو کو ہدایت دے\_\_\_ دل  
میں سوچا

سب سے مل ملا کر رات کا کھانا کھا کر ادھے مہمان چلے گے تھے مگر ادھے یہی تھے اور  
ان کا ارادہ رہنے کا بھی تھا\_\_\_

اب زاریاں لوگوں کی بھی واپسی تھی\_\_\_

مت جاو نا یار رہے جاو\_\_\_ اشال نے سدرہ سے کہا جو اپنے اوپر چادر اوڑھ رہی تھی\_\_\_

نہیں اشال پھر کبھی ایے گے\_\_\_

دفاع ہو جاؤں بات مت کرنا\_\_\_

یار بات کو سمجھو اشال پلیز\_\_\_

اچھا بھائی کو ادھر چھوڑ جاو\_\_\_

اللہ میں صدقے تم پکا پکا رکھ لو اپنے بھائی کو یقین کرو زراہ دیر نہیں لگاؤ گی کہ تم ایسے کہ رہی ہو جیسے تمہارا بھائی میری اجازت کے بنا سانس نہیں لیتا \_\_\_\_\_ اسکی بات پر سدرہ حیران ہوئی تھی جیسے اسکا بھائی تو بڑا فرمانبردار تھا نا اپنی بیوی کا

مجھے تو یہی لگتا ہے کہ بھائی تمہاری اجازت کے بنا کچھ نہیں کرتے \_\_\_\_\_

ہاں بہت فرمانبردار ہے تمہارا بھائی دیکھنا \_\_\_\_\_ صبح جب زاریان امنہ کو پک کرنے کے لیے ایے گا تو اسی کے ساتھ اجانا \_\_\_\_\_

امنہ یہی ہے \_\_\_\_\_؟؟؟؟

ہاں حاشر بھائی نے اسے یہی روک لیا ہے \_\_\_\_\_

چلو شکر کوئی تو ہے \_\_\_\_\_

ہاں ادھر ہی ہے وہ مجھے اب جانے دو ورنہ تمہارے معصوم بھائی نے مجھے کچا چبا جانا ہے \_\_\_\_\_ وہ تقریباً دس بار اسے کالز کرچکا تھا کہ اجائے وہ باہر گاڑی میں انتظار کر رہا ہے \_\_\_\_\_



تم جو بھی کہو سدرہ بھائی تمہارے ہی ہیں۔۔۔ اسکے گلے ملتی اشال نے کہا

کاش ہوتا۔۔۔ سدرہ نے سوچا اور اسے خدا حافظ کہہ کر باہر نکل آئی

شکر ہے ورنہ مجھے لگا کہ آج میں یہی تمہارا انتظار کرتے کرتے رات گزاروں گا۔۔۔ اسکی

گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ہی وہ گاڑی سے سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔

زاریان۔۔۔ سدرہ نے پکارا

جی فرماؤ۔۔۔

تم واقعی میری عزت کرتے ہو۔۔۔؟؟؟؟

نہیں۔۔۔ گاڑی چلاتے زاریان نے کہا

تم جو بھی کہو زاریان مجھے آج پتا چل گیا ہے کہ تم پورے نہیں مگر تھوڑے سے بس

تھوڑے سے میرے ہو۔۔۔

اسکی بات پر وہ مسکرایا۔۔۔

مکھن مت لگاؤ گھر جا کر چائے پھر بھی تمہیں بنانی پڑے گی۔۔۔

دفاع ہو جاو جنگلی ادی \_\_\_\_\_ زور سے اسکے کندھے پر تھپڑ رسید کرتی وہ بولی

جانتی ہو سدرہ تم امنہ اشال اور اب انے والی گڑیا تم چاروں کی خوشی مجھے خود سے زیادہ عزیز ہے صرف خوشی اتنی عزیز ہے سوچو پھر تم لوگ کتنی عزیز ہوگی \_\_\_\_\_

اسکی بات پر وہ مسکرایا \_\_\_\_\_

تمہیں اتنا یقین کیوں کہ تمہاری بیٹی ہی ہوگی \_\_\_\_\_؟؟؟؟۔

کیونکہ میں ہر نماز کے ساتھ اللہ سے رحمت کی طلب کرتا ہوں \_\_\_\_\_

مسکراہٹ گہری ہوئی \_\_\_\_\_

اللہ تمہیں چاند سی بیٹی دے زاریان امین \_\_\_\_\_ دل سے دعا دی

ثم امین \_\_\_\_\_ اس کا سر اپنے کندھے پر رکھا \_\_\_\_\_

تم تھوڑی تھوڑے میرے ہو زاریان بے شک تم نا مانوں یہ بات \_\_\_\_\_ اسکی کندھے پر سر رکھتی ہوئے کہا

زاریان بس مسکرایا \_\_\_\_\_

وہ نہیں جانتا تھا ہ وہ اسکا ہوا ہے یہ نہیں بس وہ عزیز تھی اسکی خوشی خواہش سب عزیز تھا

چلو اب لاڈ پیار ختم اب میری پیاری سی بیگم اپنے پیارے سے ہاتھوں سے زبردست قسم کی چائے بنا لائے شہباز \_\_\_\_\_ گاڑی گراچ میں کھڑی کرتے وہ بولا

اج اگر چائے پیے بغیر سو جاو تو کتنا اچھا ہوگا \_\_\_\_\_

استغفر اللہ استغفر اللہ \_\_\_\_\_ کانوں کو ہاتھ لگایا جیسے اس نے کوئی بہت بری بات بول دی ہو

ڈرامہ ہو پورا تم \_\_\_\_\_ کہتی اسے اپنا موبائیل پکڑا کر خود کچن میں چلی گی تھی

جب اس نے بغیر چائے پیے سونا نہیں تھا تو پھر کیا فائدہ بحث کرنے کا \_\_\_\_\_

حاشر ایک بات بولو \_\_\_\_\_ اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھتی وہ بولی

ہاں جی بولو \_\_\_\_\_ وہ اپنی جیب سے موبائیل نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا بولا

اپ کے ہاں آج اتنے مہمان کیوں ایے آئی مین کے مطلب سب ہی آگے اپ سے ملنے۔۔۔ وہ واقعی حیران تھی آج اتنے مہمانوں کو دیکھ کر اسے تو یہی محسوس ہو رہا تھا جیسے حاشر کا ولیمہ ہو آج

وجہ دراصل یہ ہے کہ میں اپنے خاندان کا اکلوتا بیٹا ہوں نا اس لئے سب تایا چچا پھوپھو مجھ سے ملنے آئی۔۔۔

کیا آپ کا اور کوئی کزن نہیں ہے؟؟؟

ہیں لیکن سب لڑکیاں ہیں دو پھوپھو ہیں جن میں سے ایک کی تو اولاد ہی نہیں اور دوسری پھوپھو کی صرف ایک بیٹی ہے جو آپ سے کافی اٹیچ ہوئی ہے اور پھر تایا ابو ہیں ان کی بھی دو بیٹیاں چاچو کی بھی ایک بیٹی اور پھر خالہ ہیں جن کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹی ہے وہ بھی چھوٹا سا اور ماموں تو کوئی ہے ہی نہیں۔۔۔ وہ اسے تفصیل سے بتا رہا تھا

اچھا تو آپ اکلوتا ہیں۔۔۔

تقریباً۔۔۔

سب آپ سے بہت پیار کرتے ہیں نا۔۔۔ اشال نے پوچھا

کیونکہ جب وہ سب سے مل رہا تھا تو اشال کو محسوس ہوا جیسے سب ہی اپنی سگی اولاد سے مل رہے ہو۔ اتنے پیار سے سب اسے بیٹا بیٹا حاشر کہہ رہے تھے

الحمد للہ سب ہی پیار کرتے ہیں سوائے بیوی کو چھوڑ کر۔

اسکی بات پر اشال مسکرائی۔ اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔

مجھے تو ایسی ہی لگتی ہے۔ اسے بازوؤں سے پکڑ کر اپنے قریب کیا

لازمی نہیں ہے ہر پیار کا اظہار ہی کیا جائے بندہ محسوس بھی کر سکتا ہے۔

اگر بندی محسوس ہی نہ کروائے تو بے چارہ معصوم سادہ سا بندہ کیسے محسوس کرے گا۔

معصوم بے چارہ سادہ۔ مت معصوموں کی کی توہین کرے۔

کیوں کونسی بد معاشی کی ہے میں نے اپ کے ساتھ۔؟؟؟؟

بد معاشیاں نہیں کی لیکن اپ معصوم زراہ سے بھی نہیں ہیں۔

حاشر مسکرایا۔



سو جائے تھک گئی ہوگی \_\_\_\_\_

بہت زیادہ مگر پھر بھی سکون ہے بہت زیادہ \_\_\_\_\_

بلکل اپنے گھر ملک کی بات ہی کچھ اور ہے \_\_\_\_\_ اپنا تکہ سیٹ کرتا وہ بولا

اشال نے ایک نظر کمرے کی چار دیواری کو دیکھا \_\_\_\_\_

سال پہلے یہ کمرہ قید خانہ لگ رہا تھا اور اج \_\_\_\_\_؟؟؟ اج سکون محسوس ہو رہا تھا \_\_\_\_\_ کمرہ وہی تھا بس وقت حالات بدل گئے تھے \_\_\_\_\_

اپنے وعدے کے عین مطابق زاریان اج امنہ کو مری گھومانے لے کر جا رہا تھا \_\_\_\_\_

ماڑا تم بھی چلے نا ہمارے ساتھ ہم وہاں کس سے باتیں کرے گا \_\_\_\_\_ اپنے حجاب کو پن اپ کرتی امنہ نے سدرہ سے کہا

یہ پورا کا پورا بندہ ہو گا تمہارے ساتھ اس سے کرنا باتیں \_\_\_\_\_ سدرہ نے زاریان کی طرف اشارہ کیا جو صوفے پر بیٹھا موبائیل پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا

ماڑا جو بات ہم تمہارے ساتھ کرتا ہے وہ

اور سے تو نہیں نا کر سکتا۔۔۔ بیڈ پر سے پرس اٹھاتی وہ بولی

بس اج تم اسے میرا ہی سمجھ کر باتیں کر لینا۔۔۔

مطلب تم نہیں جائے گا،؟؟؟؟

پھر کبھی ان شاء اللہ۔۔۔ مسکرا کر کہا

اوائے اٹھو اب۔۔۔ سدرہ نے زاریاں سے کہا جو مسلسل موبائیل پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا

ہوں تیار ہو۔۔۔؟؟؟؟ امنہ سے پوچھا

جی۔۔۔ امنہ نے کہا

وہ اب صوفے سے اٹھا۔۔۔

کمرے سے باہر نکلا۔۔۔ اسکے پیچھے پیچھے ہی امنہ اور سدرہ بھی آئی تھی۔۔۔

سدرہ کا دل کبھی ڈوب رہا تھا۔۔۔

گاڑی کے قریب اکروہ روکا۔۔۔

پیچھے موڑا جہاں امنہ سدرہ سے مل رہی تھی

ماڑا اگر ہم کو پتا ہوتا کہ تم نہیں جائے گا ہمارے ساتھ تو ہم خان سے کہتا ہی نہیں۔۔۔ امنہ نے کہا

نہیں تمہارے لئے اچھا ہے تھوڑا مائیڈ فریش ہو جاتا ہے میں ضرور چلتی مگر آج بہت ضروری سرجری ہے پیشنٹ کی۔۔۔ آخری بات جھوٹی تھی یہ بات زاریان اچھے سے جانتا تھا

اچھا اب بس کرو ایسا لگ رہا رخصت کروا کر لے جا رہا ہوں۔۔۔ زاریان نے کہا

کیونکہ سدرہ کا بدلتا رنگ دیکھ کر اسے دل میں کہی بہت دور درد سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اچھا جاو اب اللہ حافظ۔۔۔ سدرہ نے کہا اور اس سے گلے مل کر پیچھے ہوئی

امنہ نے اسے دیکھا۔۔۔ پھر ایک بار دوبارہ اسکے گلے لگی۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔ امنہ نے کہا

سدرہ مسکرائی۔۔۔

پرسو جو جیلسی کی اینٹ ادھی ٹوٹی تھی اج اسے مسکراتا دیکھ کر وہ مکمل ٹوٹ چکی تھی۔

چلو میڈم۔۔۔ زاریان نے امنہ سے کہا

جارہا ہے ہوا کا گھوڑا پر سوار ہو جاتا۔۔۔ آمنہ اہستہ سے بڑبڑاتی دوسری طرف سے گاڑی کا دروازہ کھولتی گاڑی میں جا بیٹھی۔

اب سدرہ نے زاریان کو دیکھا۔

اللہ حافظ اپنا خیال۔ رکھنا۔۔۔ اسے اپنے سینے سے لگاتا وہ بولا

تم بھی امنہ اور اپنا خیال رکھنا۔

زاریان نے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔

نیکسٹ ٹائم تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گا۔

ابھی تو جاو پہلے۔۔۔ مسکرا کر کہا

اللہ حافظ۔۔۔ ایک بار پھر سے اسے پیار کیا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔

خان بابا مجھے بھی اپ نے ہسپتال چھوڑنا ہے۔۔۔ گاڑی گیٹ سے باہر نکل چکی تھی جب پیچھے سے سدرہ نے انہیں کہا تھا

اچھا بیٹی۔۔۔

وہ مسکرائی۔۔۔

ساری دنیا میں صرف وہ تھے جو ہمیشہ اچھا بیٹی جی بیٹی کہتے تھے۔۔۔ وہ اندر کمرے میں گئی تیار ہو کر خان بابا کے ساتھ وہ بھی ہسپتال آگئی تھی۔۔۔

خان ایک بات کہے ہم۔۔۔؟؟؟؟ اس کے ساتھ ساتھ چلتی امنہ نے کہا جی کہے۔۔۔

اپ ہماری داجی سے بہت زیادہ خفا ہے؟؟؟؟؟

زاریان نے اسے دیکھا۔۔۔ ابھی کہا سے وہ یاد آگے تھے اسے



میں کون ہوتا ہوں ان سے خفا ہونے والا\_\_\_ کندھے اچکا کر کہا

تو پھر اپ ان کے گھر جاتا کیوں نہیں\_\_\_؟؟؟؟

گیا تو تھا کل\_\_\_

سال میں پہلی مرتبہ وہ بھی سدرہ باجی کے کہنے پر اگر وہ منع کرتی تو اب بھی نا جاتا\_\_\_  
میں واقعی نا جاتا اگر سدرہ منع کرتی کیونکہ جس طرح تمہاری ہر خواہش کا میں احترام کرتا  
ہوں ویسے ہی اسکی بھی کرتا ہوں ہم سب وہاں چلے جاتے اور میری بیوی اکیلے واپس گھر  
جاتی مجھے یہ گوارا نہیں تھا\_\_\_

بے اختیار امنہ نے محسوس کیا کہ ایک جلسی کی اینٹ نے پھر سے سر اٹھایا ہو\_\_\_

اچھا اب اپ جائے گا نا دا جی کے گھر\_\_\_؟؟؟

پتا نہیں\_\_\_

خان وہ ہمارے والد ہے ہمیں وہ بہت عزیز ہے جب ہم اپ دونوں میں خفگی دیکھتا ہے تو ہمارا دل بند ہو جاتا ہے اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا نا سال ہو گیا ہے اس بات کو ختم کر دے

امنہ میرے دل میں ان کے لئے کوئی بات کوئی خفگی نہیں ہے اگر ان کا بیٹا میری بہن کو خوش رکھے گا تو مجھے ان سے کوئی ناراضگی نہیں

لالہ اور اشال خوش ہے امنہ نے کہا

میں جانتا ہوں

تو پھر اپ داجی ناراض تو نہیں نا

یار میں کیوں ہو گا ان سے ناراض تم بس ختم کرو اس موضوع کو وہ اب تنگ ہو گیا تھا

اچھا اچھا اب نہیں بولتا کچھ بھی

بولو جو بھی بولنا ہے مگر اس موضوع پر نہیں

اچھا نہیں بولتا یہ بتائیں اپ کبھی یہاں پہلے کبھی آیا ہے؟؟؟؟

دس ہزار بار ایا ہوں ایون مال روڈ اب حفظ ہو چکی ہے۔

ہم تو پہلی بار ایا ہے۔

ریلی تم پہلی بار ائی ہو۔؟؟؟

جی۔

اوہ پہلی لڑکی دیکھی جس نے آج تک مال روڈ نہیں دیکھا حیرت ہے۔ وہ واقعی حیران  
ہوا

ہمیں کوئی لاتا ہی نہیں تھا۔

چلو کوئی بات نہیں جب تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی تو ساری جگہ گھماؤں گا تمہیں۔

ٹھیک ہے اب اللہ کرے ہم جلدی جلدی ٹھیک ہو جائے۔ پھر سب سے پہلے کشمیر جائے  
گا۔ اسکی سوئی ابھی بھی کشمیر میں ہی اٹکی ہوئی تھی

زاریان اسکی بات پر مسکرایا۔

اسکے ہاتھ میں گرفت مضبوط کی۔ جو امنہ نے بخوبی محسوس کی تھی

وہ کچھ دیر وہاں چلتے رہے پھر زریان نے اسے شاپنگ کروائیں کھانا کھایا ڈھیر ساری باتیں کی اب تو موسم بارش کی وجہ سے مزید خوشگوار ہو گیا تھا۔

مہک گڑیا مجھے ثمرین کی فائل دینا۔۔۔ ریسپشن میں کھڑی لڑکی سے اسنے کہا وہ لڑکی کافی چھوٹی عمر کی تھی اس لئے سدرہ اکثر اسے گڑیا کہہ دیتی  
اپنی وہ ڈسپارچ ہوگی تھی نا۔۔۔

ہاں ہوگی تھی مگر اسک کچھ ایشو چل رہا ہے تم دیکھاؤ مجھے۔۔۔  
اچھا ایک منٹ۔۔۔ وہ فائلز کہ طرف بڑھئی جہاں اس ہفتے کی ساری فائلز سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں۔۔۔

یہ لے۔۔۔ مہک نے فائل نکال کر اسے دی

تھینکو۔۔۔ کہتی وہ فائل لے کر آگے بڑھی

اپنی اپی یہاں سائن کر دے۔۔۔ مہک نے پیچھے سے کہا

وہ واپس سے پیچھے آئی۔

یہ کیا ہے؟؟؟؟؟ پین اسکے ہاتھ سے لیتی وہ بولی

کل والی اپکی اٹینڈس جو اپ بھول گئی تھی شکر سر اسد نے چیک نہیں کی۔

افن مجھے بھولنے والی مرض لگ۔ وہ مزید کچھ کہتی کہ ایسبولنس کی آواز آئی

دروازے کے پار دیکھا۔ جہاں سے خون میں لت پت دو وجود کو لگ الگ ایسبولنس سے

اتارا جا رہا تھا۔

ایک اور روڈ ایکسیڈنٹ۔ منہ میں بڑبڑاتی وہ اپنے نام والا خانہ ڈھونڈ رہی تھی جہاں اٹین

ڈنس لگنی تھی۔

ہسپتال میں افراہ تفرہ سی پھیل گئی تھی۔

اب پولیس کے سائن کی آواز اس شور و غل میں ایک عجیب سا موحول بن چکا تھا۔

ہجوم کا شور ہسپتال والوں کی افراہ تفری دیوار پر لگی ایل سڈی میں چلتی خبریں پولیس

والوں کی باتیں۔ سب ایک خوفناک سا منظر تھا۔



اب تو عادت ہوگی تھی اس سارے منظر کی دن میں کوئی دس بار تو دیکھتی تھی انکھیں کان  
عادی ہو چکے تھے

زخمی افراد کو اب سٹیجر پر ایمر جنسی میں شفٹ کیا جا رہا تھا۔۔۔

اونہوں بندہ جیے یا مرے یہ منہ اٹھا کر پہلے اجاتے ہیں۔۔۔ وہ ایک پولیس افسر کو دیکھتی  
بولی

پاکستان کے کامیاب ترین بزنس میں جن کا شمار پاکستان کے دوسرے کامیاب بزنس من میں  
ہوتا ہے زاریان خان ان کا کار ایکسڈیٹ ہ۔۔۔ وہ انیکسز گلا بھاڑ بھاڑ کر اور بھی بہت کچھ  
طول رہی تھی بہت کچھ

مگر سدرہ کو محض اتنا سنائی دے رہا تھا زاریان خان

ہر طرف سے وہی آوازیں ارہی تھی۔۔۔

ہاتھ میں پکڑے پین میں کاپکپاہٹ ہوئی۔۔۔

سیاہ نیل پیٹ کی سیاہی اسے اب اپنی انکھوں میں پھیلتی محسوس ہوئی۔۔۔

وہ سائن کو بھول گئی وہ ہر چیز کو بھول گئی۔ وہ بھول گئی تھی کہ وہ راستے میں موجود دو پولیس افسر کو دھکے دے کر ہجوم کو چر کر اب ہسپتال کی راہداری میں بھاگ رہی تھی۔ سر سے دوپٹہ سرک کر گلے میں جھول رہا تھا۔ پانچ منٹ پہلے بازوؤں میں اٹھایا لیب کوٹ نجانے کب کہاں گر گیا تھا۔

حواس کھو بیٹھی تھی وہ اب اپنے۔

وہ بھول گئی تھی کہ وہ ڈاکٹر ہے۔

بس یاد تھ تو اتنا کہ اب دل دھڑکنا بند ہو رہا ہے۔

انکھوں میں سیاہی پھیلتی جا رہی تھی۔

وجود میں لرزش آگئی تھی۔

سانس اٹک رہا تھا۔

امنہ خان اب بھول گئی تھی

بس ہر طرف کچھ سنائی دے رہا تھا تو وہ زاریان خان تھا۔

سٹیچر پر رکھے خون سے لت وجودِ آخری سانسیں لے رہے تھے۔

وہ ایک واڈ بوائے کو تقریباً دھکا دیتی اسے پیچھے کر کے سٹریچر کے قریب آئی۔

انکھیں زور سے بھینجی۔

میم سرجری کرنی پڑے گی۔ ایک ڈاکٹر نے کہا

سدرہ نے اس ڈاکٹر کو دیکھا۔

زاریان کے کان کے قریب جھکی۔

اللہ کے حکم سے تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی۔ ایک عزم سے کہا اور اس سے پیچھے ہوئی۔

اپ انہیں لے کر جائے۔

کہتی وہ اب امنہ کی طرف موڑی

عائشہ۔۔ اسکا کیس ہے یہ لیکن وہ تو آج ہی ایک ہفتے کی چھٹی پر ملتان اپنے گھر گئی تھی۔۔

یہ عائشہ کا کیس تھا۔۔ ایک ڈاکٹر نے کہا

عائشہ کا کیس ہے بھاڑ میں گیا کیس اگر عائشہ مر جائے تو کیا یہ بھی مر جائے۔۔ وہ چلائی

تھی وہ بھول گئی تھی کہ وہ غصے اور جذبات میں کیا بول رہی ہے

سدرہ سدرہ ریلکس یار ہم دیکھ رہے ہیں تم پریشان نا ہو۔۔ خدیجہ نے کہا

وہ مزید کچھ کہتی کہ امنہ کو اپریشن تھیڑ لے گے تھے۔۔

تم مت جاو سدرہ۔۔ اسے زاریاں کی طرف جاتا دیکھ کر خدیجہ نے منع کیا۔۔

اگر آج اپنے محرم کا علاج نہیں کر سکی تو لعنت پڑے میری ساری پڑھائی کو۔۔ وہ کہتی

چلی گئی۔۔

لیب کوٹ پہینا۔۔ گلوں پہینے۔۔ ماسک پہینا۔۔ انکھیں ایک بار زور سے بھینجی۔۔

درد شریف پڑھا۔۔

اے میرے رب میری مدد کرنا۔۔

وہ سرجری کرتی تھی دن میں تقریباً دو تین چار بے شمار مگر یہ پہلی سرجری تھی جس میں وہ سب کچھ بھول گئی تھی۔

سدرہ اپ جائے ڈاکٹر اسد نے کہا

نوسر

اپ کر لے گی۔؟؟؟ انہوں نے تصدیق کی

جی۔ وہ محض اتنا ہی بولی۔

اسکی دائیں بازوؤں کندھا سمیت اور دماغ کی دائیں سائیڈ میں کانچ چھبا ہوا تھا۔

چونکہ وہ گاڑی کا دروازہ کا شیشہ ٹوٹ کر اسکا کانچ اسے بہت بری طرح سے چھبا تھا۔

وہ جیسے جیسے اسکے جسم سے کانچ کے ٹکڑے نکال رہی تھی ویسے ویسے ہی یوں محسوس ہو رہا

تھا جیسے جسم سے روح نکل رہی ہو۔

اسکا درد اسے اپنے سارے وجود میں محسوس ہو رہا تھا۔

وہ جیسے ہی ایک کانچ کا ٹکڑا جسم سے نکالتی ساتھ ہی اسے پیار دیتی۔



اسکا یہ عمل وہاں موجود سنیر جو نیر تمام ڈاکٹر کو شکڈ کر رہا تھا۔

مسلسل دو گھنٹے اسکی سرجری کرتے رہنے کے

بعد اب اسے انی سی یو میں شفٹ کردئے تھا۔

سائنس لینا اج محال تھا۔

انکھیں پچھلے دو گھنٹوں سے ایک سکینڈ کے لئے بھی خشک نہیں ہوئی تھی۔

وہ دروازہ دیکھلتی اندر انی تھی۔

سدرہ کو نجیر اٹولیشن خدیجہ نے اسے کہا اور ایک ننھا سا وجود اسکی باہوں میں دیا۔

ایک نظر خدیجہ کو دیکھا۔

اور اگلی ہی نظر اسنے اپنے باہوں میں موجود اس ننھے سے وجود کو دیکھا۔

رحمت۔ زیر لب کہتی وہ جھک کر اسکی پیشانی پر پیار کر رہی تھی

زاریان خان کو اللہ نے رحمت سے نوازا تھا۔ جب دعائیں کامل ایمان سے کہ جائے تو کن فیکون میں دیر نہیں لگتی

ایک انسوٹوٹ کر گال میں بہ گیا۔

وہ اب چلتی چلتی امنہ کی جانب آئی۔

وہ اسکے قریب آئی ہی تھی کہ باہوں میں موجود ننھے وجود نے رونا شروع کر دیا تھا۔

سدرہ نے اسکے گال پر لب رکھے۔ نرمی سے چوما۔

وہ زاریان خان کی بیٹی تھی۔ اسکی مانگی گی رحمت۔ وہ زاریاب خان جتنی عزیز تھی۔

پاس کھڑی نرس کو بچی پکڑائی۔

وجود ایک بار کانپا تھا۔

ایٹم سوری سدرہ ہم نے بہت کوشش کی کہ ماں کہ جان بچائی جائے مگر شاید اس بچی کی سانیں تھی اور ماں کی نہیں۔ پاس کھڑی خدیجہ نے سدري کے کندھے پر پاتھ رکھا

جیسے ایک جھٹکے سے سدري نے جھٹکا تھا۔

امنہ کے چہرے کے اوپر سے سفید چادر اٹھائی۔

وہ آنکھیں موندے ہوئی تھی۔

ا ام منہ۔ منی میں منائی۔

گال تھپکائے۔

مگر جواب خاموشی تھی گہری خاموشی۔

امنہ ان کہیں کھول یا۔

انسو کیس لڑکی کی طرح گال میں بہ رہے تھے۔

یہ کیا ہو گیا تھا اللہ؟؟؟ یہ کیا ہو رہا ہے اللہ۔؟؟؟ وہ روتی چلی گئی۔ خفیجہ نے اگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔

امنہ امنہ اٹھو میں زاریاں کو کیا کہو گی۔ اسکے بیڈ کو تھماتی وہ بولی

خدیجہ کو محسوس ہوا جیسے سدرہ بھی اہناپ کھو رہی ہے اسے بشمکل بازوں سے پکڑ کر باپ لے کر آئی۔

اج دوپٹہ سر پر نہیں تھا \_\_\_ اج دوپٹہ گلے میں پڑا تھا \_\_\_ اج سدہ امین خود سے ہاری تھی \_\_\_

باہر پہلے سے ہی فاطمہ اشال حاشر اسفندیار خان موجود تھے \_\_\_ انہیں کس نے اطلاع دی تھی کچھ خبر نا تھی \_\_\_

وہ بغیر کچھ کہے بس فاطمی کے گلے لگ گئی تھی \_\_\_

اور پھر روتی چلی گئی اتنا روئے کی انسو بھی خشک ہونے لگے \_\_\_

انہیں بتادیا تھا امنہ کی وفات کا \_\_\_

سب ایک عجیب سی کیفیت میں تھے کچھ سمجھ نہیں رہا تھا \_\_\_ اتنا اچانکہ ہوا تھا \_\_\_

امنی خان چلی گئی تھی \_\_\_

وہ مختصر سی حیات لے کر آئی تھی \_\_\_ اس ختچر سی حیات میں وہ بہت ست دلوں میں اپنا نام چھوڑ گئی تھی \_\_\_

اشال کو سمجھ نا ایا کہ وہ کس غم بنائے بھابھی کے جانے کا یا پھر بھائی کے حوش میں نا آنے کا \_\_\_\_\_؟؟؟؟؟

ایک ٹرانس سئ کفیت میں سہ مبتلا تھی \_\_\_\_\_

میرا کندھا جھک گیا ہے \_\_\_\_\_ جوان اولاد کو اپنے کندھوں میں اٹھا کر زمین کے سپرد کرنا \_\_\_\_\_  
یا اللہ \_\_\_\_\_ اچ پہلی بار پہلی حاشر نے اپنے باپ کہ آواز میں نمی محسوس کی تھی \_\_\_\_\_

وہ اسفبدیار خان تھے جو رلاتے تھے مگر روتے نہیں تھے لیکن اچ اچ اپنی بیٹی کی موت پر وہ  
ٹوٹ گے تھے بکھیر گے تھے \_\_\_\_\_

بڑی بہن ماں جیسیں ہوتی ہے مگر حاشر خان کے کئے امنیہ خان اسکی گہری دوست تھی بہت  
گہری ہر راز زندگی جب تک امنہ خان کو نا بتایا جائے تو وہ شاید سکون نہیں کراکتا تھا \_\_\_\_\_  
بچپن سے اچ تک ہر بات شاید وہ بات بھی جو کبھی کیسی سے نا شنیر کی ہو وہ بھی امنہ کو  
معلوم تھی \_\_\_\_\_ امنہ خان حاشر خان کائی رازوں کی محفظ تھی \_\_\_\_\_ اور اچ یہ محفظ اسے تن تنہا  
چھوڑ گئی تھی \_\_\_\_\_ وہ کیسی کی زندگی کا اہم حصہ تو نہیں تھی وہ تو بس مختصر سا ایک لمحہ  
تھی \_\_\_\_\_ جو اچ ختم ہو گیا تھا \_\_\_\_\_





اپنی کچھ کھا لو۔۔۔ ایک دن مکمل ہو گیا تھا زاریاں کو بے حوشی میں اور اگلے پانچ گھنٹوں میں حوش آنا اسکے لئے معجزی تھا۔۔۔

دماغی زخم بہت گہرے تھے۔۔۔

نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

میرے بس میں ہوتا تو اسکے بغیر خود پر سانس بھی حرام کر دیتی اور تم کچھ کھانے کا کہ رہی ہو۔۔۔

لیکن اپنی تمہارے کچھ نا کھانے سے تمہاری طبیعت خراب ہونائے گی۔۔۔

اسکے بغیر جینا چاہتا ہی کون ہے؟؟؟؟؟ گردن نہ کائیں

اپنی یقین رکھو یا رہائی ٹھیک ہو جائے گ۔۔۔

کیسے یقین کرو فاطمہ کیسے؟؟؟؟ میں ڈاکٹر ہوں میں جانتی ہوں اسکے جیسے کے چانسس 5 فیصد ہیں شاید اس سے بھی کم وہ مر جائے گا وہ مر جائے گا ویسے ہی جیسے بابا مر گئے تھے ویسے ہی

جیسے ماما مر گئی تھی ویسے ہی جیسے امی مر گئی میرا ای اور دل کا ٹکڑا مر جائے گا \_\_\_ وہ  
جزبات ست کہتی پھوٹ پھوٹ کر رودی \_\_\_

اپی ایسے مت کرو \_\_\_ اسے اپنے ساتھ لگانا

فاطمہ فاطمہ کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ ایسا \_\_\_؟؟؟

ازمائش ہے اپی آزمائش میں صبر کرتے ہیں \_\_\_

صبر کی آخری حدیں بھی پار کرائی میں \_\_\_

فاطمہ نے اسے پیار کیا \_\_\_

سب بہتر ہو گا \_\_\_

جوابا وہ خاموش رہی \_\_\_

وہ عشق محرم تھا \_\_\_ وہ اسکا محفوظ دل تھا \_\_\_ وہ حیات کا تسکین حیات تھا \_\_\_ وہ قلب  
راحت تھا \_\_\_

مگر عشق کے ساتھ ساتھ وہ درد عشق بھی تھا \_\_\_

چوبیس گھنٹے ہونے والے تھے۔۔۔ سدرہ امین پر حرام تھا سکون کا سانس۔۔۔ وہ ہر سانس کے ساتھ اسکی سانس کی دعائیں مانگتی تھی۔۔۔

دل تھا کہ کہی بہت دور کھو گیا ہو۔۔۔

انکھیں جیسے روشنی کھو رہی ہو۔۔۔

وہ بار بار اسکے پاس جاتی اسے دیکھتی پھر اس پر اللہ کا کلام پھونکتی۔۔۔ آج اسے اپنا ڈاکٹر ہونا ایک نعمت لگ رہا تھا۔۔۔ اگر وہ ڈاکٹر نا وتی تو کوئی بھی اسے اتنی سو تو میں نا انھ دیتا۔۔۔

اور اگر ہر دس منٹ بعد انکھیں اسے نا دیکھے تو یوں محسوس ونے لگتا جیسے بینائی کھو رہی ہو۔۔۔

میم اپکے ہزبینڈ کی ہارٹ بیٹ بہت تیز ہو رہی ہے۔۔۔ پھولتی سانس کے ساتھ ایک نرس نے اسے بتایا جو فاطمہ کے کندھے پر سر رکھے انسو بہا رہے تھی۔۔۔

اس نرس کی بات سنتی وہ فوراً سے کرسی سے اٹھی اور ائی سی یو کی طرف بھاگی تھی۔

پیچھے فاطمہ بھی کرسی سے اٹھی تھی مگر کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ اپی سو یو میں ڈاکٹرز کے علاوہ کیسی کو بھی نہیں جانے دیتے تھے۔

وہ واپس سے کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

نجانے گھر کا کیا حال ہوگا؟؟؟ دودن سے لگاتار یہی تھی۔

بہن کا دکھ ہی ایسا تھا کہ اسے اکیلا چھوڑ کر جانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔

وہ اسکے پاس ائی اسکی تو واقعی ہارٹ بیٹ بہت تیز ہو رہی تھی۔

سدرہ اگے بڑھی۔

زخموں سے چوڑ چہرہ۔ ماتھے پر بندھی سفید عیڑی۔ غرض وہ چکنا چوڑ ہوا تھا۔

اسکے عین دل۔ کے مقام پر ہاتھ رکھا۔

زاریان۔ اہستہ سے پکارا



جواب گہری خاموشی۔

ایک بار پھر انسو پلکوں کی باڑ توڑتے گال میں بہنا شروع ہو گئے تھے۔

وہ پلکیں چھپکا رہا تھا۔

دائیں ہاتھ کو میں حرکت ہو رہی تھی۔

سدرہ نے اس کے حرکت کرتے ہاتھ پر اپنے لب رکھے۔

زاریان خدا کا وسطہ حوش میں اجاؤ۔ جذبات سے چوڑ لہجے میں کہا

ام نہ۔ وہ بہت اہستہ سے لفظوں کو توڑ توڑ کر ادا کر رہا تھا

وہ امنہ کو پکار رہا تھا۔ یہی بات سدرہ کو دل میں چھپی تھی۔

انکھیں زور سے بھینچی۔

زاریان میری جان انکھیں کھولو انکھیں کھولو دیکھو پلینز۔ اس کے زخمی چہرے کو نرمی سے

چھوتی وہ منتیں کر رہی تھی

انکھوں پر بہت بوجھ سا محسوس ہو رہا تھا۔

کانوں میں۔ بس ایک ہی آواز گونج رہی تھی۔

"خان ہم انج بہت خوش ہے" کیسی نے بہت خوشی سے کہا تھا

انکھوں میں برستی تیز بارش گاڑی کے سامنے اتی گاڑی۔ اسکو بچانا۔ اپنی گاڑی کا کہی  
کیسی چیز کے ساتھ ٹکڑانا۔

چنچ کی آواز۔ اور پھر سب رک گیا۔

امن ہے۔ وہ کہتا ایک دم سے انکھیں کھول چکا تھا۔

شکر الحمد للہ رب العلمین اللہ پاک شکر اللہ۔ اسکی کھولی انکھیں سدرہ کو ایک نئی زندگی  
بخش چکی تھی۔

وہ بھول گئی تھی کہ اسکے سینے میں کتنی چوٹیں ائی ہیں۔ بس ابھی وہ چاہیے تھا۔

اپنا سر اسکے سینے پر رکھا۔

وہ کچھ نا بولی بس روتی رہی۔

زاریان نے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھیا مگر درد کی ایک شدید لہر سارے وجود میں پھیلی۔

اسکے سینے سے سر اٹھایا۔

اسکے ہاتھ باری باری چومے۔

تم نے آج سدرہ امین کو سدرہ امین لوٹا دی۔ کہتی وہ اسکے چہرے کو چھو رہی تھی

وہ کچھ بولنا چاہتا تھا۔ وہ بہت کچھ کہنا چاہتا تھا مگر درد کی لہریں سارے وجود میں پھیل چکی تھیں۔

جسم کی اندورنی چوٹیں ظاہری چوٹ سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ اور آج ج زاریان خان اندورنی چوٹوں سے چکنا چوڑ تھا۔

وہ کچھ دیر اسکے پاس بیٹھی رہی۔

اسے محسوس کرتی رہی۔

سدرہ ام نہ کہاں ہے؟؟؟؟

نظریں اٹھا کر اسے دیکھا یوں محسوس ہوا جیسے پہلی بار اسکی زبان سے اپنا نام سن رہی ہو۔

وہ یہی ہے \_\_\_ نظریں جھکائیں \_\_\_

وہ جانتی تھی ابھی اسکی کنڈیشن ایسی نہیں تھی جو یہ خبر اسے بتائی جاتی

اسکی بائیں بازوں بلکل سہی سلامت تھی کوئی خراش کوئی زخم نہیں ہوا تھا \_\_\_

اسکے بیڈ کے قریب پڑی چیئر پر بیٹھی \_\_\_

۔ اپنا سر اسکے بازوں پر رکھا \_\_\_

انکھیں موندی \_\_\_

زاریان شاید کیسی نے بھی اتنی محبت کیسی سے نہیں کی ہوگی جتنی میں تم سے کرتی ہو کم از کم  
مجھ سے تو کیسی نے بھی نہیں کی اتنی گہری محبت جتنی گہری محبت میں تم سے کرتی ہو \_

کمرے کا دروازہ دھکیلا \_\_\_

ہاتھ میں پکڑے فیڈر کو ہلاتی وہ بیڈ کے قریب آئی \_\_\_

نہے وجود کو اپنی باہوں میں بھرا۔۔۔

میری گڑیا۔۔۔ کہتی اسکی گڑیا کی پیشانی پر لب رکھے۔۔۔

پھر اسے دودھ پلایا۔۔۔ اشال بچی کو گھر لے آئی تھی۔۔۔

مہمانوں کو بھی دیکھنا۔۔۔ بچی کو بھی سنبھلنا اور زاریاں کی بے حوشی۔۔۔ اس وقت جو حالت اسکی تھی وہ ناقابل بیان تھی۔۔۔

اس سب میں وہ واقعی حاشر کو بھول گئی تھی۔۔۔ وہ بھول گئی تھی کہ کوئی شخص ایسا بھی ہے جس نے آج رازوں کا خزانہ کھو دیا ہے۔۔۔

وہ سامنے صوفے پر بیٹھا اپنے دائیں ہاتھ سے مسلسل اپنا سر دبا رہا تھا۔۔۔ شاید اسکے سر میں درد تھا۔۔۔ وہ ہی اندازہ لگا سکتی تھی

بچی کو دودھ پلا کر اسے ایک بار پھر سے پیار کیا۔۔۔ وہ اسکے بھائی کی بیٹی تھی اس بھائی کی بیٹی جس نے اسکی پرورش بھی باپ بن کر کی تھی۔۔۔ دل ہر لمحے ہر سیکنڈ یہی خواہش کر رہا تھا کہ وہ بس اڑ کر اسکے پاس پہنچ جائے مگر وقت حالات مجبوریاں انسان کو بہت کچھ سیکھا دیتی ہیں۔۔۔ اشال خان کی بھی مجبوریوں نے اسے صبر سیکھا دیا تھا۔۔۔ وہ صبر کا کڑوا



گھونٹ پی کر ضبط کئے ہوئے تھی۔۔۔ ورنہ اشال خان ہو اور اسکا بھائی ہسپتال میں موجود ہو اور وہ گھر میں۔۔۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔ مگر آج حالات ہی ایسے بنے ہوئے تھے کہ ضبط کے سوا کوئی چارہ نسا تھا۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھ کر اسکے قریب صوفے پر بیٹھی۔۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر پیشانی سے ہٹایا۔۔۔ پھر اسکا سر اپنے کندھے پر رکھا۔۔۔ اور اہستہ اہستہ سے سر دبانا شروع کیا۔۔۔ حاشر بس خاموشی سے اسکی یہ سب کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور اب اسکے کندھے پر سر رکھ کر وہ انکھیں موند چکا تھا۔۔۔

میں معذرت کرتی ہوں حاشر میں آپکے درد میں اپکا سکون نہیں بن سکی۔۔۔ آرام آرام سے اسکا سر دباتی وہ شرمندگی سے بولی

معذرت تو میں کرتا ہوں اشال کے آج آپ میری خاطر یہاں موجود ہیں ورنہ حصولاً آپکو اپنے بھائی کے پاس ہونا چاہیے تھا۔۔۔ اسکے خندھے پر سے سر اٹھایا

میرا دل بھائی کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہا ہے مگر میں آپکے لیے نہیں یہاں موجود میں صرف اپنی گڑیا کے لئے یہاں موجود ہو میں اپنی گڑیا کو یہاں چھوڑ کر نہیں جاسکتی۔۔۔

وہ بیڈ کی طرف اشارہ کرتی بولی جہاں وہ ننھا سا وجود دنیا سے بے خبر نیند کی گہری وادیوں میں تھا۔

حاشر نے بیڈ کی جانب دیکھا۔

جب سے پیدا ہوئی تھی بس ایک بار ہی اٹھایا تھا وی بھی اذان دینے کے لئے۔

پھر حوش ہی کہا رہا تھا کیسی کو دنیا کا۔؟؟؟

وہ صوفے سے اٹھا اور بیڈ پر بیٹھا۔

بچی کو گود میں اٹھانا۔ گال چومے۔

امنہ کی باتیں عادتیں سب یاد آیا۔

یہ میری جان ہے اشال یہ میری رازوں کی آخری نشانی ہے۔

یہ میرے بھائی کی رحمت ہے یہ میری بہت پیاری سی چھوٹی سی جان ہے۔ وہ بھی اسکے

پاس بیڈ پر بیٹھی۔

حاشر کچھ کہنے ہی والا تھا جب صوفے پر پڑا اسکا موبائیل بجا۔

میں لا کر دیتی ہوں۔۔۔ اشال نے کہا اور اسے صوفے پر سے اسکا موبائیل اٹھا کر دیا۔۔۔

ڈاکٹر اسد کی کال تھی اسنے ہی خبر دی تھی کہ زاریان کو حوش اگیا ہے۔۔۔

شکر الحمد للہ۔۔۔ اشال نے کہا

انسو بے اختیار بہنا شروع ہو گئے تھے

ہم بچی کو یہی موڑے کے پاس چھوڑ جاتے ہیں ایمان اور موڑے دیکھ لے گی۔۔۔ حاشر نے کہا

ساتھ لے چلتے ہیں نا بھائی بھی مل لے گے۔۔۔ اس کا دل نہیں مان رہا تھا

اشال زاریان شاید کل تک ڈسجارج ہو جائے ابھی اسکی کنڈیشن ایسی نہیں ہے کہ وہ زیادہ بات کر سکے اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم بچی کو گھر چھوڑ جاتے ہیں۔۔۔

جوابا وہ بس نظریں جھکا گئی۔۔۔

اشال۔۔۔ موڑے اور ایمان بھی اسکی کچھ لگتی ہیں یاد ہے نا؟؟؟؟ اسکی جھکی نظروں کو دیکھتا

وہ بولا

نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

نانی اور خالہ ہیں بلکہ سب ہی ہیں یہاں دیکھ لے گے سب۔

اچھا سہی ہے۔ وہ بہت برے دل سے یہ کہہ رہی تھی۔

اوکے اپ عبایا پہنے میں موڑے کو بتاتا ہوں۔

وہ بچی کو اٹھاتا بولا

اشال نے حاشر کی باہوں میں موجود اس ننھی سی جان کے گال پر پیار کیا۔

میں باہر ہی ویٹ کر رہا ہوں۔ کہتا اسکی پیشانی پر پیار کیا پھر دروازہ کھول کر باہر نکل  
ایا۔

کمرہ اس وقت ادھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

دن کے تقریباً دو بجے کا وقت تھا۔

ہسپتال سے وہ اور حیات صاحب کچھ دیر پہلے ہی آئے تھے۔ اور اب نورین بیگم گئی تھی۔  
ساری رات جاگنے کے باعث نیند اس قدر طاری ہوئی تھی کہ حوش ہی نا رہا کہ کون کمرے  
میں آیا اور کب آیا۔؟؟؟؟؟

کندھے سے بیگ اتار کر صوفے پر رکھا۔  
حیرت ہے آج وہ گہرے اندھیرے میں سوئی ہوئی تھی؟؟؟؟؟ مرتضیٰ نے سوچا اور اسکے بیڈ  
کے قریب آیا۔

اسکے تکیہ کو سینے سے لگائے بلیکٹ مکمل خود پر اوڑھے وہ گہری نیند میں تھی۔  
اسے دیکھ کر قلبی راحت محسوس ہوتی تھی۔

وہ سوئی ہوئی اچھی لگتی تھی۔ بند آنکھوں پر گہرے سیاہ رنگ کی پلکیں۔ اسکی پلکیں زیادہ  
بڑی نہیں تھیں مگر وہ سیاہ تھی بے حد گہری سیاہ رنگ تھا اور آگے سے موڑی ہوئی تھی۔  
آج اسکی آنکھوں پر پیار آیا۔ جھک کر باری باری اسکی آنکھوں کو چوما۔



اسے حیات صاحب نے بتایا تھا کہ وہ اور نور ساری رات ہسپتال رہے ہیں اس لئے اب وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہے۔

اسے اٹھانا مناسب لگا اس لئے اٹھایا نہیں۔

وہ اب اسے پیار کر کے پیچھے ہو رہا تھا۔

اہستہ سے انکھیں کھولی اور بغیر کچھ کہے اس کا ہاتھ پکڑا۔

یوں اچانک ہاتھ پکڑنے پر اسے موڑ کر پیچھے دیکھا۔ جو اب مکمل انکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ اسے دیکھ کر مسکرایا۔

جواباً وہ اس کا ہاتھ پکڑے ہی بیڈ سے اٹھی۔

اپ سب کچھ بھول کر ایسے ہیں واپس۔ اسکی انکھوں میں دیکھتی وہ نجانے کس چیز کا شکوہ کر رہی تھی۔

میں کچھ نہیں بھولا میری جان اب سکون سے سوئی ہوئی تھی اس لئے ڈسٹرب نہیں کیا۔۔۔ کہتا اسے اپنے سینے سے لگایا۔

اپکی مشک تو میں کل کائنات کی مشک میں سے بھی پہچان سکتی ہوں۔۔۔ اسکے گرد بازوؤں سے گھیرا تنگ کرتی بولی۔

جوابا اسنے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔۔

بس یہ کبھی نہیں بھولنا۔۔۔ نور نے کہا اور اس سے الگ ہوئی۔۔۔

اپکو لگ رہا تھا کہ میں یہ بھول گیا ہوں؟؟؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

گردن جھکائیں۔۔۔

یہ کبھی نہیں بھول سکتا یار۔۔۔ ایک بار پھر سے اسی مقام پر لب رکھے

وہ مسکرائی۔۔۔

اب بھول سکتے بھی نہیں ہیں۔۔۔

بلکل جی نہیں بھول سکتے فلحال اپ جلدی سے میرے کپڑے نکالے میں فرش ہونے جارہا ہوں پھر ہسپتال بھی جانا ہے۔۔۔ اسکے گال چومتا وہ بولا

اج زاریان بھائی گھر ہی اجائے گے وہی چلے جائے شام تک۔۔۔

دیکھتے ہیں۔۔۔ وہ کہتا واشروم چلا گیا۔۔۔

مجال ہے جو کبھی بات کلئیر کر جائے۔۔۔ وہ منہ میں بڑبڑاتی الماری میں سے اسکے کپڑے نکالنے لگی تھی۔۔۔

فرش ہو کر نماز پڑھ کر کھانا وغیرہ کھا کر اتنا وقت ہو گیا تھا کہ شام ہوگی تھی اور ہسپتال فون کرنے پر معلوم ہوا کہ زاریان کو گھر لے کر جارہے ہیں۔۔۔

سدرہ امنہ کو ڈسجارج کیا ہے؟؟؟؟ اسکے ہاتھ سے دوائی لیتا وہ اس کا پوچھ رہا تھا۔۔۔

دوائی لو بتاتی ہوں۔۔۔ اسے پانی پکڑاتی بولی

اسنے اسے دیکھا اور پھر دوائی کھائی۔۔۔

وہ ابھی ہی گھر آیا تھا ابھی تو اپنی بیٹی کو بھی نہیں اٹھایا تھا۔

میں بچی کو لے کر آئی۔ اسکی دوائیاں سائیڈ پر رکھتی وہ عجلت میں کہتی باہر نکل گئی۔

زاریان نے ابند دروازے کو دیکھا جو ابھی بند ہوا تھا۔

انکھیں موندی۔

وہ ویسے ہی انکھیں موندے لیٹا رہا۔

تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور وہ اندر آئی۔

اسکی باہوں میں موجود ننھے سے وجود کو دیکھ کر وہ تکلیف کی باوجود مسکرا گیا تھا۔

دائیاں ہاتھ اور بازوؤں شدید زخمی تھے اس لئے بائیں ہاتھ سے ہی بچی کو اٹھایا۔

مسکراہٹ گہری ہوتی گئی۔

بچی کی پیشانی پر پیار دیا۔

اسنے رحمت کی طلب کی تھی وہ ہر دعا میں رحمت کی طلب کرتا تھا اور اج اللہ نے اسکی ساری دعاؤں پر کن فرما دیا تھا اور اسے ایک رحمت سے نوازا تھا\_\_\_ خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی

وہ کس پر گئی تھی\_\_\_؟؟؟؟ تھوڑی تھوڑی سی ہی زاریاں پر بس اور امنہ پر بس انکھیں ملتی تھی\_\_\_

"بیٹیاں اکثر باپ کی طرح ہوتی ہیں" شکل صورت عادت جذبات سب کچھ ہی زیادہ تر بیٹیاں اپنے باپ سے ہی لیتی ہیں\_\_\_

تمہیں اللہ نے واقعی رحمت سے نوازا ہے\_\_\_ سدرہ نے کہا

مجھے یقین تھا\_\_\_ بغیر سدرہ کو دیکھے ہی کہا\_\_\_

وہ مسکرا بھی ناسکی\_\_\_

مجھے دو تھک جاو گے\_\_\_ اسے کافی دیر سے ایک ہی بازوں پر بچی کو اٹھائے دیکھ کر سدرہ نے کہا



بیٹیاں بھاری کہاں ہوتی ہیں سدرہ\_\_\_ اب نظریں اٹھا کر اسے بھی دیکھا

جانتی ہوں مگر پھر بھی دو یہی تمہارے پاس رکھ دیتی ہو\_\_\_

ہوں یہی رکھ دو\_\_\_ کہتا ایک بار پھر سے پیار دیا

سدرہ نے بہت آرام سے بچی کو اسکے بالکل۔ قریب کر کے رکھ دیا\_\_\_

سدرہ بات کو کب تک گھماؤں گی مجھے بتاؤ امنہ کہاں ہے؟؟؟؟؟ اسے واپس سے باہر نکلتا  
دیکھ کر زاریاں نے کہا

وہ رکی\_\_\_ مگر پیچھے نہیں دیکھا\_\_\_ زور سے انکھیں بند کی\_\_\_ لمبا سا سانس لیا\_\_\_ اج نہیں تو  
کل معلوم ہو گا ہی\_\_\_

پیچھے موڑی\_\_\_

اسکے قریب آئی\_\_\_

زاریاں پلینز پلینز میری بات کو سننا پلینز\_\_\_

کچھ بولو گی تو سنوں گا نا\_\_\_

زاریان امنہ \_\_\_ لبوں میں کپکپاہٹ سی ہوئی

کیا امنہ سدرہ بولو بھی اب؟؟؟؟؟

وہ وہ نہیں رہی \_\_\_ نظریں جھکالی

وہ کچھ نا بولا کچھ بھی نہیں گہری خاموشی \_\_\_

انکھیں موندی \_\_\_

چہرے پر کچھ گرم سا محسوس ہوا \_\_\_

وہ انسوتھے \_\_\_

سدرہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا \_\_\_ جو انکھیں موندے ہوئے تھا \_\_\_

اسکے چہرے پر کچھ بہ رہا تھا \_\_\_

وہ رو رہا تھا \_\_\_

وہ رو رہا تھا \_\_\_ یقین کرنا مشکل تھا \_\_\_

زاریان \_\_\_ اہستہ سے پکارا

جواب کچھ بھی نا ملا \_\_\_

وہ ضبط کر رہا تھا صبر کا کڑوا گھونٹ پی رہا تھا \_\_\_ اج اگر ابھی اس وقت اسکی جگہ کوئی اور  
ہوتا تو شاید اپنا اپ کھو دیتا مگر وہ زاریان خان تھا صبر کی ساری حدیں اس پر ختم تھی \_\_\_

سدرہ نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا \_\_\_

وہ تب بھی نا ہلا \_\_\_

انکھیں اسی طرح موندی ہی رہی \_\_\_

وہ اسے کیسے سہارا دیتی کونسے الفاظ سے تسلی دیتی؟؟

اسکی شریک حیات اسکی ہمسفر اسے اکیلا چھوڑ گئی تھی \_\_\_ غم ایسا نہیں تھا \_\_\_

زاریان \_\_\_ اب کی آواز اسکی بھی نم تھی

سدرہ خدا کے لئے ابھی چلی جاو پلینز \_\_\_ اسکے لہجہ کیسا تھا یہ سدرہ نہیں سمجھ سکی تھی

ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔ دل میم بہت درد محسوس ہو رہا تھا اسے اس حالت میں دیکھ کر  
وہ بغیر اسے کچھ کہے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

پیچھے وہ بس یہی سوچ رہا تھا کہ آخر سارے غم دکھ تکلیف اسی کا مقدر کیوں تھے۔؟؟

پہلے ایک ایسی لڑکی کی محبت دل میں ڈالی جو مقدر میں نا تھی اور  
پھر ایک ایسی لڑکی کو شریک حیات بنادیا جیسے سوچا تک نا تھا اور آج جب وہ لڑکی دل کے  
قریب ہو ہی رہی تھی کہ۔۔۔ دل لرز گیا

کیا تھا اسکا مقدر کیسا تھا یہ نصیباً ہر موڑ پر ایک نیاز خم۔؟؟؟؟

فاطمی فاطمی۔۔۔ اسکی گود میں چڑھ کر بیٹھتے اذلان نے چہک کر کہا

پچھلے دودن سے وہ اسکی نظروں سے اوجھل رہی تھی۔۔۔

کیسا ہے میرا شہزادہ۔۔۔ اسے پیار کرتی وہ بولی

ٹھیک \_\_\_ اتنے پیارے انداز میں اس نے کہا تھا کہ فاطمہ کو بے اختیار اس پر بے حد پیار  
ایا۔

دادو کہاں ہیں \_\_\_؟؟ فاطمہ نے صفیہ بیگم کا پوچھا جو نظر نہیں ارہی تھی

وہ نماز پڑھ رہی ہیں۔

اچھا اا۔

اذلان بیٹا پانی لادو۔ صائم نے کہا وہ اکثر جب باہر سے آتا تو اذلان ہی اسے پانی لا کر دیتا  
تھا

وہ فاطمہ کی گود سے اٹھا اور کچن میں رکھے جگ سے پانی ڈال کر اسے لا کر دیا۔

جزاک اللہ \_\_\_ پانی پی کر صائم نے کہا

فاطمی کو بھی لا کر دو؟؟؟

نہیں نہیں میں خود لے لوں گی \_\_\_ اسے اچھا نہیں لگتا

میں لا کر دیتا ہوں مجھے زیادہ زیادہ نیکیاں ملے گی \_\_\_ وہ کہتا واپس سے کچن میں۔ چلا گی



اور اسے پانی لا کر دیا۔

فاطمہ نے اسکے ہاتھ سے پانی کا گلاس تھاما اور اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں پر پیار کیا۔

اپ کے لئے چائے بناؤں۔؟؟؟؟ فاطمہ نے صائم سے پوچھا

نہیں اپ آرام کر لے تھک گئی ہوگی۔ وہ منع کرتا صوفے سے اٹھا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

پیچھے فاطمہ نے اذلان سے باتیں وغیرہ کی اور کچھ دیر بعد وہ بھی آرام کرنے کے غرض اذلان کے پاس اسی کے کمرے میں سو گئی۔

تھکاوٹ اتنی تھی کہ تکیہ پر سر رکھتے ساتھ ہی سکون ملا اور سو گئی۔

کمرے میں اس وقت گہری خاموشی تھی۔

دونوں نفوس نے جیسے قسم کھائی ہو کہ پہلے دوسرا بات شروع کرے گا۔

آخر مرتضیٰ نے پہل کی

ایف ائی ار درج کروائی ہے؟؟؟؟

نہیں۔۔۔ زاریان نے کہا

کروانی چاہیے نا۔۔۔ اسکی بات سن کر وہ بولا

غلطی کیسی کی بھی نہیں ہے بارش کی وجہ سے پوا ہے یہ سب۔۔۔

اچھا اب کیسا فیل کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟؟

پتا نہیں بس سانس چل رہی ہے۔۔۔

وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گیا۔۔۔

میں بہت شرمندہ ہوں زاریان کہ تمہارے مشکل وقت میں میں تمہارے ساتھ نہیں تھا مگر

یقین کرو میں بہت مجبور ہو گیا تھا۔۔۔

ہیمم میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔

مجھے بہت افسوس ہوا امنہ کے بارے میں سن کر اللہ پاک اسکی مغفرت فرمائے۔۔۔ اسنے

امنہ کی تعظیت کی

جواباً وہ کچھ نا بولا۔۔۔

میں اسکو اٹھا سکتا ہوں۔۔۔ اسکے برابر میں رکھے ننھے وجود کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

ضرور۔۔۔ زاریان نے اجازت دی۔۔۔

مرتضیٰ نے اگے بھر کر بچی کو باہوں میں لیا۔۔۔

اسکی پیشانی پر پیار۔۔۔

وہ زاریان خان کی بیٹی تھی اس لئے وہ سب کو عزیز تھی۔۔۔

تم نے اسکا نام سوچا۔۔۔؟؟؟؟

نہیں۔۔۔

تو کب سوچو گے۔۔۔؟؟؟

تم بتاؤ کیا رکھے۔۔۔؟؟؟؟ زاریان نے پوچھا

جو تمہیں اچھا لگے وہی رکھو۔۔۔

لیکن تم کیا رکھنا چاہو گے۔۔۔؟؟

تم سدرہ سے پوچھو اپنی بہن سے پوچھو اور اس بچی کے ننھیال والے بھی تو ہیں خالہ مامو ان سے پوچھو نا۔۔۔؟؟؟ مرتضیٰ نے مشورہ دیا

"زرناب زاریان خان"۔۔۔۔۔ زاریان نے مرتضیٰ کو نام بتائے

اچھا نام ہے ڈیسنٹ مگر تم فیملی سے پوچھ لو ایک بار۔۔۔۔۔

ہوں۔۔۔ وہ محض اتنا ہی بولا

کچھ دیر گزری تھی جب سدرہ بچی کا فیڈر لے کر آئی تھی اسے دودھ پلانے کے لئے۔۔۔۔۔

مرتضیٰ نے بچی سدرہ کو پکڑائی۔۔۔۔۔

اوکے زاریان میں کل آواں گا ان شاء اللہ۔۔۔۔۔ وہ صوفے سے اٹھتا بولا

رک جاو کچھ دیر۔۔۔۔۔

کل اوں گا نا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ زاریان نے کہا

اگر کیسی چیز کی ضرورت ہے تو بتاؤ۔۔۔؟؟؟

نہیں تمہارا شکریہ۔۔۔

اگر کیسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھے ضرور بتانا اوکے اللہ حافظ۔۔۔ اسکے گلے لگ کر کہا

اللہ حافظ۔۔۔

سدرہ کے سر پر دلا سہ دیا۔۔۔ اگر کچھ چاہیے تو بلا جھجک بتانا ہر طرح کی مدد کروں گا۔۔۔ ضرور۔۔۔ مسکرا کر کہا

انسان کا دل کبھی کبھی ایک چھوٹے سے لفظ سے خوش بھی ہو سکتا ہے اور کبھی کبھی ایک چھوٹے سے ہی لفظ ٹوٹ بھی سکتا ہے۔۔۔

کیسی کی مشکل وقت میں یہ کہ دینا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اس سے اگلے بندے کی ادھی پریشانی دور ہو سکتی ہے۔۔۔



زاریان خان یہ ہمارا بیٹی کا آخری نشانی ہے ہم اسکو اپنے ساتھ لے کر جائے گا ہم اسکی پرورش کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ اس کے بلکل سامنے صوفے پر بیٹھے اسفندیار خان نے کہا

انکل اپ میری بڑے ہیں اپکی عزت کرتا ہوں اور سب سے بھر کر اپ میری بیوی کے والد ہیں اس لئے اپکی زیادہ عزت کرتا ہوں لیکن جب بات اپ میری بیٹی کی کرے گے نا تو میں سب کچھ بھول بھی سکتا ہوں میں نے جب ایک بار کہ دیا کہ میں اپنی بیٹی کو کہی بھی نہیں جانے دے سکتا تو مطلب کہی بھی نہیں۔۔۔۔۔ وہ تیسری بار کہ انکار کرچکا تھا

مگر ہمارا خواہش ہے اور بچی ننھیال میں اچھی لگتی ہے۔۔۔۔۔ نجانے کہاں سے وہ یہ قانون نکال۔ لائے تھے

لگتی ہوگی مگر زاریان خان کی بیٹی اسی کے پاس اچھی لگتی ہے۔۔۔۔۔

ہم اسکو اپنے ساتھ لے کر جائے گا زاریان۔۔۔۔۔ باہوں میں اٹھائی بچی کی طرف اشارہ کیا

سدرہ زرناب کو لو ان سے۔۔۔۔۔ انکی آنکھوں میں دیکھتا وہ سدرہ کو سخت لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

اسکے فیڈ کا ٹائم ہے اسکے رونے سے پہلے ہی دے دو۔۔۔ آخری بات نرم لہجہ میں کہی وہ کیا کرتی بے چاری بہت بری طرح پھنس چکی تھی ایک طرف باپ کی عمر کے اسفندیار خان جو بچی کے نانا لگتے تھے اور ایک طرف زاریان خان۔۔۔

داجی زاریان سہی کہ رہا ہے زرناب کو یہی رہنا چاہے یہی اسکا اصل گھر ہے۔۔۔ حاشر نے کہا وہ اس وقت سے خاموش بیٹھا تھا جانتا تھا داجی کا کوئی بھروسہ نہیں یہی سب کے سامنے ہی عزت کا فالودہ بنا دیتے۔۔۔

کون زرناب۔۔۔؟؟؟؟ انہوں نے سولیہ نگاہوں سے حاشر سے پوچھا

یہ بچی زرناب نام رکھا ہے نا۔۔۔

کس نے رکھا ہے ہم کو نہیں پسند یہ نام ہم اپنی پسند کا رکھا گا۔۔۔ وہ صاف صاف منع کر گئے

بیڈ کراؤں سے ٹیک لگائے زاریان نے زور سے انکھیں بھینچی۔۔۔ کیا چیز ہیں اسکے اسر ہر بات پر نقص نکالنا ہر کام میں ٹانگ اڑانا جیسے ان پر فرض تھا۔۔۔ اگر انکی جگہ کوئی اور

ہوتا تو وہ اسے اچھے سے عقل ڈھکانے لگا دیتا مگر صرف و صرف امنہ کی خاطر وہ انکی ساری باتیں برداشت کر رہا تھا۔

اشال اور سدرہ نے اکٹھے ہی زاریان کو دیکھا تھا۔

وہ کیسی کو بھی نہیں بخشتا تھا مگر آج صرف و صرف اپنی بیوی کی خاطر وہ ان کی باتیں سن رہا تھا۔

داجی اچھا خاصہ نام تو ہے۔۔۔ حاشر نے اشال کی جانب دیکھے ہوئے کہا

تم ہمارا باپ مت بنیں۔۔۔ وہ اسے گھور کر کہتے اسے خاموش کروا چکے تھے

زاریان خان تم بتائے کہ یہ نام تم نے رکھا ہے کیا؟؟؟؟

انکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔

جی۔۔۔ وہ تھک کر بولا

اگر تم اجازت دے تو ہم رکھے اپنا بیٹی کا نام۔۔۔؟؟؟

وہ کیا کرتا انتہائی بری طرح سے وہ پھس چکا تھا۔۔۔

رکھ لے \_\_\_ اجازت دے دی

اچھا کیا معنی ہے اس نام کا جو تم نے رکھا \_\_\_؟؟؟

خوشبو دار درخت کا نام ہے \_\_\_ زاریان نے بتایا

اچھا معنی ہے ہم کو نام۔ اچھا لگا تھا معنی بھی اچھا ہے یہی رکھ لے \_\_\_ وہ بچی کو دیکھتے بول رہے تھے

عجیب ہے یار \_\_\_ زاریان نے دل۔ میں سوچا

یہ ہمارا بیٹی ہے ہماری امنہ کا بیٹی ہمارا جب دل چاہ ہم اس سے ملے گا ہم کو تم نہیں روک سکتا \_\_\_ اسفندیار خان نے کہا

زاریان کو اب سمجھ آیا کہ وہ کیوں یہ سب کر رہے تھے انہیں ڈر تھا کہ شاید وہ انہیں انکی نواسی سے نالمنے دے \_\_\_

انکل زرناب زاریان خان اپکی نواسی ہے اس سے ملنے کے لئے اپکو حاشر کو اور اسکے ننھیال والوں کو میری اجازت کی بھی ضروری نہیں اپ اسکے محرم رشتے ہیں اپ۔ کو۔ اجازت ہے اس سے ملنے کی یہ اپکی بیٹی ہے۔ وہ ان کے دل۔ کے خوف کو ختم کرنا چاہتا تھا

تمہارا شکریہ۔ وہ صوفے سے اٹھے اور سدرہ کو بچی پکڑائی۔

اسکو ایک حیا دار بیٹی والی پرورش دینا۔ وہ سدرہ سے کہ رہے تھے

حیا دار بیٹی؟؟ کون ہوتی ہیں حیا دار بیٹیاں۔؟؟؟ وہ نہیں جانتی تھی۔؟؟؟

ہم جارہا ہے پھر اے گا۔ اسفندیار خان نے کہا

انکی بات سن کر اشال سدرہ اور حاشر اپنی اپنی جگوں سے اٹھے۔

اشال نے ایک نظر حاشر کو دیکھا۔

دل۔ نہیں چاہ رہا تھا جانے کو۔

بیٹی تم جائے گا۔؟؟؟؟ انہوں نے اشال سے پوچھا

نہیں داجی یہ یہی رہے گی ایک دو دن۔ اشال کے بجائے حاشر نے کہا



اچھا ٹھیک ہے یہی رہے \_\_\_ وہ اگے بھر کر اشال کو پہلے دلا سہ دیا پھر سدرہ کو دیا زاریان سے ملے اور کمرے سے باہر نکل گئے \_\_\_

زاریان یارِ داجی کی باتوں کا برا نہیں منانا \_\_\_ حاشر زاریان سے ملتا بولا

میں نے انکا خوف ختم کر دیا ہے اچکے بعد وہ یہ سب نہیں سوچے گئے اور نا ہی کہے گئے \_\_\_

شکریہ اپنا خیال رکھنا کیسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتانا اللہ حافظ \_\_\_

جوابا زاریان نے گھر اثبات میں ہلائی \_\_\_

اللہ حافظ \_\_\_ اشال کے سر پر دلا سہ دیا

زاریان کا لحاظ کرتے ہوئے وہ اسے صرف دلا سہ دے کر ہی باہر نکل گیا \_\_\_

اپ کتنے دن کے لئے ایے ہیں؟؟؟؟؟ اسے چائے کا کپ پکڑاتی نور نے پوچھا

اپ کیا چاہتی ہیں چلا جاؤں واپس \_\_\_ اسے دیکھ کر کہا

نہیں میں پوچھ رہی تھی تاکہ پتا چل سکے کہ کب تک ہواؤں میں اڑنا ہے اور کب پھر منہ کے بل زمین پر گرنا ہے۔۔۔ اس کے ساتھ بیٹھتی وہ بولی۔۔۔

اسکی بات کا مطلب سمجھ کر وہ بے اختیار مسکرایا۔۔۔

اچھا! جی۔۔۔ گھبیر سے لہجے میں کہتا اسے پکڑ کر اپنے قریب کیا۔۔۔

اپ چلے جاتے ہیں نا پھر بہت یاد آتے ہیں آپ۔۔۔ اس کے سینے پر سر رکھتی وہ بولی۔۔۔

مرتضیٰ نے محسوس کیا جیسے وہ رونے لگی ہو۔۔۔

اچھا جی کتنا یاد آتا ہوں۔۔۔؟؟؟؟؟ چائے کا گھونٹ بھرتا وہ بولا

بہت بہت بہت زیادہ۔۔۔

اچھا جی یہ بتائیں کیوں یاد آتا ہوں۔۔۔؟؟؟؟؟ وہ اسے مزید تنگ کر رہا تھا

اپکو میں کیوں یاد آتی ہوں۔؟؟ اس کے سوال کے جواب کے بجائے اس نے سوال پوچھا

کس نے کہا کہ آپ مجھے یاد آتی ہیں؟؟؟؟

کیا میں اپکو یاد نہیں اتی؟؟؟؟

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔ گردن نفی میں ہلایں۔۔۔۔۔

اسکی بات پر وہ بس اسے گھورتی ہی رہی۔۔۔۔۔

سیریس مت ہو جانا اب یار۔۔۔۔۔ اسکی بدلتی نظروں دیکھ کر وہ مسکرا کر بولا

ایک سال ہونے والا ہے شادی کو اندازہ ہو گیا ہے کہ اب نے مجھے تنگ کرنے کا مجھے  
چیرٹھانے کا ڈھیکہ لیا ہوا ہے اس لئے اب کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ  
اسے ہر سانس کے ساتھ یاد کرتا ہوگا۔۔۔۔۔

گڈ سال بعد ہی سہی فائنلی اپ کو عقل آگئی میرے ساتھ رہے کر۔۔۔۔۔

اف اف دیکھنا آپکے ساتھ رہے کر عقل آئی ہے الحمد للہ شروع سے ہی بہت ذہین تھی۔۔۔۔۔  
جی جی وہ مجھے پتا ہے۔۔۔۔۔

اپ مجھ سے پھر پنگے لے رہے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ میں لڑائی کرتی ہوں۔۔۔۔۔

ابھی ہی تو کیسی نے کہا تھا کہ وہ سمجھ گئی ہے مجھے۔۔۔۔۔

دماغ کی دہی نابنایا کرے اپنی یہ جو لفظوں کی ذہانت باڈر تک رکھا کرے۔۔۔ وہ واقعی  
اسے اپنی باتوں میں بہت بری طرح سے الجھا دیتا تھا۔  
اچھا اچھا سہی ہے۔۔۔

بتائے ناکب تک کے لئے ایے ہیں۔۔۔؟؟؟؟ وہ واپس سے اسی بات پر آئی  
نور حیا لڑکیوں سے انکی اتج مردوں سے انکی سیلری اور فوجیوں سے انکی چھٹیوں کے بارے  
میں کبھی نہیں پوچھتے۔۔۔  
اوہ اچھا اچھا زیادہ فلسفی نابنے اور شرافت سے انسانوں کی طرح بتائے۔۔۔  
سیر سلی نور حیا مجھے نہیں پتا کہ کب جاؤں گا واپس چھٹیاں تو ایک ویک کی ہیں لیکن کوئی پتا  
نہیں شاید کل ہی چلا جاؤں۔۔۔  
ویسے ہی کل۔ چلے جائے سال سال بعد اتے ہیں اور ایک دن کے لئے۔۔۔ دل کبھی  
بہت دور ڈر سا گیا تھا

اسکی اس بات کر وہ بے اختیار مسکرایا۔۔۔

وہ اس پر اب اپنا حق جتاتی تھی۔۔۔ یہی بات اسے اب اچھی سی لگتی تھی۔۔۔

کمرے میں ہلکی ہلکی سی زرناب کے رونے کی آواز آرہی تھی۔۔۔ وہ بہت اہستہ اہستہ سے رورہی تھی۔۔۔

پچھلے سات دن کی تھکاوٹ سے چکنا چوڑ وجود لئے وہ دنیا جہاں سے بے خبر سوئی ہوئی تھی۔۔۔

زاریان نے ایک نظر سوئی ہوئی سدرہ کی طرف دیکھا۔۔۔ بیمار وہ تھا زخم اسے ائے تھے مگر کمزور وہ ہوگی تھی۔۔۔ ان سات دنوں میں یہ وہ سدرہ رہی ہی نہیں تھی۔۔۔

اچھا نہیں لگ رہا تھا اسے اٹھانا۔۔۔ اور پھر جب وہ روتی ہوئی زرناب کو دیکھتا تو پھر دل چاہتا دو لگائے اور اٹھائے کہ اٹھو میری بیٹی رورہی ہے۔۔۔

اس نے بہت کوشش کی کہ وہ زرناب کو دوبارہ سے سلا دے مگر اسے بھوک لگی تھی۔۔۔



ایک طرف سات دن کی تھکی بیوی کا سکون تھا اور ایک طرف روتی ہوئی سات دن کی بیٹی۔

دل و دماغ مسلسل جنگ کر رہے تھے۔ ایک طرف دل چاہ کہ اٹھائے پھر جب اسے سکون سے سوئے دیکھ کر یہی دل کہتا تھا کہ رہنے دے۔

آخر اس باپ اور شوہر کی محبت کی جنگ میں باپ کی محبت جیت گئی تھی۔ اس نے اہستہ سے سدرہ کو پکارا۔

مگر وہ گدھے گھوڑے بیل بکریاں بیچ کر سونے والوں میں سے تھی۔

اسے تو زرناب کی رونے کی آواز نہیں اٹھا سکی زاریاں کی ہلکی سی آواز کہاں اٹھا سکتی تھی۔

سدرہ۔۔۔ اب کی بار آواز اونچی تھی

ہوں۔۔۔ وہ بدک کر اٹھی تھی۔

ارگرد دیکھا۔

پھر زاریاں کی جانب دیکھا۔

کب سے آوازیں دے رہا ہوں یار زرناب رو رہی ہے۔۔۔ زاریان نے کہا

او اللہ سوری۔۔۔ وہ جلدی سے کہتی روتی ہوئی زرناب کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا۔

اسے شاید بھوک لگی ہے۔۔۔ زاریان نے کہا

ہاں اسے بھوک ہی لگی ہے اسے دیکھنا میں دودھ لاتی ہوں۔۔۔ وہ اسے واپس سے زاریان کے قریب رکھتی کہتی دروازہ کی جانب گئی۔

دوپٹہ لے کر جاو۔۔۔ زاریان نے پیچھے سے کہا۔

وہ واپس بیڈ تک آئی دوپٹہ لیا۔۔۔ بغیر دوپٹہ کے جارہی تھی سوچا کوئی نہیں ہوگا لیکن وہ زاریان ہی کیا جو اسے بغیر دوپٹے کے کمرے سے باہر نکلنے دے۔

زاریان نے اسکی کمر پر بکھیرے بال دیکھے۔۔۔ اسے اس پر ترس آیا اور شرمندگی بھی محسوس ہوئی۔

مگر مجبوری تھی وہ زرناب کے بارے میں کیسی ملازم پر کیسی پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔

کچھ دیر گزری تھی جب وہ دودھ کا فیڈر ہاتھ میں اٹھائے اندر آئی تھی۔

بیڈ پر بیٹھی زرناب کو اٹھا کر اپنی گود میں رکھا اور اسے دودھ پلانے لگی۔ نیند کی وجہ سے آنکھیں لال ہو رہی تھی۔

مجھے دو میں پلا دوں گا تم سو جاؤ۔ زاریان نے اسکی لال آنکھوں کو دیکھ کر کہا

نہیں۔ وہ بس اتنا ہی بولی

دے دو سدرہ۔ زاریان اسکی حالت کو دیکھ رہا تھا جو نیند کی وجہ سے بہت بری ہو رہی تھی

میں نہیں دے سکتی۔

جواباً زاریان بس اب خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔

اسے دودھ پلا کر واپس سے اپنے قریب رکھا۔

ادھر آؤ۔ زاریان نے اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا

جی۔ اسے لگا کہ شاید اسے کوئی دوائی چاہیے

یہاں او میرے پاس\_\_\_ اِج ان سات دنوں میں پہلی بار اسے محسوس ہوا کہ جب انسان سہی سلامت ہوتا ہے تو کیسی کیسی چیزوں کی خواہش کرتا ہے مگر صحت کی نہیں کرتا اِج وہ اتنا لاچار ہو چکا تھا کہ اسے اپنے قریب نہیں کر سکتا تھا۔

وہ بغیر اسے کچھ کہے اسکے قریب ہوئی۔ زرناب اب سو چکی تھی

زاریان نے اسکے گال پر پیار کیا۔

سدرہ کا دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔ نیند اب اڑ چکی تھی۔ انکھیں مکمل کھل چکی تھی۔ زاریان اب اسکی پیشانی چوم رہا تھا۔

"بے شک زرناب میرے لئے اللہ کی طرف سے بھیجی گئی بہت بری رحمت ہے مگر سدرہ زاریان خان بھی میرے لئے کیسی نعمت سے کم نہیں ہے" اسے دیکھتا وہ بولا

دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔

تمہارا بہت شکریہ سدرہ میری بیٹی کا خیال رکھنا پھر میری اتنی پرواہ کرنا میں ساری زندگی تمہارا احسان نہیں اتار سکتا۔

زاریان تم بس ٹھیک ہو جاؤ ایک بار دوبارہ سے وہسے ہی جیسے پہلے تھے مجھے بس کچھ نہیں چاہیے۔

جوابا زاریان بس ہلکا سا مسکرایا۔

سدرہ اب اس سے پیچھے ہوئی پھر جھک کر زرناب کی پیشانی پر پیار کیا

زرناب زاریان خان۔۔ اسے دیکھتی دل میں اسکا نام دھرایا

تم خوش قسمت ہو میری بیٹی جس کا باپ زاریان خان ہے۔

زاریان نے سدرہ کو دیکھا جو اب انکھیں موندے زرناب کو بالکل اپنے ساتھ جوڑے سونے کی کوشش کر رہی تھی۔

امنہ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا تھا وہ اسکی شریک حیات تھی جو تاحیات دل میں رہے گی مگر سدرہ کی جگہ بھی کوئی نہیں لے سکتا تھا۔۔ وہ جانتا تھا کہ ہر عورت کا دل اتنا بڑا نہیں ہوتا کہ پہلے اپنے شوہر کو بانٹنا پھر سوکن کی اولاد کو پالنا۔۔ ہر عورت یہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔۔ مگر سدرہ امین کو زاریان خان سے عشق تھا۔۔ اور عشق تو انسان کو فنا کر دینے کا ہنر رکھتا ہے۔



بالوں کا رف سا جوڑا بنائے کچن میں کھڑی وہ دن کا کھانا بنا رہی تھی۔۔۔ اج طبعیت کچھ خراب سی محسوس ہو رہی تھی اسے۔۔۔ ایک بار سالن میں چمچہ ہلاتی اور واپس سے قریب رکھی کرسی پر بیٹھ جاتی۔۔۔ چکر سے ارہے تھے۔۔۔ ابھی ہی سالن میں چمچہ ہلایا اور واپس سے کرسی پر بیٹھی ہی تھی کہ شیف پر رکھا موبائیل بجا۔ ایک لمبا سا سانس خرچ کیا۔۔۔ ہمت نہیں تھی کہ یہاں سے اٹھ سکے مگر بہت ہمت کی اور اٹھ کر شیف پر سے موبائیل اٹھایا۔۔۔ اسے یکم اذلان یاد آیا جو سکول گیا ہوا تھا۔ اس کے ہوتے ہوئے کماز کم وہ اس طرح کے چھوٹے چھوٹے کام نہیں کرتی تھی کیسی کو پانی ڈال کر دینا گھر کا دروازہ کھول دینا کیسی کی کال اجائے تو فوراً سے فون پکڑانا۔۔۔ وہ چھوٹی سی عمر میں ہی ذمہ داریاں سنبھال رہا تھا۔۔۔

اسلام علیکم کیا حال میڈم۔۔۔؟ دوسری طرف سے نور کی چہکتی ہوئی آواز آئی

فاطمہ کی طبعیت بہت خراب تھی مگر نور کی پر جوش آواز سن کر وہ مسکرائی۔۔۔

وعلیکم اسلام ٹھیک ہوں۔۔۔ لہجہ ایسا تھا جیسے زدیوں سے بیمار ہوں۔۔۔

لگ نہیں رہی کیا ہوا طبعیت ٹھیک ہے؟؟؟ نور نے پوچھا

بس یار بہت چکر سے ارہے ہیں طبعیت بہت خراب ہو رہی ہے۔۔۔ سالن والا چولہا بند کرتی  
وہ واپس سے کرسی پر اکر بیٹھی

ڈاکٹر کے گئی کچھ میڈیسنز لی ہیں۔۔۔؟؟؟

نہیں ابھی صبح سے ہی یہ سب فیل ہو رہا ہے۔۔۔ فاطمہ نے کہا

اچھا امی کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟؟

وہ یہی ہیں۔۔۔

تو جاو ان کے ساتھ ہسپتال بھائی تو شام کو کہی ائے گے۔۔۔

نہیں ابھی اذلان سکول سے ائے گا تو اسے کھانا کھلا کر جاو گی۔۔۔

ہیمم لیکن طبعیت زیادہ خراب ہے تو چلی جاو۔۔۔ نور فاطمہ کی آواز کو اچھے سے پہچان گئی  
تھی جس میں واضح محسوس کیا جاسکتا تھا کہ اسکی طبعیت بہت زیادہ خراب ہے۔۔۔

کچھ دیر مزید اسے باتیں کی پھر صفیہ بیگم سے بات کر کے فاطمہ کو سختی سے ہسپتال جانے کی تاکید کر کے فون بند کر دیا تھا۔

یہ اللہ کا بندہ کہاں ہے زراہ نظر نہیں رہا۔ خود سے بڑبڑائی۔  
وہ اوپر کمرہ سیٹ کرنے آئی تھی پھر امی سے بات کرنے کا دل چاہ تو فاطمہ کو کال کر لی۔  
ویسے بھی اسکا تو کام ہی یہی تھا کبھی اوپر کبھی نیچے سارا دن وہ اوپر نیچے ہی کرتی رہتی۔  
کافی دیر سے مرتضیٰ نظر نہیں آیا تھا پہلے بھی جب وہ نیچے تھی تو سوچا کہ شاید وہ اوپر ہو مگر  
اوپر آنے کے بعد پتا چلا کہ وہ اوپر بھی نہیں ہے پھر دوبارہ نیچے جانے والے ارادے کو  
کینسل کرتی وہ کمرے کی صفائی کرنے لگی تھی۔ اب تو تقریباً گھنٹہ ہونے والا تھا اسے اوپر  
بھی آئے ہوئے۔

وہ واپس سے نیچے آگئی۔

نورین بیگم تو زاریان کی طرف گئی تھی۔ اس نے محسوس کیا تھا جیسے جب سے زاریان کے ہاں بیٹی ہوئی ہے تب سے نورین بیگم کا لہجہ تھوڑا تھوڑا بدل سا گیا تھا مگر یہ صرف اس نے محسوس کیا تھا انہوں نے ابھی تک یہ محسوس نہیں کروایا تھا۔

کوثر باجی۔۔۔ کچن کی طرف جاتی کوثر کو پکارا

جی باجی جی۔۔۔ وہ پیچھے موڑی

اپنے میرے شوہر کو دیکھا ہے کچھ بتا کر گے ہیں کہ کہاں جارہے ہیں۔۔۔؟؟؟

جی باجی جی وہ تو باہر گراج میں ہیں۔۔۔

گراج میں وہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟؟ حیرت ہوئی تھی

پتا نہیں باجی جی بس ان کی بانیک کی آوازیں ارہی تھی نا اس لئے شاید وہی ہو۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ وہ کہتی دروازہ کھول کر باہر گراج کی طرف ائی جہاں دو گاڑیاں کھڑی تھی اور ایک کونے پر کھڑے بانیک کے بالکل قریب نیچے وہ پاؤں کے بل بیٹھا تھا شاید بانیک ٹھیک کر رہا تھا۔۔۔ وہ تو یہی اندازہ لگا سکتی تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر بے اختیار مسکراہٹ چہرے پر سجی۔

وہ اس وقت انتہائی معصوف سا تھا مکمل توجہ سے بانیک کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ وہ چلتی چلتی اس کے قریب آئی۔

اہم اہم ناکام انجینئر صاحب کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ مسکرا کر پوچھا

اس کی آواز سن کر گردن اٹھا دیکھا۔ پھر اسے دیکھ کر مسکرایا۔ اور واپس سے گردن جھکا کر بانیک کی طرف متوجہ ہو گیا۔

کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ اس کے قریب ہی وہ بھی پاؤں کے بل بیٹھتی بانیک کے کھلے پرزوں کو دیکھ کر بولی

خراب ہو گیا تھا سہی کر رہا ہوں۔۔۔ معصوف سے انداز میں بتایا

کیسی مکینک کے پاس لے کر جائے خود کیوں مکینک بن رہے ہیں۔۔۔۔۔

میری محبوبہ کو کوئی غیر محرم مکینک ہاتھ لگائے استغفر اللہ۔۔۔ اسے دیکھ کر کہا

محبوبہ یہ محبوبہ ہے اپکی۔۔۔۔۔ بانیک کی طرف اشارہ کرتی بولی



محبوبہ ہے میری پہلا اور درمیانہ عشق ہے تقریباً تقریباً چھ سال ہونے والے ہیں اور اب تک کیسی غیر محرم میکنک کا ہاتھ نہیں لگا۔۔۔

کیا غیر محرم میکنک میکنک کونسے غیر محرم ہوتے ہیں۔۔۔؟؟؟ عجیب ہی باتیں نکلتی تھی اس بندے سے۔۔۔ وہ تو بس یہی سوچ کر رہے گئی

جب ایک چیز پر مختلف مختلف ہاتھ لگتے ہیں نا تو وہ مالک کے ساتھ مخلص نہیں رہتی اب تک جب بھی خراب ہوئی خود ہی سیٹ کی چاہئے دس دن لگا کر کیوں نا ہو۔۔۔ اب سیریس ہو کر بتایا

اچھا فلسفہ ہے خیر یہ بتائے ابھی کیا ہوا ہے اپنی محبوبہہ کو۔۔۔ آخری لفظ پر زور دیا

انجن پر اہلم ہوگی ہے اتنا وقت ہو گیا چلائی نہیں شاید انجن سیل ہو گیا ہے۔۔۔ وہ ابھی بھی باینک کے اندر موجود پرزوں کے ساتھ مسلسل چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا

اب نور نے بھی اس میں دلچسپی لینا شروع کر دی تھی۔۔۔ وہ بہت غور سے ایک ایک چیز دیکھ رہی تھی۔۔۔

میری بات سنیں۔۔۔؟؟؟ تقریباً پانچ منٹ بعد نور نے کہا

ہاں جی سنائیں۔۔۔

یہ والی چیز دیکھے کتنی مٹی سے بھر گئی ہے شاید اس وجہ سے کوئی پر اہلم ہو۔۔۔ وہ ایک  
پرزوں کے تقریباً چھونے والی تھی جب اسے فوراً سے اسکا ہاتھ پیچھے کیا

کیا کر رہی ہیں یار گرم ہے۔۔۔

او اچھا سوری۔۔۔

اپ یہاں سے اٹھے اندر جائے۔۔۔ اسکے ہوتے ہوئے تو وہ کماز کم بلکل بھی کوئی کام۔ نہیں  
کر سکتا تھا۔۔۔

دیکھے بے شک میں انجینیر یا مکینک نہیں ہوں مگر میری سوچ بلکل ویسی ہی ہے اپ ایک بار  
میرے کہنے پر وہ چیخ تو کر کے دیکھے نامکمل نہیں تو ادھا کام ٹھیک ہو جائے گا۔ زمین سے  
اٹھتی ہوئی بولی

میں جانتا ہوں اس کے جینچ کرنے سے تقریباً کام ٹھیک ہو سکتا ہے مگر میں یہ جینچ کرنا نہیں  
چاہتا نا۔۔۔ چھ سال ہو گے تھے بانیک کے ساتھ اتنا تو اسے بھی پتا تھا

کیوں نہیں جینچ کرنا چاہتے؟؟؟

کیونکہ یہ اسکا اور جنیل ہے دوسرا بے شک اچھا ہو مگر اور یجنل نہیں ہوگا۔

اچھا اب جینچ تو کرے نا۔۔۔ وہ ابھی بھی وہی اٹکی ہوئی تھی

اچھا میڈم لا کر دے مجھے وہ سامنے رکھا ہوا بیگ۔۔۔ وہ سامنے رکھے ایک بیگ کی طرف اشارہ کرتا بولا جہاں وہ اپنی بائیک کی چیزیں رکھتا تھا۔

نور نے وہ بیگ لا کر اسے دیا اور ساتھ میں دو چھوٹی والی کرسیاں بھی لے آئی جس میں وہ اب بیٹھے ہوئے تھے۔

وہ بہت توجہ سے ایک ایک چیز جگہ پر رکھ رہا تھا۔

پلاس لینے کے لیے نور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔ جیسے اس نے بڑے ہی مزے سے اپنا ہاتھ تھاما دیا۔

نظریں بائیک سے ہٹا کر اسے دیکھا۔

لڑکی پلاس چاہیے۔۔۔ مسکراہٹ لبوں پر چھا گئی

اوہ اچھا میں سمجھی میرا ہاتھ چاہیے۔ وہ نیچے سے اسے پلاس اٹھا کر پکڑاتی ہوئی بولی

مجھے ہاتھ نہیں پوری کی پوری نور حیا چاہیے جو الحمد للہ مل گئی۔

اسکی بات پر نور مسکرائی۔

تقریباً دو منٹ بعد وہ پرزا تبدیل ہو چکا تھا۔

اب مرتضیٰ نے باینک سٹارٹ کی اور وہ فوراً سے ہو بھی گئی۔ سارا گھر تقریباً نو ماہ بعد اسکی

باینک کی آواز سے گونج اٹھا تھا۔

اللہ اللہ کتنا گلا پھاڑ پھاڑ کر چلاتی ہے یہ۔ وہ کانوں پر ہاتھ رکھتی بولی

اسکی بات سن کر مرتضیٰ نے باینک بند کر دی۔ شکر الحمد للہ ٹھیک ہو گیا۔

بلکل صرف میری وجہ سے ہوا ہے اگر میں نا اتی تو آپکو کیسے پتا چلتا کہ یہ والا پرزا خراب

ہے۔

اوہ سبحان اللہ سبحان اللہ زوجہ محترمہ زراہ بتانا پسند کرے گی کہ اس پرزے کا نام کیا

ہے۔ وہ واپس سے نیچے سے اپنی چیزیں سمیٹتا بولا

نام میں کیا رکھا ہے جو بھی ہو۔۔۔ اسے واقعی نام نہیں اتا۔۔۔

بہت کچھ رکھا ہے فلحال اپ جائے یہاں سے اب۔۔۔

کیوں اپ کیا کرنے والے ہیں۔۔۔؟؟؟

رومینس۔۔۔ محض اتنا کہتا وہ بیگ واپس سے اپنی جگہ پر رکھ رہا تھا

کس کے ساتھ۔۔۔؟؟؟ بے اختیار منہ سے نکل گیا

محبوبہ کے ساتھ۔۔۔ ابکی بار اسکی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرا کر کہا

استغفر اللہ استغفر اللہ بہت بہت بے شرم ہیں کچھ حیا کر لے۔۔۔ وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی بولی

یار جب پتا ہے میں بے شرم ہوں تو مجھ سے ایسی باتیں پوچھتی ہی کیوں ہیں۔۔۔؟؟؟،

غلطی ہو جاتی ہے۔۔۔

چلے پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر رہا ہوں اب جائے یہاں سے۔۔۔

کیوں جاؤں نہیں جاتی آپکے ساتھ جاؤں گی۔۔۔



یار بایک دھونے لگا ہوں پھر کپڑے گندے ہو جائے گے آپکے جائے شہباش۔۔۔

باہر سے واش کروالینا۔۔۔

استغفر اللہ غیر محرم میکینک میری محبوبہ کو چھو بھی نہیں سکتا استغفر اللہ۔۔۔

سر سلی بہت عجیب ہی سوچ ہے آپکی۔۔۔ وہ سائیڈ پر کھڑی ہوتی بولی کیونکہ اب وہ پانی والا  
پائپ کھول چکا تھا

بلکل بلکل جائے اب۔۔۔

دے میں کرتی ہوں۔۔۔

میری محبوبہ کے لیے لڑکیاں لڑکے سب غیر محرم ہیں۔۔۔

ہاں ہاں اے بڑے محبوبہ کے محبوب۔۔۔

اسکی بات پر وہ بے اختیار اونچا سا ہنس گیا۔۔۔

جائے کپڑے گندے ہو گے۔۔۔

یہاں سائیڈ پر کھڑی ہوں نہیں ہوتے۔ وہ سائیڈ پر ہوتی بولی

مجبوری ہی کیا ہے۔؟؟؟؟ وہ اب پائپ کو نیچے رکھ کر بائیک کے فرنٹ سے دھو رہا تھا۔

بس یہی موقع اسے چاہئے تھا جس کے لیے وہ کب سے اسکا محبوبہ نامہ سن رہی تھی۔

اہستہ سے جھک کر نیچے سے پائپ اٹھایا۔ پھر اسمان کی جانب دیکھ کر مسکرائی۔ اسکی کمر کو دکھا۔

اللہ اللہ پکا مزاق کر رہی ہوں۔۔۔ دل میں کہا اور پھر بغیر اسے موقع دیے اسے اوپر پائپ سے پانی پھینکا۔

وہ حیران پریشان سا بس ابھی تک یہ سوچ رہا تھا کہ یہ ہوا کیا تھا اسکے ساتھ؟؟؟؟

کچھ لمے لگے تھے اسے سمجھنے میں اور اب جب وہ اپنے پر ہوئے اس حملے کو سمجھ چکا تھا تو وہ پائپ وہی چھوڑ کر بھاگ نکلی تھی۔

دروازے کے قریب جا کر پیچھے موڑی۔

بائے بائے محبوبہ کے سچے عاشق\_\_ ہاتھ ہلا کر کہتی وہ فوراً سے دروازہ کھول کر اندر کی طرف گئی\_\_

وہ حیران تھا بے حد حیران\_\_ وہ دشمن کی چال سے ہی اسے پہچان لیتا تھا اور اب اپنے بچے کھڑی اپنی بیوی کی چال کو نہیں سمجھ سکا تھا\_\_ شاید اسے نور سے اس بات کی توقع نہیں تھی\_\_ کم از کم وہ نور سے تو بالکل بھی یہ توقع نہیں رکھ سکتا تھا\_\_

اب وہ اپنے بالوں سے گرتے پانی کے قطروں کو دیکھ رہا تھا\_\_ گردن جھٹک کر وہ بس مسکرا ہی گیا\_\_

اب اسکی جگہ کوئی بھی ہوتا شاید زاریان بھی تو وہ اسے ناچھوڑتا کیونکہ اس طرح کی حرکت سے سخت چیڑ تھی مگر وہ نور حیا تھی اسے دیکھ کر ہی سارا غصہ گم ہو جاتا تھا\_\_ اس لئے اب وہ بس مسکرا ہی سکتا تھا\_\_

کیا ہوا فاطمہ\_\_ کمرے میں اتے ساتھ ہی صائم نے اس سے پوچھا جو بیڈ پر لیٹی انکھیں موندے ہوئے تھی

کچھ نہیں ہوا۔۔۔ وہ فوراً سے بیڈ سے اٹھی

کچھ دیر پہلے بہت زیادہ چکر انا شروع ہو گئے تھے اس لئے صفیہ بیگم نے زبردستی اسے لٹایا تھا وہ اگے بڑھا اسکی پیشانی چھوئی۔۔۔

بخار تو نہیں ہے چکر کیوں ارہے ہیں پھر۔۔۔؟؟

نہیں اب ٹھیک ہوں میں۔۔۔

کھانا کھایا ہے۔۔۔؟؟؟

نہیں بھوک نہیں ہے۔۔۔

فاطمہ یار تم بچی تو نہیں ہونا جو اب میں زبردستی تمہیں بچو کی طرح گود میں بیٹھا کر کھانا کھلوا چکر تو آئے گے نا جب کھانا نہیں کھاؤ گی۔۔۔

بھوک ہی نہیں تھی۔۔۔ اہستہ سے کہا

چلے میں دیکھتا ہوں کیسے نہیں تھی بھوک۔۔۔؟؟؟ اسکی کلائی پکڑ کر باہر لاتا بولا

پھر کچن کی طرف لے کر گیا اب میرے سامنے کھانا نکالے شاباش\_\_ ہاتھ چھوڑا

میں کھالوں گی اپ چینیج کر لے\_\_

میں کر لوں گا اپ کھانا نکالے\_\_

بہت برے دل کے ساتھ وہ کھانا ٹیبل پر رکھ رہی تھی\_\_ بھوک لگی ہوئی تھی مگر دل نہیں

چاہ رہا تھا کھانے کو\_\_

وہ اسکے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا\_\_

تم کب ائے بیٹا\_\_؟؟؟ صفہ بیگم کچن میں داخل ہوتی بولی

بس ابھی ہی آیا ہوں\_\_ کرسی سے اٹھ کر ان سے ملتا بولا

کھانا کھا کر اسے ہسپتال لے کر جانا بیٹا\_\_ انہوں نے فاطمہ کی طرف اشارہ کیا

بخار نہیں ہے امی اسے کھانا نہیں کھانے کی وجہ سے ویکنس ہوگی ہے\_\_ وہ اپنے اندازے

کے مطابق یہی سمجھا تھا

تم لے کر جاو صائم مجھے مشورے نا دیا کرو\_\_



ان کی بات پر وہ بس گردن جھکا گیا۔ جی اچھا امی۔

امی میں ٹھیک ہوں اب۔ فاطمہ نے کہا

میں جانتی ہوں لیکن پھر بھی جاو چیک اپ کروا دو۔ چولہے پر چائے کا پانی رکھتی بولی

اچھا دے مجھے میں بناتی ہوں۔ فاطمہ نے کہا

نہیں رہنے دو میں بناتی ہوں تم جاو جا کر تیاری کرو۔ وہ منع کرتی بولی

فاطمہ نے ایک نظر صائم کو دیکھا۔ جس نے اشارہ کیا کہ جائے۔

وہ کمرے میں آگئی تھی تیاری کیا صرف چادر ہی تو لینے تھی۔ وہ لے لی بس۔

صائم چائے پی کر اسے لے کر ہسپتال آگیا تھا۔

مبارک ہو صائم صاحب اپکی وائف امید سے ہیں۔ فائیل بند کرتی ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا

سامنے کرسی پر بیٹھے صائم کا دماغ کہی بہت دور گیا تھا بہت دور دوہی کا ہسپتال۔

\_\_\_ Congratulations mr Saim She is pragenet

کانوں میں آج سے تقریباً سات سال پہلے کے جملے گونجے۔

حال اور ماضی دونوں ایک جیسے تھے مگر فرق تھا بہت فرق اور یہ فرق صائم فاروق سمجھ سکتا تھا۔

وہ مسکرایا۔ جو بھی تھا اسکی یہ مسکراہٹ خالص تھی۔

قریب بیٹھی فاطمہ کا دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔

اپ کی وائف میں حد درجہ کی ویکنس ہے کچھ ملٹی وائٹامنس لکھ رہی ہوں وہ دے اور ریگولر ڈیٹس پر ان کا چیک اپ کروانا ہے۔ وہ ڈاکٹر پرچی پر کچھ لکھتی بولی

صائم نے گردن اثبات میں ہلائی اور قریب بیٹھی فاطمہ کو دیکھا جو نظریں جھکائیں بیٹھی تھی

اپنے ہاتھوں کو مسلسل مسل رہی تھی۔

صائم کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

صائم نے اسکے لئے گاڑی کا فرنٹ دروازہ کھولا۔

دل ابھی بھی بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔

وہ ابھی بھی کچھ نابولے تھے۔

کچھ دور جا کر صائم نے گاڑی روکی۔

فائل دے مجھے۔۔۔ اسکی طرف ہاتھ بڑھا کر فائل مانگی

کیوں۔؟؟؟ بے اختیار بول گئی

جلا کر انی ہے اس لئے۔۔۔ اس کے لب مسکرا رہے تھے

فاطمہ نے ایک نظر اسکے مسکراتے لبوں کو دیکھا۔

فاطمہ اپ واقعی اتنی معصوم ہیں۔؟؟؟؟؟ اج پہلی بار وہ اس سے یہ پوچھ رہا تھا

حیرت سے اسے دیکھا۔ کیسا سوال۔ تھا عجیب سا؟؟

بغیر کچھ کہے فائیل اسے دے دی۔

وہ بھی خاموشی سے فائیل سے دوائی والی پرچی نکال کر گاڑی سے باہر نکل گیا۔

اسنے کھڑی سے پار دیکھا جہاں وہ اب میڈیکل سٹور کے اندر جا رہا تھا۔

میں زراہ بھی معصوم نہیں بس آپکے سامنے پتا نہیں کہاں سے معصومیت ٹپک پڑتی ہے زبان پتا نہیں بند ہو جاتی ہے۔ وہ دل۔ میں سوچتی مسکرا گئی

جب سے شادی ہوئی تھی تب سے ہی اسکے سامنے وہ بہت خاموش خاموش رہتی۔ ایک ہچکچہٹ سی محسوس ہوتی تھی۔

کیا وہ خوش تھا اس خبر سے؟؟؟ تھا تو اظہار کیوں نہیں کر رہا؟؟؟ نہیں وہ خوش نہیں ہیں شاید۔ دماغ مسلسل اسکے گرد گھوم رہا تھا۔

وہ خوش تھا؟؟؟ سب سے بڑا سوال تھا جو اسکے دماغ میں منڈلا رہا تھا

وہ کچھ دیر اسی طرح شیخ و بیچ میں مبتلا رہی تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ واپس گاڑی میں  
اکر بیٹھا۔۔۔ دوائیاں بیکسیٹ پر رکھی۔۔۔

جوس کا ڈبہ اسکی طرف بڑھایا۔۔۔

بغیر کچھ کہے اس نے وہ لے لیا تھا۔۔۔ پیاس سے تو واقعی گلہ خشک ہو رہا تھا۔۔۔

فاطمہ اب میں آپکے کھانے پینے میں کوئی کوتاہائی نہیں برداشت کر سکتا پہلے معاملہ کچھ اور تھا  
اور اب اور ائی ہوپ آپ سمجھ گئی ہوگی۔۔۔ اس کے گود میں رکھے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ  
رکھا۔۔۔

یہ خوشی کا اظہار تھا پرواہ تھی فکر تھی کیا تھا یہ؟؟؟؟؟ دل و دماغ اس بات کی تصدیق نہیں  
کر سکے تھے۔۔۔

ہری آپ فنیٹش اٹ۔۔۔ اسنے جوس کے ڈبے کی طرف اشارہ کیا جو ابھی بھی اسکے ہاتھ میں  
موجود تھا

بغیر کچھ کہے اسنے جوس لبوں سے لگایا۔۔۔



دل اچانک سے بہت عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہو گیا تھا۔ بے انتہا بے حد رونے کو دل کر رہا تھا۔ مگر خود پر ضبط کی چادر اوڑھ کر بس خاموشی سے نظریں جھکا کر وہ جوس پینے لگی۔

اج اسے کم از کم یہ رویہ نہیں رکھنا چاہیے تھا۔ ٹھیک ہے مجھ سے محبت نہیں کرتے نہیں پسند میں آپکو مگر۔ سوچتی سوچتی اچانک اس نے اپنے گال پر کچھ بہتا محسوس کیا۔ ہاتھ بڑھا کر گال کو چھوا۔ انسو کا ننھا سا قطرہ انگلی کی پوروں میں چمک رہا تھا۔ وہی سے آنکھیں رگڑی۔

ایک لمبی سی سانس اندر کی جانب کھینچی اور پھر باہر نکالی۔ اس کے اس عمل سے صائم نے موڑ کر اسکی جانب دیکھا۔

کیا ہوا؟؟؟ سامنے کی جانب دیکھتے وہ پوچھ رہا تھا

دل چاہ چنچ کر بتائے کہ اج اسکی اس بات پر اسکا دل کرچی کرچی ہو گیا ہے مگر صبر کیا۔ اور خاموش رہی

فاطمہ کیا ہوا ہے؟؟؟ ایک اور پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔ رخ دوسری جانب پھیرا

اسکی جانب دیکھا جو اب کھڑکی سے پار دیکھ رہی تھی۔ کچھ ہوا ہے تو مجھ سے شنیر کر سکتی ہیں اب۔۔۔ واپس سے نظریں سامنے کی طرف مرکوز کی

کیا اب میرے ساتھ خوش ہیں؟؟؟ ناچاہتے ہوئے بھی پوچھ لیا۔ اگر آج نا پوچھتی تو شاید ساری زندگی یہ گلٹ رہتا

فاطمہ آج جو خبر ہمیں ملی ہے اسکے بعد بھی اپکا یہ سوال کرنا بے وقوفی نہیں ہے؟؟؟

میں واقعی بے وقوف ہوں اب سہی کے رہے ہیں میں بے وقوف ہوں جو لہجے پہچان جانتی ہوں۔۔۔ دھمی سی آواز میں کہا

فاطمہ ہوا کیا ہے ابھی تو ٹھیک تھا سب۔۔۔؟؟؟ وہ حیرانی سے پوچھ رہا تھا

اب ابھی بھی یہ پوچھ رہے ہیں کہ ہوا کیا ہے اب نے میرے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے اور اب پوچھ رہے ہیں کہ ہوا کیا ہے۔۔۔؟؟؟ انکھیں نم ہوتی چلی گئی آواز میں اب درد واضح طور پر محسوس کیا جاسکتا تھا

اسنے بغیر اسے کچھ کہے گاڑی سائیڈ پر روکی۔

اس کے گود میں رکھے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا۔

فاطمہ میری طرف دیکھے۔ اسکی جھکی نظروں کو دیکھتا وہ بولا

نظریں جھکی رہی۔

میری طرف دیکھے اور مجھے بتائیں کہ مجھ سے کونسی خطا ہوگی ہے۔ ا تھوڑی سے پکڑ کر  
چہرہ اپنی جانب کیا۔

اس کا یہی نرم لہجہ تھا جو فاطمہ کے کرچیوں کی مانند بکھیرے دل میں مرہم لگا دیتا تھا۔

میں نہیں جانتا کہ میں نے آپ سے ایسا کیا کہا ہے جو آپ کا دل مجھ سے خفا ہو گیا ہے مگر  
ایم رنلی سو سوری۔ اسکے لال ہوتے گالوں پر لب رکھتا وہ بولا

دل ایک لمحے کے لیے روکا۔ پھر دھڑکن بھال ہوئی۔ وہ زخم دیتا تھا ساتھ میں مرہم  
بھی رکھ دیتا تھا۔

اب رونا بند کرے فاطمہ۔ اسے ابھی بھی روتا دیکھ کر وہ بولا

انسو صاف کئے۔

گڈ اب مجھے اچھی بیویوں کی طرح بتائیں کہ میں نے ایسا کیا کہا تھا۔؟؟؟؟ وہ واپس سے گاڑی  
سٹارٹ کرتا بولا

اپ نے کہا تھا کہ اب۔۔۔ وہ رکی۔۔۔ بات ایسی بھی نہیں تھی جو وہ رونا شروع ہوگی تھی۔۔۔  
کہ؟؟؟؟ اسے خاموش پا کر وہ بولا

اپنے میری پرواہ نہیں کی اپنے انے والے کی پرواہ کی ہے مجھے دکھ ہوا تھا۔۔۔  
اسکی بات سن کر وہ مسکرایا۔۔۔

فاطمہ ریلی اپ اتنی چھوٹی چھوٹی باتیں نوٹ کرتی ہیں۔؟؟؟؟  
پتا نہیں۔۔۔

فاطمہ میں نے اسے ایسا کچھ بھی نہیں کہا تھا میں ری بات کا مطلب یہ تھا کہ اب اپکو اپنی  
زیادہ کئیر کرنی ہے یقین کرے جتنی پرواہ میں اپکی انج سے پہلے کرتا تھا اتنا ہی انج کرتا ہوں

اور ہمیشہ کرتا رہوں گا یوں چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل پر مت لیا کرے۔ وہ سرس ہو کر بولا

میں سوری کرتی ہوں۔ اتنا اہستہ کہا کہ اسنے بھی بہت مشکل سے سنا تھا

فاطمہ سوری نہیں کرے بدلے خود کو یہ حقیقت ہے اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپ دل ہر لے گی انہیں اتنا محسوس کرے گی تو پھر روتی ہی رہے گی لہجوں سے بکھیرا چھوڑ دے لہجوں کی گہری میں جانا چھوڑ دے جو کہتا ہے اسے کہنے دے اپ لہجے پڑھنا چھوڑ دے فاطمہ ورنہ زندگی کے ہر موڑ پر دل کرچی کرچی ہی ہوگا۔

وہ کچھ نا بولی بس نظریں جھکائیں اسے سمتی رہی

وہ سہی کہ رہا تھا وہ لہجوں کی گہری میں جانے والی لڑکی تھی۔۔۔ زراہ سا سخت لہجہ اسکت دل کو بہت بری طرح سے توڑ دیتا تھا۔

اور زیادہ رویا نا کرے مجھے چشمش لوگ کچھ پسند نہیں۔۔۔ وہ مسکرا کر کہ رہا تھا

حیرانی سے اسے دیکھا۔۔۔ یہ اتنا شوخ مزاق صائم نے اسکے ساتھ کیا تھا حیرانی ہوئی تھی۔۔۔



اج تک اسنے اسے اس طرح کی مزاق نہیں کیا تھا اج کیا تو حیرانگی ہوئی تھی۔

بیڈ کراون سے ٹیک لگائے وہ مسلسل اسے ہی دیکھ رہی تھی جو تکیہ بیڈ کراون کے ساتھ لگا کر گود میں لیپ ٹاپ رکھ کر کام کر رہا تھا۔

صبر کی بھی حد ہوتی ہے پچھلے ایک گھنٹے سے صبر ہی کر رہی تھی وہ۔

اپ ایک کام کیا کرے۔ اسے دیکھ کر کہا

ہوں۔۔۔ معصروف سا انداز تھا

اپ نایا تو آیا ہی نا کرے اور اگر اجاتے ہیں نا تو یہ یہ منہوس شے مت ساتھ لایا کرے۔۔۔ وہ اسکے لیپ ٹاپ کی طرف اشارہ کرتی بولی

اسکی بات پر وہ بے اختیار مسکرایا۔

دنیا کی 80 فیصد بیویاں لیپ ٹاپ کی دشمن ہیں اور ان 80 فیصد میں اچکا نمبر اول ہے۔۔۔

اول ہے میرے بس میں ہونا تو وہ سامنے دیوار سے اسے پٹخ دوں۔

کام ہوتے ہیں یار شوق سے تھوڑی نا بیٹھا ہوں۔۔۔

کام کام ہوتے ہیں تو وہی رکھ کر آیا کرے نا۔۔۔

اچھا اب غصہ نا ہو یہ لے اور گیم کھیلے۔۔۔ وہ سائیڈ ٹیبل سے موبائیل اٹھا کر اسے دیتا بولا

واہ میں دو سال کی بچی ہوں نا جیسے اب بھلا رہے ہیں۔۔۔ موبائیل ہاتھ سے لے لیا

عادتیں اور باتیں تو انہیں کی طرح ہیں نا۔۔۔

سمجھدار تو صرف اب ہیں نا۔۔۔ اسکے قریب ہو کر بیٹھی پھر اپنا سر اسکے کندھے پر رکھا۔۔۔

اسکے اس عمل سے وہ بے اختیار مسکرایا۔۔۔

اب لڑائی نا کرے اچھے بچوں کی طرح گیم کھیلے۔۔۔ اسکے گال کو نرمی سے چھوتا بولا

موبائیل کے فنگر پرنٹ پر اپنی انگلی رکھی۔۔۔ لاک کھول گیا تھا۔۔۔ پچھلی بار مرتضیٰ نے خود

ہی اسکا فنگر پرنٹ لگایا تھا کیونکہ لاک تو وہ ابھی بھی نہیں جان سکی تھی۔۔۔

لاک کھولا اور مڑ کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔ لب مسکرائے۔۔۔ تقریباً نو ماہ بعد آیا تھا وہ مگر لاک

نہیں تبدیل کیا۔۔۔

خوشی ہوئی تھی۔ اور زیادہ خوشی تو تب ہوئی تھی جب اس نے اپنی پسندیدہ گیم کو اسکے موبائل پر دیکھا۔ اس نے وہ بھی نہیں ڈلیٹ کی تھی 30 لیول پر تھی اچھے سے یاد تھا ابھی بھی وہی لیول چل رہا تھا۔ ایک عجیب سی خوشی محسوس ہوئی۔ اسے محسوس ہوا جیسے وہ کہی بہت دور فخر محسوس کر رہی تھی۔

کچھ دیر وہ خاموشی سی گیم کھیلتی رہی اور وہ بھی کام کرتا رہا۔ پھر دل یکدم گیم سے اچاٹ ہو گیا اور موبائل بند کر کے سائیڈ پر رکھ دیا۔ مرتضیٰ نے موڑ کر اسے دیکھا۔ کیا ہوا؟؟؟ وہ پوچھے بغیر نارہے سکا۔ کچھ نہیں۔ کہتی وہ اب سائیڈ سے اپنا موبائل اٹھا رہی تھی۔ مرتضیٰ واپس سے اپنے کام میں معصروف ہو گیا۔ نور نے واٹساپ ان کیا۔ جہاں فاطمہ کے نمبر سے ایک تصویر آئی ہوئی تھی۔ جلدی سے تصویر اپن کی۔ جہاں ایک چھوٹے سے کیوٹ سے بچے کی تصویر بھیجی گئی تھی اور ساتھ میں لکھا تھا "تو پھر پھوپھو تیار ہے" یکدم اسے سمجھ آگئی تھی۔ مسکراہٹ گہری ہوتی چلی گئی۔ ٹائم دیکھا بارہ بج چکے تھے اس وقت تو سو گئی ہوگی صبح کال کروں گی۔ سوچا اور میسج ٹائپ کیا۔ "بہت بے صبری سے انتظار ہے" لکھ کر بھیج دیا اور تصویر ایک بار پھر سے دیکھی۔ دل کہی بہت دور ڈوب سا رہا تھا۔ یہ کتنا کیوٹ ہے نا۔ اسے دیکھایا جو کام میں معصروف تھا مگر اسکے

پکارنے پر موڑ کر اسے دیکھا اور پھر موبائیل کو دیکھا جہاں ایک چھوٹے سے بچے کی تصویر تھی۔ ہاں مگر آپ سے کم۔ کہا۔ بچے زیادہ کیوٹ ہوتے ہیں۔ اسکے لہجے میں کچھ تھا جو مرتضیٰ نے بخوبی نوٹس کیا۔ نہیں فوجی زیادہ کیوٹ ہوتے ہیں۔ آپ میری بات کو مزاق میں کیوں اڑا رہے ہیں۔؟؟؟ وہ اب چیڑھ کر بولی۔ میں کب بنا رہا ہوں اپکا مزاق۔؟؟؟ اسکی جانب دیکھا۔ میں کب سے آپسے کیا کہ رہی ہوں اور آپ کب سے میری بات کو کبھی مجھ پر لے اتے ہیں تو کبھی خود پر۔

وہ خاموش رہا۔ پھر کچھ چیز لپ لپ ٹاپ پر انٹر کی اور لپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کر کے سائیڈ پر رکھا۔

اسے اپنے ساتھ لگایا۔ نورحیا جو بات آپ کہ رہی ہیں نا وہ ناامیدی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

آپ کو نہیں اندازہ میری فلینگز کا۔ لہجہ اب نرم تھا

مجھے شاید واقعی نہیں اندازہ آپکے احساسات کا مگر مجھے اتنا یقین ضرور ہے کہ ہر مشکل کے ساتھ ہی آسانی ہے سو ایزی ہو جائے اور دعائیں مانگے۔

میں بہت دعائیں مانگتی ہوں۔

مزید مانگے۔ اور مانگتی رہے ایک نا ایک دن تو ہو جائے گی نا قبول۔

ان شاء اللہ۔ کہتی آنکھوں میں انی نمی صاف کی۔

گڈ بس ویسے ہی ایمو شنل سین کریٹ کر دیتی ہیں آپ۔

آپ بس ہمیشہ ایسے ہی رہنا کبھی مت بدلنا۔ جزبات سے کہتی اسکے سینے پر سر رکھا۔

بے اختیار وہ مسکرایا۔

وہ بدلنے کی بات کر رہی تھی وہ تو اسے دیکھ کر اپنا آپ بھول جاتا تھا بدلنا تو کہی بہت دور کی بات تھی۔

کب سے اسکا انتظار کر رہی تھی۔ آج حاشر کی نائٹ ڈیوٹی تھی جس وجہ سے اشال ابھی بارہ بجے بھی اسکا انتظار کر رہی تھی۔ نیند سے آنکھیں لال ہو رہی تھی۔ اور بھوک اسکی تو کوئی حد نہیں تھی سب نے کھانا کھایا لیا سوائے اشال کے جس نے یہی کہا تھا کہ اسے



ابھی بھوک نہیں مگر اصل میں اسے کھانا حاشر کے ساتھ کھانا تھا جو پتا نہیں کب تک اے گا۔ کھانا کھا کر سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ دس بجے تک تو ایمان اسکے ساتھ بیٹھی باتیں کرتی رہی پھر وہ بھی چلی گئی تھی۔ پیچھے اسنے کچھ دیر سدرہ سے فون پر بات کی وہ بھی کچھ دیر کر کے بند کردی۔ بیڈ کے تکیہ پر سر رکھے ہوئی تھی ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹک رہی تھی۔ بیٹھے بیٹھے ہی اسنے سر تکیہ پر رکھا تھا۔ انکھیں زور سے بھینچی۔ کچھ لمحے گزرے۔ بس حد ہوگی تھی صبر کی۔ فوراً سے سر تکیہ سے اٹھایا اور سائیڈ پر رکھا موبائیل پر اسکا نمبر ڈائیل کیا۔ مسلسل بیلز جارہی تھی۔ اور پھر اسنے فون اٹھا لیا تھا۔

اسلام علیکم۔ حاشر نے سلام کیا

وعلیکم اسلام کہاں پر ہیں؟؟؟

اسی زمین پر ہی۔ مسکرا کر کہا

اپنے گھر کی زمین پر ارادہ کب کا ہے۔؟؟ اسکے جواب پر وہ مسکرائی

کچھ دیر تک۔

کیا مطلب کچھ دیر بارہ بج چکے ہیں۔ گھڑی پر ٹائم دیکھا

اشال نائٹ ڈیوٹی ہے صبح فجر کے وقت کہی جا کر اف ہوگا۔

اللہ اللہ میں کب سے اپکا انتظار کر رہی تھی کھانا بھی نہیں کھایا۔ اسے اب رونا ارہا تھا

اللہ اللہ لڑکی کبھی عقل سے کام لیا کرو نائٹ ڈیوٹی مطلب رات کی ڈیوٹی رات کی ڈیوٹی

مطلب ساری رات کی۔ اسکی بیوفوقی پر اسے بہت ہنسا ارہا تھا

اپ کا کام تھا مجھے بتانا۔

اپکو اڈر لگا کر دیے تھے اشال غور سے پڑھنا تھا نا۔

وہ کچھ نا بولی بس خاموش رہی۔

اچھا کھانا کھالے اپ میں تو کب کا کھا بھی چکا ہوں۔

نہیں کھانا خود ہی کھائے اگر۔۔۔ لہجہ خفگی سے بھرا تھا

پندرہ منٹ بعد کال کرتا ہوں اگر کھانا نہیں کھایا ہوا تو پھر جو ہوگا وہ اپ اچھے سے جانتی

ہیں۔

عجیب ہے میں بارہ بجے تک اپکا انتظار کرتی رہی اور اب بارہ بجے بھی اکیلے کھاؤں نہیں کھانا  
میں نے۔۔۔

کھا لے کھانا اشال میں پندرہ منٹ بعد کال کرتا ہوں۔۔۔ وہ ڈیوٹی پر تھا ہزار کام تھے مگر  
اسکی بیوی کو اب کون سمجھاتا

اللہ حافظ۔۔۔ اسکے لہجہ کی عجلت کو سمجھ کر کہا

ابھی پندرہ منٹ بعد کرنا اللہ حافظ۔۔۔ کہتا کال بند کر دی

وہ مسکرائی۔۔۔ پھر تقریباً پانچ منٹ تو یہی سوچتی رہی کہ کچن میں جاییے یا نا۔۔۔

اونہوں ادھی رات کو بلیوں کی طرح کھڑکھڑ کروں اب۔۔۔ منہ میں بڑبڑاتی وہ آخر بیڈ سے  
اٹھ ہی گئی۔۔۔

بھوک سے تو ویسے بھی برا حال تھا۔۔۔ کچن میں پہلے سے ہی ایمان موجود تھی اسے دیکھ کر  
فورا سے فریج کا دروازہ بند کیا۔۔۔

اشال نے اسکی اس حرکت کو نوٹس کیا مگر بولی کچھ نہیں۔ کیا چاہیے تھا آپ کو؟؟؟ ایمان نے پوچھا۔ کچھ نہیں کھانا کھانے لگی تھی۔ کہا

اچھا اچھا۔ وہ اپنے دوپٹے میں کچھ چھپا کر لے کر جا رہی تھی۔ ادھر ادھر ادھر ادھر۔ زارہ۔ اشال نے اسے پیچھے سے پکڑا تھا۔ ایمان کو محسوس ہو چکا تھا کہ اسکا پروگرام وڑ گیا ہے۔ یہ کیا ہے؟؟؟؟ اس کے دوپٹے میں چھپے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔ کچھ نہیں ماڑا۔ کچھ نہیں ماڑا کی بچی اگر تمہارے ڈاکٹر بھائی کو پتا چلا نا کہ اسکی بہن زکام۔ میں ادھی رات کو فریج سے انس کریم نکال کر کھا رہی ہے تو پھر دیکھنا۔ ہائے ماڑا پلیز پلیز لالہ کو نا بتانا۔ منت کی۔ اگر شرافت سے رکھ دیا تو نہیں بتاتی۔ بس تھوڑا سا کھائے گا یقین کرے ہمارے سینے پر آگ لگا ہوا ہے۔ اگر تمہارے لالہ نے دیکھا نا تو پھر لیٹرول بھی چھڑک دے گا اوپر۔ ماڑا تم بھی امنہ اپنی طرح ہمارا راز نہیں رکھتا۔ وہ منہ بسوڑتی بولی۔ کیونکہ میڈم تمہارے راز ہی ایسے ہیں کہ رکھے نہیں جاسکتے نا۔ فریج پر ایس کریم واپس رکھ کر وہ موڑی۔ یکدم انکھیں بھیگی۔ وہ لمحے یاد آئے جب رات کو وہ دونوں چوڑوں کی طرح کچن میں سے چیزیں لے کر جاتی اور کھاتی تھی۔ اشال اس کے گال میں بہتے انسو سے بے خبر ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی۔ اپنی تم چلی گئی تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکا۔



دل۔ میں کہا۔ اشال پیچھے موڑی۔ اسے دوپٹے سے انکھیں صاف کرتا دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔ ابھی تو ٹھیک تھی۔ سوچا۔ کیا ہوا ایمان۔؟؟؟ اس کے قریب جا کر کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔ کچ کچ نہیں۔ کچھ ہوا ہے بتاؤ مجھے۔؟؟؟؟ اسکی آنکھوں میں انی نمی کو صاف کیا۔ کچھ نہیں بس اپی یاد آگیا تھا۔ انکھیں صاف کی۔ اشال کو بے اختیار اس پر ترس آیا۔ امنہ ے ساتھ اکثر دیر تک رات کو جاگتی رہتی تھی یہ نہیں تھا کہ وہ موبائل یا سوشل میڈیا پر لگی رہتی تھی بلکہ ان کی باتیں ہی اتنی ہوتی تھی کہ کبھی کبھی رات بھی چھوٹی لگنے لگ جاتی۔ لڑنا جھگڑنا پھر پیار کرنا۔ پیار کرنا لڑنا جھگڑنا۔ یہ تو بہن بھائیوں کا ایک انداز محبت ہوتا ہے۔ دنیا میں شاید اتنا کوئی نہیں لڑتا ہوگا جتنا بہن بھائی آپس میں لڑتے ہیں اور دنیا میں شاید ہی کیسی نے اتنے راز رکھے ہوگے جتنے بہن بھائی ایک دوسرے کے رکھتے ہیں۔ بہن بھائی وہ ہوتے ہیں جن کی رگوں میں ایک ہی خون گردش کر رہا ہوتا ہے آپ چاہیے لاکھ دوریاں ان سے رکھے مگر رگوں میں گردش کرتے خون کی کشش کو کبھی نہیں روک سکتے۔

میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔ اسے اپنے ساتھ لگایا۔ آپ ہے تو شاید اسی لیے ہی ہم کو صبر آگیا ورنہ اپی کے بغیر ہمارا سانس لینا مشکل تھا اپی چلا گیا تو یہ محسوس ہوتا ہے جیسے ہمارا دل



کیسی نے نکال لیا ہو اب تو ہم رات کو کوشش کرتا ہے بس جلدی جلدی سو جائے ہمیں  
 اب خوف اتا ہے اپنے کمرے میں گونجتی اپنی کی باتوں سے اب ہیں اس گھر میں ورنہ شاید  
 ہم بھی نارہتا \_\_\_\_\_ وہ جزبات میں کہتی جارہی تھی اور وہ بس سنتی جارہی تھی \_\_\_\_\_ اسے  
 پیار کیا۔ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں تم حاشر کی بہن بعد میں ہوگی پہلے میری بہن ہو  
 میری کوئی بہن نہیں تھی پر اب ہے \_\_\_\_\_ اسکی بات پر ایمان مسکرائی۔ چلو او کھانا  
 کھائے۔ اشال نے کہا۔ نہیں ماڑا ہمیں جو کھانے کا دل تھا وہ تو کھانے نہیں دیا۔ ہاں  
 زکام میں اُس کریم کھاؤں گی تو مزید ہوگا عقل سے کام لیا کرو۔ پتا ہے کیا ہمارے پاس  
 عقل تھا بہت تھا مگر کیا ہے ناکہ امنہ اپنی کو اُس کریم بہت پسند تھا بس پھر انہوں نے ہمارا  
 عقل بیچ کر دس والا قلفی خرید لیا۔ ہاہا ہا تمہاری عقل بس دس روپے میں بک  
 گئی۔؟؟؟ نہیں ماڑا ہمارا عقل تو بہت نایاب تھا بہت مہنگا تھا بس وہ کیا ہے ناکہ عقل  
 خریدنے والا اپکا شوہر اور میرا بھائی تھا اس لئے سستے میں دے دی۔ وہ ہساتی بھی تھی اور  
 ہستی بھی تھی۔ اچھا ایا جی باتوں لڑکی او کھانا کھاؤ۔ اشال اب چیئر گھسیٹ کر بیٹھ چکی  
 تھی۔ نہیں ماڑا اب کھائے۔ تمہیں پتا ہے میرے ساتھ موئے موئے ہو گیا  
 کیوں۔؟؟؟ مجھے لگا کہ جب تمہارے بھائی ائے گے تب ہی ایک ساتھ اکٹھے کھالے

گے کھانا اس کئے سب کے ساتھ نہیں کھایا اور تمہارے بھائی نے ابھی کال کی اور کہا کہ میری تو نائٹ ڈیاٹی ہے اور میں کھانا کھا چکا ہوں۔۔۔ اوہوں ماڑا اپ کتنا فرمانبرار بیوی ہے قسم لے لو مجھ سے نہیں بنا جائے گا اتنا فرمانبردار بیوی۔۔۔ اسکی بات پر اشال مسکرائی۔۔۔

کھانا کھا کر مزید وہی کچن میں بیٹھے بیٹھے ہی اسکے ساتھ ڈھیر ساری باتیں کی اور تقریباً تین بجے کے قریب وہ واپس کمرے میں آئی۔۔۔ پہلی نظر ہی موبائیل پر پڑی۔ فوراً سے موبائیل اٹھایا۔۔۔ پانچ کالز آئی ہوئی تھی حاشر کی۔۔۔ ہائے اشال آج نہیں نیر ڈاکٹر صاحب کے ہاتھو تیری۔۔۔ اسلام نمبر ڈائل کرتی وہ بڑبڑائی۔۔۔ پہلی بیل پر ہی کال اٹھالی گئی تھی۔۔۔ اسلام علیکم۔۔۔ اشال نے سلام کیا۔۔۔ وعلیکم اسلام کھانا کتنی دیر میں کھا جاتا ہے؟؟؟ سلام کے ساتھ ہی پوچھا۔۔۔ کھانا تو بس یہی کوئی دس پند میں کھانا جاتا ہے البتہ باتیں نون سٹاپ کی جاتی ہیں۔۔۔ کس سے باتیں ہو رہی تھی۔۔۔؟؟؟؟ اپنی نند سے۔۔۔ اچھا تو بندہ کماز کم کال تو رسو کر لیتا ہے نا۔۔۔ حاشر نے کہا۔۔۔ ہے کرتا ہے بندہ کال ریسو اگر وہ کمرے میں موجود ہو۔۔۔ اچھا تو پھر کہاں تھی اپ۔۔۔؟؟؟ کچن میں۔۔۔ باتیں کرتی رہی۔۔۔؟؟؟؟ جی۔۔۔ واہ ہمارے گھر تو کمرے پائے ہی نہیں با جاتے۔۔۔ اسکی بات پر اشال مسکرائی۔۔۔ کچن میں کھانا کھانے کئی تھی وہاب ایمان بھی تھی بس پھر باتیں کرتی رہی کچھ پتا

ہی نہیں چلا۔۔۔ سہی ہے یہ بھی یہاں بندہ پریشان کہ اسکی چھوٹی سی بیوی نے کھانا کھایا کہ نہہیں اور وہاں بیوی مزے سے باتوں میں مشغول تھی واہ۔۔۔ یکدم دونوں طرف مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

چھوٹی سی تو نہیں ہوں میں۔۔۔ حرکتیں ویسی ہی ہی نا بچو جیسی خیر میں نماز پڑھ کر اوں گا سو جائے کچھ دیر۔۔۔ اوکے بہت شدید نیند آئی ہے اللہ حافظ۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔ کال ڈاکنیکٹ کی۔۔۔

اشال خان سکون روح بن چکی تھی حاشر خان کی۔۔۔

زندگی لاکھ مشکلات سے گزارے مگر صبر کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔۔۔ ہر آزمائش میں صبر۔۔۔ صبر وہ ہے جو آپکو اللہ سے جوڑ دیتا ہے۔۔۔ اللہ آپکے اس صبر کا صلہ ضرور دیتا بس ہمیں صبر سے کام لینا چاہیے۔۔۔

\*\*

زاریان زاریان اٹھو یار۔۔۔ وہ اسے تقریباً چھنچھوڑتی ہوئی بولی۔۔۔

وہ ویسے بھی فوراً سے ہی اٹھ جاتا تھا اور آج تو اسکے اس طرح اٹھانے پر تو وہ واقعی ڈر کر اٹھا تھا۔

ٹائم دیکھو صرف پندرہ منٹ ہیں نو بجنے میں۔۔۔ سدرہ نے کہا

گھڑی میں ٹائم دیکھا۔۔۔ آج تو میٹنگ بھی تھی۔۔۔  
اف سدرہ یار آج نہیں لیٹ ہونا تھا۔۔۔ وہ کہتا پاس بلیکٹ میں کور زرناب کو پیار کرتا بیڈ سے اٹھا۔

میری پتا نہیں آج انکھ ہی نہیں کھلی۔۔۔ لہجے میں شرمندگی تھی۔۔۔  
اُس اوکے کب آئی تم۔۔۔؟؟؟

صبح چھ بجے۔۔۔ کہتی وہ الماری کی طرف بڑھی۔۔۔

جو ابا زاریان بس گردن ہلاتا واشروم چلا گیا۔۔۔

تین ماہ ہو گئے تھے ایکسیڈنٹ کو اب مکمل ٹھیک ہو چکا تھا وہ۔۔۔ اس لیے اب آفیس جانا شروع کر دیا تھا۔۔۔ سدرہ دن کو گھر پر رہتی تھی اور رات کو نائٹ ڈیوٹی ہوتی تھی اسکی۔۔۔ وجہ



زرنا ب تھی جیسے وہ کیسی صورت بھی ملازمہ کے حوالے نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ دن کو وہ اسے سنبھال لیتی اور رات کو زاریان۔۔۔ زندگی اتنی معصروف ہوگی تھی کہ اب سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں تھی۔۔۔ لیکن اس معصروفیات میں وہ مطمئن تھی۔۔۔

جیسے جیسے زرنا ب بڑی ہوتی جارہی تھی ویسے ویسے ہی اس سے محبت بھی بڑھتی جارہی تھی۔۔۔

سو جانا اچھا۔۔۔ اسے اپنے ساتھ لگاتا وہ بولا

ہاں بس تھوڑی دیر تک سو جاؤں گی۔۔۔

زاریان نے پہلے سدرہ کی باہوں میں موجود زرنا ب کو پیار کیا۔۔۔ پھر اسے پیار کر کے وہ افس کے لئے نکل گیا تھا۔۔۔

چلو اب ہم اپنا بریک فاسٹ کرتے ہیں۔۔۔ اسے کے گال چومتی وہ اندر کی طرف ائی۔۔۔

زندگی دونوں کی بہت معصروف تھی مگر اس معصروفیات میں امنہ آج بھی موجود تھی۔۔۔ کبھی کوئی ایسی چیز انکھوں کے سامنے آجاتی تو امنہ کی یاد آجاتی تھی۔۔۔



وہ یہاں اس گھر موجود نہیں مگر وہ یہاں کے رہنے والوں کے دلوں میں ہمیشہ موجود رہے گی

سیاہ رنگ کے دوپٹے سے سر کو اچھے سے کور کئے جائے نماز پر بیٹھی وہ مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی۔

اللہ یا اللہ پاک اپنے آج تک ہمیشہ میری دعاؤں پر کن فرمایا ہے یا اللہ ایک بار اور فرما دے یا اللہ یا اللہ پاک مجھے نیک صالح اولاد عطا کر دے۔۔۔ یا اللہ پاک میں صرف تجھ سے ہی مانگتی ہوں۔۔۔ یا اللہ پاک میں جانتی ہوں ایک تیری ہی ذات ہے جو میری ساری دعاؤں میں کن فرماتی ہے یا اللہ میری دعا پر کن فرما دے۔۔۔ مجھے نیک اولاد سے نواز دے۔۔۔ یکدم اسکے رونے میں شدد آگئی تھی۔۔۔ یا اللہ پاک آپ جانتے ہیں مجھے آج تک کیسی نے بھی کوئی طعنہ کوئی بات نہیں کہی مجھے کبھی کیسی نے بھی نہیں بے اولادی کا طعنہ نہیں دیا مگر اللہ آپ جانتے ہیں لوگ لوگ ہوتے ہیں لفظوں سے زیادہ لہجوں سے محسوس کروا دیتے ہیں۔۔۔ یا اللہ آپ سب جانتے ہیں۔۔۔ یا اللہ یا اللہ میری دعائیں سن لے مجھ پر رحم فرمایا

اللہ مجھ پر آپنا کرم فرما یا اللہ۔ مسلسل روتی وہ اب سجدے کی حالت میں چلی گئی تھی۔  
یا اللہ یا اللہ میرا حال دل آپکے سامنے ہے۔

وہ ہر نماز کے ساتھ ہر دعا میں ہر لمحے اللہ سے مانگتی تھی۔

ہاں ٹھیک ہے اسے کبھی نورین بیگم یا حیات صاحب نے کچھ نہیں کہا تھا مگر وہ لہجہ کو سمجھ  
سکتی تھی۔ حیات صاحب تو ٹھیک تھے مگر نورین بیگم کبھی کبھی اپنے لہجے سے اسے محسوس  
کروا دیتی تھی۔

وہ خاموشی سے برداشت کر بھی لیتی تھی۔ کیونکہ وہ اس شخص کی ماں تھی جس نے اب  
تک اسے صرف اتنا ہی کہا تھا کہ بس دعائیں مانگے ایک دن قبول ہو جائے گی۔

شادی کے دو سال بعد بھی اولاد نہ ہونا عورت کے لئے کتنی بڑی آزمائش ہے یہ صرف وہی  
عورت جان سکتی ہے جو اس آزمائش سے گزری ہو۔

لوگ بے شک آپ کو طعنے نادے مگر انکے لہجے دل چیر دیتے ہیں۔

اللہ کے اگے خوب گڑگڑا کر وہ اب جائے نماز سے اٹھی۔ جائے نماز تہ کر کے عاداتا وہی  
صوفے کی پشت پر ہی رکھ دی۔

انسو صاف کئے۔ ایک بار موبائیل دیکھا جہاں کچھ نہیں تھا۔ بند ہوتے دل کے ساتھ وہ موبائیل ساتھ لے کر نیچے اگئی۔

لاونچ سے کیسی کی باتوں کی آواز آرہی تھی۔

اگے گی تو سامنے ہی نورین بیگم کیسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔

ایک نظر اسے دیکھا جو سامنے کھڑی تھی۔ پھر سائل پاس کی اور واپس سے فون پر باتوں میں معصروف ہو گئی۔ وہ بغیر کچھ اور سوچے ان کے سامنے رکھے صوفے پر اکر بیٹھ گئی۔

اسکی آنکھیں بتا رہی تھی کہ وہ ابھی رو کر آئی ہے۔

اج اگر ان آنکھوں میں بسنے والا شخص انہیں دیکھتا تو شاید اسکی روح تک کانپ اٹھتی مگر وہ اج یہاں نہیں تھا اس لئے اسے مکمل ازادی تھی ان آنکھوں پر ستم ڈھانے کی۔

کچھ دیر بات کرنے کے بعد نورین بیگم نے کال بند کر دی۔

اسے دیکھا جو اب انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

اشال تھی پانچواں مہینہ جارہا ہے نا اسکا اس لئے سمجھا رہی تھی اسے سلام کہ رہی تھی تمہیں۔۔۔ انہوں نے اسے تفصیل بتائی

دراصل انہوں نے اسکے دل پر لگے دمنوں پر نمک چھیڑکا تھا۔۔۔ جس کا درد وہ بہت ضبط سے سہے گئی تھی۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ محض اتنا ہی کہا۔۔۔

گلے میں کچھ چھب سا رہا تھا۔۔۔

مرتضیٰ نے کال کی کیا؟؟؟؟ وہ اسکی حالت کو سمجھتی بات کا رخ بدل گئی

وہ جانتی تھی ان باتوں سے اسے تکلیف ہوتی ہے مگر دل کے ہاتھوں مجبور ہو جاتی تھی کبھی کبھی۔۔۔ اولاد کی اولاد کو پالنا پر والدین کی خواہش ہوتی ہے ان کی بھی سب سے بڑی خواہش تھی یہ۔۔۔

نہیں تین دن پہلے کی تھی۔۔۔ نور نے بتایا

اچھا چلو کر دے گا پریشان نہیں ہونا۔۔۔ انہوں نے مسکرا کر کہا

جواباً وہ محض مسکرا ہی سکتی تھی سو ہلکا سا مسکرائی۔

مہندی کی تقریب ختم ہو چکی تھی۔

وہ اب کمرے میں اپنے بیڈ پر بیٹھی کانوں سے جھمکے اتار رہی تھی۔

انکھیں نیند کے باعث لال سرخ ہو چکی تھی۔

گھر والے اسکی پر یگننسی کی وجہ سے اتنا کام تو نہیں کرنے دیتے تھے مگر پھر بھی وہ ہاتھ پر ہاتھ کر تو نہیں بیٹھ سکتی تھی۔ اس لئے تھوڑا بہت کام کر دیتی۔ آخر اکلوتی بہو تھی اصل ذمہ داریاں تو اسی نے ہی سنبھالنی تھی۔

لڑکے والو سے کہا تھا کہ کچھ ماہ ڈلے کر دیتے ہیں شادی مگر انہوں نے یہی کہا کہ ہم جلد از جلد اپنے بیٹے کی شادی کر کے واپس اپنے ملک جانا چاہتے ہیں۔ بس پھر کیا۔۔۔؟ آج ایمان فاطمہ کے ہاتھ بھی پیلے ہو چکے تھے۔ آج اس موقع پر ایمان کو امنہ ے حد یادائی۔ یہی تو وہ موقع ہوتا ہے جہاں اپنے بچھڑے ہوئے پیارے بے حد یاد آتے ہیں۔ جب سب اکٹھے ہوتے ہیں اور درمیان میں سے ایک پیارا بندہ نہیں ہوتا تو دل کٹ جاتے ہیں۔ اشال نے



بہت کوشش کی کہ وہ اسے امنہ کی کمی نا محسوس ہونے دے مگر پھر بھی جانے والو کی کمی تو کوئی بھی پوری نہیں کر سکتا۔ وہ تو تاحیات دل میں رہتے ہیں۔

وہ ابھی کمرے میں اکیلی ہی تھی حاشر شاید باہر تھا۔

جیولری وغیرہ سے فارغ ہو کر وہ اب اپنے سادا سے کپڑے لے کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔

واپس آئی تو حاشر اپنی وایج اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ رہا تھا۔ اسے دیکھ کر مسکرایا۔

میری بیگم تھک گئی ہے۔؟؟؟ حاشر نے اس سے پوچھا

جو اب اسکے اس سوال پر مسکرا رہی تھی۔

نہیں تھکی نہیں ہوں بس نیند ارہی ہے۔

اوکے آرام کرے سو جائے۔ اس کے گال چھوتا وہ کہ کر واش روم کی جانب چلا گیا۔

ساری تھکاوٹ ریت کی ماند د اڑ جاتی ہے جب کوئی احساس کر دیتا ہے۔

عورت کی تھکاوٹ اتارنے کے لئے محض خوبصورت چند بول ہی کافی ہیں۔

حاشر اسکا احساس کر کے گیا تھا بس اسی لمحے اسکی ساری تھکاوٹ اتر گئی تھی۔

اور وہ سکون سے نیند کے اغوش میں چلی گئی۔

صبح کا سورج طلوع ہونے کی دیر تھی ہر طرف افراتفری تھی۔ کیسی کو کچھ نہیں مل رہا تھا تو کیسی کو کچھ اور۔ دائیں بائیں اوپر سے ہر طرف سے اشال بھا بھی اشال اپی اشال بیٹی بہو بیٹھی کی ہی آوازیں لگ رہی تھی۔

ملازموں کے الگ شور تھا کہ کس کو کیا دینا ہے۔

حاشر یہی رکھی ہوگی غور سے دیکھے۔

چار چار انکھیں لگا کر دیکھ چکا ہوں نہیں مل رہی۔ وہ الماری سے سر نکلتا بولا

ہٹیں اگے اگر مجھے ملی نا پھر دیکھنا۔ اسے پیچھے کرتی وہ بولی

دو دن پہلے ہی اسنے برٹن نیو وائچ خریدی تھی اور لا کر اشال کو تھمائی کہ اسے سنبھال کر رکھ

دے اور اس میڈم نے اتنے اچھے سے سنبھالی کہ اب مل ہی نہیں رہی تھی۔

ملی کیا۔؟؟؟ اسے مسلسل ہی الماری کو کھوجتے دیکھ کر حاشر نے پوچھا

نہیں شاید ڈرینگ کے ڈراز میں رکھ دی ہو صبر وہی دیکھتی ہوں۔۔۔ کہتی وہ ڈرینگ ٹیبل کے دراز باری باری کھلنے لگی۔۔۔

یہ رہی۔۔۔ آخر اسے مل ہی گئی تھی

رکھی کہاں تھی میڈم نے اور خوار مجھے کہاں کروا رہی تھی ادھے گھنٹے سے ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔ اسے ہاتھ سے واچ لیتا وہ بولا

یاد نہیں رہی سوری۔۔۔

دماغ حاضر رکھو لڑکی اگے بہت ضرورت ہوگی۔۔۔ اپنی کلائی میں واچ پہینتا وہ کس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا وہ اشال اچھے سے سمجھ گئی تھی۔۔۔

بغیر اسے کوئی جواب دیئے وہ بس مسکراہٹ ضبط کر کے کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔

سب تیار ہو چکے تھے۔۔۔ بارات بھی آگئی تھی۔۔۔

نکاح بھی ہو چکا تھا۔۔۔

سب اپنی خوشگپوں میں معصروف تھے۔

اسفندیار خان اپنی ایک سالہ نواسی کا تعارف اپنے ایک ایک رشتے دار سے کروا رہے تھے۔

سب کو بتا رہے تھے کہ یہ انکی بڑی بیٹی کی بیٹی ہے۔

ہر کوئی اس سے ملتا تو نہی کہتا کہ یہ امنہ کی کاپی ہے۔ وہ واقعی امنہ کی کاپی ہی تھی۔ اس کی جہسی اسفید چمکتی رنگت۔ دونوں سائیڈ پر پڑتے ذلیبز۔ وہ ہر چیز پر امنہ پر ہی گئی تھی مگر انکھیں۔ انکھیں اسکی اپنے باپ پر گئی تھی۔ سیاہ چمکتی انکھیں۔ اور ان پر سچی گہری پلکیں۔ اسکی پلکیں بہت بڑی اور گہری تھی۔ زاریان سے بھی زیادہ بڑی اور گہری۔

کبھی کبھی سدرہ ہمیشہ اسے دیکھ کر سوچتی کہ اتنی مکمل اور جو بصورت لڑکی تو محض کہانیوں میں ہوتی تھی مگر جب گود میں اٹھائی اپنی بیٹی کو دیکھتی تو دل گواہی دیتا تھا کہ حسن محض کہانیوں میں ہی نہیں حقیقت میں بھی ہے۔

وہ سب کے ساتھ بہت جلدی گھل مل جاتی سب کے ساتھ کھیلتی تھی مگر کھانا وہ صرف سدرہ کی گود میں ہی بیٹھ کر کھاتی تھی۔ زاریان کے پاس بھی وہ بس کبھی کبھی کھا لیتی لیکن زیادہ تر سدرہ ہی کے پاس کھاتی تھی۔

ابھی بھی وہ اپنے نانا کے ساتھ سارے خاندان سے مل کر سدرہ کی گود میں بیٹھی تھی۔

زرناب جلدی سے یہ فنیٹش کرو پھر خالہ پاس لے کر جاؤں گی۔

کب سے اسے دودھ پلانے کی کوشش کر رہی تھی مگر نہیں۔ زرناب میڈم کو تو ابھی اچھلنا تھا۔ سو وہ اچھل اچھل کر پاس بیٹھی اشال کا دوپٹہ کھینچ رہی تھی۔

ہایے سدرہ۔ اشال کی آواز پر موڑ کر سدرہ نے اسے دیکھا جہاں اسکی چھوٹی سی شراتی بیٹی اپنی سگی پھوپھو کے کان کو کھینچ رہی تھی۔

سدرہ نے فوراً سے اسے پیچھے کیا۔

دراصل اسے اشال کے وہ جھمکے اچھے لگے تھے۔

گندی بچی پھوپھو کو مار رہی ہو۔ سدرہ نے کہا



اسکے اس طرح کہنے کی دیر تھی۔۔۔ زرناب اپنے دو ڈولز کی نمائش کرتی کھکھلا کر ہنسنے لگ گئی تھی۔۔۔

لکھوا لو سدرہ اس نے انج دودھ نہیں پینا اسے ایمان سے ملوا لاو بہت بار وہ پوچھ چکی ہے اب خود اٹھ کر اجائے گی۔۔۔ اشال زرناب کے چہرے پر سچی شرارت کو دیکھ کر بولی

مجھے بھی یہی لگ رہا ہے۔۔۔

سدرہ نے کہا

پھر اسے لے کر وہ ایمان سے ملوانے لے آئی۔۔۔

زرناب کو دیکھنے کی دیر تھی ایمان کا سارا ضبط ٹوٹ گیا اور اسے سینے سے لگا کر وہ بہت بری طرح سے رونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔ ایمان اکثر اسے چھوٹی امنہ کہ دیتی تھی۔۔۔ اور انج اپنی چھوٹی امنہ کو دیکھ کر ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

اسے بہت مشکل سے اشال اور سدرہ نے چپ کروایا تھا۔۔۔

رخصتی کے وقت بھی وہ بے حد روئی تھی۔۔۔

اور آج تو پہاڑ سا مضبوط دل رکھنے والے اسفندیار خان کی آنکھ بھی نم ہوئی تھی۔

جب سے امنہ گئی تھی تب سے انکا دل نرم ہو چکا تھا۔

کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو ہمارے جانے کا انتظار کر رہی ہوتی ہیں۔ جیسے ہی ہم چلے جاتے ہیں انکی تکمیل ہو جاتی ہے۔

آج آن کے انگن سے آخری چڑیا بھی اڑ گئی تھی۔

بیٹیاں تو چڑیوں کی ماند ہوتی ہیں جو چہکچہاتی ہی اچھی لگتی ہیں۔

بس بخت ساتھ دینے والے ہو تو ہر بیٹی کھکھلاتی ہے۔

بس کردو بیٹا واپس آکر باقی کا پیار کر لینا۔ فاطمہ نے اذلان سے کہا جو کب سے اپنی باہوں

میں موجود گلابی کملی میں لپٹی اپنی ڈول کو پیار پر پیار کر رہا تھا۔

صائم کئی دفعہ گاڑی کا ہارن بجا چکا تھا مگر اذلان صاحب اس وقت بے حد معصروف تھے اپنی

ڈول کے ساتھ۔

فاطمی ڈول سے کہے ناکہ انیز اوپن کرے۔۔۔ فاطمہ سے کہا

بیٹا ابھی تو وہ دو ماہ کی ہے ابھی اس کا کام بس سونا دودھ پینا اور پھر سونا ہے ابھی اپ جاو  
میرے بیٹے بابا باہر ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔

فاطمی جب میری ڈول بڑی ہو جائے گی پھر میں اسکو بھی اپنے ساتھ سکول لے کر جاؤں گا  
نا۔۔۔؟؟؟؟؟ ام ایمن فاطمہ کو پکڑاتے ہوئے وہ اس سے بولا

جی میرے بیٹے اپ ہی تو لے کر جاو گے۔۔۔ جھک کر اسکے گال چومے

میں لے کر جاؤں گا بیکوز میں اپنی ڈول کا سپر مین ہو گا نا۔۔۔

جی میرے بیٹے اب جاو ورنہ باہر گاڑی میں جو سپر مین اپکا ویٹ کر رہے ہیں نا وہ افسس سے  
لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔

اوکے فاطمی اوکے ڈول اللہ حافظ۔۔۔

اللہ حافظ بیٹے اور ہاں اج اتے ہوئے وین والے انکل لو تنگ مت کرنا وہ جہاں کہے وہی بیٹھ  
جانا۔۔۔

اچھا۔۔ وہ گردن ہلا کر کہتا باہر نکل گیا۔

سکول ڈراپ تو اسے صائم کر دیتا تھا مگر پک نہیں کر سکتا تھا وہ اس لئے پک کرنے کے لیے اسکی وین لگادی اور وین والے انکل اسے پیچھے بیٹھنے کا کہتے جو وہ بیٹھتا نہیں تھا اور ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ جب وہ بابا کے ساتھ گاڑی میں فرنٹ پر بیٹھتا ہے تو یہاں بھی فرنٹ پر بیٹھے گا بس۔۔ اور وہ انکل بس اس بچے کو دیکھتے رہے جاتے تھے۔۔ کل ہی وین والے نے صائم کو بتائی تھی اس کے نواب زادے کی بات جس پر صائم نے اسے سمجھایا تھا کہ انکل جہاں کہے وہی بیٹھ جایا کرو جو بابا اسنے اچھا بابا کہ دیا۔۔

فاطمہ بعد میں بنا لینا کھانا پہلے ایمین کو دودھ بنا کر دو۔۔ صفیہ بیگم نے فاطمہ سے کہا جو اذلان کے سکول سے آنے سے پہلے جلدی جلدی کھانا بنا رہی تھی۔۔

اچھا امی بس بنا رہی ہوں۔۔ کہتی وہ سالن والے چولہے کی انچ ہلکی اور دودھ بنانے لگ گئی۔۔

پانچ منٹ بعد وہ دودھ والا فیڈر لے کر باہر لاونچ میں اپنی۔۔

لاونچ میں ویوار پر لگی گھڑی کو دیکھا جہاں 1:45

ہورہے تھے۔ اس وقت تک تو اذلان اجاتا تھا

امی اذلان نہیں آیا ابھی تک۔۔۔ انہیں فیڈر تھاماتی وہ بولی

اجائے گا شاید وین والا آخر میں اسے اتارے۔۔۔ باہوں میں موجود اپنی پوتی کو دودھ پلاتی

وہ بولی

فاطمہ کا دل نجانے عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہو رہا تھا۔

1:45 سے اب 1:55 ہو رہے تھے۔

وہ پریشانی سے ہونٹ چباتی ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔

بیٹا صائم کو کال کرونا وہ وین والے سے پتا لگایے گا۔۔۔ صفیہ بیگم نے کہا

انکی بات سنتی سر ہلا کر ٹیبل سے اپنا موبائیل اٹھایا اور صائم کو کال کی۔

اسلام علیکم کیسے ہیں۔؟؟؟ کال اٹھاتے ساتھ ہی فاطمہ نے سلام کیا



وعلیکم اسلام الحمد للہ خیریت سب \_\_\_؟؟؟ اس وقت اسکی کال انا عجیب تھا اس وقت تو ان کے گھر افت ہوتی تھی کیونکہ اذلان صاحب سکول سے اتے تو فوراً انہیں کھانا چاہیے ہوتا تھا اور فاطمہ اسے میں معصوف ہوتی تھی

جی صائم وہ اذلان ابھی تک گھر نہیں آیا اپ وین والے انکل کو کال کرے نا \_\_\_ دھڑکتے دل سے کہا

ابھی تک نہیں آیا؟؟ کلابی میں باندھی گھڑی میں ٹائم دیکھا  
نہیں آیا دو بج چکے ہیں \_\_\_

اچھا میں دیکھتا ہوں \_\_\_ کہتا وہ فون بند کر گیا \_\_\_

کیا کہ رہا ہے صائم؟؟؟ صفیہ بیگم نے پوچھا

فون کر رہے ہیں وین والے انکل کو \_\_\_ فاطمہ نے بتایا

بیٹی اذلان نہیں آیا ابھی تک \_\_\_ لکڑی کا جالی والا دروازہ کھول کر اندر اتے فاروق صاحب نے پوچھا جو ابھی ظہر کی نماز مسجد میں ادا کر کے آئے تھے \_\_\_ اور اذلان کو ناپاکر انہوں نے

پوچھا تھا کیونکہ جب وہ اتے تھے تو اس وقت انکا بیٹا دادی اور ماں کو اپنے پورے دن کی روداد لاونچ میں بیٹھے سنا رہا ہوتا تھا۔

نہیں ابو ابھی تک نہیں آیا صائم ابھی دین والے انکل سے پتا کر رہے ہیں۔

اچھا ہو جاتا ہے ایسا پریشانی والی بات نہیں۔ وہ صفیہ بیگم کی باہوں سے ام ایمن کو لیتے بولے۔

جب سے ام ایمن کی آمد ہوئی تھی تب سے وہ اب گھر میں بھی پائے جاتے تھے۔

ام ایمن کا نام بھی انہیں نے ہی رکھا تھا۔ وہ اکثر یہی کہتے تھے کہ ام ایمن انہیں نور حیا سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ جس پر نور انہیں یہی کہتی تھی کہ ابو اپنے تو بڑی جلدی ہی پارٹی بدل لی۔ جو با وہ بس مسکرا جاتے۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ٹیبل پر پڑا موبائل بجا۔

صائم کی کال تھی۔

فاطمہ نے فوراً سے فون اٹھایا

کیا ہوا کہاں ہے اذلان؟؟؟؟ بغیر سلام دعا کے وہ بولی

صبر فاطمہ حوصلہ یہی ہے ڈرائیور سے بات ہوئی ہے وہ کیسی دوسرے بچے کو ڈراپ کرنے دوسرے روٹ پر چلا گیا تھا۔ اس لئے لیٹ ہو گئے ہیں۔

کیا مطلب دوسرے روٹ پر جب ڈیلی پہلے اذلان کو ہی چھوڑے ہیں تو آج۔۔۔  
ہو جاتا ہے فاطمہ تم پریشان مت ہو۔۔۔

بس صائم آج کے بعد انکل کو بتائے کہ امیندہ ایسا نا ہو۔۔۔

اچھا اچھا جناب جو حکم اپکا اب فون رکھے اپکا پرنس ارہا ہے۔۔۔

اف خدایا اس بندے کا جناب کہنا۔ دل کی دنیا میں ادھم مچا دیتا تھا۔۔۔

اچھا اللہ حافظ۔۔۔ فاطمہ نے کہا اور فون بند کر دیا

کیا کہ رہا صائم؟؟؟ فاروق صاحب نے پوچھا

یہی کہ وین والے انکل کسی دوسرے بچے کو اتارنے دوسرے روٹ پر چلے گئے تھے ارہے

ہو گئے۔۔۔ اسنے بتایا

ہو جاتا ہے وین والے اکثر کرتے ہیں۔۔۔ انہوں نے کہا

جی ابو کیا میں پہلے نماز پڑھ لوں یا پھر کھانا لگاؤں۔؟؟ ٹیبل پر فون رکھتی اسنے پوچھا

نہیں نہیں بیٹا پہلے نماز پڑھ لو کھانا تو ہم اپنے بیٹے کے ساتھ کھایے گے نماز پڑھو وہ پہلے ہے۔۔۔ فاروق صاحب نے کہا

جی ابو۔۔۔ کہا اور کمرے میں چلی گئی

نماز پڑھ کر بہت دعائیں مانگی۔۔۔ پتا نہیں دل ابھی بھی ویسے ہی پریشانی میں مبتلا تھا

2:45 ہو گئے تھے نماز بھی وہ پڑھ چکی تھی مگر اذان کا ابھی بھی کوئی نام و نشان نہیں تھا۔۔۔

اسنے ایک بار پھر سے صائم کو کال کی جس پر صائم نے حیرت سے فاطمہ سے پوچھا تھا کہ کیا واقعی اذان نہیں آیا؟؟

صائم نے ایک بار پھر سے وین والے کو کال کی جس کا جواب سن کر اسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اذلان کو تو وہ گھر چھوڑ آیا تھا 2:25 پر ہی اب تک گھر نہیں آیا یہ اسکی ذمہ داری نہیں۔  
صائم نے دوبارہ گھر کال کرنے کے بجائے پولیس سٹیشن کال کی تاکہ اس وین والے کا دماغ  
سیٹ کر سکے۔

شام کے چار بج چکے تھے وہ افیس سے بھی اگیا تھا  
ہر جگہ پتا کروا لیا تھا مگر اذلان کہی نہیں تھا۔  
وین الے کو بھی پولیس والوں نے بہت تفسیش کی جس کی ہر بات پر یہی تھا کہ وہ اسنے  
اذلان کو گھر کے گیٹ کے سامنے اتارا تھا۔  
پولیس والوں نے اسے لاکر میں رکھا تھا کہ جب تک بچہ نہیں ملتا جب تک وہ وہی رہے  
گا۔

وہ بے چارہ غریب آدمی تو بے گناہ کی سزا کاٹ رہا تھا اسنے تو خود اذلان کو گھر کے سامنے  
اتارا تھا اب اسے کیا معلوم کہ وہ وہاں سے کہاں گیا تھا؟؟؟



فاطمہ کا رو رو کر الگ برا حال تھا۔

اب تو نور اور سدرہ بھی وہی اگے تھے۔

سدرہ نے زاریان سے بھی کہا تھا کہ وہ کچھ کرے زاریان نے شہریار کو کال کر کے ساری بات بتائی۔

اب یہ کیس شہریار دیکھ رہا تھا۔ پولیس والے پوری ایمانداری سے اذلان کی تلاش میں تھے۔

صائم کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اب اپنی سانسیں کھو رہا ہو۔

اس وقت تمام افراد لوہجے میں بیٹھے تھے۔ ہر زبان اسکی واپسی کے لئے دعائیں مانگ رہی تھی۔

مغرب کی اذانوں کی آواز جیسے ہی فضا میں گونجی اسی وقت سب کے دل امید کھو چکے تھے۔

مگر ایک دل ابھی بھی مکمل کامل ایمان سے امید رکھے ہوئے تھا۔

نور حیا اسکا دل ابھی بھی اللہ سے دعائیں مانگ رہا تھا۔

ازان ختم ہونے کے بعد خواتین نے گھر میں ہی نماز ادا کی ا\_\_ زاریان صائم فاروق صاحب اور حیات صاحب مسجد کی طرف چلے گئے۔

نورین بیگم اور حیات صاحب نور کے ساتھ ہی اگے تھے۔

رات تنکا تنکا پگھل رہی تھی۔

ساری رات سب کی لاونچ میں ہی گزری تھی۔ کالز پر کالز کبھی کس تھانے سے تو کبھی کس سے۔ اسلام آباد کی ساری پولیس ساری رات ملک کا چپہ چپہ چھانتی رہی اسکی گمشدگی کی خبر سارے پاکستان میں پھیل چکی تھی ہر نیوز چینل پر۔ اور لینڈہ انے والی ہر نیوز پیپر پر بھی اسکی گمشدگی کی خبر سہر فہرست تھی۔ اب تو پاکستان کے ہر شہر کی پولیس اسکی تلاش تھی۔ مگر وہ نہیں ملا رہا تھا۔ وہ نہیں ملا وہ نہیں تھا وہ کہاں گیا تھا؟؟ وہ کس کے پاس تھا؟؟ وہ زندہ بھی تھا کیا؟؟ آخر اغواہ ہوا بھی تھا تو ابھی تک کوئی کال کیوں نہیں آئی تھی؟؟؟ کہاں گیا تھا اذلان صائم۔ کہاں گیا تھا سیاہ گلاب۔؟؟؟

فجر کی اذانیں اب شروع ہو چکی تھی۔

اج آج زندگى ميں پہلى بار پہلى بار صائم ابن فاروق مسجد ميں فجر كى نماز ميں سب سے پہلے  
پہلى صف ميں موجود تھا۔۔۔ در حقيقت وہ اذان سے

پہلے ہی مسجد ميں آگيا تھا۔۔۔

باجماعت نماز ادا كر كے۔۔۔ وہ اب بس بيٹھا خالى نظروں سے سنگ مرمر كے فرش كو ديکھ  
رہا تھا۔۔۔

اسے لگتا تھا كہ حيا كے بعد اسكے پاس ايسا كچھ بھى نہيں ہے جيسے وہ كھوئے گا۔۔۔

مگر آج اپنے لخت جگر كى گمشدگى اسے تنكا تنكا مار رہى تھى۔۔۔

دعا كے لئے ہاٹھ اٹھائے۔۔۔ ہاتھوں ميں كپكپاہٹ واضح نظر آرہى تھى۔۔۔ لب ٹھر ٹھرا  
رہے تھے

آج اسكى روح تك لرز رہى تھى

ایے میری رب حیا بھی اپکی چیز تھی اپ نے لے لی۔ اذلان بھی اپکی ہی چیز ہے اے  
میرے مالک مگر۔ اسکی جدائی مجھے مار دے گی۔ اے میرے مالک اولاد کی تکلیف سے زیادہ  
کوئی چیز اذیت ناک نہیں والدین کے لیے۔

اے میرے مالک میری اولاد کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔

میرے لخت جگر کی حفاظت کرنا۔

میرے لخت جگر کی جدائی مجھے مار رہی ہے۔ اتنا ہی کہا گیا اور وہ چہرے ہاتھوں میں گرا  
کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔

زاریان حیات اور فاروق صاحب سب نے اسے بہت دلا سے دیے۔ مگر اولاد کی جدائی کا  
درد تھا کہ کم ہو ہی نہیں رہا تھا۔

فاروق صاحب کا اپنے بیٹا کا یوں تڑپنا ان کا دل بھی زخمی ہو گیا تھا۔

"ایک باپ کا دل کٹ رہا تھا اپنے لخت جگر کو تڑپتا دیکھ کر۔ اور دوسرے باپ کا دل کٹ  
رہا تھا اپنے لخت جگر کی جدائی پر۔"

ہر طرف پرندوں کی چچاہٹ تھی۔ ہر طرح کے پرندے تھے۔ ہر رنگ کے ہر نسل کے۔  
 آسمان سیاہ بادلوں سے ڈھاکہ ہوا تھا۔ سیاہ بادل اس چیز کی علامت تھے کہ آج انہوں نے  
 خوب برسنا ہے۔ قبرستان کی گہری خاموشی میں درختوں سے گرتے پیلے پتوں کی آواز۔ ان  
 پتوں کو بھی خزاں بتا رہی تھی کہ ہر ہریالی کے بعد خزاں ہے۔ جو تمہارا زوال ہے مگر۔ خزاں  
 کے بعد بہار ہے۔ زوال کے بعد عروج۔ اور پھر عروج کے بعد زوال۔ بہار کے بعد خزاں  
 یہی دائرے حیات ہے۔ ہر طرف وحشت تھی ویرانی تھی۔ مگر ان کے لئے جن کا یہاں  
 کوئی پیارا نہیں تھا۔ جن کے پیارے اس مٹی تلے موجود تھے ان کے لئے یہ قبرستان بالکل  
 بھی وحشت ناک نہیں تھا۔

حیا تمہارے جانے کے بعد سب کچھ رک سا گیا ہے سب کچھ۔ قبرستان کی ویرانی ویسی تھی  
 البتہ گھٹنوں کے بل بیٹھے صائم فاروق کے اندر کی خاموشی ٹوٹی تھی۔ تم چلی گئی حیا مگر خود کو  
 مجھ میں بھول گئی ہو۔ زکام زدہ آواز سے یہ الفاظ ادا کئے۔ وقت تو چل رہا ہے دیکھو سب  
 چل رہا ہے نا وقت تھما نا ہی میری سانسیں تھیں۔ سب چل رہا ہے سب کچھ۔ بس صائم پیچھے  
 رہے گیا ہے۔ وہ ہر چیز میں پیچھے رہے گیا۔ وہ اس سے کہہتا جا رہا تھا اس چیز کی پرواہ کئے



بغیر کے وہ سن رہی ہے کہ نہیں۔۔۔ ناجانے میری قسمت میں ایسا کیوں لکھا تھا کہ پہلے تمہیں کھو دیا اور اب اپنے قیمتی اثاثے کو دیکھو حیا ہم نے کھو دیا اپنا اذلان۔ وہی اذلان جس کی پیدائش کی خوشی میں تم پاگل ہو رہی تھی۔ وہی اذلان جس کے مستقبل کے خواب تم ہر رات دیکھتی تھی۔ وہی اذلان جو تمہارا میرا قیمتی اثاثہ تھا۔ وہی اذلان جو ہماری محبت کی نشانی تھی۔ اس کی آواز میں اب کپکپاہٹ سی تھی۔ حیا جب سے میں نے اذلان کو کھویا ہے مجھے محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے اپنی محبت کو کھو دیا ہو۔ ایک وہی تو تھا جو تمہارا تھا۔ یہ آخری بات تھی اور اس کے بعد اسکی زبان ایک لفظ بھی ادا نہیں کر سکی۔

اسکی حمت جواب دے گئی تھی۔ اور وہ پھوٹ پھوٹ کر بچوں کی طرح رو رہا تھا۔

ایک دفعہ حیا صائم نے کہا تھا کہ اسے امید ہے کہ جب وہ مرے گی تو اس کی قبر میں فاتحہ کے لئے بھی کوئی نہیں ائے گا مگر آج اسکی بات کے ستائس سال بعد اسکا محرم اسکی قبر کے سرانے بیٹھا پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔

وہ خوش قسمت تھی جو آج اسکی وفات کے اٹھ سال بعد بھی صائم فاروق اس کا محرم اسے نہیں بھول سکا تھا۔

حیا صائم کی محبت تھی ہی اتنی گہری جسے بھولنا صائم کے بس کی بات نہیں تھی۔

معمول کے مطابق وہ اب اس سے اپنے دل کی ساری باتیں کر کے گھر کی طرف لوٹ آیا۔

اسکی ایک دنیا قبرستان میں بستی تھی اور ایک اس گھر میں۔ جہاں سب تھے والدین بیوی بچے بہن بھائی سب مگر زندگی میں کچھ چیزوں کا نعم البدل کبھی نہیں ملتا۔ ہاں اسکے بدلے میں مل تو جاتا ہے مگر وہ نہیں۔

بابا بابا آپ تو ایت بات بتاؤں (بابا بابا آپ کو ایک بات بتاؤں)؟؟؟؟ تین سالہ ام ایمن اس کی گود میں بیٹھی اچانک سے جوش سے بولی تھی۔

جی بابا کی جان۔ اس کے اس انداز پر اس قدر اسے پیار آیا کہ بے اختیار وہ اسکے گال چوم گیا۔

بابا ادنا میں نے نا ہادی تو تلنا شیتھا دیا۔ (بابا اج نا میں نے نا ہادی کو چلنا سیکھا دیا)۔ خوشی اور جوش و فخر سے بتایا تھا۔

ماشاء اللہ ماشاء اللہ کہاں ہے پھر ہادی۔ اسکی گول مٹول سی آنکھوں کو دیکھتا وہ بولا

بابا اپ لیت ہو گے وہ تو شو گیا۔ اداسی سے بتایا

اوہو کوئی بات نہیں جب وہ اٹھے گاتب ہم دیکھ لے گے اپ یہ بتائے کہ اپکی ماما اور دادی کہاں ہیں۔؟؟؟؟ اسنے فاطمہ اور صفیہ بیگم کا پوچھا

ماما اول دادی وہ نا۔ وہ نا۔ پتا نہیں مجھے چھوڑ کر کہاں چلی گئی۔ وہ تقریباً روتے ہوئے بولی

اچھا تو اپ دادا ابو کے پاس تھے۔ اس کا دل بہلایا

جی بابا میں نا اد دادا پاش تھی ماما اول دادی گندی بچی ہیں مجھے اول ہادی کو اول دادا ابو کو گھل چھوڑ جاتی ہیں۔

ہاں وہ بہت گندی بچی ہیں میری چھوٹی سی گڑیا کو گھر چھوڑ جاتی ہیں انے تو اج کلاس لیتے ہیں انکی۔ اس کے باری باری دونوں گال چومے۔

بھئی کون گندہ بچہ ہے ہمیں بھی تو بتائے۔؟؟؟ سامنے رکھے صوفے پر بیٹھے فاروق صاحب نے کہا۔ جو ابھی ہی نماز پڑھ کر ایے تھے اج انہوں نے دوسری بار گھر میں نماز ادا کی تھی وجہ ان کے دو چھوٹے چھوٹے پوتی اور پوتا تھے جنہیں ان کی دادی اور ماما ان کے سر چھوڑ کر بازار سے سردیوں کے کپڑے خریدنے کی تھی۔

دادی اول ماما گندی بچی ہیں۔ ایمن نے کہا

ہاں بھی بلکل گندی ہیں اب تمہاری دادی کی عمر ہے بازاروں میں گھومنے کی گھر بیٹھے اللہ  
اللہ کرے اور اپنی پوتی کو جانے دے۔

اللہ اللہ کیشتے کرتے ہیں دادا؟؟؟؟ ساری بات تو سر کے اوپر سے گزر گئی تھی بس یہی بات  
ذہن میں کیسی کونے میں اٹکی تھی۔ سوال معصومانہ سا تھا مگر جواب بہت گہرا تھس جو  
اسکی سمجھ سے تو باہر تھا

اللہ اللہ کرتے ہیں جب اللہ پانچ دفعہ دن میں بلاتا ہے جب ہم ہر کام شروع کرتے ہیں  
جب ہم ہر کام ختم کر دیتے ہیں۔ بس مختصر یہ کہ جب ہم سانس لیتے ہیں تو ساتھ ہی اللہ اللہ  
کرتے ہیں۔ انہوں نے سادہ سے لفظوں میں اسے سمجھایا  
دادا جان شانش کیشتے لیتے ہیں۔؟؟؟ یہ ساری باتیں بھی اوپر سے گزر گئی تھی بس سانس  
لینے والی بات اٹکی تھی دماغ میں۔

اسکے اس سوال پر فاروق صاحب اور صائم دونوں کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔



سانس کیسے لیتے ہیں،؟؟ ایک لمبی سی سانس لی۔ اب ہم کوئی سانس دان ہوتے تو آپکے اچھے سے بتاتے کے سانس کیسے لیتے ہیں مگر ابھی بس یہی دیکھے کہ ایسے لیتے ہیں۔۔۔ مزید لمبی سانس لی۔

وہ اب صائم کی گود سے اٹھ کر ان کے پاس آئی۔

بازوں اوپر کی اشارہ دیا کہ اب اٹھائے اور اپنے پاس بیٹھائے۔ صائم نے اسے اٹھایا اور ان کے قریب بیٹھا دیا۔

وہ ان کے قریب بیٹھی اور ہادی کی گاڑی ان کے ہاتھ میں ہو یہ ام ایمن کو گوارہ نہیں ہوا ان کے ہاتھ سے گاڑی اٹھا کر سائیڈ پر رکھی اور خود انکی گودیں چڑھ کر بیٹھی۔

اب حال یوں تھا کہ وہ ان سے دنیا جہاں کے عجیب و غریب سوال پوچھ رہی تھی اور وہ بڑی فرصت سے اسے جواب دے رہے تھے۔

وہ سب سے پیار کرتی تھی مگر جو بات فاروق صاحب سے تھی وہ کیسی سے نہیں تھی۔ ان سے ایک الگ سی محبت تھی۔ ہر بات ان ہی سے پوچھنا۔ کھانا ان کے ساتھ کھانا۔ اور کبھی کبھی تو وہ ان کے ساتھ مسجد بھی چلی جاتی۔ ہادی بھی بہت اٹیچ تھا مگر جو بات ایمن کی تھی



وہ کہی نہیں تھی۔ اکثر وہ جب ان کے ساتھ ان کا ہاتھ تھام کر مسجد جاتی تو یکدم منظر بدل سا جاتا تھا ساتھ اذلان ہاتھ تھامے ان سے باتیں کرتا چلتا دیکھائے دیتا۔ انہیں یوں محسوس ہوتا جیسے ہر چیز دھندیلانی ہو مگر انکھیں چھپکپا منے کے بعد معلوم ہوتا کہ ہر چیز تو ویسے ہی تھی بس ان کی انکھیں نم ہو گئی تھی۔

چار سال پہلے انہوں نے اسے کھویا تھا اور آج سال بعد بھی وہ اسی طرح ان کے دلوں میں موجود تھا۔

اکثر جب سب ایمن کی انکھوں میں دیکتے تو اذلان کی یاد آ جاتی۔ ایمن کی انکھیں یوں تھی جیسے ایمن کی نہیں اذلان کی انکھیں ہو۔ خوبنو سیم تھی۔

اسلام علیکم!!!!۔ فاطمہ نے اندر اتے ساتھ ہی سلام کیا اور شاپر سامنے رکھے ٹیبل پر رکھے۔

وعلیکم اسلام۔ فاروق صاحب اور صائم دونوں نے جواب دیا۔ البتہ ایمن نے اپنی ماں اور دادی کو دیکھ کر دادا کے سینے میں منہ چھپایا اظہار ناراضگی کا تھا۔

کہاں گئی تھی آپ ہماری گڑیا کو گھر چھوڑ کر۔؟؟؟ صائم نے پوچھا

ہم تو ڈاکٹر گے تھے ایمن کی دادی کی طبیعت خراب ہوگی تھی نا ہیں نا ایمن\_\_ فاطمہ نے فاروق صاحب کے سینے میں منہ چھپائے ایمن کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا

اما داٹر اتل کلوی کلوی دائی دیتے ہیں تپڑے نہیں (اما ڈاکٹر انکل کڑوی کڑوی دوائی دیتے ہیں کپڑے نہیں) اس نے ٹیبل پر رکھے شاپر کی طرف اشارہ کیا

یہ تو ہمیں راستے سے ملے تھے۔ فاطمہ نے ہستے ہوئے کہا

بابا تپڑے راستے تو نہیں نا ملتے؟؟؟؟ ایمن نے صائم سے پوچھا

نہیں گڑیا کپڑے راستے نہیں بازار سے ملتے ہیں\_\_ صائم نے مسکرا کر کہا

بش اما تپڑے باجارشے ملتے ہیں\_\_ فاطمہ سے کہا

بابا ویسے ہی کہ رہے ہیں ہیں نا صائم؟؟؟؟ فاطمہ نے صائم سے تصدیق کی

نہیں میں اچھا بچہ ہوں جھوٹ نہیں بولتا\_\_ اسنے صاف انکار کیا وہ جانتا تھا کہ وہ دونوں ساس بہو اسے جھوٹ بول کر ڈاکٹر کا کہ کر گئی تھی۔ یہ والا چوننا تو اکثر بچپن میں اسے اور نور کی بھی لگتا تھا\_\_

صائم بچی کو خلاف ناکرے ہمارے اچھا نا \_\_\_\_\_

تو تم لوگ میرے بچوں سے جھوٹ بول کر کیوں گے تھے \_\_\_\_\_؟؟؟؟ اسنے پوچھا

اچھا تو کیا بچوں کو بھی ساتھ گھسیٹتے بازاروں میں \_\_\_\_\_؟؟؟؟

جو بھی تھا فاطمہ ایندہ بچوں سے ایسا جھوٹ مت بولنا بنیاد یہی سے شروع ہوتی ہے خیر کیا لائے ہو؟؟؟ وہ جانتا تھا ہر عادت نی سے بچے کے اندر ڈالتی چاہیے وہ اچھی ہو یا بری \_\_\_\_\_

کچھ نہیں بس کپڑے لائے تھے \_\_\_\_\_

اچھا اب لے ائے ہو تو دیکھا بھی دو \_\_\_\_\_ فاروق صاحب نے کہا

جی ابو \_\_\_\_\_ فاطمہ نے کہا اور اگے بھر کر ایک ایک کر کے سارے کپڑے انہیں دیکھائے \_\_\_\_\_

ماما یہ والا ہادی کا ہے؟؟؟؟ ایمن نے پوچھا

جی \_\_\_\_\_ فاطمہ نے کہا

بتل بی پالا نہیں ہے (بلکل بھی پیارا نہیں ہے) ناک چڑھا کر کہا

اسے خود سے زیادہ ہادی کی چیزیں خریدنے کا شوق تھا۔

اچھا میڈم اگلی بار خود جانا۔ فاطمہ نے کہا

بابا میں دادا اول ہادی جائے گے اپ اول دادی گھل میں لہے گے۔

شوق سے جانا لگ پتا جائے گا یہ صرف ہماری ہی ہمت ہوتی ہے۔ صفیہ بیگم نے کہا

ہاں بیٹا یہ صرف عورتوں کی ہی ہمت ہوتی ہے جو بیچارے دوکانداروں کو پاگل کر اتی ہیں ہم

ایسا نہیں کر سکتے۔ فاروق صاحب نے اہستہ سے کہا

ان کی اس بات کو صائم ہی سمجھ اور سن سکا تھا اور پھر وہ مسکرایا۔

کچھ دیر فاطمہ انہیں سب دیکھاتی رہی پھر سب کچھ سمیٹا اور چائے بنانے چلے گئی۔

ایمن ایک منٹ میں یہاں سے نکلے۔ اسے اسے شلف سے لٹکا دیکھ کر سختی سے کہا

اما میں کب تھانا بناؤں گی؟؟؟؟

ہاں شوق ہے نا جب بڑی ہوگی پھر پوچھو گئی میں۔

اما ہادی اٹھ گیا۔۔۔ باہر لاونچ سے ہادی کے کھکھلانے کی آواز سن کر وہ بھاگ کر کچن سے باہر نکل آئی۔۔۔

فاطمہ مسکرائی۔۔۔ بہن بھائی کا پیار کتنا انمول ہوتا یہ بات وہ اکثر اپنے بچوں کو دیکھ کر سوچتی تھی۔

اما ہادی چل لا ہے۔۔۔ ایمن نے چہکتے ہوئے بتایا

فاطمہ چائے کی ٹرے ٹیبل رکھ کر پیچھے موڑی جہاں ہادی صائم کا ہاتھ پکڑے اہستہ اہستہ چل رہا تھا۔

ابھی تو ایک سال کا بھی نہیں ہوا تھا بس تھوڑا تھوڑا سا چل رہا تھا۔

صائم نے نظریں اٹھا کر فاطمہ کی جانب دیکھا۔

صائم مسکرایا۔۔۔ کہی بہت دور اج سے پانچ چھ سال پہلے دوہی میں اسنے اذلان کو بھی اسی طرح قدم ڈالنا سیکھائے تھے۔ اذلان صائم کہاں تھا کدھر تھا کیسا تھا بھی تھا کہ نہیں کیسی کو بھی معلوم نہیں تھا مگر محمد حدید عرف ہادی وہ تھا وہ سب سے الگ تھا ابھی تک اسکے نقوش عادات کیسی سے بھی نہیں ملتی تھی۔ وہ منفرد تھا۔



وہ گیارہ ماہ کا تھا ایک ماہ کم۔ سال سے۔ وہ ہستا تھا تو اسکی دائیں گال کی طرف ایک گاڑھا سا  
نمایا ہوتا تھا۔ وہ ایک ڈل کا مالک تھا۔

سوئے ہوئے ہادی کی پیشانی چوم کر وہ پیچھے ہوا۔ پھر ایمن کو پیار کیا۔ ایک عادت تھی  
جب تک سونے سے پہلے انہیں پیار نا کرے نیند انا نا ممکن تھا۔  
یہ لے اپکی شرٹ۔ وہ اسے ٹی شرٹ پکڑاتی ہوئی بولی۔  
اسکے ہاتھ سے ٹی شرٹ تھامی۔  
اسے اپنے قریب کیا۔ فاطمہ کی سانسیں مدھم ہوئی۔  
جھک کر اسکی پیشانی پر پیار کیا۔

مجھے اپنے بچوں کی جنت سے بہت پیار ہے۔ یہ پہلا اظہار تھا جو صائم فاروق نے ان پانچ  
سالوں میں فاطمہ سے کیا تھا

بچوں کی جنت سے۔ کیسا لفظ استعمال کیا تھا اظہار کے لئے بھی۔

فاطمہ تم خزاں کے بعد کی بہار ہو میرے لئے میری خزاں سئِ زندگی میں اپنی ایک خوبصورت سی بہار \_\_\_\_\_

اسکا اظہار تھا یہ پھر کچھ اور جو دل دھڑکنا بھول رہا تھا \_\_\_\_\_ اس بے شک وہ محبت کا اظہار نہیں کرتا تھا مگر اسکی ہر بات میں وہ محبت محسوس کر سکتی تھی \_\_\_\_\_ میری زندگی میں تم ہو فاطمہ امی ابو اور ہمارے بچے مجھے تم سب کی خوشی اپنی خوشی لگتی ہے میری زندگی میں حیا اور اذلان اج بھی ہیں انہیں کوئی بھی نہیں نکل سکتا میرے دل سے \_\_\_\_\_ اسے اپنے ساتھ لگائے وہ کہ رہا تھا

کوئی نکالنا چاہئے گا بھی نہیں کیونکہ جو دل میں سما جائے انہیں زندگی سے نکالنا ناممکن ہے اپ ہمارے ساتھ ہیں اکیو ہماری خوشی اپنی خوشی لگتی ہے مجھے یہی بہت ہے \_\_\_\_\_ دھیمے سے لہجے میں کہا

شکریہ میری زندگی میں آنے کے لئے میری خزاں سئِ زندگی میں بہار لانے کا شکریہ فاطمہ تم قدرت کی طرف سے انمول تحفہ ہو میں نے آج سے پہلے کبھی تم جیسی اچھی لڑکی نہیں دیکھی \_\_\_\_\_

مسکراہٹ گہری ہوتی گئی۔

میں نے بھی آج سے پہلے ایسا محرم نہیں دیکھا۔

صائم کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

اسکی پیشانی پر پیار کیا۔

زندگی گزارنے کا ہنر ہونا چاہیے بس۔ پھر زندگی گزر ہی جاتی ہے۔ کبھی کچھ کھو کر تو کبھی کچھ پا کر زندگی گزر ہی جاتی ہے۔

صائم فاروق نے بھی بہت کچھ کھویا زندگی میں مگر بے شک اسے اسکا نعم البدل نہیں ملا مگر اللہ نے کچھ لے کر اسکے بدلے میں بہت سی رحمتوں سے نوازا بھی تھا۔ ہر حال میں رب کا شکر کرنے والے کبھی خالی ہاتھ نہیں رہتے۔

زرناب کھا لو کچھ اللہ کا نام ہے۔ سدرہ نے اسے سیب پکڑایا

اما اپیل نہیں کھانا نا۔ بے حد پیار سے انکار کیا

نہیں تم نے سبب نہیں کھانا دودھ بھی نہیں پینا کچھ نہیں کھانا تو بتاؤ کھاو گی کیا ہاں مار کھانی ہے مجھ سے؟؟؟

زور زور سے گردن ہاں میں ہلائی۔

کھانی ہے مار؟؟؟؟ تصدیق کی

یس۔۔۔ اسی طرح جوش سے گردن اثبات میں ہلاتی وہ بولی

بے اختیار سدرہ کو اس پر پیار آیا۔

اسے زور سے پکڑ کر اپنی دل کے ساتھ لگایا۔

شرارتی بچی۔۔۔ اسکے گال چومے

اور وہ کھکھلا کر ہنسی۔ اسکی کھکھلاٹ سارے کمرے میں گونج رہی تھی

واشروم سے گیلی بال سمیت باہر نکلتے زاریان نے ایک نظر بیڈ پر بیٹھی سدرہ کو دیکھا اور

پھر چاسکی گود میں موجود کھکھلاتی زرناب کو۔

اسکے لب میں مسکراہٹ میں ڈھلے۔

بابا اگے ہیں بتاؤ کپ زرناب اپیل نہیں کھا رہی۔۔۔ اسکے کان کے قریب بالکل اہستہ سے کہا  
اسنے گردب زور زور سے نفی میں ہلائی۔

چلو پھر جلدی سے یہ فنیش کرو پھر باہر چلتے ہیں۔۔۔

ہالف فنیش کروں گی۔۔۔

اوکے اپ ہالف فنیش کرو کمپلیٹ بابا کروادے گے۔۔۔ اسے بیڈ پر بیٹھایا

وہ ابھی چار سال کی تھی اور اسے کھانے کی وجہ سے اتنا تنگ کرتی تھی کہ کبھی کبھی تو وہ  
رونے لگ جاتی تھی۔۔۔

وہ اب بیگ سے زریش کے کپڑے نکال رہی تھی۔۔۔

ہائے۔۔۔ زرناب زرناب پاگل بچی زریش کو کیوں کھلا رہی ہو۔۔۔ وہ بھاگ کر بیڈ کے

قریب اپنی جہاں زرناب پانچ ماہ کی زریش کو سیب کھلا رہی تھی

شباباش بیٹا سمجھداری کے معاملے میں اپنی ماں پر گئی ہو۔۔۔ ڈرینگ کے سامنے کھڑے بال

بناتے زاریاں نے کہا۔۔۔



سدرہ نے ذریش کے منہ سے سیب کا ٹکرا نکالا۔

شکر ہے مجھ پر ہی گئی ہے تم پر نہیں گئی۔ بات کا بدلہ نالے ایسا ہو سکتا تھا

اچھا جلدی کرو بچوں کو تیار کرو۔

بچے بچے تیار ہیں مجال ہے جو تمہیں بچوں کی اماں کی فکر ہو بس خود سرخی پاؤڈر لاگا کر تیار ہو جاتے ہو۔

سرخی پاؤڈر۔ واہ۔ وہ اسکے لفظ سرخی پاؤڈر پر مسکرایا

اب ہو گے ہونا خود تیار اب سبھالو انہیں میں تیار ہونے جارہی ہوں۔ اسے ذریش تھاماتی وہ بولی

جاو یار جاو۔ زاریان نے ذریش کے گال چومے

وہ واشروم جاتی جاتی رکی۔ پیچھے موڑی۔

ایک نظر زرناب کو دیکھا جو خاموشی سے موبائیل پر کارٹون دیکھ رہی تھی۔

پھر اسے دیکھا جو اب ذریش کو اٹھا کر بیڈ کی طرف اڑھا تھا

اور ہاں اگر آج جلدی جلدی کی رٹ لگائی نا تو تم جاتے رہنا اکیلے ہی میں اور بچے یہی ہو گے

اچھا سرکار جو حکم \_\_\_\_\_ سر کو خم دیتے وہ تابعداری سے بولا

حکم تم بڑے میرے حکم کے تابعدار ہو \_\_\_\_\_

جاو گئی یا یہاں کھڑی میری برائیاں کرو گی؟؟؟

جارہی ہوں \_\_\_\_\_ کہتی وہ واشروم کی جانب چلی گئی \_\_\_\_\_

زرنا ب بیٹا بند کردو اب اسکو \_\_\_\_\_ زاریاں نے زرنا ب سے کہا جو مسلسل بہت غور سے کارٹون دیکھ رہی تھی \_\_\_\_\_

فرمانبرداری سے اسنے موبائیل بند کر کے زاریاں کی طرف بڑھایا \_\_\_\_\_

گڈ گرل \_\_\_\_\_ اسے بھی اپنے قریب کر کے بیٹھایا

بابا یہ بولے گی کب؟؟؟ ذریش کے گال پر پیار کرتی اسنے معصومیت سے پوچھا

جب یہ اپ جتنی ہو جائے گی تب \_\_\_\_\_

یہ میرے جتنی کب ہوگی بابا۔؟؟؟ ایک اور سوال

جب یہ چار سال کی ہو جائے گی۔

یہ چار سال کی کب ہوگی بابا۔؟؟؟؟ اب وہ اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں پر پیار کر رہی تھی

زاریان اسکے سوالوں پر صرف مسکرا ہی رہا تھا۔

اسنے سنا تھا کہ بچے معصوم ہوتے ہیں لیکن یقیناً رب ایسا جب زرناب اس سے عجیب و غریب سوال پوچھتی تھی۔

بیٹا یہ ابھی بہت چھوٹی ہے۔ زاریان نے اسکے ہاتھوں پر پیار کیا

بابا یہ کیوں چھوٹی ہے۔؟؟؟ ایک اور سوال

ہاں بھئی بتاؤ بہن کو ذریش کہ آپ کیوں چھوٹی ہیں۔ زاریان نے ذریش سے پوچھا جو بس انکھیں گھما گھما کر کمرے کی چھت کو ہی دیکھ رہی تھی۔

اوہو بابا یہ تو ابھی چھوٹی ہے کیسے بتائے گی۔ اپنے سر پر ہاتھ مارتی وہ اپنے باپ کی عقل

پر جیسے افسوس کر رہی ہو

اوہ مائے میرے اللہ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔

زرناب نے ابھی کچھ اور پوچھنا تھا لیکن واشروم کا دروازہ کھولا اور سدرہ کو باہر نکلتا دیکھ کر وہ وہی خاموش ہو گئی۔

واہ ماما بیوٹی فل۔۔۔ اپنے ڈلرز کی نمائش کرتی زرناب نے کہا

تھینکیو میرا بچہ۔۔۔ بے اختیار بے حد پیار ایا کوئی تو تھا جو تعریف کرتا تھا ورنہ زاریان اس سے بندہ ان باتوں کی امید رکھ ہی نہیں سکتا۔

زاریان نے ایک نظر اسے دیکھا۔ جو مہرون رنگ کی قیض شلوار پہینے اچھی لگ رہی تھی۔ مگر تعرف اور وہ زاریان خان ناممکن سی بات تھی۔

اسے لگا شاید وہ کچھ کہہ دے گا مگر مجال جو اس نے ایک نظر کے بعد دوسری نظر اسے دیکھا بھی ہو۔

کمرے میں اب بس خاموشی تھی بیچ میں زرناب ہی کوئی بات پوچھ لیتی تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ تیار ہو چکی تھی۔

اب اس نے اوپر کوٹ بھی پہن لیا تھا۔ سردی تھی اور کشمیر میں تو کچھ زیادہ ہی تھی۔

تیار ہو۔؟؟؟؟ زاریان نے تصدیق کی

ہیمم۔ اس کی باہوں سے ذریش کو لینا چاہ

تم زرناب کو سنبھال لینا۔ زاریان نے کہا

چلو زرناب ادھر او شوز پہیناؤں۔

اسکی بات پر فوراً سے وہ بیڈ سے اٹھی اور نیچے اترنے کی کوشش کی مگر اتر نہیں سکی اس لئے سدرہ نے پکڑ کر اتارا اور شوز پہینائے۔

پندرہ منٹ بعد وہ لوگ اب کشمیر کی خوبصورت وادیوں کے نظارے کر رہے تھے۔

زاریان بس رک جاو یہاں۔ پھولتی سانس کے درمیان وہ بولی

اسکی بات سن کر زاریان نے اسے دیکھا جو بالکل تھک چکی تھی۔

اسکی حالت کو دیکھتے ہوئے زاریان وہی سائیڈ پر بیچ پر بیٹھا۔



پانی۔ اسکی طرف پانی کو بوتل بڑھائی

ابھی نہیں ہارٹ بیٹ بہت تیز ہے۔ ہاتھ سے بوتل تو لے لی مگر پانی نہیں پیا

کافی سمجھدار ہو تم دو نمبر ڈاکٹر صاحبہ۔۔۔ اسکے قریب ہی وہ بیٹھا ساتھ زرناب بیٹھی تھی اور زاریان کی گود میں ذریش تھی

تم مجھے دو نمبر ڈاکٹر کیوں کہتے ہو میں نے کونسی دو نمبریاں کی ہیں۔۔۔ سانس بحال ہوئی تو پوچھا

کیونکہ تم میری ڈاکٹر ہو اس لئے میری مرضی جو مرضی میں کہوں۔۔۔

اب تو میں ڈاکٹر نہیں ہوں۔۔۔ پانی پینے کے بعد کہا

تم نے جاب چھوڑی ہے سدرہ ڈاکٹر تم آج بھی ہو۔۔۔

میں بھول چکی ہوں زاریان سال ہونے والا ہے اب کوئی مجھے ڈاکٹر کہتا ہے تو خود پر ہی ہنسی ارہی ہوتی ہے۔

اپنی بیٹیوں کی اچھی پرورش کی خاطر اسنے جب چھوڑ دی تھی۔ اور پھر بڑے ہو کر یہی اولاد کہتی ہے کہ اپ نے ہمارے لیے کیا ہی کیا ہے؟؟ ماں باپ کا بس چلے تو وہ اپنا سب کچھ اپنی اولاد کو دے دیں اپنے خون کا آخری قطرہ بھی وہ اپنی اولاد کے لئے بہا سکتے ہیں مگر اولاد۔۔۔ وہ کیا کرتی ہے؟؟ ہم اولاد اپنے والدین کا حق ساری زندگی پوری نہیں کر سکے۔۔۔ ہم تو ماں کے اس درد کا ایک لمحے کا بھی حساب نہیں چکا سکتے جو ہمارے پیدا ہونے میں وہ سہتی۔۔۔ ہم تو باپ کے اس پسینے کا حق ادا نہیں کر سکتے جو حلال رزق کی خاطر وہ بہاتا ہے۔۔۔

ماں باپ قدرت کا انمول تحفہ ان میں سے اگر ایک بھی چلا جائے نا تو زندگی کیا بن جاتی ہے اسکے لئے الفاظ نہیں جو بیان کی جاسکے۔۔۔

زاریان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

تم میری اج بھی دو نمبر ڈاکٹر صاحبہ ہو بیگم۔۔۔ اس کے گال چھوتا وہ بولا

پبلک پلیس ہے ہاتھوں کو قابو میں رکھو۔۔۔ اسکا لہجہ اور نظریں وہ اب اچھے سے سمجھ لیتی تھی

اچھااااا اب یہاں بیٹھنے ائی تھی کیا؟؟؟؟

نہیں اب اور نہیں چلا جا رہا۔۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھتی وہ بولی

اٹھا کر لے چلتا ہوں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔

شرم تو تمہیں چھو کر بھی نہیں گزری دو دو بیٹیوں کے ابا بن گے ہو۔۔۔

اس کی بات سن کر زاریان کا قہقہہ بے ساختہ تھا

اسے ہستا دیکھ کر زرناب بھی مسکرائی۔۔۔

اسے نہیں پتا تھا کہ وہ کیوں ہنس رہی ہے بس اس کے بابا ہنس رہے تھے تو مطلب وہ بھی ہنس رہی تھی۔

دو بیٹیاں ہمیں تو کیا ہوا مجھے تیسری بیٹی پر بھی کوئی اعتراض یا مسئلہ نہیں۔۔۔ اس کے ساتھ ساتھ چلتے وہ بولا

زاریان کے بچے کچھ تو حیا کر لو۔۔۔ اسکی بازوؤں پر زور سے چٹکی کاٹی۔۔۔

ہائے ظالم لڑکی۔۔۔ زرناب اپنی ماما بہت ظالم ہیں۔۔۔ اسے ہوا کچھ بھی نہیں تھا کوٹ پہینا ہوا تھا

کیوں بابا۔؟؟؟؟ حیرانی سے پوچھا

اپکی ماما نے بابا کو مارا ہے۔

ماما اپنے بابا کو مارا۔؟؟؟؟ انکھیں گھما کر پوچھا

سدرہ نے پہلے زاریان کی طرف دیکھا۔

پوری کی پوری فلم ہے تمہارا باپ دل میں کہا

نہیں بیٹا۔

بابا ماما نے تو نہیں مارا اپکو۔۔۔۔۔ زاریان سے کہا

اچھا پھر مجھے یہاں پر کس نے مارا ہے۔

بابا ذریش نے کیا ہوگا۔۔۔۔۔ سارا الزام اس معصوم پر ڈالا جیسے ابھی یہ بھی نہیں پتا تھا کہ وہ

ہے کہاں پر۔؟؟؟

اسکی بات پر زاریان ایک بار پھر سے ہنسا تھا۔

وہ اب اسکے اس طرح ہسنے پر اور بھی بہت کچھ اسے کہ رہی تھی۔ ہمیشہ کی طرح وہ اسے چڑھا رہا تھا اور وہ ہمیشہ کی طرح چڑھ رہی تھی۔

وہ سیاہ بیچ وہی رہے گیا تھا وہ باتیں کرتے لڑتے جھگڑتے اگے نکل گئے تھے۔

کشمیر کی ان خوبصورت وادیوں میں کچھ سال پہلے آنے کی خواہش امنہ نے کی تھی مگر کچھ خواہشات ہوتی ہی ادھوری ہیں۔

وہ خواہشات ہمارا مقدر کبھی بن ہی نہیں سکتی۔

وہ تو ازل سے کیسی دوسرے کے مقدر میں ہوتی ہیں۔

لاحاصل کی تڑپ کے بجائے اگر حاصل کی قدر کرے گے تو زندگی زیادہ خوبصورت بن جاتی ہے۔

اج ان صاحب کی آنکھ ہی نہیں کھول رہی۔ اشال نے بیڈ پر گہری نیند میں سوئے دو سالہ زرباب کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔



اسے اٹھاو اٹھال باہر سب مہمان تقریباً پہنچ چکے ہیں۔ حاشر نے کہا جو

نہیں خود اٹھ جائے گا میں اس کی نیند نہیں خراب کروں گی۔ اسکے گال چومتے ہوئے کہا

اچھا واہ بیٹے کی نیند کی بہت پرواہ ہے مگر جب میں اس طرح سو جاو تو ایسے جاگاتی ہو جیسے

بس کہی خدا نخواستہ جنگ چھڑ گئی ہو۔

تو اپ سوتے بھی ایسے ہی ہیں نا بے وقت۔

مجھے وقت ملتا ہی کہا ہے سونے کا۔ افسوس سے کہا

اوہو اپکو تو جیسے ملتا ہی نہیں ہے نا بس کر دے۔

اچھا اچھا بہت سوتا ہوں میں اب خوش اٹھاو شہزادے صاحب کو آج انکا عقیقہ ہے اور یہ

مزرے سے سارے کام باپ دادا کے سر پر ڈال کر سوئے ہوئے ہیں۔ وہ بیڈ کے قریب

اتا ہوا بولا

اسکے اٹھ جانے سے اپکو کونسا فائدہ ہوگا اچھا ہے تھوڑی دیر اور سو جائے جب تک میں

سارے کام سمیٹ لوں گی پھر جب یہ اٹھے گا تو اسے تیار کر دوں گی۔

اسکی بات کو بغیر کیسی حساب میں لائے وہ زرباب کے کان کی لو کو مسل رہا تھا

حاشر مت کرے نا پھر تنگ کرتا ہے یہ کام نہیں کرنے دے گا۔

تو کس نے کہا ہے کام کرو مت کرو۔ بغیر اسے دیکھے ہی کہا

اچھا میں نہیں کروں گی تو کون کرے پھر؟؟؟

ایمان سنبھال لے گی نا۔ ابھی بھی وہ مسلسل زرباب کے ساتھ ہی چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا

ایمان کی ذمہ داری اب ختم ہوگی ہے اور اپ میں بتا رہی ہوں حاشر اگر یہ اٹھا اور اس نے

مجھے تنگ کیا تو پھر اپ ہی سنبھالے گے۔ زرباب کو ہلت دیکھ کر وہ بولی

تم اتنا اونچا اونچا بولو گی تو بچہ اٹھے گا ہی نا۔

حاشر اپکو اللہ پوچھے گا۔ زرباب کی کھلی آنکھیں دیکھ کر اشال نے کہا

چلو بیٹا پارٹی شروع کرو ماما ریڈی ہیں۔ اسکے گال چومتے ہوئے وہ بولا

اسے سخت نگاہوں سے گھورتی وہ بیڈ کے قریب آئی۔

سو جاو بیٹا۔۔۔ شانوں سے پکڑ کر واپس لٹانا چاہ

مگر وہ واپس اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

اب تم اسکو تیار کرو پھر میں اسے اپنے ساتھ باہر لے جاؤں گا پیچھے تم دیکھ لینا سب کچھ۔۔۔

غصہ سے اسے گھورتی وہ الماری سے اسکے کپڑے وغیرہ نکال کر بیڈ پر ائی  
اسے مت گھورو تمہارا ہی بھلا کیا ہے۔۔۔

بہت زیادہ احسان کر دیا اب دیکھنا یہ صاحب زادہ کیسی کو بھی کام نہیں کرنے گا۔۔۔ اسکے  
کپڑے چھیچ کر واتی وہ بولی

کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ وہ لا پرواہی سے بولا

ہاں باپ کے لئے کوئی بات نہیں نا۔۔۔

اچھا اب جو میں نے کرنا تھا وہ ہو گیا یہ بتاؤ زاریاں ابھی بھی کشمیر میں ہی ہے۔۔۔

ظاہرہ کل تو گے تھے ایک دو دن تو رہے گے۔۔۔

اچھا مجھے لگا کہ وہ بھی شامل ہو جائے گے اُج۔

اُپ کے پلانز بھی تو اچانک بنتے ہیں نا اگر اُپ پہلے کہ دیتے تو بھائی کیسی صورت نہیں جاتے۔

بس میرا سب کچھ اچانک ہی ہوا خیر ہم انہیں پھر کبھی انوائٹ کر لے گے۔

ہیمم سہی۔ یہ تو ہو گیا تیار اب باقی اس کو سنبھالنا اپکی ذمہ داری ہے۔ وہ زرباب کے بال سیٹ کرتی بولی

تم بھی ہو جاو اب تیار۔

نہیں میرے ابھی ہزار کام ہیں وہ کر کے پھر ہوگی۔ زرباب کے گال چومتی وہ بولی

جاو یار تیار ہو جاو کام تیار ہو کر بھی ہو سکتا ہے لیکن جب شوہر کا دل خفا کرو گی تو پھر وہ گناہ کبھی معاف نہیں ہوگا۔

واہ۔ یہ بھی سہی ہے ایمو شنل بلیک میلنگ۔ وہ اب بیڈ سے اٹھ کر الماری کی جانب ائی

ان میں سے کونسے پھینوں۔؟؟؟؟ بلیک اور لائٹ پنک کلر کے دو سوٹ اسکے سامنے کرتی وہ بولی

ظاہرہ جب ہم نے بلیک پھینے ہیں تو تم بھی بلیک پھینو گی۔

اچھا یہ سہی لگے گا نا۔؟؟؟ تصدیق کی

ایکدم فرسٹ کلاس رہے گا۔

وہ اسکی بات پر یقین کرتی ڈریسنگ روم میں چینج کرنے چلی گئی۔

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ اسی بلیک سوٹ میں ملبوس بارائی

حاشر نے ایک نظر اسے دیکھا۔ بلاشبہ وہ سیاہ رنگ میں بہت خوبصورت لگتی تھی۔

پانچ منٹ میں ہی وہ بال بنا کر ہلکا سا میک اپ کر کے تیار ہو چکی تھی۔ اسکی تیاری میں بس

بال بنانا ہلکی سی لیپ سٹیک لگانا اور کبھی کبھی کا جل لگا لینا شامل ہوتا تھا۔

یہ باندھ دے۔ اسکی طرف آئی اور برسلیٹ والی کلابی حاشر کی جانپ کرتی بولی

بیٹھو کر دیتا ہوں۔ زرباب کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے وہ بولا



بغیر کچھ کہے وہ بیٹھ گئی

افس خدایا اپ سے ایک برسلیٹ نہیں باندھا جا رہا ہے۔۔۔ مسلسل اسے برسلیٹ سے لڑتا دیکھ کر وہ بولی

تو میں تھوڑا نا ہسپتال میں ڈاکٹر کو برسلیٹ باندھتا رہتا ہوں جو اکسپیرنس ہوگا فرسٹ ٹائم کر رہا ہوں۔۔۔ بامشکل آخر اسنے وہ باندھ ہی دیا تھا

اشال نے جیسے ہی اٹھنا چاہا تو کمر پر پڑے کھل بال کیسی کی مٹھی میں جکڑے ہوئے تھے۔۔۔ ہایے زرباب کے بچے تم مجھے گنجی کر کے ہی چھوڑو گے۔۔۔ اسکی مٹھی سے بال نکالنے کی کوشش ناکام گئی

وہ اب اسکے بال اپنی مٹھی میں جکڑ کر کھکھلا کر ہنس رہا تھا۔۔۔

حاشر چھوڑائے یار درد ہو رہا ہے۔۔۔ اس سے کہا جو بس انہیں دیکھ رہا تھا

صبر بدمعاش گنے چنے دو بال ہیں میری شہزادی کے تو وہ بھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔ اس کے بال زرباب کی گرفت سے ازاد کرتے ہوئے وہ اشال کا سر اپنے سینے سے لگاتا ہوا بولا

زرباب اب بیڈ پر بیٹھا بیڈ کے مٹرس پر زور زور سے ہاتھ مار رہا تھا ساتھ ساتھ اپنی زبان میں ہی نجانے کیا اونچا اونچا بول رہا تھا۔

انفہ اتنے زور سے یہ میرے بال پکڑتا ہے ابھی بھی درد ہو رہا ہے۔ اس کے سینے پر ہی سر رکھے رکھے وہ اپنے سر کر مسلتی ہوئی بولی۔

بچا کر رکھا کرو اس سے۔ اس کے الجھے بالوں کو سلجھاتے ہوئے وہ بولا

اشال اسکے سینے پر سر رکھے اسکے دھڑکتے دل کی دھڑکن محسوس کر رہی تھی۔ وہ اکثر اس دھڑکتے دل کی دھڑکن میں اپنا نام محسوس کرتی تھی۔

کچھ دیر وہ اسی طرح اسکے سینے پر سر رکھے بیٹھی رہی تھی اور وہ مسلسل اسکے بالوں پر انگلیاں چلا رہا تھا۔ سکون سا محسوس ہو رہا تھا

پھر باہر آئے مہمانوں کی آمد کا سن کر وہ اب اپنے بالوں کو اچھے سے پونی میں جکڑ باہر آگئی تھی۔

حاشر زرباب کو لے کر باہر نکل گیا۔

اشال اب سب کے ساتھ کا حال احوال پوچھ رہی تھی۔

اب خاندان کا ہر بندہ ہر بچہ اسے پہچانتا تھا کہ یہ حاشر کی بیوی اسفندیار خان کی بہو ہے۔ خاندان کی کیسی بھی تقریب میں اب وہ اگر جاتی تو اسے اپنا تعارف کروانے کی ضرورت نا پڑتی ہر کوئی خود ہی اس سے مل رہا ہوتا تھا۔

اور اب تو جب سے زرباب ہوا تھا تب سے خاندان میں سب چاہنے اور پہچانیں دونوں لگے تھے۔

غرض وہ اب سب کے دلوں میں اپنا مثبت مقام رکھتی تھی۔

جو چلا گیا اس کے لیے پڑپنے کے بجائے اگر موجودہ کی قدر کی جائے تو زندگی اچھی گزاری جاسکتی ہے۔

جب اللہ ایک دروازہ بند کرتا ہے تو ساتھ ہی کئی دروازے کھول دیتا ہے۔

ہم ہمیشہ اپنے لئے بہتر چنتے ہیں اور اللہ ہمارے لئے بہترین چنتے ہیں۔

ایک خوشحال زندگی گزارنے کے لئے سکون ہونا بہت ضروری ہے اور سکون ہمیشہ اللہ کی رضا میں ہے۔ اللہ کی رضا میں راضی و خوشی زندگی سکون سے ہی گزرے گی

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ اپنے گیلے بالوں کو ٹاول سے خشک کر رہی تھی۔  
اج بھی وہ ویسی ہی تھی وہی نورحیا۔ بس ایک چیز کا اضافہ ہوا تھا جو ممتا کا روپ تھا۔  
بالوں کو خشک کر کے ادھے بالوں کو کیچڑ میں بند کر کے وہ اب بیڈ کی جانب آئی۔  
جہاں نو ماہ کی سیدہ حجاب زاہراہ اپنی پوری گرے انکھیں کھولے ہوئے تھی۔ ابھی ہی سو  
کر اٹھی تھی وہ۔  
جھک کر پہلے تو اس کے گال چومے۔  
سات سال کی مسلسل دعاؤں کا ثمر تھی حجاب۔

اسکے نین نقوش کچھ بھی ناہی تو مرتضیٰ سے ملتے تھے ناہی نور سے۔۔ بس ایک سیکی بال تھے جو باپ پر گے تھے۔۔ باقی وہ بالکل مختلف تھی۔۔ نور پر تو وہ صرف معصومیت پر گئی تھی۔۔

وہ ہر طرح سے خوبصورت تھی اپنی دادا دادی کے انکھوں کا تارہ تھی ننھیال میں سب کی جان تھی اور ماں کی تو کل کائنات تھی ہر چیز میں وہ خوش قسمت تھی مگر صرف ایک چیز سے محروم تھی اور وہ تھا باپ کا پیار۔۔ وہ باپ کے پیار سے محروم تھی۔۔

مرتضیٰ نور کی ڈلیوری سے دو ماہ پہلے آیا تھا اور اسکے بعد ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔ مگر آج تقریباً ایک سال بعد وہ اراہا تھا۔۔ اور آج کی جو اسکے آنے کی خوشی سب کو تھی شاید ہی کبھی ہوئی تھی۔۔

ایک تو اسکی پروموشن کی خوشی وہ کپٹن سے میجر تک کے عہدے پر اپنی پھرپور محنت اور لگن سے پہنچا تھا اور دوسری اس کی بیٹی کی آمد کی خوشی۔۔ نور ابھی حجاب کو تیار کر رہی تھی۔۔ اور دل و دماغ بس یہی سوچ رہا تھا کہ جب وہ آئے گا اپنی بیٹی کو اٹھائے گا تو واللہ کیا



منظر ہوگا\_\_سات سال کا انتظار\_\_تھوڑا انتظار تو نہیں تھا\_\_سیدہ حجاب زاہراہ بہت کامل دعاؤں کا مانگا گیا صلہ تھی\_\_

اج حجاب اپنے بابا سے ملے گی\_\_اسے تیار کر کے پیار کرتی ہوئی بولی

حجاب کے بابا کتنا خوش ہو گئے نا اج بہت بہت زیادہ خوش ہو گئے میں جانتی ہوں\_\_وہ خود سے یا حجاب سے یہ کہ رہی تھی وہ خود اس بات سے لاعلم تھی کہ وہ یہ بات خود کو کہ رہی ہے یا پھر حجاب سے\_\_

مزید اسی طرح وہ حجاب سے باتیں کرتی رہی\_\_

گھڑی میں ٹائم دیکھا ایک منٹالیس\_\_

اونہوں کہ رہے تھے کہ ایک بجے آپکے پاس ہوں گا\_\_گھڑی میں ٹائم دیکھ کر پرسو رات کہہ اسکی بات دہرائی\_\_

اپنی بیٹی کی شادی کیسی بھی بے روز گار بندے سے کروا دوں گی بس فوجی سے نہیں کرواؤں گی میں اپنی حجاب کو تو کیسی صورت بھی اس انتظار دودر دوری کی افیت سے نہیں گزرنے دوں گی\_\_دل میں ارادہ کیا\_\_

ہمیشہ کی طرح یہ ارادہ بھی اسکا جذبات میں اکر کیا گیا تھا۔ ورنہ وہ اچھے سے جانتی تھی  
جوڑے تو اسمان پر بن چکے ہیں۔ کون کس کا مقدر ہے یہ اللہ جانتا ہے  
پھر ایک نظر موبائیل کو دیکھا۔

دو بج چکے تھے۔

وہ اب حجاب کو گود میں بیٹھا کر اسے کھلونے تھما کر اپنے اج سے سات اٹھ سال پہلے والے  
ہی دماغ سے عجیب و غریب سوچے سوچنے لگی تھی۔ سب کچھ بدل گیا تھا اگر نہیں بدلا تھا  
تو وہ اس کا جذباتی نیچر تھا۔

وہ ابھی بھی سوچوں میں معصوف تھی جب ایمبولنس کی آواز آئی۔ سانس ایک لمحے کے  
لئے رکا۔ دل نے ایک بیٹ مس کی۔

بہت دور کہی بہت دور دماغ نے کچھ بہت خوفناک تصویر کیا تھا۔

کانوں نے گراچ میں گاڑی اکر روکنے کی آواز سنی تھی۔

انکھیں زور سے موندی۔ فوراً سے کھولی

پھر گود میں بیٹھی حجاب کو اٹھایا۔ پاؤں میں جوتے کونسے پہینے تھے کچھ نہیں پتا تھا بس پہن لیے تھے۔

بہت ہمت کر کے وہ کھڑکی کے پاس آئی۔

اور پھر وہ نیچے کے منظر کو دیکھ کر وہ سانس لینا بھول گئی تھی۔

کان جیسے سماعت کھو چکے تھے۔ دل۔ دھڑکنا بھول چکا تھا۔ انکھیں چھکانا بہت دور رہے گیا تھا۔ وہ آج اپنا آپ بھول چکی تھی۔

سر پر دوپٹہ سیٹ کیے بغیر ہی وہ بس حجاب کو مضبوطی سے تھامے نیچے کی طرف آئی تھی۔ کبھی جو یہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے مشکل ہوتی تھی آج حجاب کو اٹھائے سمیت ہی وہ سیڑھیاں جلدی جلدی عبور کرائی تھی۔

دروازہ کھولا۔

آج ذراہ سی یہ دوری بھی میلو دور لگ رہی تھی۔

رفتار پر ہلکی ہو چکی تھی۔

وہ حیات صاحب سے کچھ فاصلے پر جا کر کھڑی ہوئی تھی۔

وہ نورین بیگم کو سینے سے لگائے انہیں پیار کر رہا تھا۔ تقریباً ایک سال بعد بیٹے کو دیکھ کر وہ خوشی سے اپنے انسو نا قابو کر سکی۔

انہیں پیار کر کے وہ اب حیات صاحب سے مل رہا تھا۔

اسے تو ایک بار بھی نہیں دیکھا۔

حیات صاحب سے مل کر ان کے تھوڑا فاصلہ پر کھڑی نور کو دیکھا۔

ایک سال گزارا تھا اس کے بغیر کسے گزرا تھا یہ وہ اور اس کا رب جانتا تھا۔

اسکی باہوں میں موجود حجاب کو دیکھا۔

اسے لگا کہ اب وہ واقعی سب کچھ بھول چکا ہے۔

نوماہ کی ہو چکی تھی اسکی بیٹی نو ماہ بعد پہلی بار اپنی بیٹی کو دیکھنا۔ واللہ دل جو محسوس کر رہا تھا اسے بیان کرنا ناممکن تھا۔

وہ اس کے قریب آیا۔ بغیر کچھ بھی کہے باہوں سے حجاب کو لیا۔

اسکی پیشانی پر پیار کیے۔

اور آج نور کو لگا کہ وہ بس کہی دور بھاگ ہی جائے۔ وہ بیٹی کو دیکھ کر اسے بھول جائے گا  
کبھی نہیں سوچا تھا۔ اسے چیخ چیخ کر رونے کا دل کر رہا تھا۔ عنقریب وہ رونے والی ہی  
تھی۔ مگر پھر جب اسے دیکھا جو اب حجاب کو قریب کھڑے حیات صاحب کو دے رہا  
تھا۔

اسکے قریب آیا۔  
وہ سب کچھ بھول سکتا تھا۔ سب کچھ مگر وہ نور حیا کو نہیں بھول سکتا تھا۔  
وہ محبت ہوتی تو بات پھر کچھ اور ہوتی وہ تو اکلوتا عشق تھی۔ اور عشق کہاں بھلایا یا کم  
ہو سکتا ہے۔

اسے اپنے سینے سے لگایا۔

پھر جو خیال نور کے دل میں ایسے تھے انہیں وہ ایک لمحے میں کہی دفعہ لعنت دے چکی  
تھی۔



اس کے سینے سے لگے وہ اج سب کچھ بھول گئی تھی۔۔۔ بس یاد تھا تو صرف اتنا کہ اج ایک سال بعد وہ اس سے مل رہی ہے۔۔۔

تقریباً پانچ منٹ وہ اسکے سینے سے لگی روتی رہی۔۔۔

پھر مرتضیٰ نے ہی اسکی آنکھیں صاف کی۔۔۔ دل چاہ کے اسے دل میں چھپا لے مگر خود کو قابو کیا اور حیات صاحب سے حجاب کو لیا۔۔۔

حجاب کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔ اج زندگی میں پہلی بار اسے محسوس ہو تھا اپنے دل کا دھڑکنا۔۔۔

حجاب اس پیار سے اس قرب سے انجان تھی ابھی۔۔۔ اس لئے بس خاموشی سی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

نور دن میں تقریباً دس ہزار بار تو اسے مرتضیٰ کی مختلف تصویریں دیکھاتی تھی۔ اس لئے یہ چہرہ تو انجان نہیں تھا مگر یہ پیار انجان تھا۔۔۔

لاونچ میں بیٹا وہ سب سے باتیں کرتا رہا چائے پی۔۔۔ نماز پڑھی پھر رات کا کھانا کھایا۔ نماز عشا پڑھی پھر دوبارہ کافی پی۔۔۔ اس سب میں حجاب کو اس نے اپنے سینے سے ہی لگائے رکھا

تھا۔ بس نماز کے وقت اسے اپنے سینے سے اتارا باقی تو کھانا کھاتے ہوئے بھی وہ اسکی گود میں رہی تھی۔

ابھی بھی وہ لاونچ میں بیٹھا حیات صاحب سے بات کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ کافی پی رہا تھا۔ تو محسوس ہوا جیسے وہ سو گئی ہو۔ اور دیکھنے پر پتا چلا کہ وہ تو واقعی سو گئی تھی۔ اسکے سینے پر ہی وہ سو گئی تھی۔

باپ کا پیار باپ کی شفقت اولاد پہچان لیتی ہے چاہے دوریاں کتنی ہی کیوں ناہو۔ اسے سوتا دیکھ کر حیات صاحب نے کہا کہ وہ اب جائے کمرے میں اور خود بھی آرام کرے۔

تھکاوٹ تو واقعی تھی مگر گھر والوں کو دیکھ کر کہاں گئی تھی اسے معلوم ہی نہیں ہوا۔ بہت آرام سے اکر اسنے حجاب کو بیڈ پر رکھا۔

کمرے ہر شے کی جگہ تبدیل تھی۔

نور نے ایک نظر اسے دیکھا جو اب جھک کر حجاب کے گال پر پیار دے رہا تھا۔

پھر وہ پیچھے موڑا جہاں وہ کھڑی تھی۔

اسے دیکھ کر مسکرایا۔

اسکا ہاتھ پکڑ کر قریب صوفے پر بیٹھا خود بھی اسکے قریب ہو کر ہی بیٹھا تھا۔

اسکا سر اپنے سینے پر رکھا۔

دل کو راحت ملی تھی۔

مجھے لگا اب تو میں یہ والا مقام بھول جاؤں۔ سینے پر سر رکھے وہ مدھم آواز میں کہا

میری جان اچو کب کچھ سہی لگا ہے۔

مجھے واقعی اج محسوس ہوا جیسے اب مجھے بھول جائے گے جب اپنے حجاب کو اتے ساتھ

اٹھیا تھا تو اس وقت جو میری حالت ہوئی تھی نابس کیا بتاؤں۔ آواز میں نمی تھی

نور حیا اب تو نور ہیں میرا آپ کو بھول جاؤں مطلب خود کو بھول جاؤں ائینہ یہ سوچنے سے

پہلے بس اتنا سوچ لینا کہ عشق بھلایا نہیں جاتا۔

اچھا شوق صاحب۔ اسکے گرد بازوؤں کا گھیرا تنگ کرتی وہ بولی۔

کچھ دیر وہ خاموشی سے بس ایک دوسرے کو محسوس کرتے رہے۔

اپ کو حجاب کا نام اچھا لگا۔؟؟ نور نے پوچھا

بہت زیادہ بہت پیارا نام شاید اتنا پیارا نام میں بھی نہیں رکھ سکتا۔

اسکی بات پر وہ مسکرائی۔

اپ نے ایک بار کہا تھا نا کہ اپکو میرے حجاب سے محبت ہوئی ہے تو بس اسی لئے میں نے ہماری بیٹی کا نام حجاب رکھا۔

ماشاء اللہ پہلی بار کچھ سوچ سمجھ کر عقل مندی والا کام کیا ہے میری جان نے۔ وہ بولا

اپکو پتا ہے جب حجاب پیدا نہیں ہوئی تھی نا تو اس سے بہت عرصہ پہلے ہی میں نے یہ نام سوچ لیا تھا پھر جب حجاب پیدا ہوئی تو انکل انٹی نے یہی کہا کہ نام تم رکھ لو پھر میں نے یہ نام رکھا۔ وہ کیسی چھوٹے سے بچے کی طرح اسے ساری بات بتا رہی تھی۔

"محبوب اگر نخرے اٹھانے والا ہو تو پھر بچہ بنے میں کیسی ہچکچھاٹ"

اچھا جی پہلے سے ہی پلاننگ کی ہوئی تھی۔ اسکے بال سہلاتے وہ بولا

بہت پہلے سے \_\_\_\_\_

شادی سے بھی پہلے سے کیا۔۔۔؟؟

اہ شادی سے پہلے میں نے اتنا اس بارے میں سوچا نہیں تھا بس ایک بار ایک نام پسند آیا تھا  
ام ایمن والا جو اس لئے سوچ لیا پھر جب ایمن پیدا ہوئی تو میں نے ابو کو یہ والا نام بتایا تو  
ابو کو پسند آیا اس لئے پھر ام ایمن نام رکھ لیا۔۔۔

اچھا شادی سے پہلے کبھی سوچا تھا اپنے فیوچر بے یز کے بارے میں۔۔۔؟؟؟

نہیں شادی سے پہلے اتنی فرصت نہیں تھی کہ مستقبل کے بچے سوچتی رہتی۔۔۔ اسنے تو کبھی  
شادی کا ہی نہیں سوچا تھا

میں تو روزانہ سوچ کر ہی سوتا تھا۔۔۔

اپ کے کیا کہنے ہیں اپنے تو اپنے پوتی پوتے نو اسی نواسوں کا بھی سوچا ہوگا۔۔۔

اتنا گہرا نہیں سوچتا تھا یار بس ایک ڈول کی خواہش ہی تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔ اچھا کو لمبا کیا



چھوٹا تھا یہی کوئی سکول لیول تھا تب میرے سارے فریڈڈز کی بہنیں ہوتی تھی تو گھر اگر اکثر ماما سے ضد کرتا تھا کی مجھے بھی ڈول لا کر دے اور میری ماما مجھے پلاسٹک والی ڈول لے  
ائی۔۔۔

اسکی بات پر وہ ہنسی تھی۔۔۔

پھر جب بڑا ہوا تو محسوس کیا کہ ماما تو اب لا کر نہیں دے سکتی ڈول خود ہی کوئی کوشش  
کرنی ہوگی۔۔۔

اور یہ سوچ اپنے کس عمر میں سوچی تھی۔۔۔

کالج لائف میں۔۔۔

اپکے پاس اتنا وقت تھا ایسی باتیں سوچنے کا۔۔۔

یار میرے پاس وقت ہی وقت تھا خیر جب پتا چلا کہ خود ہی کچھ کوشش کرنی ہے تو پھر  
ایک رات ایک لڑکی کے کردار سے ملاقات ہوئی۔۔۔

کس سے ملاقات ہوئی۔۔۔؟؟؟ بات کے بیچ میں ہی پوچھا

ایک پاکیزہ کردار سے۔

اچھا پھر۔۔۔ سمجھ تو اس بات کی انی نہیں تھی اس لئے اگے سن لے

پھر کیا میں نے اسکی اندھیری رات میں مدد کرنے کا کہا تو اسنے یہ کہا کہ منع کر دیا کہ جب اپ پر میرے لیے یقین میرے اللہ نے نہیں کیا تو پھر میں کیسے کیسی نامحرم پر یقین کر سکتی ہوں۔۔۔ بس یہ جملہ تھا اور میں نے اسی لمحے سوچ لیا تھا کہ بس یہی ہے وہ لڑکی جو مجھے میری ڈول لا کر دے گی۔۔۔

وہ کہ رہا تھا اور اسے وہ رات یاد آرہی تھی۔۔۔

لب مسکرائے۔۔۔

اپکو مجھ سے پہلی بار محبت کب ہوئی تھی۔۔۔؟؟؟ وہ جواب جانتی تھی مگر اسکے منہ سے سننا چاہتی تھی

جب اپنے میرے ساتھ اکیلے گاڑی میں بیٹھنے سے انکار کیا تھا۔۔۔

جواب سادہ تھا مگر نجانے کیوں دل باہر نکلنے کو تھا۔۔۔

وہ پوچھنا چاہتا تھا کہ اسے ہوئی ہے محبت اس سے مگر وہ جانتا تھا کہ وہ کبھی اظہار نہیں کرے گی۔ محبت تو محسوس کی جاتی ہے جو اظہار کی جائے وہ خاص محبت نہیں رہتی۔ خاص محبت بس محسوس کی جاتی ہے۔

کمرے میں اب گہری خاموشی چھا ہوئی تھی۔ اسکے سینے پر سر رکھے وہ سکون کو اندر تک محسوس کر رہی تھی۔

کچھ لمحے اسی طرح گزرے۔

اب کمرے میں ہلکی ہلکی حجاب کے رونے کی آواز آرہی تھی۔

یہ رو کیوں رہی ہے۔؟؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا

کیوں رو رہی ہو حجاب بابا کو بتاؤ۔ نور نے روتی ہوئی حجاب سے پوچھا

وہ تو روتی بھی اتنے آرام آرام سے تھی کہ بمشکل آواز آتی تھی

مجھے دے یار۔ مرتضیٰ نے ںور سے حجاب کو لینا چاہا۔

وہ اسکے پاس نہیں آرہی تھی۔

افن آج تو میں اسکا فیڈر بھی اوپر نہیں لائی اس وقت یہ دودھ پیتی ہے۔۔۔ گھڑی میں ٹائم دیکھا جہاں دو بج رہے تھے اس وقت عموماً حجاب اٹھتی تھی اور دودھ پی کر واپس سو جاتی تھی۔۔۔

جائے اور بنا کر لایے جب تک میں اس کو سنبھال لوں گا۔۔۔ مرتضیٰ نے کہا اسنے بہت کوشش کی مگر وہ اسکے پاس نہیں ارہی تھی۔۔۔ نیند اور بھوک کے وقت وہ صرف نور کے پاس ہی جانا پسند کرتی تھی۔۔۔

جائے نا آج زراہ خود بنا کر لے آئے۔۔۔ نور نے کہا

مجھے نہیں بنانے آتا۔۔۔

گولیاں چلانے کے علاوہ اگر آپ نے کبھی کچن میں قدم رکھا ہوتا تو آج یہ دن نا دیکھنا پڑتا یوٹیوب سے وڈیو دیکھ لے۔۔۔

اب رات کے دو بجے میں یوٹیوب پر دودھ بنانے کے طریقے دیکھوں گا مطلب یہ دن بھی اگیا ہے مجھ پر۔۔۔

جائے جا کر بنا کر لے اے قسم توڑ دے آج کچن میں نا جانے والی۔

مرتضیٰ نے پہلے روتی ہوئی حجاب کو دیکھا۔

رات کے دو بجے وہ صرف و صرف پہلی بار اپنی بیٹی کے لیے کچن میں دودھ بنانے جا رہا تھا۔

کچن میں آکر اسے پتا چلا تھا کہ انکے گھر کا کچن بھی ایک کمرے کے برابر تھا۔

یوٹیوب سے ایک سال کے بچے کا دودھ بنانے کا طریقہ دیکھا۔ اور پھر سارے کچن کا کباڑ بنا کر وہ دودھ بنا کر لے آیا تھا۔

شکر الحمد للہ آج کی تاریخ میں آگے۔ اسے کمرے میں اتنا دیکھ کر نور اس سے فیڈر لیتی ہوئی بولی

پیوں بیٹا آج تمہاری ماما نے بہت بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ فیڈر اسکے منہ سے لگاتی وہ بولی

ماما نے کونسا کارنامہ سر انجام دیا ہے؟؟ کارنامہ تو میں نے کیا ہے پہلی بار کچن میں جا کر۔



اچھا اور پہلی بار کچن میں بھیجا کس نے ہے۔؟؟

میری بیٹی کے رونے نے۔

اچھا اگر ابھی میں آپ سے کہوں کہ مجھے ادراک والی اچھی سے چائے بنا کر لادے اپنے ان ہاتھوں سے بنا کر لے آئے گے کیا؟؟

اب اتنا بھی رن مرید نہیں بننا کہ رات کے دو بجے ادراک والی چائے بناتا پھیرو۔ وہ واپس سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بیٹھا

اچھا بیٹی کے لئے رات کے دو بجے دودھ بنا سکتے ہیں لیکن بیوی کے لیے چائے نہیں بنا سکتے۔

نہیں ایسے کام نہیں کرتے۔ صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندی سہی ہے یہ بھی۔

اسکی بات پر جھٹ سے آنکھیں کھولی۔

ناراض مت ہو جانا اب اتنی سی بات پر۔

اسکی جانب دیکھا۔

اتنی کچی محبت تو نہیں جو زراہ زراہ سی باتوں کر ناراض ہو جاؤں گی اپ نے اسکے لئے دودھ بنا دیا یہی بہت ہے اور ویسے بھی میں اپنے اکلوتے شوہر سے چائے بنواؤں گی اتنی ظالم تو نہیں۔۔۔ حجاب کا خالی فیڈر سائیڈ ٹیبل پر رکھتی وہ بولی۔۔۔

حجاب اب اپنی مکمل انکھیں کھولے کمرے میں ارد گرد دیکھ رہی تھی۔۔۔

پھر نظریں صوفے پر بیٹھے مرتضیٰ پر رکی۔۔۔

اسے دیکھ کر وہ نور کی باہوں میں اچھلی تھی۔۔۔

پھر کھکھلا کر مسکرائی۔۔۔

اس کے اچانک سے اچھلنے پر نور نے حیرانی سے دیکھا۔۔۔

حیرت ہے نا میڈم۔۔۔ اسے پوچھا

اسکے اس طرح پوچھنے پر وہ کھکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔

اسکی کھلکھاہٹ مرتضیٰ کے دل کے اندر تک اتر رہی تھی۔۔۔

میرے پاس لایے۔۔۔ نور سے کہا جو حجاب کو اٹھائے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔

اسکے بلانے پر اسکے باپ ائی۔۔۔

بابا کی جان بابا پاس ائی گی۔۔۔ حجاب کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے وہ بولا

وہ تریبا چھانگ لگاتی ہوئی اسکی طرف ائی۔۔۔

پرنس۔۔۔ اسکے اس طرح آنے پر مرتضیٰ کو بے حد پیار آیا اسکے گال چومتے ہوئے وہ

اسے اسکا پہلا لقب دے چکا تھا۔۔۔

نور اب وہی اسکے قریب آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ایک نظر مرتضیٰ کی جانب دیکھا۔۔۔

آج سے اسے اس طرح اتنا مطمئن شاید ہی کبھی دیکھا تھا۔۔۔ اتنی گہری مسکراہٹ آج پہلی

بار وہ اسکے لبوں پر دیکھ رہی تھی۔۔۔

حجاب اب اسکے سینے پر بیٹھی اسکے ساتھ اپنی ہی کیسی زبان پر آواہ کر رہی تھی۔۔۔

رات کے تین بج رہے تھے اور اسے دن کے تین لگ رہے تھے جو مزے سے انکھیں  
کھولے مستی میں منگن تھی۔

اس میڈم کو رات کو مستیاں سوچھ رہی ہے۔۔۔ نور نے کہا

یہ حجاب ہے اسے کبھی بھی کچھ بھی کرنے کی اجازت ہے۔۔۔

کچھ بھی۔۔۔؟؟؟؟

ہاں کچھ بھی۔۔۔

بیٹیوں کو اتنی اجازتیں نہیں دیتے۔۔۔

بیٹیوں کی تربیت جب مضبوط کردار والے کرتے ہیں تو پھر اسے آزادی دیتے ہوئے کوئی ڈر  
نہیں ہوتا۔۔۔

وہ مسلسل اسی کے ساتھ لگا ہوا تھا۔۔۔

حجاب تین بج رہے ہیں لڑکی وقت تو دیکھ لے کب مستیاں یاد ئی ہیں تمہیں بھی۔۔۔ اسکی  
مسلسل کھلکھاٹ پر نور نے کہا

وہ تو جیسے آج اسی کے سننے والی تھی نا۔

زندگی میں پہلی بار باپ کی قربت ملی تھی۔

حوش کہاں تھا۔

میں بھی یہی ہوں۔ مسلسل مرتضیٰ کا اسے نظر انداز کرنے پر کہا

اچھا ایااا کون ہیں سوری۔ انجان بن کر پوچھا

جس پروڈیکٹ سے آپ کھیل رہے ہیں نا اسکی اماں۔

ہہاہاہاہاہا پروڈیکٹ یار کیا چیز ہو۔ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے وہ بولا

میں بتا رہی ہوں اگر آپ نیتی کے پیار پر مجھے بھولے نا تو میں گنجا کر دوں گی آپکو۔

بیٹی سے کون جیلس ہوتا ہے نورحیا۔

میں جیلس نہیں ہو رہی بس مجھے بھولنا مت۔

دل کی دھڑکن کے بنا دل بے کار ہوتا ہے۔



اب دل کون ہے اور دل کی دھڑکن کون ہے۔؟؟؟؟

اپ مجھ سے زیادہ اچھے سے جانتی ہیں میڈم۔۔۔ اسکی پیشانی پر پیار کرتے ہوئے وہ بولا

ایک بات پوچھ لوں۔؟؟؟؟

بات کرنے سے پہلے جب آپ اجازت لیتی ہیں نا تو مجھے آپکے دماغی توازن پر شک ہوتا ہے۔

آپ نے اذلان کے بارے میں کچھ پتا نہیں کیا۔؟؟؟؟ وہ اپنی خوشی میں اذلان کو نہیں بھول سکتی تھی۔

نور حیا میں نے ہر جگہ ہر جگہ اپنے ریسورسز استعمال کیئے ہیں اور ابھی بھی کر رہا ہوں۔

میں جب حجاب کو دیکھتی ہوں مجھے اپنی گود میں چھوٹا سا اذلان یاد آتا ہے۔ سب ہیں یادیں ایمن حجاب زاریان بھائی کی بیٹیاں مگر اذلان جیسا مجھے کوئی نہیں لگتا۔

میں سمجھ سکتا ہوں یہ دکھ۔

پتا نہیں کہاں چلا گیا اگر کہی کھو گیا ہے تو مل بھی تو جائے نا \_\_\_\_ انکھوں سے اشک روا ہوئے

نور حیا گمشدہ بچے نہیں ملتے سو میں سے دس فیصد مل جائے ورنہ گمشدہ بچے نہیں ملا کرتے \_\_\_\_ یہ حقیقت تھی مگر کڑوی تھی

کیا ان دس میں میرا اذلان نہیں شامل ہو سکتا میرا دل کٹ جاتا ہے مرتضیٰ جب میں امی کے گھر جاتی ہوں \_\_\_\_

امید رکھے ان شاء اللہ اللہ بہتر کرے گا \_\_\_\_

وہ ہمارے خاندان کا وارث تھا وہ سمجھدار تھا اسکی گہری انکھیں بتاتی تھی کہ وہ عام بچہ نہیں تھا \_\_\_\_

ہادی ہے ناب وہ بھی سمجھدار ہو گا ان شاء اللہ \_\_\_\_

ہیمم ان شاء اللہ اللہ میرے خاندان کے وارث کو سلامت رکھے \_\_\_\_ انکھیں صاف کی

امین \_\_\_\_

اوئے لڑکی چل اب بس سو جاوے۔۔۔ اسنے حجاب سے کہا

جس نے اگے سے اپنی ہی زبان میں کچھ کہا تھا

جان من اج اسکے کھیلنے دے ایک سال سے میرا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

اچھا تین بجنے والے ہیں۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔

اچھا پھر صبح گدھے گھوڑے بیچ کر اپ سوئے گے نا۔۔۔

صبح کی صبح دیکھی جائے گی۔۔۔

اسکے جواب پر وہ بس مسکرائی۔۔۔

کچھ دیر وہ اسی طرح حجاب سے لاڈ پیار کرتا رہا تھا۔۔۔

پھر اسکی جانب دیکھا۔۔۔

نور حیا۔۔۔ اسے پکارا

ہیم۔ اسکے کندھے پر سر رکھے اسنے سر اٹھا کر اسی جانب دیکھا

میرے پاس الفاظ نہیں ہیں مگر پھر بھی شکریہ میری زندگی میں انے کے لئے میرا ہر لمحے انتظار کرنے کے لئے میرے لئے سکون کا باعث بنے کے لئے اور پھر مجھے ہیرے جیسی بیٹی دینے کے لئے۔

اپ نے مجھے محبت دی اور یہ والا ہیرا دیا اللہ نے اسکے بدلے میں اپکو بیٹی جیسے ہیرے سے نوازہ۔

اپنے گلے میں پڑے اس نیکس کو چھوتی وہ بولی

اس ہیرے کی قیمت ہے مگر یہ جو میری باہوں میں ہے نا اس ہیرے کی قیمت نہیں ہے یہ انمول ہے نایاب۔

اپ بھی تو عام نہیں۔

میں عام سا تھا مجھے خاص بنایا اپنے اپکی پاکیزگی نے اپکی جھکی نگاہوں نے اپکی حیا نے مجھے عام سے خاص بنا دیا۔

دل دھڑکا تھا۔ اور بہت زور سے دھڑکا تھا اظہار عام۔ تھا مگر کرنے والا بہت خاص تھا عام تو میں تھی جس کے پاس ناہی تو کوئی منزل تھی میں اتنی خوش قسمت تھی کہ اللہ نے مجھے ایک سید زادے کی محبت بنایا مجھے لگتا ہے اللہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں جو مجھے اب جیسے پیارے بندے کے مقدر میں مجھے لکھا۔

"ہم دونوں عام تھے ہمیں ایک دوسرے کی محبت نے خاص بنایا"

میں اللہ سے اس جہاں میں بھی اپکا ساتھ مانگوں گی

ان شاء اللہ۔ مرتضیٰ نے کہا اور اسکی پیشانی پر لب رکھے۔

وہ ابھی اسے پیار کر کے ہٹائی تھا جب حجاب نے اسکی داڑھی کو اپنی مٹھی میں لے لیا تھا۔

اوہے گندی بچی میرے شوہر کو داڑھی سے گنجا کرنا ہے۔ اسکی داڑھی کو چھڑاتے ہوئے وہ سختی سے طولی

اسکا لہجہ اتنا سخت نہیں تھا مگر حجاب کو کگا وہ ہونٹ نکال کر اپنے گرے انکھوں می موٹے موٹے انسو لئے رونے کو تیار تھی۔



اویے اوئے بابا کی گڑیا روتی نہیں ہوتی۔۔۔ اسکے گال چومتے ہوئے وہ بولی۔۔۔

بہت نازک ہیں یہ محترمہ زراہ ساختی سے کچھ کہو تو انسو بہانے لگ جاتی ہیں۔۔۔

بیٹیوں کی ناز کی والدین تک ہی تو ہوتی ہے اگر ان کے سامنے بھی وہ شہزادی نہیں۔ بنے گی تو پھر کس سے اپنے نخرے اٹھوائے گی۔۔۔

اسکے گال چومتے ہوئے وہ بول رہا تھا

اسکی بات پر لب مسکرائے۔۔۔

سر پر دوپٹہ سہی کیا۔۔۔

باہر فجر کی آذان کی آواز آرہی تھی۔۔۔

اسکے کندھے پر سر رکھا اور آنکھیں موندی آذان کی آواز اسکا کندھا سب نعمت تھا سب

نعمت انمول نعمت۔۔۔

"مخلص ہمسفر کا ساتھ حیات کو جنت بنا دیا ہے"

"ختم شد"

یوں تو کہانی کا اختتام ہے

مگر محبت کی داسان کبھی ختم نہیں ہوتی یہ لازوال ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



"پیش لفظ"

پہلے تو بہت شکریہ انتظار کا۔ پھر ناول۔ کو پسند کرنے کا۔ ابھی کہانی باقی ہے ابھی تو سیدہ حجاب زاہراہ کی کہانی ہے۔ ابھی جنون کی داستاں ہے اٹلی کے شہر کی کہانی ہے کامیابیوں سے ناکامیوں تک کا سفر ہے ابھی سفر باقی ہے سیزن ٹو ہوگا اس ناول کا اور اوہ کیسا ہوگا یہ اپ پہلی قسط کے بعد خود ہی اندازہ لگائے گے۔ سیزن ٹو کی اپڈیٹس کے لئے میرے پیج بنت مہربان ناولز پر ایکٹیو رہے۔

کیسا لگا یہ ناول کیسا محسوس ہو رہا ہے اسکا اختتام۔ اس ناول کے دوران ہی میں نے بھی بہت سی مشکلات دیکھی جنہیں میں نے اپنے لفظوں میں ڈھالا ہے۔ حقیقت ہیں یہ۔ ناول باقی اپ۔ لوگ بتائیں کیسا لگا یہ ناول؟ کیا کچھ سیکھا

اپکے تبصروں کو انتظار رہے گا۔

خوش رہے اپنی رائٹر کو دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔

اب واقعی "ختم شد"

"کچھ احساسات کو بیاں کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہوتے"

☆☆☆☆☆☆

